اخبار مؤید الاموی بادشاہ اندلس کا

اوسکو خلیفہ بنا لیا اور سلطان مؤید کو پکڑ کر موضع قرطبہ میں قید کر دیا اس محمد
مذکور کا لقب مہدی ہے۔ لیکن اوسکو بھی چین سے سلطنت کرنی نصیب نہ ہوئی
کیونکہ سلیمان ابن الحکم بن سلیمان بن عبد الرحمان الناصر نے محمد بن ہشام
پر تاخت لاکر اندلس سے بھگا دیا اور ملک پر آپ قابض ہو گیا یہہ شخص ماہ
شوال سنہ ہجری میں تخت خلافت پر متمکن ہوا چونکہ مہدی یعنے محمد بن ہشام کے
بھی دل میں اس سلطنت کی طرف سے ایک خار کھٹکتا تھا اوسنے بھی
لشکر آمادہ کرکے سلیمان پر چڑھائی کا قصد کرکے قرطبہ کی طرف کوچ کیا
سلیمان بسبب ہوشیاری کے قبل اوسکے پہنچنے کے بھاگ گیا اور محمد
بن ہشام مذکور درمیان نصف ماہ شوال کے سنہ ہجری میں پھر خلیفہ ہوا اور
دستور سابق حکومت کرنے لگا اب لشکر نے یہہ حال دیکھکر باہم یہہ
مشورہ کیا کہ مہدی کو پکڑ کر گرفتار کرنا اور مؤید کو قید سے نکال لینا مناسب
ہے کیونکہ حق اوسکا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مؤید کو ساتویں تاریخ ذالحجہ سنہ
ہجری میں تخت خلافت پر بٹھلایا اور مہدی کو گرفتار کرکے اوسکے سامنے
لا حاضر کیا اوسے حکم دیا کہ اسکو قتل کر ڈالو جلادوں نے فوراً اوسکا سر
اوڑا دیا اور سلطان مؤید کا مدت بعد نصیب چمکا کہ پھر اوسکو حکمرانی
نصیب ہوئی مگر سلطان مؤید کا مشیر تدبیر بجائے وزیر کے جو واضح العامری
تھا بعد انقضائے ایک عرصہ کے سلطان مؤید نے واضح مذکور کو مروا
ڈالا اوسکے مروا ڈالنے سے سلطان مؤید پر بہت فتنہ برپا ہوئے منجملہ
از انجملہ بڑا فساد یہہ ہوا کہ بربری لوگ سلیمان بن الحکم بن سلیمان
بن عبد الرحمان الناصر سے جا ملے اور سے آکر سلطان مؤید کو قرطبہ میں محاصرہ
کیا اور بزور شجاعت تمام سلطنت پر قبضہ کرکے سلطان مؤید کو محل

اخبار موید الاموی بادشاہ اندلس کا

محل شاہی سیے بہی نکال دیا اب اس جانے سے کوئی خبر محقق درباب سلطان موید کے ہمارے ہات نہین آئی کہ پہر سلطان موید کی جان پر کیا بیتی مگر یہہ معلوم ہے کہ درمیان ماہ شوال سنہ ۴۰۰ ہجری کے سب رعیت نے مجتمع ہوکر سلیمان مذکور کی بیعت کی اور لقب اوسکا مستعین باللہ مقرر ہوا اب وہ حالات جو کہ درمیان سلیمان کے اور رعیت کے گذرے ہین یعنی اخبار اندلس اونکو درمیان سنہ ۴۰۳ کے انشاء اللہ تعالے بیان کرونگا — اسی سال مین ابو محمد بن سہلان نے ایک چار دیواری مشہد مقدس جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کی طیار کروائی تہی — اور اسی سال مین نقیب ابو احمد الموسوی والد شریف الرضی کے ملک جاودانی کو رخصت ہوئے پیدایش اونکی درمیان سنہ ۳۰۴ کے ہوئی تہی اور اپنی آخر عمر مین بہت اپاہج ہوگئے تہے — اور اسی سال مین ابو العباس الناسے شاعر اور ابو الفتح علی بن محمد البستی نے جو کاتب اور شاعر اور صاحب تجنیس تہا وفات پائی

اب شروع ہوا سنہ ۴۰۱ ہجری

اسی سال مین ایلک خان بادشاہ ترکستان کا سمرقند سے لشکر لیکر اپنے بہائی طغان سے لڑنے کو آیا تہا جب کہ اوزگند کے پاس پہنچا برف آسمان سے اسقدر بشدت اوسکی افواج قاہرہ کے سر پر برسے کہ گرمی غضب کو بسبب اپنے برودت کے ٹہنڈا کرکے مانع اوسکے آگے بڑہنے کی ہوگئی اور مثل اپنی جمودت کے ہر ایک کے قدم کو جما دیا چنانچہ اولٹا سمرقند کو چلا گیا آگے نہ بڑہا

بیان ہے اوس خطبہ خوانی کا جو علویون کے نام کا خطبہ درمیان کوفہ اور موصل کے پہڑا گیا تھا

پوشیدہ نرہے کہ اسی سال بن قرواش بن المقلد بن المسیب امیر بنی عقیل نے حاکم بامر اللہ والی مصر علوی کے نام کا اپنے صوبجات میں خطبہ پہڑا وہ صوبجات جس میں خطبہ اوسکے نام کا جاری ہوگیا تہا یہہ ہیں موصل۔ انبار۔ مدائن۔ کوفہ وغیرہ لیکن ابتدا خطبہ کی موصل سے ہوئی

اوس خطبہ کا ترجمہ یہہ ہے

تمام حمد وسپاس اوس ذات کو سزاوار ہے جسکے نور سے عقدہ ہاے شدیدہ منور ہوگئے۔ اور مقابل اوسکی عظمت کے تمام ستون بلندی کے پست ہوگئے اور طلوع ہوا اوسکی قدرت سے سورج حق کا جانب مغرب سے۔ جب بہاء الدولہ نے یہہ خبر پائی اوسنے سردار لشکر کو لکہا کہ تو قرواش کی طرف جا اور اوس سے لڑائی کر چنانچہ وہ اوسکی طرف روانہ ہوا مگر قرواش نے بہاء الدولہ کی خدمت میں قاصد بہیجکر اپنا عذر بیان کیا اور علویوں کے خطبہ پڑہنے سے باز آیا۔ اسی سال بین درمیان بنی مزید اور بنی دبیس کے ایک جنگ ہوئی تہی۔ اسکا یہہ سبب تہا کہ ابو الغنایم محمد بن مزید نزدیک بنی دبیس کے بسبب رشتہ داری سسرال کے نواحی خوزستان میں رہتا تہا اوس ابو الغنایم محمد بن مزید نے ایک کسی شخص سردار کو جو کہ ایک سردار امیران بنی دبیس سے تہا مار کر اسنے بہائی ابو الحسن بن مزید سے جا ملا ابو الحسن اوس پر تاخت لایا چنانچہ درمیان

درمیان دبیس اور ابو الحسن کے خوب لڑائی ہوئی مگر ابو الغنایم محمد بن
مزید بہی مارا گیا اور اوسکا بہائی ابو الحسن جان بچا کر بہاگ گیا — اور اسی
سال مین سردار افواج کا ابو علی بنا استاد ہرمز جوکہ بہاء الدولہ کی طرف سے ایک
امیر تہا فوت ہوا ہر وقت فتنہ و فساد برپا ہونے کے شہر بغداد مین
بہاء الدولہ نے اس امیر کو واسطے بند و بست کے بغداد کو روانہ کیا تہا
چنانچہ اسنے خوب بند و بست کیا اور قلع اور قمع مفسدین کا بخوبی عمل
مین آیا جب وہ مرگیا اوسوقت بہاء الدولہ نے ایک موضع بغداد پر فخر الملک
ابو غالب کو مقرر کیا

اب شروع ہوا سنہ ۴۰۲ ہجری

بیان ہے اخبار صالح ابن مرداس والی حلب کا اور اوسکے بیٹے کا سنہ چارسو بہتر ۴۷۲ تک

مخفی نرہے کہ سزاوار ہمکو یون تہا کہ اسکا ذکر تفصیل وار باعتبار سنون
کے ہم بیان کرتے لیکن بسبب اسکے کہ حال تہوڑا سا ہے اور بسبب قلت
کے غیر منضبط بہی ہے اور خوف تضیع کا بہی دامنگیر ہے اسلئی ہم اسی سال
مین دفعتہً اوسکا تمام حال ذکر کر دیتے ہین جیسا کہ ہمنے چند قصص اس
تواریخ مین بہی طور ایسے مقامون مین برتا ہے اسلئی اب ہم کہتے ہین کہ پہلے
اسنے ذکر بادشاہ ابو المعالی شریف المخاطب بسعد الدولہ بن سیف الدولہ
بن حمدان والی حلب کا اوپر کر چکے ہین یہان تک کہ وہ فالج کی بیماری سے
درمیان سنہ ۳۸۱ ہجری کے فوت ہوا — اب اوسکی وفات کے بعد کا
حال بیان کرتے ہین واضح ہو کہ جبکہ ابو المعالی سعد الدولہ مذکور فوت

اخبار صالح ابن مرداس والی حلب کا

ہوا اوسکی جاے ابو الفضایل ولد سعد الدولہ اپنے باپ کی مسند پر قایم
ہوا۔ اوسکا مدار امور ریاست ایک شخص غلام مسمی لولو جو کہ ایک غلام
سعد الدولہ کے غلاموں میں سے تہا بجائے وزیر مقرر رہوا۔ مگر ابو نصر بن لولو
مذکور نے یہہ بد ذاتی کی کہ ابو الفضایل بن سعد الدولہ پر غالب آکر اور اوسے
حلب چہین کر آپ فرماں روائی کرنے لگا اور حاکم علوی کے نام کا خطبہ حلب مین
جاری کروادیا اور اپنا لقب مرتضی الدولہ مقرر کیا یہہ شخص مدت تک حلب میں
حکومت کرتا رہا اور مابین اس غلام مذکور اور صالح بن مرداس کلابی کے جنگ عظیم
ہوتی رہی اور مابین اس غلام لولو اور بنی کلاب کے اتنی رنجشیں اور قصہ برپا ہوے
ہیں کہ اون سب کے ذکر کرنے سے خوف طوالت ہے مگر لڑائیں اومیں بہت ہوی
ہیں اس لولو کا بہی ایک غلام مسمی فتح تہا وہ قلعہ در کارین جو کہ درمیان حلب کے
واقع ہے رہا کرتا تہا اوسمین اور اوسکے آقا ابن لولو کے درمیان کچھہ رنجش باطنی
پیدا ہوگئی تہی اوسکا آخر انجام یہہ ہوا کہ مسمی فتح مذکور قلعہ حلب میں اپنے آقا سے سرکش
ہوکر اور راہ عصیان اور بغاوت کی اختیار کرکے میٹہہ رہا اور خود قلعہ پر مستولی
ہوگیا اور حاکم علوی والی مصر سے اس فتح مذکور نے خط و کتابت کرکے دو شہر یعنے صیدہ
اور بیروت فتح کئے اوس احسان کے عوض شہر حلب حاکم مذکور کے نائبوں کے سپرد
کر دیا چنانچہ وہ شہر حلب اب ایک شخص نواب حمدانی کے جسکا عرف عزیز الملک ہے
قبضہ میں آگیا اور تا مقتول ہونے حاکم مصر مذکور کے اور بجائے اوسکے والی ہونے
مسمی الظاہر لاعزاز دین اللہ العلوی کی نیابت حاکم کی شہر حلب پر کرتا رہا جب الظاہر
العلوی حاکم ہوا اوسنے اپنی طرف سے حلب پر ابن ثعبان کو اپنا نائب مقرر کیا
اور قلعہ پر مسمی خادم کو جسکا عرف موصوف ہے متولی کیا صالح ابن مرداس امیر
بنی کلاب نے یہہ خبر پاکر ابن ثعبان اور خادم چڑہائی کی باشندگان شہر حلب نے

اخبار صالح ابن مرداس والی حلب کا

نے بسبب بدخصلتی مصریون کے شہر حلب صالح ابن مرداس مذکور کے سپرد کر دیا
ابن ثعبان والی شہر نے یہہ حال پر ملال دیکھکر قلعہ مین محصور رہونا مناسب جانا چنانچہ
صالح ابن مرداس نے اوس قلعہ کا محاصرہ کیا آخر کار وہ قلعہ بھی سنہ ۴۱۷ ہجری مین صالح
مذکور کے ہات آگیا اب صالح مذکور شہر حلب اور گرد نواح اوسکے یعنے بعلبک سے شہر
عانہ تک ریاست کرنے لگا مگر کل چھہ برس سلطنت اوسنے کی کیونکہ سنہ ۴۲۰ ہجری مین
الظاہر العلوی نے لشکر واسطے جنگ صالح مذکور کے آمادہ کیا اور حسان امیر بنی
طے نے بھی جو کہ الرملہ اور اون بلاد پر مستولی تہا سامان جنگ مہیا کر دیا اوس
لشکر مصر کا سپہ سالار انوشتکین تہا — اور صالح اور حسان دونو انوشتکین سے
لڑائی کے واسطے متفق ہوگئے بعد مواثیق اتفاق کے صالح شہر حلب سے حسان کی
طرف گیا اور دونون اردن پر طبریہ کے پاس ملگئے اور اپسمین لڑائی شروع
ہوئی اس لڑائیمین صالح بن مرداس اور اوسکا چھوٹا بیٹا مقتول ہوئے مصریون نے
فوراً اونکے سر کاٹ کر مصر کو روانہ کئی اور اوسکا دوسرا بیٹا ابو کامل نصر بن صالح
بن مرداس جو اتفاق سے بچ گیا تہا اوسنے دوڑ کر شہر حلب مین داخل ہو کر اپنا قبضہ
جلد کر لیا اور حکومت کرنے لگا اسکا لقب شبل الدولہ تہا — شبل الدولہ شہر حلب
پر تا سنہ ۴۲۹ ہجری کے سلطنت کرتا رہا یہہ درمیان ایام دولت المستنصر باللہ العلوی
والی مصر کے موجود تھا اوسنے ملک مصر سے لشکر آراستہ کر کے اور اوسکا سپہ
سالار ایک شخص مسمی وزیری کو مقرر کر کے شبل الدولہ پر روانہ کیا —
(یہی شخص انوشتکین مذکور ہے لقب اوسکا وزیری تہا) — (یہہ حال تاریخ
ابن خلکان سے نقل کیا گیا ہے) — بعد ازان شبل الدولہ سے شہر حماۃ
پر درمیان ماہ شعبان سنہ ۴۲۹ ہجری کے ایک بہاری لڑائی ہوئی جسمین شبل الدولہ
بھی ملک عدم کو کوچ کر گئے اور وزیری مذکور حلب اور ملک شام پر درمیان ماہ

اخبار صالح ابن مرداس والی حلب کا

رسمان سنہ مذکور کے عامل آیا اور بہت دولت اس ملک میں سے اوسکے ہات لگی اور
جب سے سلطنت کرنے لگا یہانتک کہ سنہ ۴۲۰ ہجری میں جنگ احل میں گرفتار ہوا قریب
ہے کہ ہم اوسکا ذکر آگے کریں گے بعد وفات وزیری کے اوسکا بیٹا ابو علوان ثمال جسکو
معز الدولہ کہتے ہیں جو کہ شہر رحبہ میں بود وباش کرتا تہا اور وقت خبر پانے انتقال اپنے والد کے
بجائے وزیری مذکور کے مسند نشین شہر حلب کا ہوا سنہ ۴۲۹ تک اوسے سلطنت کی باشندگان
مصر اوسکے ایسے درپے ہوئے کہ اوسکو جان بچانی مشکل ہوئی چنانچہ اول دفعہ تو اوسے لشکر
مصر شکست دیکر مصریوں کو بہگا دیا اور دوسری دفعہ بہی اوسے اونکو شکست دی مگر چونکہ
مثل مشہور ہے کہ دشمن سوئے نہ سونے دیے لاچار ہو کر ثمال مذکور نے خود ہی حکمرانی حلب سے
دست کشی کی اور مصریوں سے صلح کرلی اور اپنے تئین آپ عہدہٗ پاسبانی رعایا سے معزول کر ڈالا
مصریوں نے ایک شخص کو جسکو حسن ابن علی بن ملہم کہتے ہیں اور اوسکا لقب مکین الدولہ تہا
اپنی طرف سے صوبہ مقرر کرکے حلب پر بہیجا اور وقت اوسکے بہیجنے کے ثمال ابن صالح بن مرداس
نے درمیان سنہ ۴۴۹ ہجری کے شہر حلب اوسکے سپرد کیا اور آپ مصر کو کوچ کر گیا اسکا بہائی عطیہ
بن صالح بن مرداس جو تہا طرف رحبہ کے چلا گیا جب یہہ معاملہ اسطور پر نپٹ چکا بعد ازاں واقعات
کے یہہ حال گذرا کہ شبل الدولہ جو کہ وزیری سے لڑا تہا اور اوس لڑائی میں وہ مارا گیا تہا اوسکا
ایک بیٹا جو مسمی محمود تہا اوسکو اہل حلب نے مکاتبت کرکے اپنا حاکم قرار
دیا اور ابن ملہم کی اطاعت سے خارج ہو کر تمام رعایا پہر گئی چنانچہ محمود حسب
الطلب اون لوگون کے حلب میں گیا سب باشندگان حلب نے اوسکے متفق ہو کر
درمیان ماہ جمادی الآخر سنہ ۴۵۲ ہجری کے ابن ملہم کا محاصرہ کیا مصریوں نے یہہ خبر
پاکر ایک لشکر ابن ملہم کی مدد کے واسطے روانہ کیا جب وہ لشکر قریب حلب کے آیا
محمود مذکور وہان سے بہاگ گیا اور ابن ملہم نے گروہ مفسدین اہل حلب کو پکڑ کر
اونسے انتقام لیا بعد قلع اور قمع کے کچہہ لشکر واسطے تعاقب محمود بن نصر

بن نصر بن صالح بن مرداس کی روانہ کیا ایک لڑائی پھر محمود سے ہوئی مگر اتفاق سی محمود
نی فتح پائی اور لشکر کو شکست ہوئی جب محمود نی دیکھا کہ لشکر مخالف کو
شکست ہوئی فوراً حلب پر بطور یلغار چڑھ آیا اور شہر کا محاصرہ کر لیا آخرکار شہر حلب
اور قلعہ مذکور پر درمیان ماہ شعبان سنہ ۴۵۲ ہجری کی محمود نی فتح پائی اور چین سے
سلطنت کرنی لگا مگر چونکہ ابن ملہم اور سپہ سالار لشکر یعنی ناصر الدولہ ولد ناصر الدولہ
بن حمدان کو چھوڑ دیا تھا وہ دونو مصر کو چلی گئی اور محمود بن شبل الدولہ
نصر بن صالح بن مرداس حلب کا بادشاہ ہو گیا جب ابن ملہم اور ناصر الدولہ مصر
مین پہنچی اوسکے چچا ثمال بن صالح بن مرداس جو اوس سے پہلی مصر کو چلا گیا تھا اور حلب
کی سلطنت سی دست بردار ہو چکا تھا موافق بیان سابق کے موجود تھا مصریون نے
یہہ عقلمندی کی کہ ثمال بن صالح کو مہم حلب پر لشکر دیکر روانہ کیا اوسنے حلب پر آکر اپنے
بھائی محمود کو بھگا دیا اور ثمال بن صالح بن مرداس دوسری دفعہ حلب کا حاکم درمیان
ماہ ربیع الاول سنہ ۴۵۳ ہجری کی سعادت طالع سے ہوا یہان تک کہ ماہ ذیقعدہ سنہ ۴۵۴
ہجری مین درمیان حلب کی فوت ہوا لیکن چونکہ بروقت مرنی کی یہہ وصیت کر گیا تھا
کہ میری بعد میرا بھائی عطیہ نامی جو رحبہ کو چلا گیا تھا مالک ملک اور سلطنت کا
ہو اسلئی عطیہ مذکور رحبہ سے آیا اور حلب پر حکومت کرنی لگا اس اثنا مین محمود بن
شبل الدولہ جو اپنی چچا ثمال کے مقابل ہونی سے حلب کی حکومت چھوڑ کر بھاگ کر
حران مین جا بسا تھا جب اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ ثمال مر گیا اور عطیہ حلب کا بادشاہ ہوا
اوسنی لشکر واسطی جنگ کی آمادہ کیا اور حلب پر آکر اپنی چچا عطیہ کو شکست دے
عطیہ نے یہہ چالاکی کے کہ رقہ کی طرف کوچ کر کی اوسپر قابض ہو گیا اوس بھتیجی نے
ناخلف نی وہ رقہ بھی اوسکی پاس نہ چھوڑی وہان سے بھی اوسکو نکال دیا نہ
اسلئی وہ روم کو گیا او قسطنطنیہ مین جا کر رہنے لگا یہان تک کہ وہین وفات

پائی اور محمود ابن نصر بن صالح بن مرداس درمیان ماہ رمضان ۴۵۲ھ ہجری کی حلب
کا بادشاہ ہو گیا پھر محمود نے شہر ارتاح کو بھی اردمیوں کی قبضہ سے درمیان ۴۶۰ھ ہجری
کی چھڑا لیا اور ماہ ذالحجہ ۴۶۸ھ میں درمیان شہر حلب کی وفات پائی اوسکی بعد
سابق بن محمود بن نصر بن صالح بن مرداس حلب کا مالک ہوا وہ ۴۷۲ھ تک سلطنت
کرتا رہا اوس سے شرف الدولہ مسلم بن قریش والی موصل نے جیسا کہ ہم اگی ذکر کرینگے
بالت، اللہ تعالی حلب لی لی — اسی سالین یعنی ۴۰۲ھ ہجری میں درمیان بغداد
کی حسب الحکم قادر کے ایک محضر متضمن قدح اور جرح نسب علویین خلفاء مصر کا
لکھا گیا تھا اوس محضر میں جماعت علویین اور قضاۃ اور جماعت فضلا اور
ابوعبداللہ بن النعمان فقیہ شیعہ کا نام لکھا گیا اور اسطور پر وہ محضر لکھا گیا کہ یہہ وہ
محضر ہے جسپر گواہان حاشیہ نے گواہی اس بات کی دی کہ معد بن اسماعیل بن
عبدالرحمان بن سعید منسوب ہے طرف دیصان بن سعید کے جسکی طرف فرقہ
دیصانیہ منسوب ہے اور یہہ مذہب یعنی منصور بن نزار جو حاکم لقب رکھتا ہی بیٹا معد
کا ہے وہ بیٹا اسماعیل کا وہ بیٹا عبدالرحمن بن سعید مذہب کا تھا اور جو اوسکی
اگلی پلید و ناپاک مثل لعنۃ اللہ علیہم وغیرہ کی ایسی کریہہ الفاظ لکھی گئی اور یہ لکھا کہ یہہ
لوگ خارج از نسب ہیں انکو اولاد علی ابن ابیطالب کی نسب مین کچھہ دخل نہیں ہے
اور یہہ لوگ جھوٹا دعوے نسب مین کرتے ہین کہ ہم علی ابن ابیطالب اولاد
میں ہیں اور یہہ لوگ بدمذہب مع اپنی بزرگون کے جو اسی پہلی گذری ہین
کفار اور فاسق اور ملحد اور زندیق اور نامسلم تھی ہمیشہ اسلام سے انکار کرتی
رہی ہیں زنا ان لوگون نے مباح کیا اور شراب خواری درست و جائز سمجھی
اور انبیا کو گالیان دیتی ہیں اور دعوے خدائی کا کرتی ہیں اس طرح کی باتیں
اوس محضر میں لکھی گئے تھیں سب عبارت اوس محضر کی ہم چھوڑ دیتی ہیں یہہ محضر

محضر ربیع الاخر ۴۰۲ ہجری مین لکہا گیا تہا

اب شروع ہوا ۴۰۳ ہجری

بیان سبب مقتول ہونے قابوس کا

اب ہم وہ حالات بیان کرتے ہین جو ۴۰۳ مین گذرے ہین — واضح ہو کہ اسی سال مین
شمس المعالے قابوس بن دشمگیر بن زیاد مقتول ہوا تہا اس شخص کے مقتول
ہونیکا باعث یہہ ہے کہ یہہ اپنی مصاحبون سے عفو جرایم مین سعی نکرتا تہا بلکہ ادنے
گناہون پر اون سے بہ تشدد پیش آتا تہا اور کبہی درگذر نکرتا اسلئے دفعۃً وہ سب
(اسکی اطاعت سے نکل گئے اور سب نی اسکا محاصرہ کر لیا) ہر چند وہ لوگ یہہ
چاہتے تہے کہ اوسکے بیٹے منوچہر بن قابوس کو تخت سلطنت پر بٹہلاوین لیکن منوچہر
جو جرجان مین رہتا تھا اولاً وہ بہی اونکی ہمراہ تہا بعد اس تدبیر کے وہ اپنے
باپ قابوس کے سات متفق ہوگیا اور قابوس مذکور قلعہ مین گوشہ نشین ہو کر خدا
تعالے کی عبادت مین مشغول ہوا مگر لشکری آدمیون نے جنہون نے اوسکے
اطاعت چہوڑ دی تہی اوسکا زندہ چہوڑ دینا مناسب نجانکر منوچہر سے پہر اوسکی باپ
قتل کی درخواست کی منوچہر چپ ہو رہا کچہہ اوسکا جواب ندیا اسلئے وہ آدمی خود
قابوس کے پاس گئے اور جو کچہہ اوسکی پاس اسباب و لباس وغیرہ تہا سب چہین لیا
اور قابوس کو ننگی بدن باین خیال چہوڑ آئے کہ بسبب نہونے پارچہ اور جامہ کے
جاڑہ کہا کر بن مارے ہی مر جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا — قابوس مذکور مرد ہوشیار و منتظم
اور صاحب فضایل تہا ہر ایک بات لاطایل و گناہ کا مواخذہ جلد کرتا بند و بست رعایا
بہت کرتا رہتا عفو جرایم بہت کم کرتا اور علم نجوم وغیرہ بہی جانتا تہا اور شاعر بہی تہا — او
اور اسی سال مین بادشاہ ترکستان کا ایلک خان راہی ملک بقا ہوا اور اوسکے بعد

بہائی اوسکا طغان خان بادشاہ ہوا لیکن ایلک خان بہت اچھا تھا اور دیدار و لیا
ہی سے ملا جلا رہتا تھا

بیان سے وفات بہاء الدولہ کا

اسی سال میں دسویں تاریخ جماد الاخر کو بہاء الدولہ ابو نصر جانشاد ن عضد الدولہ
ن بویہ بسبب مرض مرگی کے جیسا کہ اوسکے باپ عضد الدولہ کو ہوا تھا شہر ارجان
میں فوت ہوا یہہ بادشاہ عراق کا تھا اور عمر اوسکی بیالیس برس نو مہینے کی ہوئی
اور چوبیس برس اوسے سلطنت کی جب وہ فوت ہوا اوسکے بعد بیٹا اوسکا سلطان
الدولہ ابو شجاع ن بہاء الدولہ والی ملک ہوا اسی سال میں سلیمان ن الحکم ن
سلیمان ن عبد الرحمان الناصر قرطبہ پر مستولی ہوا اسیسے اوسکی بیعت خلافت کی گئی
اسی سال میں کے ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکیں ہیں درمیان سنہ ہجری کے جب دا
قرطبہ پر مستولی ہو چکا اوسکے بعد مؤید ہشام جبر تحقیق نہ معلوم ہوئی کہ کیا ہوا اور
قریب ہے کہ ہم اوسکے ظہور کی بابت میں جو مورخوں نے نقل کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ
ذکر کریگی اس معدوم ہونے میں ایک حکمت عملی تھے حقیقت میں وہ معدوم نہوا تھا
اور اسی سال میں قاضی ابو بکر بن الباقلانی جسکا نام محمد بن الطیب بن محمد
بن جعفری تھا وفات پائی — ابو بکر مذکور مذہب ابی الحسن اشعری کا رکھتا تھا اور
اوسکی طریقہ اور مذہب کا سونڈا اور مددگار رہا چنانچہ بعد اذیں اوسی پہر کر بہت
کتابیں علم کلام میں تصنیف کی ہیں اور ایسی مذہب کا یہہ شخص رئیس ہے اور بسبب
باقلانی کے بسبب بیچنی باقلا کی ہے یہہ نسبت نسبت زیادہ ہے جیسا کہ صنعانی

اب ہم وہ حال سے لکھتے ہیں جو سنہ ہجری میں گذری

واضح ہو کہ یمین الدولہ محمود نے اسی سال میں عود کر کی ہندوستان کی طرف کوچ
کیا اور تمام شہروں ہندوستان میں پھرا اور جو لڑا اور چند شہر فتح کر کے بہت

بہت سا مال غنیمت جو اوسکی ہات آیا تہا معہ اوسکی غزنہ کو مراجعت کی اسی سال مین غارتگران بنی عامر نے شورش اور فساد برپا کر کی سواد کوفہ پر لوٹ کی ارادہ پر جا پڑے اثنار لوٹ اور فساد مین اونکے سر پر لشکر آپہنچا اونمین کی مقتول ہوئے اور کچھہ قید ہوئے۔ اور اسی سال مین ابو الحسن علے ابن سعید الاصطخری جو کہ ایک شیخ مشایخ معتزلہ سے تہا فوت ہوا اوسکی عمر اسیّ برس سے زیادہ تہی

اب شروع ہوا ۴۰۵ ہجری

اس سال مین لڑائی درمیان ابی الحسن علے بن مزید الاسدی اور درمیان مضر اور حسان۔ اور نبہان۔ اور طراد کے ہوئی تہی یہہ چارون شخص دبیس کے اولاد مین کے ہین آخر انجام ان لڑائیون کا یہہ ہوا کہ مضر بن دبیس نے ابو الحسن بن مزید کا سامنا کر کی اوسکو بہگایا ادر اوسکے گہوڑون پر اور سواون پر ابن دبیس غالب آیا اور مال اوسکا سب اوسکی قبضہ مین ہو گیا۔ اور ابو الحسن بلاد نیل کی طرف بہاگ گیا۔ اسی سال مین حافظ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم الضبّی الطہمانی المعروف بہ ابن الحاکم نیشاپوری نے وفات پائی۔ یہہ شخص اپنی زمانہ مین درمیان محدثین کے امام تھا اور عہد مین اپنے اسنے ایسی کتابین تالیف کین ہین کہ اوسکے اول ایسی تالیف نہین ہوئی اور طلب حدیث مین بہی بڑی محنت اسنے اوٹہائی اور مسافرت کی اور حدیث پڑہتا پہرا اوسکے استاذون کی تعداد دو ہزار ہے اور بہت کتابین تصنیف کی ہین از انجملہ صحیحات اور امالی۔ اور فضایل شافعے اور اوسکی باپ کا عرف حاکم اسواسطے تہا کہ وہ مدہ نیشاپور کا قاضی تہا۔ اور اسی سال مین ایک گروہ عوام الناس شہر دینور نے اپنی شہر کی قاضی ابو القاسم یوسف بن احمد بن کج فقیہ شافعی قاضی دینور کو بسبب اسکی کہ رعایا اوسکی مخالف بہت رہتی تہی قتل کر ڈالا تہا یہہ شخص بہت معتبر ہے

درمیان مذمت کے اور اوسی بہت کتابیں تصنیف کر کی دنیا و دین اپنا جمع کیا ہے

اب شروع ہوا سال ۴۰۶ ہجری

یہاں سے فوت ہونے بادیس کا معلوم رہے کہ اسی سال میں بادیس ابن منصور بن یوسف بلکین بن زیری امیر افریقیہ کا فوت ہوا اوسکی بعد بیٹا اوسکا معز بن بادیس امارت افریقیہ کا والی ہوا اس لڑکی کی عمر آٹھہ برس کی تھی اسکو بھی خلع اور تقلید حاکم علوی سے پہنچ چکا ہے اوسکا لقب شرف الدولہ تھا یہہ معز بن بادیس وہ ہے جسنے اہل مغرب کو مذہب امام مالک پر انگیختہ کر کی مالکی لوگون کو مار ڈالا پہلی اس مذہب سے وہ لوگ مذہب امام ابی حنیفہ کا رکھتی تھے — اسی سال میں یمین الدولہ محمود دلے ہند پر موافق اپنی عادت کے جنگ کی لیکن چونکہ رہنما اوسکا ہلاک ہو گیا تھا اسلئی وہ معہ اپنی لشکر کے پانی میں جو سمندر سے جوش مارتا تھا غلطان و پیچان ہوا بہت آدمی اوسکی ہمراہیون میں سے غرق ہو کر جان بحق ہوئے اور چند روز آپ بھی اوسمین گرفتار رہا آخر کار رہا ہو کر اوسنے نجات پا کر خراسان کو چلا گیا — اسی سال میں سلطان الدولہ بن بہاء الدولہ نے اپنی نایب نواب فخر الملک ابوغالب کو جو عراق کا صوبہ تھا معزول کیا اور سلخ ربیع الاول سنہ مذا میں اسکو قتل بھی کیا اس نواب فخر الملک کی عمر باون برس گیارہ مہینے کی تھی اور عراق پر پانچ برس چار مہینے چند روز حکومت اسے کی تھی اوسکی پاس جو مال اوسکی ہات آیا تھا اوسمیں دس لاکھہ اشرفی زر خالص کی تھی یہہ مال سوا لوٹ کھسوٹ کی سے تھی جو کہ سلطان الدولہ کی ہات آیا تھا اوسکو اولاً اہواز میں سے پکڑ کر سلطان الدولہ بن بہاء الدولہ ابو محمد الحسن بن سہلان نے اپنا وزیر بنایا بعد ازاں اوسی یہہ سلوک کیا اسی سال میں شریف الحسینی جسکا لقب رضی ہے یعنی محمد بن الحسین بن موسے بن ابراہیم بن موسیٰ

موسے بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علے زین العابدین بن الحسین بن علی ابن ا
ابیطالب علیہم السلام جوکہ معروف اور مشہور موسوی ہین ملک بقا کو تشریف
لیگئی یہہ صاحب شعر تہے — کہتے ہین کہ یہہ شخص علم نحو ابن سیرافی نحوی سے سیکہی تہے
ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ ابن السیرافی نے موافق اپنی عادت کے اور بطریقہ تعلیم لڑکون
کی انسے پوچہا کہ عمر کی علامت نصب کیا ہے رضی نے جواب دیا کہ بعض علے علامت
نصب عمر ہے اور یہہ حالت صبا کا ذکر ہے سیرافی نے نصب سے فتحہ اعراب
کا ارادہ کیا تہا اور رضی نے نصب کی معنے بعض علیے ارادہ کیا یہہ کہکر عمرو بن العاص
کی طرف اشارہ کیا اور بعض علی کی طرف اشارہ کیا حاضرین مجلس یہہ بات سنکر
اوسکی تیزی ذہن کی قایل ہوئے اور تعجب کرنے لگے ولادت اونکی درمیان شہر
بغداد کی ۳۵۹ھ سنہ ہجری مین ہوئی تہی — اسی سال مین امام ابوحامد احمد بن محمد بن
احمد الاسفراینی امام شافعیون کے فوت ہوا اسکی عمر اکسٹہ ۶۱ برس چند مہینے کی تہی
۳۶۳ سنہ ہجری مین بغداد کو گئے اس فقیہ کی مجلس مین تین سو فقیہ سے زیادہ حاضر ہوا
کرتی تہے اور گروہ خلق اللہ کی بہت آتی تہی اور اوسکی چند کتابین تصنیف کی ہوئین
درمیان مذہب کی ہین — ازانجملہ تعلیقۃ الکبری ہے اور یہہ فقیہ رہنی والے
اسفراین کی ہین جوکہ ایک شہر خراسانین درمیان نواحی نیشاپور کی بیچون بیچ
راہ پر جرجان کے واقعہ ہے

اب شروع ہوا سال ۴۰۷ سنہ ہجری

اس سال مین یمین الدولہ محمود ہندوستان پر اپنی عادت کی موافق آیا اور کشمیر
اور قنوج لیکر گنگا کی کنارہ تک پہنچا اور چند شہر فتح کئی اور بہت مال لوٹ کا
اوسکی ہات آیا بعد فتح ہند کے مظفر و منصور ہوکر غزنہ کو مراجعت کرگیا

بیان ہی جاتی رہنی خلافت امویہ کا اندلس سے اور متفرق

ہوجانی سلاطین اندلس کی اور اخبار ہی دولت علویہ کا اندلس میں

درمیان اسی سال کے اندلس پر مستعین باللہ سے لڑنی کے واسطے سلیمان بن الحکم
بن سلیمان بن عبد الرحمان الناصر الاموی جو کہ ایک شخص سپہ سالاروں میں سے
تھا اور اوسکو خیران العامری بھی کہتے تھے نکلا کیونکہ وہ المؤید کی یاروں میں سے
تھا جسکہ سلیمان الاموی قرطبہ پر بادشاہ ہوگیا اوسوقت خیران مذکور قرطبہ سے
نکلا اوسکی ہمراہ ایک گروہ عامریوں کا تھا اون ایام میں علی بن حمود العلوی سبتہ پر مستولی
تھا اور درمیان سبتہ اور اندلس کے گذرگاہ تھی اور اوسکا بھائی قاسم بن حمود جزیرۂ
خضری پر جو اندلس کی مضافات میں سے ہے حکومت کرتا تھا جسکہ علی ابن حمود نے
دیکھا کہ خیران کا ارادہ سلیمان سے لڑیگا سے وہ بھی سبتہ سے عبور کرکی مالقہ پر جا
پہنچا اوسکی پاس خیران وغیرہ اور تمام لوگ جو کہ سلیمان الاموی پر خروج کرکی آئی تھے
مجتمع ہوگئی اور یہہ تمام خلیفہ مؤید کا حال اون پر پوشیدہ تھا اوس روز کہ سلیمان
اوسکی چچا کا بیٹا قرطبہ پر مسلط ہوا یعنے سنہ ۴۰۳ ہجری میں جیسا کہ ذکر کیا گیا اور مؤید
محل سے نکلا اور کسیکو اوسکی خبر کی اطلاع نہ تھی اور خیران وغیرہ علی بن حمود العلوی
کی پاس درمیان شہر مکت کے مجتمع ہوئے یہہ شہر درمیان مریہ اور مالقہ کی واقع ہے
یہہ اجتماع باغوں کا سنہ [illegible] ہجری میں ہوا تھا — اور سب نے علی بن حمود العلوی کی
بیعت کی مگر یہہ شرط تھی کہ اگر مؤید الاموی کی خبر ظاہر ہوگی تو ہم سب اوسکی مطیع
ہوجاوینگی سوائے نام آپکی بیعت کرتے ہیں — بعد وقوع بیعت کے سلیمان پر جو قرطبہ
کا حاکم تھا چڑھائی کی اور اوسمیں لڑائی شدید واقع ہوئی اس لڑائی میں سلیمان کو
شکست ہوئی اور وہ معہ اپنی بھائی اور باپ یعنے حکم بن سلیمان بن عبد الرحمان
الناصر کی گرفتار کرکی حاضر کیا گیا یہہ حکم باپ سلیمان مذکور کا سلطنت سے گوشہ
نشین ہوکر عبادت کیا کرتا تھا دنیا کو چھوڑ بیٹھا تھا بعد سلیمان مذکور کی گرفتار

ہوئی کے بیٹے بن حمود قرطبہ پر سلطنت کرنی لگا وہ قرطبہ مین درمیان ۴۰۷ھ ہجری کی داخل
ہوا تہا — علی بن حمود نے معہ جلادون کے محل شاہی کا قصد کیا اسواسطے کہ شاید المویّد
وہان دستیاب ہو لیکن ہرگز کچھہ خبر نہ پائی پہر علی بن حمود نے سلیمان اور اوسکے
باپ اور بہائی کو قتل کر ڈالا — جسوقت کہ الحکم بن سلیمان کو واسطے قتل کے لائی
علی بن حمود نے کہا کہ ای پیر ضعیف تونے المویّد کو قتل کیا ہے اوسنے جواب دیا کہ قسم
ہی خدا کی مینی اوسے قتل نہین کیا وہ جیتا جاگتا کہا تا پیتا ہے یہہ سنکر علی بن حمود
نی اوسکے قتل کی بہت جلدی کی تاکہ اسکی تقریر سے لوگون پر یہہ بات واضح نہو
جاوے کہ المویّد جیتا ہے اور لوگون کے سامنے یہہ بیان کیا کہ المویّد مرگیا اور لوگو
کو بلا کر بیعت اپنی کروائی سبنے اوسکی بیعت کی اور لقب المتوکل باللہ یا الناصر لدین اللہ
مقرر ہوا — یہہ علی بن حمود بیٹا ابی العیش میمون کا ہے وہ بیٹا احمد بن علی کا وہ
بیٹا ہے عبداللہ بن عمر بن ادریس بن عبداللہ بن الحسنؓ بن الحسن بن علی ابن ابیطالبؓ
کا — جب وہ خلیفہ ہو گیا اور مویّد ہات نہ آیا اسوقت خیران اوسکی اطاعت چہوڑ کر
یغی ہو بیٹہا کیونکہ اوسنے اس طمع کے لئی اوسکا سات دیا تہا کہ شاید المویّد محل شاہی
قرطبہ مین سے محبوس دستیاب ہو تاکہ اوسکو پہر خلیفہ مقرر کری جبکہ وہ دستیاب
نہوا اوسوقت خیران نے مایوس ہو کر قرطبہ سے کوچ کیا اور یہہ ارادہ کیا کہ کسی شخص
کو اولاد بنی امیہ مین سے تلاش کرون تاکہ وہ بجای اوسکے خلیفہ مقرر ہو چنانچہ ایک
شخص اوسکو بنی امیہ مین کا ملا اوسنے اوسکی بیعت کی اور اوسکا لقب مرتضیٰ مقرر
ہوا نام اوسکا عبدالرحمن بن محمد بن عبدالملک بن عبدالرحمان الناصر الاموی
تہا — یہہ شخص شہر جیان مین چہپا ہوا رہتا تہا اوس عبدالرحمن مذکور کے
پاس باشندگان شاطبہ اور بلنسیہ — اور طرطوشہ مخالفین علی بن حمود کے
سب جمع ہو گئے ابہی عبدالرحمان مذکور کا کچھہ انتظام اور کار بانجام ہونی نہی

دیا تہا کہ علی ابن حمود نے لشکر جمع کر کے اونکی طرف جانیکا قصد کیا اور حکم دیا کہ لشکر شہر کی باہر خیمہ کرے اور آپ واسطے غسل کے حمام میں داخل ہوا تاکہ نہا دہو کر لشکر لیکر جاوے اس ارادہ ہی میں تہا کہ حمام ہی میں ایک اوسکے غلام نے اوسکا کام تمام کر دیا یہہ قتل علی بن حمود کا آخر ماہ ذیقعدہ ۴۰۸ ہجری میں واقع ہوا جب ملہ لشکری آدمیوں نے خبر پائی کہ بادشاہ مارا گیا سب اپنے اپنے گہر میں آبیٹھی اوسکی عمر اٹہتالیس برس کی تہی اور کل ایک برس نو مہینے اوسنے سلطنت کی اوسکے بعد اوسکا بہائی قاسم بن حمود متولی ہوا یہہ اپنے بہائی علی سے تیس برس بڑا تہا اس قاسم کا لقب مامون رکہا گیا اسے قرطبہ وغیرہ کی ۴۱۲ ہجری تک سلطنت کی —

بعد اوس قاسم بکور قرطبہ سے اشبیلیہ کو کوچ کر گیا اوسکے پیچہے اوسکے بہتیجے یحیی بن علی بن حمود نے قرطبہ میں خروج کر کے لوگوں کو ورغلا کر اپنی بیعت کروائی اور اپنے چچا کو اپنی عہد میں تحت خلافت سے برطرف کر کے بغاوت اختیار کی سب ملے اوسکی اطاعت کی یہہ واقعہ شروع جمادالاول ۴۱۲ ہجری کو ہوا اور یحیی کا لقب المعتلی تہا یہہ قرطبہ ہی میں رہنے لگا یہاں تک کہ چچا اوسکا القاسم اشبیلیہ سے کوچ کر کے آیا اوسوقت یحیے بن علی بن حمود قرطبہ سے نکل کر طرف مالقہ اور جزیرہ الخضرا کی نکل گیا وہاں جا کر اوسنے اوسپر قبضہ کر لیا یہہ واقعہ ماہ ذیقعد ۴۱۳ ہجری میں ہوا اور اسی تاریخ کو قاسم بن حمود قرطبہ میں داخل ہوا جو نکہ تمام باشندگان قرطبہ اوسے باغی ہو گئے تہے اسلئے بارادہ جنگ اوسنے پیش آئے اور ایک بہاری لڑائی واقع ہوئی یہہ لڑائی کچہہ اوپر پچاس روز تک رہی انجام کار اہل قرطبہ کی فتح ہوئی اور قاسم کو شہر میں نہ گہسنے دیا قرطبہ سے نکال دیا جب کہ قاسم بن حمود کو شکست ہوئی اور لشکر اوسکا متفرق ہو گیا تب وہ شریش کو گیا مگر اوسکی بہتیجے یحیے بن علی بن حمود نے اوسکا پیچہا چہوڑا اپنے چچا قاسم بن حمود کو پکڑ

پکڑ کر قید کیا یہان تک کہ قید خانہ ہی مین مر گیا بعد وفات یحیی کے اوسنے وفات پائی تہی بعد وقوع اس واقعہ کے باشندگان اشبیلیہ نے قاضی ابو القاسم محمد بن اسماعیل بن عباد اللخمی کو اپنا سردار مقرر کر لیا اور اطاعت قاسم اور اوسکے بہتیجے یحیی کی چہوڑ دی قاسم بن حمود کی ولایت قرطبہ پر تا وقت گرفتار ہونے اور محبوس ہونے کے تین برس چند مہینے ہین اور قید مین مرنے تک تا ۱۳۱؟ ہجری کے رہا اور بہت بوڑہا ہو گیا تہا — پہر اہل قرطبہ نے ایک شخص کو جو بنی امیہ سے تہا یعنے عبد الرحمان بن ہشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمان الناصر کو سردار اور حاکم مقرر کر لیا اس عبد الرحمان کا لقب المستظہر باللہ ٹہرا یہہ شخص المہدی محمد بن ہشام کا بہائی ہے رمضان شریف مین اسکی بیعت کی گئی اور ذیقعدہ مین اوسکو قتل کیا یہہ سب واردات ۴۱۴ھ ہجری مین واقع ہوئی — جبکہ المستظہر مقتول ہو چکا اسوقت محمد بن عبد الرحمان بن عبید اللہ بن عبد الرحمان الناصر کی بیعت خلافت کی گئی اوسکا لقب المستکفی مقرر ہوا — بعد ایک برس اور چار مہینے کے مستکفی مذکور بیعت سے خلع ہوا اسلئے وہ خجل ہو کر بہاگا اور راہ مین زہر کہا کر مر گیا اوسکے بعد اہل قرطبہ نے یحیے بن علی بن حمود العلوی کے اطاعت اختیار کی اسکی نام کا خطبہ مالقہ مین پڑہا جایا کرتا تہا مگر ۴۱۶ھ ہجری مین سب باغی ہو گئے اور یحیے مذکور اوسی حال پر مدت تک رہا پہر مالقہ سے قرمونہ کی طرف گیا اور وہان جا کر اشبیلیہ کا محاصرہ کر لیا قاضی ابی القاسم بن عباد کی سوار نکلی کچہہ اوسمین کے کہات لگا کر چہپ گئے یحیی اونسے لڑنے کے واسطے نکلا اور معرکہ مین خود مقتول ہوا یہہ واقعہ یعنے قتل ہونا یحیی مذکور کا ماہ محرم ۴۲۷ھ ہجری مین واقعہ ہوا تہا — جبکہ یحیی مذکور کی اطاعت اہل قرطبہ نے چہوڑ دی تہی جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہین تب اونہون نے ہشام بن محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمان الناصر الاموی کی بیعت کی اور المعتد باللہ اوسکا لقب رکہا گیا یہہ بیعت ۴۱۸ھ ہجری مین جیسا کہ اوپر ذکر ہو

جاتا رہنا خلافت امویہ کا اندلس سے

کی گئی تھی اور اوسکے ایام دولت میں بہت فتنہ اور فساد اہل اندلس سے واقع ہوئی ہی اگر وہ
سب ذکر کئی جاتے تو کلام بڑھ جاتا یہاں تک کہ ہشام مذکور کی بھی سنہ [illegible] ہجری میں خلع بیعت
کی گئی — پھر باشندگان قرطبہ نے بعد ہشام کے ایک اور شخص اولاد عبد الرحمان الناصر
پھر اکیا جسکا امیہ نام تھا جسکہ وہ لوگ امیہ کو بادشاہ کرنی لگے اونہوں نے کہا کہ ہم
ڈرتے ہیں ایسا ہو کہ تو قتل کیا جاوے کیونکہ سعادت تمہارے خاندان سے اب بھی امیہ
جاتی رہی ہے اوس شخص نے کہا کہ ملا سے جو ہونی ہو سو ہو تم آج میری بیعت کرلو اور کل
چاہو مجکو مار ڈالنا اسکا مدد ولست اور انتظام امر نا سور ہو لے نہ پایا تھا کہ معقود الخبر
ہو گیا جدا جانے کہاں جا چھپا پھر اوسکی خبر نہ آئی جب یہہ حال وقوع میں آیا تب رؤسا
اطراف اور باشندگان اندلس کے جوب میں آئی جسکے جو بات ہاتھ آیا وہ اوسے دبا لیا او
ایسمیں اندلس کے حصے لگائی مثل ملوک طوائف کی جنکی تفصیل لگائی گئے — کہ قرطبہ
پر ابو الحزم بن جوہر نے اپنا قبضہ کرلیا بعد اسکے وزرا دولت عامریہ سے تھا یہہ اسی حال پر
تا وقت وفات اپنے سنہ ۴۳۵ھ تک اوسپر متصرف رہا بعد اوسکے مرنے کے اوسکا بیٹا ابو الولید
محمد بن جوہر قرطبہ کی ریاست کرتا رہا — اور اشبیلیہ پر وہاں کا قاضی ابو القاسم محمد بن
اسمٰعیل بن عباد اللخمی جو کہ اولاد نعمان بن المنذر سے ہے متصرف ہو گیا جسکہ سلطنت
اندلس کی ایسمیں لوگوں نے تقسیم کرلی اور ہر ایک ہر اسپر سرداری کرنے لگا بعد ایک
زمانہ کے یہہ خبر مشہور ہوئی کہ المؤید ہشام بن الحکم جو معقود الخبر تھا وہ ظاہر ہوا ہے اور
وہ قلعہ رباح تک آپہنچا ہے اور وہاں کے باشندوں نے اوسکی اطاعت منظور کرلی
ہے یہہ خبر سنکر ابن عباد نے المؤید کو لکھا کہ تم اشبیلیہ میں آؤ چنانچہ وہ اشبیلیہ
کو گیا وہ اوسکی مدت کی لئی کھڑا ہوا اور تمام سلاطین اندلس کو لکھا کہ اوسکی مدت
کرو اکثروں نے مان لیا اور خطبہ بھی اوسکے نام کا پڑھا گیا اور تجدید بیعت پھر اوسکی ماہ
محرم سنہ [illegible] ہجری میں ہوئی اسی اثنا میں المعتضد بن عباد والی ہوا اور اوسنے یہہ

یہہ ظاہر کیا کہ المؤید مرگیا ہے یہہ وہ نہین ہے اور یہہ سچ ہے کیونکہ جس روز سے مؤید مفقود
الخبر ہوا تہا اوس روز سے یعنے سنہ [illegible] ہجری تک جیسا کہ اوپر ذکر کرچکی ہین پہر اوسکی خبر
نہ آئی تہی اور یہہ بات جو ظاہر کی گئی تہی کہ مؤید پہر کر ظاہر ہوا یہہ جعل سازی اور مکر و
حیلہ ابن عباد کا تہا اور بطلیوس شہر پر مسمی شاپور ایک جوان عامری حاکم ہوگیا تہا
اس شاپور کا لقب منصور تہا بعد اوسکے ریاست اس شہر کی ابی بکر محمد بن عبد اللہ بن
مسلم کو پہنچی جو بنام ابن الافطس مشہور تہا — یہہ محمد مذکور مظفر لقب رکہتا تہا اور اصل
ابن افطس مذکور کی ملک بربر کی شہر مکناسہ سے ہے مگر اوسکا باپ اندلس مین پیدا ہوا تہا
— جبکہ محمد مذکور نے وفات پائی اوسکے بعد ملک بطلیوس اوسکے بیٹے عمر بن محمد کو پہنچا
اور لقب اوسکا متوکل مقرر ہوا اور سلطنت اوسکی وسیع ہوگئی اور معہ اپنے دو تو
بیٹون کے مظلوم ہوکر مقتول ہوا اوس تغلب مین جو امیر المسلمین یوسف بن تاشفین
نے اندلس پر کیا تہا اوسکے دو بیٹے جو اوسکے ہمراہ مقتول ہوئی ایک فضل دوسرا
عباس تہا — اور شہر طلیطلہ پر بن یعیس سلطنت کرنے لگا پہر وہ شہر اسمٰعیل بن
عبد الرحمان بن عامر بن ذی النون کے قبضہ مین آگیا اوسکا لقب الظافر بحول اللہ مقرر ہوا
اوسکی اصل ملک بربر کی ہے بعد اوسکے بیٹا اوسکا یحیے بن اسمٰعیل بادشاہ ہوا اوسنے
فرانسیسیون نے درمیان سنہ [illegible] ہجری کے طلیطلہ لی لی اور وہ بلنسیہ مین جاکر
مقیم ہوا یہان تک کہ قاضی ابن حجاف الاصف نے اوسکو قتل کیا — اور شہر سرقسطہ
اور کہاٹی بلند یعنے ثغر اعلی یہہ منذر بن یحیی کی قبضہ مین آئی بعد ازان سرقسطہ معہ
اپنی مضافات کے اوسکے بیٹے یحیے ابن منذر کے قبضہ مین ہوگئی — پہر سلیمان ابن
احمد بن محمد بن ہود الجذامی قابض ہوا اور مستعین باللہ اوسکا لقب ہوا — بعد ازان
اوسکے بیٹے احمد بن سلیمان بن احمد کے تصرف مین رہی اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا عبد الملک
بن احمد متصرف ہوا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا احمد بن عبد الملک والی ہوا اور

اور مستنصر باللہ لقب ہوا اس شخص پر اونکی ایام دولت منقطع ہوگئی اور شہر اونکی سب
ملتمس کی ہوگئی اور شہر طرطوشہ پر لبیب عامری مسلط ہوگیا اور بلنسیہ پر منصور ابو الحسن
عبد العزیز معافری حکومت کرتا تہا پہر اپنی سلطنت میں مرتبہ بہی پالی بعد ان بیٹا اوسکا
محمد بن عبد العزیز بادشاہ ہوا بعد ان عبد ربہ داماد مامون بن ذی النون کا مسلط ہوا
اور محمد بن عبد العزیز سے درمیان سنہ ۵۴ ہجری کے ملک لے لیا۔ اور سہلہ پر
عبود بن ارین بادشاہ ہوا اسکی اصل ملک بربر کی ہے ۔ اور دانیہ اور جزائر پہہ موفق
بن الحسین بن مجاہد العامری کے قبضہ میں تہی ۔ اور مرسیہ پر ابو طاہر قابض ہوگئے
اور ابھی سے ابی عبد الرحمان کے قبضہ میں رہا یہاں تک کہ اوسے معتضد بن عباد نے
لے لیا مگر وہاں کے نایب نے اوسکا عصیان کیا اور اوسکے تابع ہوگئے پہر ملتمیں کے
ریاست ہوگئی ۔ اور میرات پر خیران العامری مسلط ہوگیا بعد ان زہیر عامری مسلط
ہوا اوسے اپنی سلطنت بڑہالی شاطبہ تک لیکن وہ مارا گیا اور سلطنت اوسکی منصور
عبد العزیز بن عبد الرحمان بن ابی عامر کے تصرف میں آئی پہر وہ ریاست بہی مستقل ہوکر
ملتمیں کی ہوگئی ۔ اور مالقہ پر اولاد علی بن حمود العلوی کی مالک ہو بیٹھی ہمیشہ اونکی
ریاست اوسمیں رہی اور علویوں کے نام کے خطبہ پڑہے جاتے تہے یہان تک کہ اون سے
بادیس بن حبوس والی غرناطہ نے سلطنت چہین لی ۔ اور ملک غرناطہ میں حبوس بن
ماکسن الصنہاجی سلطنت کرتا تہا یہہ حال سلطنت اندلس کا ہوگیا اور اسطرح کا تفرقہ
پڑگیا اور ان خلفاء بنی امیہ کے وقتمیں مجتمع تہے ۔ اس حال کو ابو طالب عبد الجبار نے
جو کہ معروف بنام متنبی الاندلسی ہے اور وہ باشندہ جزیرہ شقر کا ہے بہت آراستہ
کرکے ایک کتاب مسمی ارجوزہ میں جو اوسکی تصنیف سے ہے لکہا ہے اس کتاب میں
کئی فن اکثر علوم کے ہیں اور اوسمیں کچھہ تواریخ بہی لکہی ہے جسمیں سلطنت اندلس کے
متفرق ہونے کا حال بخوبی لکہا ہے وہ کہتا ہے کہ جسکو رؤساء قرطبہ نے دیکہا کہ

کہ امور ریاست مین اضطراب آگیا اور اطاعت کی صورت جاتی رہی بلکہ خوف تہلکہ اور غدر کا ہے تب اونہون نے کسی کو حاکم بنانے کی تدبیر کی اسلئے ایک پیر مرد کو جو آل جوہر سے بڑا استوار اور اہل تدبیر تہا سردار بنایا اور اوسکے بعد ابو الولید اوسکے بیٹے کو سردار مقرر کیا وہ انتظام اور استواری مین اپنی رای کے تابع تہا اسی سبب سے بہت ظلم اوسنے کئے اور یہہ حال ہو گیا کہ جسطرف وہ گیا گویا ایک بلا نازل ہوئی — اور ثغر اعلی پر یعنے کہاٹی بلند پر منذر قابض ہو گیا بعد اوسکے ابن ہود کے قبضہ مین رہی جیساکہ آگی ذکر ہو گا انشاء اللہ تعالے — اور ابن یعیش نے درمیان شہر طیطلہ کے فساد برپا کیا اور ابن ذی النون نے اوسکی سلطنت کی بنیاد ڈالنی شروع کی — اور بطلیوس مین سابور سے ملک ستانی کی ابتدا ہوئی بعد اوسکے ابن الافطس نے قبضہ کیا — اور اشبیلیہ مین اولاد عباد کی نے بہت فتنہ اور فساد پیدا کئی — اور غرناطہ مین حبوس نے سرخودی اختیار کی اوسکے بعد بیٹے اوسکے بادیس نے حکومت کی بنیاد جمائی — اور اولاد معن کی مریہ پر برضا رعایا مسلط ہو گئی اور بلاد مشرقیہ مین چند جوان عامری چڑہ آئے ازانجملہ ایک کا نام خیران ہے اور ایک زہیر اور ایک جوان لبیب نامی تہا اونہین مین سے مجاہد اللبیب بہی ہے اور بادشاہ لشکرگاہ دانیہ پر لشکر ڈالکر میدان رزم گرم کرکی سر دانیہ تک لڑتا ہوا چلا گیا صقالیون نے واسطی ابن ابی عامر کے شاطبیہ پر بنیاد حکومت کی ڈالی یہہ رہنے والے بلنسیہ کے تہے اور آل طاہر نے مرسیہ پر غلبہ کیا اور شہر البنت پر آل قاسم حاکم ہو گئی اور ابن ازین اوسکے ہمسایہ نے سہلہ پر حکومت کی اسی طرح سے انکی اولاد بہی حکومت اونکے پیچہے کرتے رہے

---

* صقالیہ ایک گروہ ہے اون آدمیون کی جنکی حد مملکت کی بلاد خزر اور بلغر اور قسطنطیہ سے متصل ہے

بیان ہی اون حوادث کا جو سوا اوس حادثہ اور بد انتظامی کے واقع ہوی

اسی سال میں یعنے ۳۰۸ھ میں ایک گروہ شیعوں کا درمیان افریقیہ کے قتل کیا گیا اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر بعد ملاقات بسیار جو شخص شیعہ دستیاب ہوا وہ طعمہ تیغ بے دریغ ہوا سبب اوسکا یہہ تہا کہ معز بن بادیس ایک دفعہ جیروان میں سوار ہوا اوسکے سامنے ایک جماعت گذری اوسنے کسی سے پوچہا کہ یہہ کون لوگ ہیں کسینے کہدیا کہ یہہ رافضی ہیں شیخین کو گالیاں دیتے ہیں یہہ سنکر معز نے کہا کہ ابو بکر اور عمر سے خدا راضی ہوا اور یہہ لوگ سب شیخین کرتے ہیں اوسکا ذرا سا ہی اشارہ کرنا تہا کہ چاروں طرف سے لوگوں نے ایک فتنہ برپا کیا کیونکہ اونکو لوٹنے کی طمع دامنگیر تہی حرف بادشاہ کے جواب ان اشارہ سبکے تہی

اب شروع ہوا ۴۰۸ھ ہجری

اس سال میں طغان خان بادشاہ ترکستان کا موت ہوا تہا تمہ ترکستان کا شعر سبب ہے جب طغان خان بیمار ہوا مخالفین نے چار طرف سے اوسپر ہجوم کیا یعنے بہ مجرد سنے خبر بیماری کے چین اور ترکستان اور خطا تمام اطراف کے لشکروں نے اوسکے قلمرو پر چڑہائی کی جب طغان خان نے یہہ دیکہا فی الفور جناب باری میں بایں مضمون التجا کی کہ ای پروردگار مجکو اب تو معاف کر اور صحت عنایت کر تاکہ میں انسے لڑوں پہر جو تو چاہے سو کرنا یہہ دعا قبول ہوئی اور وہ اچہا ہو گیا اور اسنے میدان کے لڑنے والے جوان تین لاکہہ کے قریب جمع کرکے اونکا مقابلہ کیا اور سبکو جا گھیرا اور لاکہہ سے زیادہ دشمن مخالفین کے آدمی طعمۂ تیغ بے دریغ کئی اور ایک لاکہہ آدمی قید کر لایا اور بہت مال لوٹ کر لایا اور فتح پاکر بلا ساغون کو مراجعت کی بعد وہاں کے پہنچنے کے وفات پائی یہہ شخص بہت عادل اور دیندار آدمی تہا۔ کیا خوب اس شخص کا حال مشابہ قصہ سعد

سعد بن معاذ انصاری کے ہوا جو کہ غزوہ خندق میں اوسپر گذرا تھا وہ یہہ ہے کہ بروز جنگ خندق جبکہ وہ زخمی ہوا تب اوسنے خدا سے سوال کیا کہ ای خدا تعالیٰ مجکو بنی قریظہ کی لڑائی کے دیکھنے تک زندہ رکھہ چنانچہ وہ زخم بہر گیا اور وہ یہان تک اچھا رہا کہ رسول اللہ بنی قریظہ کی لڑائی سے اور اونکے گرفتار کرنے سے فراغت پاچکے تب وہ زخم سعد کا پہر پہٹ گیا اور اوسی بیماری مین وہ مر گئے — جبکہ طغان خان مرچکی تب اوسکا بہائی ابو المظفر ارسلان خان بادشاہ ہوا

بیان ہے وفات مھذّب الدولہ والی بطیحہ کا

اسی سال مین درمیان ماہ جمادالاول کے مہذب الدولہ ابو الحسن ابن علی بن نصر نے انتقال کیا پیدایش اوسکی درمیان ۳۳۵ہجری کے ہوئی یہہ وہی شخص ہے جسکے پاس قادر باللہ بہاگ کر جاچھپا تہا اور باعث اوسکے مرنے کا یہہ ہوا کہ اوسنے اپنے بازو کی فصد لی تہی اوسے اولا ورم ہوا بعد ازان وہ مرض بہڑتا چلا گیا جب مرنے لگا تب اوسکے بہانجے مہذب الدولہ (یعنے ابو محمد عبد اللہ بن بنی) نے تاخت لاکر احمد بن مہذب الدولہ اوسکے بیٹے کو پکڑ لیا اوسکی زندگی ہی مین یہہ غدر مچا ہرچند کہ اوسکو خبر کی گئی کہ اس طرح کا حال آپکے فرزند ارجمند پر گذرا لیکن مھذب الدولہ نے کہا کہ اب مین اسحال مین یعنے حالت نزاع مین ہون کیا کرون کچہہ کر نہین سکتا دوسرے روز صبح کو مرگیا اور ابو محمد بہانجا مہذب الدولہ مذکور کا ریاست کا والی ہوا اوسنے مھذب الدولہ کے بیٹے کو بہت سخت مارا اوس مار سے تین دن کے بعد وہ بہی مرگیا — پہر ابو محمد کے گلے مین خناق کی بیماری ہوئی وہ اوسی بیماری سے فوت ہوا اسکی ریاست کو تین مہینے بہی پورے نہ ہوسے تہے — بعد اوسکے حسین بن بکر الشرابی بطیحہ کا والی ہوا یہہ شخص مہذب الدولہ کے خواصون مین سے تہا پہر اسکو بہی سلطان الدولہ نے درمیان ۴۱۰ہجری کے گرفتار کیا اور اپنی طرف سے سلطان الدولہ نے صدقہ بن فارس المازیاری کو بطیحہ

وفات مہذب الدولہ

۲۶

یہ مہذب الدولہ مسلط ہوگیا۔ اور اسی سال میں علی بن مزید الاسدی نے بھی وفات پائی اوسکے بعد بیٹا اوسکا دبیس بن علی بن مزید امیر ہوا۔ اور اسی سال میں ریاست دیلم کی بغداد میں سست ہوگئی اور عوام نے طمع کی اور عیار و مفسدوں نے جمع ہو کر جوب مال لوٹے۔ اور اسی سال میں سلطان الدولہ نے بغداد میں حاکر پانچوں وقت نمازکے ڈھول بجائے اوسکا دادا بھی عضد الدولہ ایسا کچھ کرتا تھا لیکن تین وقت اوسکے عہد میں نقارہ بجتا تھا

اب شروع ہوا ۹ ۴ سنہ ہجری

اس سال میں یمین الدولہ نے ہندوستان پر اپنے موافق عادت کے جنگ کی اور بعد قتل کرنے اور لوٹ نے اور فتح کرنے کے طرف غزنہ کے مظفر و منصور ہو کر عود کیا۔ اور اسی سال میں عبد الغنی بن سعید الحافظ المصری صاحب کتاب المؤتلف اور کتاب المختلف کا موت ہوا

اب شروع ہوا ۱ ۴ ہجری

س سال میں وثاب بن سابق النمیری والی حران کا مر گیا اوسکے بعد بیٹا اوسکا شبیب ابن وثاب بادشاہ ہوا

اب شروع ہوا ۱۱ ۴ سنہ ہجری

موت الحاکم کا بیان ہے

اس سال میں ستائیسویں تاریخ شوال کو الحاکم بامر اللہ ابو علی منصور بن العزیز باللہ علو حاکم مصر مفقود الخبر ہوگیا تھا حال اوسکے گم ہونے کا یہہ ہے کہ ایک شب کو موافق اپنی رسم و عادت کے وہ گشت کرتا پھرتا تھا تمام رات پھر ایک صبح کو قبر الفقاعی تک پہنچا اور حلوان کی مشرق کی جانب کو چلا اوسکے ہمراہ دو آدمی تھے ایک آدمی کو ایک جماعت عرب کے ہمراہ روانہ کر دیا تاکہ اونکو وہاں پہنچا دیے جہاں اونکے واسطے بیت المال چھوڑا ہے تھوڑے عرصہ بعد دوسرا آدمی بھی آیا اور اسنے کہا کہ مجھکو الحاکم نے چشمہ پر اور مقعیہ کے

کے پاس پہی چہوڑکر آگے چلے گئے تہے یہہ حال سنکر ایک گروہ اوسکا حال دریافت کرنے کے لئی نکلا حلوان کے پاس الحاکم کا گدہا پایا اوسکے ایک ہات پر تلوار کا ہات پڑا ہوا تہا زین اور لجام اوسپر نہ تہا اوسکے کہوج کے درپے ہوئے تب اونہون نے کپڑے الحاکم کے پائے اوسوقت اونکو یقین ہوا کہ حاکم بالضرور مقتول ہوا اسمین کچہہ شک نہین اور سبب اوسکی مقتول ہونے کا یہہ ہے کہ اوسنے اپنی بہن کو جہڑکا تہا وہ بعضے جلادین سے مل گئی اور اونکو اوسکے قتل کے واسطے آمادہ کیا عمر الحاکم کی چہتیس برس نو مہینے کی تہی اور پچیس برس چند ایام ریاست کی یہہ شخص سخی اور خون ریز آدمی تہا اور افعال متناقضہ بہی اوسسے صادر ہوتے تہے یعنے اوسکی بات کا کچہہ ٹہکانا نہ تہا کبہی ایک شئے کا حکم کرتا تہا اور کبہی اوسکو منع کرتا تہا۔ اوسکے بعد بیٹا اوسکا الظاہر لاعزاز دین اللہ ابوالحسن علی بن منصور الحاکم بامر اللہ مسند نشین ہوا اسکی خلافت کی بیعت ساتوین روز بعد قتل الحاکم کے ہوئی تہی وہ اوسوقت بچہ تہا بعد مسند نشینی کے بلاد مصر اور شام کو خط لکہے گئے کہ اوسکے نام کی بیعت لی جاوے بعد اوسکے پہپی اوسکی یعنے بہن الحاکم کی نے جسکا نام ست الملک تہا لوگون کو جمع کرکے اوسنے وعدہ احسان کا کیا اور خوش خلقی اور اکرام سے پیش آئی اور تمام امور ریاست کے ترتیب کئی اور انتظام اور سیاست ملک مین خود مصروف رہتی تہی اوسکا خوف لوگون کے دلون پر بہت بیٹہہ گیا تہا بعد اپنی بہائی کے مرنے کے چار برس حکومت کرکے مری

بیان ہے مالک ہوجانا مشرف الدولہ بن بہاء الدولہ بن عضد الدولہ کا عراق پر

اسی سال مین درمیان ماہ ذی الحجہ کے شہر بغداد مین سلطان الدولہ پر تمام لشکر نے غل مچاکر حملہ کیا اوسنے ارادہ کیا کہ واسط کی طرف چلا جاؤن لشکر نے کہا کہ یا تو ہمارے سات اپنے بیٹے کو کرو۔ اور یا اپنے بہائی مشرف الدولہ کو۔ اوسنے اپنے بہائی

مالک ہو جانا مشرف الدولہ کا عراق پر

مشرف الدولہ کو عراق پر اپنا قایم مقام کیا اور خود بغداد سے اہواز کی طرف چلا گیا اور راہ میں ابن سہلان کو اپنا وزیر بنا لیا یہہ امر مشرف الدولہ کو ناگوار گذرا اسلئی سلطان الدولہ نے اپنے وزیر ابن سہلان کو یہہ کہکر بھیجا کہ میرے بھائی مشرف الدولہ کو عراق سے نکالدے وزیر حسب الحکم اوسکی طرف گیا اور دونوں میں لڑائی ہولی شروع ہوئی آخر کار ابن سہلان بحالت خرابی گرفتار ہوا۔ سلطان الدولہ نے جو یہہ خبر سنی سست ہوگیا اور اہواز کی طرف چار سو سوار اپنے ہمراہ لیکر چلا گیا۔ اور مشرف الدولہ بہار الدولہ ملک عراق میں مستقل ہوگیا اوسے سلطان الدولہ کا خطبہ موقوف کردیا اور مشرف الدولہ کا خطبہ آخر محرم سنہ ۱۱ھ میں شروع ہوگیا۔ اسی سال میں معتمد الدولہ قرواش نے اپنے وزیر کو درمیان موصل کے گرفتار کرکے قاسم معرکی کے پاس بھیجدیا تھا مگر یہہ بطریق عفو جرم رہا کر دی اسی معرکہ میں سلیمان ابن فہد بھی گرفتار ہوا تھا۔ حال ابن فہد کا یہہ ہے کہ اوسے لڑکپن میں درمیان بغداد کے سامنے صابی کے پرورش پائی بعد ازان موصل کو گیا مقلد بن المسیب والد قرواش کی خدمت میں رہا پھر دیہات قرواش کا ناظر ہوکر باشندگان اون دیہات پر بہت ظلم کرنے لگا چنانچہ اسی باعث سے وہ سلطان قرواش کے معتوبون میں داخل ہوا اور سیاستۃً مقتول ہوا اسی کا ذکر ابن کرم شاعر نے اپنے اشعار میں کیا ہے۔ اسی سال میں غریب ابن معن اور دبیر بن علی بن مزید نے مجتمع ہوکر بغداد میں ہنگامہ ارار میدان جنگ سے قرواش سے ہوئی اوس لڑائیں سلطان قرواش کو شکست ہوئی بعد اس ہل جیل سے نوابون نے جو زیر حکم قرواش کے تھی سلطان قرواش کے عاملوں پر دست تعدی دراز کیا سلطان قرواش نے یہہ سوء انتظامی دیکھکر مناسب وقت صلح کا ہوجانا سمجھکر جانب مخالف کو کہلا بھیجا کہ اب لڑائی کو جانے دو مجکو صلح کرنی منظور ہے اور یہہ امر بہتر ہے اور اسی سال میں موافق حکایت ابن اثیر کے درمیان ماہ ربیع الآخر

بیان ہے اخبار یمن کا

کے ایک یہہ حادثہ گذرا کہ افریقیہ مین ایک بدلی درمیان آسمان کے گرجتی ہوئی اور گڑگڑاتی نمودار ہوئی اسمین رعد اور برق کی آواز ہتی اوس بدلی سے پہتر بہت برسے وہ پہتر جسکے لگا جان بحق ہوا (یہہ عجائبات سے ہے)

اب شروع ہوا سنہ ۴۱۲ ہجری

اس سالمین صدقہ بن فارسی المازیاری امیر بطیحہ کا راہی ملک بقا ہوا بجائی اوسکے ابو نصر شیراز ادبن الحسن بن مروان گدی نشین ہوا اس کے رئیس ہونے سے راہون مین قطاع الطریق وغیرہ سے نجات ہو گئی ہتی — اور اسی سال مین علی بن ہلال خوشنویس جو کہ معروف ابن البواب اور مشہور خوشنویس ہتا مر گیا بعضے کہتے ہین کہ وہ سنہ ۴۱۳ مین فوت ہوا ہے بہرکیف یہہ شخص عالم ہتا اور جامع مدینہ مین درمیان بغداد کے قصہ کہا کرتا ہتا اور اوسکو ابن الستری بہی کہتے ہتے کیونکہ باپ اوسکا دربان ہتا اور دربانون کا قاعدہ ہے کہ وہ پردہ سے لگے رہتے ہین اسیواسطے اوسکو پردہ کی طرف منسوب کرکے ستری کہتے ہین اوسکا بزرگ کتابت کیا کرتا ہتا یعنے محمد ابن اسد بن علی القاری الکاتب البزاز البغدادی اور ابن البواب نے درمیان بغداد کے وفات پاکر قریب امام احمد بن حنبل رحمۃ کے مدفون ہوا — اور اسی سالمین ابو عبد الرحمان محمد بن الحسین السلمی الصوفی نے بہی جسکی تصنیف سے کتاب طبقات صوفیہ ہے وفات پائی ہتی — اور اسی سالمین علے بن عبد الرحمان فقیہ بغدادی جو کہ معروف بصریع الدلی مقتول غواشی ذی الرقاعتین کا جو کہ ایک شاعر مشہور ہتا فوت ہوا جس سالمین کہ یہہ شاعر فوت ہوا اوسی سالمین درمیان مصر کے آیا ہتا اور الظاہر لاعزاز دین اللہ کی مدح مین اوسنے قصیدہ کہا ہتا

بیان ہے اخبار یمن کا

نقل کیا جاتا ہے تاریخ الیمن سے جو کہ تصنیف عمارہ کی ہے اوسمین لکہا ہے کہ اسی سال مین یعنے سنہ ۴۱۲ مین نجاح موافق بیان گذشتہ سنہ ۲۰۳ کے ملک یمن پر غالب آگیا

بیان ہے اخبار یمن کا

حال اوسکا یہہ ہے کہ یہہ شخص نجاح ایک غلام تہا مسمی مرجان کا اور مرجان بہی
غلام ہے حسین بن سلامہ کا اور حسین بہی غلام ہے رشید کا اور رشید بہی غلام
زیاد کا تہا اوس نجاح سے کئی بچے پیدا ہوئے اونمین سے ایک کا نام سعید ہے جو
بہینگا تہا دوسرا جیاش تیسرا معارک وغیرہ یہہ لڑکے نجاح کی اولاد سے ہیں نجاح
مدت ملک یمن کی سلطنت سنہ ۴۵۲ھ تک کہ جس سن مین وہ فوت ہوا کرتا رہا اوسکی موت
کا سبب یہہ بیان کیا گیا ہے کہ صلیحی نے ایک لونڈی خوبصورت بطور تحفہ
اوسکے پاس بہیجی تہی اوس لونڈی نے اپنا قابو پاکر زہر کہلا دیا وہ مرگیا بعد وفات
نجاح کے سلطنت اوسکے بیٹون کے ہات آئی سب سے بڑا لڑکا سعید احول تہا دو
برس تک بعد اوسکے مرنے کے اوسکے لڑکون کے اختیار مین رہی بعد ازان صلیحی
اون پر غالب آگیا قریب ہے کہ اسکا ذکر سنہ ۴۵۵ھ مین ہم لکہین کے بعد غلبہ پانے
صلیحی کے نجاح کی اولاد دہلک کے جزیرہ مین جا بسی پہر ایک عرصہ کے بعد انمین
افتراق ہوگیا چنانچہ جیاش بحالت تنفر زبید مین آیا اوس جائے جو اپنی امانت رکہہ
گیا تہا لیکر پہر دہلک ہی کو چلا گیا اور جب تک صلیحی سلطنت کرتا رہا وہ اوسجائی
مقیم رہا سعید احول نے یہہ کام کیا کہ بعد مراجعت اپنی بہائی جیاش کے شہر زبید کا
قصد کیا وہاں جاکر صلیحی سے چہپا ہوا بود و باش کرتا رہا بعد ایک عرصہ کے اپنے بہائی جیاش
کی تلاش کرواکے یہہ خوشخبری اوسکو کہلا بہیجی کہ صلیحی کی سلطنت تمام ہوچکی ہے
اب ایسا وقت نزدیک آیا ہے جیاش یہہ نوید سنکر طرف زبید کی اپنے بہائی کے
پاس آیا اوسوقت سعید ظاہر ہوا اور اپنے بہائی جیاش کو ہمراہ لیکر ستر آدمی اکٹہے
کرکے نوین تاریخ ذیقعدہ سنہ ۴۷۳ھ کو زبید سے کوچ کیا اور صلیحی پر دونو بہائی چڑہ گئے
اتفاق سے صلیحی بارادہ حج مکہ کو گیا تہا یہہ دونو بہائی لپکے ہوئے اوسکے پیچہے چلے
گئے ام الدہیم اور بیر ام معبد کے پاس اوسکو جا پکڑا اور دفعتہ مار دیا ذیقعدہ سنہ

بیان ہے اخبار یمن کا

سنہ مذکور کو اوسے مار ڈالا باوجودیکہ صلیحی کے ہمراہ لشکر کثیر تہا مگر کوئی اس امر پر مطلع نہوا کہ صلیحی مارا گیا اسیطرح صلیحی کے سات اوسکا بہائی عبد اللہ بن محمد بہی مارا گیا۔ سعید نے بجالا کی تمام صلیحی اور اوسکے بہائی عبد اللہ کا سر کاٹ لیا۔ اور اوسکی زوجہ یعنے اسما بنت شہاب سے جوکہ صلیحی کی جورو تہی بہت احتیاط کرتا رہا اور وہان سے مراجعت کرکے زبید مین آیا اور اسما کے ایک بیٹا تہا اوسکو ملک مکرم کہتے تہے اوسکے قبضہ مین کئی قلعہ یمن کے تہے۔ سعید بن نجاح اور اوسکا بہائی جیاش زبید مین درمیان آخر ۴۷۳ھ کے داخل ہوئے وہ دونو سر یعنے ایک سر صلیحی کا اور دوسرا اوسکے بہائی عبد اللہ کا جو سعید کاٹ لایا تہا سامنے ہودہ اسما بنت شہاب کے یعنے زوجہ صلیحی کے چلے جاتے تہے۔ سعید نے مسماۃ اسما کو ایک گہر مین درمیان شہر زبید کے اوتارا اور وہ دونو سر اوسکے آگے رکہے کہ اسکا ملاحظہ کیا کیجئے اور تہامہ مین سعید بن نجاح کا حکم جاری ہوگیا۔ مسماۃ اسما ۴۷۳ھ تک مقید رہی آخر کو اوسکو بہی اپنے خاوند کی محبت نے جوش زنی کی اوسنے ایک نامہ اپنے بیٹے ملک مکرم کے نام خفیہ روانہ کیا اوسمین بہت لعنت ملامت لکہی اور اوسکو لکہا کہ تو بڑا حیا ہے یہہ معاملہ دیکہے اور چپ بیٹہا رہے ملک مکرم مذکور نے جسکا نام احمد بن علی الصلیحی ہے بہت جماعتین جمع کرکے پہاڑ سے کوچ کیا اور زبید پر چڑہ آیا سعید بن نجاح کے اور اوسکے درمیان خوب لڑائی ہوئی انجام کار ملک مکرم کو فتح ہوئی اور سعید معہ ہمراہیون کے جان بچاکر دہلک کی طرف بہاگ گیا اور مکرم زبید پر غالب ہوگیا اوسنے اپنے باپ صلیحی اور چچا عبد اللہ کے سر نیزہ پر سے اوتار کر دفن کئے اور اوسپر ایک مقبرہ بنایا اور شہر زبید پر اپنے ماموں اسعد بن شہاب کو متولی کردیا۔ بعد اس واقعہ مذکورہ کے اسما بہی شہر صنعا مین درمیان ۴۷۳ھ ہجری کے ملک بقا کو چل بسی۔ بعد ازان یہہ ہوا کہ نجاح کی اولاد دہلک سے آئی اور شہر زبید پر قبضہ کرکے اور اسعد بن شہاب کو وہان سے درمیان ۴۷۹ھ کے نکال کر خود حاکم ہوگئے۔ پہر ملک المکرم احمد بن علی الصلیحی اوان پر

بیان سیے اخبار یمین کا

آبا اور زبید کا قابض ہوا۔ اور سعید بن نجاح درمیاں ۴۸۱ھ کے مقتول ہوا بعضے
میاں کرتے ہیں اوسکا سر مدت تک سرہ مقام رہا جب کہ سعید مذکور نیں مار گیا اوسکا
بیاس ہند کی طرف بہاگ گیا وہ ہندوستان میں چہہ مہینے رہا پہر زبید کو گیا اور ۴۸۲ھ
سنہ کے باقی رہے تہے اوس میں سلطنت کرتا رہا وہ ہندوستان سے ایک لونڈی خرید
کے اپنے ہمراہ لایا تہا اوس لونڈی کو اوس سے پیٹ بہی رہ گیا تہا جب وہ زبید میں پہنچا اوسوقت
اوس عورت سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ اوسکا نام جانک ابن جیاش رکہا گیا اوس ایام میں
ایک مدت درمیان کوہستان کے ملا د جیاش کو لوٹتا کہسوٹتا پہرتا تہا اور پہر اوسکو سوائے
اسکے قدرت نہ تہی اور جیاش تہامہ کی سلطنت ۴۸۲ھ سے ۴۹۹ھ تک کرکے آخر اس سنہ میں
انتقال کیا۔ بعضے کہتے ہیں کہ سنہ میں وہ مرا تہا پہر تقدیر اوسکے بعد اوسکی اولاد میں
ایک جانک ہندوستانی عورت کے پیٹ سے جو اوپر ذکر ہوا۔ دوسرا منصور۔ تیسرا
ابراہیم یہہ تہی اوسکی موت کے بعد جانک ابن جیاش متولی ہوا مگر دو بہائیوں میں ایسا
اختلاف ہوا کہ ابراہیم اوسکا مخالف ہو گیا اور مخالفت کرتا رہا یہاں تک جانک مذکور
میاں ۵۰۰ھ کے مرگیا اوسکے پیچہے بیٹا اوسکا منصور رہا تمام اوسکے باپ کے غلاموں
سے مجتمع ہو کر یہہ صلاح کی کہ اوسکو بادشاہ بنائے وہ ابہی نابالغ لڑکا تہا اوسکو مسند
نشین خلافت کیا ابراہیم اوسکے چچا نے یہہ حال سنکر اوس پر چڑہائی کی اور اپنے بہتیجے سے
ایک بہاری لڑائی لڑا اوس میں ابراہیم کو فتح نہ ہوئی مگر درمیان طایل اور زبید کی اوسکے
چچا کے بیٹے عبد الواحد بن جیاش نے اپنا قبضہ کرلیا اور زبید پر حکومت کرنے لگا اوسوقت
جانک کے غلاموں نے مجتمع ہو کر منصور کی کمک کی اور زبید پر چڑہائی کرکے عبد الواحد
پر حملہ کیا اور فتح پائی چنانچہ منصور بن فاتک زبید کا بہی مستقل مالک ہو گیا بعد منصور
بن فاتک کے اوسکا بیٹا فاتک ابن منصور بن فاتک بن محمد بن جانک ابن جیاش بن
نجاح غلام مرجان درمیان ۵۳۱ھ ہجری کے بادشاہ ہوا فاتک مذکور ملک یمن میں درمیان

بیان ہے اخبار یمن کا

درمیان اسی سنہ مذکور کے مستقل بادشاہ ہوگیا اور قرار واقعی سلطنت کرنے لگا یہان تک کہ اوسکے غلامون نے درمیان ۵۰۳ھ کے اوسکو قتل کیا یہہ پچھلا بادشاہ بادشاہ یمن سے نجاح کی اولاد سے تہا پہر ملک یمن پر درمیان ۵۵۴ھ ہجری کے علی بن مہدی جیسا کہ آگے ذکر کرینگے غالب ہوگیا تہا

اب شروع ہوا ۴۱۳ھ ہجری

درمیان اس سال کے مشرف الدولہ اور اوسکے بہائی سلطان الدولہ کے درمیان صلح ہوگئی تہی اور یہہ بات ٹہر گئی تہی کہ تمام عراق مشرف الدولہ کا اور کرمان اور فارس سلطان الدولہ کے قبضہ مین رہے اور اسے سال مین مشرف الدولہ نے ابو محمد بن الحسن الرخجی کو اپنا وزیر بنایا اوسکا مؤید الملک خطاب ہوا اسکی شاعر مہیار دیلمی نے مدح کی ہے اور اوسنے بیمارستان درمیان واسط کے بنا کر اوپر اوسکے سنا رہ بڑا بنایا ہے اور اسکا حال یہہ ہے کہ کئی دفعہ اسے سوال کیا گیا کہ تو وزارت قبول کر اوسنے انکار کیا اور نہ مانا آخر کار مشرف الدولہ نے زبردستی سے اس سال مین منوایا۔ اور اسی سال مین علی بن عیسی السکری شاعر السنہ نے وفات پائی تہی شاعر السنہ اسکو اسواسطے کہتے ہین کہ اسنے صحابہ کی مدح بہت کی ہے اور شعرا شیعہ کا ہمیشہ مناقضہ کرتا رہا ہے اسواسطے اسکو شاعر السنہ کہتے ہین اسی سال مین ابو عبد اللہ بن معلم فقیہ مذہب امامیہ کے فوت ہوئی اس فقیہ کا مرثیہ مرتضی بڑی دہوم دہام کا لکہا ہے

اب شروع ہوا ۴۱۴ھ ہجری

اس سال مین علاء الدولہ ابو جعفر بن کاکویہ ہمدان پر غالب آگیا اور اوسکے مالک سے یعنے سماء الدولہ ابی الحسن بن شمس الدولہ سے جو بویہ کی اولاد سے تہا ہمدان چہین لیا جب علاء الدولہ ہمدان لیچکا تب دینور کو گیا اور اوسپر بہی اپنا قبضہ

بیان ہے اخبار یمن کا

کیا پہر تا بعد حواشت پر غالب آیا اور اوسکی ہیبت اور خوف لوگوں کے دلوں میں بہت ہو گیا تھا
اسی سال میں مشرف الدولہ نے اپنے وزیر الرخجی کو گرفتار کیا اور ابوالقاسم مغربی کو جسکا نام حسین
ہے اوسکا ذکر اوپر بہی ہوچکا ہے اپنا وزیر کیا یہہ شخص پہلے وزیر قرواش کا تہا اور باپ
اوسکا سیف الدولہ بن حمدان کے مصاحبوں میں سے تہا جسکے اوسکا باپ مصر کو گیا اور
میا ابوالقاسم مذکور اوس شہر میں درمیان ۳۷۰ھ کے پیدا ہوا بعد ازاں اوسکے باپ کو حاکم
نے مار ڈالا ابوالقاسم ملک شام کی طرف بہاگ کر نوکروں اور حادثوں میں جا چہپا اور ان
حادثوں سے کسی کو آگاہ۔ کیا اسی سال میں یمین الدولہ محمود نے کئی شہر ہندوستان کے
فتح کئی اور بہت سا مال لوٹ اور غنیمت کا لیکر مظفر اور منصور ہوکر پہرا اور اسی سال میں قاضی
عبدالجبار نے وفات پائی عمر اوسکی نوّے سے زیادہ کی ہوچکی تہی حکیم میں معتزلی مذہب
کا ہے اوسکی تصانیف سے علم کلام میں بہت مشہور ہیں

اب شروع ہوا ۴۱۵ھ ہجری

بیان ہے وفات پانے سلطان الدولہ کا واضح ہوکہ درمیان اسی سال کے ماہ شوال میں
الملک سلطان الدولہ ابو شجاع بن بہاء الدولہ ابی نصر بن عضد الدولہ نے درمیان شیراز
کے وفات پائی عمر اوسکی بائیس ۲۲ برس چہ مہینے کی تہی اور اوسکا بہائی قوام الدولہ
ابوالفوارس بن بہاء الدولہ بادشاہ کرمان کا سلطنت فارس پر مستولی ہوگیا اون ایام
میں ابوکالیجار بن سلطان الدولہ اہواز میں رہتا تہا وہ اپنے چچا کی طرف گیا اور دونوں
میں لڑائی ہوئی اوسکے چچا ابوالفوارس کو شکست ہوئی اور ابوکالیجار بن سلطان الدولہ
شیراز پر غالب آیا اور تمام سلطنت اپنی باپ کی یعنے مملکت فارس اپنے قبضہ میں لایا
لیکن تہوڑے سے عرصہ کے بعد اوسکے چچا ابوالفوارس نے وہاں سے اوسکو پہر نکال دیا مگر
ابوکالیجار کو بہی صبر نہ آیا پہر کر اوس سے مزاحمت کی اور دوسری دفعہ اوس سلطنت
کو اپنے قبضہ میں لایا اور اپنے چچا قوام الدولہ کو شکست دی اور شیراز میں پہر حکومت

حکومت کرنے لگا بعد اسی اتنی مدت جو اوسکے چچا نے حکمرانی کی اپنے باپ کے ملک کا پہر مالک مستقل ہوا اسی سال میں یمین عبد اللہ بن عبد الغفار السمانی نے وفات پائی تہی یہہ شخص علم لغت مین تعلیم کرتا تہا اور کتب علم ادب بہی اوسنے اپنے ہات سے لکہی ہین اوسکا خط بہت اچہا تہا

اب شروع ہوا سنہ ۴۱۶ ہجری

اس سال مین پہر یمین الدولہ نے بلاد ہند کی جنگ کا ارادہ کرکے ہندوستان کو مراجعت کی اور بہت شہر فتح کیئے اور ایک مندر صومنات پر قابض ہوا۔ یہہ ایک بت بہت بڑا ہندوستان کے بتون مین سے تہا ہندو لوگ اسکی زیارت کرنے کو آیا کرتے تہے اور دس ہزار سے گانو زیادہ اوسکے مصارف کے واسطے وقف تہے اور جس جاے یہہ صومنات رکہا ہوا تہا اوس گہر مین جواہرات اور سونے کی قسم سے بہت بی نہایت چیزین رکہی ہوئی تہین اس سال مین یمین الدولہ محمود نے بہت ہندوون کو قتل کیا اور تمام یہہ مال جو صومنات مین تہا سب لوٹ کر لیگیا اور اوس بت کے سر پر آگ جلوائی تاکہ جلد ٹوٹ سکے کیونکہ وہ بہت سخت تہا اور طول مین یہہ بت پانچ گز کا تہا دو گز زمین مین گڑا ہوا اور تین گز باہر نکلا ہوا تہا بعد فتح کے بعضے بت اپنے ہمراہ غزنہ کو لیئے ہوئے چلا گیا غزنہ مین جاکر جامع مسجد کی دہلیز کے سامنے اون بتون کا چبوترا بنوا دیا تاکہ ہر ایک نمازی اونکے سر پر پیر رکہہ کر مسجد مین نماز پڑہنے کو جاے۔

بیان ہے وفات مشرف الدولہ کا

واضح ہو کہ درمیان اسی سال کے ماہ ربیع الاول مین مشرف الدولہ ابو علی بن بہاء الدولہ نے وفات پائی اوسکی عمر تیئیس برس چند مہینے کی تہی اور سلطنت اوسنے پانچ برس پندرہ دن کی یہہ حاکم منصف اور عادل اور خوش خلق تہا۔ اسی سال مین علی بن محمد التہامی شاعر مشہور جسنے ایک مرثیہ اپنے چہوٹے بیٹے کے مرنے مین لکہا ہے اور وہ مرثیہ بہی مشہور ہے مقتول

وفات مشرف الدولہ

ہوا سبب اسکے قتل کا یہ ہے کہ تہامی مذکور شہر قاہرہ میں چھپ کر بطور جاسوسی حسان بن عرج بن دعفل بن دی کے خطوط بی قرۃ کے پاس لیکر آیا تہا اوسکا حال وہاں کہل گیا بعد اسکے ہوئے اس راز کے وہ سلطان میں مقید ہوا چنانچہ اوسی قید میں درمیان اس سال کے قیدخانہ ہی میں مقتول ہوا۔ تہامی میں یا رسبت کی ہے یعنی منسوب طرف تہامہ کے اور لفظ تہامہ کا اطلاق مکہ پر آتا ہے اسی واسطے نبی صلعم کو تہامی کہتے ہیں کیونکہ وہ مکہ کے رہنے والے تہے اور اس لفظ کا اون شہروں پر بہی جو درمیان حجاز اور اطراف یمن کے واقع ہیں اطلاق کیا جاتا ہے

اب شروع ہوا ۴۱۶ھ ہجری

اس سال میں ترکستانی درمیان بغداد کے مسلط ہوگئے اور بہت ہنگامہ رعایا مین درمیان اس سال کے برپا ہوئے تہے اور عوام الناس اور عیاروں کو طمع دامنگیر ہوئی تہی یہہ تہلکہ موت مشرف الدولہ کے اور خالی ہو جانے بغداد کے بادشاہ سے برپا ہوا تہا۔ اور اسی سال میں ابوبکر عبد اللہ بن احمد بن عبد اللہ فقیہ شافعی جو کہ معروف بنام قفال تہی راہی ملک بقا ہوئے اس فقیہ کی عمر نوے برس کی تہی اور اوسکی تصانیف بہت نافع ہیں اور قفال مذکور عالم باعمل تہا اور بڑی عمر مین پڑہنا شروع کیا تہا لیکن ایسے ہمعصروں سے فوقیت لیگیا تہا کہتے ہین کہ جسوقت اوسنے علم پڑہنا شروع کیا تیس برس کی عمر رکہتا تہا اور آبوبکر قفال شہر شاش کا رہنے والا ہے جسکا ذکر درمیان ۳۶۵ھ کے کیا گیا ہے اور اس قفال مذکور کا نام عبد اللہ اور کنیت ابوبکر ہے اور قفال شاشی جو مسبوق الذکر ہے اوسکا نام محمد اور کنیت ابوبکر ہے

اب شروع ہوا ۴۱۷ھ ہجری

بیان ہے مالک ہو جانے جلال الدولہ ابی طاہر بن بہاء الدولہ کا بغداد پر درمیان اسی سنہ کے جلال الدولہ شہر بصرہ سے بسبب خواہش مردان لشکر بغداد کے کہ وہ لا

لوگ بسبب برپا ہونے فتنہ وفساد کے بہت خایف تھے کیونکہ کوئی بادشاہ بغداد مین نہ تہا تیسری رمضان کو بغداد مین داخل ہوا خلیفہ قادر اوسکی ملاقات کو نکلا اوسنے بہت عہد وپیمان کہہ آپسمین ہوئے بعد ازان جلال الدولہ بغداد کی سلطنت پر بادشاہ مستقل ہوگیا اسی سال مین وہ گہر جو معز الدولہ بن بویہ نے درمیان بغداد کے بنایا تہا گر پڑا اس گہر پر ایک لاکہہ دینار خرچ ہوئے تہے اور اوسکی چہت کی ترشوائی مین آٹہہ ہزار دینار صرف مین آئے تہے — اسی سال مین استاذ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مہران الاسفرانیے فوت ہوا اس فقیہہ شافعی کا لقب رکن الدین تہا یہہ شخص متکلم اور اصولی تہا اوسنے علم کلام کے تمام فضلار نیشاپور نے تعلیم پائی ہے اور اہل خراسان نے بہی اسکے تجر کا اقرار کیا ہے اور اوسکی تصانیف سے بڑی بڑی کتابین علم اصول مین اور رد ملحدین مین ہین یہہ بہی ایک مجتہد ہے علمار اہل سنت سے بسبب تجر اور فضل کے اوسکی مجلس مین ابو القاسم قشیری نے اختلاف کیا ہے اور حافظ ابو بکر بیہقی نے اوسے بہت روایت کی ہے — اسی سال مین ابو القاسم ابن طبا طبا شریف نے بہی وفات پائی اسکے شعر بہت اچہے ہین نام اوسکا احمد بن محمد بن اسمعیل بن ابراہیم طبا طبا بن اسماعیل بن ابراہیم بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابیطالب نقیب الطالبین ہے یہہ سید مصر کے امرار کبار اور رؤسار عظام سے ہے مصر ہی مین فوت ہوا اور طبا طبا اوسکے دادا کا لقب تہا یہہ لقب اس واسطے رکہا گیا تہا کہ وہ بہت ہکلاتا ہوا بولا کرتا تہا اور بجائے قاف کے طا کہا کرتا تہا ایک روز اوسنے اپنا لباس غلام سے مانگا غلام نے کہا اچہا ذرہ لاتا ہون اوسنے کہا کہ نہین طبا طبا مراد اوسکی قبا قبا کہنے کی تہی اوس روز سے اوسکا نام بہی طبا طبا مشہور ہوگیا

اب شروع ہوا سنہ ۴۱۹ ہجری

اس سال مین درمیان ماہ ذیقعدہ کے قوام الدولہ ابو الفوارس بن بہار الدولہ والی

وفات سلطان محمود

کرمان نے وفات پائی تھا اوسکا الوکالیجار بن سلطان الدولہ جوکہ والی فارس تہا کرمان کو گیا مدد ون لڑای اور جنگ کے وہ ملک اوسکے ہات آیا

اب شروع ہوا سنہ ۴۲۰ ہجری

اس سالیں یمین الدولہ محمود بن سبکتگین رے پر غالب آگیا۔ اور مجد الدولہ ابن فخر الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ والی رے کو گرفتار کیا اسکا سبب یہہ تہا کہ مجد الدولہ نے انتظام اور بندوبست ملک کا چہوڑ کر عورتون سے مباشرت کرنی اور جہیں اوڑانے شروع کی تہے کبہی فرصت عورتوں سے پاتا تو کتابیں دیکہتا اور انتظام رعایا اور لشکر بالکل مفقود ہوگیا لشکری لوگوں نے یہہ حال دیکہہ کر ایک فتنہ اور فساد برپا کرکے ایک شخص اپنی طرف سے قاصد بنا کر یمین الدولہ محمود کے پاس بہیجکر اس بد انتظامی کی خبر کرہیجی محمود نے جان لیاکہ وہ عاجز ہوگیا کیونکہ لشکر اوسکی ہمراہی نکرینگے اسلئے اوسنے لشکر بہیجکر اوسپر قبضہ کرلیا اسطرح جیسے رے اوسکے قبضہ اقتدار مین آیا۔ اسی سال میں صالح بن مرداس امیر بنی کلب والی حلب جیساکہ اوپر درمیان سنہ ۴۱۴ کے گذرا فوت ہوا تہا۔ اور اسی سال مین منوچہر بن قابوس بن وشمگیر بن زیاد فوت ہوا اور اوسکا بیٹا انوشتہ وان بن منوچہر بجاے اوسکے گدی نشین ہوا

اب شروع سنہ ۴۲۱ ہجری

بیان ہے وفات پانے سلطان محمود کا

اسی سال میں درمیان ماہ ربیع الاخر کے محمود بن سبکتگین نے وفات پائی بیدالیش اوسکی درمیان عاشورا سنہ ۳۶۱ کے ہوی تہی مرض اوسکو یہہ تہا کہ دست

دست آتے تھے اور مزاج بگڑ گیا تہا دو برس تک یہی عارضہ رہا اگرچہ محمد قوی النفس تہا کچھہ اوسکی عادت مین فرق صحت بہ نہ آیا تہا چنانچہ گلیا ہوکر پلنگ پر نہ پڑا تکیہ لگا کر بیٹہا رہا کرتا تا وقت وفات یہی حالت رہی وقت وفات اپنے بیٹے محمد بن محمود کے نام سلطنت کی وصیت کر گیا یہہ لڑکا مسعود سے چہوٹا تہا جب محمد تخت سلطنت پر بیٹہا اون ایام مین اوسکا بہائی مسعود اصفہان مین تہا وہ اپنے بہائی محمد کے پاس گیا لشکری سرداروں نے اوسکے ساتہہ متفق ہوکر اوسکے بہائی محمد کو پکڑکر اوسکے حوالہ کیا اور مسعود کو تخت سلطنت پر بٹہلا دیا یہہ آخر غدر اون لوگو نکا تہا

اب شروع ہوا سنہ ۴۲۲ ہجری

اس سال مین سلطان مسعود بن محمود بن سبکتگین نے افواج قاہرہ بہت جلد کرمان پر روانہ کرکے اپنی سلطنت مین ملالی تہی

بیان ہے مالک ہوجانے رومیون کا شہر الرہا پر

واضح ہو کہ شہر الرہا اول سے قبضہ عطیر مین تہا یہہ شخص بنی نمیر کی اولاد سے ہے بعد ازان ابو نصر بن مروان والی دیار بکر نے جبکہ حران پر اپنا قبضہ کر لیا تو یہہ چاہا کہ الرہا کو بہی اپنے قبضہ مین لادے چنانچہ ارادہ قتل عطیر والی الرہا کا کرکے اوسکا سامان مہیا کیا صالح ابن مرداس نے جو یہہ دیکہا اوسنے ابو نصر بن مروان سے یہہ کہلا بہیجا کہ شہر الرہا ابن العطیر اور ابن شبل کو برابر آدہا آدہا تقسیم کردو اوسنے مان لیا چنانچہ اون دونو کو الرہا درمیان سنہ ۴۱۶ کے تقسیم کرکے سپرد کردیا وہ شہر اس سال تک ان دونو کے قبضہ مین رہا بعد تہوڑے عرصہ کے ابن عطیر نے ارمانوس کو بادشاہ روم کے پاس اپنی طرف سے وکالتہً بہیجکر اپنا حصہ الرہا مین سے بیس ہزار دینار و چند گانو کے

وفات القادر باللہ اور خلافت القایم بامر اللہ اور رومیو نکے قبضہ مین آجانا قلعہ قامیہ کا

عوض میں بیع کردیا جب رومی آئے اور ابن سلیر کے حصہ پر اپنا قبضہ انہوں نے کر لیا اوسوقت ابن ستمل کے جتنے معاون و مددگار تھے مارے ڈر کے سب بھاگ گئے اون کے بھاگ جانے سے رومی لوگ سارے شہر پر غالب ہو گئے اور مسلمانون کو یکقلم قتل کر ڈالا اور تمام مسجدین اوجاڑ دیں

بیان ہے وفات القادر باللہ اور خلافت القایم بامر اللہ کا

یہہ بادشاہ یعنے القایم بامر اللہ چہبیسواں خلیفہ خلفاء عباسیہ کا ہے واضح ہو کہ ماہ ذوالحجہ سنہ مذکور میں القادر باللہ ابو العباس احمد بن الامیر اسحاق بن المقتدر نے وفات پائی تہی عمر اس خلیفہ کی چہیاسی برس دس مہینے کی ہوئی — اور خلافت اوسنے اکتالیس برس ایک مہینے کی بعد گذر جانے القادر باللہ کے فرزند ارجمند اونکا یعنے القایم بامر اللہ ابو جعفر عبد اللہ بن القادر بجائے اپنے باپ کے خلیفہ ہوا اور اوسکے باپ نے اپنی زندگی ہی مین ولیعہد اپنا اوسکو کر کے بیعت اوسکی خلافت کی تمام لوگوں سے کروادی تہی جب وہ مسند نشین ہوا اوسوقت پہر نئے سر سے بیعت کی گئی اور قایم کے نام کا خطبہ تمام اوسکے بلادمیں پڑہا گیا

بیان ہے رومیون کے قبضہ مین آجانے قلعہ قامیہ کا

درمیان اسی سال کے رومی معہ حسان بن مفرج الطائی یعنے مسلم کے جو کہ رومیون کے پاس بوقت شکست پانے کے مقام اردن پر سے لشکر الظاہر العلوی مین سے بھاگ کر ہمراہ اوسکے ملک شام کو چلا گیا تہا آئے اس حسان مذکور کے پاس ایک بیرہ تہا اوسمیں ایک صلیب تہی اوس حسان کے ہمراہ وہ رومی لوگ قلعہ قامیہ پر جا پہنچے اور اوس قلعہ کو مسمار کر ڈالا اور جو مال و متاع وہاں سے دستیاب ہوا

رومیون کی قبضہ مین آنا قلعہ فامیہ کا

سب رومیون کے قبضہ مین آیا اور جتنے آدمی اوس قلعہ مین رہتے تھے سب کو گرفتار کرلیا

اب شروع ہوا سنہ ۴۲۳ ہجری

اس سال مین ایک فتنہ عجیب برپا ہوا تھا وہ یہہ ہے کہ مردمان لشکر نے بغداد مین گھسکر جلال الدولہ سے شہر خالی پاکر فرصت غنیمت جان تمام گھربار جلال الدولہ کا لوٹ لیا اور اوس کو خلافت سے معزول کردیا اور ابوکالیجار کو لکھا کہ تم جلدی کی تمام بغداد مین چلے آؤ ابوکالیجار نے بغداد پر آنے سے توقف کیا حال یہہ ہے کہ جلال الدولہ عکبر کی طرف گیا تھا اتفاق سے وہ بغداد کی طرف جب مراجعت کرکے آیا اوسوقت دفعتہً یہہ فتنہ برپا ہوگیا —

اب شروع ہوا سنہ ۴۲۴ ہجری

اس سال مین مسعود ابن محمود نے شہر یوش والی ساوہ اور قم وغیرہ اون نواح کے حاکم کو گرفتار کرلیا تھا سبب اسکا یہہ تھا کہ وہ خراسان وغیرہ کے حاجیون کو بہت ایذا دیا کرتا تھا اسلئی مسعود نے لشکر کشی اوسپر کرکے گرفتار کروالیا پھر اوس حاکم کو شہر ساوہ کی فصیل کے پاس سولی دی گئی — اسی سال مین احمد بن الحسین المیمندی وزیر سلطان محمود کا اور بیٹا اوسکا یعنے مسعود دونو بقضائے الٰہی فوت ہوے تھے پوشیدہ نرہے کہ یہہ مقام خوض ہے کیونکہ یون نقل کیا گیا ہے کہ محمود نے اپنے وزیر مذکور کو مار ڈالا تھا اس مقام پر سوچنا چاہئے — اور اسی سال مین قاضی ابن السماک بھی فوت ہوا اوسکی عمر بچانوے برس کی تھی —

اب شروع ہوا سنہ ۴۲۵ ہجری

فوت ہونا الظاہر والی مصر کا

اس سال میں ملک مسعود بن محمود سبکتگین نے قلعہ سرسیہ اور قرب وجوار اوسکے کے بلاد ہند فتح کئے یہہ قلعہ بہت مضبوط تہا اوسکے باپ نے کئی دفعہ اوسکا قصد کیا تہا لیکن اوسکے فتح کرنے پر کبھی قادر نہوا مسعود نے درخت کٹوا کر اوسکی خندق کو درختوں سے بہر کر قلعہ کو فتح کیا اور وہاں کے باشندوں کو قتل کرکے باقیوں کو مقید کیا۔ — اسی سال میں بدران بن المقلد والی نصیبین نے وفات پائی اور قریش اوسکے قائم مقیم ہوا۔

اب شروع ہوا ۴۲۶ھ ہجری کا

اس سال میں درمیان بغداد کے سلطنت بغداد کی بگڑ گئی اور عیاروں اور مفسدوں کی گرم بازاری ہوئی رات ودن لوگوں کا مال لٹنا شروع ہوا اور کوئی اونکا روکنے والا نہ تہا اور سلطان جلال الدین اون سے بہت عاجز تہا کیونکہ کوئی اوسکا حکم نہ مانتا تہا اصلی بادشاہ ہی بہت تنگ تہا اور عرب نے اون بلاد میں پہیل کر اون اطراف کو خوب لوٹا اور راہزنی کی — اور اسی سال میں رومی لوگ ولایت حلب پر چڑھ آئے والی حلب یعنے شبل الدولہ بن صالح بن مرداس بہی اون سے مقابل ہوا درمیان رومیوں اور شبل الدولہ کے ایک بہاری لڑائی ہوئی مگر رومیوں کو شکست ہوئی شبل الدولہ نے اون کا تعاقب اعزاز تک کیا اور بہاگتوں کا جو مال ہاتھ آیا وہ لوٹا اور جتنے قتل ہوسکے اوتنے ذبح کئے اور اسی سال میں شہر کوفہ خفاجہ کے ہاتھ لٹ کر ویران وتباہ ہوگیا۔ اور اسی سال میں احمد بن کلیب شاعر نے وفات پائی یہہ شاعر اسلم بن احمد بن سعید کو چاہتا تہا اوسی کے عشق میں مرگیا۔

اب شروع ہوا ۴۲۷ھ ہجری

بیان ہے فوت ہونے الظاہر والی مصر کا

بیان قتل ہونے یحیی ادریسی اور فتح سویدا کا

درمیان اس سال کے بیچ ماہ شعبان کے الظاہر لاعزاز دین اللہ ابو الحسن علی بن الحاکم ابی علی منصور العلوی نے درمیان مصر کے وفات پائی عمر اوسکی بتیس ۳۲ برس کی تھی اوسنے پندرہ برس نو مہینے چند روز خلافت کی اوسکے تحت حکم مصر اور شام تہا اور افریقیہ مین اوسکے نام کا خطبہ پہرا جایا کرتا تہا یہہ شخص خوش خلق اور منصف اور رعیت پر وتہا بعد اوسکی وفات کے اوسکا بیٹا ابو تمیم معد جسکا لقب المستنصر باللہ ہے والی ریاست ہوا اور پیدایش اوسکی ۴۲۰ھ مین ہوئی تہی یہہ مستنصر وہ ہے جسکا خطبہ بغداد مین پہر اگیا تہا جیساکہ ذکر کیا جائیگا درمیان ۴۵۰ھ کے انشاء اللہ تعالیے یہہ وہ ہے جسکے پاس الحسن بن الصباح الاسماعیلی نے پہنچکر یہہ سوجہائی تہی کہ تو اپنے نام کی بیعت درمیان خراسان اور بلاد عجم کے کرلے اور کہا کہ اگر تو جیتا رہا تو تیری بعد کون خلیفہ ہوگا مستنصر نے کہا کہ بیٹا میرا نزار

بیان ہے فتح سویدا کا

واضح ہو کہ رومیون نے اس شہر سویدا کی عمارت سب جلا ڈالی اور قرب وجوار کے دہقانی لوگ اوسکے پاس سب مجتمع ہو گئے تہے اسلئے ابن وثاب اور ابن عطیہ نے لشکر کثیر نصر الدولہ ابن مروان کے پاس سے لیکر اون پر چڑہائی کی اور سویدا کو بزور شمشیر فتح کیا۔

بیان ہے قتل ہونے یحیے ادریسی کا

معہ حال اون شخصون کے جو اوسکی اولاد مین سے آخر تک بادشاہ ہوتے گئے ہین واضح ہو کہ درمیان اسی سال یعنے ۴۲۷ھ کے یحیی ابن علی بن حمود جیساکہ اوپر درمیان ۴۱۲ھ کے بیان ہو چکا ہے مقتول ہوا بعد اوسکے مقتول ہونے کے اوسکا بہائی ادریس بن علی بن حمود مستولی ہوا اور اوسکا لقب متاید رکہا گیا اور مالقہ مین

قتل ہونا یحیی ادریسی اور فتح سویدا کا

ستیم ہوا یہانتک کہ ۴۱۳ ہجری میں وہ بھی جاں بحق ہوئے اوسکے بعد قاسم بن محمد
بن یحیی ادریس کا بادشاہ ہوا قاسم مذکور لے ایک مدت سلطنت کرکے کنارہ کش
ہوکر بدو تنوے اختیار کیا بعد ازاں الحسن بن یحییے بن علی بن حمود بادشاہ
ہوا اور لقب اس الحسن مذکور کا المستنصر مقرر ہوا یہہ بادشاہ سلطنت کرتا رہا یہانتک کہ
وفات پائی مگر مجکو اوسکی وفات کے تاریخ معلوم نہیں ہوئی — بعد ازاں اوسکا
بھائی ادریس بن یحیی بادشاہ ہوا اور لقب اوسکا عالی مقرر ہوا مگر عالی مذکور کا
بد وست اچھا نہ تھا کیونکہ وہ کم ظرف اور بی حوصلہ آدمیوں سے بہت ملا جلا
رہتا تھا یہانتک کہ اوسکی اطاعت لوگوں نے چھوڑ دی اور اوسکے چچا کے
بیٹے محمد بن ادریس بن علی بن حمود کی بیعت کرلی اور محمد مذکور کا لقب مہدی
رکھا گیا اوسے بادشاہ مستقل ہوکر اپنے چچا کے بیٹے عالی کو پکڑ کر قید کر دیا
اور آپ سلطنت کرنے لگا یہانتک کہ ۴۴۵ ہجری مین فوت ہوا یہہ مہدی مذکور
آخر بادشاہ تھا ان بلاد کا اسی سنہ یعنے ۴۴۵ مذکور مین اس گھرانے کی سلطنت
جاتی رہی بعضے یون بھی بیان کرتے ہین کہ عوام نے العالی کو بعد موت مہدی
کے نکال کر بادشاہ بنایا اوسکے مرنے کے بعد اوسکی دولت کو زوال ہوا اور
ایام خلافت مہدی محمد بن ادریس مذکور کے اوسکے چچا کی اولاد سے ایک شخص
مسمے محمد بن القاسم بن حمود جزیرہ الخضری مین قایم ہوا اوسکا لقب بھی مہدی
ہی رکھا گیا اور اوسکے پاس سب بربری مجتمع ہو گئے تھے لیکن پہر اوسے الگ
ہو گئے اور بعد چند دنون کے وہ بھی مرگیا بعضے کہتے ہین یہہ شخص بسبب
رنج اور غم خوری کے مرگیا تھا — اور جسکہ محمد بن القاسم مذکور مرگیا تب جزیرہ
الخضر میں بیٹا اوسکا القاسم بن محمد بن القاسم بن حمود قایم یہہ شخص آخر بادشاہ اون
بادشاہوں میں سے ہے جو کہ جزیرۂ الخضرا کی سلطنت کرتے تھے اور اسی پر انتہا

انتہا سلامت اور انتظام دولت اس جزیرہ کے بادشاہ سے لگا ہوا ہے — اور اسی سال یعنی
سنہ ۴۲۷ ہجری مین رافع بن الحسین بن معن نے وفات پائی یہہ شخص
شجاع اور استوار آدمی تھا اور ایک ہات سے ٹنڈا بھی تھا بھولے سے درمیان
نشہ شراب کے اوسکا ہات کٹ گیا تھا اوسکے اشعار بہت اچھے ہین — اور اسی
سال مین اور بعضے کہتے ہین کہ سنہ ۴۳۷ مین ابو اسحاق شیخ احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی
نے بھی وفات پائی بعضے اوسکو ثعالبی کہتے ہین یہہ شخص علم تفسیر مین درمیان
اس زمانہ کے یگانہ تھا اسی کی تصنیف سے ایک کتاب کتاب العرائس ہے جسمین
قصص انبیاؑ کا حال لکھا ہے اور بھی اوسکی تصنیف سے کتابین ہین اور اسی نے بہت
لوگون سے بہت روایات نقل کی ہین اور یہہ شخص صحیح النقل ہے یعنے نقل صحیح کرتا ہے

اب شروع سنہ ۴۲۸ ہجری

اس سال مین ابو القاسم علی بن الحسین بن المکرم والی عمان نے وفات پائے اور اوسکا
بیٹا قایمقام اوسکے ہو گیا — اور اسی سال مین مہیار شاعر نے بھی وفات پائی یہہ شاعر
اوایل مین مجوسی تھا پہر سنہ ۳۹۴ ہجری مین مسلمان ہو گیا اور شریف الرضی کے صحبت
مین رہا کرتا تھا ایک روز ابو القاسم بن برہان نے اوسسے کہا کہ اے مہیار اب تو
مسلمان ہونے کی آگ سے بچ گیا گویا ایک کونے آگ سے دوسرے کونے مین آبیٹھا
اوسنے کہا کہ کیونکر اوسنے جواب دیا کہ اول تو مجوسی تھا اصحاب پیغمبر خدا کو گالیان
دیا کرتا تھا اپنے اشعار مین اب تو چونکہ مسلمان ہوا تو گویا آگ دوزخ سے بچا —
اور اسی سال مین ابو الحسین احمد بن محمد بن حمد القدوری الحنفی نے بھی وفات پائی
یہہ شخص سنہ ۳۶۲ ہجری مین پیدا ہوا اصحاب ابی حنیفہ کی ریاست انکو درمیان عراق
کے ملی تھی اور اس شخص کی عزت اور رتبہ بہت بلند تھا بعد از ان اونہون نے

قتل ہونا یحییٰ ادریسی کا

کتاب مسمی قدوری جو بہت مشہور ہے تصنیف کی اور بہت اوس کتاب کی طرف قدو
جمع قدر کی کردی قدر سنڈیا کو کہتے ہین قاضی شمس الدین ابن خلکان نے کہا ہے
کہ مجکو وجہ نسبت کی معلوم نہین — اور اسی سال مین شیخ الرئیس ابو علی الحسین بن
عبد اللہ بن سینا بخارا کے باشندہ نے وفات پائی تہی اس حکیم کا باپ باشندگان
بلخ سے تہا وہ بلخ سے درمیان ایام حکومت امیر نوح بن منصور السامانی کے بخارا
مین آیا بعد ازان افشنہ گانو مین جاکر ایک عورت سے نکاح کرکے سکونت اوسی
گانو کی اختیار کی اوس عورت سے شیخ الرئیس پیدا ہوا اور سوار اوسکے اور بیچ
سے لیے شیخ کے بہائی پیدا ہوے شیخ نے قرآن شریف دس برس کی عمر مین تمام کرکے
علی ابی عبد اللہ الناتلی سے علم حکمت پڑہا اور کتاب اقلیدس کو حل کیا اور مجسطی کو بہی
آسان کیا بعد ازان اٹہارہ برس کی عمر مین علم طب پڑہنا شروع کیا اور خوب اس علم
مین مہارت پیدا کی بہہ تحصیل بخارا مین کی پہر وہان سے کرکنج کو گیا جسکو عربی مین جرجانیہ
کہتے ہین پہر وہان سے اور شہرون مین پہرا چنانچہ جرجان مین آکر ابو عبد اللہ
جوزجانی سے ملاقات کی یہہ شخص شیخ الرئیس کے بڑی دوستون مین سے ہے پہر
رے کو گیا اور مجد الدولہ بن فخر الدولہ ابی الحسین علی بن رکن الدولہ بن بویہ کی
خدمت مین رہا بعد ازان شمس المعالی قابوس بن وشمگیر کی ملازمت مین رہا پہر
اوسکو چہوڑکر علاؤ الدولہ بن کاکویہ کے پاس اصفہان کو گیا اور اوسکی خدمت مین
رہا پہر رئیس مذکور کو درد سر کی اور قولنج کی بیماری ہوگئی تہی حمیہ کو چہوڑکر ہمدان کو
مریض ہی چلا گیا اور ہمدان مین درمیان اسی سال کے وفات پائی اوسکی عمر اٹہاون
برس کی تہی اور تصنیفات اور رسایل اوسکے مشہور ہین غزالی نے ابن سینا کے کفر کا
فتوے دیا ہے اور اپنی کتاب الموسوم بالمنقذ من الضلال مین صراحتہً اوسکا کفر
ثابت کیا ہے اور اسیطرح ابو نصر فارابی کے کفر کا بہی فتوے دیا ہے — اور بعض

قتل ہونا یحیی ادریسی کا

آدمیون نے یہہ بیان کیا ہے کہ ابن سینا شریعت کا پابند تہا اور اعتقاد اوسکا شریعت کی طرف بہت مضبوط تہا ۔ شیخ الرئیس ابو علی مذکور نے درمیان مقالہ اولے فن خامس مین درمیان طبیعات شفا کے لکہا ہے کہ یہہ خبر صحیح اور متواتر مجکو پہنچی ہے کہ بلاد جورجان مین درمیان ہمارے زمانہ کے ایک گولہ ڈیڑہ سو سیر کا ہوا سے زمین پر گرا اور اوسمین گہس گیا اور پہر زمین مین سے اوس گولہ نے مراجعت کر کے مثل ایک گیند کے جو دیوار پر مارنے سے اولٹی آتی ہے اسطرح سے وہ زمین سے بلند ہو کر پہر زمین مین گہس گیا اور لوگون نے آواز عظیم اور مہیب اوسکی سنے اور بعد تفتیش کے پہر اوسکو پایا اور اوٹہا کر بادشاہ جرجان کی خدمتمین لیگئے یہہ خبر پاکر سلطان خراسان محمود بن سبکتگین نے والی جرجان کو لکہا کہ وہ گولہ میرے پاس بعینہ یا ایک اوسمین کا ٹکڑا کٹوا کر بہیجدو اوسکا بہیجنا بسبب ثقل کے نہو سکا اسلئے ایک ٹکڑا اوسمین سے بہزار دقت کاٹا کیونکہ جس آلہ سے بجنت اوسکو کاٹتے تہے وہ ٹوٹ جاتا تہا آخر کار اوسمین سے کاٹ کر بہیجا محمود بن سبکتگین نے بہت چاہا کہ تلوار اوسکی بنوائے لیکن نہ بن سکی شیخ کہتا ہے تمام جوہر اوسکے آپسمین ملی ہوئے چہوٹے چہوٹے اجزا بجاریہ مستدیرہ تہی جو آپسمین ایک دوسرے سے ملے ہوئے تہے شیخ نے کہا ہے کہ عبد الواحد جورجانی میرے یار نے جو فقیہ تہا یہہ حال اپنی آنکہون مشاہدہ کیا ہے

اب شروع ہوا ۴۲۹ ہجری

واضح ہو کہ شبل الدولہ نصر بن صالح بن مرداس والی حلب جو لشکر مصر سے معرکہ آرائے رزم ہوا تہا اور جسکا سپہ سالار الدزبری تہا جیسا کہ درمیان سنہ ۲۰ کے بیان ہو چکا وہ اس سالمین مارا گیا ۔ اور اسی سال مین المستنصر باللہ العلوی نے بادشاہ روم کو تحفہ باین لحاظ بہیجا تہا کہ پانچ ہزار قیدی چہوڑدیے تاکہ قمامہ کی عمارت کی اعانت

کریں جسکو الحاکم نے اسے ایام خلافت میں ویران کر دیا تھا جیسا کہ پادشاہ روم نے قید یوں کو خلاص کیا اور معماروں کو واسطے تعمیر قمامہ کے بھیجا اور بہت مال اوس تعمیر کے واسطے اوسکو دیا اور اسی سال میں ابو منصور عبد الملک بن محمد بن اسماعیل الثعالبی النیشاپوری صاحب تالیفات مشہورہ نے وفات پائی یہہ شخص اپنے وقت کا امام تھا اور جملہ تالیفات مشہورہ اوسکے یہ ایک تذکرہ یتیمۃ الدہر فی محاسن اہل العصر ہے جو الیف اوسکی ستشہ میں ہوی تھی۔

اب شروع ہوا سنہ ۴۳۰ ہجری

اس سال میں ابو علی الحسین الرجحی وزیر بادشاہان بنی بویہ کا جو کار وزارت سے استعفا دیکہا تھا فوت ہوا یہہ شخص اپنی بیکاری میں بہی وزراسے زیادہ وقعت رکہتا تھا۔ اور اسی سال میں ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی حافظ نے اور فضل بن منصور بن الظریف الفارقی امیر نے جو کہ شاعر تھا وفات پائی اوسکا دیوان اچہا ہے

اب شروع ہوا سنہ ۴۳۱ ہجری

اس سال میں ابو کالیجار بصرہ کا بادشاہ ہو گیا تھا

بیان ہے اخبار عمان کا

جبکہ ابو القاسم ابن مکرم والی عمان نے وفات پائی تب اوسکے بعد اوسکا بیٹا ابو الجیش بجائے اوسکے والی ہوا۔ اور سپہ سالار اوسکے باپ کے لشکر کا ابن مطال کے باہر چلا گیا اور ابو الجیش مذکور ابن مطال کی تعظیم و عزت اتنی کرتا تھا کہ جب وہ آتا تھا وہ وہ کہڑا ہو جاتا تھا۔ اور ایک ابو الجیش کے بہائی تہا جسکو مہذب کہا کرتے تھے وہ

وہ اپنے بھائی ابو الجیش کا کھڑا ہونا ابن ہطال کے اکرام و اعزاز کے واسطے بہت برا جانا
کرتا تھا۔ ایک روز ابن ہطال نے مہذب کی دعوت کی جب کہ مہذب کو نشہ چڑھا
اوس وقت ابن ہطال نے مہذب سے یہہ کہا کہ اگر مین تیری مدد کرون اور تجکو بادشاہ
بناؤن اور تیرے بھائی ابو الجیش کو نکال دون تو مجکو کیا دیگا مہذب سنے کہا کہ
خلعات جلیلہ جنکی بڑی آمدنی ہے بخشش مین اور زر خیر صحہ بہ العادت تجکو دونگا
ابن ہطال نے کہا کہ لکھہ دیجیے مہذب نے اپنے ہات سے رقعہ لکھہ دیا جب صبح ہوئی ابن ہطال
ابو الجیش کے پاس گیا اور اوسے کہا کہ تمہارا بھائی مہذب بادشاہت لینے کی فکر مین ہے
اور مجکو بھی وہ بہکاتا ہے چنانچہ یہہ نوشتہ اوسکے ہات کا موجود ہے وہ خط لکھا ہوا
دکھلا دیا ابو الجیش نے حکم دیا کہ میرے بھائی مہذب کو گرفتار کرو چنانچہ وہ پکڑا گیا بعد
گرفتاری کے حکم دیا کہ مار ڈالو اوسکے بعد تہوڑے عرصہ کے ابو الجیش بھی مرگیا اوسکے ایک چھوٹا
بھائی ابو محمد تھا ابن ہطال نے اوسکی والدہ سے اوس لڑکے کو مانگا تا کہ اوسکو بادشاہ
بنادے اوس عورت نے وہ لڑکا نہ دیا اور کہا کہ میرا لڑکا چھوٹا ہے یہہ بادشاہت کا سلیقہ
نہین رکھتا یہہ خلافت اور بادشاہت آپکو ہی زیبا ہے آپکو مبارک رہے چنانچہ ابن
ہطال عمان پر غالب آیا اور اپنی بدخصلت استعمال مین لانی شروع کی یہہ خبر بادشاہ
ابو کالیجار کو پہنچی اوسکو بہت برا معلوم ہوا لہذا اوسنے ایک لشکر عظیم آراستہ کرکے
مہم عمان پر روانہ کیا اور رعیت بھی علی بن ہطال کی اطاعت سے پھر گئی تھی اسلئے ایک
خادم اور فراش نے اوسکا کام تمام کیا اور ابی محمد ابی القاسم بن مکرم اس سال مین
تخت نشین سلطنت عمان کا ہوا۔ اور اسی سال مین شبیب بن وثاب النمیری والی
رقہ اور سروج اور حران کا مر گیا۔ اور اسی سال مین ابو نصر موسکان منشی سلطان
مسعود کے نے جو کہ اوسکے باپ محمود بن سبکتگین کے وقت کا منشی تھا وفات پا
ئی یہہ شخص بہت اچھا منشی تھا۔

ابتدار دولت سلجوقیہ اور اخبار اونکی خاندان کے

۴۶

اب شروع ہوا ۴۳۲ ہجری

بیان ہے ابتداد ولت سلجوقیہ اور اخبار اونکی خاندان کی

واضح ہو کہ اس سال میں طغرل بک او اوسکے بہائی داؤد بیگے جو کہ دو بیٹے میکائیل
بن سلجوق بن دقاق کی تھی پیدا باد شاہ ہونے کی تری تھی اونکے خاندان کا حال یہہ
ہے کہ انکا دادا مسمی دقاق ایک مرد استوار وقوی سپہ سالار ترکوں کا تہا اوسکے
سلجوق پیدا ہوا جب وہ نشو و نما پاکر جوان ہوا تو اوسمیں تمام نشان نجابت اور
سعادت کے ظاہر ہونے لگے چنانچہ بیغو باد شاہ ترکستان نے اوسکو سپہ سالاری دی
اسلئے ہے اوسکو قوت ہوی اور بہت آدمی اوسکے حسب خواہش ہمراہ ہو گئے تھے جبکہ وہ
سلطان بیغو کے قہر میں گرفتار ہو کر معتوب ہوا تو اوسکو یقین ہوا کہ اب کسیطرح نہیں
بچ سکتا اسلئے اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اور جو شخص اوسکے مطیع ہو گیا اوسکو بھی ساتھ
لیا او دا الکفر سے بہاگ کر دار الاسلام کو چلا آیا چنانچہ درمیان نواحی جند کے
ایک قصبہ میں جو قریب بخارا کے ہے سکونت پذیر ہوا ترکوں سے جو کہ کافر تھے جہاد
کرنا شروع کیا اوس سلجوق کی اولاد میں سے ارسلان اور میکائیل اور موسے یہہ تین
لڑکے تھے سلجوق جندہی میں مرا اوسکی عمر ایک سو سات برس کی تھی جب وہ مرگیا تب
اوسکی اولاد بھی اپنے باپ کی ہی طور پر چلا کی یعنے کفار اتراک سے ہمیشہ لڑتی رہی
چنانچہ میکائیل جہاد ہی میں شہید ہوا اوسنے اپنی اولاد یہہ چھوڑی بیغو طغرل بک
جعفر بک ۔۔ داؤد ۔۔ پہر ان لوگوں نے کوچ کرکے دو فرسنگ کے فاصلہ پر بخارا سے
قیام کیا امیر بخارا کو انکا اوترنا اسجای کا خوش نہ آیا اسلئے وہ بغرا خان بادشاہ
ترکستان کی خدمتمیں التجا لیگئے اور طغرلبک اور اوسکے بہائی داؤد نے یہہ بات
آپسمیں ٹہرای کہ دونو بہای ملکر دفعۃً بغراخان کے دربار میں نجایا کریں بلکہ یہہ

یہہ مناسب ہے کہ اگر ایک جا دیے دوسرا گھیر رہا کریے کیونکہ ایسا نہو کہ دونو فریب
مین آکر مارے جاوین اور بغراخان نے بہت چاہا کہ وہ دونو مجتمع ہو کر اوسکے پاس
آیا کرین اونہونے ہرگز نہ مانا آخر کار بادشاہ مذکور نے طغرلبک کو پکڑ لیا اور اوسکے بہائی
داؤد کے پکڑنے کے واسطے لشکر روانہ کیا جب لشکر وہان پہنچا داؤد خوب لڑا چنانچہ
بغراخان کے لشکر نے شکست کہائی اوس لڑائی مین بہت آدمی مارے گئے اور داؤد
نے یہہ بہادری کی کہ دہاوا دمی ہوئے اور حملہ کئے ہوئے اوسجائے تک چلا آیا جہان
اوسکا بہائی طغرلبک قید مین تہا اوسکو قید سے نکال کر معہ اپنے بہائی مذکور کے
جند کو مراجعت کی اور دونو وہین رہا کئے ہانتک کہ دولت سامانیہ کو اختتام ہوا اور ایلک خان
بخارا کا بادشاہ ہوا اوسکے نزدیک ارسلان ابن سلجوق کا بڑا رتبہ ہو گیا تہا — پہر
ایلک خان نے وہان سے کوچ کر کے بخارا مین آکر تکین پر ڈیرا کیا اوسکے ہمراہ ارسلان
بن سلجوق بہی تہا یہان تک کہ محمود بن سبکتگین نہر جیحون کو عبور کر کے بخارا پر پہنچا بادشاہ
وہان کا بہاگ گیا اور ارسلان بہی معہ اپنی گروہ کے الفازہ — اور الریل مین
جا گہسی اور سلطان محمود سے پناہ مین آگئے سلطان محمود نے بنام ارسلان ایک
مہربانی کا شقہ لکہہ کر ارسلان کو اپنی طرف مایل کر لیا چنانچہ ارسلان بن
سلجوق اوسکے پاس آیا فی الفور سلطان محمود نے اوسکو گرفتار کیا اور اوسکا خیمہ
لوٹ لیا ارسلان نے محمود سے کہا کہ یہہ گروہ جو ارسلان کی ہے انکو نہر جیحون
مین غرق کروا دیجئے یا انکے سر اوڑا دیجئے تاکہ یہہ لوگ تیر اندازی اور جنگ پردازی
نہ کرنے پاوین محمود نے ہرگز نہ مانا بلکہ اونکے باب مین یہہ حکم دیا کہ نہر جیحون کے اوس
پار نواحی خراسان مین الگ الگ رہین اور ہمیشہ اس سرکار مین خراج دیا کرین
اونکو وہان بسا کر حاکم اپنی طرف سے مقرر کر دیئے تہے اون حاکمون نے جب
اونکے مال اور جان اور اولاد پر دست تعدی اور ظلم دراز کرنے شروع کئے جب

ابتداء دولت سلجوقیہ اور اخبار اونکی خاندان کے

ایک گروہ آدمیوں کا خراسان سے بہاگ کر اصفہان کو چلا آیا اور علاؤ الدولہ بن کاکویہ سے اکرائسے بعد اراں اذربیجان کو چلے گئے یہی گروہ جماعت ارسلان بن سلجوق کی باقی سے اوسحابے آوانکا نام ترک العربیہ رکہا گیا تہا اور اسی نام پر ہر ایک اونکی جماعت کا نام رکہا گیا ہے — اور طغرل نے معہ اپنے دو بہائیوں بیغو اور داؤد کے خراسان سے طرف بخارا کے جاکر ایاں لشکر تکیں پر جمع کیا اور اونکے ہمراہ ہوکر خوب لڑا چنانچہ بہت آدمی اونکے گروہ کے مارے گئے پہر اونکو خراسان کی طرف مراجعت کرنے کی ضرور ہوئی اسلیے جیحون کے پار اوترے اور خوارزم کے ماہ شعبان میں آخیمہ ڈالا اور خوارزم شاہ ہارون بن التونتاش کے ساتھ متفق ہوگئے خوارزم شاہ نے بہی اونکے ساتھ عہد کیا تہا لیکن آخرکار اونکے ساتھ اوسنے غدر کیا اور بہت لوگوں کو اونمیں سے ہلاک کرکے مال اونکا لوٹ لیا باقی جو بچے اونکو گرفتار کرلیا یہہ بات اوسے بہت بری کی وہی اس گناہ کی شامت میں مبتلا ہوا بعد اراں خوارزم سے طرف مرو کے چلے گئے تب مسعود بن سلطان محمود نے اونکی طرف لشکر کشی کرکے اونکو شکست دی وہ مال جو بہت جو لشکر مسعود کے ہات اس لڑائی میں آیا تہا اوسکی تقسیم کی بابت اوسکے لشکر میں ہرج ہوگیا اور ایسی نااتفاقی ہوئی کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا داؤد نے وقت فرصت جان کر یہہ مشورت دی کہ لشکر کی طرف مسعود کے کرنا ایسے میں بہتر سے سمجہے اونہوں نے جب لشکر مسعود پر مراجعت کی دیکہا کہ اونمیں خود نفاق پڑگیا در نوبت تحلک پہنچ گئی ہے اسلیے جماعت سلجوقیہ نے مسعود کے لشکر پر ہنگامہ برپا کرکے اونکو شکست دی اور بہت لشکری آدمی مسعود کے مار ڈالے اور جو کچھ اون لوگوں نے انکا مال لوٹ لیا تہا اوسپر یہہ قابض ہوگئے اس حال کے دیکہنے سے مسعود کی لشکر میں ہر ایک آدمی کے دل میں بہت ہیبت بیٹھہ گئے جب سلطان مسعود نے دیکہا کہ لشکری لوگ کہنا نہیں ماننے بلکہ بہگے دیتے ہیں اوسوقت سلطان مسعود نے اونکی تا

گرفتار ہونا اور مارا جانا مسعود کا

تالیف قلوب کی واسطے قوم سلجوقیہ کو لکہا کہ تمکو مناسب ہمارے ساتہ ہو جانا اور ہماری ہمراہی کرنی ہے اونہونے ایک قاصد کی زبانی اوسکے پاس یہہ کہلا بہیجا کہ ہم آپکی اطاعت سے باہر نہین ہین بشرطیکہ ہمارے چچا ارسلان کو جسکو سلطان محمود نے گرفتار کر لیا ہے چہوڑ دو مسعود نے ارسلان مذکور کو اپنے پاس بلخ مین بلا لیا اور اونکو لکہا کہ تم بہی اگر بلخ مین حاضر ہو کیونکہ اوسکو مینے بلخ مین بلا لیا ہے اون لوگون نے ہرگز نہ مانا تب اوسنے پہر اوسکو قید کیا اور لڑائی سابق دستور اونسے ہوئی مگر مسعود کے لشکر کو دوسری بار شکست اونہونے دی اس شکست کے دیتے ہی وہ لوگ اکثر نواح خراسان پر غالب آگئے اور اپنی طرف سے ہر ایک مقام پر نایب مقرر کر دئے اور سلطان طغرلبک کے نام کا خطبہ درمیان نیشاپور کے پڑہا گیا اور داؤد نے ہرات پر جاکے مسعود کے لشکر کا مقابلہ کیا وہان سے بہی مسعود کا لشکر بہاگ گیا اور لوگون نے خراسان سے غزنہ کی طرف جاکر مسعود سے کہا کہ حقیقت حال یہہ ہے مسعود اپنی سب فوجین جمع کر کے غزنہ سے خراسان کو چلا لیکن اونکا یہہ حال تہا کہ اگر ایک مقام پر سے اونکو ہٹا دیتا تہا دوسری جا سے وہ جا پڑتے تہے مگر رسد مسعود کے لشکر کو چونکہ دیر مین پہنچتی تہی اسلئے اونمین سکت اور طاقت نرہی آخرکار یہہ ہوا کہ جماعت سلجوقیہ نے مسعود کو فریب دینے کے ارادہ پر جنگل کی طرف کوچ کیا مسعود بہی تمام فوجین لیکر اونکے تعاقب کے واسطے دو منزل تک گیا مگر رسد کے نہ دستیاب ہونے سے لشکر کا حال تنگ ہو گیا اور خراسان کے لشکر مین تین برس تک کا کہانا اسوقت موجود تہا سوا ازین ایک کمبختی یہہ ہوئی کہ لشکر مسعود کا ایسی جائے پر اوترا کہ جہان پانی بہی کم تہا اور موسم گرمی کے تہے اسلئے آپسمین بسبب کمیاب ہونے پانی کے فساد و فتنہ برپا ہوئے کچہہ آدمی کہین جا اوترے کچہہ کہین اور آپسمین اونکے ہی لڑائی ہو گئی یہہ حال جب ہو گیا اوسوقت جماعت سلجوقیہ نے اون پر تاخت لاکر مسعود کے لشکر کو پہر شکست بڑی فاحش دی مگر سلطان مسعود تہوڑے سے آدمیون مین رہا اور

گرفتار ہونا اور مارا جانا مسعود کا

شکست کہا کر بہاگا سلجوقیوں نے اوسکا مال بہت لوٹا جو بات آیا رمیں مرتوں کردیئے داؤد نے وہ سب مال اپنے یاروں پر تقسیم کردیا اور آپ کچھ نہ لیا سب بات دیا پہر سلجوقیوں نے پہر خراسان کو مراجعت کی اور خراسان پر پہر اپنا قبضہ کر کے مستقل ہوگئے اور اونکے حفظ مصروں پر پہرلی شروع ہوئی یہہ آخر ۴۳۱ھ میں ظہور میں آیا تہا ما بقے خبریں بہی ہم لکھتے ہیں انشاء اللہ تعالےٰ

بیان ہے گرفتار ہونے مسعود کا اور مارا جانا اوسکا

جسکا لشکر مسعود نے سلجوقیوں سے جیسا کہ اوپر بیان ہوا شکست کہائی اسوقت مسعود معہ لپنے لشکر کے خراسان سے بہاگ کر غزنہ کو درمیان شوال ۴۳۱ھ کے پہنچا اور اپنے لشکر کے سپہ سالار مسمی سپاہی اور چند امرا کو گرفتار کیا اور اپنے بیٹے مودود کو بلخ پر بہیجا تاکہ داؤد بن میکائیل بن سلجوق کو وہاں سے ہٹا دیے مودود بلخ کی طرف ۴۳۲ھ میں گیا اور مسعود اپنے باپ محمود کی عادت کے موافق ہندوستان میں جاڑے کے موسم بسر کرنے کے لئے سیحون سے پار اوترا مسمی انوشتکین بیے جو کہ ایک سپہ سالار اوسکے لشکر کا تہا مسعود کے خزانہ پر قبضہ پا کر اور بہت آدمیوں کو مجتمع کر کے محمد کو جو کہ بہائی مسعود کا تہا جبرا اوتہرا اوسکو بادشاہ بنالیا اب مسعود کے سات جو لشکری رہگئے تہے اور اوسکے سات متفق نہ ہوئے تہے وہ بہی رہگئے ان دونوں فریقوں میں درمیان ربیع الآخر ۴۳۲ھ کے سخت لڑائی ہوئی اوس لڑائی میں مسعود کو شکست ہوئی اور اوسکے سات کے آدمی سب بہاگ گئے اور مسعود درمیان رباط کے قلعہ کے محصور ہوگیا تہا بعد محاصرہ او قلعہ کے جب وہ وہاں سے نکلا سلطان محمد نے اوسکو معہ اوسکے اہل وعیال کے قلعہ کدی کو بہیجدیا اور جان سے اوسکو نجات دی جبکہ محمد بن محمود بن سبکتگین ملک رانی میں مستقل ہوگیا اوسوقت اپنی سلطنت کا کام اپنے بیٹے احمد کے سپرد کردیا وہ

بادشاہ ہونا مودود کا

وہ لڑکا نہایت خبط الحواس اور بیہودہ قوت اور بشر پر اسطرح چکا تہا کہ اوسنے بدون خبر کرنے اپنے باپ کے اپنے چچا مسعود ابن محمود کو جو کہ قلعہ کندی مین محبوس تہا مروا ڈالا اور اوسکے باپ محمد نے جب یہہ خبر پائی اوسپر بہت شاق گذرا اور برا معلوم ہوا سلطان مسعود کا حال یہہ ہے کہ وہ بہت خیرات کیا کرتا تہا چنانچہ ایک دفعہ درمیان رمضان کے دس لاکہہ درہم خیرات کیئے اور علما پر بہی بہت احسان کیا کرتا تہا اسیواسطے علما اوسکے پاس جاتے تہے اور کتابین اونکے واسطے تصنیف کرتے تہے اور خوشنویس بہی تہا اور ملک بہی اوسکا عظیم و وسیع تہا لیتے ملک رے اور اصفہان — طبرستان — جرجان — خراسان — خوارزم — بلاد الران — کرمان — سجستان — سند — الرخج — غزنہ — بلاد الغور یہہ سب اوسکی اطاعت مین تہے اور اہل بر اور بحر نے بہی اوسکی اطاعت مان لی تہی —

بیان ہے بادشاہ ہونے مودود بیٹے مسعود کا اور مار ڈالنا اوسکا اپنے چچا محمد کو

واضح ہو کہ جب مسعود مقتول ہوا اوسوقت اوسکا بیٹا مودود خراسان مین سلجوقیون کی لڑائی مین تہا جب اوسنے سنا کہ میرا باپ مسعود مارا گیا اوسوقت وہ اپنا لشکر اراستہ کرکے غزنہ کو لوٹا ہوا اسجا پہ اپنے چچا محمد سے آکر لڑا اتفاق سے اوسکے چچا محمد کو شکست ہوئی مودود نے اوسکو مع اوسکے بیٹے احمد کے گرفتار کرلیا اور انوشتکین کو بہی جسنے خزانہ لوٹ کر محمد کور کو بادشاہ بنالیا تہا پکڑ لیا — یہہ انوشتکین خوجہ تہا اور اصل اوسکی بلخ کی ہے ان سبکو یک قلم قتل کرڈالا اور جو بچہ اپنے چچا محمد کی اولاد مین سے پایا اوسکو بہی قتل کیا مگر عبد الرحیم کو چہوڑ دیا اور اسیطرح جیسے اون لوگون کو بہی جو اوسکے باپ مسعود کے پکڑنے مین شامل تہے چن چن کر مارا بعد ازان مودود

بادشاہ ہونا مودود کا

تنبیہ یا تعاں سند ۱ اکو مریہ میں داخل ہوا اور مستقل امیر مرۃ کا ہو گیا اوسے اپنی
کم حصلتی اور احتیاط سے ملک رانی کرنی شروع کی اور بادشاہت میں بہت ثابت قدم رہا
جا بجہ بادشاہ ترکستان نے اوسکو لکہہ بہیجا کہ ماوراالنہر کی رعیت سب تابع اور منقاد
تمہاری ہے ۔ ۔

اب شروع ہوا ۴۳۳ ہجری

درمیاں اس سال کے ماہ محرم میں علاؤالدولہ ابوجعفر بن شہریار معروف باس کاکویہ
نے وفات پای یہہ شخص صاحب راے اور شجاع آدمی تہا اصفہاں میں رہتا تہا بعد اوسکے
بیٹا اوسکا ظہیرالدین ابومنصور قرامرز جو بڑا بیٹا اوسکا تہا بجاے اوسکے مقیم ہوا اور ایک اوسکا
بیٹا کرشاسف ابن علاءالدولہ ہمدان کو چلا گیا وہ وہاں جاکر مقیم ہوا اوسکو تحت حکم میں لایا اور
اسی سال میں سلطان طغرلبک جرجان اور طبرستان کا بادشاہ ہوا ۔ اور اسی سال میں
مستنصر العلوی نے اہل دمشق کو بہکا کر دزبری کی اطاعت سے اونکو نکلوا دیا تہا جب رعیت
سے نے اوسکا حکم اور اطاعت چہوڑ دی اوسوقت دزبری حماۃ کو گیا وہاں کے باشندہ
ی راہ عصیاں اور بغاوت سے پیش آئے کے لیے اوسکا کہا نہ مانا تب لاچار ہو کر مقلد بن
منقذ الکفرطابی کو اوسے لکہا ۔ وہ دو ہزار آدمی لیکر اوسکی کمک کو آیا اور اوسکی حمایت
کی اور حماۃ سے حلب کو گیا اور مدت تک وہاں مقیم رہا دزبری درمیاں ماہ جماد الاخر سنہ
ایکی موت ہوا اور یہی اوسکے مرنے کا حال درمیان سنہ کے گذرا ہے دزبری
کا لقب ۔ (امیر الجیوش) (یعنے سردار افواج) تہا اور نام انوشتکین اور دزبری (بکسر
دال مہملہ اور یار موحدہ جسکے درمیاں میں زار منقوطہ ساکن اور آخر میں رار مہملہ ہے) یہہ
نسبت طرف دزبر بن رویتم الدیلمی کی ہے جب کہ دزبری اس سال میں مرگیا اوسی
کے ساتھ بندوبست اور انتظام ملک شام کا جاتا رہا عربستان کے عربوں نے ملک شام

ملک شام کی طمع کرکے نواحی شام کو چلی آئی بدین تفصیل کہ شہر رحبہ والا ابوعلوان
ثمال جسکا لقب معز الدولہ بن صالح بن مرداس الکلابی ہی حلب کی طرف جاکر
اوسکو اپنے قبضہ مین لایا اور حسان بن مفرج الطائی نے مراجعت کرکی
فلسطین پر غلبہ پایا اوپر اوسکی آنی حال طرف قسطنطنیہ کے اور مراجعت کرنا
درمیان ۴۳۳ھ کے بیان ہوچکا ہے اور اسی سال مین بادشاہ ابوکالیجار نے
ملک فارس سی طرف عمان کے لشکر کشی کی تھی اور اسی سال مین ابومنصور
بہرام جوکہ ملقب بلقب عادل تھا یعنے وزیر بادشاہ کالیجار کے نے وفات پایا
پیدائش اوسکی درمیان ۳۶۶ھ کے ہوئی تھی اور یہہ شخص نیک خصلت تھا
ایک کتب خانہ اوسنے فیروزآباد مین بنایا تھا اس کتب خانہ مین سات ہزار
کتاب تھی ۰۰

اب شروع ہوا ۴۳۴ھ ہجری

اس سال مین سلطان طغرلبک نے خوارزم کے حکومت پائی اول مین خوارزم
مملکت محمود بن سبکتگین مین داخل تہے اوسکی بعد اوسکی بیٹے مسعود کی تحت حکم
رہی اور نایب اوسکا خوارزم مین طنطاش اوسکی باپ محمود کی دروازہ کا دربان
تھا جب طنطاش مرگیا تب مسعود ابن محمود نے اوسکی بیٹے ہارون بن طنطاش
کو والی کردیا اور اوسکا لقب خوارزمشاہ رکھا گیا بعد ازان ہارون مارا گیا
اوسکی مرنی کا یہہ حال ہی کہ چند اوسکی غلامون نے بروقت شکار کہیلنی کو
جانی کی اوسے مار ڈالا تھا اوسکی ماری جانی کے بعد ایک شخص جسکا عبدالجبار تھا
ہی شہر مین پوشیدہ ہوگیا تھا ہارون کی غلامون نی عبدالجبار پر بہی ہاتھ لاکر اوسکی
بہی بڑی اڑا اور اسمعیل ابن طنطاش یعنے ہارون کی بہائی کو بادشاہ بنایا
یہہ سال دیکہہ کر شاہ ملک ابن علی نے کوچ کیا ۰۰ یہہ شخص اون اطراف پر بعض بلادونکا

حاکم تہا۔ آتے ہی خوارزم پر قابض ہوگیا اور اسماعیل کو وہان سے اوسنے نکالدیا بعد ازان طغرلبک خوارزم کو گیا وہ حاکر حکومت کرنے لگا اور شاہ ملک بہاگ گیا اور مملکت لشکر مین خوارزم اوسی سالمین داخل ہوگئی پہر طغرلبک بہی وہانسے کوچ کرکے پہاڑی شہر پر اوسی سال قبضہ کیا۔

بیان اوس رنجش کا جو درمیان سلطان قایم اور جلال الدولہ کی ہوگئی تہی

تہی کہ درمیان اسی سالکی بعد فتح پانی خوانی کے ماہ محرم مین ملک بغداد کو جلال الدولہ نے اپنے قبضہ میں کرلیا اور حاکم کے تنقہ کیطرف کچھہ التفات نہ کی۔ اصل بات یہہ ہی کہ عادت اسطور پر اوس زمانہ مین تہی کہ کچھہ تحائف طرف خلفا کی بہیجے جایا کرتی تہے جلکی سبب سے بادشاہوں کو کچھہ معارضہ نہیں ہوتا تہا کہ اس لحاظ سے سلطان قایم نے جلال الدولہ کے پاس ایک تنقہ ابو الحسن ماوردی کے ہاتہہ بہیجا تہا جلال الدولہ اوسکی طرف مطلق ملتفت نہ ہوا۔ قایم نے بغداد سی خروج کا بہی ارادہ کیا لیکن بعد ارادہ نہ آیا۔

اسی سال درمیان رجب کے مصر مین ایک شخص مسمی سکین نے خروج کیا تہا یہہ شخص ہمشکل بادشاہ مصر کے تہا اوسنے دعوی حکومت کا کیا مجرد اوسکے دعوی کرنے کے بہت آدمی اوسکی معتقد ہوگئے اور اسی یہہ جانا کہ حاکم عم نے مراجعت کی تہی خلق جو اوسکی تابع ہوگئے تہی سب جمع ہوکر اوسکو بادشاہ کے گہر پر وقت پاکر لیگئے اور کہا کہ بادشاہ یہہ ہی سب دربان اوسکی شکل دیکہتی ہی کانپ گئی لیکن اونکی دلمین چونکہ شک پڑگیا تہا فوراً گرفتار کرلیا بعد ازان سکین مع اپنی یارون کے سولی کی تخت پر سوار ہوکر دار آخرت کو کوچ کرگیا۔

حال وفات جلال الدولہ

اب شروع ہوا سنہ ۴۳۵ ہجری

بیان وفات جلال الدولہ کا

اسی سال مین درمیان ماہ شعبان کے جلال الدولہ ابو طاہر بن بہاءالدولہ بن عضد الدولہ
بن رکن الدولہ بن بویہ درمیان بغداد کی فوت ہوا اوسکی جگر پر ورم ہو گئی تہی اور
سنہ ۳۸۳ مین وہ پیدا ہوا تہا اور سولہ برس گیارہ مہینے بغداد کی ریاست کرتا رہا
بر وقت وفات جلال الدولہ کے اوسکا بیٹا الملک العزیز ابو منصور واسط
مین تہا جب اوسکا باپ مرگیا لشکریون نے اوسکو لکہا کہ تو ہماری پاس آجا
مگر اوسی انتظام ریاست نہ ہو سکا لاچار کمک کا خواہان ہوکر بادشاہون کی پاس
مثل قرواش + اور ابو الشوک کے گیا مگر کسی نے اوسکو مدد نہ دی تب وہ
نصر الدولہ بن مروان کی پاس گیا اور اوسکے ہی درمیان میا فارقین کی سنہ ۴۴۱
مین فوت ہوا + جبکہ ابن جلال الدولہ سے انتظام ریاست نہ ہو سکا تب بادشاہ
ابو کالیجار نے لشکر بغداد کو لکہا کہ میری ہمراہی کرو چنانچہ ابو کالیجار بن سلطان الدولہ
بن بہاءالدولہ بن عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ کے تحت حکومت بغداد
ہو گئی اور بغداد مین درمیان ماہ صفر سنہ ۴۳۶ ہجری کے اوسکی نام کا خطبہ پڑہا گیا اور
اسی سال مین لشکر مودود ابن مسعود بن محمود نے چند قلعہ ہندوستان کی فتح کئی
اور اسی سال مین ترکستان کے پانچ ہزار خیمہ مسلمان ہوکر بلاد اہل اسلام مین متفرق
ہو گئی اور کوئی انمین سے مرتد نہ ہوا بجز خطا کے باشندون اور تاتاریون کے
یہہ لوگ چین کی نواحی مین رہتے ہین +

اور اسی سال مین شرف الدولہ بادشاہ ترکستان نے بلاد بلاساغون اور کاشغر
کے بادشاہت چہوڑ دی اور اپنی بہائی ارسلان تکین کو بہت شہر ترکستان کے
دیدئی + اور اپنے بہائی فراخان کو شہر اطرار اور اسفیجاب عطا کئی + اور

خطبہ خوانی ابو کالیجار کی بغداد میں

اسی بیا طاں کو شہر ورساسہ عطا کیا اور علی تکین کو بخارا اور سمرقند وغیرہ دی ا
ہو شرف الدولہ سے اطاعت کرکے گوشہ نشین ہو کر طاعت خدا میں مصروف
ہو گیا اور اسی سال میں معز بن بادیس نے افریقیہ میں سے خطبہ علویوں خلفاء
نام کا پڑھنا موقوف کروا دیا اور قایم عباسی خلیفہ بغداد کے نام کا خطبہ
اور قایم کے طرف سے خلعت اور سرہ لعنی علم قسطنطنیہ کے راہ دریا میں
بھیجے +

اب شروع ہوا سنہ ۴۳۶ ہجری

اس سال میں بادشاہ ابو کالیجار کے نام کا خطبہ بغداد میں درمیان ماہ صفر
پڑھا گیا + اور ابو الشوک نے بھی اپنے شہروں میں + اور دبیس بن مزید
اسمے شہر و یمن اوسکی نام کا خطبہ جاری کروایا اور نصر الدولہ بن مروان
نے دیار بکر میں اوسکا خطبہ پڑھوایا + پھر ملک ابو کالیجار بغداد تک آ
اور درمیان ماہ رمضان سنہ مذکور کی اوسمیں داخل ہوا اور وقت اوسکی آنے کے
بغداد میں بہت آرایش اور زینت کے گئے تھے +

اوسی سال میں ابو کالیجار نے شہر شیراز کے چاردیواری کی بنانے کا حکم دیا
چنانچہ بہت مستحکم اوسکی بنا رکھے گئی اوسکا دورہ بارہ ہزار گز سے اور اوسکی
آٹھہ گز کا اور گیارہ دروازہ ہیں سنہ ۴۴۰ چار سو چالیس میں اوسکی بنا سے
فراغت پائی + اسی سال میں شریف مرتضی ابو القاسم بھای شریف مرتضی کا
ملک وائی سے سلطنت جاود اسنے لوگیا پیدایش اوسکی سنہ ۳۵۵ تین سو پچپن میں
ہوی تھی بعد اوسکی عدنان بھتیجا اوسکا بیٹے اوسکی بھائی رضی کا بھائی علویوں
کی عہدہ نقابت پر مقرر ہوا + اسی سال میں قاضی ابو عبد اللہ الحسین الصیمری
اصحاب ابو حنیفہ کے رحلت فرما ہوئے پیدایش اونکی سنہ ۳۵۱ میں ہوئی +
اسی سال میں ابو الحسن [illegible]

فوت ہوئی +

اب شروع ہوا ۴۳۲ھ ہجری

اس سال مین سلطان طغرلبک نی اپنے بہائی ابراہیم ینال بن میکائیل کو ہمدان کیطرف روانہ کیا تہا وہ ہمدان پر غالب آیا یہہ شہر کرشاسف ابن علاء الدولہ بن کاکویہ سے لیا تہا پہر دینور پر غالب آیا وہ ابی الشوک سے چہین لیا بعد ازان ضمیرہ پر قابض ہوگیا اسی سال مین ابو الشوک سنے درمیان قلعہ سیروان کی وفات پائی — نام اوسکا فارس بن محمد بن عنان ہے + بعد اوسکی مرنی کی اوسکی بیٹی مسمی سعدیٰ ابراہیم مذکور لڑا اور تمام رعیت مہلہل بن محمد یعنی ابو الشوک کی بہائی کے ہمراہ ہوگئی اور اسی سال مین عیسی ابن موسے الہمدانی والی اربل کا مقتول ہوا اوسکو دو شخصون سنے جو اوسکی بہتیجے تہے مار کر قلعہ اربل کی آپ مالک ہوگئی تہے ایک اس عیسی ابن موسے کا بہائی مسمی سلار ابن موسی تہا وہ قرواش والی موصل کے پاس بسبب ایک رنجش کے جو کہ درمیان دونو بہائیون کی ہوئی تہی چلاگیا تہا اوسنے جو سنا کہ عیسی میرا بہائی مقتول ہوا فورًا اربل کے طرف مراجعت کی قرواش بہی اسجائی تک اوسکو پہنچانی آیا وہ آتے ہی بادشاہ ہوگیا اور اپنے قبضہ مین تمام اوس ریاست کو لایا اور قرواش موصل کی طرف مراجعت کرگیا + اور اسی سال مین گہوڑون کے درمیان وبا ہوئی تہے + بعد ازان تمام بلا دین پہیل گئی + اور اسی سال مین احمد بن یوسف المنازی وزیر ابی نصر احمد بن مروان کردی والی دیاربکر سنے وفات پائی اوسکو قسطنطنیہ کی طرف بہیجا تہا یہہ شخص بڑی فاضلون اور شعرا نامورین سے شمار کیا جاتا ہے + منازی مذکور سنے جامع میافارقین اور جامع آمد مین بہت کتابین جمع کرکے ایک کتب خانہ بنا کر وقف کردیا تہا وہ کتابین ابو الفدا یعنی مصنف کتاب ہذا کی وقت تک دونو جامع کی خزانوںمین موجود تہین

اب شروع ہوا سنہ ۴۳۹ ہجری

اس سال میں بادشاہ مہلہل بن محمد بن عناز بھائی ابو الشوک کا قرمیسین اور دینور پر متصرف ہوگیا اولاً ان شہروں پر بھائی طغرلبک کا غالب آیا تھا جسکا اوپر ذکر ہوچکا + اسی سال میں عبد اللہ بن یوسف الجوینی والد امام الحرمین نے رحلت پائی یہہ شخص جوینی فقہ شافعیہ میں امام تھا ابی طیب سہل بن محمد صعلوکی سے علم فقہ اوسی سے سیکھا تھا اور مذہب میں بھی یہہ شخص معتبر آدمیوں میں سے ہے اور علم و ادب وغیرہ کا بھی یہہ عالم تھا اور وہ بنی سنبس میں سے جو کہ ایک قوم ہے قبیلہ طی سے کے تھا +

اب شروع ہوا سنہ ۴۳۹ ہجری

اس سال میں ملک ابو کالیجار کا لشکر بطیحہ پر مستولی ہوگیا اور وہاں کی حاکم ابو النصر بن الہیثم سے وہ شہر چھین لیا اور ابن الہیثم زیرت کی طرف بھاگ گیا + اور اوسی سال میں درمیان عراق کے بڑا قحط پڑا تھا یہاں تک کہ لوگوں نے مردار کھا لئے اور بغداد میں یہہ حالت تھی کہ بازار جالے ہوگئے تھے + اسی سال میں عبد الواحد بن محمد معروف بنام مطرز شاعر اور ابو الخطاب جبلی شاعر نے وفات پائی ہے +

اب شروع ہوا سنہ ۴۴۰ ہجری

سال میں وفات پائی ملک ابو کالیجار کا اور بادشاہ ہونا اوسکی بیٹی ملک الرحیم کا اسی سال میں بادشاہ ابو کالیجار مرزبان بن سلطان الدولہ بن بہاء الدولہ بن عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ چوتھی تاریخ جمادی الاول کو درمیان شہر جناب کے جو کرمان کا ملک ہے شہر ہی وفات پائی اصحابی اسکی اوکی یہہ باعث تھا کہ عامل کرمان یعنے بہرام الدیلمی اوسکی طاعت سے پھر کر باغی ہوگیا

بیان ۴۴۰ھ سنہ کا

تہا اوسکی تادیب کی واسطے وہ آتا تہا ✢ قصر مجاشع مین آکر بیمار ہوا مگر بسبب شدت سفر کے
بیماری بڑھ گئی اور تپ کی شدت کثرت سے یہان تک ہوئی کہ سوار ہونیکی طاقت نہ رہی تہا
ناچار ہو کر ڈولی مین سوار ہو کر جب شہر جناب مین پہنچا جان بحق ہوا اوسکی عمر چالیس
برس کی اور چند مہینی کی تہی ✢ اور ملک عراق پر چار برس دو مہینی اوسنے ریاست کی
بعد اوسکی ترکون کی بن آئی اون لٹورون نے تمام خزانہ اور ہتیار لڑا دیئے اور بہایم
لشکر کی لشکر مین سی سب لوٹ لئے اوسکی ہمراہ اوسکا بیٹا ابو منصور فلاستون
بن ابی کالیجار بہی تہا وہ شیراز مین آکر اوسکو اپنے قبضہ مین لایا اور جبکہ اوسکی مرنی
کی خبر بغداد مین پہنچی اوسی جائی اوسکا بیٹا الملک الرحیم ابو نصر خسرہ فیروز بن ابی کالیجار
نے لشکر جمع کر کے تمام لشکر کے لوگون سی حلف لیکر بغداد پر قبضہ کیا اور ایک لشکر
واسطی جنگ کے آمادہ کر کے طرف شیراز کی روانہ کیا چنانچہ اُن لوگون نی اوسکی
بہائی ابو منصور فلاستون کو اور اوسکی والدہ کو ماہ شوال سنہ ہذا مین گرفتار کیا اور
ملک الرحیم کے نام کا خطبہ شیراز مین پڑہوایا گیا ✢ بعد ازان ملک الرحیم بغداد سے
خوزستان کے طرف گیا اوسطرف لشکر کی آدمی اوسے ملے انمین کرشاسف
ابن علاء والدولہ صاحب ہمدان بہی تہا یہہ شخص ملک ابوکالیجار کے پاس چلا آیا تہا
جبکہ اوسے ابراہیم ینال بہائی طغرلبک نے شہر ہمدان لے لیا تہا ✢ اور
اسی سال مین محمد بن محمد غیلان بزاز نے بہی وفات پائی یہہ شخص راوی اون
احادیث کا ہی جو کہ احادیث غیلانیہ مشہور ہین روایت کے ہی انکی دارقطنی نے
وہ حدیثین اعلی اور احسن حدیثون مین سے ہین ✢

اب شروع ہوا ۴۴۱ھ سنہ ہجری

اس سال مین فلاستون بن ابی کالیجار نے ایک فوج قیدیون مین سے اراستہ

کر کے بلاد فارس میں غلبہ پایا اور اسی سال میں درمیان طغرلبک اور اوسکے بھائی ابراہیم
ینال کی اسبابسے رنجش پیدا ہوئی کہ آخر کار اوسکی نوبت بجنگ پہنچی اور ینال کو شکست
ہوئی وہ قلعہ سرماج میں جا گھسا طغرل نے اوسکا محاصرہ کر کے زبردستی سے وہاں سے
نکال دیا +

اسی سال میں بادشاہ روم نے سلطان طغرلبک کو بہت بڑا تحفہ بھیج کر یہہ کہلا بھیجا
کہ اگر ہم میں اور تم میں عہد محبت ہو جاوے تو یہہ بہتر ہے اوسنے قبول کیا اور قسطنطنیہ
کی مسجد کی تعمیر ہو گئے اور اسمیں نماز اور خطبہ طغرلبک کے نام کا ٹھہر گیا اور اوسکی
ریاست مستقل ہو گئی رعایا مستتابع اور منقاد ہو گئی اور سلطان طغرلبک سے
خوش ہو کر اسی بھائی ینال کا تعاقب چھوڑ دیا +

بیان وفات مودود کا

درمیان اس سال کی ماہ رجب میں ابو الفتح مودود بن مسعود بن محمود بن سبکتگین
والی غزنی نے وفات پائی عمر اوسکی اس وقت ۲۹ برس کی تھی اور نو برس دس مہینے
سلطنت کی غزنی ہی میں مرا اوسکی بعد چچا اوسکا عبد الرشید بن محمود بن سبکتگین
تخت سلطنت پر بیٹھا یہہ عبد الرشید چچا مودود کا اوسکی سامنے قید تھا اوسکے
مرنے کے بعد سلطنت کرنے لگا شمس دین اللہ سیف الدولہ اوسکا لقب
ہوا اسی سال میں بساسیری سردار ترکوں کا بغداد کو گیا اور شہر انبار فتح کیا
اور عدل اور نیک خصلت رعایا پر ظاہر کئے جبکہ اوسنے دیکھا کہ قواعد ریاست
خوب مضبوط ہو گئیں تب بغداد کو مراجعت کئے اور اسی سال میں خلیفہ مصر علوی کے
لشکر نے شہر حلب کو فتح کیا اور ثمال بن صالح بن مرداس کلابی کو جو ریاست
کرتا تھا نکال دیا اسکا ذکر سنہ ۴۴۰ میں اوپر ہو چکا ہی اور اسی سال میں درمیان شہر بغداد
کی اہل سنت جماعت اور فرقہ شیعہ میں فساد برپا ہوا تھا اور یہہ فتنہ ایسا عظیم

علقمہ ہوا کہ بازار بند ہو گیا بلکہ خراب و ویران ہو گیا۔ اہل کرج نے ایک چار دیواری
کرخ کے محیط بنائی اور اہل سنت جماعت کے لوگوں نے جو قلابین میں رہتے تھے اور
جو قایم مقام اونکی تھے اونہون نے بازار قلابین پر ایک فصیل بنائی۔ اور شیعون
کے مکانونمین اذان جو نماز کے تھی اسمین فقط (حَیِّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ) کا ہوتا تھا
اور سنیون کی مکانونمین (اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ) کا کلمہ ہوا کرتا تھا۔ اور اسی سالمین
ابو بکر منصور ابن جلال الدولہ نے وفات پائی اوسکی شعر اچھی ہوتی تھی۔

اب شروع ہوا سنہ ۴۴۳ ہجری

اس سالمین سلطان طغرلبک نے خراسان سے کوچ کرکے اصفہان کا محاصرہ کیا
اوس جائی ابو منصور بن علاؤ الدولہ بن کاکویہ سلطنت کرتا تھا قریبہ ایک سال تک
محاصرہ اوسکا رہا آخرکار اوس شہر کو لیا اور رعیت کو امن ہوا اور سلطان
طغرلبک درمیان اصفہان کے ماہ محرم سنہ ۴۴۳ مین داخل ہوا آپ ہوا وہان کے
اور وہ شہر اوسکو پسند آیا چنانچہ اسلئی ری سے تمام ہتیار اور ذخیرہ جو جمع تہی
سب اصفہان مین منگوا لیئے۔

بیان حال قرواش کا مع اوسکی بہائی کے

اسی سالمین ابو کامل برکت بن المقلد اپنی بہائے قرواش بن المقلد پر غالب
آگیا اور قرواش اپنی بہائی مذکور کی ہمراہ کچھہ تصرف مملکت مین نرہا بلکہ ابو کامل
سلطنت پر غالب آگیا اور اوسکا لقب زعیم الدولہ رکہا گیا۔

بیان کوچ کرنے عرب کا مصر کیطرف سی افریقیہ مین اور شکست ہونی معز کی بادیس کو

واضح ہو کہ اس سال میں جبکہ معز بن بادیس نے خطبہ علویوں کے نام کا پہر افریقیہ سے موقوف کروایا اور عباسیون کا خطبہ پڑہوانا شروع کیا تو یہہ امر مستنصر علوی پر بہت ناگوار گذرا چنانچہ اسلئی اوسنے ایک قاصد معز بن بادیس کے پاس روانہ کرکے اوسکو اس حرکت سے منع کیا ابن بادیس نے جواب ایسا سخت لکہا کہ وہ اوسکو زیادہ برا معلوم ہوا + حسن ابن علی یازوری نے جو مستنصر کا وزیر تہا اعمال بد سے وہ مستنصر سے متفق ہوکر اسبات کا مجوز ہوا کہ قبیلہ زغبہ اور ایک قبیلہ ریاح کو جو کہ دونو قبیلین عرب کے ہین ان دونو قبیلون کو اوس پر بہیج دو + مگر ان دونو قبیلو مین بہی آپسمین لڑائی ہو رہی تہی مستنصر نے اوس صلح کروا کر اونکو مال دیکر روانہ کیئے وہ دونو قبیلے جاتے ہی افریقیہ پر مستولی ہو گئی اونکے طرف معز ابن بادیس نے بہی کوچ کیا چنانچہ اونہوں نے اوسکو شکست دی اور وہ عرب افریقیہ تک چلی گئی اور تمام درخت کاٹ ڈالے اور شہروں کا محاصرہ کیا اور اہل افریقیہ پر وہ حادثہ نازل ہوا جو کبہی اونہوں نے نہ دیکہا تہا بعد ازان معز نے تیس ہزار سوار سے زیادہ جمع کر اونکا مقابلہ کیا پہر بہی اونہوں نے شکست دی پہر معز قیروان کی طرف بہاگ گیا اوسمیں جا گہسا لیکن پہر معز نے لوگوں کو جمع کرکے اونکی طرف خروج کیا اور مقابلہ شروع ہوا ایکدفعہ بڑی بہاری لڑائی ہوئی لیکن پہر بہی معز کے لشکر میں بہاگڑ مچ گئی اور بہت آدمی اوسمین کی بہاگ گئی اور ماری گئی اور معز کو شکست ہوئی اور عرب قیروان تک جا پہنچی + بعد ازاں قیروان پر جا پڑی اعراب وہاں محاصرہ شہروں کا کرتے اور لوٹتی کہسوٹتی ۴۴۹ ہجری تک رہی اور قیروان کو بہی لوٹ لیا + اور اسی سال میں بہلول بن محمد بن عنان بہائی ابو الشوک کا طرف سلطان طغرلبک کے گیا طغرلبک نی اوسکے ساتہہ بہت احسان کیا اور

بلاد منفصلہ الذیل پر اوسکو مقرر کیا وہ یہہ ہین ٭ سیروان ٭ اور دقوق ٭ شہرزور صامغان ٭ اور سرحاب بہائی مہلہل کا جو طغرلبک سکے پاس محبوس تہا اوسکو اوسکی بہائی مہلہل سکے واسطی چہوڑ دیا ٭

اب شروع ہوا ۴۴۳ھ ہجری

اس سالمین پہر ایک فتنہ عظیم درمیان فرقہ اہل سنت وجماعت اور فرقہ شیعہ کی درمیان بغداد سکے برپا ہوا تہا اور یہہ فساد بہت بہڑا یہانتک کہ حضرت موسی بن جعفر رضی سکے قبر اور زبیدہ رضی سکے قبر اور بادشاہان بنی بویہ کی قبرین اور جو زمین اونکی گرد و نواح تہی سب جلا دی سگئے اور بہت لوٹ مچی اور اہل کرخ سنے خان حنفیین تک قصد کیا چنانچہ حنفیون سکے مدرس ابوسعید سرخسی کو بہی قتل کر ڈالا اور خان کو جلا دیا اور فقہای سکے گہر جلا دئی بعد ازان یہہ فتنہ جانب شرقی مین بہی قایم ہوگیا اوس جای اہل باب الطاق اور سور یحیی ٭ اور سالکہ مین قتال برپا ہوا ٭

بیان وفات زعیم الدولہ برکت بن المقلد کا

اس سالمین برکت بن المقلد بن المسیب تکریت مین فوت ہوا اور تمام غربا در امرار دولت اس بات پر مجوز ہوئی کہ اوسکی بہتیجی قریش بن بدران بن المقلد کو تخت پر بٹہلا دین ٭ اور یہہ بدران بن المقلد مذکور نصیبین سکے حکومت کرتا تہا اوسکی بعد قریش کی سلطنت ہوگی اور قرواش قید مین تہا جیسی کہ اوسکی بہائی برکت نی اوسکو قید کیا تہا لیکن اوسکا وظیفہ اور راتب بند نہین کیا تہا جبکہ قرواش مستولی ہوا تب اوسکا چچا قلعہ جراحیہ پر جو کہ اعمال موصل سی ہے ایا اوسنی اوسکو اوسی قلعہ مین پہر قید کیا ٭ اسی سالمین عصر کے وقت درمیان بغداد سکے ایک ستارہ دم دار ظاہر ہوا جسکا نور سورج کی نور پر غالب ہوگیا

تہا اور بہت کم چلتا تہا اور اسی سال میں ایک قاصد طغرلبک کا خلیفہ کے پاس تحفہ و تحایف لیکر بہیجا تہا اور اسی سال میں طغرلبک نے اصفہان سے طرف رے کے مراجعت کی اور اسی سال میں کرشاسف بن علاء الدولہ بن کاکویہ اہواز میں فوت ہوا اوسی دیا خلیفہ اسی سال میں ابو منصور بن ابی کالیجار کو مقرر کر دیا تہا +

اب شروع ہوا سنہ ۴۴۴ ہجری

بیان مقتول ہونے عبدالرشید بن محمود ابن سبکتگین کا

اسی سال میں عبدالرشید بن محمود واسطے غزنہ مقتول ہوا اوسکو ایک دربان طغرل نے جو کہ مودود بن مسعود کا دربان تہا مار ڈالا تہا اسکا حال یہہ ہے کہ طغرل ایک دربان مودود بن مسعود کا تہا عبدالرشید نے اوسکو موقوف کیا تہا بلکہ اپنے پاس ملا لیا تہا اوسکو سلطنت کی طمع جو دامنگیر ہوئی اپنے آقا اور عبدالرشید مذکور پر خروج کیا عبدالرشید قلعہ غزنہ میں محصور ہوا طغرل نے اوسکا محاصرہ کیا یہان تک کہ اہل قلعہ نے تنگ ہوکر اوسکو طغرل کے سپرد کر دیا طغرل نے اوسکو قتل کیا اور سلطان مسعود کے بیٹی سے جبراً اپنا نکاح کیا امراء عظام ریاست نے متفق ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ طغرل کو پکڑو چنانچہ اونہون نے اوسکو تاحت لاکر اوسکو قتل کیا + اور فرخ زاد بن مسعود بن محمود بن سبکتگین کو بادشاہ بنایا یہہ شخص کسی قلعہ مین محبوس تہا اوسکو لاکر اوسکی بیعت کی گئی اوسکی آگے منتظم کاروبار کا خرخیر تہا یہہ شخص صوبجات مبدبیر ریاست کرتا تہا چنانچہ وہ گیا اور اسنے قاتلین عبدالرشید کو دہونڈ مار ڈالا اور جو شخص اوسکی قتل مین معاون تہا اوسکو بہی مار ڈالا +

بیان فوت ہونے قرواش کا

درمیان اسی سال کی ماہ رجب مین معتمد الدولہ ابو منیع قرواش بن المقلدین المسیب جوکہ والے موصل کا تہا اور وہ قلعہ جراحیہ مین ہی محبوس تہا جو قلعہ کہ صوبجات موصل سے تہا مرگیا بعد مرنے کے اوسکا جنازہ لیجاکر ایک ٹیلہ پرجسکو تو بہ کہتے ہین وہ شہر نینوی کا ٹیلہ موصل سے شرق کی طرف ہی مدفون ہوا + بعض کہتے ہین کہ اوسکی بہتیجی قریش بن بدران مذکور نے اپنی چچا قرواش مذکور کو قید سے بلاکر اپنے دربار مین قتل کیا قرواش مذکور صاحب عقل تہا اور شعر بہی اچھا کہتا تہا اوسنے جمع بین الاختین اپنی نکاح مین یعنی وہ عورتونسی جو حقیقت مین وہ اپسمین بہنین تہین اوسنی نکاح کیا تہا ہرچند کہ لوگون سے اوسی کہا کہ شریعت مین یہہ بات حرام ہی اوسنی جواب دیا کہ کونسی بات شریعت نی ہماری لئی جایز کر رکہی ہی جو یہہ مانون اور ایک دفعہ وہ خود مقر سہبات کا ہوا تہا کہ میری گردن پر پانچ یا چہہ آدمیون کا خون جنکو جنگل مین مینی مارڈالا ہی اور شہریون کا تو کچہہ ٹہکانا نہین اور اسی سال مین ابو ہشام بن جمیس بن معن والی تکریت پر اوسکی بہائی عیسی بن جمیس نے قبضہ کر کی مقید کیا اور آپ تکریت پر مستولی ہو گیا اور اسی سال مین خورستان مین کئی بار زلزلہ آیا اور بڑا زلزلہ ارجان مین آیا تہا اوس زلزلہ کے باعث سے ایک بڑا پہاڑ قریب ارجان کے پہٹ گیا تہا اور تعجب کے یہہ بات ہی کہ اوس پہاڑ کے بیچون بیچ ایک درجہ اینٹون اور چونے کا بنا ہوا نکلا تہا لوگون کو اوسکی دیکہنی سے بڑا تعجب ہوا + اور ایسا ہی ایک زلزلہ خراسان مین آیا تہا اور اسی طرح کا سخت زلزلہ بیہق مین نمود ہوا چنانچہ اس زلزلہ سے فصیل بیہق کے گر پڑی تہی اور ویران ہی پڑی رہی یہانتک کہ نظام الملک نے ۴۶۴ھ مین اوسکی تعمیر کی + پہر اوسکو ارسلان ارغو نے خراب و ویران کر ڈالا + بعد ازان مجد الملک بلسانی نے

اوسکی تعمیر کے اور اسی سالمنں درمیاں بغداد کے ستعون اور سموں میں
ایک فساد عظیم برپا ہوا چنانچہ ستعون نے اپنی اذان من حی علی خیر من العمل
پڑہا اور اس کلمہ کی عادت ڈالی اور اپنی مسجدوں میں محمد و علی خیر البشر

اس سالیں ابو منصور فلاستون بن الملک ابو کالیجار نے پہر مراجعت کرکی
شیراز کو اپنی قبضہ مین کرلیا یہہ شہر اپنی بہائی ابو سعید بن ابو کالیجار سے
چہین لیا حکہ ابو منصور شیراز کا حاکم مستقل ہوگیا تب اوسنی سلطان طغرلبک
کے نام کا خطبہ پڑہوایا اور اپنی بہائی ملک الرحیم کے نام کا اور پہر اپنی نام کا
خطبہ پڑہوایا +

اب شروع ہوا ۴۴۶ ہجری

اس سالین طغرلبک طرف آذربیجان کے گیا اور تبریز کا قصد کیا وہاں کا
حاکم وہشوذان سے اوسکی اطاعت مان لی اور اوسکی نام کا خطبہ پڑہوایا
اور جو اوسنی چاہا اوسکی خوشی کی تحایف پیشکش کئی اسی طرح سے اوس نواح
کے تمام حاکم اوس پیش آئی جب اوسنی قرار واقعی آذربیجان کا ملک
اپنا پایا تب ارمینیہ کو گیا اور ملازگرد کا قصد کیا یہہ ملا د رومیوں کی تحت
حکم تہی اوسکا محاصرہ اوسنی کیا مگر اپنی تحت میں نہ لاسکا لاچار روم میں آیا
اور رومیون سی خوب لڑا اونکی مال کو لوٹ کر جان سی صدہا لوگوں کو مار کر
آثارات عظیمہ اوسکے درمیان چہوڑی + اور اسی سالیں درمیان لشکر
اور قایم کے تیرگی ہوگئی تہی +

اب شروع ہوا ۴۴۷ ہجری

اس سالین امیر ابو حرب سلمان بن نصر الدولہ بن مروان والی جزیرہ

جزیرہ مارگیا اس امر کو عبد اللہ بن ابی طاہر البشیری الکردی نے بحقیقت
حالت بیخبری مین مار ڈالا تہا * اسی سال مین ایک جماعت اہل سنت دجماعت
کے درمیان بغداد کے بادشاہ بغداد کی گہر پر جا حاضر ہی اور اون
لوگون نے یہہ درخواست کی کہ آپ ہمکو اجازت دیجئے تاکہ ہم موافق
حکم خدا اور رسول کی فتوی دیا کرین اور امر نیک کی ہدایت کیا کرین
اور گناہ سی لوگون کو روکین بادشاہ نے اونکی حسب خواہش اجازت
دیدی لیکن اپنے شر سی باز نہ آئے بلکہ اور زیادہ بدی کرنے لگے
پہر سنیون نے اجازت مانگی کہ ہمکو حکم ہو تو بساسیری کے تمام خزانے
لوٹین اون ایام مین بساسیری شہر مین نہ تہا وہ واسط مین گیا تہا بادشاہ
نے کہا اچھا اس اجازت کے ہوتی ہی وہ بساسیری کی گہرون پر
حملہ لائی اور جو پایا خوب لوٹا بلکہ اون گہرون کو بہی جلا کر خاک سیاہ کر دیا
بعد ازان بادشاہ نے ملک الرحیم کی پاس ایک قاصد کی زبانی یہہ
کہلا بہیجا کہ بساسیری کو جلاوطن کردو اور کہین دور ہماری قلمرو سی نکالدو
چنانچہ یہی عمل مین آیا اور ملک الرحیم واسط سی طرف بغداد کے آیا اور
بساسیری طرف دبیس بن مزید کے بسبب سمدیہانہ کی چلا گیا *

بیان خطبہ پڑہی جانی طغرلبک کا بغداد مین

درمیان اُسی سال کی طغرلبک کوچ کرکے حلوان پر آکر اوترا بغداد مین اُسکی
آنی سی بڑا ولولہ اور خوف پیدا ہوا امرار بغداد نے اوسکی پاس قاصد
کی زبانی یہہ کہلا بہیجا کہ ہمکو تمہاری اطاعت سی اور خطبہ تمہاری نام کا
پڑہا جانے سے کچھہ انکار نہین سلطان طغرلبک نے منظور کیا اور
رعایا سے صلح ہوگئی بادشاہ قایم اوسکی استقبال کو بہی گیا اور اوسکی

نام کا بغداد کے مسجدوں میں ماٗئیسوین رمضان سنہ ہذا کو خطبہ پڑہوا یا لیکن بعد ازاں طغرلبک نے کہا کہ بغداد کی اندر میرا ارادہ آنے کا ہی اس امر کی اجازت شاہ قایم سی چاہے مجرد اس خبر کے قاصد بغداد کے اوسکی خدمت میں حاضر ہوئی اور اوسکو کہا کہ خلیفہ قایم اور ملک رحیم خان بختی کے قسم کہائی تو تشریف لیجلئے چنانچہ اوسنے دونوں ا کے خان بختی کے قسم کہائی بعد ازان طغرلبک دروازہ شماسیہ سے داخل بغداد ہوا ❊

بیان ہی حملہ کرنے عوام الناس کا لشکر طغرلبک پر اور پکڑا جانا الملک الرحیم کا

جبکہ طغرلبک بغداد میں گیا اوسکی لشکر کے آدمی اپنی اپنی حاجت روا کرنے کو بازار میں جب گئی تو اتفاق سی کسی لشکری اور بازاری میں کچھہ کلام ہو پڑی اوس محلہ کی آدمیوں نے اون لشکریوں طغرلبک پر حملہ کرکے جو اونکی پاس پایا لوٹ لیا یہہ امر باعث فتنہ کا ہوا تہا اس لئی عوام الناس طغرلبک کے ڈیروں میں پر جا چڑہے جاتے تاتی سی طغرلبک کا لشکر بہی مقابلہ کو چڑہ آیا اور لڑائی ہوئی مگر مردمان عوام کو شکست ہوئی طغرلبک نے کہلا بہیجا کہ یہہ فتنہ اگر ملک رحیم کا اوٹہایا ہوا ہی تب وہ ہماری پاس نہ آسکیگا اور اگر وہ بری ہی تو بیتاب چلا آوے یہہ بات سنکر بادشاہ قایم نے ملک رحیم کو حکم کیا کہ تم معہ جب امراء کبار کے اوسکی پاس بیخوف جاو اور تم امن میں ہو کوئی تمکو قتل نہ کریگا کیونکہ بادشاہ طغرلبک نے قسم کہائی ہے وہ حسب الحکم طغرلبک کے پاس گیا اوسنی ملک رحیم اور اون امیرون کو جو اوسکی ساتہہ تہی پہنچتی ہی فوراً گرفتار کرلیا یہہ امر

یہہ امر بادشاہ قایم کو گران گذرا اسلئے بادشاہ قایم سنے طغرلبک کی باتین زبانی قاصد کے یہہ کہلا بہیجا کہ آپ سنے باوجود امان اور جان بخشی کرنیکی اپنی عہد کے طرف کچہہ التفات نہ کی اور سوا اسکی بہت سا شکوہ گلہ کیا طغرلبک سنے بعض امرا کو قید سی خلاصی دی اور باقیون کو معہ ملک رحیم کے قید ہی مین رکہا ∴ یہہ ملک رحیم خاندان بویہ سے پچہلا حاکم اونمین کا تہا جو عراق پر غالب اور قابض ہوگئی تہے ∴ اور اول اونمین کا جو عراق اور بغداد پر غالب ہوگیا تہا وہ معز الدولہ احمد بن بویہ تہا اوسکی بعد بیٹا اوسکا بختیار بن معز الدولہ پہر اوسکی چچا کا بیٹا عضد الدولہ فناخسرو بن رکن الدولہ بن بویہ ∴ بعد ازان بیٹا اوسکا صمصام الدولہ ابن کالیجار مرزبان بن عضد الدولہ بادشاہ ہوا ∴ اوسکی بعد بہائی اوسکا شرف الدولہ شیرزیک بن عضدولہ ∴ اوسکی بعد بہائی اوسکا بہار الدولہ ابونصر بن عضدولہ ∴ پہر بیٹا اوسکا سلطان الدولہ ابوشجاع بن بہار الدولہ ∴ پہر بہائی اوسکا مشرف الدولہ بن بہار الدولہ ∴ پہر بہائی اوسکا جلال الدولہ ابوطاہر بن بہار الدولہ ∴ پہر اوسکی بہائی کا بیٹا ابوکالیجار مرزبان بن سلطان الدولہ ∴ پہر بیٹا اوسکا ملک الرحیم خسرو فیروز بن ابی کالیجار بن سلطان الدولہ بن بہار الدولہ بن عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ مسندنشین ہوا اسیطرح پیچہی یکدوسری کے ریاست کرتا رہا یہہ پچہلا اونمین کا حاکم تہا ∴

اور اسی سالمین درمیان شافعیون اور حنبلیون کی شہر بغداد مین فتنہ برپا ہو رہا تہا حنبلیون سنے شافعیون سی بسم اللہ کا پکار کر پڑہنی پر اور قنوت نماز صبح مین اور ترجیع درمیان اذان کے کرنی پر انکار کیا تہا

اب شروع ہوا سنہ ۴۸۱ ہجری

اس سال میں بادشاہ قایم نے سلطان داؤد بہائی طغرلبک کی بیٹی سے اپنا نکاح کیا
اور اسی سال میں درمیان غلاماں معز بن بادیس اور اوسکی بیٹی تمیم بن المعز مہدیہ
پر لڑائی واقع ہوئی غلامان تمیم نے فتح پائی اور معز کی غلاموں میں سے چند بہادر
مارے گئے باقی مہدیہ سے نکالے گئے

بیان ہے ابتدای سلطنت ملتمین کا

ملتمین اون چند قبیلوں میں سے ہیں جو حمیر کی طرف منسوب ہیں اولا یہہ لوگ ایام
حضرت ابی بکر الصدیق رض سے یمن میں سے آئی تھے آنکو طرف شام کی
بہیجا تہا وہ مصر تک گئی تھی پہر مغرب کی طرف ہمراہ موسی بن نصیر کی گئے
اور ہمراہ طارق کی طنجہ تک بہی لیکن چونکہ آزادی اور تنہائی چاہتی تھے
اسلئی جنگل کو نکل گئے اور وہاں رہنی لگی تا شروع ہوئے اس سالکی جسکے
پہر شروع ہوا تب ایک شخص اونمیں سے مسمی جوہر قبیلہ جدالہ کا افریقیہ
کو بارادہ حج گیا بوقت مراجعت کے قیروان سے ایک شخص فقیہ مسمی عبداللہ
بن یاسین کو اپنے ساتھ لیتا آیا کیونکہ اون قبیلوں میں سوای شہادۃ ان لا الہ الا اللہ اور شہادۃ
محمد رسول اللہ کے کچھہ نہ رہا تہا اور کوئی کوئی نماز بہی پڑہتا تہا لیکن کم جیساکہ
عبداللہ بن یاسین ہمراہ جوہر کے قبیلہ لمتونہ پر آئی یہہ وہ قبیلہ ہے جسمیں کا
یوسف بن تاشفین امیر المسلمین ہے جب یہہ دونو آئی اوتہوں نے اوس قبیلہ
کو کہا شریعت اسلام پر عمل کرو قبیلہ لمتونہ کی لوگوں نے کہا کہ جو تم نے نماز
اور روزہ اور زکوۃ بیان کی سو قریب العقل ہیں آنکو ہم تسلیم کرینگے اور یہہ جو
تم دونو کہتی ہو کہ جو کوئی کسی کو مار ڈالے وہ بہی مارا جاوے اور جو چوری کرے

گو دیکہا یا تہہ کاٹی جائین اور جو کوئی زنا کری اوس پر رجم کیا جائی یہہ ایسی
بات ہی کہ اسکا ہمسی التزام نہین ہونیکا تم دونو ہماری پاس سی چلی جاؤ +
تب جوہر اور عبد اللہ بن یاسین طرف قبیلہ جدالہ کے گئی اسی قبیلہ مین کا جوہر
بہی تہا وہان جاکر بہی عبد اللہ بن یاسین نے انکو معہ اور چند قبایل گرد
نواح کی شریعت اسلام کی طرف بلایا بہتون نی تو شریعت کو مان لیا اور
تہوڑی لوگون نے انکار کیا + تب ابن یاسین نی اون لوگون کو جنہون نے
دین اسلام کی شریعت مان لی تہی یہہ کہا کہ اب تمپر واجب ہی کہ اول مخالفین
سے جو شریعت کو نہ مانین جنگ وجہاد کرو اور اپنا ایک امیر بنالو اونہون نے
کہا کہ آپ ہی ہمارے امیر ہین بسم اللہ چلی ابن یاسین نی نہ مانا بلکہ انکار
کیا پہر سب نے جوہر سی کہا کہ آپ ہماری امیر ہو جائے اوسنی بہی عذر کیا
اور یہہ بہانا بنایا کہ مجکو اسبات کا خوف ہی کہ لوگ نہ کہین کہ اپنی قبیلہ کو
لوگون پر مسلط کر دیا یہہ طعنہ مجہسی نہ اوٹہی گا بلکہ اوسکا گناہ میری گردن پر
ہوگا + بعد ازان جوہر اور عبد اللہ کی رائی اسبات پر متفق ہوئی کہ ابو بکر
بن عمر سردار قبیلہ لمتونہ کو امیر بناؤ کیونکہ وہ سردار اول ہی برگزیدہ ہی
اپنی قبیلہ لمتونہ کا ساتہہ کرلیگا چنانچہ وہ دونو ابو بکر بن عمر کی پاس
آئی اور اُسی عرض حال کیا اوسنی منظور کیا اوسکی سب نے بیعت کی ابن یاسین
نے اوسکا لقب امیر المسلمین رکہا اور ہر ایک جانب سی مسلمان
اوسکی پاس سمٹ آئی اور عبد اللہ بن یاسین نی انکو جہاد کرنے پر برانگیختہ
کرکی اون لوگون کا لقب مرابطین رکہا اون مجاہدین نی ہر ایک شخص کو
جو خلاف شرع اور مفسد اور باغی تہا قتل کرنا شروع کیا اور شریعت اسلام
کو نہ مانتا تہا اوسکا سر فوراً اوڑا دیتے تہے قریب دو ہزار آدمی کے

اُنھوں سے ماری یہہ حال متقابل صحرا نی جب دیکھا وہ بہی اوسی آملے
اِس سبب سی اونکی اوُر بہی شوکت بڑہ گئی اور ایک جماعت کی عبداللہ
بن یاسین سے علم عقہ پڑھا + جب ابو بکر بن عمر اور عبداللہ بن یاسین
امیر ہو گئے جو مرکو جہہ عارض ہوا اوسی ریاست کی بیخ کنی کرنے کے
تدبیر کی اسلئی ایک مجلس مقرر کرکی اوسپر قتل کا فتوی جاری ہوا کیونکہ
اوسنی تڑا گناہ کیا تہا کہ اہل حق سی لڑنے کا ارادہ رکھتا تہا اسلئی جو ہر
دور کعت نماز پڑہ کر خدا تعالے کی ملاقات کے واسطی امادہ ہوکر
مقتول ہوا بعد ازاں درمیاں مرابطین اور اہل سوس کی ایک جنگ
برپا ہوئی اِس لڑائی مین عبداللہ بن یاسین فقیہ بہی مارا گیا + بعد ازاں
مرابطین طرف سجلماسہ کی گئے اور وہانکی حاکم کو مار ڈالا چنانچہ ابو بکر بن
عمر سجلماسہ کا بادشاہ ہوگیا اوسنی وہاں کا حاکم یوسف بن تاشفین لمتونی
کو اپنی طرف سی مقرر کیا یہہ یوسف چچا زاد ابوبکر بن عمر سی تہا یہہ معاملہ
۴۵۳ھ مین واقع ہوا + اوسکی بعد ابو بکر نے سجلماسہ پر اپنی بھتیجی کو
خلیفہ بنا کر یوسف بن تاشفین کے ہمراہ لشکر مرابطین کا کرکے سوس
کے طرف روانہ کیا اوسکو بہی فتح کیا یہہ یوسف بن تاشفین مرد بہادر
مضبوط جری بلا کا بیلا تہا یہی حال تا وفات ابوبکر بن عمر کی یعنی ۴۶۲ھ
تک رہا اوسکی مرنی کے بعد گروہ مرابطین نے یوسف بن تاشفین
پر اجتماع کرکے اوسکو بادشاہ بنا لیا اور اوسکا لقب امیر المسلمین
رکہا گیا بعد ازاں وہ طرف مغرب کے گیا اور چند قلعہ اوسنی فتح کئی
اکثر اون قلعوں مین رہا ہوا کرتا تھا + بعد ازاں یوسف نے موضع
مراکش کا قصد کیا یہہ زمین بنجر ہموار کی آبادی تہی یوسف نی اسجای

اسجای ایک شہر بنام مراکش بنایا اور اسی شہر کو دارالسلطنت مقرر کرکے اوسکے قرب و جوار کے شہرون یعنے سبتہ اور طنجہ اور سلا وغیرہ کو بہی اپنی حکومت مین ملا لیا اور اوسکے پاس فوج بہی بہت ہوگئے ٭ ان مرابطین کا نام ملثمین بہی ہے ملثمین اونکو اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ لوگ عرب کے لوگون کے عادت اور طور پر بروقت ملاقات بوسہ لیا کرتے تہے اور بروقت حکومت مستقلہ ہوجانے ان لوگون کے انہون نے دہان بند اپنے عورتون کے واسطے بنوائے تاکہ انکو غیر قومون سے تمیز حاصل رہے کہتے ہین کہ بلکہ قبیلہ لمتونہ کے لوگ اپنے دشمن پر غیرت کہاکر واسطے لڑائی کی نکلے تہی اور اوسنے عورتون کو مردون کے لباس پہناکر دہان بند اوسکے لگائے جبکہ وہ کسی اپنے دشمن پر گئے جانب مخالف کے لوگون کے اوسکے عورتون کو دہان بند لگے ہوئے دیکہکر یہہ خیال کیا کہ بہت کثرت سے آدمیون کے ہہیڑ بہار ہی گوئے اوسکے مقابلہ کو نہ آیا اس فریب سے یہہ مرد فتحیاب ہوئے اور میدان فتح کا اونکے ہاتھ آگیا اسلئے انہون نے یہہ خیال کیا کہ یہہ برکت لثام یعنے دہان بند کے ہے اسواسطے انہون نے اوسی روز سے یہہ

طریقہ اختیار کیا اسلئے انکو طہتمین کہنے لگے +

اب شروع ہوا سنہ ۴۲۹ ہجری

بیان ہی کوچ کرنے طغرلبک کا بغداد سے طرف نصیبین اور دیار بکر کے

واضح ہو کہ ست اقامت طغرلبک کے بغداد مین رعیت پر بہایت تکلیف گذرتے تہے اسلئے دسوین تاریخ ذی القعدہ ۴۴۹ ہجری کو طغرلبک نے بغداد سے بعد اقامت تیرہ مہینے چند روز کے کوچ کیا اور حلقہ لیتے بادشاہ سے بہی ملاقات نکے بعد اسے تحسین کیا بعد ازان وہان سے دیار بکر کو جو ابن مروان کے ہاتھ گیا اور اسے سالین کاتب دسادار نے وفات پائی +

اب شروع ہوا سنہ ۴۵۰ ہجری۔

بیان ہی مراجعت کرنے طغرلبک کا طرف بغداد کی بعد متصرف ہونے اوپر موصل اور دیار بکر کے اور عطا کرنا موصل کا اپنے بہائی ابراہیم کو

اسی سال میں طغرلبک نے بعد اسکیلا پانے موصل اور سرگیہ جات اوسکے کے بغداد کے طرف کوچ کیا اور ملک موصل اپنے بہائی ابراہیم ینال کو سپرد کیا جسکہ طغرلبک پاس فقص سے پہنچا او سپائے سے واسطے ملاقات کے امرا رکار بغداد مثل عمید الملک وزیر طغرلبک کے جو بغداد مین رہتا تہا اور رئیس الرؤسا نکلے اور بغداد

بغداد مین جاکر بادشاہ قایم سے ملاقات کا
ارادہ کیا سلطان قایم ایک تخت بلند پر جو کہ
سات گز زمین سے اونچا تھا واسطے ملاقات
طغرلبک کے ایک چادر اوڑہے ہوئے بیٹھا تھا
کہ اتنے مین طغرلبک معہ اپنے ہمراہیون کے آموجود
ہوا اور تمام روساء کبار اور اعیان دولت
اور سرداران لشکر آکر حاضر ہوئے تھے بروز
ہفتہ پچیسوین ذی القعدہ سنہ مذکور کو ملاقات
باین ہیئت ہوئی کہ طغرلبک نے آتے سے زمین
کو چوم کر بادشاہ کے ہاتھہ کا بوسہ لیا اور
ایک کرسی پر بیٹھہ گیا اس اثنا مین رئیس الروساء
نے طغرلبک سے مخاطب ہوکر کہا کہ بادشاہ
نے تمام اپنے مملکت اور سلطنت اور پرگنات
پر آپکو متولی کیا. اور اپنے رعیت کے مراعات
اور انفصال قضایا سب آپکو سپرد کئے اب خدا سے ڈرکر
جو آپ کو بادشاہ نے نعمت دی اوسکا ادای
حقوق لازم جانو جب وہ یہ کہہ چکا طغرلبک کو
خلعت فاخرہ ہوا اور تمام ریاست اوسکے
سپرد ہوئے طغرلبک نے پھر زمین چوم کر
بادشاہ کے ہاتھہ کا بوسہ پھر کر لیا اور
اپنے مکان کو چلا آیا گھر پر آکے طغرلبک

سے پچاس ہزار دینار اور پچاس غلاموں کے
جو ترکی نسل ہے معہ اُنکے گھوڑوں کے اور ہتیار
اور زرہ وغیرہ کے بادشاہ نے
اُسکو بھیجے * اور اسی سال میں مستنصر علوی
بادشاہ مصر نے اسی وزیر بازوری کو
یعنی حسن بن عبد اللہ کو جو کہ موافق مذہب امام
ابو حنیفہ رحمہ کے رملہ کا قاضی تھا گرفتار
کیا سبب اوسکے گرفتار کرنے کا یہہ تھا
کہ اوسکے خطوط بغداد کے طرف پائے
گئے تھے لیکن جان بخشی کرکے پھر وزارت دی*
اور اسی سال میں ابو العلا احمد بن سلیمان
المعری اعمی راہ نورد ملک عدم ہوا
اُسکی عمر چھیاسی ۸٦ برس کی تھی اور پیدایش
اوسکی سنہ تین سو ترسٹھ ۳٦۳ میں یا سنہ تین سو چھیاسٹھ ۳٦٦
میں حسب اختلاف ہوئی ہے اور اوسکے اندھے
ہونے میں اختلاف ہے مگر صحیح یہ ہے کہ
یہہ شخص بچپن میں چیچک کے سبب تین
برس کے عمر میں اندھا ہو گیا تھا بعضے
کہتے ہیں کہ اندھا ہی پیدا ہوا تھا بہرکیف
یہہ شخص عالم اور لغت دان
اور شاعر مشہور تھا بغداد میں درمیان

درمیان سنہ ۳۹۹ کی آکر ایک برس سات مہینی رہا وہان کی علما سی علم پڑھا مگر شاگرد
کسی ایک کی نہین اختیار کے بعد ازان معرہ کو جاکر اپنی گھر ہی مین رہنی لگا بسبب
کمال کے مرجاست اوسکا ذکر خبر مشہور ہو گیا مگر اوسکی اشعار اور اقوال
سی اوسکی عقیدہ کا فساد اور ہندون کے مذہب کا اختیار کرنا ثابت ہو گیا
ہی کیونکہ اس شخص نی پنتالیس برس تک گوشت اور انڈی اور دودہ نہین کہائی
اور یہہ شخص جانور کے ایذا دینی کو حرام جانتا تہا اور اوسکی تصنیفات بہت
ہین اکثر تصنیفات بہت خوب ہین اس سبب سی مشہور ہو گئین ہین اور یہہ شخص
اپنی اشعار مین کفر کی کلمہ مین بہی بہت بکتا تہا مگر یہہ بہی گمان کیا جاتا ہی کہ ظاہر مین
اقوال باطلہ اوسکی ہون اور باطن مین شاید مسلمان ہو واللہ اعلم اوسکی چند شعر
کا ترجمہ واسطی دریافت کرنے اوسکی عقیدہ کی لکہتا ہون +

مجکو تعجب آتا ہی کسری اور اوسکی امت کی لوگونسی کہ وہ لوگ گائین کی پیشاب سے
مونہہ دہوتی ہین +
اور نصاری کے قول سی یہہ تعجب آتا ہی کیونکہ وہ کہتی ہین کہ ایک خدا تہا مظلوم
اوسپر حالت زندگی مین ظلم ہوا اور کسی نی اوسکی مدد نکی +
اور یہودیون سے اسواسطی تعجب آتا ہی کہ وہ یہہ کہتی ہین کہ خدا کو خون اور
خوشبو پسند ہی + اور ایک قوم سے ہوئی ہی اطراف سی آکر کنکرین مکہ مین
پہینکتی ہین اور پتہر کو چومتی ہین + بڑی تعجب کا مقام ہی کہ یہہ لوگ کیا کہتی
ہین کیا سب کے سبہی اندہی ہو گئی اور حق اور راہ راست کی تمیز کسیکو نہی +
ان اشعار سی صاف ثابت ہوتا ہی کہ وہ کسی مذہب کا پابند نہ تہا کتب سماویہ
کا اوسکو بالکل انکار تہا اور دل کا حال معلوم نہین + اور اسی سال مین ابو اسمعیل عثمان

بن عبد الرحمان الصابونی سردار اصحاب حدیث کا درمیان خراسان کے
ملک عدم کو کوچ کر گیا یہہ شخص فقیہ اور خطیب اور امام چند علوم کا تھا؛ اور
اُسی سال میں ایاز غلام محمود بن سبکتگین کا جسکی قسمی محمود کے ہمراہ مشہور ہے
جسپر محمود عاشق تھا فوت ہوا؛ اور اسی سال میں ابو احمد عدنان بن الشریف
الرضی لقیب علویین کا مرگیا +

بیان خطبہ پڑہا جانی کا عراق میں مستنصر علوی بادشاہ مصر کے نام کا

بیان ہی خطبہ پڑہا جانے کا درمیان عراق کی مستنصر علوی بادشاہ مصر کے
نام کا اور جو کچہہ بساسیری کی قتل ہونے تک ہوا؛ واضح ہو کہ درمیان اس
سال کی ابراہیم ینال بعد علیحدہ ہونی اوسکی سے موصل سی اطراف ہمدان کے
گیا اور طغرلبک بہی بغداد سی اپنی بہائی کی پیچہی ہمدان کو گیا اوسکی ہمراہ
اور لوگ ترکستانی جو بغداد میں بہی وہ بہی ہولئی بساسیری فرصت غنیمت
جانکر مع قریش بن بدران عقیلی کے دو سو سوار لیکر ہفتہ کی روز آٹھویں ذی القعدہ
کو مع چارسو غلاموں کی بغداد میں جا پہنچا اور اُترا آیا کر راہ پر جاترا
اور جامع منصور میں بساسیری نی مستنصر بالله العلوی بادشاہ مصر کے
نام کا خطبہ پڑہوایا اور حسب الامر اُسکی اذان میں حی علی خیر العمل کہا
بعد ازاں اوسکی لشکری دریا تک عبور کیا اور آخری جمعہ کو اوسکی
بہیجی سے جامع الرصافہ میں مصری نام پر خطبہ خوانی ہوئی اور اسی نام
کہ ابہی چند ہفتہ ہی ہوئی تہی کہ درمیان مخالفین کی لڑائی ہونی شروع
ہوئی بساسیری لی اپنی گروہ کے آدمی جمع کرکے حرم لوٹ لیا اور
نوبی دروازہ کو جا گہسا سلطان قائم سیاہ کپڑی پہن کر اور منہہ پر
سیرہ اور ہاتہہ میں تلوار اور ایک جھنڈا اسکی ساتہہ لیکر نکلا گرداگرد اوسکی

اوسکی حلقہ عباسیون اور خادمون کا تھا جنکی ہاتھون مین تلوارین کھنچی ہوئی تھین
وہ بھی ہمراہ نکلی اور باب فردوس تک شہر لٹ چکا تھا جبکہ سلطان قایم
نے یہہ حال دیکھا اوسلئے بیرون بھاگا اور موزوئین جا چڑھا ہمراہ اوسکی
کے رئیس الروسا بھی تھا چنانچہ رئیس الروسا نے قریش بن بدران کو پکارکر
کہا کہ ای علم الدین امیر المومنین سلطان قایم آپ سی امان کی خواہان ہین اور
کہتی ہین مجکو اور میری مال اور اہل اور اصحاب سبکو امن دیجئے چنانچہ قریش حضرت
نے امان دی اوسوقت سلطان قایم معہ رئیس الروسا کی طرف قریش
کے اوس دروازہ سی جو کہ باب حلبہ کی مقابل ہی نکلا اور ہمراہ اوسکی ہو لیا
اسی اثنا مین بساسیری نی ایک آدمی قریش کے پاس بہیجکر یہہ کہلا بہیجا
کہ آپ ہمسی وعدہ خلافی کیا چاہتی ہین اور جو ہماری اور آپکے درمیان
عہد تھا اوسکو توڑا چاہتی ہین کیونکہ ہمارا آپسی یہہ اقرار تھا کہ ہم کوئی
امر خلاف رای تمہاری کے بدون آپ کی رضا کی نہ کرینگے اور ہمارا
بھی یہی عہد تھا آخرش یہی بات ٹھہری کہ رئیس الروسا کو بساسیری کے
سپرد کردینا مناسب جانا کیونکہ وہ اوسکا دشمن تھا ۔
اب بادشاہ سلطان قایم قریش کے پاس رہا ۔ قریش نے سلطان قایم کو
اپنی لشکر مین معہ نیزہ اور تلوار اور جھنڈی اوسکی کی بھیجا کر بادشاہ کا گھر بار سب
لوٹ لیا بلکہ کئی روز تک لوٹتا رہا بعد ازان قریش نے بادشاہ قایم کو
اوسکی چچا کے بیٹے مہارش کے سپرد کیا مہارش مذکور نے
بادشاہ کو ایک ہودہ مین سوار کروا کے حدیثہ عانہ پر جا اوتارا اور
بادشاہ کے معاون اور مددگار طغرلبک کے پاس چلے آئے
اور بساسیری عید الضحی کے روز عیدگاہ کی طرف جانب شہر

گیا اور اوسکی ہمراہ بیرہ بادشاہ مصر کے تہے اوسی لوگون کے ساتھ بہت
احسان کیا اور اپنی مذہب کا کچھہ تعصب نہ کیا اون ایام مین سلطان قایم کی
والدہ زندہ تہی اوسکی نوی برس کی عمر ہو چکی تہی اوسکی واسطے اس اسیر نے
ایک مکان علیحدہ رہنی کو دیا اور لونڈیان اوسکی خدمت کی واسطے
اوسکی کنیزکو مین سے مقرر کرکے اوسکی کچھہ تنخواہ مقرر کردی اور
رئیس الرؤسا جو کہ قیدخانہ مین مقید تہا اوسکو بندیخانہ سے بلوایا جب وہ
حاضر ہوا اوسنے عرض کی کہ حضور میری خطا کو معاف فرماکر میری جان بخشی کر
فرماوین اسیری سے اوسنے کہا کہ جسصورت میں تو قدرت عفو کی
رکہتا تہا تو نے بہی کسی سے درگذر کی تہی اگر یاد ہو تو مین بتلاؤن جسکو تو
والی طلبیان کا تہا کیا کیا تو نے افعال شنیعہ میری حرم اور بچون اور
اور کسی کی تہی یاد ہی یا نہین اوسکو کچھہ جواب نہ آیا بروقت حاضر ہوئے
رئیس الرؤسا کے واسطے جسنے کے تشریح اُن کا لیا وہ بہاگا اور
اوسکی گردن مین تسمہ چمڑی کا ڈالکر کہینچکر لائے اور تمام شہر مین
لئے پہرا گئے اور وہ مخاطب بخدا ہو کر یہہ کہتا تہا کہ ای خداوند تو بادشاہ
ہی جہان کا جسکو چاہتا ہی سلطنت عطا فرماتا ہی اور جس سے چاہتا ہی ملک
چہین لیتا ہی اور جسکو چاہتا ہی عزت کرتا ہی اور جسکو چاہتا ہی ذلت کرتا ہی
تیری ہی ہاتہہ میں بہترائی ہی کیونکہ تو ہر شی پر قادر ہی * جب کہ رئیس الرؤسا
اس حالت سی اہل کرخ کے پاس پہنچا تمام شہر کی باشندیوں نے
اوسکی موہہ پر تہوکا کیونکہ وہ اُن پر بہی تہمت تعصب اور سختی کیا کرتا تہا
پہر ایک بیل کی کہال اوسکو پہنائی اور اوسکی سر پر بیل کے سینگ لگاکر
کتون کو چہوڑ دیا اونہون نے اوسکو جہنجوڑا پہر سولی دی گئے شام کو

تک سولی پر ٹنگا رہا اسی خرابی اور ذلت سے مارا گیا ✤ بعد ازان بساسیری نے پاس مستنصر علوی کے مصر کو ایک قاصد کے زبانی کہلا بھیجا کہ آپکے نام کا خطبہ عراق مین مینے جاری کر دیا اوسی جاے کا وزیر بھیجا سلطان قایم ہغزبی کا تہا یہہ اون لوگون مین سے تہا جو کہ بساسیری سے ڈر کر بہاگ گئے تہے مدت دراز تک اوسکی جوابات متروک رہے پہر خلاف مراد اوسکے جواب آئے ✤ پہر بساسیری بغداد سے طرف واسط اور بصرہ کے گیا اور اونکو اپنے قبضہ مین لایا ✤ اور طغرلبک پر اوسکے بہائی ابراہیم نیال نے خروج کیا اون دونون مین خوب لڑائی ہوئی آخر کار یہہ ہوا کہ طغرلبک نے اپنے بہائی ابراہیم نیال پر فتح پائی اور اوسکو مقید کیا پہر ایک تانت گلے مین باندہ کر اوسکو پہانسی دی یہہ ابراہیم نیال اپنے بہائی طغرلبک پر کئی دفعہ چیڑہ چیڑہ کر آیا تہا لیکن طغرلبک معاف کر دیا کرتا تہا ابکی دفعہ اوسنے معاف نکیا

بیان مراجعت کرنی بادشاہ قایم کا طرف بغداد کی اور ماری جانی بساسیری کا

یہہ واقعہ سنہ آئندہ یعنے درمیان ۴۵۱ھ کے واقع ہوا لیکن اس سنہ مین اس واقعہ کا ذکر مقدم اسواسطے کر دیا ہے تاکہ یہہ اخبار پے در پے ہو جائین خیر تک اب ہم کہتے ہین جبکہ طغرلبک اپنے بہائی کی فتنہ و فساد سی فراغت پا چکا اور اوسکو قتل کر چکا تب عراق کیطرف با این ارادہ گیا کہ بادشاہ کو اوسکی دار السلطنت طرف روانہ کری یہہ دلمین ٹہا نکر ایک قاصد بساسیری کی پاس بہیجکر کہلا بہیجا کہ مین

تھی بہت خوش ہوں کہ کوئی حملہ میری نام کا پڑھوا یا اب بادشاہ کو اوسکے
گھر میں رہنے دیا مابسبب بساسیری کے یہہ بات نہ مانے لاچار
طغرلبک خود گیا جب بغداد کے پاس پہنچا وہاں سے بساسیری کے لوگ
جا کر اور اوسکی اولاد رملہ میں اوتر گئے + بساسیری بغداد سے اولاد
کے سنہ میں چھٹی ذیقعدہ کو بغداد میں داخل ہوا تھا اور سنہ ۴۵۱ چھٹی
ذیقعدہ ہی کو خارج ہوا + طغرلبک نے بغداد میں پہنچتے ہی ایک
قاصد مہارش کے پاس بادشاہ قایم کے طلب کیواسطے روانہ کیا
مہارش نے بادشاہ کیطرف بغداد کے درمیان سنہ مذکور یعنی سنہ ۴۵۱ میں
گیارہویں ذی قعدہ کو آیا اور طغرلبک نے بڑے بڑے خیمے اور آلات
واسطے ملاقات بادشاہ قایم کے روانہ کئے بادشاہ چوبیسویں تاریخ ذی القعدہ کو
نہروان کے پاس پہنچا طغرلبک بھی بطور استقبال اوسکی ملاقات کیواسطے نکلا تھا
میں ملاقات ہوئی اور عرض کرنے لگا کہ میں اس ملاقات حضور کی نسبت متوقع
اور قصد دریا کرنے اپنے بہائی ینال کی قاصر رہا ہوں اب اوسکو سیاست نامے
قتل کیا ہے اوس واقعہ کے خوارزم سے اور اوسکے بہائی کی داؤد کی مرنیکا خبر
جو خراسان میں گذرا تہا پہر بیان کرکے بادشاہ کے ہمراہ آیا بعد ازاں طغرلبک
دروازہ نوبی میں دربان کی جانے کھڑا ہوا اور بادشاہ کی خچر کا لگام اپنے ہاتہ
سے پکڑے رہا یہاں تک کہ بادشاہ اپنے مکان تک گیا بادشاہ روز دوشنبہ پانچویں
ذی القعدہ سنہ ۴۵۱ کو اپنے گھر میں داخل ہوئے + پہر طغرلبک نے بساسیری
پہ بھی لشکر واسطے اوسکی گرفتاری کے روانہ کئے بعد ازاں طغرلبک نے خود اوسکا
تعاقب کیا آٹھویں ذی الحجہ کو درمیان بساسیری اور لشکر طغرلبک کے لڑائی
ہوئے بساسیری کو شکست ہوئی اور اوسکے آدمی سب بہاگ گئے اور اوسکا سر کاٹا

کاٹ کر طغرلبک کے پاس بہیجدیا گیا اور تمام اوسکا مال و اسباب معہ اوسکے عورتون کے اور بچون کے گرفتار آیا طغرلبک نے وہ سر بساسیری کا دار الخلافت مین بہیجدیا چنانچہ وہ سامنے دروازہ نوبی کے سرلی پر کہنچا گیا اب ہم بساسیری کا بیان لکہتے ہین وہ یہہ ہے کہ بساسیری ایک غلام ترکی تہا بہاء الدولہ بن عضد الدولہ نے غلامون مین اور نام اوسکا ارسلان تہا بساسیری منسوب طرف شہر بسا کے ہی جو فارس مین ہے آقا اس غلام کا رہنیوالا بسا کا تہا اسلئے اوسکو بساسیری کہنی لگے تہے ✤ اور عربی مین عوض با فابد لی جاتی ہے اسلئے عرب مین اوس شہر کو فسا کہتی ہین اسی شہر کا ابو علی فارسی نحوی بہی ہے ✤

اور اسی سالمین یعنے سنہ ۴۵۰ ہجری مین شہاب الدولہ ابو الفوارس منصور بن ابو الحسین اسدی والی جزیرہ فوت ہوا اوسکا کنبہ اوسکی بیٹے کے پاس بسبب محبت کے آ جمع ہوا ✤

اور اسی سالمین ملک الرحیم ابو نصر خسرہ فیروز آخر بادشاہ بادشاہان بنے بویہ کا مر گیا اوسکی وفات بعد نقل کرنے مکانکی یعنے قلعہ سیروان سے طرف قلعہ رے کے جانے کی حالت مین مقید ہے مر گیا وہ ملک الرحیم بٹیا ابو کالیجار مرزبان بن سلطان الدولہ بن بہاء الدولہ بن عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ کا ہے

اور اسی سالمین قاضی ابو الطیب طبری فقیہ شافعی المذہب نے بہی وفات پائی تہی اوسکی عمر ایک سو دو برسکی ہوئی باوجود اتنی عمر کی اوسکی شجاعت اور بصارت مین کچہہ فرق اور خلل نہ آیا تہا اور سلیم الطبع مناظرہ بہی کرتا رہتا تہا احمد بن حنبل کی قبر کے پاس وہ مدفون ہوا ✤

اوسی سالمین قاضی القضاۃ ابو الحسن علی بن احمد بن حبیب باوردی نے بہی راہ عدم کی طی کی اس شخص کے تصانیف بہت ہین از انجملہ ایک کتاب حاوی

۸۴ مشہور ہی عمر اوسکی چہیاسی برسکی تہی اور فقہ اوسی او حامد اسفرا ئی وغیرہ سے پڑہی تہی اوسکی تصنیفات سے تفسیر قرآن شریف کی اور تفسیر النکت والعیون اور احکام السلطانیہ اور قانون وزارت ہی اور ماوردی اوسکو اسواسطے کہتے ہیں کہ وہ عرق گلاب کا بیچا کرتا تہا ✤

اور اسی سالمیں ایک بڑا زلزلہ ایک گہڑی کامل درمیان عراق اور موصل کی رہا بلکہ اس زلزلۂ عظیمہ سے کئی شہر خراب اور ویران ہوگئی اور بہت لوگ مرگئے

اب شروع ہوا سنہ ۴۵۱ ہجری

بیان وفات پانی فرخزاد والی غزنہ کا

اسی سالمیں بادشاہ فرخزاد بن مسعود بن محمود بن سبکتگین والی غزنہ بیماری قولنج سے مرگیا اور اوسکے بعد اوسکا بہائی ابراہیم بن مسعود بادشاہ ہوا اوسنے حصلت نیک اختیار کی اور ہندوستان میں آکر چند قلعہ فتح کئے یہہ شخص دیندار تہا جبکہ وہ ملک غزنہ مستقل اور مقرر ہوگیا تب صالح داود بن میکائیل بن سلجوق والی خراسان سے صلح کرلی ہی

بیان وفات پانی داود کا اور بادشاہ ہونی اوسکی بیٹی الب ارسلان کا

اسی سالمین درمیان ماہ رجب کی داود بن میکائیل بن سلجوق اور بہائی طغرلبک کے نے وفات پائی اوسکی عمر ستر برسکی ہی اور خراسان کا وہ والی تہا اوسی آل سبکتگین کو فنا کیا ہی جب داودنے وفات پائی اوسکے بعد خراسان کا بادشاہ اوسکا بیٹا الب ارسلان ہوا ✤ داود کی بیٹوں کے یہہ نام ہیں ✤ الب ارسلان اور یاقوتی اور قاروت بک اور سلیمان اور طغرلبک نے سلیمان

سلیمان کے والدہ یعنی اپنے بہائی کی جورو سے نکاح کرلیا تہا
اور اسی سالمین طغرلبک بغداد مین آیا اور بادشاہ نی ہی کرائی
ملک مین مراجعت کی اور بساسیری مقتول ہوا جیساکہ ہم پہلی ذکر کرچکی
ہین + اور اسی سالمین علی بن محمود بن ابراہیم زوزنی نی بہی وفات پائی
یہہ شخص طرف رباط زوزنی کے جوکہ مقابل جامع منصور کی بغداد مین
ہی نسبت کیا جاتا ہی +

اب شروع ہوا سنہ ۴۵۲ ہجری

اسی سالمین بادشاہ محمود بن شبل الدولہ نصر بن صالح بن مرداس حلب پر
قابض ہوگیا تہا جیساکہ اوپر درمیان سنہ ۴۵۲ کی ذکر ہوچکا ہی +
اور اسی سالمین طغرلبک بغداد سے بیچ بلاد الجبل کے درمیان ربیع الاول
کی گیا تہا وہان امیر برسق کوتوال بغداد کا اوسنی مقرر کیا +
اور اسی سالمین والدہ قایم کی فوت ہوئی یہہ ایک کنیزک ارمنیہ تہی کہتی ہین
کہ نام اوسکا قطر الندی تہا +

اب شروع ہوا سنہ ۴۵۳ ہجری

بیان فوت ہونی معز والی افریقیہ کا

اس سالمین معز بن بادیس مرض ضعف جگر مین مبتلا ہوکر مرگیا اوسنی سینتالیس ۴۷
برس سلطنت کی جب یہہ بادشاہ ہوا تہا کہتی ہین کہ عمر اوسکی گیارہ
برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین کہ آٹہہ برس کی عمر تہی اوسکی بعد اوسکا بیٹا
تمیم بن المعز بادشاہ ہوا بعد مرنی معز کے شہر بگڑ گئے رعایا نی بسبب عرب
کی اذیت اور تغلب بادشاہ افریقیہ کا کیا تہا جیسا اوپر ذکر آچکا ہی +

بیان وفات قریش والی موصل کا

اسی سال میں قریش بن بدران بن المقلد بن المسیب والی موصل اور بعض بلاد
نصیبین میں بیہ شخص بسبب خروج خون کے فوت ہوا یعنی اوسکی حلق اور ناک
اور دونوں کانوں سے خون نکلتا تھا ٭ بعد اوسکی وفات کی بیٹا اوسکا شرف الدولہ
ابو المکارم مسلم بن قریش بجای اوسکی امیر ہوا ٭

بیان وفات نصر الدولہ بن مروان کا

اسی سال میں نصر الدولہ ابو نصر احمد بن مروان کردی والے دیار بکر نے وفات
پائی اوسکی عمر کچھ اوپر اسی برس کی تھی اور باون برس تک اوسنے سلطنت کی
کیونکہ ۴۰۱ھ میں یہہ شخص مسند امارت پر جیسا کہ ۴۰۱ھ میں ہم بیان کر چکے ہیں
بیٹھا تھا اور ابو نصر اپنی امور و بلاد پر تسلط تام رکھتا تھا اور اوسنے بہت
عیش و عشرت سے گذران کیے اور بعض ایسی اوسکی ہاتھہ آئی تھی کہ اوسکے
مثل کسی میں نہیں آیا اور اوسکی پاس لونڈیاں گانیوں ایسی ایسی تھین کہ بعضی
انمیں کی پچاس ہزار دینار سے بھی زیادہ کو خریدی گئی تھی اور پانسے
کیسہ کنیزیں سوا اونکی تو ابعات کی اور پانسو خادم اوسکی پاس ہر دم
رہتی تھی اور اوسکی مجلس مین ایسی ایسی آلات تھی کہ بعضی بعضی دو لاکھہ دینار
کی قیمت کی تھی اور کھانے کا وہ مزہ اوسکو تھا کہ طباخوں کو طرف مصر کے
واسطے نکالنے کھانے کے بھیجا وہ لوگ وہاں طرح طرح کی کھانے پکانے
تھے ایسی ایسی اخراجات سے قرضدار بھی ہوگیا تھا ٭ اور اوسکا وزیر
ابو القاسم مغربی اور فخر الدولہ بن جہیر تھا اوسکی پاس شعرا اور علما کا بھی
اکہاڑہ رہتا تھا جبکہ نصر الدولہ مذکور مرگیا اوسنے اپنے پیچھے دو بیٹے چھوڑے
ایک نصر دوسرا سعید اوسکی بعد بیٹا اوسکا نصر بن احمد میا فارقین کا
امیر ہوا ٭ اور اوسکا بھائی سعید بن احمد آمد کا بادشاہ ہوا ٭

بیان فوت ہونی امیر مکہ معظمہ کا

درمیان اس سالکی شکر العلوی الحسنی امیر مکہ نی انتقال کیا اوسکی شعر اچھی ہوتے تہی

ابتشروع ہوا ۴۵۴ ہجری

اس سالمین سلطان طغرلبک نی بادشاہ قایم کی بیٹی سے ماہ شعبان مین باہر شہر تبریز کی نکاح کیا اس لڑکی کے نکاح کا وکیل سلطان قایم اوسکی طرف سے عمید الملک تھا اور اسی سالمین فخر الدین نصر ابن جہیر نکلا جانے اوسکی کرابن مروان کے پاس سی سلطان قایم کا وزیر ہوا اور اسی سالمین قاضی ابو عبد اللہ محمد بن سلامۃ بن جعفر قضاعی فقیہ شافعی مصنف کتاب الشہاب — اور کتاب الانباء عن الانبیاء — اور تواریخ الخلفاء اور خطط مصر کا راہی ملک عدم ہوا خلفاء علویین مصر والون سے طرف سی عہدہ قضا پر مامور تھا اور ایکدفعہ اوسکا قاصد ہوکر روم کو بہی گیا تھا قضاعی منسوب طرف قضاعہ کے ہی وہ ایک قبیلہ حمیر مین کا ہی اوسکی طرف بہت قبیلی منسوب ہین ازانجملہ کلب + اور بلی + او جہینۃ اور عذرہ یہہ قبیلی بہی ہین اور کہتی ہین کہ قضاعہ ابن معد بن عدنان ہی کی اولاد سے تھے +

ابتشروع ہوا ۴۵۵ ہجری

اخبار یمن کا یہہ حال لکھا جاتا ہی اوس تاریخ یمن سی جو عمارہ کی تصنیفات ہی مصنف اس تاریخ کا کہتا ہی کہ درمیان اس سنہ یعنی ۴۵۵ ہجری کی تمام ملک یمن علی بن قاضی محمد بن علی صلیحی کے قبض و تصرف مین آگیا تھا قاضی محمد والد علی الصلیحی مذکور کا مذہب سنی تھا اور جبل حراز کے سب آدمی اوسکی مطیع اور منقاد تہی وہ لوگ قریب چالیس ہزار کے

درمیان بلاد یمن کی رہتی ستھے + اوسکی بیٹی علی مذکور نے مذہب شیعہ سیکھا اور اوراد اور دعانیات کی عامر بن عبد اللہ رواحی سی تعلیم پای یہہ عامر مذکور استندکاں یمن سے ہے اور مستنصر علوی خلیفہ مصر کا بڑی دعا جوا یمن مشہور تہا اوسکی صحبت مین علی بن محمد لے بہی رہ کر تمام اسرار دعا کے سیکھی جب عامر مذکور قریب مرنی کے ہوا اوسوقت اپنا خلیفہ نا شد وطا مین علی مذکور کو بنایا اوسنے حلاوت اوسکی خوب پای اور علی بن محمد لی حاجیان ملک یمن کی رہنمائی طایف و بلاد سرد کی طرف سی اختیار کرکے اسی طریق پر کتنی برس تک رہا یہاں تک کہ سنہ ۴۲۹ مین رہنمائی حاجیوں کے چہوڑ کر ساٹھہ آدمی اپنے ہمراہ لیکر پر اوس تارہ پر جو کہ ٹرا کیکور ا حال حرار کا ہی چڑہا اور ہمیشہ اوسکا لعیبہ چمکتا گیا یہاں تک کہ تمام ملک یمن کا درمیان سنہ ۴۵۵ کی مالک ہوگیا جب اوسنی دیکھا کہ ملک یمن کا خوب طرح پر مالک ہو چکا تب شہر ربید پر اسعد بن شہاب بن علی الصلیحی کو حاکم مقرر کیا یہہ اسعد مذکور بہائی اوسکی جورو اسما بنت شہاب کا اور چچا زادہ علی مذکور کا تھا اور علی الصلیحی مذکور تمام یمن کا مالک رہا یہاں تک اوسنی حج کیا اور ... بنی نجاح اوسپر حالت بیخبری مین غافل پاکر چڑہ آئی اوسکا کام تمام کر گئے اوس موضع پر جسکو ام الدہیم اور بیر ام معبد کہتی ہیں سنہ ۴۷۳ مین جبکہ صلیحی مذکور مارا گیا تب نجاح کی اولاد تمام تہامہ پر رہی لگی اور صلیحی کے بیٹی یعنی احمد بن علی بن القاضی محمد الصلیحی نے صنعا میں جاکر قرار پکڑا اس احمد مذکور کا لقب ملک مکرم تہا + مکرم مذکور نی عرب جمع کرکے سعید ابن نجاح سی لڑائی کے ارادہ کرکے شہر ربید پر چڑہائی کی جانبین مین سخت لڑائی ہوئی سعید ابن نجاح جان بچا کر دہلک کی جانب

جانب بھاگ گیا اور احمد مذکور درمیان ٤٧٥ھ ہجری کی زبید پر غالب ہو کر قابض
ہوگیا + پھر احمد مکرم سے نے مراجعت کرکے درمیان ٤٨١ھ کی سعید کو مار ڈالا
اوسکی بعد جیاش بھائی سعید کا بجای اوسکی مسند نشین ہوا اور احمد مکرم صنعا
مین سلطنت کرتا رہا یہان تک کہ ٤٨٤ھ ہجری مین مکرم نی بہی وفات پائے
حسب احمد مذکور یعنی ابن علی بن القاضی محمد بن علی الصلیحی مرگیا اوسکی بعد اوسکی
چچا کا بیٹا ابو حمیر سبا بن احمد بن المظفر بن علی الصلیحی درمیان ٤٨٤ھ کی متولی
ریاست کا ہوا تمام عمر ریاست کرتا رہا یہان تک کہ ٤٩٥ھ مین سبا نی
بہی انتقال پایا یہہ بادشاہ پچھلا صلیحون مین کا گذرا ہی بعد سبا کی مرجانی
کے علی بن ابراہیم بن نجیب الدولہ مصر سے آیا اور جبال یمن تک درمیان
٥١٣ھ کی پہنچکر ریاست ملک سبا کا دعوی کیا اور اون پہاڑون ہی مین پڑا
رہا یہان تک کہ بادشاہ مصر نی جبال یمن مین پہنچکر بعد ٥٢٠ھ کی ابن نجیب الدولہ
کو گرفتار کیا اور سلطنت ابن زریع بن عباس بن مکرم کے ہاتھہ آئی + آل
زریع ہی کا نام آل عدن ہی اور یہی لوگ ہمدان بن جشم کی اولاد مین ہین اور
بنی مکرم کی اولاد وال ذیب بہی مشہور ہی + اور حاکم عدن زریع بن عباس
بن مکرم اور اوسکی چچا مسعود بن الکرم کی پاس تہا وہ دونو زبید پر ہمراہ الملک
مفضل کی ماری گئی تہے اون دونون کی بعد اونکی بیٹی یعنی ابو السعود بن
زریع اور ابو الغارات بن مسعود مسند نشین ہوی پہیہ دونو اپنی تمام زندگی
راج کرتے رہی بعد اونکی وفات کی محمد بن ابی الغارات رئیس ملک ہوا
اوسکی بعد اوسکا بہائی علی بن ابی الغارات سلطنت کرتا رہا بعد ازان
سبا بن ابی السعود بن زریع بادشاہ ہوا یہان تک کہ ٥٣٣ھ مین مرگیا
اوسکی بعد بیٹا اوسکا اغر علی بن سبا مسند نشین ہوا علی مذکور دملوہ مین

رھاکرتاتھا وہ سل کی بیماری سی فوت ہوا اوسکی بعد اوسکا بڑا بھائی محمد بن سبا
گدی پر تھا اوسکی بعد اوسکا بیٹا عمران بن محمد بن سبا تخت نشین ہوا محمد
ابن سبا ۵۴۸ھ ہجری میں فوت ہوا اور عمران ابن محمد بن سبا ماہ شعبان ۵۶۰ھ
میں ملک عدم کو گیا مگر عمران لی دو لڑکی صغیر یک محمد ایک ابو سعود ابھی تھی
چھوڑی + واضح ہو کہ ملوک صلیحیہ میں سی ایک عورت یعنی زوجہ احمد مکرم سبتی
بھی ریاست کرگذری ہی اس ملکہ کا لقب حرہ اور نام اوسکا سیدہ تھا
یہہ ملکہ بیٹی احمد بن جعفر بن موسے صلیحی کی ہی ۴۴۴ھ میں پیدا ہوئی اور
شہاب کی بیٹی مسماۃ اسماکی اسکی پرورش کی بعد ازان اسماکی بیٹے احمد
مکرم بن علی صلیحی سے ۴۶۱ھ میں اوسی نکاح کیا اس حرہ مذکورہ لی مدت تک
سلطنت کی ہی اوسکی خاوند احمد مکرم سے اپنی حین حیات میں اوسکو
تخت پر بٹھلایا تھا وہ عورت انتظام سلطنت اور تدبیر مملکت اور لڑائی
کے بندوبست کیا کرتے تھی اور خاوند اوسکا کہانی پینی اور عیش اور آرام
میں مشغول رہتا تھا بعد اپنی خاوند کے مرنی کی جگہ اوسکی چچا کا بیٹا یعنی سبا
متولی ہوا تب بھی وہ ہی سلطنت کرتی رہی ملکہ سبا کی مرنی کی بعد اس
تحت الدولہ اوسی عورت کی ایام حکومت میں متولی ہوا تھا آخرش ملکہ
حرہ مذکورہ ۵۳۲ھ میں مرگئی + اس عورت کی سلطنت میں ملک مفضل
ابو البرکات بن ولید حمیری حاکم تعز کا بہت کہنا سنتا تھا ملکہ یہہ شخص
سابقی ملکہ حرہ کی احکام نافذ کیا کرتا تھا اور ایسا لائق آدمی تھا
کہ دربانوں کو اپنی حکم دی رکھا تھا کہ کسیکو اندر نہ آنی دی تاکہ کوئی ملاقات
کو نہ آنی پاوی + اور وقت دربار کے دفعۃً باہر آبیٹھتا کسیکو روک ٹوک
اوسکی پاس جانی کی اوسوقت نہوتی تھی سب ضعیف اور قوی داد خواہی کو

کو پہنچتے تہے یہی حال مفضل کا تا تاریخ وفات یعنی ماہ رمضان سنہ ۴۵۰ ہجری
تک رہا جسمین اوسنی وفات پائی۔ بعد ملک مفضل کے اوسکا بیٹا ملک
منصور بن مفضل اوسکی صوبجات اور مضافات پر تاریخ وفات اپنی
والد کی سے سنہ ۴۷۰ ہجری تک قابض رہا لیکن اس سال مین ملک منصور بن مفضل
مذکور نے سب قلعہ اور بلدہ جتنی اوسکی عمل مین تہی سوا تعز کے محمد بن سبا
بن ابی السعود کے ہاتہہ بعوض ایک لاکہہ دینار کی بیچ کر دی تہی وہ
صوبجات مبیعہ تعداد مین اٹہائیس ۲۸ تہی جب وہ بیچ چکا تب وہ اپنی
شہر تعز مین تا اپنی وفات کے حکومت کرتا رہا آوسنی تعز پر اُسی زمین
حکومت کی باقی اخبار یمن کا انشاء اللہ تعالے آگی ہم بیان کرینگے۔

بیان ہی صحبت کرنی طغرلبک کا بادشاہ بغداد کی بیٹی سی

واضح ہو کہ درمیان اسی سال کی یعنی سنہ ۴۵۵ ہجری کے طغرلبک معہ اپنی لشکر
کثیر کے بغداد مین ایا اور وہان آکہ بادشاہ کی دختر نیک اختر
سے صحبت کی اوسکی لشکریون نی بدکاری کا ایسا بازار گرم کیا کہ سب
بغداد کے رہنیوالون کو گہرون مین سی نکالدیا اور اونکی گہرون مین سپاہ
لشکر کی آدمیون نے بدکاری کے بعد فراغت اس فسق و فجور ملانیہ
کے بادشاہ معہ اپنی ہمراہیون بدکار کی درمیان اوسی سال کی ماہ
ربیع الاول مین پہاڑی شہرون کا ارادہ کر کے رے تک پہنچا تہا
وہان پہنچتے ہی بیچہ مرض الموت مین گرفتار ہو کر آٹہوین تاریخ ماہ رمضان
سنہ مذکور کو مر گیا عمر اوسکی تقریباً ستر برس کی تہی۔ طغرلبک چونکہ بانجہ
تہا اسلئی کوئی اوسکو بیٹا پیدا نہین ہوا اور اوسکی بعد بہتیجا اوسکا الپ ارسلان
بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق وارث سلطنت کا ہوا۔

اسی سال میں ...ن والی ملک یمن مکہ معظمہ کا بھی حاکم ہو کر وہاں گیا اور اپنی طرف
سے بہت تحفے لایا اور بہت غلہ وہاں چار طرف سے منگوا کر جمع کیا ۔ اور
اسی سال میں درمیان ملک شام کے ایک زلزلہ عظیم آیا تھا جسکی سبب سے بہت
سے شہروں کے مکان منہدم ہو گئے اور چار دیواری طرابلس کی زلزلے کے سبب
سے مسمار ہو گئی ۔ اور اسی سال میں امیر افواج مصر نے بدر لی یا ما مستنصر
علوی بادشاہ مصر کی طرف سے شہر دمشق پر قبضہ کر لیا تھا لیکن اوسپر
جب لشکر کشی ہوئی تو وہ چھوڑ کر بھاگ گیا ۔ اور اسی سال میں سعد الدولہ
نصر الدولہ احمد بن مروان حاکم قلعہ آمد کو دیار بکر کی مسافات سے
... ہوا ۔

اب شروع ہوا سنہ ۴۵۶ ہجری

۔ اسی سنہ کے درمیان اسی سال کے سلطان الپ ارسلان نے اپنے چچا طغرل بیگ کے وزیر
عمید الملک ابی نصر منصور بن محمد الکندری کو بسبب سے نظام الملک وزیر
الپ ارسلان کے پکڑ کر درمیان مرو الروذ کے قید کیا تھا جب اوسکو
ایک سال کامل قید میں گذر گیا تب بادشاہ الپ ارسلان نے اوسکے
پاس دو غلام واسطے قتل کرنے کے بھیجے اون جلادوں کی صورت دیکھ کر
عمید الملک نے اپنے اہل اور کسی کے لوگوں کو رخصت کیا اور دو رکعت نماز
کی پڑھ کر اپنی آستین سے ایک چیتھڑا پھاڑ کر اوس پارچہ سے اپنی آنکھوں
پر پٹی باندھ لی اون جلادوں نے ایک ایک ہاتھ تلوار کا لگا کر مار کر قتل
کیا اور سر کاٹ کر لاتے اوسکا کندر میں بھجوا دیا اوسکا دھڑ اپنے باپ
کی قبر کے پاس مدفون ہوا اوسکی عمر کچھ اوپر چالیس برس کی تھی اور

اور عمید الملک خصی یعنی خوجہ تھا اوسکی خوجہ ہونیکا یہہ باعث تھا کہ طغرلبک نے اوسکو ایک جائی بارادہ لانی ایک عورت کی واسطی اپنی نکاح کے روانہ کیا تھا یہہ ذات شریف جب وہان پہنچی خود ہی اوسنے نکاح کرکے چین اوڑانی لگی طغرلبک نے یہہ خبر پاکر اوسکی خصیی معہ آلہ کے کٹواکر پہکوا دئی جب سی وہ خوجہ ہوگیا تھا ✤ اعتقاد کا اسکی یہہ حال ہی کہ نہایت ہی نفرت اور غیبت فرقۂ شافعیہ کی کرتا رہتا تھا اور دل سی برا جانتا تھا چنانچہ طغرلبک نے ایک دفعہ حکم دیا کہ فرقہ روافض کو خطبہ مین لعنت منبرون پر کہا کرو یہہ حکم خراسان مین دیا گیا تھا جب عمید الملک کو بہی یہہ حکم ہوا اوسنی کیا کام کیا کہ رافضیون کے ساتہہ فرقۂ اشعریہ کو بہی شریک کرلیا دونو پر لعنت کرنے لگا یہہ حال علمار خراسان نی دیکہہ کر بہت برا جانا خصوصا ابوالقاسم قشیری ✤ اور ابو المعالی الجوینی کو بہت برا معلوم ہوا ✤ اور چار برس تک یہہ حضرت مکہ مین بہی حکومت کراتی تہی اسی واسطی انکا لقب امام الحرمین مشہور ہوگیا تھا ✤ تعجبات سی یہہ بات ہی کہ جسنے عمید الملک کو طغرلبک نے خوجہ کردیا تھا اوسوقت اوسکا ذکر معہ دونو خصیون کے خوارزم مین مدفون ہوئی ✤ اور خون جو اوسکا بوقت مقتول ہونیکے بہایا گیا ✤ اور لاشہ اوسکا کندر مین مدفون ہوا اور سر اوسکا دو حصون مین منقسم ہوا یعنی کہوپری درمیان کرمان کے پاس نظام الملک کے روانہ کی گئی اور سوا کہوپری کے جبڑہ وغیرہ نیشاپور مین گاڑا گیا ✤ اور اسی سالمین الپ ارسلان نے قلعہ ختلان فتح کرکے ہرام کو کوچ کیا کہ اپنی چچا بیغو پر

میکائیل بن سلجوق جو وہان کا حاکم تہا محاصرہ کیا اور اوسپر قابض
کیا اور حیا کو وہان سی نکال باہر کیا * پہر اوسپیر احسان اور اکرام
بہی کیا * بعد ازان صحابان پیر جا پڑا اوسکو بہی فتح بزور شمشیر کیا
اسکے حاکم کا نام موسی تہا وہ گرفتار ہوکر مقید ہوا *
اور اسی سال میں سلطان الب ارسلان نی بادشاہ قایم کی دختر کی
اوسکو حکم دیا کہ بعد آنیکی اولتی مراجعت کرکی چلی جایا بادشاہ سزا دی
بعد ایک کی باس طرف ری کے بدون مرضی بادشاہ کی چلی گئی تہی *
اور اسی سال میں قطلومش نی جو کہ قوم سلجوقیہ
مین سی تہا راہ بغاوت اور عصیان کی بادشاہ الب ارسلان سی
اختیار کی اور بالکل پہر بیٹہا بادشاہ مذکور نی ایک قاصد بہیج کر
کہلو بہیجا کہ یہہ بات تیری حق میں بہتر نہین ہی کیونکہ ہماری اور
تمہاری درمیان رشتہ داری قرابت اور حق رحم ہی تمکو بغاوت ہرگز نہ کرنی
چاہیی قطلومش نی بالکل نہ مانا تب لاچار ہوکر الب ارسلان ری
کے قریب آپہنچا اور دونو لشکرون کا مقابلہ اوسجای ہوگیا اور
بہاری لڑائی ہوئی اس جنگ عظیم مین قطلومش کو شکست ہوئی
اسنی طرف قلعہ گردکوہ کی بہاگ کر بہاگ گیا جب لڑائی ہوچکی
اور لاش مقتولین کی دیکہتی تہی اونمین سی قطلومش بہی مری ہوئی
نکلی کہتی ہین کہ وہ ماری خوف کی مرگیا تہا اوسکی مرنی سی بادشاہ کو بہت
ملال رنج والم لاحق حال ہوا چنانچہ الب ارسلان نی نوحہ اور زاری
بہت کہڑی کی کیا اور اوسکی مرجانی سی نہایت افسوس کیا نظام
الملک نی اوسکی تسلی اور تشفی کی اور آخر ماہ محرم سنہ ہذا میں

اور اوناس آدمیوں نی اسا ہو بہہ ٹھا اور ماتم کرنا شروع کیا اور نوحہ
میں یہہ الفاظ کہتی تہی کہ ای عنقود کے ماں محدود رکھہ اور معاف کر ہمکو
تیرا سحہ مرکیا ہمکو حیرت ہی + یہہ خبر ہمنی اپنی کتاب میں اسواسطی لکہی کہ جھلا
اور عوام الناس آج کی دن تک کہ ۵۹۲ ہے من اوس عنقود کے ماں کا حال
اور وہ واقعہ بیاں کرتے اور اوسکو ماہی مین ہمنی اسواسطی لکھا کہ اس بات
واہیات اور بی ہودہ ہدیان کا اصل معلوم رہی کہ یہہ واہیات کہاں سے
نکلا اور جہل اوسکی کیا تہی +
اور اسی سال میں علی بن برہان اسدی نحوی اور متکلم جو کہ علم فقہ کا گویا مختار اور
بڑا دیانتدار فقیہ تہا فوت ہوا یہہ فقیہ بازار میں ننگی سر چلا کرتا اور
کسی سے کچہہ نہ لیتا تہا + اور وہ مذہب مرجیہ معتزلہ کا معتقد تہا اور
اعتقاد رکہتا تہا کہ کفار ہمیشہ آگ میں نہ رہیں گے اسی برس سے زیادہ عمر
اوسنی پائی +

اب شروع ہوا ۴۶۵ ہجری

درمیان اسی سال کی الب ارسلان سنے دریای جیحون کو عبور کر کی جند اور
صران پر جو بخارا کے پاس واقع ہیں نزول اجلال فرمایا اور اس جند کے
میں اوسکی دادا سلجوق کی قبر ہی جب جند پر ڈیرا کیا حاکم جند نی اطاعت
اوسکی مان لی سلطان بادشاہ مذکور نے اوسکو بحال رکہا اور کوچ کر کر
کر کی خوارزم تک پوہنچا اور پہر وہاں سی مرو کے طرف گیا + اور اسی سال
نظام الملک نے مدرسہ نظامیہ کی تعمیر کی بغداد میں بنیاد ڈالی تہی +

اب شروع ہوا ۴۶۶ ہجری

اس سال میں سلطان الب ارسلان سے شرف الدولہ مسلم بن قریش بن بدران

بدران بن المقلد بن المسیب حاکم موصل کو اتار اور تکریت مرحمت فرمائی تھی + اسی سالمین ابوبکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی خسروجردی نی جو کہ علم حدیث اور فقہ شافعی مین امام تھا وفات پائی یہہ فقیہ زاہد اور پارسا آدمی تھا اوسنی نیشاپور مین وفات پائی اور بیہق مین جنازہ اوسکا لیگئی تھے + بیہق چند گانو کا نام ہی جو کہ نواحے نیشاپور مین تیس فرسخ پر اوسکی واقع ہی + بیہقی اپنی زمانہ کا یگانہ تھا علم حدیث کی ڈہونڈہ کر واسطے عراق + اور جبال + اور حجاز تک سفر کیا اور بہت کچھہ اوسنی تصنیف کیا ہی + اسی شخص نی پہلی پہل نصوص شافعیہ کو اس جلد مین جمع کیا ہی + اوسکی تصنیفات سی اور مشہور کتب یہہ ہین + سنن کبیر + سنن صغیر + اور دلائل النبوت اور یہہ شخص بہت حریص نہ تھا تھوڑی ہی مین اپنا گذارا کرلیتا تھا بہت دنیا نہ چاہتا تھا پیدایش اوسکی درمیان ماہ شعبان ۳۸۴ہجری کی ہوئی تھی + اس شخص کے حق مین امام الحرمین نی فرمایا ہی کہ یہہ شخص شافعی المذہب نہین ہی بلکہ شافعی ہونی سی امام شافعی پر اوسنی احسان رکھا کیونکہ وہ بہت مددگار مذہب شافعی کا ہی + اور اسی سالمین ابویعلی محمد بن الحسین بن الحسن بن الفرا الحنبلی نی وفات پائی اس بزرگ سی امام احمد بن حنبل کا مذہب شایع ہوا اوسنی کتاب الصفات تصنیف کی ہی اس کتاب مین عجیب وغریب طور برتی ہین اوس کتاب کی ترتیب ابواب ہی بڑی حماقت پر دلالت کرتی ہی + اور ابن تمیمی حنبلی کہا کرتا تھا کہ ابویعلی ابن فرا نی حنبلیون پر ایسی بیٹھہ رکھی ہی کہ وہ پانی سی دہوئی نہین جاتی + اسی سالمین حافظ ابوالحسن علی بن اسماعیل جو کہ معروف ابن سیدہ المرسی تھا راہی ملک بقا ہوا علم لغت کا یہہ شخص امام تھا

اوس علم مین کتاب مسمی محکم اوسی تصنیف کی ہی یہہ کتاب مشہور ہی سوا اوسکی اور بہی چند کتابین اوسکی تصنیفات سی ہیں + طرفہ تر یہہ ہی کہ انکہو سی وہ اندہا تہا شہر دانیہ مین جو اندلس کی مشرق رویہ واقع ہی ساٹہہ برس کی عمر پاکر فوت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۴۵۹ ہجری

اس سال مین درمیان ماہ ذیقعدہ کے مدرسہ نظامیہ بنکر طیار ہو چکا تہا مدرس وہان کے شیخ ابو اسحاق شیرازی مقرر ہوئی تمام طلبا اوسکی خدمت مین حاضر ہوئی اوسی سستی اسباب کی کہ زمین مدرسہ کی مغصوبہ ہی اودہر جانا اور درس دینا مناسب نہ جانکر استعفا دیا اسلئی یوسف بن الصباغ مصنف کتاب شامل بیس روز کی واسطی وہان کی مدرس ہوئی کیونکہ بعد چند روز کی پہر ابو اسحاق کی واسطی لوگون نی سعی کرکے جبر دیکر اوس مدرسہ کا مدرس مقرر کروایا +

اب شروع سنہ ۴۶۰ ہجری

معلوم رہی کہ اس سال مین درمیان فلسطین اور مصر کی ایک بڑا زلزلہ اس طرح کا آیا تہا کہ پانی کوئین کی سرون پرکو اوبل آیا اور بہت آدمی رملہ کے باشندہ اس زلزلہ کی سبب مرگئی تہے اور سمندر بہی ایک دن کی راہ کی قریب تک کنارہ سی پیچہہ نکلا + لوگ اوسمین سی کچہہ چیزین ڈہونڈہنے لگی پانی نی مراجعت کرکے ایک خلق کثیر کو مار ڈالا + اور اسی سال مین شیخ ابو منصور عبد الملک بن یوسف جو کہ ایک سردار اعیان زمانہ سی تہا جان بحق ہوا +

اب شروع ہوا سنہ ۴۶۱ ہجری

اس سال مین جامع مسجد دمشق کی بسبب ایک فتنہ کی جو کہ درمیان مغربیون
اور مشرقیون کے ہوا تہا جلگئی ہی تفصیل اس حال کی یہہ ہی کہ ایک
گہر قریب جامع کی تہا اوسمین لوگون نی آگ لگا دی تہی وہ آگ بہڑکی
ہوئی جامع مسجد کو بہی لگگئی اور ایسی مشتعل ہوئی کہ آدمی اوسکی بجہانی سی
قاصر تہی ہرگز نہ بجہتی تہی اوس آگ لگہنی سے تمام زیبایش جامع مسجد
کی اور جو کچہہ اوسمین صنعتین نفیس تہین سب پہاک کی ارذ تی ہوگئین +

اب شروع ہوا سنہ ۴۶۲ ہجری

اسی سال مین درمیان مصر کی ایسا کال پڑا تہا کہ بعضی آدمی آدمیون کو
کہا گئی اور سب مال اوس ولایت کا کہنچ گیا یہان تک کہ بادشاہ مصر
مستنصر علوی نی بہی ارادہ کیا کہ کچہہ آلات اور زیور کی قسم جو کچہہ خزانہ
مین ہو اوسکو بیچ ڈالو چنانچہ اوسکی خزانہ سی اسّی ہزار بڑی ٹکڑی بلور
کے نکلے + اور ایک ہزار چہتیس ٹکڑی دیباج سکے اور گیارہ ہزار عنبد گز
اور بیس ہزار تلوار سونی سکے قبضہ کی کام کی ہوئی یہہ سب اسباب
ہمراہ ایک تاجر سکے بغداد مین بیچنی کو بہیجا تہا +

اب شروع ہوا سنہ ۴۶۳ ہجری

اس سال مین محمود بن نصر بن صالح بن قرداش والی حلب نی مستنصر علوی
کے نام کا خطبہ موقوف کروا کی القائم عباسی کی نام کا جاری کروایا تہا +
اور اسی سال مین سلطان الپ ارسلان دیار بکر
کی طرف کوچ کرکے گیا مگر وہان کی حاکم نصر بن احمد بن مروان نی اوسکی
اطاعت چونکہ مان لی تہی اسلئی وہان سی کوچ کرکے حلب پر آپڑا + وہانکی
حاکم محمود بن نصر بن صالح بن مرداس نی عرض کی کہ مجکو آپکی اطاعت

باین شرط منظور ہی کہ مجکو کچھہ تکلیف کسی نوع کی۔ دیجی اور مجکو برقرار رکھی اوسنی مانا اسلئی محمود مع اپنی والدہ کی رات کو سلطان الب ارسلان کی حدمتمین حاضر ہوا اور یہہ عرض رالی کرباد شاہ نی مجلق بیک اونر بیتیں آکر اوسیکو حلب کا حاکم مقرر کر دیا*

اور اسی سالیں بادساہ روم کا ارمانوس بہت وحن اپنی ہمراہ رومیون اور روسیوں اور حرکس وغیرہ کی آدمی لیکر ملازکرد تک آپہنچا تہا سلطان الب ارسلان نی بہی اوسکے مقابلہ کی واسطی ارادہ کرکے کوچ کیا اور جاتی ہی اوسی سوال کیا کہ مجکو ہدیہ اور تحالیف تو بہیج ملک روم لی۔ مانا اسیواسطی دونو فوجون مین لڑائی ہوئی لگی الب ارسلان نے فتح پائی رومی لوگ شکست کہاکر بہاگ نکلی اور بہت روم کی آدمی مارے گئے اور بادشاہ روم کا ارمانوس گرفتار ہوکر الب ارسلان کی حضور حاضر کیا گیا بادشاہ نی کہا کہ اگر مال کثیر دی اور ہماری قیدی چہوڑ دی اور آئیدہ کو ہدیہ وتحفہ دیا کرے تو تجکو چہوڑ ماموں اور ارمانوس نے منظور کیا اور بہت مال بہجوا دیا اور اوسکو چہوڑ دیا *

اور اسی سالیں یوسف بن اتق خوارزمی سے جوکہ ایک امیر امرار ملکشاہ ابن الب ارسلان کا تہا ملک شام میں جاکر شہر الرملہ کو فتح کیا اور بیت المقدس بہی چہین لی یہہ دونوں شہر خلیفہ مستنصر والی مصر کے نواب سی چہین کر دمشق پر اترا اور اوسکا محاصرہ کرکے لوگوں کو تنگ کیا لیکن فتح نکر پایا*

اسی سالمین ابوالقاسم عبدالرحمن بن احمد الفورانی فقیہ شافعی مصنف کتاب الابانۃ وغیرہ نی رحلت کی تہے *

اور اسی سالمین ابو الولید احمد بن عبد اللہ بن احمد بن غالب بن زیدون اندلسی قرطبی نے جو کہ ایک فقیہ قرطبہ کا تہا وفات پائی وہ معتضد بن عباد حاکم اشبیلیہ کے خدمت مین جاکر اوسکی وزارت پر سرافراز ہوگیا تہا اس ابن زیدون مذکور کے اشعار بہت اچہی ہین ؛

اور اسی سالمین درمیان ماہ ذی الحجہ کی شہر بغداد مین خطیب ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بغدادی مصنف کتب کثیرہ کا جو کہ اپنی زمانہ مین امام الدین کہلاتا تہا رحلت پائی جو اوسکا جنازہ اوٹہاکر لیکئی تہے اوسمین شیخ ابو اسحق شیرازی بہی تہا اس شخص نی تاریخ بغداد کی تصنیف کی ہی جس سی معلوم ہوتا ہی کہ اوسکو کتب پر اطلاع عظیم تہی اور یہہ شخص حافظون مین سی بہے ٹرا حافظ اور فقیہ تہا لیکن اوسپر علم حدیث اور تاریخ غالب ہوگیا تہا پیدائش اوسکی ماہ جمادی الآخر سنہ ۳۹۲ ہجری مین ہوئی ؛ خطیب مذکور اپنی وقتمین حافظ المشرق اور ابو عمر اور یوسف بن عبد البر صاحب استیعاب کا حافظ المغرب کہلاتی تہی یہہ دونو اتفاق سی اسی سالمین گذری ہین اور خطیب مذکور کے کوئی اولاد مین نہ تہا اور کتابین اوسنی ساٹہہ جلد سی زیادہ تصنیف کی ہین اور تمام اپنی کتابین وقف کردین تہین ؛ اور عبد البر مذکور اوسکا نام یوسف ہی وہ بیٹا عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم نمری قرطبی کا تہا اپنی وقت مین یہہ بہی حدیث مین امام تہا اوسنی کتاب استیعاب تالیف کی ہی اوسمین اسماء صحابہ مندرج کئی ہین ؛ اور ایک کتاب التمہید موطّا امام مالک پر تصنیف کی ہی اوسنی بہلے کوئی سبقت نہین لے گیا ؛ اور کتاب الدرر فی المغازی والسیر یہہ بہی اوسکی تصنیف کی ہوئی ہی تالیف کرنی کا اوسکو خوب ڈہب آتا تہا ؛ قرطبہ سی اندلس کے غرب کی طرف چلا گیا وہان جاکر اشبونہ اور شنترین کا قاضی ہوا

وہاں کے حاکم کے واسطے جسکا نام مظفر بن الاقطس ہے کتاب تحفۃ المجالس
تین جلد میں تصنیف کر اوسمیں منتخب اچھی اچھی باتیں جو قابل مجالس کے ہوتی ہیں
یعنی علم مجلسی کے جمع کی ہیں دو چار نقلیں اوس کتاب کی بطور نمونہ تم کو لکھتا ہوں
ہیں اوس کتاب میں لکھا ہے کہ ایک روز رسول خدا صلعم نے اپنی خواب میں
یہہ دیکھا کہ آپ جنت میں تشریف لیگئے ہیں وہاں حضرت نے ایک خوشہ انگور
کا ملاحظہ فرماکر حضرت کی نظر تعجب ارشاد کیا کہ یہہ خوشہ کسکے واسطے لٹک
رہا ہے جاد ابن جنت نے عرض کی کہ حضرت یہہ ابو جہل کے واسطے ہے حضرت
کو یہہ تعجب معلوم ہوا آپ نے فرمایا کہ ابو جہل اور جنت کو کیا نسبت کیونکہ
وہ اسمیں کبھی نہیں گھسنے پاویگا اوسکا حضرت کو خلجان باقی رہا جب عکرمہ
بن ابی جہل مسلمان ہوکر حضرت کی خدمت میں مشرف ہوا آپ نے اوس خوشہ
کی تعبیر ارشاد کی کہ وہ خوشہ اوس عکرمہ کے واسطے تھا + اسیطرح سے ایک
روایت ہے حضرت جعفر بن محمد صادق سے کہ رسول اللہ صلعم نے خواب میں
دیکھا کہ ایک کتا چت کبرا حضرت کے خون میں چپڑ چپڑ کر رہا ہے اوس خواب
کی تعبیر جناب صلعم کے پچاس برس بعد شمر بن ذی الجوشن پر جسنے حضرت
امام حسین ع کا سر کاٹا تھا صادق آئی کیونکہ وہ سبب بیماری برص کے
چتکبرا تھا + اوسی کتاب میں یہہ بھی ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے حضرت ابابکر صدیق
سے فرمایا کہ اے ابابکر میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اور تو دونو ایک سیڑھی
پر چڑھے چلے جاتے تھے میں تجھسے ڈھائی سیڑھی زیادہ بڑھ گیا حضرت ابابکر
رضی اللہ نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ اللہ تعالے کی رحمت کی طرف اس
جہان فانی سے انتقال فرماجاوینگے اور میں آپکے بعد ڈھائی برس جیونگا +
اسی کتاب میں یہہ ہے کہ کسی شخص نے ملک شام سے حضرت عمر رضی اللہ سے

سے بیان کیا کہ حضرت مینی خواب دیکھا ہی کہ سورج اور چاند دو تو ستارون کا
لشکر لیکر لڑے حضرت عمر رضی اللہ نے ارشاد کیا کہ تو کسکی طرف تھا اوسنی عرض
کر کہ چاند کی طرف آپ نے ارشاد کیا کہ تو آیتہ ممحوہ کے طرف تھا العیز
مغلوب کی طرف) قسم ہی خدا کی تجکو مین کوئی خدمت یاکار نہ دونگا اور
ایسا ہی ہوا کہ وہ شخص حضرت معاویہ رضی اللہ کے ساتھ جنگ صفین مین مارا
گیا + یہہ بہی اوسی کتاب مین ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ نے یہہ خواب
دیکہا کہ تین چاند آسمان سی ٹوٹ کر میری گود مین آپڑی ہین + حضرت ابابکر
صدیق رضی نے یہہ تعبیر دی کہ تیری گہر مین تین شخص بہترین اہل زمین سے
مدفون ہونگی جب پیغمبر خدا صلعم حضرت عائشہ صدیقہ رضی کے گہر مین مدفون
ہوئی اوسوقت حضرت ابابکر صدیق رضی نے ارشاد کیا کہ ای عائشہ وہ
تین چاند خواب مین جو تو نی دیکہی تہی کہ ٹوٹ کر گود مین آپڑی ایک اون تین
چاندون مین کا یہہ چاند ہی جو دفن کیا گیا یعنی رسول مجتبی صلعم لسبب غرابت
اُن حکایات عجیب کے ہمنی یہہ نقل کر دی ہین + حافظ ابن عبد البر مذکور
شہر شاطبہ مین جو کہ مضافات اندلس سی ہی درمیان سنہ ۴۶۳ ہجری کے
مدفون ہوا تھا + اور اسی سال مین ایک عورت مسمات کریمہ بنت احمد بن
محمد المروزیہ جسنی صحیح بخاری کے روایت مکہ مین کی اور اوسپر سند
صحیحہ منتہی ہوتی ہین فوت ہوئین +

اب شروع ہوا سنہ ۴۶۴ ہجری

بیان مقتول ہونی سلطان الپ ارسلان کا

واضح ہو کہ اسی سال مین قاضی ابوطالب بن عمار قاضی طرابلس کا جو کہ اوسپر مسلط
ہو کر مستقل ریاست کرتا تھا فوت ہوا اوسکی مقام پر پہنچا اوسکا

جلال الملک ابوالحسان بن عمار قایم ہوا اوسی ابن شہر کا جوبندوبست کیا +

اب شروع ہوا سنہ ۴۶۵ ہجری

بیان وفات پانی ابن عمار قاضی طرابلس کا

واضح ہو کہ اس سال میں سلطان الپ ارسلان نے جسکا نام محمد تھا ماوراءالنہر کے طرف کوچ کرنی کی ارادہ سے جیحون پر پل بند ہوا کر قریب بیس روز کے عرصہ میں اوترا کیونکہ اوسکی ساتھہ دو لاکھہ سوار تھے + جب عبور کر کے ایک قصبہ قریب پر پہنچا حکم دیا کہ دسترخوان بچھایا جائی اوس قصبہ میں ایک قلعہ جیحون کے کنارہ پر اوس قلعہ کے محافظ مسمی یوسف خوارزمی کو معہ اون دو غلاموں کی جنکی وہ پہرہ میں تھا حاضر کیا گیا اس شخص نے باب اوس قلعہ کی کچھہ خطا کی تھی اور کوئی جرم اوس سی سرزد ہو گیا تھا بادشاہ نے حکم کیا کہ اوسکو چومیخہ کرو یعنی دو بوجہا تہہ اور دو نوپیروں میں اوسکی ایک ایک میخ ٹھوک دو اور جو ٹھکرنا مد ہو یوسف نے بادشاہ کو مخاطب کر کے کہا کہ ای مخنث مجھ جیسے آدمی کو اسطور پر قتل کرتی ہیں سچ قول سعدی + ہر کہ دست از جان بشوید + ہرچہ در دل دارد بگوید + یہہ لفظ بادشاہ سن کر بہت خفا ہوا اور کمان اور تیر منگوا کر اون دو غلاموں کو جو پہرہ پر تہی حکم دیا کہ اوسکو چھوڑ دو اور بادشاہ نی کمان کھینچ کر اوسکی تیر مارا تیر خطا کر گیا باوجودیکہ اس بادشاہ کو تیراندازی میں بہت قدرت تہی مگر تیر نہ لگا یوسف اپنی چھری نکالکر بادشاہ پر آکودا اور بادشاہ مسند سے گھبرا کر اوٹھا یوسف نے اوسکی مونہہ پر ایک ہاتہہ چھری کا مارا بادشاہ کی ہاتہہ بار لی ہی ایک اور شخص جو بادشاہ کی سر پر کھڑا تھا جسکو سعدالدولہ کہتی تہے اوسکو بہی زخمی کیا + بعد ازاں ایک فراش نے

نی یوسف مذکور کے سر مین ایک موگری ماری وہ گر پڑا ترکون سنے اوسکے
ٹکری کر دئی — بادشاہ نی اوسوقت لوگون کیطرف مخاطب ہوکر کہ وہ
مجروح تہا یہہ کہا کہ کل کی روز جب مین ٹیلہ پر چڑہا تو مری نیچے سے زمین
میرے لشکر کی بوجہہ سے ہلتی ہے اوسوقت میری خیال مین یہہ آیا کہ مین
دنیا کا ایسا بادشاہ ہون کہ کوئے میرا مقابلہ نہین کرسکتا اور نہ کرسکیگا
اسس غرور شکنی کیوے اسطے خدا تعالی نی ایک ادنی شخص کے ہاتہہ سی جو اوسکی
مخلوقات مین سے بہت ضعیف تہا مجکو عاجز کر دکہلایا تم گواہ رہو کہ مین اب
توبہ کرتا ہون خدا تعالے کی ساہمنی اور اوس خیال باطل کا عفو چاہتا ہون
یہہ بادشاہ سولوین تاریخ ربیع الاول کو نکلا تہا اور دسوین ربیع الآخر
سنہ ہذا کو فوت ہوا عمر اوسکے چالیس برس کئی مہینی اور چند روز کی
تہی بروقت وفات اپنی بیٹے ملک شاہ کے نام وصیت ملک کی کر گیا تہا
وہ اوسکی ہمراہ ہی تہا اسلئی عام لشکریون نے اسمین ملک شاہ کے واسطے
حلف کی اور وہ سلطنت کرنی لگا — وزارت کا والی نظام الدولہ وزیر
بادشاہ الب ارسلان کا رہا جب ملک شاہ بادشاہ ہوا اوس نی
بلاد ماورار النہر سے طرف خراسان کے معہ لشکر معاودت اور مرجعت
کی اور بغداد اور تمام اطراف مین موافق قاعدہ اپنے باپ کے قاصد بہیجکر
اپ خطبہ خوانی شروع کروائے اور نظام الدولہ حسب دستور وزیر
رہا اور وہی اوسکا حکم مثل زمانہ سابق کی نافذ رہا جب ملک شاہ اپنی
ملک مین قرار پا چکا تب اوسکا چچا قاروت بیگ حاکم کرمان کا اوسکی
اطاعت سی نکل گیا ملک شاہ نے فوراً اوسپر لشکر کشی کی وہ بہی آمادہ
جنگ کا ہوکر مقابلہ پر آیا جب دونو صفین آمنی سامنے ہو گئین ایک بہاری

لڑائی اونمیں ہوئی اوس لڑائی میں قاروت بگ کو شکست ہوئی ملکشاہ
کی روبرو گرفتار کرکے حاضر کیا گیا ملکشاہ نے حکم دیا کہ اسکو پھانسی دیجائے
اوسکا گلا گھونٹ کر مار ڈالا اور اوسکے اولاد کو ریاست کرمان کی
بشرط اطاعت عطا ہوئی جب ملکشاہ نے یہہ فتح پائی تھی تو تھوڑیوں کو لشکری
لوگوں سے بہت اذیت ہوئی تھی اسلئے ملکشاہ نے سب انتظام امور
نظام الملک کے حوالہ کیا اور اوسکو اور دیگر جاگیر سوا اوسکے جو اوسکی
قبضہ میں تھی زیادہ دئی ازانجملہ شہر طوس ہے اور بسبب مسرت خاطر مبارک
کے اوسکو بہت خطاب دئے گئے ازانجملہ ایک خطاب اتابک ہی (اصل میں
یہہ لفظ اتابک ترکی سے ہی معنی اسکے باپ امانت دار کی ہیں) نظام الملک نے
سیاست اور تدبیر ملک بہت اچھی طرح کی

بیان اخبار مستنصر علوی خلیفہ مصر کا اور مقتول ہونا ناصر الدولہ کا

واضح ہو کہ والدہ مستنصر علوی خلیفہ مصر کے حکومت زمانہ میں مستنصر پر غالب
تھی اوسکے وقت میں یہہ ہوا کہ غلامان شاہی ایک طرف مجتمع ہوکر ترکوں
سے لڑے اور ناصر الدولہ (وہ ناصر الدولہ بن حمدان کے پوتوں میں
سے ہے) جو بڑی سپہ سالاروں مصر سے اگتیت تھا اوسکیطرف
تمام ترک ہو گئے اور اونمیں اور غلاموں میں چند لڑائیاں واقع ہوئیں
ناصر الدولہ نے مصر کا محاصرہ کرکے خورسد یا غلہ وہاں باہر سے جانے

خشکی ادہر تری کی راہ سے جو آتا تہا وہ سب بند کردیا اسلیئی وہان نرخ مہنگا ہوگیا اور قحط پڑگیا اور جو کچہہ مستنصر کے خزانون مین تہا سب معدوم ہوگیا تہا یہانتک کہ اسباب بیچنی کی واسطے نکالا گیا — اور کہتی کا محاصل بہی بسبب راہ زنی اور محاصرہ کی شہر مین نہ آنی پاتا تہا آخرکار یہہ ہوا کہ ناصر الدولہ مصر پر مستولی ہوا اور غلام بہاگ کر الگ الگ شہرون مین منتشر ہوگئے ناصر الدولہ نے اپنا بندوبست کرکے مستنصر کی والدہ کو گرفتار کیا اور عوض حکم رانی کی اوسکو پچاس ہزار دینار دئی اور مستنصر کو اوسکی جورو اور بچون سی علیحدہ کرکے محبوس کیا اسیطرح ۴۶۴ھ پر ۴۶۴ھ اور ما قبل اوسکا انہین شورش اور ہنگامون مین گذرا — ناصر الدولہ نے اتنا مستنصر کو ذلیل کردیا کہ اوس کی شان و شوکت کہٹ گیا اب حال مستنصر کا یہہ ہوا کہ ایک بوریہ پر بیٹہتا اور سوا بوریہ کے اوسکو کچہہ میسر نہ آتا تہا اس ذلت سی اوسکو یہہ منظور تہا کہ القایم عباسی کی نام کا خطبہ پڑہے — یہہ حال ایک بڑی سپہ سالار ترکون کی جسکا نام دکز تہا سنکر ایک گروہ کی ساتہہ گٹہہ کر یہہ تجویز کی کہ ناصر الدولہ کو مروا ڈالئی چنانچہ وہ لوگ اپنی گہات پر اوس کے گہر کے دروازہ پر جا لگی اور ناصر الدولہ بیخبری مین اکڑتا ہوا نکلا دیکہتی ہے اوسکی تلوارین اوسپر دفعتہً پڑنی لگین یہانتک کہ ٹکڑی اوسکے اوڑا کر سر اوسکا کاٹ لیا — اوسکو قتل کرکی ہے فخر العرب کو بہی جو ناصر الدولہ کا بہائی تہا قتل کیا — ان دونونکے مارنی ہی مصر مین تلاش اولاد حمدان کی ہونے شروع ہوگئی جو لوگ اوس کی اولاد مین پائی یکقلم سبکے سر اوڑائی یہہ مقابلہ ۴۶۵ھ مین واقع ہوا تہا مگر سلطنت مصر کے حالت اضطراب مین ہنوز تہی کوئی نئے سر دہرا نہ تہا جب ۴۶۶ھ شروع

ہوئی تب ایک امیر امراے مصر میں سے بدر الجمالی مصر کا والی ہوا اوسی ذکر اور
وزیر اس کے دیہ کو مار کر سلطنت کی اور بندوبست ملک کا خوب کیا جیسا کہ ہم
آگے ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالے اور اسی سال میں امام ابو القسم عبد الکریم
بن ہوازن بن عبد الملک القشیری نیشاپوری مصنف ایک رسالہ وغیرہ کی
نے وفات پائی یہ شخص فقیہ اور اصولی اور مفسر اور کاتب صاحب فضائل
کثیر تھا — اس فقیہ کے پاس ایک گھوڑا تھا کسی اوسکو بطور ہدیہ دیا تھا اوس
گھوڑے پر بیس برس تک چڑھا کیا جب شیخ مذکور مرگیا تو گھوڑے نے مطلق نہ
گھاس کھائی نہ پانی پیا ایک ہفتہ کے بعد وہ بھی مرگیا پیدایش اوسکی ۳۷۶ھ
میں ہوئی علم تصوف میں وہ شخص امام تھا اور اصول دین کی ابو بکر بن فورک
والی اسحاق الاسفراینی سے پڑھی تھی تفسیر اوسکی بہت اچھی ہے اور شعر بھی کہے اور
اسی سال میں علی بن الحسن بن علی الفضل مسمی جو کہ معروف تخلص صردر
شاعر مشہور تھا وفات پائی باپ اوسکا ملقب بلقب شحنہ صرور تھا جب اوسکا
بیٹا مذکور بالغ ہوا اور شعر اچھے کہنے لگا اوس وقت سے اوسی لقب صردر پایا

اب شروع ہوا ۴۶۶ھ ہجری

واضح ہو کہ اس سال میں نہر دجلہ طغیانی پر جانب شرقی اور غربی بہا یہاں تک پہلی
اور اسی روانی کہ جانب شرقی اور کچھہ غربی ڈوب گئے اور لوگوں کی گھروں میں
پانی بہت گھس گیا بلکہ ٹیلوں سے اوپر تک پانی آگیا اور ایک مقبرہ جو بنام
مقبرہ احمد مشہور ہے وہ بھی ڈوب گیا اور مشہد باب التبن کا بھی آب برد
ہوا اس طغیانی کی سبب سے بہت آدمی ڈوب کر مرگئے تھے

اب شروع ہوا ۴۶۷ ھ ہجری

اسی سال مین بدر جمالی مصر مین آپہنچا تہا اصل حقیقت یہہ ہی کہ بدر مذکور سواحل شام کا حاکم تہا مستنصر علوی سنے اپنا حال معہ شکایت زمانہ اور اختلال سلطنت کی اوس کی پاس لکہہ کر بہیجا وہ عین موسم سرما مین کہ اون دنونمین جہاز رانی نہین ہوتی دریا کی راہ بحفاظت خدائے قدیر کے مصر مین صحیح وسلامت جا پہنچا ونا جاتی ہی تمام امرا کبار اور سپہ سالار ذی اقتدار کو پکڑ کر سب کا مال لوٹ کر مستنصر کے پاس بہیجدیا اور منار الدولہ کو بندوبست ملک کی واسطے مقرر کر کی اور سلطنت کو مضبوط و محکم کر کے اسکندریہ کے اور دمیاط کی طرف گیا اون دونو شہرونکا بہی انتظام کر کے مصر کو مراجعت کی اور پہر وہان سی صعید مین جا کر مفسدین کی بیخ کنی کر کے قوانین بندوبست بلاد کی محکم کئی کہ رعیت کی ساتہہ بہی سلوک کیا چنانچہ کہنڈرات کی پہر کر تعمیر کی اوس کی سبب سی مصر مین معہ اوس کے مضافات کی خوبتیرین وجہ سے ابادی ہوگئی

بیان وفات بانی قایم کا درمیان اسی سال کی

واضح ہو کہ درمیان اسی سال کی جمعرات کی رات تیرہوین شعبان کو القایم بامر اللہ عبد اللہ جسکے کنیت ابو جعفر ہے وہ ابن القادر احمد بن الامیر اسحاق بن المقتدر باللہ جعفر بن المعتضد احمد سے ہے فوت ہوا اوس کے فوت ہونی کا باعث یہہ ہوا تہا کہ رگمت اوس کی سرخ ہوگئی تہی اسیواسطے اوس کے فصد لی تہی رات کو سوتے ہوئے وہ پٹی کہل گئے اسلئی فصد جاری ہوگئی

اور جوں ہی اوسمیں بہت لکل گیا اور وہ بید میں پڑا ہوا سویا گیا اور کوئی
اوس کی پاس ہی اوسوقت نہ تہا جب انکہ کہلی تو دیکہا بدن میں کچہہ طاقت نہ
تہی اوسے جانا کہ اب مین مرجاؤنگا فوراً اپنی وزیر ابن جہیر کو اور فقہا عدول
کو بلاکر یہہ کہا کہ میں اپنے پوتی عبد الله بن ذخیرة الدین محمد بن القایم کو اپنا
ولیعہد تمہاری سامنی کیا تم گواہ رہو بعد ازاں راہی سلطنت ملک لایزال
کو ہوا عمر اوس چہہتر برس تین مہینی بیئے دن کی تہی اور سلطنت اوسکی چوالیس
برس اٹہہ مہینی پچیس روز کی بعضی کہتی ہیں کہ چہالویں برس چند مہینی کی عمر تہی

بیان خلافت مقتدی بامر الله کا

واضح ہو کہ یہہ خلیفہ خلفای عباس میں سے ستائیسواں ہے جب کہ قایم
بامر الله ملک جاودانی کو سدہاری تو اونکے پیچھے اونکی پوتے المقتدی بامر الله
عبد الله ابن محمد ذخیرة الدین بن القایم کی خلافت کی بیعت کی گئی ان لوگون
مفصل الذیل نے حاضر ہوکر اوسکے بیعت کی وہ یہہ ہیں موید الملک بن نظام الملک
— وزیر ابن جہیر — شیخ ابو اسحاق شیرازی — اور ابن الصباغ —
اور نقیب النقباء اور طراد الزینبی — اور قاضی ابو عبد الله دامغانی
و غیرہ اور روسا و کبار و اعیان سلطنت نے بہی آکر بیعت کی کیونکہ قایم کی کو
بیٹا سوای اس لڑکی کے نہ تہا اسلئی کہ محمد بن قایم جسکا لقب ذخیرة الدین
ہے وہ تو اپنی باپ قایم کے زندگی ہی مین مرگیا تہا جب محمد مذکور مرگیا اور
مسلمان قایم کو بہت رنج و ملال ہوا کیونکہ اوسکے نسل ہے گویا اور
منقطع ہوگئی تب ایک کنیزک مسماة ارجوان نے بیان کیا کہ مجکو محمد مذکور کا
کا حمل ہے اوس لونڈی سی یہہ حضرت یعنی عبد الله المقتدی چہہ مہینی بعد اوسکے

مرلی محمد کے پیدا ہوئے اس لڑکی کی پیدا ہونی سے سلطان قایم کو بہت خوشی اور
فرح حاصل ہوئے جب وہ لڑکا بالغ ہوگیا اوسوقت المقتدی نی اپنا ولیعہد اوسکو
مقرر کردیا — اسی سال مین ملک شاہ اور نظام الملک نے ایک گروہ نجومیون کا جمع
کرکے نوروز کا دن جس روز کہ نزول شمس کا اول برج حمل مین ہو مقرر ہوا پہلے
اوسی جیسا نزول شمس کا نصف حوت مین ہوتا تہا تب نوروز شمار کیا جاتا تہا آب
وہ مقرر کردیا گیا — اسی سال مین سلطان ملک شاہ نی ایک رصد بنوائے
بہت لوگ فاضل اوسکے بنانی کے واسطے جمع کئی تہے اونہین ابراہیم الخیام —
اور ابو المظفر اسفرائنی — اور میمون بن النجیب واسطے یہہ لوگ بیٹہی تہے
اس رصد کی بنائی پر بہت مال خرچ ہوا لیکن وہ طیار نہ ہونے پائے تہی کہ
ملک شاہ ملک بقا کو درمیان ۴۸۵ھ کے تشریف لیگئے اور رصد بہی جاتی رہی
سب بگڑ گئے

اب شروع ہوا ۴۶۸ھ ہجری

اس سال مین اتسز دمشق پر قابض ہوگیا ہمنی سنہ ۴۶۱ مین یہہ بیان کیا ہی کہ اتسز نے
شہر الرملہ لے لیا اور دمشق پر حصار کی ہوئی پڑا تہا لیکن وہ محاصرہ چہوڑکر
چلا گیا تہا جب اوسے سنا کہ ایام قحط اور نرخ وہان کا بہت مہنگا ہی سمجہ
گیا کہ لشکر دمشق اب تاب مقابلہ کے نہ لاوی گا فوراً آکر اپنا عمل دخلہ اس سال
مین کرلیا اور علویون کے نام کا خطبہ بالکل قطع کردیا چنانچہ اوسکے بعد پہر
علویون کے نام کا خطبہ مطلق نہین پڑہا گیا عباسیو نکا خطبہ جمعہ کے روز پانچوین
ذیقعدہ کو شروع ہوگیا اور مقتدی بامر اللہ کے نام کا خطبہ پڑہا گیا
اور حی علے خیر العمل کا کلمہ اذان مین کہنا متروک ہوگیا منادی ہوگئی کوئی

اسطرح کی اذان دی کہی اسی سال میں ابوالحسن علی بن احمد بن متویہ الواحدی کے
انتقال جاودانی فرمایا اس مصنف کی کتاب وسیط — اور بسیط اور وجیز تفسیر میں
تصنیف کی ہیں یہہ شخص بنا یورکار مبوالا ہی او سکو متوی اسواسطے کہتی ہیں کہ
دادا اوسکا متویہ تہا اوس کے نسبت کرنے متوی کہنی لگے ہیں — اور — واحد
نسبت طرف الواحد بن میسرہ کی اپنی زمانہ مین علم نحو اور تفسیر مین استاد تہا۔
اوسنے دیوان متنی کے ہی شرح کی ہے ایسی کوئی شرح دیوان متنی کی خود
میں بہیں ہے جیسے کہ وہ ہی — یہہ واحدی ثعلبی کا شاگرد رشید بہا لست مرض
مرس کی بیتا بور ہے ہیں وفات پائی اور اسی سال میں شریف ہاشمی ابوجعفر
مسعود بن عبدالعزیز المعروف بالبیاض الشاعر مشہور تہی وفات پائی ہاں
او سکو اسواسطے کہتی ہیں کہ کوئی شخص اوس کے اجداد میں سے ہمراہ عباسیوں
کی جماعت کی سفید کپڑی پہنی ہوئے تہا اور وہ سیاہ لباس پہن رہی ہے
بادشاہ لی پوچہا کہ سفید کپڑون والا یہہ کون ہے اوس روز سے بیاض لقب
اوسکا ہوگیا

اب شروع ہوا سنہ ۴۶۹ ہجری

واضح ہو کہ اسی سال میں اتسز حاکم متغلب دمشق کا طرف مصر کی گیا اور
وہاں سی شکست کہا کر ملک شام میں آیا کہتی ہیں کہ اسکو بعد جنگ وجدل
حامیین کی ہزیمت ہوئی اور بعض مورخین نے یہہ بیان کیا کہ ابہی نوبت جنگ
کی نہ پہنچی تہی کہ وہ شکست کہا کر چلا گیا اور اوس کی اعوان میں سے بہت
مارے گئی

مخفی نرہے کہ ابن امیر نے محمود بن شمل الدولہ نصر بن صالح بن مرداس

مر درس کلاں والی حلب کے مرنے کو اسی سال مین ذکر کیا ہی — مگر مینی درمیان تاریخ
حلب کے جو کہ تصنیف کی ہوئے کمال الدین معروف بابن العدیم کی ہی یہہ پایا ہی
کہ محمود مذکور ۴۲۷ھ ہجری مین بیمار ہوا تہا اوس بیماری سے اوس کی انتڑیون مین
زخم پڑ گئے اون زخمون کے سبب جان بحق ہوا اور آخر عمر مین وہ بہت بخیل
ہو گیا تہا اوس کے مرنے کے بعد بیٹا اوسکا نصر بن محمود بن نصر بن صالح بن مرداس
الکلابی مسند نشین ہوا اوس کے مدح ابن حیوش نے ایک قصیدہ مین کی ہے
اوسکے قصیدہ کی یہہ تین شعر سبہے ہین

ثمانیة لم تفترق مذ جمعتها ۔ فلا افترقت ما ذبّ عن ناظر شفر

ضمیرک والتقوی وجودک والغنی ۔ ولفظک والمعنی وعزمک والنصر

وکان لمحمود بن نصر سجیة ۔ وغالب ظنی ان سیخلفها نصر

اور عطیہ ابن حیوش جب محمود کے مدح کیا کرتا تہا وہ ایک ہزار دینار دیا کرتا
نصر مذکور نے بہی اوسکو موافق عطا اپنے والد کے ایک ہزار دینار دئی
اور کہا کہ اگر تو یہہ کہتا یعنی (وغالب ظنی ان سیضعفها نصر) یعنی گمان غالب مجکو
یہہ ہے کہ دوچند دیگا نصر) تو البتہ مین دوچند تجکو دیتا مگر وہ شراب خوار
بہت تہا رات دن شراب کے نشہ مین رہتا تہا ایک روز شراب کے نشہ مین
یہہ سوجہی کہ ترکمانون پر جنکو اوسکے باپ نے حلب پر مستولی کیا تہا خروج
کیا وہ لوگ شہر مین تہی اونکے قتل کا جب اوسنے ارادہ کیا ایک نے اونمین
سی تیر کہینچ کر مارا وہ لگتی ہے تیر کے مر گیا جب نصر مقتول ہوا اوس مرنے کے
بعد اوسکا بہائی سابق بن محمود بادشاہ حلب کا ہوا — ابن اثیر نے نصر
مذکور کے تاریخ وفات نہین بیان کی مگر مینی تاریخ حلب تصنیف کمال الدین
المعروف بابن العدیم کے مین یہہ دیکھا ہی کہ عید الفطر کے روز ۴۶۸ھ مین

بعد ماریہ شنے عید الفطر کے موسم ربیع میں وفات پائی کیونکہ وہ یہہ کہتا ہی کہ
بعد بن محمود عید کے روز بہت اچھا لباس تکلف تمام پہنکر نکلا اور اچھی اچھی لباس میں
اور لوگ بھی پہنکر اوس کے گرد جمع ہوئے اور ابن حیوس شاعر حاضر ہوا اور ماڑ شا
میں اوسے ایسا قصیدہ پڑھا یہہ شعر اوس قصیدہ کا ہے

اوس محفل میں بعد مذکور نے شراب کا دور شام تک جاری رکھا اوسی لشہ میں
یہہ خیال آیا کہ ترکوں کو قتل کرکے ان کے گہروں کو لوٹ لینا چاہئے خیال چہ اون پر
حملہ کیا ایک ترک نے اوس کے حلق میں ایسا تیر مارا کہ ٹیڑا کر دیا یہہ قتل بعد روز پنجشنبہ
شروع شوال ۴۶۵ ہجری میں واقع ہوا جب بعد مارا گیا اوس کے بعد بھائی اوسکا
سابق ابن محمود وارث سلطنت ہوا۔ اور اسی سال میں طاہر ابن احمد بن ابا
ساد الجرے مصر کے رہنے والے نے بھی وفات پائی یہہ شخص جامع عمرو بن العاصی
کی چہت پر سے جو کہ مصر میں تہا گر پڑا تہا گرتے ہی ہے فوت ہو گیا

اب شروع ہوا ۴۷۰ ہجری

اس سال میں عبد الرحمن بن محمد بن اسحاق اصفہانی حافظ نے وفات پائی
اس شخص کے بہت تصنیف ہیں ازانجملہ تاریخ اصفہان نے بھی ہے ایک فرقہ
جسکو عبد الرحمانیہ کہتے ہیں اون لوگوں کا جو کہ عقیدہ ایسا ہے جیسا یہہ عقیدہ
رکہتے تہے اسواسطے اوس فرقہ کو عبد الرحمانیہ کہنے لگے

اب شروع ہوا ۴۷۱ ہجری

بیان استیلاء سلطان تتش کا دمشق پر

واضح ہو کہ اسی سال تاج الدولہ تتش ابن السلطان الب ارسلان دمشق پر قابض ہو گیا اور سبب اوسکا یہہ ہے کہ اوسکے بہائی سلطان ملک شاہ نے اوسکو ملک شام سعہ اون شہروں کے جو وہ فتح کرے عنایت کر دئی تہی پہلی تاج الدولہ تتش حلب پر گیا — اور بدر الجمالی امیر افواج مصر نے لشکر واسطے محاصرہ کرنی اتسز کے دمشق پر بہیجا تہا اتسز نے قاصد تتش کی پاس بہیج کر مدد طلب کے تتش اون ایام مین حلب کا محاصرہ کی ہوئے پڑا تہا اسلئی تتش دمشق کو گیا جب وہ اوسکے نزدیک پہنچا مصر کا لشکر ماری خوف کی بہاگ گیا جب دمشق پر جا پہنچا تب اوسوقت اتسز بادشاہ کی ملاقات کی واسطے نکلا سلطان تتش نی یہہ بڑا جانکر اتسز کو گرفتار کرلیا اور کہا کہ تو ہماری استقبال کے واسطے نہ آیا جب شہر پر آئے جب ملاقات کو نکلا اسی جرم کے سبب وہ گرفتار ہو کر مقتول ہوا یہہ شہر بی لڑی لڑائی ہی سلطان تتش کے ہاتہہ آگیا بادشاہ مذکور نے وہان داخل ہو کر خوش خلقی اور نیک سیرت استعمال مین لانے شروع کی

اب شروع ہوا ۴۷۲ ہجری

اسی سال مین ملک ابراہیم بن مسعود بن محمود بن سبکتگین نے والی غزنہ نی بلاد ہند فتح کئی تہی وہان جاکر بہت مال لوٹا اور بہیج سلامت غزنہ کو مراجعت کی

بیان مالک ہوجانی مسلم بن قریش کا شہر حلب پر

واضح ہو کہ اس سال میں شرف الدولہ مسلم بن قریش بن بدران بن المقلد بن المسیب والی موصل طرف حلب کے گیا اور اوسکا محاصرہ کیا آخر کار ۳۷۳ھ میں شہر اوسکے ہاتھ آیا — بعد ازاں قلعہ کا محاصرہ کیا اور سابق مذکور کو لکھا کہ تم قلعہ سے بھی اوترآو اور دتاب کو بھی نکال لاؤ یہہ دونو محمود بن نصر بن صالح بن مرداس کے بیٹے تھے چنانچہ ایسا ہے ہوا کہ قلعہ سے لے لیا اور اسی سال میں نصر بن احمد بن مروان والی دیار بکر نے وفات پائی اوس کی بعد بیٹا اوسکا منصور بن نصر گدی نشین ہوا اوسکے دربار کا مدبر دولت ابن الانباری تہا — اور اسی سال میں ابو الفتیان محمد بن سلطان بن حیوس شاعر مشہور مداح نصر بن محمود والی حلب کا فوت ہوا

اب شروع ہوا ۴۷۴ھ ہجری

اس سال میں درمیان شافعیوں اور حنبلیوں کے اختلاف اور فتنہ قایم ہوا تہا اور اسی سال میں خلیفہ مقتدی نے شیخ ابو اسحاق شیرازی کو اپنا ایلچی بناکر سلطان ملک شاہ اور نظام الملک کے خدمت میں بہیجا چنانچہ وہ بعد اوسکے طرف خراسان کی گیا اور سردار عراق ابو الفتح بن ابی اللیث کا شکوہ اور گلہ کیا بادشاہ مذکور اور نظام الملک نے شیخ ابو اسحاق کی بڑی عزت کی اور اوس کے اور امام الحرمین ابو المعالی جوینی کے درمیاں شاہی نظام الملک کے مناظرہ کروایا — آخر کو ابو اسحاق نے اپنا مطلب جس کی لئی خلیفہ مقتدی نے اوسکو بہیجا تہا پورا کر لایا اور جمیع فرمان خلیفہ سے اوس عمدہ مذکور کا دست تعدی اوٹہا دیا گیا اور جو رنج اوسے پہنچا تہا دور کیا اور اسی سال میں

سال مین ابو نصر علے ابن الوزیر ابو القاسم ہبتہ اللہ بن ماکولا مصنف کتاب الاکمال نے وفات پائی پیدایش اوس کی ۴۲۲ھ مین ہوئی تھی اس کے غلامون نے جو کہ ترک تہے شہر کرمان مین اوسکو قتل کر ڈالا تہا

اب شروع ہوا ۴۷۶ھ ہجری

درمیان اسی سال کے ماہ جمادی الاخرہ مین شیخ ابو اسحق ابراہیم بن علی شیرازی فیروز آبادی نے وفات پائی فیروز آباد ایک شہر فارس مین ہی اوسکو شہر جور بھی کہتی ہین اوس کی پیدایش ۳۹۳ھ مین یا ۳۹۶ھ مین حسب اختلاف ہوئی تھی اپنی زمانہ مین درمیان علم اور زہد اور عبادت کے وہ بے نظیر تہا یہہ شخص فیروز اباد مین پیدا ہوا وہین نشو ونما پائی شیراز مین جاکر علم فقہ سیکہا بعد ازان بصرہ کو آیا وہان سے بغداد کو درمیان ۴۱۵ھ ہجری کی گیا اپنی زمانہ مین درمیان علم مذہب اور علم خلاف آمد اصول کی یکانہ تہا اسنی مہذب اور تنبیہ اور تلخیص اور نکت اور تبصرہ اور لمع اور رؤس المسائل تصنیف کئی ہین وہ شخص فصیح تہا نظم اوس کے اچھی ہوتے تہی اور مستجاب الدعوۃ اور بے تکلف آدمی تہا جب خلیفہ مقتدی کا ایلچی ہوکر خراسان کو گیا اوسوقت اوسنے یہہ بیان کیا کہ کوئے ایسا گانو یا شہر نہین ہے جسمین کوئی میرا شاگرد خطیب یا قاضی وہان کا یا میرے ملاقتو نہین سے نہ ہو اسی سال مین حجاج بن یوسف بن سلیمان اعلم شنتری نے وفات پائی اوسنے قرطبہ مین جاکر علم عربیۃ اور ادب تحصیل کئی تہی یہہ شخص اپنی وقت کا امام تہا حماسہ

کی اوسنے شرح کی ہے شنتریہ ایک شہر ہے اندلس میں اوسی کے طرف منسوب ہے

اب شروع ہوا سنہ ۴۷۵ ہجری

اس سال میں فخر الدولہ بن جہیر نے بہت فوجیں ملک شاہ سے لیکر شرف الدولہ
مسلم بن قریش پر چڑہائی کی بعد ازاں بادشاہ نے اور لشکر باس فخر الدولہ کی بہیجا
اس لشکر کا امیر فوج امیر ارتق بن اکسک تہا (اوسکو اکسب بہی کہتے ہیں مگر
اول اصح ہے) یہہ شخص ملوک ارتقیہ کا جد ہے بعد ازاں یہہ ہوا کہ شرف الدولہ
مسلم نے شکست کہائی اور آمد میں محصور ہوا امیر ارتق نے آمد پر اوترکر اوسکا
محاصرہ کیا مسلم ابن قریش نے اوتنی یہہ درخواست کی کہ مجکو اس دم میں کسی جا
کو نکل جاوں تمکو اتنا کچہہ زر کثیر جو اوسکے درمیان ٹہر گیا تہا دیتا ہوں چنانچہ اکیسویں
تاریخ ربیع الاول سنہ ہذا کو شرف الدولہ وہاں سے نکلکر رقہ کے طرف کوچ کر گیا
وہاں جاکر جو ارتق سے وعدہ کر آیا تہا اتنا روپیہ بہیجدیا بعد ازاں سلطان
عمید الدولہ بن فخر الدولہ بن جہیر نے بہت لشکر آراستہ کرکے ہمراہ اقسنقر قسیم الدولہ
کی طرف موصل کے روانہ کیا اوسپر عمید الدولہ مستولی ہوا یہی اقسنقر والد
عماد الدین زنگی کا ہے بعد ازاں بادشاہ نے مؤید الدولہ بن نظام الملک کو پاس
شرف الدولہ کے عہد و پیمان کرکے اوسکو امن دیکر بلوایا چنانچہ شرف الدولہ
مؤید الدولہ کے پاس حاضر ہوا وہ ملک شاہ بادشاہ کی پاس بوازیج میں اوسکو
لیگیا شرف الدولہ چونکہ بہت مفلس بسبب جاتی رہی اسی مال کے ہوگیا تہا مفلسی اوسنے
نذر اور پیشکش بادشاہ کے واسطے فرس گہوڑی مراد لیکر بادشاہ کی نذر گذرانی
اونمیں ایک گہوڑا اوسکے چہڑنے کا تہا جسپر وہ ایک جنگ مشہور میں چڑہا تہا

چڑہ کر تا تہا اور جان بچاکر صحیح سالم نکل آیا تہا اوس گہوڑی کا نام بشارا تہا وہ گہوڑا سب گہوڑون سے گہٹ دوڑ مین اگی نکل جاتا تہا چنانچہ بادشاہ نے واسطے امتحان کی گہڑ دوڑ کروائے وہ سب سے آگی نکل گیا بادشاہ ماری خوشی کے کہڑا ہوگیا اوس گہوڑیکو بادشاہ نے بہت پسند کیا اور سبب اوس کے مسلم سی بہت خوش ہوا اور خلعت دیکر اوسکو اوس کے شہرون پر پہر مقرر کرکے بحال کردیا

بیان فتح کرنی سلیمان بن قطومش کا انطاکیہ کو

درمیان اسی سال کے سلیمان بن قطومش سلجوقی والی قونیہ — اور اقصرا وغیرہ کی بلاد روم سے ملک شام کے طرف کوچ کرکے شہر انطاکیہ فتح کیا یہہ شہر ابتدا ۳۵۸ھ سی ایک حاکم نصرانی کی پاس سلطنت روم مین شامل تہا سلیمان نے اس سال مین اوسکو فتح کیا

بیان مقتول ہونی شرف الدولہ مسلم کا اور مالک ہونی اوسکی بہائی ابراہیم کا

واضح ہو کہ جب سلیمان ابن قطومش انطاکیہ فتح کرچکا تب اوس کی پاس شرف الدولہ مسلم بن قریش والی موصل و حلب نی ایک ایلچی کی ہاتہہ یہہ کہلا کر بہیجا کہ اہل انطاکیہ اول مین جو خراج دیتی تہی وہ تو ہمی بہیجو دیا کر سلیمان نے نہ مانا اور کہا کہ والی انطاکیہ نصرانی تہا تو اوسے بطور جزیہ کے خراج لیتا تہا چونکہ مین مسلمان ہون ہرگز نہ دونگا اور نہ دیا اسلئے جانبین نے لشکرکشی کرکے چوبیسوین ماہ صفر ۴۷۸ھ ہجری

میں طرف مصافات الشاکیہ کے لڑائی کے مسلم کی لشکر نے شکست کہائی اور شرف الدولہ
مسلم لڑائی میں مارا گیا اوس کی سامنے چار سو جوان حلب کا تہ تیغ ہوا پہلے ہی ہم
دیگر مقتول اوس کے کالستے درلی ہول جواقات کی بیان کرچکے ہیں وہ شرف الدولہ
مسلم بن قریش بن بدران بن المقلد بن المسیب کہہ کا بیٹا تہا — مسلم بن قریش
مذکور نے اپنی مملکت بہ لست اور مالکان اس سلطنت کی بہت وسیع کرلئے تہے
کیونکہ اوس کی سلطنت سندیہ سے لیکر جو نہر عیسے پر واقع ہی مسیح اور دیار ربیعہ
اور مصر تک جو کہ جزیرہ میں سے ہی واقع تہی اور حلب اور جو اوس کے مابین اور
جا مردوس کے پاس موصل وغیرہ ہیں وہ بہی اوس کے قبضہ اقتدار میں اوسی داخل
کرلی تہے — مسلم مذکور اپنی ملک کی سیاست اور انتظام خوب طرح پر کرتا تہا
اوس کے سلطنت میں امن اور عدل زور اوروں تہا جب وہ قتل ہوگیا تو بنی عقیل
نے اوس کے بہائی ابراہیم بن قریش کے پاس جاکر جو کہ قید میں محبوس تہا اوسکو
نکال کر بادشاہ بنایا یہہ شخص بہت برس قید میں رہا طاقت قید سی ہوگیا تہا کہ
جب وہ بادشاہ ہوا تو قید خانہ میں سے نکلکر چل نہ سکا اور اسی سال میں ملکشاہ کا
ایک بیٹا سنجار میں پیدا ہوا اوسکا نام احمد رکہا گیا لبعد ازاں سنجار ہی اوسکو لوگ
کہنے لگے ہی بادشاہ بنام سنجر مشہور ہے اس کے حالات ہم آگی لکہیں گے ایسا نقل کیا
ہی مورخوں نے میرے نزدیک یہہ ہے کہ اسکا نام ترکون کے عادت پر رکہا گیا
ہی کیونکہ وہ لوگ اپنی زبان میں سنجر اوس شخص کو کہتی ہیں جو نیزہ زن ہو لوگوں
نے صاد کا سین کرلیا اور سنجر کہنے لگے یہہ غلطی عوام کے ہی اسی سال میں ابو النصر
عبدالسید بن محمد بن عبدالواحد بن الصباغ فقیہ شافعی مصنف کتاب شامل
— اور کامل — اور کتاب المسائل وغیرہ نے وفات پائی کئی برس بیمار
ہو کی رہ کر اوٹہا کے مرا پیدائیش اوس کے سنہ میں ہوئے تہے اور قاضی

قاضی ابو عبداللہ الحسین بغدادی نے بہی جسکا عرف ابن فقال تہا وفات پائے
یہہ شخص ایک شیخ شیوخ اصحاب شافعی رضی سے ہی وہ باب الازح کا قاضی
بہی تہا

اب شروع ہوا ۴۷۸ھ ہجری

اسی سال مین فرنگی لوگ مشہر طلیطلہ پر جو اندلس مین کا ایک شہر ہے قابض ہو گئی
تہی — بعد محاصرہ سات برس کے الفونش کے یہہ شہر فرنگیون نے فتح کیا سبب
اسکا یہہ تہا کہ وہان کے رئیسون مین اختلاف اور نا اتفاقی ہو گئی ہتے جب سال
۴۷۸ھ مین گذرا — اسی سال مین فخر الدولہ بن جہیر شہر آمد پر مستولی ہوا بعد از ان
میافارقین اور سے لی پہر جزیرہ ابن عمر پر قابض ہوا اس جزیرہ مین بلاد
بنی مروان کے واقع ہین اوسمیر منصور بن نصر بن احمد بن مروان جو کہ پچہلا بادشاہ
بنی مروان سے تہا حکومت کرتا تہا اوسکے ہاتہ سے وہ جزیرہ اوسنی چہین لیا
اس جزیرہ کے چہین لینے سی مملکت بنی مروان کی منقطع ہو گئے پہر اونمین
کا کوئی بادشاہ نہ ہوا یہہ بادشاہت سزا وار ہی اوس شخص کو جو بہت بزرگ
ہوگا یعنے اللہ تعالے ہی لائق ہی سلطنت قدیم کی — اسی سال مین امیر افواج
بدر الجمالے بہت فوجین لیکر مصر سے آیا اور سے آ کر دمشق کا محاصرہ کیا وہان
تاج الدولہ تتش حکومت کرتا تہا اوسکو بہت تنگ کیا لیکن کچہہ فائدہ نہوا اپنا
سا موہنہ لیکے مصر کو مراجعت کر گیا اسی سال مین درمیان ماہ ربیع الاخر
کے امام الحرمین ابو المعالے عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف جوینی نے
وفات پائے پیدا ایشی اوس کی کتاب کامل مین لکہا ہے کہ ۴۱۹ھ مین ہوئے
اور تاریخ ابن الدم مین یہہ ہے کہ ۴۱۷ھ مین ہوئے یہہ شخص اپنی وقت مین

سب علما کا امام تہا اور اوسکے چند کتابیں تصنیف کی ہیں ازانجملہ نہایت المطلب فی درایہ المذہب ہی ہے پہلی اوس نے بغداد کی طرف سفر کیا پہر حجاز کو گیا اور مکہ اور مدینہ میں چار برس اقامت کرکے لوگوں کو درس دیتا رہا اور فتوی لکہتا رہا اور وہاں کچھ تصنیف بہی کیا اور حرمین شریفین میں امامت بہی کروائے اسواسطے امام الحرمین اوسکو کہتے ہیں پہر وہاں سے نیشاپور میں جاکر خطیب ہوا اور مجلس ذکر میں حاضر رہا اور درس وتدریس کرتا رہا اسی طرح تیس برس کاٹی اور نظام الملک نے بہت کچھ پاکر خوش ہوا اوس کے چند شاگرد باعمل گذری ہیں ایک امام غزالی اور ابو القاسم انصاری اور ابو الحسن علی الطبری جو کہ معروف نام کیا الہراسی ہی اور امام الحرمین نے دعوی اجتہاد مطلق کیا تہا کیونکہ اوسکو یہ دعوے سزاوار تہا بسبب اسکی کہ ارکان اجتہاد کے اوسکو حاصل تہی بعد ازاں اوسنے تقلید امام شافعی کے کی اور یہی اوسکو مناسب تہا کیونکہ وہ جانتا تہا کہ منصب اور رتبہ اجتہاد کا بے رونق ہو گیا ہی

اب شروع ہوا ۴۷۹ھ ہجری

بیان ہے مقتول ہونے سلیمان بن قطلمش کا واضح ہو جبکہ سلیمان نے مسلم بن قریش کو درمیان ۴۷۸ھ کی جیسا کہ ذکر ہو چکا درمیان ۴۷۸ھ کے قتل کردیا تب سلیمان نے طرف ابن الحسینی عباسی سپہ سالار اہل حلب کے پاس ایک ایلچی بہیجکر اوسی مہلت اسطور پر مانگی کہ جبتک سلطان ملک شاہ نہ لکہیں تب تک مہلت دو اور ایک ایلچی ابن الحسینی نے واسطے طلب بخشش واسطے دمشق اب سلطان الپ ارسلان بہائے سلطان ملک شاہ کی پاس بہیجا اسلئے تتش نے حلب کیطرف کوچ کیا اور تتش کے ساتھ ارتق بن اکسک بہی تہا اسنے خدمت ملک شاہ کی بسبب خوف

خوف چہوڑدینی مسلم ابن قریش کی آدمسی چہوڑدیتی تہی جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکی ہین
اور درمیان سلطان تتش اور چچیرے بہائی سلیمان بن قطلمش کے لڑائی ہوئی اس لڑائی
مین لشکر سلیمان کا شکست کہا کر بہاگ گیا مگر سلیمان خود تن تنہا رہگیا بعضی یہہ کہتی ہین
کہ جب اوسکی لشکر کو شکست ہوئے تو اوسنے چہری نکالکر اپنی کلیجہ مین بہونک لی
اور بعضی یہہ کہتی ہین ملک لڑائے مارا گیا سلیمان مذکور نے مسلم بن قریش کا
جثہ بعد اوسکے قتل کرنی کی ایک خچر پر لدواکر اور رکڑی مین گہٹری باندکر حلب مین چہوڑ
صفر سال گذشتہ کو بہیجدیا تہا تتش نے بہی سلیمان کا جثہ اس سال مین چہٹی تاریخ صفر کو
ایک کپڑی مین بند ہواکر حلب مین بہجوادیا تہا اوسکا بدلہ ہوگیا — اور ابن حیتی کے
پاس ایک فرمان باین مضمون کہ رسموبات ملک شاہ درباب امر حلب کے حیامنا سبب
جانے رد کری آیا پہر تتش نے حلب کا محاصرہ کیا اور باشندگان حلب پر ضیق اور
تنگی کے یہانتک کہ فتح کیا — اور ابن حیتی امیر ارتق کے پناہ مین امیر ارتق ابن
اکسک کی پناہ مین گیا اوسنی اوسکو پناہ دی اور قلعہ وقت مقتول ہونی مسلم بن قریش
کی سالم بن مالک بن بدران بن المقلد بن المسیب العقیلی کی پاس تہا یہہ چچیرا بہائی
شرف الدولہ مسلم بن قریش کا ہی تتش نے قلعہ مذکور کا سترہ دن محاصرہ کیا تہا یہانتک
جب کہ اوسکو خبر پہنچے کہ پیش خیمہ سلطان ملک شاہ کا آپہنچا

بیان پہنچی سلطان ملک شاہ کا حلب کے طرف

واضح ہو کہ بابت سلطنت شہر حلب کے ابن حیتی نے بادشاہ کی خدمت مین یہہ لکہہ کر
عرض کیا تہا کہ آپ اپنا شہر دست اپنے سجائی کر لیجئے اسلئے بادشاہ نے اصفہان
سے درمیان ماہ جمادی الآخر کے کوچ کیا اثنا راہ مین شہر حران فتح کرکے

محمد بن شرف الدولہ مسلم بن قریش کو عطا کیا تھا الرہا پر گیا یہہ شہر رومیوں کے قبضہ
میں جسے تھا کہ اونہوں نے اس عشرے سے خرید کیا تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اوسکا
محاصرہ کر کے فتح کیا بعد ازاں قلعہ جعبر پر جا پڑا اس قلعہ کا نام دوسرا ہے مگر بسبب
اسکے کہ جعبر کے قبضہ میں مدت تک وہ قلعہ رہا تھا اسواسطے مشہور نام قلعہ جعبر ہوگیا
تھا اس قلعہ میں سابق الدین جعبر القشیری مذکور کہ وہ پیر ضعیف اور اکہوں سے اندھا
تھا حکومت کرتا تھا اوسکو بادشاہ نے مع اوسکے دو دو بیٹوں کے جو کہ رہزنی اور
قطاع الطریق کرتے تھے گرفتار کیا بعد ازاں منبج پر گیا اوسکو بھی فتح کیا پھر
طرف حلب کی گیا جب نزدیک اوسکے پہنچا وہاں سے اوسکا بھائی تتش
بھاگ کر جنگل کی راہ سے دمشق کیطرف چلا گیا اور بادشاہ نے حلب میں جانے
ہی اپنا قبضہ کر لیا مگر قلعہ حلب کا سالم بن مالک بن بدران عقیلی کے پاس تھا اوسے
کہا کہ قلعہ خالی کر دو اوسنے کہا کہ اس شرط پر قلعہ دیتا ہوں کہ عوض اسکے قلعہ جعبر
مجکو مرحمت ہو بادشاہ نے منظور کر کے قلعہ جعبر اوسکو مرحمت کیا یہہ قلعہ جعبر ان ایام
سے اوسکے اولاد کی قبضہ میں اوس زمانہ تک رہا جس زمانہ میں نور الدین محمود
بن زنگی نے اونسے چھین کر اپنا قبضہ کیا جیسا کہ ہم ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالے
ابھی بادشاہ حلب ہی میں تھے کہ امیر نصر بن علی بن منقذ کنانی والئ شیزر نے
ایک ایلچی بھیج کر بادشاہ کے اطاعت منظور کر کے لاذقیہ اور کفر طاب اور
فامیہ یہہ تینوں بادشاہ کی سپرد کئے بادشاہ نے منظور کر کے اوسکے ملک کا قصد
نہ کیا بلکہ اوسکو اوسپر بحال رکھا جب عمل دخل بادشاہ ملک شاہ کا حلب میں پورا
ہوگیا تب قسیم الدولہ آقسنقر کو وہاں کا حاکم مقرر کر کے آپ بغداد کے طرف کوچ
کر گیا اور حال ہم آگے ذکر کرتے ہیں انشاء اللہ تعالے اسی سال میں درمیان
ماہ ربیع الاول کے بہاء الدولہ ابو کامل منصور بن دبیس بن علی بن مزید الا

نزید الاسدی حاکم حلہ اور زبیل وغیرہ نے وفات پائی یہہ شخص شاعر تہا شعر اوسکا بہت
اچہا ہوتا تہا بعد اوس کی مرنے کی اوسکے گدی پر بیٹہا اوسکا صدقہ مقرر ہوا اوسکا
لقب سیف الدولہ رکہا گیا

بیان قابض ہوجانی یوسف بن تاشفین کا غرناطہ پر جو کہ ایک شہر اندلس کا ہی اور جاتا رہنا سلطنت صنہاجیون کا اس شہر سی

واضح ہو کہ اسی سال مین یوسف بن تاشفین امیر مسلمین نے یہہ خبر پاکر کہ فرنگی
بلاد اندلس پر قابض ہوگئے ہین بطور یلغار شہر سبتی طرف جزیرہ الخضرا کی کوچ
کیا اوسکے ہمراہ اور سلطنین اندلس مثل معتمد بن عباد وغیرہ کی تہی ہوگئے اور
اونکے اور الفونش کے درمیان بڑی لڑائی ہوئے اوس جنگ مین اللہ تعالے
نے مسلمانون کو فتح دی اور فرنگیون کو شکست ہوئے اور بیشمار فرنگی اس لڑا
مین مارے گئے اوس کو زاتنی کثرت سی فرنگی مری کہ ایک ٹیلا اونکے
سرون کا بناکر مسلمانون نے اوسپر کہڑی ہوکر اذان دی اور یوسف غرناطہ
پر قابض ہوگیا اون دنون مین عبد اللہ بن بلکین بن بادیس بن حبوس بن
ماکسن بن بلکین بن زیری الصنہاجی وہان حکومت کرتا تہا اوسی یہہ شہر
یوسف نے چہین لیا (نقل کیا جاتا ہی تاریخ قیروان سے) صاحب تاریخ
قیروان اپنی تاریخ مین یون لکہتا ہے کہ اول حاکم قوم صنہاجہ سے شہر غرناطہ
پر زاوی بن بلکین ہوا پہر وہ اوس شہر کو چہوڑکر افریقیہ کیطرف سنہ ۴۱۰ مین
مراجعت گیا اوس کی بعد اوسکا بہتیجا حبوس بن ماکسن بن بلکین گدے
نشین ہوا یہہ شخص تا اپنی وفات کے ۴۲۹ سنہ ہجری تک حکمرانی کرتا رہا

اوسکے بعد تاشا اوسکا ادیس بن حوتس ہے تا اپنی وفات سلطنت کرتا رہا اوسکے بعد
اوسکا بھتیجا عبداللہ بن ملکیں بن حوتس حکومت کرنے لگا اسی حاکم سے یوسف بن
تاشفین مذکور نے درمیان اسی سالکی یہہ شہر لیا — اور صاحب تاریخ قیروان نے یہہ بھی
لکھا ہے کہ یوسف مذکور نے شہر غرناطہ درمیان سنہ ۴۸۳ کے لیا تھا اب ہم یوسف
بن تاشفین کا حال لکھتے ہیں واضح ہو کہ بعد ازیں یوسف ابن تاشفین نے سمندر سے
عبور کرکے ہمراہ اپنی عبداللہ والئے غرناطہ مذکور کو معہ اپنی بھائی تمیم کے شہر
کیطرف کوچ کرکے مراکش کے طرف گیا اور وہ شہر جو مضافات اندلس سے
قصد یوسف ابن تاشفین میں آیا غرناطہ ہے اسی سال میں ملکشاہ نے حلب
سے کوچ کرکے بغداد میں ڈیرا کیا پھر شکار کھیلنے گیا اور بہت وحشیوں کا شکار
کرکے بغداد کو مراجعت کی اور خلیفہ مقتدی سے ملاقات کرکے ماہ صفر سنہ
تک وہاں اقامت کی بعد ازاں اصفہان کو مراجعت کی اسی سال میں سلطان
ملکشاہ نے محمد بن شرف الدولہ مسلم بن قریش کو شہر رحبہ معہ اوسکے
مضافات کے اور حران اور سروج اور رقہ اور خابور مرحمت فرماکر اپنی
بہن مسماۃ زلیخا خاتون ارسلان سے اوسکا نکاح کردیا اسی سال میں بڑے بڑے
زلزلے ظاہر ہوئے تھے یہانتک کہ لوگوں نے گھروں میں رہنا چھوڑ دیا تھا —
اور اسی سال میں شریف ابو نصر زینبی عباسی نے نقیب النقبا تھے جو کہ بہت
مشہور تھے اور وہ عالم الاستاد بھی تھے وفات پائی

اب شروع ہوا سنہ ۴۸۷ اور سنہ ۴۸۹ ہجری

اسی سال میں ملک مؤید ابراہیم بن مسعود بن محمود بن سبکتگین والئے غزنہ
نے انتقال کیا یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۴۵۱ ہجری کے غزنہ پر قابض ہوا وہ بھی

وہ بہت نیک خصلت استوار آدمی تہا اوسکے مرنے کے بعد بیٹا اوسکا مسعود بن ابراہیم
بادشاہ ہوا اوسکے باپنے اوسکا نکاح بادشاہ ملک شاہ کی بیٹی سے کردیا تہا —
اسی سال مین اقسنقر والی حلب نے بہت فوج جمع کرکے قلعہ شیزر پر چہرائی کی اون
ایام مین نصر ابن علے بن منقذ وہان کا حاکم تہا اوسکا بہت تہلا جال کردیا وہان کی جہونپڑے
اور گہر لوگون کے سب لوٹ لئی بعدازان ابن منقذ مذکورنے اوس سے صلح کرلے
اسلئی اقسنقر حلب کے طرف مراجعت کرآیا

اب شروع ہوا ۴۸۲ ہجری

واضح ہو کہ اس سال مین سلطان ملک شاہ بہت لشکر بیشمار لیکر ماوراالنہر کے
طرف گیا اور دریاے جیحون کے پار اوترکر بخارا کی طرف کوچ کیا راہ مین جو شہر ملا
وہ فتح کیا پہر بخارا کو لیا وہان سے سمرقند پر گیا اوسکو بہی فتح کیا اور وہان کے
حاکم احمد خان کو مقید کرکے اوسکی بڑی عزت سی توقیر کی پہر کاشغر پر گیا اور
یوزگند پر جا پہنچا وہان جاکی بادشاہ کاشغر کے پاس زبانی ایلچی کے یہہ کہلا بہیجا
کہ تمام قلمرو اس مملکت مین ہمارے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کرو ورنہ تو مجہکو
آیا جان اوسنی منظور کرلیا اور بذات خود وہ بادشاہ کاشغر کا ملک شاہ کی
خدمت مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکا اکرام و اعزاز فرماکر اوسکو بحال فرمایا
بعدازان سلطان مذکور شہر خراسان کیطرف مراجعت کرآیا — اور اسی
سال مین ایک منارہ جامع حلب کا جاگیا تہا یہہ منارہ قاضی ابوالحسن ابن
الخشاب نے بنوایا تہا حلب مین ایک آتش خانہ پرانا تہا ابن الخشاب مذکور نے
اوسکی پتہر لیکر ایک منارہ بنوایا تہا کسی دشمن نے اوسکی چغلی خود سے

سلطان الپ ارسلان ۔۔۔ کی اور کہا کہ جہاں پناہ یہہ تہر سرکاری ہیں اوسے اولکا میار جو الثا ہے المقتدر نے اوسکو بلا کر پوچہا اس حساب نے کہا کہ جہاں پناہ سے اول یہہ ایک عبادت خانہ مسلمانوں کے واسطے ہوا یاہی اور آپکا اسم مبارک اوس کے اوپر کہدوایا ہے اگر حضور اوسکو مسمار کروادیں گے حضور کو اوسکا تاوان دینا ہوگا ۔ المقتدر نے حکم دیا کہ پورا ہوا ٔو اور مسجد اوس کی طیار کر لو مگر اب اوسمیں ہی بہتر نہ لگا تا ۔ اور اسی سال میں عاصم بن محمد بن الحسن بغدادی نے جو اہل کرخ کی ایک بڑا دانا پسندیدہ آدمی تہا وفات پائے

اب شروع ہوا ۴۸۱ ہجری

اس سال میں فخر الدولہ ابو نصر محمد بن محمد جہیر نے درمیان ماہ محرم ۔۔۔ بڑا کو وفات پائی جند عہدوں پر یہہ شخص مشرف ہوا تہا اول تو برکت بن المقلد کے خدمت میں تا وقت گرفتار کرنے اوس کے بہائی قرواش کے رہا یہہ حلب میں جا کر معز الدولہ ثمال بن صالح بن مرداس کا وزیر ہوا ۔ پہر نصر الدولہ احمد بن مروان والی دیار بکر کے خدمت میں جا کر اوسکا وزیر ہوا ۔ پہر اوس کے بیٹے کی بہی وزارت کرتا رہا ۔ پہر بغداد میں آ یہاں خلیفہ کے وزارت میں مشرف ہوا پہر ہمراہ سلطان ملک شاہ کے گیا اور دیار بکر فتح کیا یہہ چند شہر ہیں مروان سے اوسی جہیں لئی ہتے

اب شروع ہوا ۴۸۲ ہجری

اس سال میں عمید الدولہ بن فخر الدولہ بن جہیر خلیفہ مقتدی کا وزیر ہوا ۔

بیان قابض ہوجانے امیر المسلمین کا بلاد اندلس پر

واضح ہو کہ درمیان اس سال کے یوسف بن تاشفین امیر المسلمین مراکش سے سبتہ مین
جاکر اقامت اختیار کرکے رہا اور ہمراہ سشیر بن ابوبکر کے بہت فوجین جمع کرکے طرف
اندلس کے روانہ کیا ابوبکر مذکور افواج متعینہ کثیرہ لیکر سمندر سے عبور کرکے شہر مرسیہ
پر آیا اور اوسکو فتح کیا اور وہان کی حاکم ابو عبداللہ بن طاہر کو حکومت سے معزول
کیا — بعد ازان شہر شاطبہ اور دانیہ پر گئی اون دونوکو بھی فتح کیا — اور بلنسیہ
پر فرنگے قابض ہو گئے تھے اوسکو بھی خالی کروا کر امیر المسلمین کے لشکر نے لوگون
نے اپنا قبضہ اوسپر کرکے آباد کیا اور شہر غرناطہ پر تو اول ہی سے یوسف امیر المسلمین
قابض ہو گیا تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین — بعد ازان اشبیلیہ کے طرف گئی
وہان المعتمد بن عباد حکومت کرتا تھا اور وہ شہر بھی لے لیا اور اوسکو گرفتار کرکے
یوسف بن تاشفین کے پاس روانہ کردیا اوسنے اوسکو قید کردیا یہانتک کہ قید ہی
مین مرگیا جیسا کہ ہم ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی جبکہ سشیر بن اشبیلیہ سے فراغت پا چکا تو
مریہ کے طرف گیا اس شہر مین محمد بن صمادح ابن معن حکومت کرتا تھا جب اوسکو
خبر پہنچی کہ اشبیلیہ لے لیے اور لشکر اوس کے طرف آتا ہی وہ بسبب خوف اور
غم کے سبب ماری ہی مرگیا بعد اوس کے مرنی کی اوسکا بیٹا حاجب بن محمد بن صمادح
بن معن اپنے اہل اور مال کو لیکر مریہ سے سمندر کے راہ بلاد بنی حماد متاخمین
افریقیہ کو گیا وہانکے باشندے بمروت و احسان اوس کے پیش آئی
بعد ازان سشیر بن بطلیوس مین جاکر یہہ شہر وہان کی حاکم عمر ابن افطس سے
چھین لیا — عمر ابن افطس مذکور نے سشیر بن سے پہلے ابن عباد کے کمک کی تھی
یہانتک کہ وہ اشبیلیہ پر قابض ہو گیا بعد ازان ابن افطس بطلیوس کو مراجعت

کرآیا تھا پہلے وہاں آکروہ شہر اوس سے چھین کر اونکو لیے عمر ابن افطس اوردوا
اوس کی بیٹوں لے یعنی فضل اور عباس کو بھی پکڑ کر سکو مارڈالا اور تمام
ملوک اندلس میں سوائے بنی ہود کے سب کے رندہ نہ چھوڑا یہہ اسواسطے بچ نکلے کہ
ان کی ملکوں میں کیا نہ تہا وہ ملک اندلس کے شرق کیطرف واقع تھے وہاں کا حاکم
المستعین باللہ بن ہود یہاری یوسف بن تاشفین تہا وہ اوسے اوس کی اطاعت
قبل اوس کے قصد کرنے ملا د اندلس کی مال لی تھے اسلئے اوسکی رعایت سکون
خدمت گذاری کے خاں کر اونکو رندہ چھوڑا اور بلکہ اسے بیٹی سے علے بن یوسف کا
تاشفین کو بھی وقت اپنی مرنے کی یہہ وصیت کر دی تہے کہ ملا د بنی ہود کو کبھی
ارادہ نکرنا اور کچہہ اوسکی تعرض یا سروکار نرکہنا

بیان غلبہ پانی فرنگیون کا صقلیہ پر

واضح ہو کہ اوپر ذکر فتح ہونے صقلیہ کا معہ تواردو لات کے یعنی جو جو
اوسپر والی ہوتے رہے ہیں خلفاء علویین کے طرف سے کر چکا ہی جب
۴۳۸ ہجری شروع ہوئے تو اس سال میں صقلیہ پر ابو الفتوح یوسف بن
عبداللہ بن محمد بن الحسن طرف سلطان عزیز خلیفہ مصر کے سے حکومت کرتا
تہا اوس یوسف مذکور کو فالج کے بیماری سے جانب چپ اوس کے باطل
ہوگئے اسلئے اوسنے اپنی بیٹے جعفر بن یوسف کو اپنا نائب مقرر کیا
چنانچہ جعفر مذکور صقلیہ میں ۴۱۰ ہجری تک حکومت کرتا رہا جو نکہ وہ بہا
ہی بد خصلت آدمی تہا اسواسطے باشندگان صقلیہ نے اوسکے محل
میں اوسکا محاصرہ کیا اون ایام میں یوسف سے اوسکا باپ بنی نزہ

زندہ تہا اوسکو فالج کی بیماری بدستور تہے وہ ایک ڈولی مین بیٹہہ کر صقلیہ کے رعایا کے
سامنے نکلا اور سبب ہنگامہ آرائی کا پوچہا وہان کے باشندون نی اوس پیر ضعیف
کے سامنے بہت شکوی اوسکے بیٹی جعفر کے کئی اور رعایا نی رو کر یہہ کہا کہ اپنی
بیٹی احمد کو جسکا نام اکحل ہے یہان کا حاکم مقرر کیجئے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا
کہ احمد کو حاکم کیا اور جعفر کو مصر کیطرف روانہ کیا بعد اوسکی آپ بہی چلا گیا
اون دونو کی ہمراہ بہت مال تہا کہتی ہین کہ یوسف مذکور کے پاس چوپاؤن مین سی
سوار خچرون اور گہوڑون وغیرہ کے چودہ ہزار طویلہ گدہون کے تہی اکحل مذکور
نی بہت نیک سیرت اون لوگون سے استعمال مین لانے شروع کی اور صقلیہ پر
حکومت کرنی لگا اوسنے بلاد کفار پر فوجین بہیجکر جہاد کیا اور تمام قلعے صقلیہ کے جو مسلمانون
کی تہی اوسکی مطیع ہوگئے بعد ازان درمیان اکحل اور رعایا صقلیہ کی کچہہ ہمسری
ہوگئی تہی اسلئی کچہہ لوگ معز ابن بادیس کے پاس افریقیہ کو چلے گئے معز ابن بادیس
نے طرف صقلیہ کی لشکر ہمراہ اپنی بیٹے عبد اللہ بن المعز بن بادیس کے درمیان
۴۲۷ہ ہجری کی روانہ کیا اوس لشکر نے اکحل کو خالصہ مین آگہیرا چنانچہ وہ اوسی
حصار مین مقتول ہوا بعد اوسکے مقتول ہونی کے اہل صقلیہ کو جو غیرت آئی تو
اونہون سنے معز کے لشکر کو برا جانکر مقاتلہ و مقابلہ کیا اوس مقابلہ مین معز کی
لشکر کو شکست ہوئے آٹہہ سو آدمی اوس لشکر کے ماری گئے اور جو بچ گئی وہ
کشتیون مین بیٹہہ کر افریقیہ کو چلے گئی بعد رفع ہونی اس فتنہ اور فساد کے رعایا
صقلیہ نے اکحل کی بہائی کو جسکا نام صمصام بن یوسف تہا بادشاہ بنایا اوسنی
تمام اراذل اور پاجیون کی بہرتی کی اسلئی رعایا نی گبہرا کر صمصام کو بہی نکال
دیا اور ہر ایک صوبہ کا آپ ہی خود حاکم ہو بیٹہا چنانچہ سپہ سالار عبد اللہ بن منکوی
شہر مازر اور طرانیش وغیرہ کا حاکم ہو گیا اور سپہ سالار علی بن نعمت معروف

اس الحاسن قصریانہ اور جرجنت وغیرہ کا بادشاہ ہوگیا — اور اس نمہ شہر سیر قوس اور قطانیہ میں حاکم ہوکر شہ قرہا اور ایسی لڑائیاں ہوئیں اس نمہ کی اول فرنگیوں سے جولہ شہر بالیلہ میں بہی مدد اور کنگ جاننی اوسکے بادشاہ کا نام رجار تہا فرنگیوں کی مسلمانوں کی کچہہ حقیقت نہ جانکر اس نمہ کے ساتہہ ہوکر مسلمانوں کے شہروں سر درمیان ۴۴۴ ہجری کی چڑہائی کی اور مواضع کثیرہ جزیرہ کی چہین لئی یہہ حال دیکہکر اکثر اہل علم اور صالح آدمی اور اکثر رعایا جزیرہ مذکور کی مصر بن بادیس کی خدمت میں طرف افریقیہ کے چلی گئی بعد ازاں فرنگی اکثر شہروں صقلیہ پر اور قلعوں اوس جزیرہ پر قابض ہوگئے کوئی اونکا روکنی والا نہ تہا اور سوا قصریانہ اور جرجنت کی اور کوئی شہر اوسکے قبضہ سے خالی نرہا یہانتک کہ اوسکا بہی محاصرہ کیا اور بہت مدت تک محاصرہ کئی رہے یہانتک کہ وہاں کی رعایا کی نسبت قحط اور تنگی کی مردار کہانے شروع کئے آخر کار لاچار ہوکر رعایا کی شہر جرجنت اول فرنگیوں کو دیا پہر قصریانہ تین برس تک اونکی قبضہ میں رہا بعد ازاں فرنگی رجار کی قبضہ کرکے درمیان اسی سال کے یعنی ۴۸۴ ہجری کی تمام جزیرہ پر حکومت کرلے — اور قبل ۴۹۴ کے رجار کی وفات پائی اوس کی بعد بیٹا اوسکا متولی ہوا وہ مسلمانوں کی طور پر چلتا تہا جو رلوسے پیدا کروانا اور دربار کرتا اور اکثر باتیں مسلمانوں کے استعمال میں لاتا تہا اوسی جزیرہ مذکور میں فرنگیوں کو بہی بسایا اور مسلمانوں پر بہت مہربانی اور شفقت کی اور کسیکو اوپر تعدی اور ظلم نہ کرنے دیتا بلکہ اونکے بڑی عزت کرتا تہا

بیان پہنچنی سلطان ملک شاہ کا طرف بغداد کی

واضح ہو کہ اسی سال میں درمیان ماہ رمضان کے سلطان ملک شاہ طرف

طرف بغداد کی کیا اوسکے پاس بہائی اوسکا تتش ہے شہر دمشق سی اور قسنقر
حلب سے اور اور امراء اطراف اور جوانب کی جاکر اکٹھی ہوئے بادشاہ نی
محفل مولود کے بغداد مین آراستہ کی اور لوگون نے محفل بڑی کیفیت سے کی
اکثر شعرا نے اوس رات کی وصف مین اشعار لکہے ہین اسی سال مین سلطان ملکشاہ
نی جامع مسجد معروف بجامع السلطان بغداد مین بنوائی اس مسجد کا قبلہ منجمان
اوس کے دربار کی منجم نے راست کیا تہا اوسکے معاون اور لوگ بہی صاحب رصد
تہی اور اکثر امرا کبار نے اپنی اپنی اوترنے کے مکان وہان بابین خیال بنوائی
تہے کہ اگر پہر کبہی یہان انکا اتفاق ہو تو اپنے اپنی مکانو نمین اترین لیکن حیات
سوار موت اور قتل کے ایڈسے بالکل بیخبر تہے چنانچہ تہوڑے عرصہ کی بعد اونکی
جمعیت کو اور ارادون کو موت نی پراگندہ کردیا اسی سال مین امیر ارتق بن
اکسک ترکمانے جدا ہوکر حاکمان ماردین نے حالت حکومت بیت المقدس مین
انتقال کیا جب سی کہ وہ تتش کے پاس آیا تہا بیت المقدس کے حکومت کرتا تہا جیساکہ
اوپر اوسکا ذکر آچکا ہی بعد وفات ارتق مذکور کے اوس کی دو بیٹی مسمی ایلغازی
اور سقمان حکومت کرتے رہی یہانتک کہ افضل امیر الجیوش ملک مصر سی گیا
اور اوسنی بیت المقدس اونسی چہین لی جیسے ایلغازی اور سقمان دو لوہا ہے
مشرق کیطرف چلی گئی تہی اونسی جو کچہہ ہوا اوسکا بیان قریب ہے کہ ہم آگی ذکر کرینگی
انشاء الله تعالے

اب شروع ہوا سنہ ۴۸۳ ہجری

بیان غلبہ پانی تتش کا حمص وغیرہ پر

واضح ہو کہ سلطان ملک شاہ نے اقسنقر کو اسی بہائی تتش کے مدت کرنے کی واسطے ملک شام پر مامور کیا تہا اور کہا تہا کہ جو حلیفہ مسر علوے کی قبضہ میں ہی اوسپر تو بہی تتش کے مدد کرنا اسلئے اقسنقر ہمراہ تتش کی ہو کر حمص پر جا چڑہا اوسمیں حلف بن ملاعب حکومت کرتا تہا تتش لی حالت ہے ایا قبضہ کرکے ابن ملاعب اور اوسکے دو دوستوں کو گرفتار کر لیا بعد ازاں تتش عرقہ پر گیا اوسپر قبضہ کیا — پہر فامیہ پر گیا اوسکو بہی فتح کیا

بیان مقتول ہونی نظام الملک حسن بن علے بن اسحاق کا

معلوم ہو کہ درمیان ملک شاہ اور نظام الملک کی کچہہ رنجش ہو گئی تہی چنانچہ دہویں تاریخ ۱۰ رمضان سنہ مذکور آئی بعد افطار روزہ کی نظام الملک اپنی حرم کی خیمہ میں جایا چاہتا تہا کہ ایک لڑکا دیلمی اوسپر کود آیا اور وہ قریب تہا وہ بد کی اوپرا ہوا تہا) اور کود تی ہی اوسنی ایک چہرے نظام الملک کے پیٹ میں بہو دی اوسکا کام تمام ہو گیا مگر نظام الملک کے آدمیوں نی بہی اوسکو زندہ چہوڑا پکڑ کر قتل کر ڈالا اوسکی مرتی ہے لشکر میں بہی کچہہ ہل چل ہوا چاہتے تہی کہ بادشاہ نی خود سوار ہو کر سبکی تسکین کر دی نظام الملک مذکور بہت لوٹا تہا کو کہ پیدایش اوسکے سنہ ۴۰۸ کی تہی مگر اوسکا قتل بسبب تدبیر سلطان ملک شاہ کی ہوا لیکن بادشاہ بہی پینتیس دن بعد اوسکی مر گیا اسکا ہم آگی ذکر کریں گی نظام الملک ایک گنوار کا بیٹا تہا طوس میں رہتا تہا اوسکی والدہ دودہ پیتا ہی کو چہوڑ کر مر گئی تہی اسلئی اوسکا باپ اوسکو عورتوں دودہ والیوں کے پاس لئے پہرا کرتا وہ دودہ پلا دیا کرتیں ایسی طرح بڑا ہوا اور

اور ریلگیا جب بڑا ہوا عرب سے پہری حدیث کی سماعت کی پہر صلوجات سلطانیہ مین
نوکری کرتا رہا یوہین اسکا رتبہ بڑہتا گیا تہا تک کہ طغرلبک کی خدمتمین حاضر ہوا
اور عہدہ وزارت پر مامور ہوا جب سلطان مذکور طرف الب ارسلان کی گیا تب
نظام الملک اوس کی بیٹی ملک شاہ بن الب ارسلان کے خدمت مین رہا یہانتک
کہ سلطنت ملک شاہ کی ہاتہہ آئی اوسوقت نظام الملک کا وہ رتبہ ہوا کہ کسی اور
وزیر کو وہ حوصلہ نصیب نہ تہا — اوسنی علماء کی بہت عزت کی اور تمام شہرونمین
مدرسی بنائی اور ظلم دور کیا اور لعنت کرنی فرقہ اشعریہ کی منبرون پرسی موقوف
کی اوسکا بانی عمید الملک کندری تہا جیساکہ اوپر ذکر آچکا ہی اوصاف اوس کے
بہت نیک ہین رحمت کری اللہ تعالے ۔

بیان وفات پانی سلطان ملک شاہ کا

واضح ہو کہ بادشاہ اور نظام الملک سال گذشتہ مین بغداد سی طرف اصفہان
کی گئی تہے وہان سی اسی سال مین دونون نے مراجعت کرکی بغداد کیطرف
آنی کا ارادہ کیا نظام الملک قریب نہاوند کی جیساکہ ذکر ہوچکا مقتول ہوا اور
بادشاہ صفر کرکے بغداد مین چوبیسوین تاریخ رمضان سنہ ہذا کو داخل ہوا
بعد ازان بادشاہ ملک شاہ پہر واسطے سکار کی بغداد سے نکلکر تیسری تاریخ
شوال کو مریض ہوکر حمی محرقہ مین مبتلا ہوکر آیا۔ اور جمعرات کو بعد گذرنی نصف
ماہ شوال کے وفات پائے وہ بیٹا الب ارسلان ابن داود بن میکائیل
بن سلجوق کا ہی اوس کے پیدائش درمیان ۴۴۷ہجری کی ہوئی ہا تہی وہ
بہت خوبصورت نیک سیرت آدمی تہا اوس کی نام کا خطبہ حدود چین سی

آخر شام تک اور اقصای بلاد اسلام جانب شمال سے آخر بلاد یمن تک پڑا گیا تہا
اور اوسکو روم کی بادشاہوں لی بہی جزیہ دیا اور کوسے اوسکا سلطنت کیے ہوئے رہوا
اوسکی ایام میں عدل اور انصاف بہت ہوتا اور زراعت چیں بہی گرانی کرتا ہی
اور بہت سے شہر اور بستیاں کثرت سے بہا اوس کی وقتیں جامع مسجد اعداد میں
طیار ہوئے تہی ۔ اور مکہ کی راہ میں کارخانہ بنائے کئے اوسکو شکار کا بہت شوق
تہا مگر یہہ ہے دستور اوسکا تہا کہ جو شکار مارتا ایک دینار بطور صدقہ اوس کی عوض
دیتا چنانچہ ایک دفعہ اوسی تخمیناً بارہ ہزار جانور شکار میں ماری اوکی صدقہ میں
دس ہزار دینار دئی

بیان بادشاہ ہولی ملک محمود بن ملک شاہ کا اور اوس کے بہائی برکیارق بن ملک شاہ کا حال

واضح ہو کہ بروقت انتقال پانی سلطان ملک شاہ کی اوس کی بیوی ترکان خاتون
لی اس خبر مرگ کو ایسا چہپایا کہ بالکل جاکیات کی بہو نہی نہ دی اور واسطے تالیف
قلوب امرا ارکان دولت کی بہت روپیہ خرچ کرکے اصفہان میں ائی اور
تمام لشکری امروں سے اپنی بیٹی محمود کی بیعت کی قسم کہلوائی ان دنوں محمود
کی عمر چار برس چند مہینی کی ہے اوس کی نام کا خطبہ بغداد وغیرہ میں پڑہا گیا
اور تاج الملک مدبر سلطنت اور مختار ترکان خاتون کا ہر امر میں اور مشیر
تدبیر مقرر ہوا ۔ برکیارق لی جب ترکان خاتون کے آنے کی خبر طرف اصفہان
کی سنی وہاںسی بہاگ گیا اوس کے ہمراہ نظام الملک کی لوگ جو کہ تاج الملک
سی بغض رکہتے تہی جمع ہو گئی سب اوس کے بغض کا یہہ تہا کہ یہہ مستحق اوسکی

اوسکے قتل کا باعث اور ساعی تہا اون لوگون کے ہمراہ ہونی سے برکیارق
کو اور بہی قوت ہو گئے ترکان خاتون نے یہہ خبر پاکر ایک لشکر واسطی گوشمالی
قلع و قمع مفسدین کی برکیارق پر روانہ کیا اوسنی بہے مقابلہ خوب کیا یہہ لڑائی
بروجرد پر ہوئے مگر اتفاق سے لشکر خاتون کو شکست ہوئی برکیارق نے اونکا
تعاقب کیا اور اصفہان مین اونکا محاصرہ کرکی تاج الملک کو جو فرقہ نظامیہ کا
دشمن تہا گرفتار کیا ہر چند کہ برکیارق اپنی وزارت اوسکو دیا چاہتا تہا اور
اوسکا ارادہ بدی کرنے کا مطلق نہ تہا مگر فرقہ نظامیہ کو بدون اوس کی قتل
کئی چین نہ تہا اون لوگون نے لپک کر اوسپر حملہ کرکے پرزی پرزی اوس کے
کرڈالے تاج الملک مذکور بہت فضایل رکہتا تہا یہہ سال بہے تمام ہوچکا مگر نائرہ
فتنہ نے انطفا نہ قبول کیا

اب شروع ہوا ۴۸۶ھ ہجری

واضح ہو کہ اسی سال مین حسن بن نظام الملک نی برکیارق پر اصفہان سے خروج
کیا اور وہ اصفہان کا محاصرہ کئی ہوئے تہا اوسنی اوسکا اکرام و اعزاز
کرکی اپنی وزارت اوسکو دی اور عز الملک اوسکا لقب رکہا اور اسی
سال مین سلطان تتش نے دمشق سے واسطے طلب سلطنت کی بعد موت اپنے
بہائی ملک شاہ قسنقر کی والی حلب سے متفق ہوکر خروج کیا چنانچہ اوس کی
نام کا خطبہ باغی سیان والی انطاکیہ اور بزان والی الرہا نی بہی پڑہوایا اور
سلطان تتش ہمراہ قسنقر کے ہوگیا اور نصیبین کو بزور فتح کیا بعد ازان
موصل کا قصد کیا ہم درمیان ۴۷۸ھ ہجری کی بیان کرچکی ہین کہ جب شرف الدولہ
مسلم بن قریش والی موصل اور حلب وغیرہ کا مقتول ہوا اوسکے مرنے سے

ابراہیم بن قریش بہائی مسلم کا موصل پر غالب ہوگیا — بعد ازاں ملک شاہ نے
ابراہیم کو درمیان ۴۸۲ھ ہجری کے گرفتار کرکے اوسکی موصل چھین لی یہہ ابراہیم
اوسکی پاس تا وفات پانی سلطان ملک شاہ کی مقید رہا بعد مرنے ملک شاہ کے
ابراہیم نے قید سے مخلصی پاکر پھر موصل پر اپنا قبضہ کرلیا — جب سلطان تتش
نے موصل پر اسی سال میں چڑہائی کے اوسوقت ابراہیم اوسنے لڑنی کو نکلا اور
مقام مضیع پر جو کہ مضافات موصل سی ہی دونو طرف کی لشکر باہم ملی اور سخت
لڑائی ہوئے اس لڑائی میں یہہ ہوا کہ موصل کے لشکر کو شکست ہوئی اور ابراہیم
بن قریش مع ایک گروہ امراء عرب کی جو اوسکی معاون تہی گرفتار ہوا سب
کی سر تن سے جدا کئی گئے — اور سلطان تتش نے موصل پر اپنا عمل دخل کرنے
مسلم بن قریش کو اپنی طرف سے وہاں کا نائب مقرر کیا اس مسلم کی والدہ
مسماۃ صفیہ بیگم سلطان تتش کے پہی تہی بعد ایسے موصل کی سلطان تتش نے ایک قاصد
بغداد میں بہیج کر یہہ کہلا بہیجا کہ میری نام کا خطبہ وہاں پڑہا جاوی وہاں کی پاسداروں
نے خطبہ پڑہنے میں توقف کیا — پہر تتش نے دیار بکر پر چڑہائی اوسکو فتح کیا پہر وہاں
سی آذربیجان کو گیا پہلی اوسکے حال سی برکیارق اوس نواح کی بہت ممالک
پر مسلط ہو چکا تہا برکیارق یہہ خبر پاکر اپنی چچا تتش کے پاس واسطی منع اس امر
کی گیا اقسنقر نے کہا کہ ہمنی سلطان تتش کی اطاعت بسبب اس کی کہ کوئی سلطان ملک شاہ
کی اولاد میں سی قابل ریاست نہ تہا اختیار کی ہے اگر برکیارق بن سلطان
بادشاہ ہوا ہی تو جبتک ہم اور کسی کے ساتھہ نہ ہونگے یہہ سوچ کر اقسنقر
نی تتش کے اطاعت چہوڑ دی اور برکیارق کے ساتھہ ہوگیا اوسکی الگ
ہوجانے سے سلطان تتش میں وہ شوکت اور قوت نہ رہی جو پہلے تہی
اسواسطے وہ ملک شام کو مراجعت کرگیا — اور اسی سال میں لشکر

لشکر مستنصر باللہ علوی خلیفہ مصر کا شہر صور پر مستولی ہو گیا

اب شروع ہوا ۴۸۵ھ ہجری

درمیان اسی سال کی بروز جمعہ چودہوین تاریخ محرم کو برکیارق کی نام کا خطبہ بغداد مین پڑہا گیا

بیان وفات المقتدی بامر اللہ کا

واضح ہو کہ اسی سال مین خلیفہ مقتدی بامر اللہ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد ذخیرۃ الدین بن القایم بروز ہفتہ پندرہوین محرم کو مرگ مفاجات مین مبتلا ہو کر راہی ملک بقا ہوا — عمر مقتدی کی اہتیس ۳۹ برس اٹھ مہینی چند روز کی تہی اور خلافت اوسنی انیس ۱۹ برس اٹھ مہینی کی — والدہ اس کی ارمنی تہی اوسکا نام ارجوان ہے یہہ عورت اپنی بیٹی مقتدی کی خلافت اور اپنی پوتے مستظہر باللہ اور پر پوتے مسترشد باللہ کی خلافت تک زندہ رہی مقتدی مذکور قوی النفس عظیم الہمۃ آدمی تہا

بیان خلافت مستظہر باللہ کا

واضح ہو کہ یہہ خلیفہ اٹہائسوان خلفای عباسیہ مین کا ہی — جب مقتدی نی وفات پائی اون ایام مین برکیارق بغداد کیطرف آگیا تہا اوس نی اوسکی بجائی مستظہر باللہ ابو العباس احمد کی لوگون سی بیعت کروائی عمر مستظہر کی بروقت بیعت کر لینی کی سولہ برس دو مہینی کی تہی

بیان خطبہ خوانی سلطان تتش کا بغداد میں اور مقتول ہونا آقسنقر کا

محمد یہ ہی کہ جبکہ سلطان تتش نے آذربیجان سے طرف شام کی مراجعت کی وہاں
آکر بہت لشکر جمع کیا — اور آقسنقر نے حلب میں افواج قاہرہ جمع کر کے اوسکا
امیر مسمی کربغا مقرر کر کے برکیارق کے مدد و کمک کی واسطے روانہ کیا — امیر
کربغا ہمراہ آقسنقر کی ہو کر سلطان تتش کی مقابلہ کے واسطے روانہ ہوا اور زمین
میروزب تل سلطان کی جانبین کا مقابلہ ہوا درمیان اس مقام اور حلب کے
فاصلہ چھ فرسخ کا ہے وہاں بہاری لڑائی ہوئی کچھہ لشکری لوگ آقسنقر کی سلطان
تتش سے ملگئی اور باقی جو رہی وہ بہاگ گئے مگر آقسنقر بیچارا اکیلا کھڑا رہگیا وہ
گرفتار ہو کر سلطان تتش کے خدمت میں حاضر کیا گیا — سلطان تتش نے کہا کہ اگر تو
مجھ پر فتح پاتا اور میں تیری ہاتھ آجاتا تو کیا سلوک میری ساتھہ کرتا آقسنقر نے
کہا کہ میں تجکو قتل کرتا سلطان تتش نے کہا کہ جو تو مجھ پر حکم کرتا اب وہ حکم میں
تجھ پر کرتا ہوں چنانچہ فوراً آقسنقر قتل کیا گیا پھر تتش نے حلب کو جا کر اوسکو فتح
کر کے بوزان کو گرفتار کر کے قتل کیا — اور کربغا جو گرفتار ہو کر آیا اوسکو
حمص میں بھیج کر قید کیا — بعد ازاں سلطان تتش حران اور الرہا پر مستولی
ہوا پھر سلطان تتش نے بلاد جزیرہ کے طرف جا کر اونکو فتح کیا — بعد ازاں
دیار بکر — اور خلاط کو فتح کیا اور آذربیجان میں جا کر اون شہروں کو
فتح کیا — پھر ہمدان کو فتح کیا — اور ایک قاصد بغداد میں بھیجکر خلیفہ مستظہر باللہ
سی درخواست اس بات کی کے کہ میری نام کا خطبہ بغداد میں پڑھا جائی اوسکی

اوسنی مان لیا — برکیارق نے جب یہہ خبر پائی کہ میرا چچا سلطان تتش آذربیجان
پر مستولی ہو گیا اوسنی اربل کو کوچ کرکے شہر شرحاب بن بدر الکردی کی پاس
پہنچ کر اپنی چچا کے لشکر کی قریب جا پہنچا — مگر برکیارق کے ہمراہ سوای ایک ہزار
آدمی کے اور لشکر نہ تہا — ایک گروہ لشکریون سلطان تتش نے یہہ خبر پاکر برکیارق
کو شکست دی وہ اصفہان کو بہاگ گیا اسی شہر مین اوسکا بہائی محمود حکومت کرتا
تہا — جبکہ برکیارق اصفہان مین گیا تمام امراء لشکر اوسکے بہائی محمود کا یہہ اراده
ہوا کہ برکیارق کو اصفہان دلوا دیجے اور اسکو بادشاہ بنائی اسی اثنا مین محمود
کو بیماری چیچک کے لاحق ہوئے امیرون نے یہہ صلاح ٹہرائی کہ ابہی اپنا اراده
ظاہر نکرو اگر اس بیماری ہی سی مر گیا تو کیا ضرور ہے کہ تم لوگ اپنی تئین بیوفا
کا ٹیکا لگاؤ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ محمود سلخ شوال سنہ مذکور راہی ملک بقا ہوا یہہ
وفات محمود کے اوس کی بہائی برکیارق کی نہایت سرور کا باعث ہوئی تہی پیدایش
اوسکے ۴۸۰ سنہ ماہ صفر کی ہے — بعد محمود کے برکیارق نے اپنا بندوبست کرکے
بہت فوجین جمع کین اور تتش اور اوسکے درمیان جو کچہہ گذرا اوسکا حال
ہم آگے انشاء الله تعالے ذکر کرینگے

بیان وفات امیر افواج کا

اسی سال مین درمیان ماہ ربیع الاول کے مصر مین امیر الجیوش بدر الجمالے
فوت ہوا اسّی برس سے زیادہ اوسکے عمر تہی ایام دولت خلیفہ مستنصر کے
مین وہ مرجع اور ملجاء سب امور کا اور حاکم تہا بعد اوسکے مرنے کی اوسکا
بیٹا افضل بجای اوسکے قایممقام ہوا

بیان وفات مستنصر علوی کا

واضح ہو کہ اس سال میں آٹھویں تاریخ ذالحجہ کو مستنصر باللہ ابوتمیم ملاس ابی الحسن علے الظاہر لاعزاز دین اللہ بن الحاکم نے وفات پائی مستنصر نے ساٹھہ برس چار مہینے سلطنت کے عمراوس کی ستسٹھ برس کے ہی تھہ حلیمہ ہی جسکا خطبہ بساسیری نے ل درمیاں بعداد کے پڑھوایا تہا اور اوسپر ایسی شدائد اور مصیبتیں گذریں کہ سب مال اور ذخیرہ اوس کے خرچ میں اگئی تہی سوائے ایک مسند کی جسپر وہ بیٹھا تہا اور کچہہ اوس کی پاس نرہا تہا وباوجود اس مصیبت کی ہی صابر اور خدا سے ڈرتا رہتا تہا بعد اوس کے مرنے کی خلافت مصر پر اوسکا بیٹا ابوالقاسم احمد مستعلے باللہ مسند نشین ہوا ۔ اور اسی سال میں امیر مکہ کا محمد بن ابی ہاشم حسینی جسکے ستر برس سے عمر زیادہ تہی فوت ہوا اوس کے مرنے کی بعد امیر قاسم بن ابو ہاشم متولی ہوا ۔ اور اسی سال میں درمیاں ماہ رمضان کی ترکاں خاتون سلطان ملک شاہ کے جورو نی جسکا اوپر ذکر ہوچکا وفات پائی یہہ عورت زوجہ سلطان مذکور کی تاج الدولہ تتش سے ملاقات کی واسطے اصفہان سی نکلی تہے اتفاق سے مریض ہو کہ پہر اصفہان کو مراجعت کرگئی اور وہاں جاکر مرگئے اوس کی قبضہ مین سوائے قصبہ اصفہان کے اور کچہہ نرہا تہا

اب شروع ہوا ۴۸۶ ہجری

بیاں ہے مقتول ہونے والی سمرقند کا واضح ہو کہ اسی سال میں سپہسالار لشکر احمد خاں والے سمرقند کے جمع ہو کر اوسی ہی پر تاخت لائی تہا اور اوسکو

اوسکو بسبب کفر اور زندیق ہونیکے گرفتار کیا — جب اوسکو پکڑ لیا تمام فقہار اور قضاۃ کو بلا کر اوس کی بابت خواہان فتوی ہوئے قاضیون سنے اوسکی کفر پر شاہد طلب کئی ایک جماعت مسلین سنے اوسپر کفر ثابت کیا اور گواہی کفر پر دین بعد ثابت ہوجانی کفر سکے فقہار نی اوس کے قتل کا فتوی دیا چنانچہ اوسکو پہانسی ہوئے اور اوس کی چچا کی بیٹے مسعود کو اوس کی مقام پر بٹہلا دیا

بیان قتل ہونی تتش کا

واضح ہو کہ جب برکیارق نے تتش سے شکست کہائی اور اصفہان مین گیا جیا کہ اوپر ذکر کیا گیا — سلطان تتش بلاد آذربیجان پر مستولی ہوگیا — اور جرباذقان کو لوٹا — بعد ازان طرف ری کی گیا اور وہ چیچک کے بیمار مین مبتلا تہا جب اچہا ہوگیا فوجین اپنی ہمراہ لیکر اصفہان سی طرف اپنی چچا تتش کے گیا اور جانبین کی ملاقات قریب ری کی ہوئے تمام لشکر تتش کا بہاگ گیا اور وہی اکیلا کہڑا رہ گیا اسلیئی درمیان ماہ صفر سنہ ہذا کے قتل کیا گیا اور سلطنت برکیارق کے نام پر ہوگئے سچ ہے جب اللہ ایک بات چاہتا ہے کوئی اوسکو رد نہین کرسکتا والا جیا کہ برکیارق شکست کہاکر سلطان تتش سی اصفہان کو بہاگ گیا تہا اگر اوسکا تعاقب سو سوار بہے کرتی تو بیشک پکڑ سکتے تہی کیونکہ کتنی ہی روز تک وہ اصفہان مین گہس نہ سکا باہر ہی پڑا رہا تقدیر کی بہات سے ہے کہ جب اوسمین گیا امرار لشکر نے چاہا کہ اسکو رئیس اس شہر کا بنانا چاہئی اتفاق سے اوسکا بہائی محمود بیمار ہوا اوسکو اوسی دن کہ جب ان وہ وہان پہنچا تب لاحق ہوئے پہر چیچک ہوگئی پہر مرگیا اور وہ اوس کے قائمقام

ہو گیا پہر اوسکو بے جیحاب کے بیماری ہوئی لیکن وہ بچ گیا اگر اوسکا چچا مروقت اوسکی
حال اصفہان کی اور وقت مرض اوسکے بہائی کی ماوقت مرض اوسکے
کی اوس کی ملاد کا قصد کرتا اور مالک ہوجاتا اللہ خوب جانتا ہے اسرار پوشیدہ کو

بیان حال رضوان — اور وفاق کا جو کہ دو بیٹے تتش کے تہی

واضح ہو وفاق اپنی باپ کے پاس وقت قتل اوسکے کی موجود تہا اور رضوان
کو جب خبر پہنچی کہ میرا باپ مارا گیا وہ حلب کو مراجعت کر گیا وہاں اوسکے
والد تتش کیطرف سی ابوالقاسم حسن بن علی خوارزمی حکومت کرتا تہا جب
رضوان وہاں پہنچا تمام سپہ سالار اوس کی باپ کی وقتکے ہمراہ ابوالقاسم حسن
خوارزمی سے ہوکر رضوان سی مقابل ہوئے وہ ان ایام میں اوس شہر میں سوتے
تہا رضوان نی آدہے رات کو ابوالقاسم خوارزمی کو شکست دی اور
جاپلوسے کرکے اوس کی تالیف قلوب کے درپے ہوا چنانچہ حلب میں رضوان
کا خطبہ پڑہا گیا — رضوان مذکور کے ہمراہ امیر یاغی سیان بن محمد ترکان
والی انطاکیہ کا بہی تہا — رضوان نے اپنی ہمراہیوں کو لیکر دیار بکر پر تسلط
کا ارادہ کر کے سروج پر چڑہائی کی اوسی پہلے سقمان بن ارتق نی
سبقت کر کی آپ سروج پر غالب آکر رضوان کو وہاں سی روکا — اسلئے وہ طرف رہا کی جاکر اوس پر غالب آتا —
مگر قلعہ رہا کا امیر یاغی سیان ترکان والی انطاکیہ کے لئی چہوڑ دیا — بعدازاں درمیان لشکر رضوان اور یاغی
سیان اور جناح الدولہ کے اختلاف پڑ گیا — یہہ شخص جناح الدولہ رضوان
کے ماں کا شوہر تہا اسلئے وہ بڑا سپہ سالار شمار کیا جاتا ہی اسی سبب سے

سی رضوان نے حلب کو مراجعت کی اور اوس کے دوسری بہائی دقاق کو سلوتکین
خادم والی قلعہ دمشق نے یہہ لکھہ بہیجا کہ تو پوشیدہ میرے پاس اگر بن سکی تو چلا آ
یا دمشق کو اپنی قبضہ مین کر لے — دقاق مذکور شہر حلب سی چہپ کر بہت جلد
چالاکی سی اوس کے طرف روانہ ہوا ہر چند کہ اوس کے بہائی دقاق نے
اوس کے پکڑنے کی واسطی سوار بہیجی مگر وہ کسی کے ہاتہہ نہ آیا — جب دقاق
سلوتکین کے پاس دمشق مین جا پہنچا تو اوسی پر راضی ہوا غالب آگیا
اور حکومت کرنی لگا اتفاق سے دقاق کے پاس طغتکین مع ایک جماعت خواصان
سلطان تتش کے جا پہنچا یہہ طغتکین ایک لڑائی مین سلطان تتش کے پاس گرفتار
تہا بعد ازان وہ قید سے چہٹ گیا تو وہ دمشق مین آیا اوسی دقاق نے
ملاقات کرکے بہت اکرام اور اعزاز اوسکا کیا یہانتک کہ طغتکین نے دقاق
کی والدہ سے اپنا نکاح کیا بعد اس واردات کی دقاق اور طغتکین کے
رای اسبات پر ٹہری کہ سلوتکین خادم کو مار ڈالنا چاہئی چنانچہ اون دونون
نے اوسکو قتل کیا — بعد ازان یاغی سیان ترکمانے والی انطاکیہ طرف
دقاق کی گیا اور دمشق مین پہنچا اوس کے ہمراہ ابو القاسم حسن خوارزمی
متولی حلب کا بہی تہا اوسکو دقاق کا وزیر مقرر کیا اسی سال مین معتمد
بن عباد والی اشبیلیہ وغیرہ بلاد اندلس کا قیدخانہ اغمات مین حالت
حبس مین فوت ہوا آخرین اوسکے مشہور ہین اشعار اوس کے اچہی
ہین — صاحب قلاید عقیان کہتی ہین کہ معتمد بن عباد قیدخانہ اغمات مین
مقید تہا عید کے روز اوس کے بیٹا بیٹی واسطے سلام کرنے اور تہنیت کے
گئی اونہین لڑکیون کی یہہ حالت تہی کہ پورانی کپڑی پہٹی چہیتڑے پہن رہی
تہین گویا وہ لباس بمنزلہ گہن کے تہا اور وہ چاند تہین اور پیر اونکی گویا

گرتہی لست - مبیر آں جو تہی کی یہہ حال اوسکے بعد برباد ہوے لعمت کی ہوا معدہ لے اوسکے صورت پر کدورت دیکہکر بہت رنج کہایا اور چید شعر حسب حال امی اگر جو صاحب قلاید العقیان نے اسی کتاب مین درج کئی ہیں — اسی سال میں ابو حامد غزالی لوگوں کا درس وتدریس چہوڑکر مدرسہ نظامیہ مین اپنی عوض اپنی بہائی کو عوض دیکر آپ تارک دنیا ہوکر شام کیطرف گیا اور زہد اختیار کیا کہ بڑے محنت بہی لگا اور بیت المقدس کی زیارت کرکے حج کعبۃ اللہ کا کیا پہر بعد اوکو مراجعت کرگیا اور پہر خراسان کو گیا — اسی سال میں ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر فتوح بن عبد اللہ بن حمید حمیدی اندلسی فوت ہوا یہہ شخص بہت ثقہ فاضل تہا اوسنے جمع بین الصحیحین تصنیف کی ہی حد الیس اوس کے قبل ۴۲۰ھ ہجری کی ہوئے وہ باشندگان میورقہ سی تہا علم حدیث خوب جانتا تہا اور ملک مغرب میں حدیث کی سماعت اوسی یہیں کی ہیتے اور ملک مصر اور شام اور عراق میں پہرکر حدیث بہم پہنچائی ہتے بہت نیک اور پارسا آدمی تہا اوسکی تاریخ کراستہ واحدۃ یا کراستیں ہے اوسکو خلافت خلیفہ مقتدی بالله میں ختم کیا ہی اور اسی سال میں علی بن عبد الغنی مقری اندھی حصری قیروانی جو شاعر مشہور ومعروف تہا وفات پائی اس شاعر نے قیروان سے اندلس کیطرف سفر کرکے معتمد بالله وغیرہ کی مدح کی — بعد ازان وہ سبتہ ملک عدوہ سی طنجہ میں پہنچکر وہاں جاکر انتقال پایا اوس کی اشعار بہت اچہی ہیں

اب شروع ہوا ۴۸۷ھ ہجری

بیان بادشاہ ہونی کربوغا کا موصل پر

واضح ہو کہ سلطان تتش نے مسمی کربوغا کو حمص مین معتمد کیا تہا — جب اقسنقر مقتول ہوا جیسا کہ درمیان ۴۸۷ھ ہجری کی بیان ہوچکا ہی اور کربوغا قیدخانہ ہی مین رہا یہانتک کہ برکیارق نی طرف رضوان والی حلب کے ایک قاصد بہیجا اور اوسکو یہہ کہلا بہیجا کہ اوسکو چہوڑ دی اوسنی اوسکو معہ اوس کے بہائی طنطاش کے قید سی مخلصی دی — اور کربوغا کی پاس بطالی لوگ جمع ہوگئے اوسنی نصیبین کا قصد کرکے اوسپر چہڑائی کے وہان محمد بن شرف الدولہ مسلم بن قریش حکومت کرتا تہا محمد مذکور کربوغا کی پاس آیا اور اوسنے امن کا خواہان ہوکر قسم لی مگر کربوغا مذکور نے اپنی قسم کا کچہہ پاس نہ کیا اوس کے ساتہہ عذر یہہ کیا کہ محمد کو پکڑ کر قید کیا اور نصیبین کا محاصرہ کرکے مالک ہوگیا بعدازان طرف موصل کے گیا اثنائی راہ مین محمد بن مسلم بن قریش بن بدران بن المقلد بن المسیب کو مار ڈالا — موصل کا محاصرہ کیا وہان علی بن مسلم بہائی محمد مذکور کا وقت نائب کرنے سلطان تتش کے سی جیسا کہ ہمنی ذکر کیا سلطنت کرتا تہا — جبکہ اوسپر بہت تنگی اور تکلیف حصار کرنے سی ہوئی وہ موصل سی بہاگ کر صدقہ بن مزید کے پاس حلہ مین چلا گیا — بعد حصار نو مہینی کی کربوغا کو موصل سپرد کردی — بعد ازان طنطاش نے اپنی بہائی کربوغا سی کچہہ بدسے کی تہی اوسنی حکم دیا کہ وہ قتل کیا جائی فوراً تیسری روز مستولی ہونی کربوغا کی موصل پر طنطاش مذکور مقتول ہوا — اور کربوغا نی نیک خصلت وہان ظاہر کرنے شروع کی — اسی سال مین لشکر خلیفہ مصر علوی کا بیت المقدس ماہ شعبان مین مستولی ہوا یہہ حکومت بیت المقدس کی ایلغازی سی اور سقمان سی جو کہ دونو بیٹی ارتق کے تہی اوسنی چہین لی تہی

اب شروع ہوا ۴۸۹ھ ہجری

بیان مقتول ہونی سلطان ارسلان ارغون کا

واضح ہو کہ سلطان ملک شاہ کی ایک بہائی تہا اوسکا نام ارسلان ارغون بن الپ ارسلان تہا وہ اپنے بہائی ملک شاہ کی ساتہہ رہتا تہا۔ جب اوسنے دیکہا کہ میرا بہائی ملک شاہ مرگیا ور زادہ ارسلان ارغون خراسان پر مستولی ہو گیا مگر وہ اپنی غلاموں پر بہت تکلیف گورا رکہتا تہا اور بری نظر سے اونکو دیکہا کرتا اور اہانت اونکی کرار ہا کرتا تہا چنانچہ اسی واسطے سب غلام اوسسی ڈرتی رہا کرتی تہی ایک روز ایک غلام اوسکا اوس کی پاس گیا اور کوئی اوسوقت اوس کے پاس نہ تہا۔ ارسلان ارغون نے دیکہتے ہی ناک چڑہائی اور رد پر کرالی سی اوس کی برا بہلا کہا۔ غلام نے عذر بیان کیا اوسکا عذر پیدا ہوا۔ لاچار غلام نے کورد ایک چہری اوس کی کلیجہ میں بہونک دی ماہ محرم سنہ ۴۹۰ھ میں مقتول ہو کر مرگیا جب ارسلان ارغون مرگیا برکیارق نے اپنا مدد لشکر خراسان پر کرلیا۔ اور ایک ایلچی طرف ماورا النہر کے روانہ کی اسی نام کا خطبہ وہاں جاری کرے۔ اور برکیارق نے اپنی شہر خراسان اپنی بہائی سلطان سنجر بن ملک شاہ کو سپرد کر کے ابو الفتح بن الحسین طغرائی کو اوسکا وزیر بنایا

بیان ابتدا دولت خاندان خوارزمشاہ کا

معتوب ہے کہ اول شخص اونہیں کا محمد خوارزمشاہ بن انوشتکین تہا۔ یہ انوشتکین ایک شخص ساکن گرجستان کا ذات سی غلام تہا اسیواسطے اوسکو انوشتکین گرجیہ کہتے ہیں اوسی ایک امیر سلجوق نے جسکا نام ملکابل تہا اوسی انوشتکین

انوشتکین کو خرید کیا — لیکن چونکہ انوشتکین نیک طریق اور دانا آدمی تھا اوس کے ترقی ہوتی گئے رفتہ رفتہ سپہ سالار مدار المہام ہوگیا — اوسی ایک بچہ مسمی محمد خوارزمشاہ پیدا ہوا — اس لڑکی کے تادیب اور تربیت مین انوشتکین مذکور نی بہت کوشش کی اسیطرح وہ محمد مذکور عارف اور کامل اور ادیب اور عنان ازلی سی لبیب اور نیک تدبیر مشہور ہوا — جب کہ ایک امیر مسمی داداجبشی خراسان کے فتنہ اور فساد کے دفعہ کرنی کو آیا (یہہ ایک امیر تہا امرا میر کیارق سی) بسبب ایک فتنہ کے جو کہ ترکستانیون سے واقع ہوا تہا اوس فتنہ مین نائب خوارزم کا مرگیا تہا داداجبشی نے وہان پہنچکر خوارزم کا بندوبست کیا — اور خوارزمشاہ کو وہان کا حاکم بنایا — محمد مذکور نے اپنی اوقات عدل اور نیک سیرتی مین بسر کرنی شروع کی اور اہل علم اور علماء دین کی عزت بہت اوسنی کی اسلئی اوسکا رتبہ بڑہ گیا اور ذکر اوسکا پہیل گیا — بعد ازان سلطان سنجر نی بہی ولایت خوارزم پر محمد مذکور ہی کو اوسکی مقام پر بحال رکہا اسلئی سلطان سنجر کی سامنی بہت رسوخ اوسکو ہوگیا — جب سلطان خوارزمشاہ مرگیا اوسکے بعد بیٹا اوسکا اطسز تخت نشین ہوا اوسنی بہی خلق اللہ کو بہت امن سی رکہا اور دامن عدل سب پر دراز کیا

بیان اوس لڑائی کا جو درمیان رضوان و دہ اوس کی بہائی دقاق کی ہوئی تہی

پوشیدہ نرہی کہ اسی سال مین سلطان رضوان شہر حلب سے دمشق کی لینی کی

ارادہ گیا تھا — اور اس رضوان کی ہمراہ ناس سیان اس محمد ترکانی والی انطاکیہ
اور جناح الدولہ ہی مقابلہ کو گئی تھے جب دمشق کے پاس پہنچی اونکا مطلب پورا
ہوا اسلئے رضوان بیت المقدس کی طرف کوچ کر گیا مگر اوسکو سے فتح نہ کر سکا
لاچار ہو کر اوس کے فوج پلے حلب کو مراجعت کی — بعد ازاں سیان رضوان کی
ہمراہ سے چھوڑ کر اوس کی بہائی دقاق سے جا ملا — اور اوس کے بہائی رضوان
کی جہائی اور حلب سی کا حال جو اوسی اوسی بیان کیا اسلئے دقاق بی رضوان
کیطرف کوچ کیا اوس کے فوج میں سرکاں لوگ بہت ہی دونو بہائیوں کا
مقابلہ قسرین پر ہوا — دقاق کی لشکر کو شکست ہوئی اور اوسکی خیمی لوٹ کر
مصور اور مظفر ہو کے حلب کو مراجعت کر گیا — بعد ازاں اس بات پر اتفاق ہوا کہ
رضوان کی نام کا خطبہ دمشق میں پڑہا جاوے — اور اسی سال میں سلطان
رضوان بی مستعلی امر الله علوی خلیفہ مصر کی نام کا خطبہ چار جمعہ تک پڑہوا یا لیکن ابدا
اوسکا انجام برا سوچ کر موقوف کیا اور خطبہ عباسیہ پڑہوانا شروع کیا۔
اسی سال میں باطنیوں بی ارغش نظامی کو شہر رے میں قتل کیا یہہ شخص بڑے
رتبہ کو پہنچا تہا یہانتک کہ اوسے مسمی یاقوتی چچا سلطان برکیارق کی دختر نیک اختر
سی شادی کی تہے — اور اسی سال میں باطنیوں بی امیر برسق کو جو کہ ایک
مصاحب سلطان طغرلبک کا تہا قتل کیا — یہہ شخص اول کوتوال ہے
جو سلجوقیو کے طرف سی بغداد میں مقرر ہوا تہا

اب شروع ہوا سنہ ۴۸۹ ہجری

بیان کوچ کرنی فرنگیوں کا طرف ملک شام کی اور لینا

اونکا شہر انطاکیہ وغیرہ کا

واقع ہو کہ ابتدا اونکے خروج کی درمیان سنہ ۴۹۰ ہجری کی ہوئی تہی وہ فرنگ خلیج قسطنطنیہ سی عبور کرکے بلاد قلیج ارسلان بن سلیمان بن قطلمش مین یعنی قونیہ وغیرہ مین پہنچی — اور ان شہرونمین درمیان فرنگیون اور قلیج ارسلان کی لڑائی ہوئی — قلیج ارسلان نے شکست کہائی — بعد ازان بلادلیون ارمنی مین پہنچی اور انطاکیہ پر بطور یلغار چڑہائی کی — باغی سیان رات کی وقت انطاکیہ سے خائف ولرزان ہوکر بہاگ گیا جب صبح ہوئی اور اوسکو خبر مرگ سنائی گئی اپنی اولاد اور اہل اور مسلمانون کی قتل ہونیکا حال یاد کرکے بہت افسوس اور غم کرنے لگا بلکہ بسبب اس رنج والم کی بیہوش ہوکر زمین پر گرپڑا — اوسکی ہمراہی نے ہرچند چاہا کہ اوسکو سوار کرے لیکن اوسمین بسبب اس غم کی کہانیکی طاقت سوار ہونیکی نہ تہی اسلئی ہمراہیون نے پڑا ہی چہوڑکر اپنی راہ لی — وہان کو ایک لکڑہارا ارمنی جو گذرا اوسنی دیکہا کہ باغی سیان بن محمد بن ارسلان ترکانی والی انطاکیہ کا آخر حال مین نوبت جانکندنی مین پڑا ہی وہ اوسکا سر کاٹکر انطاکیہ مین پاس فرنگیون کے لایا — اور فرنگے انطاکیہ پر غالب ہوکر اوس شہر کو اپنی قبضہ مین لائی — یہہ واقعہ ماہ جماد الاول سنہ ہذا مین گذرا اور جتنی مسلمان وہان رہتی تہی فرنگیون نے سبکو تلوار کے دہانی کو لگادیا اور اونکی سب مال لوٹ لئے

بیان اوس لڑائی کا جو مسلمان فرنگیون سی انطاکیہ پر لڑی

جب کربوغا والی موصل کو احوال فرنگیوں کے جو انہوں نے انطاکیہ میں کئی تہی خبر ہوئی
اوسنی افواج جمع کرکے مرج دابق کو کوچ کیا — اوس کی ہمراہ دقاق بن تتش
والی دمشق اور طغتکین اتابک (اور جناح الدولہ والی حمص جو کہ خاوند سلطان
رضوان کی والدہ کا تہا وہ رضوان کی ہمراہی حلب سی چہوڑکر حمص میں جاکر اوسپر
قابض ہو گیا تہا) — اور سوار اوس کے اور امرا اور سپہ سالار اوس کی
ہمراہ ہوئی اوسنی اس حشمت کی ساتہہ کوچ کرکے انطاکیہ پر ڈیرہ کرکی فرنگیوں
کا محاصرہ کیا فرنگیوں کی جان پر خوف بہت تہا کیونکہ چار طرف سی گہری ہوئی تہی
اونہوں نے کربوغا سے درخواست کی کہ ہمکو اجازت دو ہم یہاں سی چلی جائیں انطاکیہ
چہوڑ دیتی ہیں مگر کربوغا نے مطلق نہ مانا — الا افسوس یہہ ہے کہ کربوغا اپنی
ہمراہیوں ملوک اور امرا مذکورین کے کچہہ عزت نہ سمجہی بلکہ اوسی بدخلقی اور
بدروئی سے پیش آیا اور غرور کرنے لگا اون امرا کی نیتوں میں فرق آگیا اور کربوغا
سی پہر گئے — فرنگیوں نے جب دیکہا کہ کہانے کا سامان تمام ہو چکا اور جانا بجانب
ممکن نہیں لاچار انطاکیہ سی سب نکلے اور مسلمانوں سی لڑنے لگے مسلمانوں میں پہوٹ
اور دہلی پہلے سے پڑ گیا تہا وہاں سی مسلمان بہاگ نکلے فرنگیوں نے بہاگتوں کو بہت
قتل کیا اور اونکے جمعی لوٹ لئی اور ہتیار اور جینکریں اور رسد سب فرنگیوں کی
ہاتہہ لگی اسی سبب سی فرنگیوں کو قوت زیادہ ہوگئی — جب مسلمانوں کو شکست
ہوئی فرنگی معرہ کی طرف گئی اوسپر جاکر غالب آئی اور وہاں کے باشندوں کو
فرنگیوں نے سب کی تلوار سے بکری اوڑائی اوس شہر میں ایک لاکہہ آدمیوں سے
زیادہ مقتول ہوئے اور بہت قید میں گرفتار آئی — چالیس روز معرہ میں
ٹہری بعد ازاں طرف حمص کی گئی وہاں کی باشندوں سی صلح ہو گئے

اب شروع ہوا سنہ ۴۹۱ ہجری

بیان قبضہ پانی فرنگیون کا بیت المقدس پر

معلوم رہی کہ سلطان تتش نے بیت المقدس امیر ارتق کو عطا کی تہی جبتک وہ زندہ رہا وہان حکومت کرتا رہا اوس کے بعد اوس کی دو بیٹی ایک مسمی ایلغازی — دوسرا سقمان اوس شہر پر حکومت کرتے تہے خلیفہ مصر کی لشکر نے اون پر خروج کرکے بیت المقدس ماہ شعبان ۴۸۹ھ ہجری مین امان دیکر فتح کیا — اور وہ دونو لڑکے یعنی سقمان اور اوسکا بہائی ایلغازی بیت المقدس سی نکل گئی سقمان بلد الرہا مین جارہا — اور ایلغازی عراق کیطرف جا بسا — اور بیت المقدس مصر والون کے قبضہ مین رہا یہانتک کہ فرنگیون نے وہان چڑہائی کی کچہہ اوپر چالیس روز اوسکا محاصرہ کئی رہی آخرکار بروز جمعہ ساتوین تاریخ شعبان سنہ ہذا کو فتح کیا — مگر ایسا ظلم کیا کہ کئی ہفتہ تک مسلمانون ڈہونڈ ڈہونڈکر قتل کرتی رہی اور خصوصاً مسجد اقصی مین ستتر ہزار مسلمانون سی زیادہ عابد اور علماء اور زاہد لوگ اور مجاور وہان کے جو مسلمان تہی مقتول ہوئی — اور فرنگیونکے مال غنیمت اتنا ہاتہہ آیا کہ شمار سی باہر ہے — کچہہ لوگ وہانسی بہاگ کر جو بغداد مین درمیان ماہ رمضان کی بہاگ آئی تہے اونہون نے بغداد والو کی سامنی بہت الغیاث اور استعانت کی اور روئی اور سب حال اون پر جو گذرا تہا بیان کیا اور درمیان سلاطین سلجوقیہ کے بہی اختلاف پڑگیا اس تفرقہ پڑنے سی فرنگی اکثر بلاد پر مستولی ہوگئی — مظفر ابیوردی نے اس حالمین اشعار لکہی ہین — اور اسی سال مین محمد ابن ملک شاہ بہائی سلطان برکیارق کو بہت قوت ہوگئی تہی یہہ بادشاہ سلطان سنجر کا حقیقی بہائی تہا اور والدہ ان دونونکی ام ولد تہی اوس کی پاس بہت لشکر جمع ہوگئی — اور

مؤید الملک عبداللہ بن نظام الملک کو خلعت وزارت کا ہوا اور اسی بہائی
سلطان برکیارق پر چڑہائی کی وہ ری میں تہا برکیارق ری سے کوچ کرگیا تہا
— اور محمد وہاں پہنچا وہاں جاکر دیکہا کہ اوسکے بہائی برکیارق کے والدہ
مساۃ زبیدہ خاتون اپنی سوتیلے بیٹے برکیارق کے باعث حکومت کرتی ہے
— مؤید الملک سے جاتی ہی پکڑ لیا اور سب مال اوسکا لیکر اوسکا گلا گہونٹ ڈالا
— اور محمد مذکور سے کوہر آئین کوتوال بغداد کا بہی ملگیا تہا — اور کربوقا
والی موصل بہی ملگیا تہا اوسکے نام کا خطبہ روز جمعہ سترہویں تاریخ ذالحجہ
سنہ مذکور میں درمیان بغداد کے پڑہا گیا

اب شروع ہوا سنہ ۴۹۱ ہجری

اس سال میں برکیارق طرف اپنی بہائی محمد کے چڑہ گیا اور دونوں نے
لشکر جمع کرکے چوتہی رجب کو نہر سفیدرود پر لڑائی کی یہ نہر حد ری کے فاصلہ
پر واقع ہی — برکیارق کو شکست ہوئی اور سلطان محمد نے بغداد میں
اپنے ہاتہ سے یہ خبر بہیجا دی کہ محکو فتح ہوئی پہر اوسکا خطبہ ہونے لگا — برکیارق
مذکور شکست کہاکر ری کی طرف گیا وہاں اوسکے سب مصاحب جمع ہوئے
تدبیر کررہی تہی آخر کار یہ تدبیر ہوئی کہ خراسان پر چلو وہاں جاکر امیرداد
حبشی جو امیر لشکر خراسان کا تہا ملا — اور برکیارق سے اوسکا بہائی سلطان
سنجر لڑا وہاں بہی برکیارق کو شکست ہوئی اور لشکر اوسکا بہاگ نکلا
پہر برکیارق جرجان کو گیا — پہر دامغان کو گیا — اور اسی سال میں حاکم
ملطیہ اور حاکم سیواس وغیرہ نے ارادہ کمشتکین بیٹا طیلو کا سرور

معروف ابن دانشمند تہا کیونکہ باپ اوسکا معلم ترکان کا تہا — معلم کا نام اونکی
نزدیک دانشمند ہی اسلئی اوسکو بیٹا دانشمند کا کہتی تہی اوس کی بیٹی نے یہانتک
ترقی کی کہ ان شہرونکا مالک ہوگیا) فرنگیون سی لڑنی کا ارادہ کرکے ملطیہ کی قریب
گئی اور بہت لڑائیان اونسی کین بلکہ اونکے بادشاہ کو گرفتار بہی کرلائی — اسے
سال مین ابو علی یحیی بن عیسے بن جزلہ طبیب مصنف کتاب منہاج کا فوت ہوا
اس مصنف نے اس کتاب مین دوائین اور غذائین مفردہ اور مرکبہ جمع کین
ہین — اول مین یہہ شخص نصرانی تہا پہر مسلمان ہوا — اور ایک رسالہ رد نصارا
کا جسمین اونکی مذہب کی کجی اور واہیات بیان کیا ہی اور اہل اسلام کی مدح
کی ہی اور دین اسلام کی حق ہونی پر دلائل یقینی قایم کی ہین تصنیف کیا — اور اوسے
بیان کیا ہے اون ابیات کو جو توریت اور انجیل مین وقت ظہور پیغمبر خدا کی تہی
اور یہودین اور نصارا نی وہ چہپا دی یا تحریف کی ہین یہہ رسالہ بہت اچہا ہی
اور ایک کتاب علم طب مین اوسنی تصنیف کرکے اوسکا نام تقویم الابدان
رکہا ہی — اور بہی کتابین اوس کی تصنیف سی ہین قبل اپنی مرنے کی سب وقف
کر دی تہین اور روضہ امام ابو حنیفہ رضی کے بیچ رکہہ دی تہین

بیان ابتداء دولت ساہرمن کا جو ملوک خلاط سے تہا

اسی سال مین یعنی درمیان ۴۹۳ھ سقمان قطبی جسکو سکمان کا ف سی بہی کہتی ہین
خلاط پر مستولی ہوا — یہہ سکمان مذکور ملک اسمٰعیل والی شہر مرند کا
جو کہ ایک شہر اذربیجان کا ہی غلام تہا اور اسمٰعیل کا چونکہ لقب قطب الدین

ہمیشہ سے ہی سلجوق میں کا تہا اسیواسطے سکمان مذکور کو قطبی لست اوسکے آقا کے
طرف کرکے کہتے ہیں یہہ سکمان نہایت جوانمرد اور شجاع ترکی نژاد تہا اور خلاط
کی بروال ملوک دیار بکر کے قبضہ میں تہے وہ لوگ وہاں کے باشندوں پر بہت ظلم
کیا کرتے ہے ۔ اسکا عدل اور جوانمردی کا آوازہ سنکر اہل خلاط نے اوسکو
خطوط لکہے اور سکمان قطبی مذکور کے ہمراہ سب ہو گئے اسلئے سکمان کی جاکر وہ شہر
فتح کیا وہاں کے باشندوں کی شہر کا دروازہ کہولدیا اور شہر اوسکے حوالہ
کردیا اور بنی مروان اسی سال میں وہاں سے سب بہاگ گئے ۔ اور سکمان
قطبی بعد حیات خلاط کا مالک رہا یہانتک کہ درمیان ۵۰۶ھ ہجری کی فوت ہوا
۔ اوسکے بعد بیٹا اوسکا ظہیرالدین ابراہیم بن سکمان جیسا کہ ہم آگے ذکر کرینگے
گی مالک ہوا

اب شروع ہوا ۴۹۳ھ ہجری

بیان لڑائی ہونی کا درمیان دونو بہائیوں برکیارق و محمد کی

پہلے ہم بیان کرچکے ہیں کہ برکیارق اپنے بہائی محمد سے شکست کہا کر بہاگ گیا تہا
بعد ازاں اپنی بہائی سنجر سے خراسان میں لڑا وہاں سے بہی شکست کہائی
پس اوسہائی بہائی سے شکست کہا کر برکیارق خوزستان کیطرف گیا وہاں اوسکے
مصاحب سب جمع ہوئی اور لشکر مکرم کا بہی اوسکے ملک کو آیا آپ اوسکے
پاس جمعیت بہت ہوگئی اسلئے وہ ہمدان کو گیا وہاں امیر اماز اوسی ملگیا او
ہمراہ پانچہزار سوار جنگی تہے ۔ اور ادہر سے اوسکا بہائی محمد اوسکے
لڑنے کی واسطے آیا تیسرے تاریخ جمادالاخر سنہ ہذا کو لڑائی ہوئی یہہ دوسری

دوسری لڑائی تہی ان دونو بہائیوں مین ساری دن لڑائی کا بازار گرم رہا آخرکار
شب کو محمد اور اوس کے لشکر نے شکست کہائی اور موئدالملک بن نظام الملک
وزیر محمد کا گرفتار ہوکر برکیارق کے سامہنی حاضر کیا گیا اوسنی اوسی کہا کہ میری
والدہ کی ساتہہ جو تونے سلوک کیا تہا وہ یاد ہی یا نہین وہ نادم ہوا سلطان برکیارق
نی اوسکو قتل اپنی ہاتہہ سے کیا موئدالملک کی عمر بروقت قتل کی پچاس برس کے
تہی — بعد ازان سلطان برکیارق رے کیطرف گیا — اور محمد شکست کہاکر
خراسان کی طرف گیا اور اپنی بہائی سنجر سی جاکر ملا دونو بہائیون نے آپسمین
قسم کہائی اور متفق ہوکر لشکر جمع کرکے اپنی بہائی برکیارق پر چڑہائی کی وہ ان
ایام مین رے مین تہا جب اوسکو خبر پہنچی کہ دونو بہائی جمع ہوگئی اور تجہپر چڑہ آئی
ہین وہ رے سی بغداد کو بہاگ گیا مگر اوسکے پاس خرچ کی بہت تنگی ہوئی اسلئے
اوسنی خلیفہ سے مال طلب کیا اُس روپیہ کے خواہش مین اِدہرادہر سے ایلچی
آتی جاتی رہے آخرکو خلیفہ نے پچاس ہزار دینار بہیجکر برکیارق کی مدد کی برکیارق
نی بسبب افلاس کے مال رعیت پر دست درازی شروع کی چنانچہ رعایا کا مال
جو سامہنی آیا لوٹا اسی اثنا مین برکیارق کو مرض لاحق ہوا اور روز بروز بہرتا جاتا
— اور محمد اور سنجر دونو اوس کی شہرون پر مستولی ہوگئی — اور اپر سے
اوسکا تعاقب نہ چہوڑا بغداد پر اوسی جا ملے برکیارق بہت مریض تہا اپنی جینے
سی ناامید تہا اسلئے اوس کی مصاحبون نے اوسکو سوار کرواسکے جانب غربی
کو روانہ کیا بعد ازان اوسنی مرض سے تخفیف پائی اسلئے بغداد سی طرف
واسط کے گیا — اور سلطان محمد اور اوسکا سنجر بغداد مین جا پہنچے
— اونکے سامہنی خلیفہ نے برکیارق کے بدخصلت ہونے کا شکوہ کیا محمد
کے نام کا خطبہ پڑہا گیا پہر جو اونہین گذرا وہ آگی بیان کرونگا انشاء اللہ تعالے

بیان قابض ہوجانے ابن عمار کا شہر جبلہ پر

واضح ہو کہ اس شہر جبلہ پر قابض ابو محمد عبداللہ بن منصور معروف ابن صلیحہ کے ہوگیا تھا فرنگیوں سے اوسکا محاصرہ کیا اوسنے ایک ایلچی طغتکین اتابک والی حاکم دمشق کے پاس یہہ کہلا کر بھیجا کہ تم میرے پاس ایک ایسا معتمد بھیج دو میں اوسکو یہہ شہر سپرد کر دوں وہ شہر جبلہ کے محافظت کرے طغتکین نے اپنے بیٹے تاج الملوک بوری کو اوسکے پاس روانہ کیا اوسکو اوسنے جبلہ سپرد کیا اوس تاج الملوک نے رعایا سے بدخصلت اور ترش روئی برتنی شروع کی اس لئے اہل جبلہ نے ابو علی محمد بن عمار والے طرابلس کو ایک خط لکھا اوسمیں گلہ اور شکوہ اون اعمال قبیحہ کے جو بوری نے اونکی ساتھہ کئے ہیں لکھہ بھیجے اوسنے رعایا کی کمک کو لشکر روانہ کیا تمام رعایا لشکر سے ملگئی اور بوری سے لڑائی ہوئی بوری کو شکست فاش ہوئی ابن عمار کی لشکری شہر مذکور پر غالب آگئی اور بوری کو قید کرکے طرابلس میں بھیج دیا ابن عمار نے اوس کی ساتھہ نیک مروتی اور خوش سلوکی سے پیش آئی اوس کے باپ طغتکین کے پاس اوسکو روانہ کر دیا ۔ اور قاضی ابو محمد جو والے جبلہ کا تھا جسکو ابن صلیحہ کہتے ہیں وہ اپنی مال و اسباب اور اہل و عیال لیکر دمشق کو چلا گیا بعد ازاں بغداد کو گیا وہاں مرکیا رق تھا وہ حرکت بہت تنگ اور مفلس ہو رہا تھا مرکیا رق نے اوسکو بلوا کر اوسی مال طلب کیا ابو محمد ابن صلیحہ نے سب اپنا مال و اسباب اوس کے نذر کیا

بیان احوال باطنیوں کا جنکو فرقہ اسماعیلیہ بھی کہتے ہیں

اول سب اول ان لوگون کو ترے مناصب بعد وفات سلطان ملک شاہ کے
ہوئی اون قلعون کے وہ حاکم ہوئے از انجملہ ایک قلعہ اصفہان ہے یہہ قلعہ سلطان
ملک شاہ کا بنایا ہوا ہے اس کی بنا کا سبب یہہ بیان کیا گیا ہے کہ یہہ بادشاہ شکار
کہیلنے گیا تہا ساتھہ اوس کے ایک قاصد سلطان روم کا تہا اتفاق سے کتا شکار
اونکے ہمراہ سے بہاگ کر اوس مقام پر جا چڑہا جہان وہ قلعہ بنایا گیا ہے سلطان
روم کے ایلچی نے کہا کہ اگر یہہ موضع ہماری شہر مین ہوتا تو ہم اوسپر ایک قلعہ
بناتے بادشاہ نے یہہ لفظ سنتے ہی فوراً حکم دیا کہ یہان قلعہ بنایا جاوے جب
وہ تیار ہوچکا تو اوسپر بہت نائب ہوتی رہی یہانتک کہ فرقہ باطنیہ کے قبضہ مین
آیا اور بسبب اوس قلعہ کے اونکا بہت ضرر سبب ہوا — لوگ کہا کرتے
ہین کہ جس قلعہ کے بنا کا باعث کتہ اور رشیر کا فر ہو ضرور ہے کہ انجام اوسکا بخیر
نہوگا — اور اون قلعون مین سے جو اونکے قبضہ مین تہی ایک قلعہ موت
ہے یہہ قلعہ نواحی قزوین مین ہے اس قلعہ کی بنیاد کا باعث یون بیان کرتے
ہین کہ کسی سلطان دیلم نے ایک عقاب شکار کی بہیجی دوڑا یا وہ اوس مقام
پر جا کر بیٹہا جہان اب قلعہ موت واقع ہے بادشاہ نے دیکہا کہ وہ مقام بہت
استوار ہے حکم دیا کہ اوسپر ایک قلعہ بنا جائے چنانچہ وہ قلعہ بنا ہے جب وہ
طیار ہوچکا اوسکا نام الاموت رکہا معنی اسی لفظ کی دیلمیون کے زبان مین التعلیم
عقاب کی ہین) اوس موضع کو اور جو اوس کے قرب و جوار مین اون کو
طالقان کہتے ہین — حسن ابن صباح جوانمرد ہندسہ دان اور حساب دان
اور دانا آدمی تہا جہان گردی کرکے مستنصر علوے خلیفہ مصر کے پاس
آیا پہر خراسان کو مراجعت کے نہر سی عبور کرکے کاشغر مین داخل ہو
پہر قلعہ موت کے طرف مراجعت کی وہان کے باشندون نے اوس ... ...

کرکے وہاں انکا حاکم قرار دیا — اور اونہیں قلعوں میں سے جس پر یہہ لوگ مسلط ہوگئے
ہیں ایک قلعہ طبس اور قہستان ہی — پہر قلعہ دستکوہ کو سنہ ۴۸۴ ہجری میں اسی قصبہ میں
اسی یہہ قلعہ قریب آنہر کے ہی — اور قلعہ خالنجان پر بہی قابض ہوئے یہہ قلعہ
وسیع کے بعد اصفہان سے واقع ہے — اور قلعہ ازدہن کو ابو الفتح ہمالا
حسن بن صباح کا اپنے قبضہ میں لایا — اور قلعہ گردکوہ پر بہی قابض ہوئے
— اور قلعہ طبس اور قلعہ خلاوجان جو درمیان فارس اور خوزستان کے
واقع ہے — اور امرار کبار کو دفعتہ قتل کرڈالا یہہ حال لوگوں کی سمجھ
تہا کہ برا ہوا اور اونسے سب ڈرنے لگے — اسلئے سلطان برکیارق نے اونکی
تلاش اور تتبع کرنے شروع کی اور ارادہ کیا کہ جو کوئی فرقہ باطنیہ میں ہوا تہا
تمام اس فرقے کے جہاں دستیاب ہو قتل کرو — اسی سال میں فرنگے شہر
پر حالت آئے یہہ شہر جزیرہ کے شہروں سے ہی وہاں کے باشندوں کو دکہ
اور قتل کیا اور بچے ہوئے گرفتار کرلئے — اسی سال میں فرنگیوں کے قبضہ میں
شہر ارسوت جو عکا اور قیساریہ کے کنارہ پر واقع ہے آگیا تہا

اب شروع ہوا سنہ ۴۹۳ ہجری

بیان وفات مستعلی کا اور خلافت آمر کا

واقع ہو کر اسی سال میں مستعلی بامر اللہ ابو القاسم احمد بن مستنصر معد
علوی نے خلیفہ مصر ستر ہویں تاریخ ماہ صفر کو رحلت کی ملک تھا ہوا اوس کے
بعد ستائیسویں تاریخ شعبان سنہ ۴۸۷ ہجری میں ہوئے تہے اور سات برس

سات برس قریب دو ماہ کے خلافت سے اوس کے دولت اور حکومت کا مدبر
و مشیر افضل بن بدر جمالی امیر افواج تہا جب وہ فوت ہو چکا! وس کے بعد اوسکے
بیٹی ابو علے منصور کے خلافت کی بیعت ہوئی اور الامر باحکام اللہ اوسکا لقب قرار
ہوا — اس امر کے عمر بروقت بیعت اوس کے ہونے کی پانچ برس ایک مہینہ
چند روز کے تہی اوس کے ایام مین سبب افضل بن بدر جمالی کے تدبیر سلطنت
کرتا رہا

بیان لڑائی ہونی کا درمیان برکیارق اور اوسکی بہائی محمد سے

پوشیدہ نہ ہے کہ ان دونو بہائیون مین مدت سے نفاق تہا برکیارق واسط
مین رہتا تہا اور محمد بغداد مین تہا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے جب محمد کو برکیارق
سی بارادہ جنگ نکلا برکیارق بہی واسط سی اوس کے مقابلہ کو چلا — اور
روز راور پر دونوں کا مقابلہ ہوا اور دونو لشکر شمار مین برابر تہے جب آمنا
سامنا خوب ہوا اور دونو طرف سے صف بندی ہو گئے اتفاق سے لڑائی
نہ ہونے پائی کیونکہ امرا رکبار جانبین سے بیچ مین ہو گئے اور اونہون نے
بیچ بچاو کرکے صلح کروادی اور یہہ بات ٹہر گئی کہ برکیارق سلطان ہو اور
محمد ملک — محمد کے قبضہ مین بلاد اذربیجان اور دیار بکر اور جزیرہ اور
موصل رہے گا اور دونون نی ایک دوسرے کی واسطے قسم کہائے کہ
مین اوس کی بدی نہ چاہونگا اور یہہ کہا کہ مین اوس کی بدی نہ چاہون گا چوتہی
تاریخ ربیع الاول سنہ ہذا کو یہہ فیصلا اسطور پر کرکے اپنی اپنی دونون نے

راہ ل) کچھ عرصہ ہوئے تا آنکہ پھر صلح ٹوٹ گئی کہ دونوں ایک دوسرے پر پڑتا ہے ل صلح جماد الاول میں ٹوٹنے اور پھر سرلڑائی ہوئی یہہ خوب لڑائی ہوتے ان دونوں کی مگر محمد کے لشکر کو شکست فاحش ہوئے تمام حرال محمد کے لٹ گئی اور محمد چند نفر لیکر اصفہان کو بھاگ گیا — اور برکیارق لے تمام مصاحب انہیں محمد کے ڈھونڈ کر پیدا کر کے اونکا مست گھر بار مال و دولت لوٹ لے بعد ازاں برکیارق نے اصفہان پر جاکر محمد کا محاصرہ کیا اور بہانتک اوسکو تنگ کیا کہ شہر میں کھانے کو نہ رہا دسویں تاریخ ذالحجہ تک یہہ حصار اصفہان کا کئی روز رہا جب محمد نے دیکھا کہ اب شہر ہوگا مرنے لگا اور شہر میں کھانا کو مطلق نہ رہا رات کے وقت محمد چھپ کر بھاگ گیا برکیارق نے اوسکے پیچھے لشکر بھیجا اوسکا کہیں پتا نہ ملا اسلئے لاچار ہو کر برکیارق نے اونہار تاریخ ذالحجہ سنہ مذکور کو اصفہان سے کوچ کیا اور ہمدان کو چلا گیا

بیان احوال شہر موصل کا

واضح ہو کہ اسی سال میں کربوغا جو کہ ایک فقیہ اور پہلوان کا تھا فوت ہوا اوسکو برکیارق نے موصل پر حال کے واسطے حکم کیا تہا الغرض سی وہ جب خوئی میں پہنچا ماہ ذیقعدہ میں مرگیا — اور بر موصل پر موسی ترکمانی غالب آگیا — یہہ شخص ایک عامل کربوغا کی طرف سے قلعہ کیفا کا تہا اوسکو اہل موصل نے لکھہ کر بلالیا وہ وہاں جاکر قابض ہو گیا — ایک حاکم جزیرہ کا جو ابن عمر کے تہا نام اوسکا شمس الدولہ جکرمش بیان کرتے ہیں جب موسے نے علی ہی سے موصل پر قبضہ کر لیا جکرمش مذکور نے وہاں کا

جاکر مدت تک اوسکا محاصرہ کیا موسے مذکور نے سقمان بن ارتق سی استعانت چاہی (یہہ سقمان دیار بکر مین تہا) اور عوض اوس کمک کے قلعہ کیفا اونکو دیا یہہ قلعہ سقمان کی پاس اور اوس کے اولاد کے پاس آخر وقت تک رہا سقمان بموجب اوس کے طلب کی اوس کے کمک کے واسطے گیا جگرمش اوسکو دیکہتے ہے وہان سی بہاگ نکلا اور موسے سقمان مذکور کی ملاقات کی واسطے باہر شہر کے رہا سقمان کی مصاحبون نی بجالا کی تمام موسی پر کود کر ہر زی چرزی اوس کے کردنی یہہ قتل ایک گانو سمی کوانا پر ہوا ایک وہان ٹیلا تہا وہان وہ مدفون ہوا وہ ٹیلا اج کے روز تک بنام (موسے کا ٹیلا) مشہور رہا ہے موسی کو مار کر سقمان قلعہ کیفا کو مراجعت کر گیا اوس کے بعد جانی کے پہر جگرمش والی جزیرہ نی موصل پر جا کی اوسکا محاصرہ کیا وہان کے باشندون نی بصلح اوسکو دی دیا جگرمش نے بہت نیک خصلت اور خوش خلقی سے اونمین چین کرنے شروع کئی

بیان اون افعال قبیحہ کا جو فرنگیون نی کئی اور جناح الدولہ کا مقتول ہونا

واضح ہو کہ اسی سال مین صنجیل فرنگی تہوڑے سی فوج لیکر طرابلس پر گیا وہان جاکر اوس شہر کے حاکم ابن عمار کا محاصرہ کیا مگر اہل طرابلس نے کچہہ روپیہ اوسکو دیکر صلح کرلی اسلئی وہ پہر وہان سے کوچ کرکے انطرطوس پر گیا اوس کو فتح کیا اور جو مسلمان وہان پایا اوسکو قتل کیا بعد ازان صنجیل نے وہان سی بہی کوچ کرکے قلعہ اکراد کا محاصرہ کیا جناح الدولہ والی حمص نے اوس کے

دمشق کے ہوئے کچھ لشکر جمع کرکے ارادہ کیا کہ مقابلہ کروں وہ جامع مسجد میں
تھا کہ ناگاہ ایک باطنی نے اوسپر کود کر اوسکا کام تمام کیا — صحیح ہو گئے پہلے
سنا کہ جناح الدولہ مر گیا اور ارادہ قلعہ اکراد کو چھوڑ کر حمص پر جا پڑا اور اوس
مضافات پر اپنا قبضہ کرلیا — اور اسی سال میں موید بن مسلم بن قریش امیر
موصل کا مارا گیا اور اسکو بھی امیر نے ہیت کی پاس قتل کیا — اور اسی سال میں
امیر منصور بن عمارہ حسینی امیر مدینہ منورہ کا فوت ہوا اور اوسکا بیٹا بجای اوسکے
قائم مقام ہوا وہ مہنا کے اولاد سے ہیں

اب شروع ہوا سنہ ۴۹۴ ہجری

اس سال میں درمیان ماہ جمادی الاخر کے چھٹی مرتبہ دونوں بھائیوں یعنی برکیارق
— اور محمد میں جو کہ ملک شاہ کی دوستی میں لڑائی ہوئی اوسکی بار بھی محمد کو
شکست ہوئی یہہ لڑائی خوئی کی دروازہ پر ہوئی تھی — بعد اس لڑائی کے
برکیارق طرف ایک پہاڑ کے جو کہ درمیان مراغہ اور تبریز کے ہے جہاں کہ
اور یال کے اکراد بستے چلا گیا وہاں جا کر چند روز مقیم ہوا — پھر زنجان
کو گیا — اور محمد طرف ارجیش کے جو چالیس فرسخ موضع جنگ سے بعد
ہے چلا گیا یہہ مضافات خلاط سی ہے بعد ازان ارجیش سے خلاط کیطرف گیا

بیان قابض ہو جانے دقاق کا شہر رحبہ پر

واضح ہو کہ اسی سال میں دقاق بن تتش بن الپ ارسلان والی دمشق

دمشق طرف شہر رحبہ کے گیا وہان جاکر اوسپر مستولے ہوگیا جب سلطنت نے قرار پایا
پہر دمشق کیطرف عود کیا

اب شروع ہوا ۴۹۵ھ ہجری

اس سال مین ملک بن بہرام بن ارتق بن اکسک جوکہ بہتیجا سقمان اور ایلغازی
کا تہا شہر عانہ اور شہر حدیثہ پر مستولے ہوا — اس ملک کی قبضہ مین سروج
تہی وہ اوس سے فرنگیون نے چہین لی تہی اسلئی وہ کوچ کرکے عانہ اور حدیثہ
پر غالب ہوگیا یہہ دو شہر اوسنی اولاد یعیس بن عیسے سی چہین لی تہی — اور
اسی سال مین ماہ صفر مین فرنگے قلعہ جعبر اور رقعہ پر چہڑہ گئے وہان کی لوگونکے
مواشی ہانک لائی اور جسکو پایا قید کرلیا — یہہ رقعہ اور قلعہ جعبر سالم بن مالک
بن بدران بن المقلد بن المسیب عقیلے کے پاس تہے یہہ دو موضع سلطان ملکشاہ
نے اوس کے سپرد کردئی تہے جیسا کہ اوپر درمیان ۴۷۹ھ ہجری کی ہم بخوبی بیان
کرچکے ہین جب اوسنی حلب سے لے تہے

بیان صلح ہوجانی کا درمیان برکیارق اور محمد دو بیٹون ملکشاہ کا

واضح ہو کہ اسی سال مین درمیان ماہ ربیع الاول کے درمیان برکیارق
اور محمد کے صلح ہوگئے برکیارق ان ایام مین درمیان ری کے تہا اور

اسکے نام کا خطبہ رَیؔ اور جبل — اور طبرستان — اور فارس اور دیار بکر — اور جزیرہ اور حرمین شریفین میں جاری تھا — اور محمد اور بیجان میں تھا اوسکے نام کا خطبہ اور بیجان اور بلاد سنجر میں جاری تھا (کیونکہ سنجر اسی بھائی محمد کی نام کا خطبہ پڑھوایا کرتا تھا) اور ماوراء النہر میں ہے اوسی کی نام کا جاری تھا — بعد ازاں محمد اور برکیارق کے مراسلت باہم کرکے صلح کی اور دونوں میں اسی تاریخ کو صلح ہوگئے مگر اوسمیں یہ شرط تھی کہ جو بلاد محمد کے واسطے مقرر ہوئی انکا برکیارق کچھ تذکرہ نہ لائے اور نہ کبھی اوسکو خط لکھے اگر مکاتبت ہو تو دونوں کے وزیر آپس میں مکاتبت کیا کریں — جو ایں سے کسی کے ملک پر چڑھائی کرے دوسرے کا لشکر کچھ معارضہ نکرے — وہ بلاد جو محمد کے واسطے مقرر ہوئی تھے وہ یہہ ہیں — ایک وہ جسکو نہر اسپیدرود کہتے ہیں باب الابواب تک — اور دیار بکر — اور جزیرہ — اور موصل اور ملک شام — اور بلاد عراق میں سے صدقہ بن مزید کے شہر — سب یہہ صلح ٹھہر گئے اور قاصدوں نے جاکر مستظہر خلیفہ کو صلح کی خبر دی اور سب حال جسطور پر صلح ٹھہرے تھی بیان کیا اوسی نے برکیارق کے نام کا خطبہ بغداد میں پڑھوایا — برکیارق کیطرف سی بغداد میں ایلغازی بن ارتق کوتوال تھا

بیان قابض ہونی فرنگیوں کا جبیل اور عکا پر جو شام کی شہر ہیں

اسی سال میں سے صنجیل فرنگی کو اور فرنگیوں سے کے دریا کی راہ سی مدد پہنچی اسلئے وہ طرابلس پر گیا اور اوسکا محاصرہ طرف دریا اور جنگل کیطرف

کیطرف سے گئی مگر کچھہ فائدہ اوس کے فتح مین نہ پاکر جبیل پر جا پڑا اوسکا محاصرہ کیا وہانکی
باشندون نے امان طلب کرکے شہر دیدیا — پہر عکا کو گیا وہان ایک گروہ اور
فرنگیونکا بیت المقدس سے آکر اوس سے آملا اور عکا کا دریا اور جنگل دونو طرف
سے محاصرہ کیا عکا کا والی خلیفہ مصر کیطرف سے ایک شخص مسمی بنا تہا اور لقب اوسکا
زہر الدولہ الجیوشے یہہ نام امیر الجیوش کی طرف نسبت کرکے رکہا گیا تہا اور اونمین
بہت بڑی لڑائیے ہوئی آخر کار فرنگے بزور شمشیر عکا مین گہس گئے اور وہانکے
باشندون سے کے ساتہہ افعال قبیحہ اونہون نے کئی اسلئے مسمی بنا شہر عکا مذکور سے
شام کیطرف بہاگ گیا — پہر مصر کی طرف گیا اون ایام مین مسلمانونکی بادشاہ
ایک دوسرے کو قتل کررہے تہی سب کی رائین مختلف اور خواہشین الگ الگ
ہوگئین اور مال جاتے رہی — بعد ازان فرنگیون نے حران پر چڑہائی کی یہہ
حال دیکہکر جگرمش والی موصل اور سقمان بن ارتق دونو متفق ہوئے اوس کے
ہمراہ ترکمان بہت تہی اسمین قسم کہاکر فرنگیون پر چڑہائی کے اور دونو جابور پر
ملکر فرنگیون سے نہر بلیخ پر جاکر لڑے مسلمانون کو فتح ہوئے اور فرنگیون نے
شکست کہائی اور بہت فرنگے ماری گئی اور فرنگیون کا بادشاہ مسمی قومص
گرفتار ہوا

بیان فوت ہونے دقاق کا

واضح ہو کہ اسی سال کی ماہ رمضان مین ملک دقاق بن تتش بن الپ ارسلان
بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق حاکم دمشق کا فوت ہوا — اوس کے مرنے کے
بعد طغتکین اتابک نے ابن دقاق کے نام کا خطبہ پڑہوایا یہہ لڑکا ایک ہی برس
کا بچہ تہا پہر اوسکا خطبہ موقوف ہوکر بکتاش ابن تتش کے نام کا جو کہ اس

لڑکے کا چچا تہا خطبہ جاری ہوا یہہ ماہ ذالحجہ میں مرگیا — پہر ملتاس کے نام کا خطبہ موقوف
ہوکر اوسی لڑکے کا جاری ہوا اور طغتکین ملک دمشق کی سلطنت کرتا رہا اسی سال
صدقہ بن مزید حاکم حلہ نے واسطہ پر جاکر اپنا قبضہ کیا اور مہذب الدولہ بن ابی الجبر
کی حفاظت کے عوض پچاس ہزار دینار دئی — اور اسی سال میں امین الدولہ ابوسعید حسن
بن موصلایا دفعتہً مرگیا یہہ بہت اپاہج اور ضعیف ہوگیا تہا اور بہت بلیغ اور فصیح
آدمی تہا خلفاء کے خدمت میں ۶۵ برس تک اوسی کی انشا جات سے کہ قائم بامرالله
کی خدمت میں ۴۳۲ھ سے رہا اول میں نصرانی تہا پہر مسلمان درمیان ۴۸۳ ہجری
کی ہوا اور پہر وزارت اور مکارتہ ٹرہا گیا یہاں تک کہ کار وزارت سے توبہ کی اور
استعفا دیا اور بہت خیرات کیا کرتا تہا یہہ خصلت بہی بڑی درجہ کا تہا اور اپنے
املاک اور جو مال اوس کے پاس تہا صواب سمجہ کر سب مال وقف کر دیا تہا

اب شروع ہوا ۴۹۶ ہجری

بیان ہی وفات برکیارق کا

واضح ہو کہ اسی سال میں سلطان برکیارق بن ملکشاہ ابن الب ارسلان
بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق مرگیا اوسکو سل اور بواسیر کی بیماری تہی تا اصفہان
میں رہتا تہا بغداد کی طرف کی ارادہ کوچ کیا جب بروجرد میں پہنچا وہاں بیمار
پڑہ گئی جب وہ اپنی زندگی سے مایوس ہوا سب لشکروں کو جمع کر کے اپنی
بیٹی ملکشاہ کی واسطے قسم دیے اون ایام میں اوس کے عمر چار برس اٹہہ
مہینے کے تہی اور امیر لشکر کا آیاز اتابک کو مقرر کیا اور سے لشکر سی اوس

اوس لڑکی کے واسطے قسم لی اور حکم کیا کہ بغداد پر چلو اور برکیارق بروجرد مین
فوت ہوا وہان سی اوسکا تابوت اصفہان مین بیجاکر اوس روضہ مین جو اوس کے
ایک لونڈی نے بنایا تہا دفن کیا وہ لونڈی بہی تہوڑے عرصہ کے بعد مرگئی وہ بہی
اوس کی پہلو مین مدفون ہوئے — برکیارق کے عمر پچیس ۲۵ برس کی تہی — اور بارہ ۱۲
برس چار مہینے اوسنی سلطنت کی اور بہت رنج لڑائیون مین اور خلاف سلطنت
کی ایسی اوسنی اوٹہائی کہ کسی کو نصیب نہین ہوئی کیونکہ کبہی تنگ ہوا اور کبہی سیر ہوا تمام
شدائد زمانہ کے اور آرام اوسپر گذر چکے تہے اور کئی دفعہ اوس کی جان پر
آبنی لیکن بچ بچ گیا جب اوس کے سلطنت مستقیم ہوئی اور مخالفین لگے اوس کے
اطاعت مانی پیغام اجل نے نہ چہوڑا یہہ جائے عبرت ہے — اور اتفاقات
سی یہہ واردات ہی کہ جس روز اوس کے نام کا خطبہ بغداد مین پڑہا گیا تہا او
روز قحط وہان ہو گیا — اور اپنی ایام دولت کی ابرارسی ہی اوسنی بہت تکلیفین
اوٹہائی ہین یہانتک نوبت تو پہنچی ہی کہ اونہون نے اوس کی عاملون اور
نوابون کا محاصرہ واسطے اونکی قتل کی کر لیا تہا اور وہ یہہ مصیبت دیکہہ کر صبر
کرتا تہا مزاج کا حلیم اور سخی کثیر المدارات نیک سیرت آدمی تہا جب برکیارق
مرگیا اوس کی مرنے کے بعد آیاز لشکر لیکر معہ ملک شاہ بن برکیارق کی ستروین
تاریخ ربیع الاخر سنہ ہذا کو بغداد مین داخل ہوا اور ملک شاہ کے نام کا خطبہ
موافق عادت اور قاعدہ اوس کے باپ برکیارق کے پڑہا گیا

بیان ہی آنی سلطان محمد کا طرف بغداد کی

واضح ہو کہ جبکہ محمد کو یہہ خبر پہنچی کہ میرا بہائی برکیارق مرگیا اوسنی بہے کوچ

کرکے بغداد کی جانب عزل آکر ڈیرا کیا اور آیاز اور ملک شاہ جانب شرقی میں پڑے ہوئے تھے — آیاز نے محمد کی لڑائی کے واسطے بہت لشکر جمع کیا لیکن آیاز کے وزیر نے لڑنا مناسب جانکر آپ بیچ میں پڑکر صلح کروا دے — اور کیا الہراسی مدرس اول مدرسہ نظامیہ کا اور تمام فقہا اس معاملہ میں پڑ گئے اسی سلطان محمد سے حلف اٹھوائی اسبات کی کہ جتنی امرا آیاز کے ساتھ ہیں اونکے اور آیاز کی جان بخشی کیجئے — بعد اس حلف اور عہد اس کے آیاز مع امرا اور ملک شاہ کے محمد کے پاس حاضر ہوا محمد مذکور نے اونکا مع اوس کے امرار کا بہت اکرام کیا — اور سلطان محمد کے نام سلطنت ہو گئے یہہ معاملہ ساتویں تاریخ جماد الاول سنہ ہذا کو وقوع میں آیا اور آٹھویں جماد الاخر تک ہی اس وجہیں رہی بعد اس تاریخ کی آیاز نے سلطان محمد کے اپنی مکان میں جو بغداد میں تھا دعوت کی وہ اوس کے گہر تقریب ضیافت آیا آیاز نے بہت مال گراں بہا پیشکش کیا — اور تیرہویں تاریخ جماد الاخر کو سلطان محمد نے آیاز کو طلب کیا اور دو چار لوگوں کو اوس کی قتل پر آمادہ کرکے دہلیز میں چہپا دئی جب وہ اندر گہر میں گہسا دہلیز میں سے اوسکا کام تمام کردیا تلواروں سے آیاز کی گردن اوڑوا دئے آیاز کی عمر چالیس برس کی اوپر تہے یہہ سلطان ملک شاہ کے علاموں میں سے تہا مگر بہت ذی مروت اور شجاع آدمی تہا جب وہ مرگیا اوس کے وزیر صفی کو بہی پکڑ لیا اور رمضان شریف میں اوسکو قتل کیا اس وزیر کے عمر چہتیس ۳۶ برس کے تہی وہ بیت السلطنہ ہمدان سی تہا

بیان ہی وفات پانی سقمان کا

واضح ہو کہ اسی سال میں سقمان بن ارتق بن اکست نے وفات پائے

یا ہی ابن اثیر نے اکت تا، فوقانی سے لکھا ہی لیکن صحیح الکسک تا ہے یہہ ابن خلکان
نے لکھا ہی — سقمان کے وفات دو قریون کی بیچ مین ہوئے تہی کیونکہ بخواہش طغتکین
کی دمشق کو واسطے مقابلہ فرنگیون کی وہ گیا تہا کیونکہ طغتکین بیمار تہا وہ مقابلہ نہ کرسکتا
تہا سقمان کو بہی اثنائے راہ مین خناق کی بیماری ہوگئی اور جب قریتین مین پہنچا درمیان
ماہ صفر سنہ ہذا مین مر گیا ہے ملک بقا ہوا اپنی جائی ابراہیم اپنی بیٹے کو قایمقام کیا —
اور اوسکا جنازہ ایک تابوت مین رکہہ کر قلعہ کیفا مین لیجاکر دفن کیا — جب سقمان
مرا اوس وقت تک وہ قلعہ کیفا — اور ماردین کا قابض تہا — اور حال مالک
ہوجانی سقمان کا قلعہ کیفا ہم ذکر کر چکی ہین — اور موسی ترکانی والی موصل نے اوسکو
وہ قلعہ بسبب طلب کرنی کرک کی جکرمش پر دیا تہا — اور ماردین پر قابض
ہوجانیکا حال ابتدا سی یہہ ہے — کہ قلعہ ماردین معہ اوس کے مضافات کی سلطان
برکیارق نے ایک ڈوم کو عطا کردیا تہا — اور اتفاق سے درمیان کربوغا والی
موصل اور سقمان کے لڑائی ہوئے — سقمان کی ساتہہ اوسکا بہتیجا یاقوتی اور
عماد الدین زنگی بن اقسنقر تہا وہ ان ایام مین بچہ تہا — سقمان کو شکست ہوئے
اور اوسکا بہتیجا یاقوتے گرفتار ہوا اوسکو کربوغا نے قلعہ ماردین مین قید کیا
اور مدت تک وہ مقید رہا — ارتق کے جورو نے کربوغا کی پاس جاکر اوس سے
کہا کہ میری پوتی یاقوتے کو چھوڑ دو کربوغا نے مان لیا اور اوسکو چھوڑ دیا —
یاقوتی چونکہ وہان مدت تک رہا تہا اوسکو وہ قلعہ بہت اچہا معلوم ہوا — اور
ایک ایلچی اوس قلعہ کی مالک یعنی ڈوم کے پاس بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ اگر مجکو آپ
اجازت دین تو آپ کی قلعہ مین رہکر اسباب پوشش اور ہتیار مفسدین کے
یہان سے جمع کرون آپکو بہی اوسمین بہت نفع ہوگا اوس ڈوم لالچی نے کہا کہ
اچہا آپ اوسمین قیام کیجئے یاقوتے نے یہہ اجازت لیکر وہان رہنے لگا اور بار

حلا طسی لعداد تک آنا جانا کرکے لوگوں کو وہاں کے جو قلعہ کے محافظت کرتی تہی
اونکو یہہ جمع دے کر میں تمہاری ساتہہ بڑا سلوک کرونگا میری ساتہہ چلو اونکو اسکی
طرف سے بہت اطمینان ہوگیا تہا ایک دفعہ ہے اوس نے چند ادمیوں کو گرفتار کرکی
قید میں مقید کئی اور ایک جماعت عظیم اوس کے ہمراہ ہولی اونکو ہمراہ لیکر قلعہ ماردین
کی دروازہ پر آپڑا قلعہ والوں نے دروازہ بند کرلیا اوسنے لیکار کر کہا کہ اگر تم
دروازہ کہول دو اور مجکو قلعہ میں آلی دو تو بہتر ہی و الا یہہ لوگ جو میری ہمراہ مقید ہیں
انکی سر اوڑا دونگا اونہوں نے ہرگز نہ مانا اوسنے ایک آدمی اون مقیدین میں
سی اپنی سامنے بلوا کر اوسکا سر اوڑا دیا اونہوں نے جلد قلعہ کہولدیا اور اوسکے
کی سپرد کیا وہ وہاں رہنے لگا — پہر یاقوتی نے بہت آدمی جمع کرکے نصیبین پر چڑہائی
کے اثناء راہ میں ایسا بیمار ہوا کہ ہتیار باندہنے اور گہوڑے پر سوار ہونے سے عاجز
ہوگیا لوگوں نے اوسکو اوٹہا کر گہوڑی پر سوار کیا مگر ایک تیر اوس کے آکر جو
لگا وہ مر کر گر پڑا — اوس کی مرنے کے بعد یاقوتی کا بہائی سلیمان قابض ہوگیا
اور اوسی حاکم دمشق و الی موصل سے اطاعت منظور کرکے ماردین پر ایک اپنے
طرف سی نائب مقرر کیا اوسکا نام ہے علی ہی تہا — اس علی نے ایک اپنے
سقمان کی پاس روانہ کرکے یہہ کہلا بہیجا کہ تیرا بہتیجا قلعہ ماردین حاکم دمشق کو دیا
چاہتا ہے اسلئی سقمان بذات خود وہاں جاکر آپ قابض ہوگیا — ہر چند کہ
اوسکا بہتیجا علی چاہتا رہا کہ مجکو پہر قلعہ ملجائی سقمان نے یہہ نہ مانا بلکہ اوس کے
عوض جبل جور عنایت کیا اور قلعہ ماردین اور قلعہ کیفا سقمان کے قبضہ میں رہے
یہاں تک کہ وہ دمشق کو گیا اور قریتین میں جاکر وفات پائی اوسکے مرنے کے
بعد قلعہ ماردین اوس کے بہائی ایلغازی بن ارتق کے زیر حکم ہوگیا اوسکا
آج تک کرشانۂ بحری کا ملہ میں مقیم ہے — اسی سال میں جانے لوگ ہندوستان

ہندوستان اور ماوراءالنہر اور خراسان وغیرہ سے جمع ہوکر بارادہ حج جاتی ہتی جبکہ وہ قریب رے کی پہنچی وہاں باطینوں نے پہنچ کر تلوار سے آب شہادت اونکو پلوایا اور سب کو قتل کرکے اونکا مال اور مویشی لوٹ کرلیگئے — اور اسی سال مین ایک لڑائی درمیان فرنگیون انطالکہ اور ملک رضوان بن تتش والی حلب کے شیرزی کی ہوئی ہتی — مسلمان بہاگ گئے اور بہت لوگ اونمین سے مقتول اور مقید ہوئے — فرنگے ارتاج پر غالب ہوگئے — اور اسی سال مین محمد بن علے بن حسن جو معروف ابن ابی صقر ہے فوت ہوا یہہ شخص شافعی مذہب کا فقیہہ تہا ابو اسحاق شیرازی سی اسنی فقہ سیکہی ہتے لیکن شعر بہت کہا کرتا تہا اسیواسطی شعرا مین مشہور ہوگیا۔ پیدائش اوسکی درمیان ۴۰۹ ہجری کے ہوئی ہتے

اب شروع ہوا ۴۹۷ ہجری

اس سال مین سیف الدولہ صدقہ ابن مزید نے حلہ سے طرف بصرہ کے کوچ کرکے اپنا قبضہ اوسپر کیا

بیان نزدیک پہنچنے ابن ملاعب کا ملک فامیہ کے اور غلبہ پانا فرنگیون کا اوسپر

واضح ہو کہ خلف بن ملاعب کلابی حاکم حمص تہا اوسکے پیادی اور مصاحب رہزنی کیا کرتے ہتے مسافرون کو بہت ضرر اونکے ہاتہہ سے پہنچتا تہا — اسلیے حاکم دمشق تتش بن الپ ارسلان نے اوس سے شہر حمص چہین لیا تہا جیسا کہ ۴۸۵ ہجری

میں بیان اوسکا گذر چکا ہے ــ بعد ازاں خلف اس ملاعب مذکور گردشات آ
میں مبتلا مصر میں داخل ہو کر رہنے لگا ــ اور اتفاق سے متولی قلعہ فامیہ کے جو حرّانی
میں سے والی حلب کے طرف سے نایب تھا وہ خلفاء مصر کے مذہب کیطرف مایل تھا
اوسنے خلفاء مصر کو پوشیدہ ایک خط اسمضمون کا لکھا کہ میری پاس ایک شخص معتمد بھیجا
ایسا بھیجو کہ میں اوسکو فامیہ اور اوس کا قلعہ سپرد کر دوں جب خلف بن ملاعب
کلاے مذکور فامیہ میں یہ مقرر ہوا وہ اپنی حب عادت رہزنے اور قطع الطریق
کرنے لگا مسافروں کو راہ چلنا دشوار ہوا اسلئے قاضی فامیہ نے ایک جماعت
باشندگان اوس شہر سے ملکر رضوان والی حلب کو لکھہ بھیجا کہ تم ہماری مدد کو ایک
جماعت لشکر کی روانہ کرو وہ لوگ رات کو فامیہ پر آپڑیں ہم اونکو یہ شہر دیں گے
رضوان نے بمجرد اس خط کے پہنچنے کے فوراً ایک گروہ اونکے مدد کو بھیج دیا اون
لوگوں کو قاضی مذکور نے اون لوگوں کے جو وہاں کی رعایا میں سے متفق ہو گئے تھے
ہاتھوں میں کو چڑھ کر قلعہ میں لیگئے اس ملاعب کو وہاں پہنچکر قتل کیا اوسکے
اولاد میں سے بھی کچھہ مقتول ہوئے کچھہ بھاگ گئے اور قلعہ فامیہ مراد اونکا قبضہ
ہو گیا ــ بعد ازاں فرنگیوں نے فامیہ کا جاکر محاصرہ کیا اور شہر اور قلعہ دونوں
لی لئے اور قاضی مذکور کو بھی قتل کر ڈالا

بیان حال طرابلس کا ہمراہ فرنگیوں کے

پوشیدہ نرہے کہ صنجیل فرنگی شہر حلب اپنے قبضہ میں لا چکا تھا بعد ازاں
اوسنے کوچ کر کے طرابلس پر جاکے اوسکا محاصرہ کیا اور قریب اوسکے
ایک قلعہ بنا یا نیچے اوس کے اصطبل وہ قلعہ مشہور بنام قلعہ صنجیل تھا الخ

بو علی بن عمار والے طرابلس نے اوس اصطبل مین اگ لگا دی صنجیل فرنگی اوس
صطبل کے کسی چہت پر کہڑا تہا وہ دہوئین مین گہٹ کر بیمار ہوکر دس روز کے
بعد مرگیا اوسکا جنازہ بیت المقدس مین لیجاکر دفن کیا گیا — اور طرابلس کے
باشندون اور فرنگیون سے پانچ برس تک لڑائی رہی وہانکی حاکم ابن عمار نے
بڑا صبر اونکے ہاتہہ سے اٹہایا اور آناج کہانے کا بہی ہو چکا تہا اور سب غنی
فقیر ہوگئی تہے

اب شروع ہوا ۴۹۸ھ ہجری

بیان وفات یوسف ابن تاشفین کا

واضح ہوکہ اسی سال مین امیر مسلمین یوسف بن تاشفین بادشاہ مغرب اور
اندلس کا بقضا الہی فوت ہوا یہہ بادشاہ نیک خصلت اور خوش سیرت تہا بغداد
مین اوسنی ایلچی بہیجکر مستظہر خلیفہ بغداد سے اطاعت طلب کی تہی اوس نے
اوس کی پاس پیام خلع کا بہیجا پہر تقلید کا یہہ یوسف مذکور وہی جسنی شہر مراکش
بسایا ہی بعد مرنے یوسف کے اوسکا بیٹا علی بن یوسف بن تاشفین قایمقام
اوس کا ہوا اور امیر المسلین اوسکا بہی لقب رکہا گیا

بیان مقتول ہونی فخر الملک بن نظام الملک کا

اسی سال مین فخر الملک ابو مظفر علی بن نظام الملک وزیر برکیارق کا اور اوسکے
بہائی سنجر بن ملک شاہ کا فوت ہوا جس روز وہ مقتول ہوا روزہ سی تہا

شاپور میں مارا گیا صبح کو اوسنے اپنے یاروں سے کہا کہ آج میں نے خواب میں یہہ دیکھا ہے
کہ جیسے بہت سے علے رئیس مقتولوں پر نالاں ہیں کہ جلد تو ہمارے پاس آ کر اور روزہ افطار کر لیکا ایسے
تعبیر مجکو یہہ معلوم ہوئی کہ میں آج شاید مر جاؤں یاروں نے یہہ صلاح دی کہ مناسب یہہ ہے
آج گہر سے نہ نکلا چاہیے وہ ساری دن نماز اور روان شریف پڑہتا رہا اور بہت صدقہ
اور خیرات مفلسوں کو دیتا رہا عصر کے وقت اسنے دیوانخانہ سے نکل کر راہ میں جاتا تہا
ایک فریادی مسمت کی آواز اوسنی جو سے اوسکو بلوایا اور پوچہا کہ تیرا کیا حال
ہے اسنے ایک رقعہ اوسکو دیا شہاب الملک اوس رقعہ کو دیکہنے لگا وہ تو اودہر مشغول
ہوا اوسنے اودہر سے چہری اوس کی پیٹ میں بہونکی اور اوسکا کام تمام کیا وہ
باطنی جسنے اوسے مارا تہا پکڑا گیا سلطان سنجر کے خدمت میں حاضر کیا گیا سنجر
نے اوسکو جہوٹوں کے جماعت میں شامل کرکے مع اوس جماعت کے مروا ڈالا

بیان قابض ہوجانی صدقہ کا تکریت پر

اسی سال میں سیف الدولہ صدقہ بن منصور بن دبیس بن مزید قلعہ تکریت کا قابض ہوا
یہہ قلعہ اوسکو کیقباد بن ہزار اسپ دیلمی نے سونپ دیا تہا اصل میں تکریت سی معین
کا تہا کہ چہہ برس تک رمادہ ارتکی قبضہ میں رہا پھر اوسکے قبضہ میں سے نکل گیا اور
اوروں کی ہاتہہ میں آگیا یہانتک کہ مسعود البلالی کے قبضہ میں آیا پہر گوہرائیں
کی قبضہ میں رہا پہر مجد الملک بلاسانی کی پاس رہا پہر کیقباد مذکور اوس کا
متولی ہوا اوس کے قبضہ میں بارہ برس تک رہا صدقہ مذکور کے رہا

بیان قابض ہوجانی ابو بکر کا موصل پر اور مرجانی

جکرمش اور قلیج ارسلان کا

درمیان اس سال کے سلطان محمد نے جاولی سقاوو کو موصل اور اوس کے مضافات جو جکرمش کے قبضہ میں تھی سب دیدنی جاولی کوچ کرکے موصل پر آیا جکرمش اوس کے مقابلہ کے واسطے ایک پالکی میں بسبب بیماری فالج کے سوار ہوکر نکلا اور دونوں لڑائی ہونے لگی جکرمش کی لشکر کو شکست ہوئے اور جکرمش جو پالکی میں سوار تہا وہ گرفتار ہوا — بعد اس لڑائی کی جاولی نے موصل کا محاصرہ کیا اور گیارہ برس تک جکرمش کے یاروں نے اوس جاولی کو اوسمیں گہسنے نہ دیا اور جاولی معہ جکرمش موصل کے گرد اگرد پہرا کیا حالانکہ جکرمش بہت کہتا تہا کہ اسکو موصل سپرد کردو لیکن اوس کے نہ سنی جکرمش اسی حال میں مرگیا عمر اوس کے قریب ساٹھہ برس کے تہی بہت دنوں اوسنے ریاست کی اور اوسنی موصل کے فصیل بڑہائے اور مضبوط بنائی تہی اس حال میں اہل موصل نے قلیج ارسلان بن سلیمان بن قطلمش سلجوق کو جو والی روم کا تہا اوس بلانے کو لکھہ بہیجا وہ موصل کیطرف چلا جب نصیبین میں پہنچا جاولی موصل پر سے اوٹہی ڈرکر بہاگ گیا اور رحبہ کو چلا گیا اور قلیج ارسلان موصل میں پہنچا پچیسویں رجب سنہ ہذا کو موصل اوس کے سلطنت میں داخل ہوئے پہر قلیج ارسلان نے اپنی بیٹے ملک شاہ بن قلیج ارسلان کو موصل کا خلیفہ بنایا عمر اوس کی گیارہ برس کی تہی اور ایک امیر تدبیر ملک کے واسطے اوس کے آگے کام کرتا رہا اور خود قلیج ارسلان جاولی کیطرف گیا اون ایام میں جاولی کی پاس بہت بہیڑ بہاڑ ہوگئی تہے اوس کی پاس رضوان والی حلب وغیرہ سب جمع ہوگئی تہے — جب قلیج ارسلان خابور کے پاس پہنچا — وہاں جاولی اوسی ملا اور بیسویں تاریخ ذی قعدہ کو لڑائی ہونی اس لڑائی میں قلیج ارسلان آپ سب سے بہت لڑا

اور لشکر اوسکا بھاگ نکلا قلیج ارسلان بہت مضطرب ہوا قریب بھاگنے کی حث اوس کے
موت آئی دریاء خابور میں اپنی تئیں ڈالکر ہلاک کیا بعد چند روز کے اوسکی لاش بہتی
ہوئی پائی سمسایہ کے پاس مدفون ہوا یہ ایک گاؤں ہے دیہات خابور سے
حب جاولی لڑائی سے فراعت پاچکا موصل پر آیا وہاں کی رعایا نے اس طلب
کر کے اوسکو شہر دیدیا اور ملک شاہ ابن قلیج ارسلان پاس سلطان محمد کی چلا
گیا

بیان مقتول ہونے باطنیوں کا

اسی سال میں سلطان محمد قلعہ باطنیہ کو جو قریب اصفہان کے بنایا ہوا ملک شاہ بادشاہ
اپنے سلطان روم کے جیا کر اوپر بیان ہوا تھا محاصرہ کیا اوس قلعہ کا نام شاہ در
تھا اوس قلعہ کے رہنے والوں کو بہت مضرت پہنچے اور محاصرہ مدت تک رہا نکالے
اور بعضی باطنی امن لیکر اور قلعوں میں جا رہے ــ مگر اوس قلعہ کا مالک احمد بن
عبدالملک بن عطاش ہمراہ چند آدمیوں کے وہاں رہگیا بادشاہ نے اوسپر حملہ کر
اندر جا کر اوسکو بھی قتل کیا اور بہت آدمی باطنیوں میں سے مقتول ہوئے اور قلعہ
لیکر ویران سے کردیا ــ اور اسی سال میں امیر سرخاب بن بدر بن مہلہل مشہور
اسم ابی الشوک کردی نے وفات پائی اوس کے پاس بہت مال اور گھوڑے تیار
تھے اوس کے بعد ابو منصور بن بدر اوس کے قائمقام ہوا اور اوس کے خاندان میں ایکسو تیس برس
سلطنت رہی

اب شروع ہوا سنہ ۴۹۹ ہجری

بیان مقتول ہونے صدقہ کا

درمیان اسی سال کے ماہ رجب مین سیف الدولہ صدقہ بن منصور بن دبیس بن مزید اسدی امیر عرب کا درمیان ایک لڑائی کی جو درمیان سلطان محمد اور اوسکے واقع ہوئے تہی مارا گیا اونمین لڑائی بہاری ہوئی ہاہی تہے صدقہ مذکور اوس معرکہ مین بعد قتال شدید اور جوانمردی کی مرا اور اوسکا سر سلطان محمد کے روبرو لیگئی عمر اوس کے اونسٹھ ۵۹ برس کے تہی اور سردار آ اوسنے اکیس برس کے اوس کے لشکر مین سے تین ہزار آدمی سے زیادہ ماری گئی یہہ صدقہ مذکور شیعہ تہا یہہ وہی تہا جسنے حلہ عراق مین بسایا یہہ ابن اثیر کے بیان سے معلوم ہوتا ہی — مگر بندہ کا اسپر اعتراض یہہ ہی کہ قبل وجود صدقہ مذکور کے حلہ کا ذکر پہلے آچکا ہی پہر یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ صدقہ نے اوسی بسایا ہو مگر خیر ابن اثیر نے جیسا کہ کچہہ لکہا ہمنی بہی لکہہ دیا یہہ بڑی شان و شوکت کا اور ذی قدر اور صاحب جاہ مرد تہا چہوٹے اور بڑی سب اوس کی پناہ لیتی تہی ہمیشہ وہ سلطان محمد کو نصیحت کرتا رہتا تہا یہانتک کہ برکیارق نے دشمنی ظاہر کی اور مقابلوں محمد پر بہی نہ ٹہرا پہر اونمین فساد برپا ہوئے یہانتک کہ صدقہ مذکور جیسا کہ ہمنی بیان کیا مقتول ہوا اور موجب فساد کا اون دونونمین یہہ تہا کہ جو اون دونون سلطانون سے ڈرتا صدقہ اوس کی حمایت کرتا تہا چنانچہ سلطان محمد ایکدفعہ ابو دلف شرخاب بن کیخسرو حاکم ساوہ پر خفا ہوا حاکم ساوہ مذکور وہان سے بہاگ کر صدقہ کے پناہ مین آبیٹہا ہر چند کہ بادشاہ نے ایلچی بہیج کر اوسکو طلب کیا صدقہ نے ہرگز نہ دیا لاچار ہو کر بادشاہ خود چڑہ آیا اوسنے مقابلہ کیا جیسا کہ ذکر ہو چکا ہی اوسمین صدقہ مذکور مارا گیا اور بیٹا اوس کا دبیس مقید ہوا اور شرخاب حاکم ساوہ بہی گرفتار ہوا

بیان فوت ہونی تمیم ابن معز کا

اسی سال میں درمیان ماہ رجب کے تمیم بن معز بن بادیس حاکم افریقیہ فوت ہوا یہہ
تمیم مذکور دل اور حلم اور شاعر آدمی تہا عمر اوسکی قریب اناسی برس کے تہے
چہالیس برس اور دس مہینے اور بیس دن اوسنے سلطنت کی اپنی پیچہے ایکسو بچے
اپنی اولاد سی چہوڑے چالیس لڑکے اور ساٹہہ لڑکیاں بعد اوسکے بیٹا اوسکا یحیے
بن تمیم قایمقام ہوا عمر یحیے کی بروقت متولی ہونے کی تیتالیس برس چہہ مہینے کی تہی
اور اسی سال میں فخر الملک ابو علی بن عمار طرابلس سے بغداد کو بہاگ کر چلا گیا
کیونکہ طرابلس اور شام میں فرنگی آگہسے تہے وہ سلطان محمد اور خلیفہ مستظہر سے ملا
لیکن کچہہ مطلب نہ حاصل ہوا اسلئے دمشق کو آیا وہاں آکے طغتکین کے پاس مقیم
ہوا اوسنے مدد اوسکو دی اور طرابلس کی باشندی خلیفہ مصر کے اطاعت
میں داخل ہو گئی تہی اس عمار کے اطاعت انہوں نے چہوڑ دی تہی اور
طرابلس میں جو کچہہ گذرا آگے انشاء اللہ تعالے ذکر کرونگا

اب شروع ہوا سنہ ۵۰۰ ہجری

اسی سال میں سلطان محمد نے لشکر آمادہ کرکے موصل کیطرف بہیجا اوس
لشکر میں بہت امیر کبیر تہی سپہسالار اوسکا ایک امیر مسمی مودود بن طغتکین
تہا موصل پر وہ اس ارادہ سی آئی تہی کہ جاولی سی چہین لیں او ہولے
موصل پر پہنچ کر اوسکا محاصرہ کیا امیر مودود نے ماہ صفر میں وہ شہر فتح کیا
۔ مگر جاولی موصل میں محصور نہیں ہوا وہ پہلے سے پہلی ہی رحبہ کو بہاگ گیا
تہا۔ بعد ازاں جاولی نے بحالاکی تمام سلطان محمد سے قریب اصفہان
کی طرف ملازمت حاصل کرے مگر بروقت ملاقات سکے وہ اپنی ساتہہ

ساتھہ اپنا کفن بہے لیتا گیا دربار مین جاکر کفن رکہا اور باادب کہڑی ہوکر اپنا جرم
معاف کروانے کی درخواست کی بادشاہ نے اوسکا جرم معاف کیا اور جان بخشی کے
— اور اسی سال مین مجاہدالدین بہروز کوتوال بغداد نی وفات پائی اسکو سلطان محمد
نی کوتوال کیا تہا اس بہروز نے دارالسلطنت بغداد کی تعمیر کروائی اور لوگون پر
بہت احسان کئی جب بادشاہ نے اوسکو متولے کیا تہا اون ایام مین بادشاہ اصفہان
مین تہا پہر جب بادشاہ بغداد کو نہضت فرما ہوئے بہروز کو عراق کی کوتوالی دی
اور اسی سال مین بروز عید فصح نصاریے کی امراء کبار بنو منقد رہنی والے شیزر کی اس
عید کے سیر کرنے کو نکلی ہتے باطنیون کے ایک گروہ قلعہ شیزر مین جا گہسی اونہون نے
خالی قلعہ پاکر اپنا قبضہ کرلیا — ساکنین شہر نے باشورہ مین جلدی کرکی اپنی تئین بچایا
اور عورتون اور بچون کو رسی باندہ کر پہاڑون پر چڑہادیا امراء بنو منقد نی اون کو
جالیا اونمین لڑائی ہونے شروع ہوئی مگر باطنیون کو نقصان ہوا سب کی سب
طعمہ تیغ ہوئی کوئی ایک بہی اونمین کا زندہ نہ بچا — اور اسی سال مین درمیان ماہ
جمادالاخر کی خطیب ابوذکریا یحیی بن علے تبریزی جوکہ ایک امام لغت دان تہا فوت
ہوا اوسنے ابوالعلا بن سلیمان معری وغیرہ سی پڑہا تہا — اور اسی ابو منصور
موہوب ابن احمد جوالیقی وغیرہ نے روایت کی ہے بہت لوگ اوس کی پاس پڑہنی
کو آتے تہی اور شاگرد ہوتے تہی — وفیات الاعیان مین لکہا ہی کہ اوسنی
حماسہ کے — اور دیوان متنبی کے شرح کی ہی اور اوس کے تصنیف سی نحو مین ایک
مقدمہ عزیز الوجود ہے اور اوس کی اعراب قران مین ایک کتاب ہی اوسکا
نام ملخص رکہا ہی اسکے چار جلدین ہین اور سوا اس کی اور بہی اوس کی تالیفات
سی بہت مفید ہین اوسنی تبریز سے معرہ تک سفر کیا تہا واسطے ملاقات ابوالعلا
کی اور شروع جوانی مین مصر مین آیا وہان طاہر ابن باشاد سی پڑہا پہر بغداد

کو گیارہویں تاوفات پاے کی رہا اوسکے بعد ایس درمیان ۵۰۳ ہجری کی ہوئی اوریہ
اس تاریخ مذکور میں واقعہ درمیان بغداد کی فوت ہوا - اور اسی سال میں ابوالفرج
حسن بن علی حنراجے تو کہ مشہور خوش نویس تہا جسکے سر بہی اچھی میں پراہی ملک
لقا ہوا

اب شروع ہوا ۵۰۵ ہجری

اس سال سال میں گیارہویں ماہ ذالحجہ کو فرنگے شہر طرابلس پر غالب آئے کیونکہ
اسکے بارہ چاروں طرف سی اوسپر آتری اور دو لوطرف یعنی جانب دریا اور
جنگل سے اوسکا محاصرہ کیا اور شروع رمضان شریف میں وہاں سکے باشندہ
بہت تنگ آئی یہ شہر ایک نواب خلیفہ مصر علوی کے قبضہ میں تہا ہرچند کہ اوسکے
معاونت کی واسطے خلیفہ مصر سے جہازبہی سے تہے مگر ہوا نے اونکو الٹ دیا طرابلس تک
وہ جاسکے کیونکہ خدا کو کچھ اور کرنا منظور تہا سرورتشیر اوس پر مالک ہوئے
اور فرنگیوں لی وہاں کی رعایا کو قتل کیا مال سب کا لوٹ لیا بچی ہوئی گرفتار کئی
مگر کچھہ آدمی جو اس طلب کرکے وہاں سے نکل گئے تہی وہ بچ گئی وہ لوگ دمشق
میں قبل مالک ہو جانے فرنگیوں کے جارہی

اب شروع ہوا ۵۰۶ ہجری

اس سال میں شہر صیدا کو فرنگیوں نے فتح کیا اس شہر کو آس دیگر ماہ ربیع الاخر
میں قابض ہوئی تہے اور اسی سال میں حاکم انطاکیہ فرنگیوں کو اپنی ہمراہ لیکر آثارب
پر آیا یہ قریب حلب کے واقع ہی اوسکا محاصرہ کئی رہا اور لڑائی ہوا کی آخرکار

بزور شمشیر اوسکو فتح کیا اور وہانکے باشندونمین سے ایک ہزار آدمی قتل کئی باقیون
کو گرفتار کیا —— پہر زردنہ پر جا پڑے اوسکو بہی بزور شمشیر فتح کیا وہان کی رعایا پر بہی
وہی حال گذرا جو اثارب والون پر گذرا تہا —— بعد ازان فرنگے منبج اور بالس
پر گئی وہ دونو شہر خالی پڑی تہی وہان کی رہنیوالون نے خالی کرکے راہ جنگل کی لی تہی
وہانسی مراجعت کر آئے —— اور سلطان رضوان حاکم حلب نے بہی فرنگیون سے تیس ہزار
دینار پر صلح کرلے یعنی اونسی اقرار کیا کہ یہہ تیس ہزار دینار معہ گہوڑرون اور کپڑون
پوشاک کی تمکو دیا کرونگا یہہ حال سنکر ملک شام کی باشندون کی دلونمین فرنگیون کے
جانب سی بہت خوف ہوگیا اسلئی تمام حکام اون بلاد نے اونکی پاس مال بہیج کر
صلح کی بدین تفصیل شہر صور کے باشندون نے سات ہزار دینار پر صلح کی اور ابن
منقذ والی شیزر نے چار ہزار دینار دینے مقرر کئے —— اور علے کردی والے حماۃ
نی دو ہزار دینار پر صلح کی —— اسی سال مین کیا ہراس طبری فوت ہوا (کیا کی معنی
اونکی زبانمین عزت اور مہتر و سردار قوم کی ہین) نام اوسکا ابو الحسن علے بن محمد
بن علے تہا پیدایش اوسکی ۴۵۰ مین ہوئے وہ رہنی والا طبرستان کا تہا نیشاپور
مین آکر امام الحرمین سے علم فقہ پڑہا یہہ خوبصورت بلند آواز فصیح عبارت آدمی
تہا بعد ازان عراق کو گیا وہان مدرسہ نظامیہ کے تدریس مین مشغول رہا —— اور
اسی سال مین (یا درمیان ۵۱۱ ہجری کے بقول ابن خلکان) بردویل فرنگے دیار
مصریہ پر چڑہ آیا —— اور فرما مین پہیچ کر اوسکو پہونک دیا وہان کے جامع مسجد
اور تمام مسجدین جلاکر خاک سیاہ کر ڈالین تہین بعد ازان وہانسی ملک شام کو
مراجعت کر گیا مگر چونکہ وہ مریض تہا اسلئی اثناء راہ مین قبل اوسکے پہنچنے کے
عریش تک مرگیا اوسکے یارون نے اوسکا پیٹ چاک کرکے اوجہہ انتڑیان
وہان ڈالدین اوس مقام پر آج کے روز تک رجم کیا جاتا ہے اور جثہ اوسکا

لیا کرقار میں دمشق کیا جہاں اوسکی اسٹریاں وغیرہ ڈالیں تہیں وہ مقام درمیان
رتی راہ شام کے ہی اوسکا نام ہے بر دوبل مذکور ہے کسطرف منسوب کرکے رکہا گیا ہے
وہ اسیار پتہروں کا جو بطور رجم وہاں پڑی ہیں اوسکو دیکھکر لوگ وہاں کے یہ کہا
کرتے ہیں کہ یہہ قبر بردویل فرنگی کی ہے اور وہ واقع میں اوجہہ اوراستریاں وہاں
ڈالیں یہیں قبر نہیں ہے یہہ بردویل فرنگے حاکم بیت المقدس اور عکا — اور یافا
اور صیدا بلادکا تہا جو شام کی کنارہ واقع ہیں اس ملکاں لئے یہہ سب مستنصر بالامر
خلیفہ مصر کے حال میں لکہا ہے

اب شروع ہوا سنہ ۵۱۳ ہجری

اس سال میں سلطان محمد نے ایک لشکر طیار کیا تہا اوسمیں حاکم موصل کا جو دود
وغیرہ اور حاکمان اطراف سے تہی یہہ لشکر فرنگیوں سے لڑنے کے واسطے شام میں
طیار ہوا تہا چنانچہ وہ کوچ کرکے الرہا پر آئے مگر فتح نہ کرسکے اسلئے وہاں سے کوچ کرکے
حلب پر پہنچے — وہاں اوسی سلطان رضوان بن تتش والی حلب نے ڈرکر دروازہ
حلب کے بند کرلئے اور اوسی پر گرہ بلا شہر کا دروازہ کہولا اسلئے وہ معرہ پر گئے
پہتری اوہو نے جو ہاتہیں کیں لکہیں اوکے عوض مرا آئے — اور اسی
سال میں درمیان ماہ جمادالاخرہ کے امام ابوحامد محمد بن محمد الغزالے حسن کا
لقب حجۃ الاسلام زین الدین طوسے ہی وفات پائے بچپن میں طوس میں پڑہا
پہر نیشاپور میں آیا وہاں امام الحرمین سے علم پڑہا اور نظام الملک سے ہمراہ
ہوتا اوسی بہت اوسکا اکرام و اعزاز کیا اور اوسکو مدرسہ نظامیہ کا مدرس
بنایا جو بغداد میں واقع ہے درمیان سنہ ۴۸۴ ہجری کے — پہر اوسی چہوڑکر

درمیان ۴۸۵ھ ہجری کے فقیری اختیار کی اور زہد اور سلوک اختیار کرکے حج کو گیا — پہر دمشق مین آیا مدت تک وہان رہا پہر بیت المقدس کو گیا وہان جا کر عبادت مین مشغول ہوا پہر مصر کو آیا اسکندریہ مین مدت تک رہا پہر اپنی وطن طوس مین آیا وہان آکر کتب مشہورہ مفیدہ تصنیف کین ازانجملہ — کتاب بسیط — اور وسیط — اور وجیز — اور منخول — منتخل فی علم جدل وغیرہ ہین اوسکی ولادت ۴۵۰ھ ہجری مین ہوئے اور نسبت اوسکی طرف طوس کی ہے یہہ مضافات خراسان سی ہے (طوس دو شہر ہین ایک کو طابران — دوسرے کو — نوقان کہتی ہین) — اور غزالی نسبت ہے طرف غزال کے (یعنے سوت کاتنی والا) عجمیون کا دستور ہے کہ جب قصار کیطرف نسبت کسیکو کرتے ہین قصاری — اور جب غزال کی طرف کرتی ہین غزالی کہتی ہین اور عطار کیطرف نسبت کرکی عطاری کہتی ہین

اب شروع ہوا ۵۰۶ھ ہجری

اسی سال مین بسیل ارمنی حاکم بلاد ارمن کا فوت ہوا یہہ خبر وفات کی حاکم انطاکیہ نے جو فرنگی تہا جب پائی اوسی بلاد ارمن پر جنکو بلاد سیس کہتی ہین اپنی قبضہ مین کرنے کی واسطے قصد کیا لیکن وہ راہ مین فوت ہوا — سیر جال کی قبضہ مین وہ شہر آگئے — اور اسی سال مین قراجا حاکم حمص کا فوت ہوا اوسکے بعد بیٹا اوسکا قیرخان قایمقام ہوا — اور اسی سال مین سقمان قطبے والی خلاط نے وفات پائی یہہ حاکم درمیان ۴۹۳ھ ہجری کے خلاط پر قابض ہوا تہا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا — بعد وفات خلاط کی بیٹا اوسکا ظہیر الدین ابراہیم بن سقمان حاکم ہوا وہ بہی اپنی باپ کے خصلت پر چلا گیا تا وفات یعنی ۵۲۱ھ ہجری

یک حکومت کرتا رہا اوس کے مقام پر اوسکا بہائی احمد بن سکمان متولی ہوا احمد مذکور
ل کل دس برس بہی حکومت کی کیونکہ وہ مرگیا تہا بجای اوسکے والدہ اوس کے ایاج حالو
حوکرسے ارکان کی ہتے وہ سلسلے کرتے رہی مگر اوس کے ایک پوتا سکمان بن ابراہیم
بن سکمان سے پہتر ملک سلطنت تہا اوسکے عمر چہہ برس کی ہی اوس عورت کے دل میں یہہ
سمائی کہ اگر یہہ بڑا ہوا مجکو سلطنت بہر نصیب نہ ہوگے اوسی چاہا کہ میں سلطنت میں تنہا
ہو جاؤں اگر اسکو مار ڈالوں امرا ارکان نے جو اوسکے مدت معلوم کی چند شخصوں
لی سعق ہوکر درمیان ۵۰۶ھ ہجری کی اوس عورت کا گلا گہونٹ ڈالا حب وہ مرگئی
اوسکا لوا تا بن سکمان بن ابراہیم مذکور بن سکمان ریاست کرتا رہا یہاں تک کہ درمیان
۵۷۹ھ ہجرے کی فوت ہوا جیسا کہ ہم آگی ذکر کریں گے

اب شروع ہوا ۵۰۵ھ ہجری

بیان اوس لڑائی کا جو فرنگیوں کی ساتہہ ہوئی اور مودود بن طونطاش حاکم موصل مارا گیا

واضح ہو کہ اس سال میں سب مسلمان جمع ہوئے اونمیں مودود والی موصل بہی تہا
اور تمیرک حاکم سنجار — اور امیر ایاز بن الماردی — اور طغتکین والی دمشق
بہہ لگ تہی — مودود موصل سے کوچ کرکے دمشق میں آیا طغتکین وہاں سے نکلکر
سلمیہ پر اوس جا کر ملا اور دمشق تک اوسکے ہمراہ گیا — اور فرنگی جو مقابلہ کو
جمع ہوئے تہی اونمیں بعد وین فرنگی حاکم بیت المقدس کا — اور جوسلین فرنگی

فرنگی حاکم حلب کا تہا۔ طبریہ کے نزدیک تیرہوین محرم کو یہہ لڑا ہوئی اس لڑائی مین
فرنگیون کو شکست ہوئی اور بہت ماری گئی اور مسلمانون نے فتح مند ہوکر مراجعت
دمشق کو کی ربیع الاول کو وہ دمشق مین داخل ہوئے۔ مودود۔ اور طغتکین
سو اپنی مصاحبون کے جمعہ کے نماز پڑہنے کے لئی جامع مسجد مین گئی تہی جب نماز پڑہ چکے
مودود اور طغتکین دونو صحن مسجد مین پہر رہی تہے کہ ناگاہ ایک باطنی مودود پر حملہ
لایا اور چہرے اوس کے ایسی مارے کہ اوسکا کام تمام کردیا۔ وہ باطنی بہی مارا
گیا اور اوسکا سر بہی کاٹا گیا۔ مگر مودود کو طغتکین کے گہر مین لیگئی وہ روزہ
سی تہا ہرچند لوگون نے کہا کہ روزہ افطار کرو اوسنی نہ مانا اوسی طرح اوس
روز مر گیا رحمہ اللہ یہہ شخص بہت نیک اور عادل آدمی تہا کہتی ہین کہ وہ باطنی جو ملک
شام مین رہتی ہین اونہون نے اوسی ڈر کر قتل کیا تہا وہ اوسی ڈرتی بہت تہی۔
اور بعضی یہہ کہتی ہین کہ طغتکین کو اوسکا بہت خوف تہا اوس باطنی کے گردن پر
خون رکہ کر بادشاہ کو مروا ڈالا پہر تقدیر کچہہ ہو مودود مذکور روضہ دقاق بن تتش
مین مدفون ہوا پہر بغداد کو اوسکا جنازہ لیگئے حضرت امام ابو حنیفہ رض کے قریب
اوسکو دفن کیا۔ پہر اصفہان مین اوسکو لیگئے

بیان حال وفات رضوان کا

اسی سال مین ملک رضوان ابن تتش بن الپ ارسلان بن داود بن میکائل
بن سلجوق والی حلب فوت ہوا اوس کے بعد بیٹا اوسکا الپ ارسلان اخرس
بن رضوان سلطنت حلب کا وارث ہوا رضوان کے خصلت بد رکہتا تہا قبل ازین تو
اپنی دو بہائیون ابو طالب اور بہرام کے وہ فوت ہوا۔ اکثر مہمات مین بسبب

کہ ذمہ دار ہوئے کی باطنیوں سے استعانت اور مدد طلب کیا کرتا تہا — رضوان مذکور درمیان ۵۰۷ھ ہجری کی جس سال میں اومکاماتش مقتول ہوا تہا مسند نشین ہوا — اور جب اوسکا بیٹا ملک احمد بن رضوان گدی پر بیٹہا اوسی جمیع امور ریاست کا اختیار ایک خادم مسمی لولو کو دیا اس خادم کے رد ہونا اوسکے کچہ حقیقت نہی ست حکم اور سلطنت کا کاروبار اوسی سے متعلق تہا احمد بن اوسکو اسواسطی کہتی ہیں کہ اوسکے زبان میں لکنت اور تو تلا پن تہا وہ ہکلایا کرتا تہا — اور وہ باغی سیان حاکم انطاکیہ کے بیٹی کی پیٹ سے تہا ہر وقت مسند نشینی کے اوس کی عمر سولہ برس کی تہی جب وہ تخت پر بیٹہا تمام باطنیوں کو جو حلب میں رہتی تہی قتل کیا اور اونکی مال لوٹ لی — اور اسی سال میں اسمعیل ابن احمد بن حسین بیہقی امام بن امام نے رحلت فرمائی بیہقی تہے میں مرے پیدا ایش اونکے درمیان ۴۳۶ھ ہجری کی ہوئی تہے — اور اسی سال میں محمد بن احمد بن محمد ابیوردی جو کہ شاعر اور ادیب تہا ربّا ملک نقا درمیان اصفہان کے ہوا وہ بنی امیہ میں سے ہی — اور اسی سال میں محمد بن احمد بن حسین بن عمر جنکی کنیت ابو بکر شاشی ہے اور وہ فقیہ شامی شاشی تہی فوت ہوئے پیدا ایش اونکے ۴۲۹ھ میں ہوئی ابو اسحاق شیرازی ابو نصر بن صباغ سے ہی بغداد میں علم فقیہ پڑہا اور مستظہر بالله کے واسطی ایک کتاب مسمی مستظہری تصنیف کی

اب شروع ہوا ۵۰۸ھ ہجری

اسی سال میں سلطان محمد بن ملک شاہ نے ہر وقت پانے اس خبر کے کہ مودود بن طغتگین حاکم موصل نے وفات پائی سلئے آقسنقر برسقی کو موصل کا عامل مقرر کرکے

کرکے اور امراء اطراف کو حکم دیا کہ اوسکے ہمراہ جاؤ اور فرنگیون سے لڑو۔ چنانچہ برسقی اور ایلغازی بن ارتق والی قلعہ ماردین کے درمیان ایک جنگ ہوئی اوس لڑائی مین ایلغازی کو فتح نصیب ہوئی اور برسقی بہاگ نکلا مگر ایلغازی بادشاہ سی ڈر کر طغتکین والی دمشق کے پاس جاکر اوس سی جا ملا وہان اونہونے فرنگیون کو لکہہ کر مدد لینے کرلی اور ایلغازی دمشق سے اپنی شہر وہین چلا آیا۔ جب قریب حمص کے پہنچا آدمی اوسکے ہمراہ کم تہی قیرخان ابن قراجا والی حمص نے نکلکر ایلغازی کو پکڑ لیا مدت تک اوسکے قید مین رہا پہر اسمین جب جانبین مین قسم ہوگئے تب مخلصی پائی

بیان وفات پانی حاکم غزنہ کا

واضح ہو کہ اسی سال مین درمیان ماہ شوال کے سلطان علاء الدولہ ابو سعید مسعود بن ابراہیم بن مسعود بن محمود بن سبکتگین والی غزنہ فوت ہوا وہ ۴۸۱ ہجری مین مسند نشین ہوا تہا اوسکے مرنی کی بعد بیٹا اوسکا ارسلان شاہ بن مسعود تخت پر بیٹہا اوسنی اپنی سب بہائیون کو گرفتار کیا مگر بہرامشاہ بہاگ گیا اوسنی سلطان سنجر بن ملک شاہ والی خراسان سے پناہ لیکر اوسکے پاس جا رہا۔ سنجر مذکور نی ارسلانشاہ کے پاس ایلچی بہیجکر بہرامشاہ کی شفاعت اور امرزش ہر چند چاہی وسنی ہرگز قبول نہ کیا اسلئی سنجر نے غزنہ پر چڑہائی کے اور ارسلانشاہ نے بہی اپنے لشکر اور ہاتہی جمع کرکے سخت لڑائی کی غزنہ کی لشکر کے پیر اوکہڑ گئے اور ارسلانشاہ بہاگ گیا اور سنجر غزنہ مین جا گہسا چالیس دن تک وہان ٹہہرا اپنا عمل دخل کر لیا وہان سی اوسکے بہت مال ہاتہ آیا بہت لینی مال اور فتح کرنے غزنہ کی وہان کی سلطنت بہرامشاہ بن مسعود کو دی اور حکم دیا کہ اسمملکت مین سلطان محمد

کی اور حملہ ہزاراماں اوسکے مددگاروں ملک سنجر نام ہزار اسپ کے ساتھ ہے کہ سلطان ابراہیم ساکھ کے ام حملہ حاصل ہوا اور نصرت سے ہمراہ کی طرف مراجعت کرایا ۔ اور ارسلان شاہ ہندوستان سے طرف بھاگ گیا تہا اوسی ہندوستان کیطرف جا رہت لشکر جمع کیا اور پہر دوبارہ مراجعت کی بہرام شاہ نے سلطان سنجر سے پہر کمک طلب کی جائے اوسی پہر دوسری دفعہ بہی لشکر اوسی کی کمک کو روانہ کیا جب وہ لشکر سنجر کا قریب غزنہ کے آیا ارسلان شاہ مدون لڑائی کی دیکہتی ہے صورت سنجر کے لشکر کے بھاگ اسکا گرا اول جوانمردوں نے اوسکا تعاقب کرکے اسکی راہ اوسکو پکڑ لیا اور ساتھ ہی بہرام شاہ کی حاضر کیا اوسی اپنے بہائی ارسلان شاہ کا گلا گھونٹ کر مروا ڈالا اور اپنی باپ کے برابر کی پاس غزنہ میں دفن کیا ارسلان شاہ درمیان ۵۱۲ ہجری کے مقتول ہوا تہا ہمیں اوسکا ذکر اسواسطے بیان کر دیا ہی تاکہ ہر ایک حادثہ دوسرے حادثہ کے ل درمیان میں ترتیب وار چلا آوے ہر وقت مقتول ہوئے ارسلان شاہ اوسکے عمر ستائیس برس کی تہی

بیان مقتول ہونے والی حلب کا

واضح ہو کہ اسی سال میں تاج الدولہ الب ارسلان اخرس والی حلب بن ملک رضوان بن تتش بن الب ارسلان بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق مقتول ہوا اوسکے غلاموں نے قلعہ حلب میں اوسکو قتل کردیا تہا بعد اوسکے مرنے کی سلطان بن رضوان کو قایم کیا اور لولو خادم بدستور مدار المہام سلطنت کا رہا

اب شروع ہوا ۵۰۹ ہجری

اس سال میں سلطان محمد بن ملک شاہ نے ایک لشکر کثیر طغتکین والی دمشق

دمشق اور ایلغازے والی ماردین کے لڑائی کے واسطے روانہ کیا تہا اشکرندکور رقہ
کی راہ سی فرات کو عبور کرکے حلب پر گیا حلب کے باشندون نے اطاعت نہ مانی —
پہر وہ حماۃ کو گیا اسپرے طغتکین سلطنت کرتا تہا اوسکا محاصرہ کرکے بزور شمشیر فتح کیا
اور تین روز تک وہ شہر لوٹا بعد ازان امیر قیرخان بن قیرجا کو حماۃ سپرد کی
یہہ حاکم حمص کا بہے تہا — اور لشکر حمص پر پڑا رہا — اور رفامیہ شہر مین ایلغازی
اور طغتکین اور ملوک فرنگ یعنی حاکم انطاکیہ کا جو فرنگی تہا — اور حاکم طرابلس
وغیرہ جمع ہو کر اسبات کی منتظر تہے کہ مسلمانون مین تفرقہ پڑے جب لشکر مسلمانون
کا جاڑے کی موسم تک ٹہرا تو فرنگی متفرق ہو گئے اور طغتکین دمشق کو چلا گیا —
ایلغازی ماردین مین چلا آیا — اب مسلمانون نے حماۃ سے کوچ کرکے کفرطاب
جو فرنگیون کا ملک تہا پہنچکر اپنا غلبہ کرلیا اور جو وہان فرنگی پایا اوسکو قتل کیا اسباب
سب لوٹ لیا بعد ازان مسلمان معرہ مین آئی یہہ بہے فرنگیون کے عمل مین تہا —
پہر حلب پر آئی اثنا راہ مین حاکم انطاکیہ نے اونکی اوپر تاخت لاکر سب مسلمانون
کو شکست دے اور فرنگی انہین بہت مارے گئے اور جو اونکے لشکر مین پایا لوٹ لیا
ہر ایک کو جان بچانے مشکل ہو گئے جو بچ رہا اپنی شہرون کے طرف بہاگ گیا اور
اسی سال مین رفنیہ بہی فرنگیون کے قبضہ مین آگئی یہہ شہر بہے طغتکین کا تہا — پہر
طغتکین نی دمشق سے مراجعت کرکے جس فرنگی کو وہان پایا ذائقہ دار تلوار کا چکہایا

بیان وفات پانی حاکم افریقیہ کا

اسی سال مین یحیی بن تمیم بن معز بن بادیس والے افریقہ عید الضحے کے روز دفعۃً
مرگیا اوس کے بعد علے بن یحیے اوسکا بیٹا مسندنشین ہوا یحیے کے عمر بوقت وفات

ماوں برس کے تھی اور پانچ برس پانچ مہینے اوسکے ولایت رہی اور تیس بچے۔ اوس کے
اولاد میں اوس کے بعد موجود تھے — اور اسی سال میں سلطان محمد بغداد میں آیا
راطعکیں دمشق سے اوس کے رصار دریافت کرنیکے واسطے حاضر ہوا وہ اوس سے
راضی ہوا اور پھر اوسکو دمشق پر بھیج دیا — اور اسی سال میں بادشاہ سے
موصل مع اوس کے معاملات کی اسقدر سیقے سی لشکر امیر جیوش بیگ کو دیدی
اور پھر سیتے رحمہ میں مع اوس کے اطراف کی قابض رہا

اب شروع ہوا ۵۰۸ ہجری

اس سال میں حادثے اس سقادوالے فارس میں روایات پائے سلطان محمد بن ملکشاہ
نے حب موصل اوس سے پہلی تب فارس کا متولے کر دیا تھا جیساکہ اوپر ذکر
ہو چکا ہے — اور اسی سال میں یا بموجب قول بعضے کی ۵۱۶ ہجرے میں ابومحمد
حسین بن مسعود بن محمد جو کہ معروف فراء بغوے ہیں مرورود میں رحلت فرمائے
یہ علم کا دریا تھا اور فقہ اور حدیث خوب جانتا تھا چند کتابیں معدہ اوس کے
تصنیف سے ہیں ازانجملہ تہذیب علم فقہ میں — اور مصابیح علم حدیث میں —
اور — الجمع بین الصحیحین وغیرہ یہ اوس کے تصنیف سے ہیں — فراء نسبت ہے
طرف بنانے فراء (یعنی پوستین کے) اور بغوے نسبت ہے طرف ایک بلدہ کی
جو خراسان میں ہے اوسکو بغ اور بغشور بھی کہتے ہیں

اب شروع ہوا ۵۰۹ ہجری

بیان وفات پانی سلطان محمد کا

اسی سال مین درمیان چوبیسوین ۲۴ تاریخ ذالحجہ کو سلطان محمد بن ملک شاہ بن الپ ارسلان
بن داؤد بن میکایل بن سلجوق نے وفات پائی اوسکو ابتدا بیماری کی شعبان سے
ہوئی ہے پیدائش اوس کے اٹھارہوین شعبان سنہ ۴۷۴ ہجری مین ہوئی اور عمر چھتیس برس
چار مہینے چھہ روز کی پائی چند بار اوسکا خطبہ موقوف ہوا اور چند بار پہر پڑہا گیا او
بہت تکلیفین اور شدائد اور رنج اوٹھائی لیکن عادل نیک خو اور خوش خلق تہا
تمام اپنے قلمرو سلطنت سے محصول اور خراج لینا چھوڑ دیا تہا اور اپنا ولیعہد
محمود کو جو اوسکا بیٹا تہا چار برس کے عمر کا مقرر کیا — جب وہ بادشاہ مرنے لگا
اوسوقت اپنے بیٹے محمود سے معانقہ کیا اور اوسکا بوسہ لیکر بہت رویا اوسوقت
دیکھنے والے بہت روتے تہے غرضکہ بعد اوس کے وفات کے محمود تخت سلطنت
پر بیٹھا اوس کے ہاتھ مین کڑے اور سر پر تاج تہا چوبیسوین ۲۴ ذالحجہ سنہ ہذا کو تخت
نشین ہوا اور اٹھائیسوین ۲۸ ذالحجہ کو محمود کے نام کا خطبہ پڑہا گیا

بیان مقتول ہونے حاکم حلب کا اور غالب آجانا ایلغازی کا حلب پر

اسی سال مین مسمی لولو خادم جو حلب اور اوس کے مضافات پر حکومت کرتا تہا
فوت ہوا لولو مذکور بعد رضوان کے اوس کے بیٹے الپ ارسلان اخرس
کی وقت سے مدار المہام سلطنت اور امور ریاست کا ہو گیا تہا بعد اسکی

مقتول ہونے کی سبا کہ ذکر کیا گیا ہے اوسکا بہائی سلطان شاہ حاکم ہرات کے نام ہوا کیونکہ لوگ اوسکے آگے اوسکا حراج دیتا تہا وہ سبب ملا مذکور مر حکومت بدستور سابق کرتا تہا جب سال شروع ہوا تو قلعہ حصر میں بابن ارادہ کہ سالم میں مالک عقیلے والے قلعہ حصر سے سارتن کہنچے گیا تہا اتار راہ میں مرکسانے لوگ اوسکے ہمراہیوں پر آ لائی وہ اموت بائے ڈال رہا تہا ایک دفعہ ہے یہہ آواز آئی کہ خرگوش ہے خرگوش ہے یہہ کہتی ہے تیروں سے کے چاروں طرف سی اوسپر بوچہاڑ برسا دی وہ مقتول ہوا اور حرامہ اوسکا لوٹ کر حلب میں آئے اہل حلب نے اوسی مال اوسکا بہر لیا اس مدار الہا سلطان شاہ ابن رضوان کا شمس الخواص یار قطلمش مقرر ہوا اوسی ایک مہینے کام کیا امراء کارسلطنت نے مشورہ کرکے اوسکو معزول کیا اور الوالعالی بن ملحی دمشقی کو مقرر کیا۔ پہر اوسکو بہی معزول کیا اور کچہ تاوان معزول سے کا بہی ملکہ دیا گیا۔ بعد ازاں اہل حلب کو یہہ خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو فرنگی حلب لیں اسلئے اونہونے ایلغازی کو بہ شہر دیدیا ایلغازی نے اپنا بیٹا حسام الدین تمرتاش وہاں لکانہ مسر کرکے آپ ماردین کو مراجعت کی۔ اسی سال میں ایک سیلاب اس زور و شور کا آیا کہ شہر سنجر مع خلق اللہ کثیر کے غرق ہوگیا اور تمام گہر لوگوں کے گر پڑے اور عجائبات سے یہہ بیان کرتے ہیں کہ اوس پانی میں ایک پنگہوڑا ہیرتا تہا وہ پنگہوڑا زیتون کے درخت کی پاس گرا اوسمیں لٹک کیا جب پانی چلا گیا اور سب سوکہ گیا وہ اوسے طرح زیتون کے درخت میں لٹکا رہا جب اوس کو اوتار کر دیکہا تو اوسمیں ایک بچہ رکہا ہوا تہا۔ اور اسی سال میں فرنگیوں نے حماہ کی جہاونی پر اگر کے ہجوم کیا ایکسو آدمی سے زیادہ قتل کرکے مراجعت کر گئے

اب شروع ہوا ۵۱۳ ہجری

اسی سال مین سلطان محمود نے مجاہد الدین بہروز کو کوتوالے بغداد سے معزول کر کے اقسنقر برسقے کو کوتوال بغداد کا کیا — بہروز تکریت اور اوس کے نواح کے طرف چلا گیا — سلطان محمود کے دربار مین وزیر ابو بیب ابو منصور تہا وہ ہے مدبر دولت اوسکا تہا اور اسی سال مین امیر دبیس بن صدقہ کوچ کر کے حلہ پر گیا وہان عرب اور قوم گرد اوس کے پاس جمع ہوئے

بیان وفات پانی مستظہر کا

اسی سال مین سولوین تاریخ ربیع الاخر کو مستظہر باللہ احمد بن مقتدی بامر اللہ عبد اللہ بن ذخیرہ محمد — بن قایم نے وفات پائی عمر اوس کے اکتالیس برس چہ مہینے چند ایام کے تہی اور چوبیس برس تین مہینے گیارہ روز اوسنے خلافت کی اور اتفاقات عجیبہ سے یہہ ہے کہ جس روز سلطان الپ ارسلان نے وفات پائے اوسی روز اوس کے بعد قایم نے بہی ملک فانی چہوڑا — اور جب ملک شاہ نے وفات پائی تو بعد اوس کے مقتدی بہی راہی ملک جاودانی ہوئے — اور جب محمد مذکور مرے اوس کی بعد مستظہر نے وفات پائی ۔

بیان خلافت مسترشد باللہ کا

پوشیدہ نرہے کہ یہہ خلیفہ انیسوان[۱۹] بادشاہ خلفاء بنے عباس مین کا ہی بعد وفات مستظہر کے اوس کے بیٹی مسترشد باللہ ابو منصور فضل بن احمد مستظہر کے بیعت خلافت ہوئے قاضی ابو الحسن دامغانی نے مسترشد کی واسطے لوگون

تو ملامت کے میت کرونشے تہی — اور اسی سال میں امور کر یا بیچے بن عبد الوہاب
بن سندہ اصبہانے محدث مشہور نے وفات پائی اس کے تصانیف علم حدیث میں بہت
اچہی ہیں — اور اسی سال میں ابو الفضل احمد بن محمد بن الخازن جو کہ ایک ادیب
اچھے شعر کہنے والا شاعر تہا فوت ہوا — اور اسی سال میں ارسلان شاہ بن
مسعود سہلگکیں مقتول ہوا اوسکے بہائے بہرامشاہ بن مسعود نے اوسکو قتل کیا
تہا اور بہرامشاہ آپ اوس کے ملک میں سلطنت کرنے لگا تہا جیسا کہ اوپر درمیان
شاشہ ہجری کے حال ہو چکا ہے

اب شروع ہوا ۵۱۱ ہجری

اسی سال میں سلطان سنجر اپنے بہتیجے سلطان محمود سے لڑنے کو گیا اور ری کے
اوپر قریب ساوہ کے جامیں کا مقابلہ ہوا محمود کو شکست ہوئے وہ بہاگ گیا
سلطان سنجر اوس کے خیمہ میں جا اوترا ہر اون دونوں میں اس شرط پر صلح ہوئے
کہ سلطان سنجر کے نام کا خطبہ پڑہا جاوے اوس کے بعد سلطان محمود کے نام
— اور سلطان سنجر نے اسی قلمرو سلطنت میں ری کو ملا لیا — اور سلطان
محمود اپنے چچا سلطان سنجر کے پاس ری میں آیا تہا سنجر نے اوسکا بہت
اکرام اور احسان کیا — اور اسے سال میں درمیان ایلغازی بن ارتق
— اور فرنگیوں کے حلب میں لڑائی ہوئے — اور فرنگیوں کو شکست
ہوئے وہ بہاگ گئے اور بیچے ہوئے بہت آدمیں کے ماری گئی اون مقتولین
میں سر جال فرنگے حاکم انطاکیہ کا بہی تہا — بعد ازاں واقعہ جنگ مذکورہ
کے ایلغازی بن ارتق اور — ... ... فتح کئے پہر لڑائی درمیان ... دل

ربیع الاول نزدیک عشرین کے ہوئی ہے اس لڑائی کے سبب ایلغازی کے شعرا نے مدح کی ہے اور اسی سال مین جوسلین فرنگ کے حاکم تل باشر کا طرف بلاد دمشق کے واسطے مقابلہ عرب کے جو بنی ربیعہ کے قبیلہ کے عرب جنکا امیر مربن ربیعہ تہا لڑنے آتے تہے گیا اور پہر جوسلین کا لشکر بہت جلد پہنچا اور بہاری لڑائی ہوئی اس جنگ مین مربن ربیعہ کو فتح ہوئی اور بہت فرنگ مارے گئے اور گرفتار ہوئے اور اسی سال مین سلطان سنجر شہر غزنی کو پہر عراق کی کوتوالی دی — اور اسی سال مین حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق اور یعقوب کی قبرین بیت المقدس کے پاس ظاہر ہوئین سوا اونکے اور بہت آدمیون کی ایسی قبرین نکلین کہ اونکے جسم مطلق نہ گلے اور سڑے تہے اور سونے اور چاندی کی قندیل لٹکی ہوئی گہر مین اونکے جسمون کے پاس پائی مولف کتاب کامل کا ابن اثیر کہتا ہے کہ حمزہ بن اسد بن علی بن محمد تمیمی نے اپنی تاریخ مین ایسا ہی ذکر کیا ہے

اب شروع ہوا ۵۱۴ ہجری

بیان ہی اوس لڑائی کا جو درمیان سلطان محمود اور اوس کی بہائی مسعود کی ہوئی

واضح ہو کہ سلطان مسعود بن سلطان محمد کے پاس موصل اور آذربیجان تہے دبیس بن صدقہ جیوش بیک اتابک مسعود نے یہہ لکہا کہ اسکے سلطنت تمام ہو جاوے تو بہتر ہے اور یہہ وعدہ کیا کہ مین آپکے کمک اور استعانت کے واسطے آؤنگا دبیس کے غرض یہہ تہے کہ محمود اور مسعود مین لڑائی ہو جاوے تا کہ مین بلند

مرتبہ اور جلوس سلطنت کو پہنچ جاؤں جبکہ میرے باپ مسمّی صدقہ کے سبب ہوئے فساد کے
درمیان برکیارق اور اوسکے بھائی محمد کی ترقی ہو گئی تھی اس اختلاف کی صدقہ
نے اسی غرض سے آدمی بھیجے مسعود کو مسطور کیا اور اسی نام کا خطبہ تمام مملکت میں پڑہوا
اور لشکر جمع کرکے اسکے بھائی محمد پر چڑہائی کی — عقب استراباد کی پاس جانبین کا مقابلہ
درمیان نصف ماہ ربیع الاول سنہ ۴۹۹ کے ہوا اور بڑی بھاری لڑائی ہوئی مسعود
معہ اپنے لشکر کے بھاگ گیا — اور ایک پہاڑ میں چھپ کر ایک ایلچی اپنے بھائی محمد
کی پاس بھیجکر اوسکی امان چاہی چنانچہ اوسکی جان بخشی ہوئی تب مسعود اپنے بھائی محمود کے
پاس آیا محمود نے لشکر واسطے اوسکے استقبال کے بھیجا جب ملاقات ہوئی دونو
بغلگیر ہوکر ملے اور خوب روئے اور محمود نے اپنے بھائی مسعود پر بہت احسان کیا۔
بعد ازاں جوش بیگ اتابک مسعود نے بہی محمود کے خدمت میں حاضر ہوکر شرف ملازمت
حاصل کی اوسپر بہی محمود نے بہت احسان و اکرام کیا — اور دبیس ابن صدقہ
کو جب یہہ خبر پہنچی کہ مسعود نے شکست کہائی اور بڑی ذک اوٹہائی اوسنے بغداد کا
لوٹنا اور فساد برپا کرنا شروع کیا ہر چند کہ محمود نے اوسکو کئی بار لکہا اوسنے ہرگز
گوش اطاعت سے نہ سنا لاچار ہوکر محمود نے خود اوسپر چڑہائی کی جب نزدیک اوسکے
پہنچا وہ بھاگ کر حلہ سے نکل کر ایلغازی بن ارتق حاکم ماردین کے پناہ میں گیا
— پہر یہہ معاملہ ہوا کہ دبیس نے اپنے بھائی منصور کو بادشاہ محمود کے خدمت میں بطور
رہن بھیجدیا تب وہ حلہ میں آنے پایا اسی سال میں گرجستانیوں نے بلاد اسلام
پر خروج کیا اور تفلیس اپنے قبضہ میں لاکر بہت مسلمانوں کو قتل کیا اوسکے مال و
دولت جو تہے پائی لوٹ لی — اور اسی سال میں ایلغازی نے ترکمانیوں وغیرہ
کو جمع کرکے فرنگیوں سے دات البقل پر مقابلہ کیا (یہہ ایک شہر ہے شام
کا) اور وہاں بڑی بھاری لڑائی ہوئی ایلغازی نے فتح پائی اور

اوسمہ فرنگیوں کو شکست ہوئے

بیان ہی ابتدا حال محمد بن تومرت اور مالک ہونا عبدالمومن کا

واضح ہو کہ محمد بن عبداللہ بن تومرت علوے حسینی ایک قبیلہ سے ہی جو مصامدہ مین کا ایک قبیلہ شمار کیا جاتا ہے باشندہ کان جبل لوس سے جو ایک شہر بلاد مغرب سی ہے ابن تومرت بلاد مشرق کو واسطے طلب علم کے گیا اور علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور عربیہ اور فقہ اور حدیث وہان پڑھے اور امام غزالی۔ اور کیا الہراسی سے درمیان عراق کے ملاقات کے اور ابوبکر طرطوشے سی اسکندریہ مین ملا بعضی کہتی ہین کہ امام غزالے سی اوس کی ملاقات نہین ہوئی۔ پہر وہ حج کر کے مغرب کو مراجعت کر کے آیا وہان آکر اوسنے لوگون پر یہہ الزام لگایا کہ وہ نماز نہین پڑہتے اور احکام شرعیہ کا انکار کرتے ہین۔ جب وہ ایک گانو مسمی ملالہ کے پاس پہنچا (یہہ گانو قریب بجائیہ کے ہی) وہان اوس کے پاس عبدالمومن بن علے الکومے آکر ملا ابن تومرت نے آثار نجابت عبدمومن مذکور مین پائی اور اوس کے ساتھ کوچ کیا۔ اس ابن تومرت کا نام مہدی رکہا گیا ہمیشہ وہ احکام شرعیہ پر عمل کرنے کا حکم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا رہا۔ مراکش پر جا کے بہت تشدد لوگون سے ہدایت مین کیا بہت لوگ اوس کے ہمراہ ہوگئے اور سب لوگون کو یقین واثق اونکے پارسائی کا ہوگیا جب بہت شہرت انکے ہوگئی امیرالمسلمین علے بن یوسف تاشفین نے اونکو بلوا کر فقہا سے مناظرہ اپنے

دربار میں کروایا سب کو اوس سے رک دی — اوسوقت کسی وزیر نے بادشاہ علی
بن یوسف تاشفین کو یہہ مشورہ دیا کہ اس تومرت مہدی مذکور کو قتل کیجئے کیونکہ ایسے
حرص ہدایت خلق کے نہیں ہوتے بلکہ وہ اسطور سے اپنی مطیع بہت کرکے ملک لیا جاتا ہے
— بادشاہ نے مانا (یہہ اوس وزیر نے حکام ملک بن وہیب تہا اور وہ قرطبہ
کا رہنیوالا تہا) یہہ کہا کہ اگر آپ قتل نہیں کرتے تو اوسکو دایم الحبس فرمائے بادشاہ
نے یہہ بہی نمانا آخر کو یہہ حکم دیا کہ مراکش سے یہہ شخص نکلا جائے اسلئے مہدی اغمات
میں گیا اور پہاڑی پر رہنا شروع کیا وہاں کے لوگوں نے اوس کے پاس جاکر ہجوم
کیا اور یہہ مشہور کر دیا کہ یہہ وہی امام مہدی ہیں جنکے خروج کے اطلاع معصوم خلایق
نے دی ہے اس شہرت کے سبب بہت اونکی مریدوں میں داخل ہوئے اور شوکت اونکی
بڑہ گئی — اور عبد المومن بن علی ہمراہ دس آدمیوں کے اوسکے پاس جاکر پوچہا کہ آپ
ہی امام مہدی ہیں اونہوں نے کہا کہ میں ہی ہوں اسلئے اوسنے مع اپنی ہمراہیوں کے
بیعت کی اوس کے بیعت کرنے سے اور لوگ بہی بہت تابع ہو گئی جب بادشاہ نے
یہہ حال دیکہا اوس کے مقابلہ کے واسطے لشکر آمادہ کرکے روانہ کیا مہدی مذکور
نے اونکو بہگا دیا یہہ حال دیکہہ کر اور بہی اوسکے ہمرائیوں کے حال میں حال آگئے
اور اکثر قبایل نے آکر اوس کے بیعت کی اور بہت بڑی شان وشوکت ہو گئی اسلئے
وہ ایک پہاڑ میں جو تملیل کے پاس واقع ہے قیام پذیر ہوا مگر جب اوسنے دیکہا
کہ میری ہمراہیوں مشتبہین میں بعضے قوم ایسے ہیں کہ مجہے دلیں خیال بدر کہتے ہیں اور
بعضی تابع مخلص ہیں اسلئے یہہ فریب ظاہر کیا کہ مجکو اللہ تعالے نے ایک نور بصیرت کا
مرحمت کیا ہے کہ میں دوزخی سے جنتی کو تمیز کرسکتا ہوں تمام میرے مطیع پہاڑ پر
آکر حاضر ہوں جب وہ لوگ سب حاضر ہوئے جو اوسکا دشمن دلے تہا اوسکو
کہا کہ یہہ دوزخی ہے پہاڑ کی نیچے ڈالدو اور جو مطیع تہا اوسکو دہنی طرف

طرف اپنی گرا کرتا گیا اسیطرح پہاڑ پر سے ڈال کر ستر ہزار آدمی مارڈالے بادشاہ نے جو یہہ دہوم دہام اوس کے ہستی دلین ڈرا اور درخواست کی کہ میرے جان بخشی فرمائیے — وہ لوگ جو اوس کے مطیع تہی اونکا نام موحدین رکہا گیا — مہدی مذکور کو ۵۲۴ھ ہجری تک فروغ رہا کیونکہ بعد اس سال کے ایک لشکر قریب چالیس ہزار جوانان تنومند کے جنہین وتشریسے اور عبد المومن ہاہے تہی مراکش کیطرف روانہ کرکے بہیجا اون لشکریون نے امیر المسلمین کو مراکش مین بیس روز تک محاصرہ کیا — بعد ازان بسبب لشکر کثیر کے بحلاسہ کا متوے ہو گیا بارادہ سے لینے مراکش کے اوسکو فتح کیا تہا جب اہل مراکش اور امیر المسلمین کو یہہ خبر ہوئے اونسے لڑائی کی اوس جنگ مین وتشریسے مارا گیا — اور عبد المومن سپہ سالار لشکر کا ہوا اور سات روز تک لڑائی رہے آخر کار عبد المومن لشکر سمیت پہاڑ کے طرف بہاگ گیا — جب ابن تومرت مہدی مذکور کو خبر پہنچے کہ میرے لشکر کو شکست ہوئے اوسوقت وہ بہت بیمار تہے اس غم کے سننے سے اور زیادہ بیماری بڑہ گئے اور عبد المومن کے خبر پوچہے کہا گیا کہ وہ زندہ ہی مہدی مذکور نے کہا کہ اگر وہ زندہ ہے تو کوئی ہے نہین مرا بعد ازان اپنی اصحابون کو یہہ وصیت کی کہ عبد المومن کے مطیع رہنا وہ وہ شخص ہے جو بلاد اور ملکون کو فتح کریگا اور اوسکا نام امیر المومنین رکہا بعد ازان آپ اوسی بیماری مین جان بحق ہوئے عمر اوس کے اکیاون برس کے تہے اور دس برس سلطنت کے بعد ازان عبد المومن تینملیل کو مراجعت کرکے وہان مقیم ہو کر لوگون کے تالیف قلوب اور مہربانی مین تا ۵۲۸ھ ہجری تک رہا بعد ازان عبد المومن نے کوچ کیا اور پہاڑون پر غالب آیا — امیر المسلمین علے بن یوسف بن تاشفین نے اپنا بیٹا تاشفین بن علے بن یوسف بن تاشفین کو وطارت مین آگر آگے اوسکی

روانہ کیا درمیان ۵۱۹ھ کے عبدالمومن تہہ وہاں رہا اور تاشفین سے اوسکے پاس گیا دونوطرف کے سپاہ ایک دوسرے کے قریب آگئی جب تاشفین رات رمضان شریف سے ہوا کی ہوئے اس رات کو مرے آدمی بہت معظم اور مشرک جاتی ہیں تاشفین چند آدمی ہمراہ لیکر پوشیدہ ہوکر ایک مکان جو دریا پر واقع تہا اوس سے گیا ہا دان عابد اور زاہد اور صالح آدمی رہتے ہیں اوسکی تبرک اوپر اس جاتا ہا۔ عبدالمومن کے سپہ سالار سمی عمر بن یحیی ہالے کو یہ خبر پہنچی اور وہاں سے کوچ کرکے بادشاہ کو آگہرا جبکہ تاشفین سے ارادہ کیا کہ گہوڑے پر چڑہ کر بہاگ جاؤں لیکن بسبب گہراہٹ کے وہ ایک بڑی پہاڑ میں گرکر مرگیا اور جسم اوسکا لکڑے پرٹا لگا گیا اور اوس کے ہمراہیوکے سر بریدہ کی گئے اور عبدالمومن نے وہاں پر جانے ہی اما قصبہ پر مسخر کرلیا اوس شہر کے بسیار آدمی مارے گئے۔ بعد ازاں عبدالمومن تلمسان کو گیا یہہ دو شہر ہیں ان دو میں ایک گشت گہوڑی کا فاصلہ ہے ایک شہر کا نام ... دو میں سے قادر ہر اوسمیں بادشاہ کے مصاحب رہتی ہیں۔ دوسرے شہر کا نام اقادین ہے عبدالمومن نے قادر کو اسی قصبہ میں کرکے اوسکا بندوبست اسی طور پر کرلیا اور اقادین پر ایک لشکر محاصرہ کے واسطے بہیجا۔ بعد ازاں عبدالمومن نے فاس پر جاکر اوسکے باشندوں کو اسی ذکر درمیان ۵۴۰ھ ہجری کی ابتدا قبضہ کرلیا اور بندوبست خوب کیا پہر سلا پر گیا اوسکو درمیان ۵۴۲ھ ہجری کی فتح کیا۔ اور اوس کے لشکر نے بعد ایک سال محاصرہ کرنے کے اقادیر کو فتح کرکے وہاں کے باشندوں کو قتل کیا۔ بعد ازاں عبدالمومن نے کوچ کرکے مراکش پر ڈیرا کیا وہاں کا بادشاہ علی بن یوسف موافق سال سابق کی مرگیا تہا مگر اوسکے بعد تاشفین بن علی وارث سلطنت ہوکر حکمرانی

حکمرانی کرتا رہا اوسکی بعد بہائے اوسکا اسحاق بن علے بن یوسف بن تاشفین
بچپن ہی میں تخت پر بیٹہا اوسکا محاصرہ عبد المومن نے گیارہ مہینے کیا اور بزور
شمشیر اوسکو فتح کیا اور امیر اسحاق کو معہ امراء مرابطین کے پکڑ لیا اوسوقت
اسحاق کے یہہ حالت تہی کہ کانپ رہا تہا اور پکار پکار کر روتا جاتا تہا اور عبد المومن
سے یہہ کہتا تہا کہ میرے جان بخشی کیجئے یہہ حال ایک امیر کبیر نے جو امراء مرابطین سے
تہا دیکہہ کر اوس لڑکے کی مونہہ پر تہوک کر یہہ کہا کہ اپنی ماں اور باپ کو رو
اسجائی صبر مثل مردون کی کر یہہ عبد المومن بیدین اور ناخدا ترس آدمی ہی یہہ
سنتی ہی جماعت موحدین نے اوٹہہ کر امیر مذکور کو مار لکڑیون قتل کیا اور اسحاق
کو کہ وہ بچہ معصوم تہا کہینچ کر آگے لائی اوس کی گردن درمیان ۵۴۲ سنہ ہجری کے
ماری گئی یہہ لڑکا آخر بادشاہ ملوک مرابطین کا ہے اوس کے اوپر سلطنت منقطع
ہو گئی مرابطین لے ستر برس سلطنت کے کیونکہ چار شخص اونمیں کے ایک یوسف
بن تاشفین — دوسرا اوسکا بیٹا علے بن یوسف تیسرا تاشفین بن علے — چوتہا
اسحاق بن علے یہہ چار والے سلطنت ہوئی ہیں جب عبد المومن نے مراکش فتح کر لی
اوسمیں مسکن پذیر ہوا اور بادشاہان مراکش کے محل کو توڑوا کر جامع مسجد بنوائی
اوسکو بہت مزین کیا اور وہ جامع مسجد جو یوسف بن تاشفین نے بنائی تہی
اوسکو ڈہا دی — مناسب یون تہا کہ اس واقعہ کا ذکر اوس کے موقع پر کرتے
لیکن ہمنی اسواسطے مقدم کر دیا تا کہ دیگر ہر ایک حادثہ ایک دوسرے کی پیچہے برابر
لی در لی چلا آوے — اور اسی سالون یعنے درمیان ۵۴۱ سنہ ہجرے کی جوسلین
فرنگی حاکم ارتاگے نے عرب کے اور ترکمان کے جماعتون پر جو صفین پر اور تری ابراہیم
بطور ایلغار چڑہائی کر کے اونکے مال اور غلام اور اکثر اشیا لوٹ لے
بعد ازان جوسلین نے بزاعہ پر مراجعت کے اوسکو ویران کیا — اور اسی سالون

درمیاں ماہ جمادی کی معلوم نہیں کہ اول تھا یا آخر ابو سعید عبد الرحیم بن عبد الکریم بن ہوازن قشیری امام بن امام فوت ہوا اللہ اوس کے فوت ہوتے ہلاد بعدہ میں اونکے امام داری ہوئے

اب شروع ہوا ۱۳ ۵ ہجری

بیان وفات یانی حاکم افریقیہ کا

اسی سال میں امیر علی بن یحییٰ بن تمیم حاکم افریقیہ نے ماہ ربیع الآخر میں وفات پائی اوسی پانچ برس چار مہینے امارت کی اوس کے بعد بیٹا اوسکا حسن ابن علی والی ہوا عمر اوس کے بارہ برس کے تھی اوس کے باپ کے روبرو اوسکا مدبر دولت صندل خصی ہوا صندل مذکور مدت تک سلطنت کے تدبیر کرتا رہا پھر مرگیا اور اوسکے بعد ابو عزیز موفق سپہ سالار تدبیر امورات کرتا رہا ۔ اور اسی سال میں سلطان محمود نے موصل سے اوس کے مضافات مثل جزیرہ اور سنجر کے امیر آقسنقر برسقی کو عطا کیا اور اسی سال میں امیر الجیوش افضل بن بدر الجمالی مصر میں مقتول ہوا اوسکے قتل کا یہ سبب ہے کہ وہ ہمراہ لشکر کے مصر کیطرف سوار ہوا راہ میں بسبب گرد و غبار کے جو اوسکو تکلیف ہوئی اوس سے نکلکر آگے گیا ہمراہ دو لوگوں کے ہولیا تین شخص صیقل گروں کے بازار میں اوس پر چھریوں لیکر آکودے اور کام تمام کردیا اوس کے ہمراہیوں نے اون تینوں کو پکڑ کر مار ڈالا ۔ افضل مذکور کو اوس کے گھر لیگئے وہ گھر ہی میں موا اور الامر باحکام اللہ خلیفہ علوی والی مصر نے افضل کے گھر سے مال ڈھوانا شروع کیا وہ مال چالیس دن تک ڈھوایا گیا اوس کے گھر میں تحفہ نفیس اور بیشمار مال

ہاتھہ آیا تھا — عمر افضل کے پچپن برس کے ہوئی اور اٹھائیس برس تک اوسنی سلطنت کی بعضی یون کہتی ہین کہ خلیفہ امر نے اون قاتلین کو برانگیختہ کرکے اوسکو مروا ڈالا تھا بعد قتل افضل کے امر باحکام اللہ نے ابو عبد اللہ لطایحے کو بجای اوس کے سردار بنایا — اور اسی سال مین سلیمان بن ایلغازی بن ارتق نے اپنی باپ کا عصیان حلب مین اختیار کیا جس شخص نے اوسکو بہکایا تھا وہ ایک باشندہ حماۃ کا قرناص کی اولاد مین تھا اوسکو ایلغازی ہی نے اہل حلب کا سردار بنایا تھا اوسنی بدسلوکی اوس کے ساتھہ کیا جب ایلغازی نے یہہ حال سنا فوراً ماردین سے کوچ کرکے حلب مین گیا اور جاتے ہی ابن قرناص کے ہاتھہ اور دونو پیر کاٹ ڈالے اور آنکھین پھوڑ ڈالین اسی الم مین وہ مبتلا ہوکر مر گیا — اور سلیمان کو پاس طغتکین کے دمشق مین حاضر کیا — اور اسپنے بھتیجے کو ایلغازی نے کہ اوسکا نام بھی سلیمان سے تھا جو کہ بیٹا عبد الجبار بن ارتق کا تھا حلب کا نائب کیا اور ماردین کو مراجعت کرگیا — اور اسی سال مین سلطان محمود نے میافارقین امیر ایلغازی مذکور کو عطا کی تھے — اور اسی سال مین درمیان بلک بن بہرام بن ارتق — اور جوسلین فرنگے کی لڑائی ہوئی تھی بلک نے فتح پائی اور فرنگیون مین سی مقتول اور مقید ہوئی اون مقیدین مین اوس فرنگے کے پھوپھی کا بیٹا کلیام نام معہ ایک جماعت سوار ون مشہورین کے گرفتار رہا ہر چند کہ جوسلین فرنگے اوس کے عوض بہت روپے دیتا رہا مگر بلک نی نہ مانا اون سب کو قلعہ خرتبرت مین قید کیا — اور اسی سال مین رکن یمانے بیت اللہ الحرم کا بسبب ایک زلزلہ کی ڈگ گیا تھا بلکہ کچھہ منہدم بھی ہوگیا تھا اور اسی سال مین ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان حریری مصنف کتاب مقامات حریری مشہور کا فوت ہوا پیدایش اوس کے درمیان حدود ۴۴۶ ہجری کے ہوئی تھی علم نحو اور

نسب میں وہ امام تہا اور وحید کتاب اوس کے تصنیف سے ہیں ازانجملہ ایک مقامات ہیں
ہی جسکا شہرہ عالم میں مثل سورج کے مشہور ہی — اوس کی تصنیف کی واسطے انوشروان
بن خالد بن محمد وزیر سلطان محمود نے حکم کیا تہا کیونکہ حریری مذکور نے ایک مقامہ مقامات
بدیع کے طور پر لکہکر انوشروان کی خدمت میں حاضر کیا تہا جو کہ ویسا مقامہ کوئی نہ لکہ سکتا تہا
اسلئے وزیر نے حکم دیا کہ اسکو تمام تصنیف کرو حریری مذکور کے عادت تہی کہ اپنے
ڈاڑہی کی سفید بال اکہیڑا کرتا تہا جب وہ بغداد میں جاکر حرم میں رہا درمیان
اوس کی اور اس جگہ کے اطراف اور ہیے ہول لگی اوس نے اوس کے ہجو
میں یہہ شعر کہے ہیں

(مشان ایک موضع ہے اعمال بغداد کا) حریری بصرہ میں پیدا ہوا اور قبیلہ ربیعہ
الفرس کیطرف منسوب ہے اپنے پیچہے دو بیٹی ایک عبدالرحمن جسے مقامات اپنی باپ
سے پڑہکر لوگوں کو پڑہائی — دوسرا عبید اللہ تہا علم فقہ خوب جانتا تہا تہوڑی
اور اسی سال میں یعنی ۵۱۶ ہجری میں موید الدین حسن بن علی بن محمد طغرائی
منشی دیلے جو کہ اولاد ابو الاسود دئلے سے ہو الا اصفہان کا تہا مقتول ہوا یہہ
شخص عالم اور فاضل شاعر اور کاتب اور منشی تہا سلطان ملک شاہ بن الپ ارسلان
کے خدمت میں رہا — اور دیوان طغرے کے بہی دار وغگی اوسی کے بہر ترقے
ہوسکے رہی تہا تک کہ وزیر سلطان مسعود کا ہوا اور اپنی بہائی سے لڑا مسعود
نے شکست کہائی اور طغرائی مقید ہوا اوسے قید میں قتل کیا گیا یہہ حال قاضی
شہاب الدین نے بیان کیا ہی — اور شیخ عز الدین علی بن الاثیر نے یہہ
ذکر کیا ہی کہ طغرائی مذکور در میان ۵۱۴ ہجری کی مقتول ہوا اور سلطان محمود

نے یہہ بیان کیا ہی کہ میری نزدیک اوسکے عقیدہ کا فساد ثابت ہوا جب حکیم اوسکے قتل کا کیا ساٹھہ برس سے زیادہ عمر اوسنے پائی اور کیمیا بنانی کا بہی اوسکو بہت شوق تہا — اور اسی سال مین یعنے درمیان ۵۱۵ ہجری کے درمیان مصر کے علے بن جعفر بن علے بن محمد معروف ابن القطاع نحوی عروضی جو کہ علم ادب اور لغت مین امام تہا فوت ہوا اوسکے چند تصنیفات ہین درمیان ۴۳۳ ہجری کے کی وہ پیدا ہوا تہا

اب شروع ہوا ۵۱۶ ہجری

اس سال مین سلطان محمود نے جیوش بک کو جو سلطان کے ہمراہ مسعود بہائی سلطان مذکور کے چڑہ کر آیا تہا قتل کیا اسکے ماری جانے کا یہہ باعث ہے کہ محمود نے اپنی بہائی مسعود مذکور کے جان بخشی کرکے اور جیوش بک کو امن دیکر اوسکو آذربیجان مین کہ وہ وہان رہتا تہا جیوش بک کے چلنے مین اور بہت باتین وہان کے امرا نے محمود کے کان مین بہر کر اوسکو رمضان کے مہینے مین تبریز کے دروازہ پر قتل کروایا

بیان ہی وفات ایلغازی کا

اسی سال مین درمیان ماہ رمضان کے ایلغازی ابن ارتق میافارقین مین فوت ہوا اوسکے بعد بیٹا اوسکا تمرتاش قلعہ ماردین کا متولے ہوا اور سلیمان جو کہ دوسرا بیٹا تہا میافارقین کا حاکم ہوا — اور حلب مین اوسکا بہتیجا سلیمان بن عبد الجبار ابن ارتق سابق دستور حاکم رہا یہانتک کہ اوسکے

چچا کے بیٹی ملک ابن بہرام ارتق نے وہ حلب اوس سے لی۔ اور اسی سال میں
سلطان محمود نے شہر واسط اقسنقر کو عطا کے ۔ اور اسی سال میں عبدالقادر
بن محمد نے وفات پائی پیدایش اوس کے درمیان ۴۳۶ھ ہجری کے ہوئی تھی
یہ شخص ثقہ اور حافظ حدیث ہے

اب شروع ہوا ۵۱۵ھ ہجری

اس سال میں ایک لڑائی درمیان خلیفہ مسترشد باللہ اور دبیس کے ہوئی تھی
اوس میں دبیس کے لشکر نے شکست کھائی۔ اور دبیس عرب کو بھاگ گیا پھر حدود حلہ
جا کر عرب کو اپنے اطاعت اور فرمانبرداری کی واسطے برانگیختہ کرتا رہا
مگر کسی نے نہ مانا ۔ پھر دمشق کو گیا وہ لوگ اوس کے ہمراہ ہو گئے پھر وہاں بصرہ پر
جا کر اوسکو تاراج کیا ۔ بعد ازاں شام کی طرف گیا اور فرنگیوں سے
ملکر شہر حلب کے اوسکو طمع دلوائے ۔ اور اسی سال میں سلیمان بن عبدالجبار
بن ارتق نے قلعہ آثارب فرنگیو کو دیں خیال مد نظر کیا کہ شہر حلب کا ارادہ
کریں کیونکہ وہ اوسکے مقابلہ کے طاقت نہ رکھتا تھا ۔ اور اسی سال میں ملک
بن بہرام بن ارتق حران پر گیا اوسکو فتح کیا بعد ازاں اوسکو خبر پہنچی
کہ میرے چچا کا بیٹا سلیمان جو واسطے حلب ہے بہت کمزور ہو گیا ہے اسلئے اوسی
وہاں سے کوچ کر کے ماہ جمادی الاول میں شہر حلب لے لیا اور اسی سال میں
فرنگیوں کے قبضہ میں شہر اثارب آگیا پہلے یہ شہر ملک کے قبضہ میں تھا لیکن پھر
ملک نے اس شہر پر سعادت کر کے فرنگیوں سے لے لیا ۔ اور اسی سال میں
قاسم بن ہاشم علوی سے حسینی امیر مکہ فوت ہوئے بعد اوسکے بیٹا اوسکا ابو فلیتہ

ابو قلیہ دارث متولے ہوا — اور اسی سال مین طغتکین والے دمشق منے حمص پر چڑہائے تکے اور اوس شہر مین جو پایا سب لوٹ لیا اور وہان کے حاکم قیرخان بن قرجا کو جو قلعہ مین تہا محصور کیا بعد ازان وہان سے کوچ کرکے دمشق کو معاودت کے — اور اسی سال مین محمود امیر بن قراجا حاکم حمات فامیہ پر گیا وہان چہاونے مین جا گہسا اوس کے ہاتہہ پر ایک تیر قلعہ کے جانب سے جو آکر لگا اوٹا حمات کے طرف معاودت کر گیا ہر چند ہاتہہ کا علاج کیا اچہا نہوا اسے بیماری مین ہلاک ہوا بعد اوس کے مرنے کی رعایا شہر حمات کو اوس کے ظلم سے اطمیان ہوا — جب طغتکین نے یہہ حال سنا فوراً حمات پر ایک لشکر آمادہ کرکے روانہ کیا اور فتح کر لیا اسوقت سے حمات اوس کے بلاد مین شامل ہو گیا — اور اسی سال مین احمد بن محمد بن علے معروف بابن الخیاط شاعر دمشق جسکے اشعار بہت اچہی ہین فوت ہوا پیدایش اوس کی درمیان ۴۵۰ ہجری کے دمشق مین ہوئی تہی

اب شروع ہوا ۵۱۶ ہجری

بیان مقتول ہونے بلک کا

اسی سال مین بلک ابن بہرام بن ارتق حاکم حلب کا مقتول ہوا اوس کے قتل ہونے کا یہہ سبب تہا کہ اوسنے امیر حسان بعلبکی حاکم منبج کو پکڑ کر منبج کو فتح کرکے قلعہ منبج کا محاصرہ کیا تہا اوس لڑائی مین کہ وہ وہان کے رعایا سے لڑ رہا تہا اتفاق سے ایک تیر اوس کے آکر ایسا لگا کہ اوسکا کام تمام ہو گیا اوس تیر کے لگتے ہی اوسکا لشکر بے تر بتر ہو گیا اور حسان حاکم منبج کا چہوٹ گیا اوسنے

بہمسح مر جاکر بدستور سابق حکم آیا کرنے شروع کی ملک کے لشکر میں اوس کے چچا کا بیٹا
تمر تاش بن المعار بن ارتق حاکم ماردین کا بہی تہا وہ بلک کا جنازہ لیکر حلب میں
آیا اور اپنا عمل وہاں کرکے ستویں تاریخ ربیع الاول سنہ مذکور کو حکومت کرنے لگا۔
بعد ازاں وہاں اپنا بندوبست کرکے ماردین کیطرف مراجعت کر گیا۔ اور اسی سال
میں شہر صدر فرنگیوں کے قبضہ میں بعد محاصرہ طویل کے آیا یہہ شہر خلفائی علویہ میں حوالے معتا
مصر کے قبضہ میں تہا اس شہر کو فرنگیوں نے آمان دیکر فتح کیا تہا بعد اوس کی عمل ہوجانے کے
مسلمان اس شہر کے ستویں تاریخ جمادالاول کو اپنا اسباب ومال ومتاع لیکر نکلگئے
— اور اسی سال میں بہت فرنگی ایک کونسل میں جمع ہوئے اور دبیس بن صدقہ
ہے اوسی جاملا بعد مشورت فتح حلب کے فرنگیوں نے حلب کا محاصرہ کیا اور ارادہ
کیا کہ شہر کے باہر امن رہنے کی واسطے چہاونی ڈالیں بہات شہر والوں کو بہت
ناگوار گذرے وہاں کا حاکم تمر تاش بسبب عیش وعشرت کے انکا مقابلہ نہی کرسکتا تہا
اسلئے اہل حلب نے آقسنقر برسقی حاکم موصل کو یہہ لکہہ بہیجا کہ اگر تم ہماری مدد کو
آؤ تو ہم تمکو شہر حلب سپرد کردیں گے چنانچہ وہ فوج لیکر وہاں گیا جسکی دیکہ
بہاگ گئے اوسکا چہرہ دیکہتے ہی بہاگے اور اہل حلب نے شہر اور قلعہ اوس کے
سپرد کیا جسسے برسقی موصل وغیرہ اور حلب پر بہی حکومت کرنے لگا — اور
اسی سال میں حسن بن صباح سپہ سالار فرقہ اسماعیلہ کا کہ جسکے ملک تھا ہوا شہر سنا
کہتا ہی کہ اوسی بہت آدمیوں نے ملک لیکر کئی قلعہ اسی طور پر فتح کئے جسسے شروع
ترقی اوس کے قلعہ الاموت سی ہوئے یہہ قلعہ درمیان سنہ ۴۸۳ ہجری کی
فتح کیا اس شخص نے لوگوں کو حکم اتباع اور تعین امام صادق کا دیا
اور عوام الناس کو علم پڑہنے سے باز رکہا بلکہ خواص کو یہہ حکم دیا
کہ کتب متقدمین کا مطالعہ نکریں

اب شروع ہوا سنہ ۵۲۰ ہجری

بیان مقتول ہونے برسقی کا

واضح ہو کہ اسی سال مین اٹھوین تاریخ ماہ ذیقعد کو قوم باطنیہ نے قسیم الدولہ
اقسنقر حاکم موصل کو بروز جمعہ درمیان جامع مسجد موصل کے عین نماز مین قتل
کیا وہ نماز پڑہتا تہا دس آدمی تلوارین لیکر اوسپر جا کودے ― برسقی مذکور
ایک غلام ترک شجاع دیندار آدمی تہا اکثر نیک حاکمون سے بہہ زیادہ نیک
خصلت تہا اور بیٹا اوسکا عزالدین مسعود درمیان حلب کے تہا جب اوسکو
خبر پہنچی کہ میرا باپ مارا گیا وہ موصل مین گیا اور حکمرانی کرنے لگا

بیان اوس لڑائی کا جو درمیان طغتکین اور فرنگیون کے ہوئی

واضح ہو کہ اسی سال مین فرنگیون نے ملکر یہہ مشورت کی کہ دمشق کو فتح کرو
چنانچہ مرج الصفر پر قریب ایک گانو کے جسکو شقحب کہتے ہین آ پڑے ― اور
طغتکین نے ترکمان وغیرہ بہت لوگون کو جمع کر کے فرنگیون پر چڑہائی کی
چنانچہ آخر ذی الحجہ مین جانبین کا مقابلہ ہوا طغتکین کے ہمراہ پیادے ترکمان کے
بہت سے تے اور لڑائی بڑی بہاری ہوئی طغتکین کو مع سوارون کے شکست
ہوئی فرنگیون نے اوسکا تعاقب کیا پیادے چونکہ بہاگ نہ سکتے تہے اسلئے

اونہوں نے فرنگیوں کے ڈیرے دمیں جاکر جسکو پایا مار ڈالا اور سب مال اونکا لوٹ لیا جب فرنگے ملعون کا تعاقب کرکے تھک کر اولٹے امیر جہاد اون پر آئے اور انکا سب مال لوٹتا ہوا پایا اسلئے ماری خوف کے ڈہروں پر سے نہ گئے جنگل کو بہاگ نکلے اور اسی سال میں فرنگیوں نے شہر رقیہ کا محاصرہ کرکے اوسکو فتح کیا۔ اور اسی سال میں ابو الفتح احمد بن محمد غزالے واعظ بہائی ابو حامد غزالی کا فوت ہوا اس شخص سے کرامات اور خرق عادات بہی ظہور میں آئی ہیں — ابو الفرج بن جوزی نے بہت اشیاء اوس کی طرف منسوب کی ہیں ازانجملہ یہہ ہے بیان کیا ہی کہ یہہ شخص وعظ میں احادیث غیر صحیحہ بیان کیا کرتا تہا گرچہ وہ فقیہ تہا لیکن وعظ کا شوق اوسکو تہا اسلئے واعظ مشہور ہوا — اوسنے اپنی بہائی کے کتاب احیاء علوم الدین کو ایک جلد میں خلاصہ کرکے مختصر کی اور نام اوسکا لباب الاحیاء رکہا

اب شروع ہوا سنہ ۵۱۸ ہجری

اسی سال میں سلطان محمود نے عراق سے کوتوالی پر عماد الدین زنگی بن اقسنقر اول مصاف ات کی جو اوس کے قصد میں تہی بحال کیا۔ اور اسی سال میں سلطان محمود نے بغداد سے کوچ کیا تہا — اور اسی سال میں حاکم موصل مسعود بن اقسنقر طرف رحبہ کے گیا اور اوسپر مستولی ہوا حالت محاصرہ کرنے اسی شہر کے میں وہ بیمار ہوا جس روز وہ شہر فتح کیا اوسی دن مسعود مرگیا بعد اوس کے مرنے کی ایک اوسکا غلام مرسقے جسکا نام جاولے تہا بندوبست کرنے لگا ہر چند اوس مرسقے مذکور نے مسعود کے چہوٹے بہائی کو مسند نشین کرنا چاہا اور سلطان محمود سے اس بات میں بہت عرض معروض کی لیکن محمود نے نہ مانا اسلئے سلطان مذکور

مذکور نے عماد الدین زنگی بن اقسنقر کو موصل پر والی کیا چنانچہ عماد الدین مذکور نے
بغداد سے کوچ کرکے موصل کا بندوبست کیا اور جاوے غلام برسقی مذکور کو شہر
رحبہ عطا ہوا بعد ازاں عماد الدین مذکور نے شہر نصیبین اور سنجار — اور حران اور
جزیرہ ابن عمر یہ شہر فتح کئی — اس سال مین سلطان محمود سے عراق کی کوتوالے
مجاہد الدین بہروز کو مرحمت ہوئی کیونکہ عماد الدین زنگی وہان سی چلا گیا تھا اور
اسی سال مین عبد الملک بن ابراہیم فرضی ہمدانی صاحب تاریخ فوت ہوا — اور
اسی سال مین ظہیر الدین ابراہیم بن سکمان حاکم خلاط کا بہی فوت ہوا اوس کے بعد
بہائی اوسکا احمد بن سکمان حاکم ہوا اوسنی کل دس مہینی حکومت کی کیونکہ وہ
بعد اس مدت کی مرگیا اوس کے وفات پانی کی بعد والدہ ابراہیم اور احمد مذکورین
کی جسکا نام اینانج خاتون تہا حکومت کرتی رہی یہہ عورت ارکان کے بیٹی سے تہے
لیکن اوس کے سلطنت مین اوسکا پوتا یعنی سکمان بن ابراہیم بن سکمان جس کے
چہہ برس کی عمر تہی شراکت رکہتا تہا اینانج خاتون مذکورہ موافق بیان گذشتہ
کی جو درمیان ۵۲۱ھ ہجری کی بیان ہو چکا ہی حکومت کرتی رہی

اب شروع ہوا ۵۲۲ھ ہجری

بیان حاکم ہونی عماد الدین زنگی کا حلب پر

واضح ہو کہ حلب مین برسقی حکومت کرتا تہا اور وہین اوسکا بیٹا مسعود بہی
اوس کے پاس تہا — جب برسقی مقتول ہوا اور مسعود مذکور موصل کی طرف
حلب پر ایک امیر قومار کو اپنا خلیفہ مقرر کرکے چلا گیا اور یہہ نام اوس کے

سے و پر لکہا ہوا تہا عاصم لصا قیار ہے) بعد مدار کے مسعود مذکور سے سمی قتلغ کو حلب پر حاکم کیا قتلغ مذکور بعد وفات مسعود کے رعیہ پر مستولی ہوا جیسا کہ ہم ذکر کرچکے ہیں لیکن قتلغ بہت ظالم تہا آدمی حب اوس رعایا سے دعوی ظاہر کی تمام رعایا شہر سلیمان بن عبد الجبار بن ارتق حاکم اول کے پاس جو حلب ہے میں رہتا تہا رجوع لگگی سبب رعیت سے متفق ہوکر اوسکو حاکم حلب کا مانا اور قتلغ قلعہ میں محصور ہوا فرنگیوں نے جو سنا کہ اہل حلب میں آپسمیں اختلاف ہو رہاہے تو مسلمین پر گئے ور فوج لشکر وہاں جا موجود ہوا رعایا نے اوسکو کچہہ مال دیکر رخصت کیا اور صلح کرلی — عماد الدین زنگی چونکہ ملک موصل پر مستعلی ہوکر حکومت کرنے لگا تہا اسلئے اوسی لشکر آراستہ کرکے ہمراہ ایک سپہ سالار کے جسکا نام قراوش تہا طرف حلب کے روانہ کیا اور ایک فرمان ہے سلطان محمود کا جو اوسکا نام تہا اوس کے پاس موجود تہا اہل حلب نے اوسکو حاکت سعود کی اور فرمان دیکہ کر اوس کی اجابت کی اور سلیمان اور قتلغ دونو عماد الدین کی خدمت میں درمیان موصل کے حاضر ہوئے عماد الدین زنگی نے درمیان سلیمان اور قتلغ کے صلح کروادی اور دونو میں سے کسیکو طرف حلب کے نہ بہیجا بلکہ خود عماد الدین حلب کو گیا اثنا راہ میں منبج اور مراعہ اوسی فتح کئے جب حلب پر پہنچا سا کنین حلب اوس کے ملاقات کی واسطے بطور استقبال اور ہیبت کے حاضر ہوئی عماد الدین نے شہر میں داخل ہوکر سب امور ریاست کی خوب طرح پر ترتیب کی اور قتلغ کو پکڑ کر گرم سلائی اوس کے آنکہوں پہر وادی وہ مر گیا اور عماد الدین زنگی مذکور حلب اور اوس کے قلعہ کا حاکم مستقل درمیان ماہ محرم سنہ ہذا کی ہوگیا — اور اسی سال میں سلطان سنجر — ہمراہ اس سے طرف رے کے گیا ہمراہ اوس کی دبیس بن صدقہ تہا یہہ شخص سنجر مذکور کے پاس بہاگ کر گیا تہا اوسکے پناہ میں رہتا تہا جب سلطان سنجر

سلطان سنجر رَی مین پہنچ گیا ایک ایلچی اپنی بھتیجی سلطان محمود کے بلوانے کو بھیجا چنانچہ محمود اپنے چچا سنجر کے پاس درمیان رَی کے حاضر ہوا سنجر مذکور نے اوسکا بہت اکرام و اعزاز کرکے تخت پر اپنی برابر بٹھلایا اور کہا کہ دبیس مذکور پر تم احسان کرو اور پہر اوسکو اوس کے بلاد دیدو سلطان محمود نے سلطان سنجر کے کہنے کی بموجب عمل کیا اور سنجر پہر خراسان کو معاودت کر گیا - اور اسی سال مین درمیان ماہ صفر کے طغتکین حاکم دمشق جو کہ ایک غلام تتش ابن الب ارسلان کے غلامون مین سے تہا فوت ہوا یہہ طغتکین مذکور عقلمند نیک طینت آدمی تہا اوسکا لقب ظہیرالدین ہے جب وہ فوت ہوا اوس کے بعد بیٹا اوسکا تاج الملوک بوری دمشق کا حاکم ہوا کیونکہ اوسکو اوسنے اپنی زندگے ہی مین ولیعہد اپنا کر دیا تہا بوری مذکور اوسکا بڑا بیٹا تہا سب بچون سے

اب شروع ہوا سنہ ۵۲۳ ہجری

اس سال مین پہر دبیس مذکور نے سلطان مذکور اور خلیفہ سی نزوعصیان کی کہیلی اور بغاوت اختیار کرکے سرکش ہوگیا ہر چند کہ جانبین سے خط کتابت رہی لیکن صلح نہ ہوئے اسلئی سلطان محمود نے بغداد مین جاکر بہت بہاری لشکر دبیس کی واسطے آراستہ کیا دبیس مذکور نے بصرہ کو لوٹ کر اور خلیفہ اور سلطان کی مال اسب لوٹ کر جنگل کو بہاگ گیا

بیان اخبار اسماعیلیون کا ملک شام مین اور مقتول ہونا اور محاصرہ کرنا فرنگیونکا دمشق کو

واضح ہو کر ایک شخص مردود اسماعیلیہ کا مسمے بہرام بعد مقتول ہونے ابی مامون ابراہیم
استرابادی کے بغداد سے طرف شام کی آیا اور دمشق میں جاکر اوسنے اپنی مذہب
کیطرف لوگوں کو ترغیب دینے شروع کی اوسکے مددگار وزیر بوری حاکم دمشق کے
طاہر بن سعد مزدغانی نے ہو کے ملک سے بہرام مذکور کو قلعہ بانیاس ہے دیدیا چنانچہ اس
سبب سے بہرام کو ملک شام میں ترقی ہونے شروع ہوئی چند قلعہ جو پہاڑوں میں واقع
تہے وہ بہی اوسکے قبضہ میں آگئے اسلئے بہرام سے وادی تیم کے رہنے والے برسر
پرخاش ہو کر مقابل ہوئے اور بہاری لڑائی ہوئے اس لڑائی میں بہرام مذکور
مارے گئے — اوس کی مرنے کے بعد ایک شخص مسمے اسماعیل اوسکی جانشین قلعہ بانیاس
میں قائمقام ہوا — اور شہر دمشق میں بجای بہرام کے وزیر مزدغانے نے ایک
شخص مسمی ابوالوفا کو قایم کردیا ابوالوفا کو ایسی ترقی ہوئی کہ تمام دمشق میں
حکم اسنے کرنے لگا جب اوسنے دیکہا کہ میرا اسد لست تحویلے ہی اور میری اختیار
میں دمشق ہو گئے اوسی فرنگوں کو لکہا کہ میں تم کو دمشق دیتا ہوں اوسکے
عوض مجکو تم شہر صور اگر دو فرنگیوں نے مناسب جانکر قبول کیا چنانچہ فرنگوں نے
یہہ صلاح کی کہ جمعہ روز ہم دمشق میں آوینگے تم اپنی مصاحبوں اور ہمراہیوں
کو جامع دمشق کے دروازہ پر بٹھلا دینا تاج الملوک بوری کو جب یہہ خبر پہنچی اوسی
وقت ابا ورہر مزدغانے کو بلوا کر قتل کیا اور حکم دیا کہ جو لوگ اسماعیلیہ میں سے ہو
قتل کرو یہہ حکم پاتے ہی اہل دمشق نکال کر تلواریں اسماعیلیہ پر جہک گئے چنانچہ
چہہ ہزار نفر اوس روز قتل ہوئے اور فرنگی اپنی وعدہ موافق دمشق
پر جا پہنچے اور اوسکا محاصرہ اوپہونے کر لیا لیکن اوس سے کچہ ہو سکا بجز اسکے
کہ نازکی سردے اور برف کے شدت کے متل مہگوروں کی کوچ کر گئے۔
بوری نے جب اوسکے کوچ کی خبر سنے بہاگتے لگا تعاقب کرکے بہت فرنگیوں کو

کو قتل کیا مگر اسماعیل باطنی نے جو قلعہ بانیاس مین تہا اوسنی قلعہ بانیاس فرنگیون کی سپرد کر دیا اور اونکے ساتہہ وہ ملگیا

بیان فتح کرنی عماد الدین زنگی کا شہر حمات کو

واضح ہو کہ اسی سال مین عماد الدین زنگے نے شہر حمات فتح کیا سبب اوسکا یہہ تہا کہ شہر حمات مین سونج بن بوری اپنی باپ بوری کیطرف سے وہانکی نیابت کرتا تہا۔ اور عماد الدین زنگی موصل سے طرف شام کی جاتا تہا جب اوسنی فرات سی عبور کیا اوسوقت بوری کے پاس ایک ایلچی واسطے طلب کمک کی بہیجا کیونکہ اوسکا ارادہ فرنگیون سے لڑنے کا تہا۔ بوری مذکور نے اپنی بیٹی سونج کو جو حمات مین تہا یہہ کہلا بہیجا کہ تم عماد الدین زنگے کے کمک کو جاؤ چنانچہ سونج مذکور وہان گیا عماد الدین زنگے نے سونج سے بدسلوکی کی اور اوسکو پکڑ کر اسطرحکا فعل شنیع اوسے کیا کہ کوئی کسی سے نہین کرتا یعنے اوسکا خیمہ لوٹ لیا اور لشکر جو وہ اپنی ہمراہ لیکر آیا تہا اوسنے غدر کیا اور سونج کو قید کرکے فوراً حمات کو لشکر سے خالی پاکر فتح کیا پہر وہانسے کوچ کرکے حمص پر گیا اوسکو مدت تک محاصرہ کئی رہا وہانکے حاکم قیرخان بن قراجا سی بعد رنجش آیا یعنی اوسکو گرفتار کرکے ہمراہ اپنی حمص کو مقید ہی سلئے چلا آیا اور اوسکو کہا کہ اپنی بیٹے اور لشکر کو حکم دو کہ حمص خالی کردی قیرخان نے ہرچند کہا لیکن رعایا نے اور اوسکے بیٹے نے مطلق نہ مانا جب زنگے مذکور اوسکے فتح سے مایوس ہوا وہان سے موصل کیطرف مراجعت کر گیا اور اپنے ہمراہ سونج اور امراء دمشق کو بہی گرفتار کرکے لیتا گیا ہرچند کہ بوری نے بیٹے سونج کی باپنے

اوسکو چھوڑ دے کو لکھا اور ماں سے دیا کیا لیکن وہ مطلق ملتفت ہوا — اور
اسی سال میں فرنگے لوگ قلعہ سوس پر مسلط ہوئے — اور اسی سال میں ابوالفتح
اسعد بن ابی نصر فقیہ شافعی مدرس مدرسہ نظامیہ کا فوت ہوا علم اخلاق میں اوسکا
طریقہ مشہور ہے وہ بڑا مقبول آدمی تہا لوگوں اور بادشاہ کے سامنے اور اسی
سال میں شریف حمزہ بن ہبۃ اللہ بن محمد علوی حسینی نیشاپوری کی رحلت ہوئی اس شخص نے بہت حدیث
سنی ہے اور روایت بہی کی ہے پیدایش اوسکے درمیان ۴۰۸ ہجری کی ہوئی اور
درمیان شرف نسب اور شرف نفس کے جمع کیا تہا اور وہ زیدی مذہب کا تہا

اب شروع ہوا ۵۱۷ ہجری

بیان فتح ہونی اثارب کا

اسی سال میں عماد الدین زنگی ابن اقسنقر نے فوجیں جمع کرکے موصل سے طرف شام
کی کوچ کرکے قلعہ اثارب پر چڑہائی کی کیونکہ مسلمان وہاں کے بہت تکلیفیں ارکے
ہاتہ سے اٹہاتے تہے اسلئے کہ اہل فرنگ نے ایسے مصالحات حلب کے تقسیم
کرلئے تہے یہانتک کہ رحاحو حلب کے باہر باب الجنان کے حلب سے ایک
فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے شاید نام اوسکا عرفہ ہو یہانتک فرنگیوں کی تصرف
میں ہو گیا تہا اسلئے اہل حلب بہت تنگ اور دشواری میں پہنسے ہوئے تہے پہر
جبکہ عماد الدین نے اون پر چڑہائی کی اور فرنگیوں نے بہی اپنے سوار
سوار اور پیدل پیادوں کے جمع کرکے مقابلہ کیا بہت بہاری لڑائی
ہوئی اس لڑائی میں مسلمانوں کو فتح ہوئی فرنگیوں کی شکست کہائی اور بہت

بہت سوار فرنگیونکے مسلمانون کی قید مین آئے اور اکثر مارے گئے جب مسلمان اس فتح اور ظفر سے فارغ ہوئے اثارب پر گئے اوسکو بہی بزور شمشیر فتح کر کے وہان کی رعیت کو مار کر برابر کر دیا اور جو زندہ ناتہہ آیا مقید کیا — عماد الدین نے اسی وقت مین قلعہ اثارب مذکور کو ویران کیا اور اوسکو ڈہا کر مسمار کر دیا تہا چنانچہ آج کے روز تک اوسیصورت سے وہ ویران پڑا ہوا ہے

بیان وفات آمر باحکام اللہ علوی کا

واضح ہو کہ اس سال کے ماہ ذیقعد مین الامر باحکام اللہ علوی ابو علی منصور بن مستعلی احمد بن مستنصر صاحب مصر مقتول ہوا — حال اوسکا یہہ ہی کہ وہ بطور عادت سیر کرنے کو گیا تہا جب اوسنی مراجعت کی اوسپر باطنی لوگون نے بلوہ کر کے قتل کر ڈالا انتیس ۲۹ برس پانچ مہینے پندرہ روز اوسنے حکومت کی عمر اوسکے چونتیس ۳۴ برس کے تہے یہہ دسوان بچہ اولاد مہدی عبد اللہ سے ہی اور دسوان ہی خلیفہ خلفاء علویین سے ہی — جب امر مذکور مقتول ہوا اوسکے بعد کوئی اوسکا بیٹا نہ تہا اسلئے اوسکے چچا کے بیٹی حافظ عبد المجید بن ابی القاسم بن مستنصر باللہ کو ولایت مصر کی نصیب ہوئے اول وہلہ اوسکے بیعت اسواسطے نہ کی گئی تہی کہ شاید کوئے حمل امر مذکور کسی عورت کے پیٹ سے ظاہر ہو اس گمان پر اوسکے بیعت نہ ہوئے بطور نیابت وہ کار ریاست کرتا رہا — جب حافظ مذکور والی ہو گیا اوسوقت اوسنے ابو علی احمد بن الافضل بن بدر الجمالی کو اپنا وزیر مقرر کیا اس ابو علی مذکور نے وہ رسائی پیدا کی کہ حافظ مذکور پر بہی غالب ہو گیا اور جو محل مین شاہی مال پایا اپنے گہر کو لیجاتا یہہ حال

الو طے کا اوس سال تک کہ جس سال میں وہ قتل ہوا ہے ۲۳۵ھ تک یوہیں رہا ہے آسی سال میں ایک بے حد دار السلطنت بغداد کے شرق کیطرف مدیع اسطرلاب لے ہائی ہے مگر وہ پوری ہونے پائی اور اسی سال میں سلطان مسعود نے قلعہ الموت فتح کیا اور اسی سال مین ابراہیم بن عثمان بن محمد عربے مرد یک بلخ کے فوت ہوا وہ ہیں مدون سے کیا گیا وہ ناستدگان غرہ میں تہا یدائین اوس کے درمیان ۱۰۱۰ ہجری کے ہوئے وہ شعراء مجیدین میں سے ہی

اب شروع ہوا ۲۳۵ھ ہجری

بیان ہے مقید ہونے دبس بن صدقہ کا واضح ہو کہ اسکے مقید ہونے کا یہہ سبب ہا کہ وہ عراق سے طرف صرخد کے جاتا تہا کیونکہ صرخد کا حاکم ایک خوجہ ہا اور اسکے پاس ایک لونڈی ہے تہی وہ خوجہ اتفاق سے اس سال میں مر گیا اوس کے مرنے پر وہ لونڈی اوس قلعہ صرخد پر حکومت کرنے لگی مگر ہر وقت ڈرتے ہوئے اسکے اوسے لوگوں سے یہہ کہدیا تہا کہ جب تک اس قلعہ کا کوئی وارث مرد نہ ہوگا میں حکمرانی کرتی رہونگی چنانچہ اوس کنیز کے لئے ایک خط ہدست ایلچی کی دبیس بن صدقہ کے پاس اسمضمون کا بہیجا کہ تو میرے پاس اس قلعہ میں آجا میں تجہے نکاح کرلونگی اور قلعہ مذکور مع اوس مال و اسباب کے جو اوس میں موجود ہے تیرے حوالہ کر دونگی دبیس اس لالچ مین آکر عراق سے اوسکے پاس جانیکا ارادہ کرکے راہی ہوا راہ بتلانے والوں نے اوس کو راہ بہلا کر لوا ہے شام میں قریب قبیلہ کلب جو کہ مشرق کے جانب شہر غوطہ کے رہتے ہیں لا اتارا انہوں نے فورا آ اوسکو پکڑ کر اوس کے دشمن تاج الملوک

تاج الملوک بوری بن طغتکین صاحب دمشق کے خدمت درمیان ماہ شعبان سنہ ہذا
کی بھاگ کر حاضر کردیا بوری نے اوسکو مقید کیا عماد الدین زنگی نے جو سنا کہ دبیس
مذکور بوری کے قید مین مقید ہوا اوسنے جلد اپنا قاصد بھیج کر یہہ کہلا بھیجا کہ اگر تم دبیس
مذکور کو چھوڑ دو تو مین تمہارے فرزند ارجمند کو جو میرے قید مین معہ اور امرا
کیا کے ہی فورا چھوڑ دونگا — بوری نے منظور کیا عماد الدین نے فورا بوری
کی بیٹے کو معہ اون امرا کے جکو اوسکے ہمراہ گرفتار کر رکھا تھا چھوڑ دیا اور
دبیس کو لے لیا — دبیس نے اپنے دل مین یہہ خیال کیا کہ مینے عماد الدین مذکور سے
بہت بدسلوکیاں کی ہین یقینا وہ میرے ساتھہ بدی کریگا بلکہ اوسکو یقین تھا کہ مجکو
وہ مروا ڈالے گا عماد الدین نے بخلاف اوسکے یقین کی یہہ کیا کہ جب دبیس
اوسکے پاس پہنچا اوسکا بہت اکرام و اعزاز کرکے بہت روپیہ اور مال اور
ہتھیار اور گھوڑے اوسکو دیکر اپنا سپہ سالار بنایا — دبیس مذکور عماد الدین زنگی
کی پاس اسی عروج مین جب تک کہ وہ عراق کو گیا رہا جیسا کہ ہم آگے ذکر کرینگے
المسترشد باللہ تعالے خلیفہ مسترشد نے جب سنا کہ دبیس اسطور پر پکڑا گیا ہے اوسنے سدید الدولہ
بن الانباری — اور ابو بکر بن بشر جزری کو عماد الدین کے پاس باین امید
روانہ کئے کہ دبیس مذکور میرے حوالہ کردو — عماد الدین نے دونو قاصدون کو پکڑ
کر ابن الانباری کو تو قید کیا اور ابن بشر کے حقمین اوس سے بہی زیادہ بدسلوکی
اور فعل مکروہ کیا — آخرکار مسترشد نے ابن الانباری کے حقمین سفارش
کرکے چھوڑوا دینے کے چنانچہ اوسکو مخلصی ہوئے

بیان ہے وفات پانی سلطان محمود اور بادشاہ

ہوئی اوس کے بیٹی داؤد کا

واضح ہو کہ اسی سال میں درمیان ماہ شوال کے سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ بن الپ ارسلان بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق درمیان شہر ہمدان کے مرا ہے ملک تھا ہوئی اوس کے بعد وفات پانے کے ابو القاسم ساباد سے جو اوسکا وزیر تھا اوس کے بیٹے داؤد بن محمود کو تخت سلطنت پر بٹھلایا۔ اور آتابک آقسنقر احمدیلی ہوا۔ عمر سلطان محمود کے وقت وفات کی ستائیس برس لو ہیسے سکے دور کی تھے اور حال اوسکا یہ بیان کرتے ہیں کہ حلیم عاقل اور بردبار ایسا تھا کہ وہ بات سنکر چپ ہو رہتا حتی المقدور اوسکا تعاقب نہ کرتا۔ اور اسی سال میں باطنیہ لوگوں نے تاج الملوک بوری بن طغتکین صاحب دمشق پر تاخت لاکر اوسکو زخمی کیا دو زخم اوس کے آئے تھے ایک اچھا ہو گیا دوسرا ہتارا مگر وہ جلوس ہے کرتا تھا اور سوار ہے ہوتا تہا الا نا طاقت بہت رہتا تھا۔ اسی سال میں حماد بن مسلم رحبی زمانے زاہد مشہور جو صاحب کرامات بہی تہی فوت ہوئے اس شخص نے حدیث سے اور اوس کے یار اور سنا کرتے تہی اور ابو الفرج ابن جوزی اوس کی دم کرتا ہے اور اوس کے نسب میں بہی طعنہ لگاتا ہے

اب شروع ہوا ۵۲۶ھ ہجری

اس سال میں ابو علی بن الافضل بن بدر الجمالی وزیر حافظ لدین اللہ علوی کا مقتول ہوا کیونکہ اوسنے حافظ مذکور سے بغاوت اختیار کرکے علویں کا خطبہ موقوف کروا کے اپنا خطبہ جاری کروا دیا تہا اور رحی علی خیر العمل

خیر العمل) کا خطبہ اذان مین موقوف کر دیا تہا اسلئے علویین کے شیعون کا دل اوس سی نفرت کر گیا چنانچہ ایک جماعت غلامون سنے اوسکو حالت گیند بلا کہیلنے کی مین جا کر قتل کر ڈالا اور اوسکا گہر لوٹ لیا جب وہ مقتول ہو چکا جب حافظ مذکور قید مین سے نکلا اور جو ابو علے کے گہر مین پایا وہ محل شاہی مین بہوا دیا گیا جس روز ابو علے اوسکا وزیر مقتول ہوا اوسدن حافظ مذکور کے بیعت کی گئی تہی بعد اوس کے والی ہونی کے ابو الفتح یانس حافظ کے وزیر ہوا وہ چند روز کی بعد فوت ہو گیا اوس کے بعد حافظ مذکور نے اپنی بیٹا حسن بن حافظ کو عہدہ وزارت کا دیا اور اوس کے ولیعہد ہونے کا خطبہ بہی پڑہوا دیا تہا لیکن وہ حسن مذکور بیچ درمیان ۵۲۹ہجری کے مقتول ہوا جیسا کہ ہم آگے انشا اللہ تعالے ذکر کرینگے — اور اسی سال مین سلطان مسعود بن محمود نے طلب سلطنت مین حرکت کر کے اپنے بہتیجے داود بن محمود سے لی لے — اور اسیطرح سی سلجوق بن محمد صاحب فارس بہائی مسعود کے نی اور اتابک قارجا ساقی نے خواہش سلطنت کی کی چنانچہ سلجوق بغداد مین جا کر خلیفہ مسترشد سے ملا — اور مسعود نے عماد الدین زنگے سے کمک چاہی اور بغداد کے طرف کوچ کر کے خلیفہ مذکور اور سلجوق سی لڑائی ہونے قراجا اتابک سلجوق سے لڑا اور زنگے کو جب شکست ہوئی تو وہ تکریت کے طرف بہاگ کر اوسنی عبور کر گیا اوسوقت نجم الدین ایوب کو عہدہ میر بہری کا تہا اوسنے پل بنا کر عماد الدین کو اوتار دیا چنانچہ وہ اپنے شہر و نین چلا آیا اسکا سبب یہہ تہا کہ نجم الدین ایوب کو عماد الدین سے کچہہ لگاؤ بیشک تہا کیونکہ اس ایوب کے اولاد سی کتنے آدمی والے اکثر بلاد کے ہوئے ہین — بعد ازان یہہ راے ٹہری کہ سلطنت مسعود کر می — اور اوسکا بہائی سلجوق شاہ ولی عہد ہو یہہ فیصلہ خلیفہ مسترشد اور مسعود اور سلجوق

کی راہ سے وہاں ہوگیا جائے وہ دولو بہائی بغداد میں آئے مسعود دار السلطنت میں
اوترا سلجوق کو تو اسکے مقدمے میں مقرر کیا اور ان کا اجتماع ماہ جمادالاول سنہ ۵۲۶
میں ہوا تھا۔ بعد ازاں سلطان سنجر نے ہمراہ اپنے بھتیجے طغرل سلطان بن محمد
کے خراسان سے اس ارادہ پر کوچ کیا کہ سلطنت بغداد کی مسعود سے چھین لیجئے جب
مسعود اور سلجوق دونوں بہائی اوس کے مقابلہ پر آئے اور لڑائی ہوئی سنجر نے
مسعود کو شکست دی مگر کار مردانگی کا فرما کر مسعود کو امن دیکر بلوایا مسعود
اوس کے پاس حاضر ہوا (مسعود جرح کو بھیجا گیا تھا) جب سلطان سنجر نے اوسکو
دیکھا بوسہ دیکر اوسکا اکرام اور اعزاز کیا اور خفا ہو کر اوسکو حکم دیا کہ اپنے گھر
میں جا کر ٹھہرے اور سلطان طغرل کو دار السلطنت میں بلا کر تخت پر بٹھلا کر تمام
بلاد میں اس کے نام کا خطبہ پڑھوا کر پھر خراسان ہی کو سلطان سنجر نے معاودت کی
چنانچہ نیشاپور کے پاس درمیان اس سال کے ماہ رمضان میں پہنچا تھا

بیان اوس لڑائی کا جو درمیان مسترشد اور عماد الدین زنگی کے ہوئی

واضح کہ اسی سال میں عماد الدین زنگی نے سنہ دسیں میں صدقہ کے ارادہ
جنگ کر کے حلہ کے کوچ کیا اور حلہ سے بجانب عراق کو تجاوز کر کے
عباسیہ پر ڈیرا کیا۔ اور عماد الدین منازیہ پر مع جیل کے مصافات
سے ہی اوترا اور دونوں لشکروں کا مقابلہ حلہ پر آ کر ہر ستا نسیویں رجب کو ہوا
چنانچہ عماد الدین نے معہ لشکر حلیہ پر حملہ لا کر لشکریوں کو بھگا دیا خلیفہ نے

نی جب یہہ حال دیکہا اوسنے خود ہمراہ بقیہ لشکریونکے حملہ کیا اوس حملہ مین
دبیس بہاگ نکلا پہر عماد الدین کو بہی شکست ہوئے اور خلق کثیر اس لڑائی سے
مین جانبین سکے کام آئے

بیان وفات بوری حاکم دمشق کا

اسی سال مین تاج الملوک بوری بن طغتکین حاکم دمشق بسبب اوس زخم کے جو باطنیے
لوگون کے ہاتہہ سی اوسکے آیا تہا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اکیسوین رجب کو فوت
ہوا — اوسنی چار برس پانچ مہینے چند روز حکومت کی مرتے وقت اپنی وفات
کی اپنی بیٹے شمس الملوک اسمٰعیل کے حق مین شہر کی حکمرانی کی وصیت کر گیا
اور دوسرے بیٹے شمس الدولہ محمد کو بعلبک اور اوسکے مضافات دیگیا تہا
بوری مذکور شجاع اور تنومند جوان مثل اپنے باپ کے تہا جب اسمٰعیل بن بوری
دمشق کا مع اوسکے مضافات کی حاکم ہوا اور اوسکا بہائی محمد بعلبک کی حکومت
کرنے لگا تب محمد مذکور نی قلعہ الرأس اور قلعہ لبوہ بہی دبالئی ہرچند اسمٰعیل
حاکم دمشق نے اپنی بہائی محمد مذکور کو لکہا کہ یہہ دونو قلعہ تم نہ لو انکو چہوڑ دو
محمد مذکور نے ہرگز نہ مانا اسلئے اسمٰعیل نے خود جاکر اول قلعہ لبوہ کو فتح کیا پہر
قلعہ الرأس کو اپنی قبضہ مین لاکر نظم اون دونو کا کرکے اپنی بہائی محمد پر چڑہائی
کی اور بعلبک مین اوسکو جا گہیرا چنانچہ وہ شہر بہی فتح کیا اور قلعہ کا محاصرہ
کیا اوسوقت محمد مذکور نے بچتا کر اپنے بہائی اسمٰعیل مذکور سے درخواست
صلح کی اوسنے منظور کرکے پہر اوسکو بعلبک مع اوسکے مضافات کی
دیکر دمشق کیطرف منصور اور مظفر ہوکر مراجعت کے

اب شروع ہوا سنہ ۵۳۵ ہجری

اس سال میں شمس الملوک اسماعیل بن بوری حاکم دمشق نے ورگمیو کے عمات ناکر قلعہ ناماس
پر جاتے ہی سرور سمر اوسکو فتح کرکے حسکو اوسمیں پایا قتل اور مقید کرتے ہوئے قلعہ
ناماس تک پہنچکر اوسکا محاصرہ کیا آخرکار وہ بہی اس نے لیگر لیا اور اسی سال میں
سلطان مسعود نے لشکر جمع کرکے اسے بھتیجے داؤد بن محمود کو اسے سی ملاکر — اسے
بہائی طغرل پر چڑہائی کے چنانچہ اول دونوں میں بڑی بہاری لڑائی ہوئے اوس
لڑائی میں طغرل کو شکست ہوئے اور مسعود نے سلطنت چھین لی اور طغرل کا تعاقب کر
اوسکا الساکو ہوا کہ کسی موضع میں اوسکو قرار رہنے دیا یہانتک کہ وہ حب رکی
پر بہا دوسرے لڑائی پہر وہاں ہوئے اوسمائے ہے طغرل نے رکی اٹہائی اور شکست
کہائی اور اوسکے ہمراہ جو ایک جماعت امرا کے ہی وہ قید میں گرفتار ہوئے — اور
اسی سال میں خلیفہ مسترشد نے افواج کثیرہ جمع کرکے تین مہینے تک موصل کا محاصرہ
کیا حال یہہ ہے کہ عماد الدین زنگی موصل سے سنجار کیطرف گیا تہا لیکن وہ اس
شہر میں گودام اور ذخیرہ اناج کا سہ بیادگاں محافظین کے خوب مدون کرگیا
تہا اس لئے اوسکو محاصرہ کے کچہہ پرواہ نہ ہوئے آخرکار خلیفہ مذکور تحاکر لی مل
مرام بغداد کو گیا سرور عرفہ بغداد میں داخل ہوا

بیان والی ہونی شمس الملوک کا شہر حمات پر

اسی سال میں اسماعیل بن بوری حاکم دمشق شہر مذکور سے عشرہ اخیر ماہ رمضان
میں طرف حمات کے گیا یہہ حمات عماد الدین زنگی کے قبضہ میں اوسوقت سے تہا

تہی جیسے اوسنے سوچ نکے ساتہہ عذر کرکے چہین لئے ہہے جیساکہ اوپر درمیان ۵۲۲ھ کے
ذکر آچکا ہے حاصل یہہ ہے کہ شمس الملوک اسماعیل نے اوسکا محاصرہ کیاکہ جو اوس کے
سامنے آیا اوس سے لڑا کیا یہانتک کہ بروز عید الفطر وہان کے رعایا سے لڑائی ہوئے
مگر فتح نہ کرنے پایا ناکام مراجعت کرآیا دوسرے روز صبح کو علے الصباح شہر پر چاروں
چار طرف سی اوس پر حملہ کیا آخر کار بزور شہر مین جا گہسا رعایا نے وہان امن چاہی
اونکو امن دیکر قلعہ کا محاصرہ کیا وہ قلعہ اون ایام مین کچہہ مضبوط نہ تہا کیونکہ اوسکے
پیچہی وہ مضبوط کیا گیا ہی کیونکہ تقی الدین عمر بہتیجے سلطان صلاح الدین کے نے
اوس قلعہ کا پہاڑ دہاکر اوسکو اوس ہئیت پر بنوایا ہی جیسے وہ آج کی دن تک موجود ہے
یہہ تعمیر بہت برس بعد شمس الملوک کے ہوئی ہی — جب شمس الملوک اسماعیل نے اوس
قلعہ کا محاصرہ کیا وہان کے نائب نی اوس کے محافظت سے عاجز ہوکر دیدیا چنانچہ
اوس قلعہ مین اوسنے جاکر جو ذخیرہ اور ہتیار پائی سب لی لئی یہہ واقعہ ماہ شوال سنہ ہذا
مین واقع ہوا یہانسے شمس الملوک نے فراغت پاکر پہر شیزر کا محاصرہ کیا اوس
شہر کا حاکم بنی منقذ مین کوئی شخص تہا اوس کے شہر کو لوٹ کر قلعہ کا محاصرہ کیا جب
اوس حاکم نے دیکہا کہ کوئی صورت رہائی کے نہین نظر آتی لاچار کچہہ روپیہ
دینا کیا اوس سے وہ روپیہ لیکر مراجعت کرکے دمشق کیطرف کوچ کیا چنانچہ ماہ
ذیقعد سنہ ہذا کو دمشق مین داخل ہوا — اور اسی سال مین ترکمان لوگون
نی جمع ہوکر طرابلس پر چڑہائی کے اوس شہر مین فرنگی جو رہتی تہی انہونے انکلکر
اونکا مقابلہ کیا جانبین سے بہت آدمی مارے گئے فرنگیون نے شکست کہائی اور
بہاگ نکلے چنانچہ قومص فرنگی مع اپنے مصاحبون کے قلعہ عرین مین محصور
ہوئے ترکمانون نے اونکا وہان سے جاکر محاصرہ کیا قومص فرنگی نے یہہ
چالاکی کی کہ بیس سوار اپنے ہمراہ لیکر قلعہ سے آپ بہاگ گیا اور قلعہ عرین کو

من محافظین چھوڑ کر سب ترکموں کو اپنے مدد کے واسطے جمع کیا جماعت ترکموں سے
جمع ہو کر ترکاؤں اہر چڑہائی کے پہر ایک لڑائے ہوئے — دمشق کے ہر چہار طرف ترکمن
نے جمع ہو کر ترکاؤں کو بھگانے کا ارادہ کیا تہا — لیکن وہ موجود ہے وہاں حرکت
کر گئے — اسی سال میں اسماعیل نے قلعہ توموس کو وہاں کے حاکم ابن عمرو سے
خرید کر لیا تہا — اور اسی سال میں درمیان ماہ ربیع الاخر کے ایک غلام طغتکین
جد شمس الملوک اسماعیل کے نے اسماعیل مذکور صاحب دمشق پر دوڑ کر ایک ہاتھ
تلوار کا صحیح کیا تہا لیکن اوسپر کچھ اثر ہوا کو کہ وہ ہاتھ جانے گیا شمس الملوک کے
غلام یہ حال دیکھ کر جلد کو دوڑے اہوںنے اوس غلام قاتل کو پکڑ لیا شمس الملوک نے
اوس سے پوچھا کہ تونے تلوار کیوں ماری ہے اوسنے کہا کہ تیری شر او ربدی سے
مسلمانوں کو آرام دینا مجھکو منظور تہا اوسکو بغیر تحقیق فوراً مروا ڈالا ملک شمس الملوک
اسماعیل نے اپنے بھائی سونج بن بوری کو جو حیات میں تہا حکو رسکے نے ہی قید
کیا تہا کہ اوپر مال ہوا درمیان ٥٢٣ھ کے مروا ڈالا یہ امر سخت ناگوار لوگوں
پر گذرا چنانچہ بہت لوگوں کو شمس الملوک اسماعیل سے نفرت ہوگئی تہی — اور
اسی سال میں سعد بن لیلی بن عوض ہو دی موکہ ایک واعظ مشہور تہا جس کے
خراسان میں بڑی شہرت بہت تہی اوسنے حدیث بہت سی بہیں فوت ہوئے
— اور اسی سال میں ابو علیہ امیر مکہ فوت ہوئے — بعد اوسکے امارت
مکہ کا ابو القاسم واصلے ہوا

اب شروع ہوا سنہ ٥٢٦ ہجری

اسی سال میں درمیان ماہ محرم کے شمس الملوک اسماعیل حاکم دمشق قلعہ

قلعہ شعیق پر گیا یہہ قلعہ ضحاک بن جندل دبیس و آدمے یتیم کے قبضہ مین تہا کیونکہ وہ اوس قلعہ پر متغلب ہوکر لیئے ہوئیٹہا تہا شمس الملوک نے وہ قلعہ اوس سے چہین لیا فرنگیون پر یہہ امر ناگوار گذرا اسیلئے فرنگیون نے بلدہ حوران پر چڑہائی کی شمس الملوک نے فوجین جمع کرکے طبریہ کے راہ ہوکر فرنگیون کے شہرونمین لوٹنا شروع کیا جب فرنگیون نے یہہ حال سنا اولٹے اپنی شہرون کے طرف مراجعت کرکے چلی آئی بعد ازان شمس الملوک سے صلح ہوگئے اور اونسے تحفہ و تحایف السیمین لینی دینے مقرر ہوگئے — اور اسی سال مین عماد الدین زنگے نے سب قلعہ اکراد کے جو بہت اچہی تہے اپنی قبضہ مین کرلئے ازانجملہ قلعہ عقر — اور قلعہ شوس وغیرہ ہین بعد ازان قلعے ہکاریہ اور کواشتے کے بہی اوس کے قبضہ مین آگئے — اور اسی سال مین ابن دانشمند حاکم ملیطہ کا اون فرنگیون سے جو شام مین رہتے تہے لڑا تہا اس لڑائی مین فرنگیون مین سے بہت مارے گئے — اور اسی سال مین درمیان خلیفہ مسترشد باللہ اور عماد الدین زنگے کے صلح ہوگئی تہے

اب شروع ہوا ۵۲۷ھ ہجری

اسی سال مین سلطان طغرل بن سلطان محمد نے وفات پائی واضح ہو کہ بعد پانے شکست کے اپنی بہائے مسعود سے وہ بلاد جبل پر مستولے ہوگیا تہا لیکن بقضاے الٰہی اس سال کے ماہ محرم مین راہی ملک بقا ہوا پیدایش اوس کے درمیان ۵۰۳ ہجرے کے ماہ محرم ہے مین ہوئے تہے یہہ شخص نیک اور عقلمند آدمے تہا جب اوس کے بہائی مسعود کو اوس کے مرنے کے خبر پہنچی ہمدان کو گیا وہان کے لشکریون نے اوسکا استقبال کیا تمام شہرون کے

ناسدوں نے اوس کی اطاعت کی چنانچہ وہ بدل ہر ستولے ہوا

بیان مقتول ہونے اسماعیل حاکم دمشق کا

اسی سال یعنی ۱۴ ماہ ربیع الاخر کو شمس الملوک اسماعیل بن بوری بن طغتکین مقتول ہوا اوس کے پیدا ہونے کی تاریخ ساتویں ماہ جمادی الاخر ۵۰۶ھ کو ہوئی تھی اور اوسکو حالت عقلی میں ایک گروہ نے اوس کے والدہ سے ملکر قتل کیا تھا مگر اوسکا سبب لوگ بیان نہیں کر سکتے کیونکہ اوس کے سبب قتل میں اختلاف ہے کیونکہ بعضے آدمی بیان کرتے ہیں کہ بسبب فرط ستم اور جور ظلم اسماعیل مذکور کے رعایا نے اوس کی والدہ کی سامنے شکوہ کیا وہ اونکے ساتھ متفق ہو گئے اسلئے اوس بیمار کرنا لے اسی سامنے قتل کروا دیا۔ اور بعضی یہہ بیان کرتے ہیں کہ اوس کے والدہ پر لوگوں نے یہہ تہمت لگائی ہے کہ وہ ایک شخص مسمی یوسف بن فیروز سے جو کہ اوس کے باپ کا ایک مصاحب تھا لگواتی ہے اوسنے اپنی والدہ کو قتل کرنیکا ارادہ کیا تھا اسلئے اوس عورت نے اون لوگوں سے متفق ہو کر قاتلوں کو چھپا کر مروا ڈالا بعد اوس کے مقتول ہونے کے اوسکا بھائی شہاب الدین محمود بن بوری وارث سلطنت ہوا اور تمام رعایا نے اوس کے لئے حلف لے اور اسی سال میں بعد مقتول ہونے شمس الملوک کے عماد الدین زنگی دمشق پر گیا اور اوسکا جاکر محاصرہ کیا اور بہت ملک اوس کی رعایا کو کیا اس شہر کا محافظ معین الدین اتر ایک غلام طغتکین کا تھا اوسکو اختیار تام تھا جب زنگی مذکور نے دمشق کے لینے میں کچھ فائدہ نہ جانا وہاں کے باشندوں سے صلح کر کے اپنے شہر کی طرف مراجعت کر گیا

بیان مقتول ہونے حسن بن حافظ الدین اللہ علوی کا

واضح ہو کہ درمیان ۵۲۶ ہجری کے ہم بیان کرچکے ہین کہ اوسکے باپ نے اپنا وزیر اوسکو بنایا تہا حسن مذکور تمام ریاست اور سلطنت مین متغلب ہوکر بدسیرتے برتنی لگا اور اکثر امرا عظام وغیرہ کو ظلم اور ستم کی راہ سے قتل کرڈالا اور ناحق مواخذہ ہر ایک سے کرتا رہتا تہا لشکر نے یہہ حال دیکھکر ارادہ کیا کہ اوسکو معہ اوسکے بیٹے کی مار ڈالنا چاہئے جب اوسکے باپ نے یہہ خبر پائی فوراً بیٹی کو زہر کہلا کر مار ڈالا چنانچہ اوسی زہر کے اثر سی وہ فوت ہوا بعد اوسکے مرنے کی حافظ مذکور نے تاج الدولہ بہرام کو جو کہ ایک نصرانے تہا وزیر بنایا اوسنے حاکم ہوکر اپنے لوگون کو حاکم بنانے شروع کئے اوسپر جو گذرا وہ بہی آگے انشا اللہ تعالے بیان کرینگے

بیان اوس لڑائی کا جو خلیفہ مسترشد اور سلطان مسعود مین ہوئی اور خلیفہ گرفتار ہوکر مقتول ہوئی

واضح ہو کہ اسے سال مین درمیان سلطان مسعود اور خلیفہ مسترشد باللہ کے ایک لڑائی ہوئے سبب اوسکا یہہ تہا کہ ایک گروہ لوگونکا مسعود سے خفا ہوکر اوسکو چہوڑکر خلیفہ مسترشد سے آملا تہا انہوں نے آکر خلیفہ کو سلطان مسعود سے لڑنی کے واسطے برانگیختہ کیا اور کہا کہ قبلہ عالم وہ آپکے سامنے کچہہ مال ہے نہین اس فریب مین خلیفہ مذکور آگیا چنانچہ اوسنے بغداد سے نکلکر سلطان مسعود سے لڑائی کے ارادہ اوسکی طرف کو کوچ کیا اور مسعود بہی ادہر سے اوسکے مقابلہ کو آیا دسوین تاریخ ماہ رمضان سنہ ہذا کو دونین کا مقابلہ ہوا اس لڑائی مین اکثر خلیفہ کے لشکر کے آدمے مسعود سے مل گئے اور باقی بہاگ گئے خلیفہ مسترشد

گرفتار ہوا ۔ مسعود خلیفہ کو اپنے ہمراہ لیکر ہمدان سے مراغہ میں درمیان ماہ شوال کے ابھی نہ پہنچے داؤد بن محمود سے لڑنے کی واسطے گیا اور دو مہینے کے فاصلہ پر مراغہ سے امرا مسترشد ہی ایک خیمہ علیحدہ میں اوسکے ساتھہ تہا خلیفہ نے مسعود کو مال دینے پر اور پاس اقرار کیا پھر کبہے بعد اوسی کے لشکر کو راضی کر لیا تہا اتفاق سے ایک قاصد سلطان سنجر کا مسعود کے پاس آگیا مسعود معہ آیے وجوہ کے سلطان مذکور سے ملنے کو سوار ہوا مسترشد کے خیمہ میں چند باطنیوں نے جاکر اوسکا کام تمام کر دیا اور بعد مر جانے کی دو نوں کان اور ناک اوس کے کاٹ لئے اور اوس کے مصاحب جو اوس کے خیمہ میں تہے ادنکو بہی اوس کے ہمراہ قتل کیا یہہ قتل ہونا مسترشد کا سرور کشنبہ سترہویں تاریخ ذی القعد کو باہر مراغہ کے واقعہ ہوا عمر اوس کے مرد قت مقتول ہونے کی تینتالیس برس کے اور تین مہینے کی تہی اور سات برس چہہ مہینے مسند اوسنے خلافت کی والدہ اوس کے ایک لونڈی ام ولد تہی وہ خود فصیح اور خوشخط مضبوط آدمی تہا

بیان ہی خلافت رشید باللہ کا

واضح ہو کہ یہہ خلیفہ تیسواں خلفاء بنی عباس میں سے تہا جب مسترشد باللہ مقتول ہوا تب اوس کے بیٹے راشد باللہ ابو جعفر منصور بن مسترشد فضل بن المستظہر احمد سے بیعت خلافت کے گئی اوس کے باپ نے ہی ابہی قید حیات میں ولی عہد اوسکو بنا دیا تہا لیکن بعد اوس کے باپ کے مقتول ہونے کے پہرنئے سر سے اوس کے لئے بیعت مرور دو شنبہ ستائیسوین تاریخ ماہ ذیقعد سنہ ہذا کو ہوئی یہہ حال لکھہ کر بعداد میں بہیجا گیا اکیس آدمی اولاد خلفاء سے اوس کے بیعت

بیعت کو حاضر ہوئے

بیان مقتول ہونے دبیس کا

اوسی سال مین سلطان مسعود نے دبیس بن صدقہ کو سرادقہ کے دروازہ پر باہر شہر خوئی پر اسطور پر قتل کیا کہ ایک غلام ارمنی کو اوس کے قتل پر برانگیختہ کر کے اوس کے پاس بہیجا اوسوقت دبیس مذکور زمین کو انگلیون سے کرید رہا تہا حالت غفلت مین اوسکو غافل پاکر غلام مذکور نے ایک ہاتہہ تلوار کا اوس کے گردن پر ایسا مارا کہ کام تمام ہوگیا — اوسکا بیٹا صدقہ بن دبیس حلہ مین تہا جب اوسکو خبر پہنچی کہ میرا باپ مارا گیا فوراً لشکر جمع کرنے لگا اوس کے سبب اوسکے باپ کا لشکر جا موجود ہوا اور بہت بہر بہار ہو گئے اتفاقی یہہ بات ہے کہ اس سال مین دونو معاندین فوت ہوئے یعنے دبیس مسترشد باللہ سے دشمنی رکہتا تہا پہلے وہ مقتول ہوا بعد ازان دبیس مارا گیا — اسی سال مین فرنگیون کے قبضہ مین جزیرہ جربہ جو کہ مضافات افریقیہ سے ہی اگیا تہا باشندگان وہان کے جو مسلمان تہی کچہہ بہاگ گئے کچہہ مقید ہوئے — اور اسے سالین مستنصر بن ہود نے حاکم طلیطلہ فرنگے کو قلعہ روطہ جو بلاد اندلس مین شمار کیا جاتا ہے دیکر فرنگیون سے صلح کر لے ہے

اب شروع ہوا ۵۲۸ھ ہجری

بیان قابض ہونے شہاب الدین کا حمص پہ

اسی سال میں بائیسوین تاریخ ربیع الاول کو شہاب الدین محمود بن نوری حاکم دمشق نے
شہر حمص اور اوسکا قلعہ اپنے قبضہ مین کر لیا اسکا سبب یہہ تہا کہ موسلے اس
شہر کے اولاد امیر قرجان بن قراجا کے تھے اور جو ولی اونکی اول تہا سرکشیدہ
اور رنجیدہ کر لے عماد الدین زنگی کو اوس شہر اور اوسکے مضافات پر تنگ آ رہی
تہی — اون لوگون نے شہاب الدین کو یہہ لکہہ بہیجا کہ ہمسی یہہ شہر لیلو اور اوسکے
عوض ہمکو تدمر دو اوسے منظور کیا اور حمص اونسی لے لیا یہہ شہر اونسی اپنی قبضہ
میں لاکر ایک غلام کو جو اوسکے دادا کا مملوک تہا یعنی معین الدین انر کے حوالہ
کیا اور اونکو عوض اوس شہر کے تدمر دیا جب لشکریان زنگی نے جو حلب اور حماۃ
میں تہی یہہ معلوم کیا کہ حمص حاکم دمشق کے قبضہ میں آگئی اونہونے شہر دونکا لوٹنا کہوٹنا
شروع کیا یہہ حال سنکر شہاب الدین نے عماد الدین کے پاس پیام صلح بہیجکر صلح کر لی
جب لشکر عماد الدین کا حمص کے لوٹنے سے باز آیا — اور اسی سال میں افواج عماد الدین
زنگی کے جو حلب اور حماۃ میں تہیں معہ اپنے سپہ سالار مسمی اسوار نائب زنگی
کے جو حلب میں رہتا تہا فرنگیون کے ملک میں لوٹنے لازقیہ پر حملہ آور ہوئے اور جو کچھ مال
اوسکا سراونہون لوٹ لایا اور اوسکے لونڈی اور غلام سب گرفتار کر لائی اور چوپائے بہی کہتی
ہیں کہ اس کثرت سے لونڈیان اور غلام اور چوپائی فرنگیون کے پکڑی ہوئی آئی تہی
کہ ملک شام تمام بہر گیا تہا اور طرفہ تر یہہ کہ مسلمان سب بچے ہوئے صحیح سلامت آئی

بیان خلع ہونی خلافت ارشد کا اور خلیفہ ہونی مقتفی کا

واضح ہو کہ یہہ خلیفہ اکتیسواں خلفائے عباسیہ سے ہی تہا — کہتی ہیں راشد کو

مذکور بعض ملوک اطراف مثل عماد الدین زنگے وغیرہ کے بخلاف مرضے سلطان مسعود
اور طاغیہ داؤد بن سلطان محمود کے متفق ہوگیا تھا مسعود کو جب یہہ خبر پہنچی اوسنی
افواج قاہرہ جمع کرکے بغداد کیطرف کوچ کیا اور وہان جاکر اوسکا محاصرہ
قریب پچاس روز کے کرتا رہا لیکن فتح نصیب نہ ہوئی لاچار ہوکر نہروان کے طرف
کوچ کیا بعد ازان طونطے حاکم واسط کا بہت کشتیان لیکر پہنچا مسعود طرف بغداد کے
نہر دجلہ سے عبور کرگیا اور لشکر بغداد مین بہت اختلاف ہوگیا تھا اسلئی ماہ ذیقعدہ
مین ملکر داؤد آذربیجان کیطرف چلا گیا وارشد مذکور بغداد سے ہمراہ عماد الدین
زنگے کے طرف موصل کے گیا جب مسعود نے سنا کہ خلیفہ اور زنگے دونو کوچ کرگئے
وہ فوراً بغداد مین گیا اور درمیان نصف ماہ ذیقعدہ کے وہان جاکر ٹہرا اور
سب قاضیونکو اور کبرار بغداد کو جمع کرکے یہہ بات مشہور کی کہ خلیفہ راشد نے یہہ
وعدہ کیا کہ مین مسعود سے ہرگز نہ لڑونگا جب اس وعدہ کے خلاف کوئی بات عمل
مین آوی مین بادشاہت سے معزول ہوجاؤن اور اوسنے بعضی امر مکروہ وشنیعہ
بہی اختیار کئے اسلئے ہمنے اوسکا خلع کیا وہ فاسق ہے جب اوسکے خلافت کا خلع
واقع ہوا گیارہ مہینے اور گیارہ روز کل اوسکے خلافت کو ہوئے تہی بعد ازان
مسعود نے یہہ مشورہ کیا کہ اب بجائی اوسکے کسکو خلیفہ بناوین سب نے بالاتفاق
یہہ ٹہرایا کہ محمد بن مستظہر کو خلیفہ بناؤ چنانچہ اوسکو بلوا کر ہشت پہلو برج مین بٹہایا
اور اوسکے پاس سلطان مسعود آپ گیا دونون مین عہد وپیمان ہوئے بعد ازان
سلطان مسعود وہان سے جب نکلا سب امراء اور ارباب مناصب اور قضا
اور فقہا رحاضر ہوئے سب نے اوسکے بیعت کی اور لقب اوسکا مقتفی لامر اللہ
مقرر کیا گیا — یہہ مقتفی مذکور راشد باللہ کا چچا تہا اور وہ راشد اور مسترشد
دونو بہائی سگے تہے ایسی ہی واثق — اور متوکل بہی بہائی تہے — تین بہائی

والی خلافت ہوئے امین اور مامون اور معتصم اولاد رشید کے اور السا ہی مکتفی معتضد
۔ قاہر ۔ معتضد کے بیٹے اور راضی ۔ متقی ۔ مطیع ۔ مقتدر کی بیٹے ۔ اور یہ چار
بھائی جو والی خلافت ہوئی ۔ ایک ولید اور سلیمان ۔ اور یزید اور ہشام ۔ عبدالملک
بن مروان کے بیٹے ہی سوا اوسکے اور کوئی مشہور نہیں حاصل کلام یہہ ہے کہ بعد خلع
رشید کے مسعود نے ایک محضر اوس خلع کا ہوا کر موصل میں روانہ کیا ۔ اور مقتفی نے عماد الدین
زنگی کو خلعت بھیجی دئی اور خطاب دیکر روانہ کیا اور محضر بھیجا اوس محضر
کی موافق قاضی القضاۃ اور رئیس ... لی موصل میں حکم سنایا اور مقتفی کا خطبہ موصل
میں درمیان رجب سنہ ۵۳۱ ہجری کے پڑھا گیا

اب شروع ہوا سنہ ۵۲۹ ہجری

اس سال میں حافظ مذکور نے اپنی وزیر بہرام نصرانی ارمنی کو بسبب اس حرکت کے
کہ وہ ارمنی لوگوں کو عامل بنا کر مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا معزول کیا یہہ
حال ایک شخص رضوان نے کہ اوس وقت ... دیکھہ ایک گروہ مسلمانوں کا جمع کرکے بہرام
پر چڑھائی کی بہرام صعید کی طرف بھاگ گیا تھا لیکن پھر جب اوسنے مراجعت
کی حافظ نے اوسکو گرفتار کرکے محل میں مقید کیا بعد ازاں بہرام مذکور کو چھوڑ دیا
وہ بھاگ گیا بعد اوس کے بھاگ جانے کے حافظ نے رضوان مذکور کو جسے اوسمیں
بہہ ہمت لگائے تھے وزیر بنایا اور اوسکو الملک اور فضل خطاب دیا یہہ
وزیر مصر کا تھی جسکو اول ہی اول لقب الملک دیا گیا تھا بعد ازاں درمیان
حافظ اور رضوان کے کچھہ فساد ہو گیا اسلئے رضوان بھاگ گیا اور بہت جھگڑے
قصے جنکی شرح بہت طویل ہے اوسمیں گذرے ہیں ہم اون کو چھوڑ دیتے
ہیں آخر کار یہہ ہوا کہ حافظ مذکور نے اپنی وزیر رضوان کو قتل کیا اور

اور کوئی شخص اوس کے بعد وزیر نہوا آپ ہی خود وزارت کا کام بھی کر لیتا تھا

بیان محاصرہ کرنی زنگی کا حمص پر اور کوچ کرنا بارین پر پھر فتح کرنا اوس کا

واضح ہو کہ اسی سال مین عماد الدین زنگی نے حمص پر ڈیرا کرکے اوس کا محاصرہ کیا اوس شہر مین معین الدین اتر حکومت کرتا تھا اوسکو فتح نکر سکا اسلئے بیسوین تاریخ شوال کو طرف قلعہ بارین کے کوچ کیا یہہ قلعہ فرنگیو لکا تھا اوس قلعہ پر جا کر محاصرہ کرکے فرنگیو لکا ناک مین دم لایا فرنگیون نے ایک کونسل کرکے اپنی فوج اور سوارونکو جمع کرکے زنگی کی مقابلہ کو گئے جب جانبین کا لشکر صف آراستہ ہوا تلوار چلنے اور بہادرو لکا زور آزمایا گیا مسلمانون نے فرنگیون کو شکست دی بلکہ بہت فرنگے بھاگ بھاگ کر قلعہ بارین مین جا گھسے عماد الدین نے پھر اوس قلعہ کا محاصرہ کرکے فرنگیون کو تنگ کیا آخرکار فرنگیون نے درخواست کی کہ ہمکو امن دو اوسنے کہا کہ مجکو پچاس ہزار دینار اور قلعہ بارین دو فرنگیون نے یہہ روپیہ اور قلعہ کا دینا اپنی جان بچانے کیلئے قبول کیا چنانچہ اوسنے اونکو چھوڑ دیا اور قلعہ مذکور پر اپنا عمل دخل کرکے پچاس ہزار دینار لے لئے — زنگی مذکور نے یہہ قلعہ ہی فتح نہ کیا تھا بلکہ وہ جب اس قلعہ کو محاصرہ کئے ہوئی تھا اوس حالت محاصرہ مین — معرہ — اور کفر طاب کو بھی فتح کر چکا تھا یہہ دونو شہر بھی فرنگیو نکے تھی جب عماد الدین نے معرہ کو فتح کیا سب ملکے لوگ آکر حاضر ہوئے عرض کی کہ ہماری ملکین جو فرنگیون نے ضبط کر لین تہین امیدوار ہین کہ حضور چھوڑ دین حکم ہوا کہ فرمان اپنے دکھلاؤ اونہون نے کہا کہ غریب پرور فرمان فرنگیون کے

سل میں جا لی رہے رنگی ل حکم دیا کر دفتر میں جس کتابیں املاک کے منگوائو اور دیکھو کہاں کہاں کا محصول ملکوں کا آتا تھا جس کے ملک ای چہوڑ دی اور جسقو جا ای ارو کی سب ملکوں واگذاشت کیں

اب شروع ہوا ۵۳۱ھ ہجری

بیان حاکم ہونی عماد الدین زنگی کا حمص وغیرہ پر

اسی سال میں درمیان ماہ محرم کے زنگی مذکور حمات پر گیا اور پہر وہاں سی طرف بعلبک کی گیا قلعہ مجدل کو اپنے قبضہ میں لایا یہ قلعہ اسوقت حاکم دمشق کے قبضہ میں تہا اوسکی محافظ نے پہر اوس کی پاس خط بہیجکر اطاعت اوس کی منظور کی پہر حمص پر گیا اوسکا محاصرہ کیا۔ بعد ازاں سلیمہ کیطرف گیا کیونکہ رومی لوگ حلب پر آئے تہے جیسا کہ ہم آگی ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالے بعد ازاں سال حمص پر جا کر وہ شہر فتح کیا۔ پہر عماد الدین زنگی نے شہاب الدین محمد حاکم دمشق کی والدہ سی مقام نکاح کا کیا اور حمص ہاں لیا جسکا اوسی نکاح کیا اس عورت کا نام مرد خاتون ہے جاوے تہا یہ وہی ہے جسنی اپنی بیٹے شمس الملوک اسماعیل مذکور کو قتل کروا ڈالا تہا اور اس عورت نے ایک مدرسہ بنام مطلّہ اوپر وادی سقرا کے باہر شہر دمشق کے بنایا تہا جب اوسکا نکاح اوس سے ہو گیا مساۃ مرد خاتون کو عماد الدین زنگی کی پاس ماہ رمضان میں لیگئے اوسی سبب طمع ملک اور استیلا ای دمشق کی اوس سی نکاح کیا تہا کیونکہ وہ حکومت کرتی تہی جب اوسکا مطلب اوس مدعا ... میں اوس سے روگردان تہی اور کچہہ مرد کا ذکر کہا

بیان پہنچنی بادشاہ روم کا طرف شام کی اور جو اوسنی کیا

واضح ہو کہ ملک روم اپنی شہروں سے درمیان ۵۳۱ھ ہجری کے سامان اور لشکر لیکر نکلا اولاً
اوسنی ارمنی لوگوں کو اور حاکم انطاکیہ وغیرہ کو جو فرنگے تھی اون پر ہاتھہ صاف کیا
جب یہہ سال شروع ہوا اس سال مین وہ وہ ملک شام مین پہنچا اور بزاعہ کیطرف جو کہ
حلب سے چہہ فرسخ پر واقعہ ہے جاکر اوسکا محاصرہ کرکے باشندوں کو وہان کی امن دیکر پچیسوین
رجب سنہ ہذا کو فتح کیا لیکن اپنی عہد پر نرہا بعد فتح کے اونکی ساتھہ غدر کیا اور بہت
لوگون کو مارا اکثر کو قید کیا یہہ حال دیکھہ کر وہان کا قاضی نصاری ہو گیا اور چار سی
آدمی اپنی قبیلہ اور رشتہ کی جمع کرکے اکہٹی کرلئے یہہ بادشاہ بعد فتح پانی بزاعہ کے
دس روز تک وہ اقامت گزین رہا بعد ازان اپنی ہمراہیون فرنگیون کے ساتھہ
حلب کیطرف کوچ کرکے قویق پر اوترا اور حلب پر دہاوا دیا باشندگان حلب نے
خوب جوانمردی سے اوسکے مدارت کی کیونکہ رومیون کے نزدیک فرقہ لبطریقون کا بہت
عظیم القدر ہوتا ہے اونکو قتل کیا اسلئے تین روز ٹہر کر شرمندہ ہو کر وہان سی کوچ
کیا بعد ازان اثارب پر گئے اوسکو فتح کیا اوسجائی مفسدین بزاعہ کے یعنی جنکو وہان
سے پکڑ لائی تہے سب کو چہوڑ دیا اور ایک ہزار سوار لگا اونکی حفاظت کی واسطے
چہوڑ کر تمام اپنا لشکر ہمراہ لیکر شہر اثارب سے کوچ کرکے شہر شیزر کی طرف کوچ کیا
یہہ خبر نائب زنگی نے جو مسمی اسوار حلب کا نائب تہا پاکر اثارب مین آکر جتنی رومی
تہی اونکو قتل کیا اور سب بزاعہ کے لوگ جو قید مین تہے اونکو چہوڑ دیا اور
بادشاہ روم نے اپنی جمیع افواج شیزر پر لیجاکر اوسکا محاصرہ کرکی اٹہارہ توپین
وہان لگائین حاکم شیزر نے یعنی ابو العساکر سلطان بن علی بن مقلد بن نصر بن
منقذ کنانی نے زنگی کے پاس ایک ایلچی بہیج کر مدد طلب کی چنانچہ زنگی نی کوچ کرکے
عاصی پر درمیان حماۃ کے اور شیزر کے ڈیرا کیا عماد الدین زنگی ہر روز
مع اپنے لشکر کے سوار ہوتا تہا اور رومیون پر چلا آتا تہا وہ شیزر کا محاصرہ

گئی ہوئے تہی اسطور پر ہی کر رومی اوسکو دیکہتے تہی اور موصل میں وہ آگ کو مرائی ہوئی
جلا آتا تہا جسکو جاتے ہی تکڑے لیے ہے — جو عسکر بادشاہ روم جو تیس دن تک سیزر کو گھیرے
گئی رہا بعد اراں وہ ناکام بدون مراد اور عدم مطلب برآری کی ایل مرام کوچ کیا
اور رستے کی رومیو لکا تعاقب کیا چنانچہ بہت لوگونکو جو پیچہے رہ گئے تہے اوں پر آوے
فتح پائی اسیواسطے مسلم بن حضرمن قسیم حموی نے اوسکے مدح میں شعر کہی ہیں

بیان مقتل خلیفہ راشد کا

واضح ہو کر راشد مذکور بغداد سے طرف موصل کے جو ہمراہ عماد الدین زنگی کی گیا تہا
جبہی اوسکے خلافت کا خلع کیا گیا جیساکہ اوپر ذکر آچکا ہی بعد اراں راشد نے زنگی کو
چہوڑکر موصل سے طرف مراغہ کی کوچ کرکی اوسطرف کی رئیسوں اور ملک داؤد
بن سلطان محمود سے برخلاف سلطان مسعود کے اتفاق کرکے یہہ ارادہ کیا کہ آوے
لڑنا چاہیے اور پہر کر راشد کو خلافت دینی چاہئے — سلطان مسعود نے ہی یہہ خبر پاکر
اونکی طرف کوچ کیا چنانچہ جانبین میں لڑائی ہوئی داؤد وغیرہ کو شکست ہوئے
— سلطان مسعود کے ہمراہی لوٹ میں مشغول ہوئے وہ اکیلا رہگیا اوسپر دو امیر جنمیں
سے ایک کا نام بورابہ اور دوسرے کا عبد الرحمان طغایرک ہی اوسپر حملہ کیا مسعود
اونکی سپاہی سی بہاگ گیا اور بورابہ نے اوسکے امرا کی گروہ کو معہ صدقہ
بن دبیس صاحب حلہ کی قید کیا بعد اراں سب کو تلوار کے دہار کا مزہ چکہایا اوسوقت
راشد ہمدان میں تہا جب لڑائی میں جو ہوتا تہا وہ ہو چکا تب ملک داؤد طرف
فارس کے گیا اور سب گروہ اور موصی الگ الگ ہوگئیں راشد بیچارہ اکیلا رہا
اسلئے وہ اصفہان میں آیا جب چہبیسویں تاریخ رمضان کی ہوئی ایک شخص خراسانی
نی اوسکی خادموں ہی میں سے اوسپر کود کر قتل کیا وہ اوسوقت مارا دہ

بارادہ قیلولہ لیٹا ہوا تہا کیونکہ ابہی بیماری سے اوسکو افاقہ ہوا تہا بدن ناطاقت ہو رہا تہا بعد مقتول ہونے کے باہر اصفہان کے مدفون ہوا درمیان شہرستان کی جب راشد کی مرنی کی خبر بغداد مین پہنچی ایک روز سب نے بیٹھہ کر اوس کی تعزیت کی — اور اسی سال مین حسام الدین تمرتاش بن ایلغازی حاکم ماردین نے قلعہ ہتاخ کو جو کہ ایک قلعہ دیار بکر سے ہی فتح کیا یہہ قلعہ کسی شخص سے جو بنی مروان کی اولاد مین سی تہا لیا تہا یہہ آخر بادشاہ تہا اون ملوک مین کا جو بنے مروان سی دیار بکر کے حاکم ہوئی ہین — اور اسے سال مین سلطان مسعود نے البقش کو توال بغداد کو قتل کیا تہا — اور اسے سال مین ایک زلزلہ عظیم درمیان شام اور عراق وغیرہ اون بلاد کی ایسا آیا تہا جسے بہت شہر ہلاک ہو گئے اور خلق کثیر مکانونکے نیچے دب کر مر گئے

اب شروع ہوا ۵۳۳ ہجری

بیان اوس لڑائی کا جو درمیان سلطان سنجر اور خوارزمشاہ کی ہوئے

اسی سال مین درمیان ماہ محرم کے سلطان سنجر اپنی فوجین لیکر خوارزمشاہ اطسز بن محمد بن انوشتکین پر آیا اور ہم ابتداء حال محمد بن انوشتکین کا درمیان ۴۹۰ ہجری کے بیان کر چکے ہین جب سنجر خوارزم پر پہنچا خوارزمشاہ بہی واسطے روکنے اوسکے اوس کی مقابلہ کو اودہر سے آیا اور بہاری لڑائی ہوئی خوارزمشاہ ہار گیا سنجر نے خوارزم پر اپنا قبضہ کر لیا اور اپنی طرف سے محافظین وہان تعینات کر کر طرف مرو کے ماہ جمادی الاخر سنہ ہذا کو مراجعت کی جب سلطان سنجر ان شہرون کی طرف معاودت کر گیا اوسوقت اطسز نے پہر خوارزم پر

مراجعت کی ایا قصد کر لیا

بیان مقتول ہونے محمود صاحب دمشق کا

مراسی سال میں درمیان ماہ شوال کے شہاب الدین محمود بن بوری بن طغتکین صاحب دمشق مقتول ہوا اوسکو حالت غفلت میں ہوتے ہوئی اوس کی بن غلاموں نے جو اوس کے پلنگ کی سے سویا کرتے ہی قتل کر کے قلعہ سی نکل کر بہاگ گئی ایک تا ت نکل گیا دو پکڑی گئی اونکو سولی ہوئے معین الدین امر نے اس کی بہائی جمال الدین محمد بن بوری کو بلایا یہہ بعلبک کا حاکم تہا چنانچہ وہ آیا اور دمشق کو اسی قبضہ میں لایا

بیان قابض ہونی زنگی کا بعلبک پر

واضح ہو کہ اسی سال میں درمیان ماہ ذیقعدہ کے عماد الدین زنگی نے بعلبک پر جاکر مہینے ذی الحجہ کو اوسکا محاصرہ کر لی جو دو ضرب توپ اوس پر لگائیں وہاں کی باشندوں نے اس اوسے مانگی اور شہر اوسکو دیدیا اوسی شہر لوں کو امن دیکر قلعہ کا محاصرہ کیا چنانچہ قلعہ والوں نے بھی امن مانگے اونکو بھی امن دیکر قلعہ پر بھی قبضہ کیا مگر یہہ اوس کے ساتھ غدر کیا کہ جب قلعہ والے قلعہ چہوڑ کر باہر نکل آئی اور وہ قلعہ لیچکا ایک ایک کو پکڑ کر سولی دی یہہ حال اوس کا دیکھہ کر رعایا کی دل میں اوس کی جانب سی بہت خوف بیٹہہ گیا اور سب کو ناگوار گذرا اور لوگ ڈرنے لگے القصہ یہہ شہر بعلبک معین الدین امر کا تہا کیونکہ اوسکو جمال الدین حاکم دمشق نے عطا کر دیا اسلئے کہ معین الدین مذکور نے جمال الدین کی والدہ سی نکاح کر لیا تہا مگر اوس پر بہی اوسکو جب عاقبت پہونچے تب جمال الدین کی خبر گیری کو جانی لگا چنانچہ اوس نے لونڈی کو بعلبک میں بہیجا لا یا جب زنگی نے مذکور کے قلعہ

قبضہ مین بعلبک آگئے اوسنے اوس لونڈی کو پکڑ کر اپنا نکاح اوس سے درمیان حلب کے کیا
وہ لونڈی زنگے مذکور کی ہمراہ تا مقتول ہونے زنگی کی قلعہ جعبر پر جان کیسا تہہ لگے رہی
جب وہ مرگیا اوسوقت زنگی مذکور کے بیٹے نورالدین محمد ابن زنگے نے — وہ لونڈی
معین الدین انتر کے پاس بہیج دی تہی چنانچہ ایک بڑا سبب محبت کا درمیان نورالدین
اور انتر کی یہہ لونڈی کا واپس پہنچنا تہا — اور اسی سال زلزلے متواتر ملک شام مین
آئی اور اکثر شہر ویران و خراب ہو گئے خصوصاً شہر حلب کے باشندون نے اپنی گہر
چہوڑکر جنگل مین بود و باش اختیار کی یہہ زلزلہ چوتہی تاریخ ماہ صفر سے انیسوین تک رہا

اب شروع ہوا ۵۴۳ ہجری

اسی سال مین عماد الدین زنگے نے دمشق پر جاکر اوسکا محاصرہ کیا اور وہان کے
حاکم جمال الدین محمد کو یہہ کہا کہ مین تمکو عوض دمشق کے بعلبک اور حمص دیتا ہون
یہہ شہر اگر میری حوالہ کردو لوگون کی اطمینان اور خاطر جمع اوس کی قول سے نہ
ہوئے کیونکہ جو خرابی کہ بعلبک کے رہنوالون پر وہ لا چکا تہا اوس عذر سے سب
ڈری ہوئی تہے اس لئی جمال الدین نے ہرگز اوسکا کہنا نہ مانا — عماد الدین
مذکور تیرہوین تاریخ ربیع الاول کو دارایا پر اوترا اس تاریخ سے دمشق کا محاصرہ
کئی بڑا رہا یہانتک کہ جمال الدین محمد بن بوری حاکم دمشق بیمار ہوا اور اٹہوین
شعبان کو بتقضاء الٰہی فوت ہوا اوس کے مرنے کی بعد زنگے مذکور نے بہت دفعہ
حملے دمشق پر کئے اور بہیترا چاہتا رہا کہ دمشق فتح کرون اور بہت سخت لڑائیان بہی
لڑا لیکن اوس کی تمنا ہرگز پوری نہ ہوئی — جمال الدین محمد کے مرنے کی بعد معین الدین
انتر نے اوسکے بیٹی مجیر الدین ابق بن محمد بن بوری بن طغتکین کو اوس کی قائمقام کیا
اور معین الدین مدبر دولت اوس کے سلطنت کا رہا کسینے کانون کان نہ جانا

کرحال الدین ترگیا ہی — بعدازاں رنگی کوچ کر کے مقام عذرآبیر جو مرج سی ہو پہنچے تواں کو ڈیرہ کیا اور حسد گاو مصافات مرج کے ملاکر اسی بلاد کوچ کرگیا — اور اسی سال میں رنگے مذکور نے شہر شہر زور اپنی قبضہ میں لاکر وہاں کی حاکم قبحاق بن الب ارسلان شاہ ترکا سے سی چہیں کر اپنی لشکر میں اوسکو بہرتے کیا اوسی ہے عماد الدین رنگی کی اطاعت منظور کرلے — اسی سال میں مقرب جوہر جو امراء لشکر سنجر سے ایک امیر کبیر تہا مقتول ہوا اوس کے متعلقات سی رے ہی تہا باطنی لوگوں نے اوسکو یہ قتل کیا تہا وہ فریب یہہ تہا کہ عورتوں کے لباس پہنکر اوس کی پاس فریاد لیکر حاضر ہوئے وہ انکی فریب میں اکر مصیبت زدہ عورتیں تصور کرکے مرحم دل اون کی طرف متوجہ ہو کر باتیں سی لگا اہول فرصت غنیمت جان کر اوسکو قتل کردیا — اور اسی سال میں ہبۃ اللہ بن الحسین بن یوسف جو کہ معروف نام بدیع اسطرلابی ہی فوت ہوا اس شاعر مذکور کو بڑی دست قدرت اسطرلاب کے سازی میں تہے اور آلات فلکیہ کی صنعت میں بہت مہارت رکہتا تہا اوس کے شعر اچھی ہوتی اکثر اوس کے شعر میں ہزلیات بہت ہوتی تہے

اب شروع ہوا ۵۳۳ ہجری

اس سال میں ایک ایلچی سلطان سنجر کا آیا اوس کے پاس خیمہ خدا کے چادر اور لکڑے تہی یہہ دو تبرک خلیفہ مسترشد سے اوس کا تہہ آئی تہے وہ لاکر خلیفہ مقتفی کو اوسے دئی — اور اسی سال میں فرقہ اسماعیلیہ نے قلعہ مصیات جو شام میں ہی اپنی قبضہ میں کرلیا تہا — اوسکا وال ایک شخص غلام بنی منقذ حاکمان شیزر کا تہا اسماعیلیوں نے کو ئے فریب کر کے اوس قلعہ میں جاکر اوسکو مار ڈالا اور آپ وہاں کے حکومت کرنے لگے — اور اسے سال میں شیخ بن محمد بن

بن عبد اللہ بن خاقان صاحب قلاید العقیان کا درمیان خندق مراکش کی مقتول ہوا یہہ
شخص علم ادب مین فاضل کامل تہا اوسنی چند کتابین تالیف کی ہین — ازان جملہ
ایک قلاید العقیان تذکرہ فضلاء اور امراء کبار کا اور وزراء ذیشان کا عربی
زبان مین اوسنی تالیف کیا ہی ہر ایک کے شعر ہے اوسمین لکہی ہین یہہ کتاب بہت اچہی
اوسکے تالیف سے ہی — مترجم نے بہی وہ تذکرہ دیکہا ہی بہت خوب اور پسند
خاص و عام ہی —

اب شروع ہوا ۵۳۴ ہجری

اس سال کے ماہ محرم مین یا ماہ صفر مین حسب اختلاف ایک بہاری لڑائی درمیان
کفار قوم خطا اور سلطان سنجر کے ہوئی تہی باعث اصلی اس لڑائی کا یہہ ہوا تہا
کہ خوارزمشاہ اطسز بن محمد کو جب سلطان سنجر نے شکست دی اور وہ بہاگ گیا اور
اطسز کا بیٹا مارا گیا جب اوسنی جلکر قوم خطا کو یہہ لکہا کہ ملک ماوراء النہر بہت زرخیز
اور اچہا ملک ہے اگر تم یہان آؤ تو ہم تمہارے معاون ہونگے اور ہماری ہاتہہ یہہ
ملک آجائیگا وہ لوگ فوراً اتنا لکہتی ہی بہاری لشکر طیار کرکے وہان آئی چنانچہ
ماوراء النہر پر مقابلہ جانبین کا ہوا — سلطان سنجر نے شکست کہائی اور خلق کثیر اون
سی جو سلطان سنجر کے ہمراہ تہی ماری گئی بلکہ سلطان سنجر کے جورو بچے پکڑے گئے
جب مسلمانون نے شکست کہائی خوارزمشاہ اطسز نے خراسان مین جاکر سلطان سنجر
کا سب خزانہ لوٹ لیا اور اوسکے شہر بہی سب لوٹ کر برابر کردئی اوس روز
سی سلطنت ماوراء النہر کے قوم خطا و کفار ترکستانیون کے قبضہ مین آگئی

اب شروع ہوا ۵۳۵ ہجری

اس سال میں عماد الدین زنگی نے لشکر آراستہ کرکے قلعہ اشب کو جو ایک بڑا قلعہ قلعوں اکراد ہکاریہ سے تھا فتح کیا جب اوس قلعہ کو اپنی قبضہ میں لایا حکم دیا کہ اوس کو ڈھا کر ایک قلعہ بناو اوس قلعہ کا نام عمادیہ اپنی طرف نسبت کرکے رکھا — یہہ قلعہ عمادیہ ایک قلعہ حرب ٹوٹا ہوا پڑا تھا جب عماد الدین زنگی نے اوسکو بنوایا اوسکا نام عمادیہ رکھا گیا — اسی سال میں فرنگی لوگ دریا کی راہ صقلیہ سے طرابلس کے مغرب کی جانب پہنچ کر اوسکا محاصرہ کیا لیکن ناکام پھر گئے — اور اسی سال میں محمد بن دانشمند حاکم ملطیہ اور تسر کے نے وفات پائی اوسکے شہروں پر ملک مسعود بن قلیج ارسلان سلجوقی حاکم قونیہ قابض ہوگیا

اب شروع ہوا ۵۳۶ ہجری

اس سال میں درمیان سلطان مسعود اور عماد الدین زنگی کے صلح ہوگئی — اور اسی سال میں زنگی اپنی لشکر لیکر دیار بکر پر گیا وہاں جاکر طنزہ — اور اسعرد — اور — حیزان — اور قلعہ روق — اور قلعہ قطلیس — اور قلعہ ناتاسا — اور قلعہ ذی القرنین فتح کئے — اور بلاد ماردین سے جو فرنگیوں کے قبضہ میں تھی معی جملین — اور — موزر — اور تل موزر — جو کہ شیحان کے قلعوں میں سے مشہور ہیں یہہ سب فتح کئی — اور اسی سال میں سلطان سنجر نے فوجیں جمع کرکے خوارزم پر جا کے اطسز کا محاصرہ کیا — خوارزمشاہ اطسز نے اوس سے تنگ ہوکر سلطان سنجر کے اطاعت مان لی اسلئے دونوں میں صلح ہوگئی — اور بعد اوس سنجر مرو کے طرف چلا آیا — اور اسی سال میں ملک زنگی نے شہر عانہ پر جو کہ مضافات فرات سے ہے قابض ہوا — اسی سال میں داؤد بن سلطان محمود بن محمد بن ملک شاہ مقتول ہوا اوسکو چند آدمیوں نے فریب دیکر

بد یکر قتل کیا تہا اونکا پتا نہ معلوم ہوا کہ کون تہے — اسی سال مین ابو القاسم محمود بن عمر نحوی زمخشری نے وفات پائی یہہ شخص درمیان ۴۶۷ ہجری کی ماہ رجب مین پیدا ہوا — وہ رہنیوالا ایک قریہ زمخشر کا جو کہ ایک خوارزم کے کانون سی ہے تہا یہہ شخص علوم مین امام گذرا ہے علم نحو مین اوسنی مفصل تصنیف کی اور علم تفسیر مین کشاف اس کشاف مین اعتزال کا وہ قائل ہوا ہے بلکہ شروع اوسکو اسطور پر کیا ہی کہ اول اوسکا معتزلہ ہونا ثابت ہوگیا وہ عبارت یہہ ہے الحمد للہ انزل القرآن منجماً لیکن اوس کی شاگردون نے اصلاح دیکر اوسکو ٹہیک کرکے یہہ لکہہ دیا ہی الحمد للہ الذی انزل القران — اوس کے اور بہی تصنیفات سے ہین — از انجملہ کتاب الفایق درمیان بیان غریب حدیث کی زمخشری بغداد مین گیا وہان اوس نے جاکر مناظرہ کیا — بعد ازان حج کو گیا بہت برس مکہ مین رہا اسیواسطے جار اللہ لقب پایا وہ حنفی الفروع اور معتزلی الاصول تہا زمخشری کی نظم بہت اچہی ہی

اب شروع ہوا ۵۳۹ ہجری

اس سال مین عماد الدین زنگی نے الرہا بعد حصار اٹہائیس دن کی فرنگیون سے بزور شمشیر لے لیا بعد ازان سروج اور تمام بلاد جو فرنگیونکے قبضہ مین فرات کے شرق کے جانب تہے فتح کئے — مگر بیرہ فتح نہوا ہر چند کہ وہان پڑا رہا محاصرہ کیا لیکن ناکام گیا سبب اسکا یہہ تہا کہ ایک نائب اوسکا جو موصل پر اوس کے طرف سی تہا یعنی نصیر الدین جقر مارا گیا تہا اور سبب اوس کے مقتول ہونیکا یہہ تہا کہ وہ زنگی الب ارسلان بن سلطان محمود بن محمد سلجوقی کی پاس تہا زنگی نے یہہ کہا تہا کہ تمام بلاد جو میرے قبضہ مین ہین یہہ سب بادشاہ الب ارسلان ملکور کی ہین مین اوس کے طرف سی ایک اتابک اوسکا ہون چنانچہ اسیواسطے اتابک زنگی

اوسکو کہتے ہیں — اون ایام میں الب ارسلان موصل میں تہا — جتہر وہاں کا نائب
رہتا تہا اور سوار اوسکے اور خدمت گری میں سرگرم تہا کسی شخص نے بادشاہ الب ارسلان
کو یہ سوجہایا کہ حضور جتہر کو قتل کرکے تمام ملک عماد الدین زنگی کے ہیں اوکی قابض ہو جانے
چنانچہ حسب دستور جتہر الب ارسلان کی خدمت میں گیا چند مشورہ پیشت بادشاہ کے
نے بادشاہ کی روبرو اوسپر کو دیکر اوسکو مار ڈالا اوسکے مرتے ہی سب امرا وارکان
دولت زنگی کی مشورہ کرکے الب ارسلان کو پکڑ لیا اور کسی نے اوسکے اطاعت نہ کی
جب یہ خبر زنگی کو ذرا ملی کہ وہ سیرہ پر محاصرہ کئی ہوئی تہا پہنچی اوسکو یہ بات
ناگوار گذرے اور یہ خوف دامنگیر ہوا کہ اور فتنہ و فساد نہ برپا ہو جائیں اسلئے
جہاں سے کوچ کرنا بہتر ہے یہ سوچ کر فوراً وہاں سے کوچ کر گیا — جب وہ چلا گیا
اقبال کے مددگی یہاں اوسکے بہی یہ حال گذرا کہ فرنگیوں نے بعد مشورت کی
یہ مناسب جانا کہ سیرہ عماد الدین کو دیدو کیونکہ وہ شخص نہایت کینہ کش ہے ایسا نہو
کہ اوسکا صاحب کا مددگار ہوکے یہ شہر جبراً فتح کر لے اسلئے اونہوں نی نجم الدین
حاکم ماردین کو اوسکے پاس بہیجکر وہ شہر اوس کی حوالہ کیا جب سے وہاں ہی مسلمانوں
کی حکومت ہوگئی — اور اسی سال میں ایک فرنگی مسمی اسطول نے صقلیہ سے نکلکر
افریقہ کے کنارہ پر جاکے شہر برسک فتح کیا اور وہاں کے باشندوں کو مار کر اوروں کو
گرفتار کیا — اور اسی سال میں ہاشمیین بن علی بن یوسف بن تاشفین حاکم مغرب
کی وفات پائی اوسکے بعد بہائی اوسکا اسحاق بن علی متولی ہوا — اور یہ
حکومت ملثمین کے ضعف ہوگئی عبدالمومن قوت ہوگیا اسکا ذکر درمیان ۵۴۱ ہجری
کے ہم بیان کر چکے ہیں

اب شروع ہوا ۵۳۸ ہجری

اس سال میں علی بن دبیس بن صدقہ سلطان مسعود کے پاس سے بہاگ گیا

گیا کیونکہ اوسکا ارادہ یہہ تہا کہ قلعہ تکریت مین اوسے قید کرے اسلئے وہ وہان سے
بہاگ کر حلہ کیطرف گیا اوسپر قابض ہو گیا اور بہت آدمی اوس کے پاس ہو گئے شوکت و
شان اوس کے بڑہ گئے — اور اسی سال مین خلیفہ مقتفی نے اپنے بہائی ابو طالب کو قید
کیا اور بہت تنگی اوسپر روا رکہتا تہا اور جو کوئی اوسکے کنبہ کا پایا اوسکو بہی اوسکی ساتہہ
قید خانہ مین بٹہلایا — اور اسی سال مین فرنگیون نے شنترین اور تاجرہ اور مارڈہ
اور اشبونہ — اور جتنی کوٹہ اونکے قرب و جوار مین تہے بلاد اندلس کے پاس کی
وہ سب فتح کئے — اور اسی سال مین مجاہد الدین بہروز فوت ہوا اوسنے کچہہ اوپر
تیس ۳۰ برس عراق پر حکمرانی کی یہہ بہروز خوجہ تہا مگر رنگ اوسکا سفید — اور اسی سال
مین شیخ ابو منصور موہوب بن احمد جوالیقی لغوی فوت ہوا پیدایش اوس کے
درمیان ماہ ذالحجہ سنہ ۴۶۵ ہجری کی ہوئی تہی — اوسنے علم لغت ابو زکریا تبریزی
سے سیکہا تہا اور خلیفہ مقتفی کی ملازمت مین داخل ہوا تہا کہتے ہین کہ یہہ شخص
بہت فکر و سوچ کر کے ہر ایک شی کا جو اوس سے پوچہتے تہے جواب دیا کرتا تہا بدون تحقیق کے کبہی
نہ بولتا جب تک سوچ نہ لیتا — اور اکثر باتون مین یہہ جواب دیدیا کرتا تہا کہ مین نہین جانتا اوسنے
بہت لوگون کو علم پڑہایا ہے — ازانجملہ ایک تاج الدین ابو الیمن زید بن الحسن کندی
اور محب الدین ابو البقا — اور عبد الوہاب ابن سکینہ تہے — اور اسی سال مین
ابوبکر یحیے بن عبد الرحمان بن بقی اندلسی شاعر مشہور صاحب موشحات بدیعہ کی وفات
ہوئی اوس کے اشعار صاحب قلاید العقیان نے لکہے ہین یہان لکہنے کی کچہہ ضرورت نہین

اب شروع ہوا سنہ ۵۳۹ ہجری

بیان قابض ہونے فرنگیون کا طرابلس کی غرب پر

اسی سنہ مین فرنگیون نے طرابلس کے غرب آکر اوسکا محاصرہ کر رکہا تہا تیسرے روز

گذرا فرنگیوں نے ایک حیلہ اور تدبیر شہر کے باشندوں کا جو سنا اور دیکھا کہ موجود تہا
کوئی مقابلہ پر نہ رہا اور فصیل پر کو چھوڑ کر شہر میں آگھسے اور بزور شمشیر وہ شہر فتح کیا
اصل میں یہہ سبب ہوا کہ شہریوں کی اوس شہر پر نوبت لگا کر مارا وہ جنگ مستعد ہو گئے تھے
لیکن آپس میں اونکی اختلاف ہو گیا وہ اختلاف یہہ تہا کہ بعضے آدمی وہاں کی ایک شخص
کو جو ملیں سے تہا امان امیر بنا کر فرنگیوں سے مقابلہ کرنا چاہتے تھے — اور دوسری
جانب کی آدمی یہہ چاہتے تھے کہ بنی مظفر ورج میں کوئی شخص حاکم ہو کر مقابلہ کریں آپس
اختلاف کی سبب آپس میں ہے درمیان شہر کے تلوار کھینچی فرنگیوں نے غفلت وقت موقع
وصت کا پا کر فصیل پر کود کر اندر جا کر باشندوں کو قتل کرکے بزور شمشیر وہ
شہر لے لیا یہہ شہر ماہ محرم میں فرنگیوں کی قبضہ میں آیا مگر جون بہت ہوئی جب وہ تہلکہ
جاتا رہا اور فرنگیوں نے امان دوست کرلیا جب باقی رہی ہو تکو امن دیا
پہر اوسطرح وہ شہر امن میں سے بسنے لگا

بیان محاصرہ کرنی عماد الدین زنگی کا قلعہ جعبر اور قلعہ فنیک کو اور مارا جانا اوسکا

واضح ہو کہ اسی سال میں عماد الدین زنگی نے کوچ کرکے قلعہ جعبر جسکا حاکم
علی بن مالک بن سالم بن بدران العقیلی المسیب عقیلی تہا جاکر محاصرہ کیا۔ اور
قلعہ فنیک کا لشکر کے واسطے بہت سا لشکر آمادہ کرکی روانہ کیا یہہ قلعہ قریب جزیرہ ابن عمر
کی تہا۔ وہاں کا حاکم حسام الدولہ کردی لشکر ہی تہا لشکر نے جاکر اوس قلعہ کا
بہی محاصرہ کیا — جب بہت دن ہو گئے اور قلعہ جعبر فتح ہوا اور نکو مدت
گذر گئی اوسکا محاصرہ کئی ہوئی اوسی اوکتا کر ایک قاصد کو زمال حسان منبجی
کی پاس جو کہ اوسوقت میں حاکم منبج کا تہا یہہ کہلا بہیجا کہ تم مالک قلعہ جعبر سے

سی یہہ کہلا بہیجو کہ عماد الدین زنگے بہت بڑا شجاع ہی اوس کی پنجہ سی تمہارا چہوٹنا
مشکل ہی تمکو کون شخص مخلصے اوسکے ہاتہہ سی دیگا چنانچہ حاکم قلعہ جعبر نے یہہ جواب دیا
کہ جس شخص نے مجکو بلک بن بہرام بن ارتق سے مخلصی دی ہی وہ ہی مجکو بہی ایسی ظالم
کی ہاتہہ سی مخلصی دیگا یعنی خدا تعالے — (حال یہہ ہے کہ بلک مذکور نی ایک دفعہ منبج کا
محاصرہ کیا تہا اتفاق سے ایک تیر اوسکے آکر ایسا لگا کہ وہ مارا گیا اوسکے مرنی
ہی حسان مذکور — زنگے کی پاس چلا آیا تہا) اوس حال کے طرف حاکم قلعہ جعبر نے
اشارہ کرکے کہہ بہیجا کہ جیسا خدا نے تمکو اوسکے ہاتہہ سی مخلصے دی تہے اسیطرح مجکو اب اسکے
ہاتہہ سے خلاصی بخشنی کا — اوسنی بسبب مصلحت نہ ہونی اس جواب کی خبر زنگی مذکور کو نہ دی (
زنگی مذکور قلعہ جعبر پر محاصرہ کئی پڑا رہا خدا کو یہہ غرور اوسکا نہ بہایا پانچوین تاریخ
ربیع الاخر سنہ مذکور رات کی وقت زنگی کی غلامون نے اوسپر حملہ لاکر مار ڈالا اور
مارنی سے قلعہ جعبر مین بہاگ گئی قلعہ والون نی لکار کر لشکریون کو خبر دی کہ تمہارا بادشاہ
مر گیا یہہ خبر سنکر زنگے کی مصاحب اوسکے پاس گئے وہ حالت نزع مین تہا اوسوقت کچہہ جان باقی
تہی — عماد الدین زنگے خوبصورت گندم گون نمک دار آنکہین رکہتا تہا اوسکو بڑہاپی
نی ضعیف کردیا تہا عمر اوسکے ساٹہہ برس سے زیادہ تہی — رقہ مین مدفون ہوا
لشکر والون پر اوسکا خوف اور ہیبت بہت مسلط رہتی تہے اوسکے عمل مین موصل معہ
مضافات اور ملک شام سواے دمشق کی تہا یہہ شخص بہت شجاع طاقتور آدمی تہا اوسکی سلطنت
کی دشمن ہر وقت ہر جانب سی گہیری رہتی تہے وہ سب کو چہیر پہاڑ کر اونکی بلاد چہین لیتا تہا
ہر وقت مقتول ہونی زنگی کی بیٹا اوسکا نور الدین محمود اوسکے پاس حاضر تہا اور
اسنی باپ کی چہنگلیا مین سے انگوٹہی اوتار کر حلب پر جاکر حکومت کرنی شروع کی —
اوس افواج زنگی کے ہمراہ الب ارسلان بن محمود بن محمد سلجوقی بہی تہا جس روز
زنگی مقتول ہوا اوس کی پاس سے بہت لوگون کی جمعیت ہوگئی تہی مگر اوسکے یاروں

کی یہہ صلاح دی کہ اچہا کہنا ستر آیہی ہے اگر سنی جیں اوٹر آئے سے کوئی زیادہ ضرر
پہونچے نہیں ہے — اسلئے الپ ارسلان رقہ کے طرف جاکر اوسمیں مقیم ہوا اس حال کی
خبر امراء زنگیان دولت زنگی کے لی اوس کی بیٹی سیف الدین غازی بن زنگی کو خبر کی
کہہاں یہہ حال ہو رہا ہی گویا اون ایام میں درمیان شہر ورکے تہا اسلئے وہ موصل میں
اوسکو فتح کیا — اوسوقت الپ ارسلان کے تمام معاون و مددگار الگ الگ
ہوگئی لشکر بہی متفرق ہوگیا تہا ہر چند کہ وہ بہی یہ ارادہ آیا تہا کہ موصل کو فتح
کرون مگر جب وہاں پہنچا غازی بن زنگی نے الپ ارسلان مذکور کو پکڑکر قلعہ موصل
میں قید کیا اب سیف الدین کی سلطنت موصل وغیرہ میں ہوگئی اور اسیسال میں
عبد المومن بن علی نے ایک لشکر طرف جزیرہ اندلس کے روانہ کیا تہا وہ لوگ اون
بلاد پر مستولی ہوگئی جتنے شہر مسلمانوں کی تہے اون لشکروں نے سب پر قبضہ کر لیا
— اسی سال میں بعد مقتول ہونے عماد الدین زنگی کے حاکم دمشق مجیر الدین ابق
نے قلعہ بعلبک کی فتح کرنیکا ارادہ کرکے اوس کا محاصرہ کیا اوس قلعہ کا محافظ
نجم الدین ایوب ابن شادی تہا اوسنے یہہ خیال کیا کہ اولاد زنگی کی جنین سی
کبہی یہہ قلعہ لے دینگی اگر سرکشی کرونگا اسلئے اوسنے اپنی صلح کرلے اور قلعہ اوسکو دیدیا
اور عوض اوس کے چند قصبہ اور مال اور چند گانو بلاد دمشق کی لی لئی اور
ایوب دمشق میں جاکر رہنے لگا

اب شروع ہوا سنہ ۵۴۲ ہجری

اس سال میں نور الدین محمود بن زنگی حاکم حلب بلاد فرنگ میں گیا اور شہر
ارتاح پر وزتمنتیر فتح کیا اور — مامولہ — بصرفوت کفرلاث اکثر شہروں
کا محاصرہ کیا

اب شروع ہوا سنہ ۵۴۳ ہجری

بیان لیلینی فرنگیون کا جزیرہ مہدیہ کو جو افریقیہ مین ہی اور حال سلطنت بنی بادیس کا

واضح ہو کہ افریقیہ مین بہت سخت قحط پڑا تہا یہانتک کہ بعضے آدمیون نے بعضی آدمیون کو کہالیا یہہ قحط ۵۳۷ھ سی اس سال تک رہا چنانچہ اس لئے اکثر لوگ اپنے گانو چہوڑ چہوڑ کر جزیرہ صقلیہ مین چلے آئے — رجار فرنگی حاکم صقلیہ نے یہہ فرصت مغتنمات سی جان کر قریب ڈہائی سو کشتی کے مسلح آدمیون سی بہر کر اونکا سپہ سالار مسمے جرجے مقرر کرکے جزیرہ صقلیہ سے کوچ کرکے جزیرہ قوصرہ مین جو کہ درمیان مہدیہ کی اور صقلیہ کے پہنچکر دوسرے تاریخ ماہ صفر سنہ ہذا کو جزیرہ مہدیہ کے اوپر جا پڑا — مہدیہ کا حاکم حسن بن علے بن یحیے بن تمیم بن المعز بن بادیس صنہاجی صاحب افریقیہ تہا اوسنی شہر کے امرا کبار کو جمع کرکے اس امر مین مشورہ طلب کر کیا سب نے یہہ صلاح مناسب وقت تصور کے کہ ہم مین طاقت مقابلہ کی بسبب ضعف اور قلت سامان کی نہین ہے امیر حسن بن علے نی اوس شہر مین سے جو اوس کے ساتہہ ہوئی ہمراہ لیکر اور جو ہلکے شئے اوٹہانیکی قابل پائے وہ اوٹہاکر تمام باشندگان جزیرہ کو معہ اونکے بچون اور اولاد کے لیکر شہر خالے کر کی چلا گیا — اور جہاز دریا مین پہر دن رہی تک بسبب ہوا شدید کی ٹکر کہاتا رہا مہدیہ مین پہنچ نسکے آخر کو جب داخل ہوئے تو کوئے مسلمان اونسے ملنے نہ پایا — سپہ سالار جرجے نے امیر حسن بن علی کے گہر مین جاکر دیکہا تو اسکو معلوم ہوا کہ وہ کچھہ اپنے ہمراہ بجز ہلکے چیزون کے اور کچھہ نہین لیگیا اور محل شاہی مین اوس امیر کے خزانے موجود تہے اور خزانے نسب بہری ہوئی پڑے ہے اور اشیاء نفیسہ ایسے ایسے تہے کہ ہر ایک

نو بسبب ... جسکا ملنا موجود اور پانا مشکل ہے یہہ سب فرنگیون کے ہاتہہ آئین

اور امیر حسن مع اپنی اہل وعیال کے کسی امیر عرب کے پاس جسکو وہ اپنا محسن تصور کرتا تہا گیا اوسکے پاس اقامت کرکے اوسنے ارادہ کیا کہ خلیفہ علوی حافظ حاکم مصر کے پاس جاؤں لیکن یہہ ارادہ بہ سبب خوف راہ کے پورا نہ ہوا اسلیئے حاکم مہر نجاہ یعنی یحیی بن العزیز کے پاس جو بنی حماد سے تہا گیا اوسنے بہی الحسن پر اور اوسکے اولاد پر وکیل و نگاہبان ایسی مقرر کئے کہ کسطرح کا وہ تصرف نکرنے پاویں اور خود اوس سے ملاہی نہیں اونکو دربار جزیروں بنی مزغان کی اوتار دیا یہی حال الحسن مذکور پر گذرا گیا یہانتک کہ عبد المومن نجار پر درمیان ۵۴۷ہ ہجری کی قابض ہوا اور سب اوسے ملک سے حماد کی لے لئی امیر الحسن اوسکی پاس حاضر ہوا عبد المومن نے اوسکا اکرام و اعزاز کیا چنانچہ عبد المومن کے خدمت میں باقی ہول مہدیہ کے رہا گیا جب اوسنے شہر مہدیہ فتح کیا اوسنے اوسکو اپنی طرف سے ہوا کرکے مقرر کیا اور یہہ حکم دیا کہ ہماری رائے بغیر کوئی بات نکرے اور جو ہم کہیں فوراً عمل کریں — بنی بادیس بن زہیری بن مناد کی اولاد میں سے الحسن مذکور تک نو بادشاہ ہوئے ہیں اوسکے سلطنت ۲۶۱ سنین ہیں اور درمیان ۵۴۳ہ ہجری کے پوری ہوئی — بعد اسطرح سے اہل مہدیہ کو امان دیکر اونکے پیچھے روانہ کردیا تہا جب وہ لوگ قریب بلاکت پہونچکئے اور بہوک مرنے لگے جو مہدیہ کے طرف اوالٹے چلے آئی

بیان محاصرہ کرنی فرنگیون کا دمشق کو

پوشیدہ نرہی کہ اسی سال میں بادشاہ مملکت المان نے بہت افواج قاہرہ اپنی ساتہہ لیکر ملک شام میں اگر دمشق کا محاصرہ کیا — (المان قریب قسطنطنیہ کے ایک بادشاہ درمیان قطعہ یوروپ کے واقع ہے) دمشق کا حاکم اوسوقت میں مجیر الدین ابق بن محمد بن بوری بن طغتکین تہا اور مدبر ریاست جو کہ تدبیر انتظام اور بندوبست ملک کا اختیار رکہتا تہا وہ معین الدین اتر غلام طغتکین جد مجیر الدین کا تہا یہہ بادشاہ

بادشاہ الامان کا چھٹی تاریخ ربیع الاول کو شہر دمشق پر اژدحام لایا اور ایک میدان جائی کاہ و آب مین جو خوب یکسر سبز تہا فروکش ہوا ـ معین الدین نے سیف الدین غازی حاکم موصل سے کمک چاہی وہ بہی اپنا لشکر لیکر شام تک آیا اور اوس کے ہمراہ بہائی اوسکا نور الدین بہی اپنا لشکر لیکر اوس کے مقابلہ کو آیا یہہ لشکر حمص پر آکر اوترا ـ اور ایک قاصد انترکا اون فرنگیونکے پاس گیا جو ملک شام پر اوترے ہوئی تہے اون کو معین الدین انترنے یہہ کہلا بہیجا تہا کہ مین تمکو قلعہ بانیاس باین شرط دیتا ہون اگر تم میرے کمک اور مدد کرکے بادشاہ الان کو یہان سی اٹہا دو انہون نے اوس بادشاہ کو لکہا کہ آپ ٹہنڈی ٹہنڈی چلے جائی نہین تو ہم بہی مسلمانون کے مدد کو اوینگے اور مسلمان تمہاری سلطنت بہی چہین لینگے گر رہنا بہی بہول جاؤ گے وہ فوراً وہانسے کوچ کر گیا ـ انترنے حسب اقرار قلعہ بانیاس اون فرنگیونکو جنہون نے اس حکمت عملی سے اوسکو بہگایا تہا دیدیا ـ اور اسی سال مین درمیان نور الدین محمود ـ اور فرنگیونکے زمین یغری من العمق مین مقابلہ ہوا فرنگیونکو شکست ہوئی اور بہت اونمین سے مقتول ہوئے اور جماعت کثیرہ مقید ہوئے چنانچہ اوسنے مقیدین کو معہ مال غنیمت کے اپنی بہائی سیف الدین غازی حاکم موصل کے پاس بہیجدیا ـ اور اسی سال مین فرنگیونکے شہر طرطوسہ مع تمام قلعون اور کوٹون کے جو بلاد اندلس مین واقع تہے فتح پائی ـ اور اسی سال مین ایک قحط عام ہوا تہا یہہ قحط خراسان سے عراق تک اور شام تک اور بلاد مغرب تک پہیل گیا تہا ـ اور اسے سال مین درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ہذا یعنی ۵۴۳ھ ہجری کے نور الدولہ شاہنشاہ بن ایوب بہائی سلطان صلاح الدین کا فرنگیونکے ہاتہ سے مقتول ہوا جب فرنگ دمشق پر اوترے ہوئی تہے اونمین اور مسلمانونمین ایک لڑائی ہوئی تہی جسمین شاہنشاہ مذکور مقتول ہوا نام اوسکا ابو الملک المظفر عمر حاکم حماۃ کا

تہا دارو حساہ حاکم بعلبک کا بہتا شاہ ٹرا بہائی صلاح الدین کا تہا اور دو لوشے بہائی ہے

اب شروع ہوا سنہ ۵۴۴ ہجری

اس سال میں سیف الدین غازی بن عماد الدین زنگی حاکم موصل ایک مرض حاد میں مبتلا ہو کر آخر جمادی الاول میں رہے آہے ملک بقا ہوا اوسنے تین برس ایک مہینے میں دار حکومت کی وہ خوبصورت تہا بید اُس اوس کے سنہ میں ہوئے اوس ایک لڑکا اسی بیچے چہوڑا تہا اوس کے چچا نور الدین اچہے طرح تربیت کیا جب جوان ہوا وہ بہی مرگیا اوس پہلے سی سیف الدین غازی کے نسل جاتی رہا — سیف الدین مذکور بہت سخاوت کرتا تہا اسے لشکر کے واسطے ہر روز دو وقت کہانا ملوا کر کہلواتا — اسی شخص نے اول سر پر تاج رکہا ہر وقت سوار ہونے کی اور لشکریوں کو حکم دیا تہا کہ بدون تلوار لگائی سوار ہوا کریں کمروں میں تلواریں لگاویں اور لوہے بہی سوار کا کی — جب سیف الدین غازی مرگیا اوسکا بہائی قطب الدین مودود بن زنگی موصل میں رہتا تہا — جمال الدین وزیر — اور زین الدین نے امیروں نے یہہ ارادہ کیا کہ اسکو بادشاہ بنائے چنانچہ اون دونوں نے اوسکو قسم کہلوائی اور آپ بہی اوس کے لئے قسم کہائی اور اسیطرح سب لشکریوں میں قسم لی تمام بلاد جو اوس کے بہائے کی زیر حکم تہی سب اوس کے اطاعت مان لئے جب وہ بادشاہ ہوگیا اوسوقت اوسنے خاتون بیٹی تمرتاش حاکم ماردین کے سے نکاح کیا اول میں اس عورت کا نکاح اوس کے بہائی سیف الدین سے ہی ہوا تہا لیکن اوسکو صحبت کرنے نصیب نہ ہوئے تہے یہہ عورت قطب الدین کے اولاد کی والدہ کہلاتے ہے

بیان وفات بانی حافظ الدین اللہ علوی کا اور متعلی ہونا فائز کا

اسی سال مین درمیان ماہ جمادی الاخر کے حافظ الدین الله عبد المجید بن الامیر ابی القاسم بن المستنصر علوی حاکم مصر نے وفات پائی اس شخص نے پانچ مہینے کم بیس برس سلطنت کی — عمر اوسکی قریب ستتر برس کے تہی کوئی شخص علوین مصر سے اوسکے باپ کی وقت سوا حافظ اور عاضد وارث خلافت نہین ہی اگر وہ خاندان سے نہین ہوا جیسا کہ ہم ذکر کرینگے — بعد وفات حافظ کے اوسکے بیٹی انطافر بامر الله ابو منصور اسماعیل بن الحافظ عبد المجید کے بیعت خلافت ہوئی اوسنے اپنا وزیر ابن مصال کو بنایا اوسنے چالیس دن وزارت کی کیونکہ بعد ان ایام کے شہر سکندریہ سی عادل بن السلار آیا (اون ایام مین ابن مصال شہر قاہرہ سے بعضی مفسدین کو طلب کرنے گیا تہا) عادل مذکور نے عباس بن ابی الفتوح بن یحیے بن تمیم بن المعز بن بادیس صنہاجے کو جو اوسکا پرورش کیا ہوا تہا پیش کیا — اوسکا باپ ابو الفتوح تہا وہ اپنے بہائی علی بن یحیے حاکم افریقیہ کو چہوڑکر دیار مصریہ کو چلا آیا تہا وہان آکر وفات پائی — اوسکے بعد عادل بن السلار نے ابو الفتوح کے جورو سی نکاح کیا اوس عورت کی ساتہہ عباس بن ابی الفتوح صغیرسن گیلڑ آیا تہا عادل نے اوسکے پرورش کی اور تربیت اوسکو اچہی دی جب عادل مصر کو آیا وہ عہدہ وزارت کا چاہتا تہا اوسنے اپنی لڑکے عباس مذکور کو درمیان لشکر کے ابن مصال کی ہمراہ کردیا تہا عباس نے اکیلا کہین اوسکو پاکر اوسکا کام تمام کرکے قاہرہ کو مراجعت کی اسلئی عادل وزیر مستقل ہو گیا اور ایسا اوسکا دبدبہ اور حکومت کا زور و شور ہوا کہ خلیفہ ظافر کا کوئی حکم نہ مانتا تہا جو وہ عادل وزیر کرتا وہ ہوتا اسی طرح پر عادل مذکور سنہ ۵۴۸ ہجری تک رہا اسی سال مین عباس مذکور نے جسکو اوسنے پرورش کیا تہا قتل کرکے خود وزارت کرنے لگا — اور اسی سال مین نور الدین محمود بن زنگی نے قلعہ حارم کا محاصرہ کیا تہا اسلئے برنس فرنگی صاحب

الطاکیہ نے بہت فوجیں جمع کرکے نورالدین سے لڑنے کو آیا اور بہاری لڑائی ہوئی نورالدین
نے فتح پائی برنس صاحب مارا گیا اور سب فوجیں اوس کے ہمراہ بہاگ گئے اور بہت مارے
گئے — جب برنس مارا گیا اوس کے بعد بیٹا اوسکا بیمند بجائے باپ کے وارث سلطنت
ہوا اور یہہ نابالغ تہا اوس کے والدہ نے ایک اور شخص سے نکاح کیا اوسکا نام بہی برنس تہا
بعد ازاں نورالدین نے ایک اور اون پر جہاد کیا اس لڑائی میں بہی اوکو بہگا
دیا اور بہت مقتول ہوئے اکثر گرفتار ہو گئے اب کے بار جو پکڑی گئی ہے اوس میں وہ برنس ثانی
بہی تہا بیمند کے والدہ کا خاوند بعد ازاں بیمند مستقل ہوکر الطاکیہ کے سلطنت کرنے لگا
اور اسی سال میں ایک زلزلہ عظیم آیا تہا — اور اسی سال میں معین الدین انتر بانئے حاکم
دمشق کا جو حکومت رانی کرتا تہا فوت ہوا اسکے طرف یہہ چہوٹا معین الدین جو دربار
عور کے تہا منسوب ہے — اور اسے سال میں ابوالمظفر یحیے بن ہبیرہ وزیر خلیفہ مقتفی
کا مرور چارشنبہ چوتہی ربیع الآخر کو فوت ہوا قبل اس عہدہ کے وہ دیوان زمام
کا افسر تہا اور اسی سال میں قاضی ناصح الدین ارجانی فوت ہوا ارجان مضافات
تستر سے ہے کہ یہہ شخص تستر کا قاضی تہا نام اوسکا احمد بن محمد بن الحسین ہے اوسکی
شعر بہت اچہے ہوتی تہی — اور اسی سال میں درمیان مراکش کے قاضی عیاض بن
موسے بن عیاض السبتے فوت ہوا پیدائش اوس کے اوس شہر میں درمیان سنہ ۴۷۶ ہجری
کی ہوئی یہہ ہے ایک ائمہ حفاظ اور فقہاء محدثین اور ادبا سے گذرا ہے اوس
تالیفات اور اشعار اس بات گواہی ہیں اوس کے تصانیف سے ایک اکمال فی شرح
کتاب مسلم ہے — اور مشارق الانوار فی تفسیر غریب الحدیث

اب شروع ہوا سنہ ۵۴۳ ہجری

اسی سال میں درمیان چودہویں تاریخ ماہ محرم کے عربوں نے سب حاجیوں کو جو

جو مکہ اور مدینہ مین تہے پکڑ لیا تہا کہتی ہین کہ اس مکان کا نام عرب تہا بہت اونمین سے ہلاک ہو گئے — کچھ جو بچہ گئے وہ اپنے شہر و نمین آئے اسی سال مین نورالدین محمود بن زنگی طرف فامیہ کے گیا اور وہان کے قلعہ کا محاصرہ کیا یہہ قلعہ فرنگیونکے پاس تہا اوسکو فتح کیا اور وہان محافظ مقرر کر کے ذخیرہ کو دام سب کچھہ مہیا کر کے مضبوط کر دیا بہت فرنگیو نکا ارادہ اس قلعہ کے لینے کا تہا چنانچہ وہ باہم مجتمع ہو کر آئی تہے قبل اونکے پہنچنے وہ مالک ہو گیا جب اونکو یہہ خبر پہنچی کہ اوسنے لی لیا او لٹی چلے گئے — اور اسی سال مین انفونش حاکم طلیطلہ کا بہت فرنگیون کو ہمراہ لیکر قرطبہ پر گیا اوسکا محاصرہ تین مہینے تک کر کے آخر کو چلا گیا — اور اسی سال مین امیر علے بن دبیس بن صدقہ حاکم حلہ کا فوت ہوا

اب شروع ہوا ۵۴۴ھ ہجری

بیان ہزیمت کہانی نورالدین کا جوسلین فرنگی سے ہوئی اور پہر اوس کو قید کرنا

واضح ہو کہ جوسلین فرنگی بڑا لڑنے والا نام شجاع اور عقلمند درمیان فرنگیون کے مشہور و معروف تہا — نورالدین نے اوس کے شہرون پر چڑہائی کی وہ بہی مقابلہ کو آیا بعد لڑائی کے سلمانون کو شکست ہوئے اور کچھہ مقید ہوئے اور بہت مارے گئے اون مقیدین مین ایک شخص سلاح دار جسکے پاس نورالدین کے سلاح اور ہتیار بیکار رہتے وہ بہی تہا اوس سلاح دار جوسلین فرنگی نے مسعود بن قلیج ارسلان حاکم قونیہ و اقسرا کے پاس بہیجدیا اور کہلا بہیجا کہ یہہ سلاح تیرے بیٹے کے واسطے ہے — اور ایک بڑا ہتیار لینے اوس سے بہی بڑا ہے اوس کے بہیجتا ہون

— نور الدین کو یہ نقطہ عدنا گوار معلوم ہوا اوسکو جوسلین کے پکڑنے کی فکر لاحق ہوئی جائے ترکمانوں کو جمع کرکے یہہ کہا کہ تم جوسلین کو آکر پکڑ دو لو میں تمکو بہت زر خطیر دونگا اور ایسا سلوک کرونگا کچھہ اوسنے وعدہ کرلئے اور یہہ کہا کہ کچھہ پکڑنا ہے ضرور نہیں یا تو مار ڈالو — یا پکڑ دو — اتفاق یہہ ہوا کہ جوسلین شکار کھیلنے کو گیا تھا ترکمانوں نے اوس پر حملہ کرکے فوراً پکڑ لیا اوسنے کہا کہ میں تمکو بہت زر اور مال دونگا اگر مجکو چھوڑ دو بعضے آدمی لالچے اوس لالچ مین آکر ارادہ اوسکے چھوڑنے کا کرلیا — اس خبر کو سنکے ترکمانے ابو بکر بن الدایہ نائب نور الدین کو جو حلب میں تھا کردی اوسنے لشکر بھیجکر ترکمانوں کو گھیر لیا جنکے پاس جوسلین تھا چنانچہ اوسکو پکڑکر نور الدین کے پاس لائے اس جوسلین فرنگی کا پکڑا جانا ایک بڑی فتوحات جملہ سے تھی کیونکہ اوسکے پکڑے جانے سے فرقہ نصرانیہ کو بہت رنج وکمال الم لاحق ہوا جب وہ مقید ہوگیا نور الدین جوسلین فرنگی مذکور کے ملک میں گیا اور سب قلعہ اور شہر جنکی تفصیل یہہ ہے مل باشر — عین تاب — دلوک عزار — تل خالد — قورس — راوندان — برج الرصاص — حصن البارہ — کفر سود — کفرلاثا — مرعش نہر جور وغیرہ اوسکے قبضہ میں آگئے یہہ سب شہر تھوڑے عرصہ میں فتح کئے نور الدین کا یہہ دستور تھا کہ جب وہ جو شہر اپنے سے فتح کرتا وہاں کا سد ولست خوب کرکے جب آگے قدم رکھتا تھا ہر ایک جائے آدمی محافظ معہ گودام وغیرہ کے سلحخانہ وغیرہ کے رکھتا جاتا تھا

اب شروع ہوا ۵۴۷ھ ہجری

کتاب کامل سے لکھا جاتا ہے کہ اسی سال میں عبد المومن بن علی طرف شہر بجایہ کے گیا اوسکو فتح کیا اور تمام ممالک سے عماد اوس کے قبضہ میں۔

مین آگئے — کیونکہ یہی مذکور چین اوڑ رہے اور شکار کہیلنے سے شوق رکہتا تہا وہ مقابلہ کی تاب نہ لاکر درمیان قلعہ قسطنطنیہ کے جوکہ بلاد بجایہ سے ایک قلعہ ہی محصور رہا بعد ازان خواہان امان ہوکر عبدالمومن کے پاس آیا اوسنی اوس کو امن دیکر بلاد مغرب کیطرف بہیجدیا اور بہت کچہہ اوسکو دیا — تاریخ قیروان مین لکہا ہی کہ عبدالمومن کا جانا اور تونس — اور افریقیہ پر مسلط ہونا درمیان ۵۴۸ھ ہجری کی ہوا تہا

بیان وفات پانی سلطان مسعود بن محمد بن ملک شاہ کا اور مالک ہونی ملک شاہ اور محمد دو نوبیٹی محمود کا

اسی سال مین درمیان ماہ رجب سلطان مسعود بن محمد بن ملک شاہ ہمدان مین فوت ہوا پیدایش اوس کے درمیان ۵۰۲ھ ہجری کے ماہ ذیقعد مین ہوئی تہی اوس کے مرنی ہی تمام اقبال و سعادت خاندان سلجوقیہ کی گویا مرگئی کیونکہ بعد اوسکے پہر اون کے خاندان مین جہنڈا مستدیہ قایم نہ ہوا یہہ شخص نیک خلق ہنستے پیشانی خوش گفتار سخی نیک و پارسا بادشاہ تہا مال رعیت پر ہرگز نظر نہ ڈالتا بروقت مرنے کے ملک کا ولیعہد اپنے بہانجی ملک شاہ بن محمود کو کیا چنانچہ وہ وارث سلطنت ہوکر تہا اوسکے نام کا خطبہ پڑہا گیا — لیکن افسوس کے بات ہی کہ اوسکو سلطنت مستقل کرنے نصیب نہوئے کیونکہ ایک امیر جسکو خاص بیگ کہتی ہین وہ تمام مملکت پر متغلب ہوگیا تہا اور سب امرا رکبار اوسکا کہنا مانتی تہی اصل اوسکے یہہ ہی کہ وہ ایک لڑکا ترکانی تہا بادشاہ کے خدمت کیاکرتا تہا رفتہ رفتہ اوسکو یہہ اقتدار ہوگیا بعد تہوڑے عرصہ کے خاص بیگ مذکور نے سلطان ملک شاہ ابن محمود کو پکڑکر قید کیا اور ایک ایلچی اوس کی بہائی محمد بن محمود کے پاس وہ اون ایام مین در خورستان مین تہا بہیج کر اوسکو بلوایا

وہ ہم نسب سلطان مرشد تھا — خاص بیگ جانتا تھا کہ اسکو بھی پکڑ کر جلد آئے کہو دانی نام
کا خطبہ جاری کروادے مگر اس سلطان محمد نے بہ ہوشیاری کے کہ جس روز وہ وہاں
آتا تھا اوس کے دوسرے روز اوس خاص بیگ کو قید کرکے مروا ڈالا اور اوس کے ہمراہ
رنگی جاندار بھی مارا گیا اور دونوں کے سر کٹوا کر واسطے ملاحظہ عوام کے سر
راہ ڈال دیئے سب ساتھی اور مددگار خواہ کے سب متفرق ہوگئے

بیان فتح ہونے شہر دلوک کا

اسی سال میں فرنگیوں نے بہت لشکر جمع کرکے نورالدین پر چڑھائی کی کہ وہ دلوک
کا محاصرہ کئے ہوئے تھا چنانچہ وہ محاصرہ چھوڑ کر اونکے مقابلہ پر آیا اور اوس سے
خوب لڑا فرنگیوں نے شکست کھائی اور مقتول ہوئے اور بہت پکڑے گئے نورالدین
نے مراجعت کرکے دلوک کو بھی فتح کیا اس لئے شعرا نے اوس کی مدح لکھی

بیان ابتداء ظہور سلطنت سلاطین غوریہ کا اور جاتا رہنا دولت آل سبکتگین کا

اول بادشاہ سلاطین غوریہ میں کا اولاد سلطان حسین سے محمد ابن الحسین مشہور
ہوا ہے حال یہ ہے کہ بہرام شاہ بن مسعود حاکم غزنہ نے آل سبکتگین میں سے کسی عورت سے
شادی کی تھی محمد بن الحسین مذکور بھی غزنہ میں گیا اور بہرام شاہ کا ظاہر میں مطیع
و فرمانبردار رہا مگر دل میں اوس کے فریب تھا اسلئے بہرام شاہ نے اوس کو پکڑ کر
مار ڈالا اوس کے بعد بھائی اوسکا سوری بن الحسین ملک غوریہ پر سلطنت کرنے
لگا وہ اپنے بھائی کے خون کا عوض لینے کو غزنہ میں گیا اور سمیں اور بہرام شاہ
میں لڑائی ہوئے بہرام شاہ نے سوری پر فتح پائی اور سوری کو بھی پکڑ کر مار ڈالا

مارڈالا اور لشکر اوسکا بہاگ گیا بعد ازان اون دونون کا بہائی علاء الدین حسین رئیس ہوکر غزنہ پر گیا وہان جاکر اوسنے بہرامشاہ کی سب سماون و مددگار بہگادی اور علاء الدین نے غزنہ پر قابض ہوکر اپنے بہائی سیف الدین سام بن حسین کو وہان متعین کرکے خود غور کیطرف مراجعت کر گیا اہل غزنہ نے بہرام شاہ کو کہہ کرا سمال سے خبر دی اوسنے وہان جاکر سیف الدین غوری سے لڑکر اوسکو گرفتار کرکے مارڈالا — بہرامشاہ سلطنت غزنہ پر ۵۵ تک حکومت کرتا رہا بعد ازان فوت ہوا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا خسروشاہ بادشاہ ہوا اس وقت مین علاء الدین حسین نے ملک غور سے لشکر کشی غزنہ پر درمیان ۵۵ ہجری کے کے جب اوسکے نزدیک پہنچا خسروشاہ غزنہ کو چہوڑکر لاہور کے طرف بہاگ گیا — اور علاء الدین حسین بن حسین نے غزنہ لی لیکر تین روز تک اوس شہر کو خوب طرح سے لوٹا — بعد ازان علاء الدین کا لقب سلطان المعظم رکہا گیا اور اوسکے نذر ڈوہلے غور تون کے موافق رسم سلاطین سلجوقیہ کے گذری اس چین سے علاؤ الدین نے ایک مدت تک عمر عیش سی بسر کی بعد ازان غزنہ پر اپنی دو بہتیجون کو یعنے غیاث الدین محمد بن سام اور اوسکے بہائی شہاب الدین محمد بن سام کو اپنے طرف سی عامل مقرر کردئے — وہ دونو لڑکے بعد پانے قابو کے اپنی چچا علاء الدین سے خوب لڑی آخرکار انہون نی فتح پائے اور چچا کو قید کیا مگر اتنا سلوک کیا کہ قید کرکے پہر چہوڑ دیا اور تخت پر بہی اوسکو لاکر بٹہلایا اور آپ اوسکے خدمت مین دست بستہ ہوکر کہڑی ہوئے چنانچہ پہر وہ سلطنت کرنے لگا اور غیاث الدین نے یہہ کیا کہ اپنے بیٹی کی اپنا نکاح کرکے اوسپر چہڑہ بٹہا اوس لڑکے کو اپنا ولیعہد بہی مقرر کیا اسے غور پر تا وفات سلطان علاؤ الدین حسین بن حسین کے یعنے ۵۵۶ ہجری سے تک متقابل رہا جیساکہ مین آگے ذکر کرونگا جب علاؤ الدین مرگیا غیاث الدین

محمد بن سام بن الحسین تخت پر بیٹھا اور کام بلاد غور و غزنہ میں اپنا نام کا خطبہ پڑھوایا
— بعد ازاں عرصے غزنہ پر سترہ برس تک سلطنت کرتے رہے — بعد ازاں غیاث الدین نے
اپنے بھائی شہاب الدین کو طرف غزنہ کے روانہ کیا اوسنے وہاں آکر غزلوں کو وہاں سے
بھگا دیا اور بہت ملکوں کو مار ڈالا آپ غزنہ پر سلطنت کرنے لگا اور جو بیچ اوس پاس کے
کے ملک ملتان کرمان — اور پشاور — اور ماہ اسعد وغیرہ کے تھے سب سر
واپس ہوگیا جب اسطرف سے اوسکی خاطر جمع ہوگئے لہاور پر گیا وہاں
خسرو شاہ بن بہرام شاہ سبکتگینی سلطنت کرتا تھا وہ ملک بیچ درمیان ۵۸۳ کے اوس سے
چھین لیا اور خسرو شاہ کو امان دی ملکہ اوسکے حال کے تحت میں ملکی قسم ہے کہانی
چنانچہ خسرو شاہ شہاب الدین بن سام مذکور کے پاس حاضر ہوا اوسکا بہت اعزاز
و اکرام کیا دو مہینے خسرو شاہ اس حال سے اوسکے پاس رہا — جب غیاث الدین
بن سام کو یہہ خبر پہنچی اوسی ایک قاصد اپنے بھائی شہاب الدین کے پاس بھیجکر خسرو
کو بلوایا شہاب الدین نے خسرو شاہ کو کہا کہ تم میرے بھائی غیاث الدین کے
پاس جاؤ — خسرو شاہ نے کہا کہ میں آپکے بھائی سے تعارف نہیں رکھتا اور مجھے
اپنی جان آپکے سپرد کی ہے ایسا نہو کہ وہ میرے ساتھ کچھہ بدی سے پیش آوے
شہاب الدین نے اوسکی بہت خاطر جمع کی اور کہا کہ تم کچھہ خوف نہ کرو
چنانچہ اوس کو مع اوسکے بیٹے کے اس خسرو شاہ کے لشکر حفاظت کے واسطے
ہمراہ کرکے غیاث الدین کے پاس روانہ کیا — جب وہ بلاد غور میں پہنچے
غیاث الدین نے اوسسے ملاقات نہ کی اوسکے باپ بیٹے یہہ حکم دیا کہ فلانی قلعہ
میں اونکو اوتار دو وہاں رہا کریں یہہ آخر دورہ اون دونوں کا جو بہت پرانا
خاندان سبکتگین کا تھا — خسرو شاہ بیٹا بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم
بن مسعود بن محمود بن سبکتگین کا تھا یہہ آخر بادشاہ اولاد سبکتگین میں کا۔

مین کا گذرا ہے اس خاندان کے ابتداء سلطنت ۵۴۳ھ سی ہوئی تخمیناً دو سو تیرہ برس
اس خاندان مین سلطنت رہی اس حساب سے اونکے سلطنت کو زوال درمیان
۷۵۶ھ ہجری کے ہوا ہے اول یہہ اسواسطے بیان کر دیا تا کہ خبرین متصل رہین پیچیدہ نہ
کسی طرح کے بیان مین نہ ہونے پاوی — اس خاندان کے بادشاہ بہت نیک
خصلت سلاطین گذری ہین — بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ خسرو شاہ سلطنت
کرتا ہوا فوت ہوا اوس کے بعد اوسکا بیٹا ملک شاہ جیسا کہ اوس کے مقام پر
ہم بیان کرینگے بادشاہ ہوا — جب بلہا دور مین غوریون کے سلطنت چاک گئی
اور سلطنت اونکے بہت بڑہ گئے اور فوجین بہی اونکے ہمراہ بہت ہوگئین جب غیاث الدین
نی اپنی بہائی شہاب الدین کو لکہا کہ اپنا خطبہ درمیان سلطنت کے جاری کروادو
اور کئی خطاب شہاب الدین کو دیئے ازانجملہ معین الاسلام قسیم امیرالمومنین ہے
تہا جب یہہ بہی ہو چکا شہاب الدین اپنی بہائی غیاث الدین کے پاس گیا اور دونو
مجتمع ہو کر خراسان کیطرف گئے وہان جا کر شہر ہراۃ کا محاصرہ کیا چنانچہ غیاث الدین
نے اوس کو بہی آمان دیکر فتح کیا — بعد ازان دونو بہائی بوشنج پر گئے اوسکو
بہی فتح کیا — بعد ازان بادغیس پر گئے اوسکو بہی فتح کیا — اور کالین —
— اور بیوار کو فتح کیا — پہر غیاث الدین نے اپنی شہر فیروزکوہ کے طرف
مراجعت کی — اور اوسکا بہائی شہاب الدین غزنہ کو مراجعت کرایا جب
شہاب الدین کے خاطر جمع غزنہ سے خوب ہوگئے تب اوسنی ہندوستان
مین آکر شہر اجیر کو فتح کیا پہر غزنہ ہی کو مراجعت کے — پہر ہندوستان مین
آیا اور بہت فتوحات کے سب شہر اپنے قلمرو سلطنت مین ملالئے وہان کی اجاڑ
کو زیر زبر کرکے بڑا رتبہ حاصل کیا اہل تواریخ کہتے ہین کہ جیتنا رتبہ شہاب الدین
غوری کو ملوک اہل اسلام مین حاصل ہوا ہے کسی بادشاہ کو نہین ہوا جب اوسنے

دیکھا کہ سب سپاہ جمع ہو گئی اور بہت بہادر جوان کے بھی بہت ہو گئے ہندوستان میں آیا وہاں
کی ہندوں نے جمع ہو کر اپنی بیر راجاؤں کے ہمراہ بہت فوجیں جمع کیں اور شہاب
الدین سے مقابلہ ہوا یہ لڑائی ہندوستان کی بہت بھاری ہوئی تھی کہ اس لڑائی میں
مسلمان بھاگ گئے اور شہاب الدین کے بھی ایک زخم ایسا آیا کہ وہ بیچ مقتولوں
گر پڑا بھاگ کر اوسکے مصاحبوں نے اوسکو سوار کر کے شہر اچر میں لے گئے وہاں اوسی
جا کر آرام پایا اور لشکر اپنا پھر آراستہ کیا مگر غیاث الدین کے مدد کا امیدوار تھا کہ وہاں سے
بھی فوج اوسکے کمک کو آئی پھر ہندوں سے مقابلہ کیا دونو طرف سے جب مقابلہ ہوا تو
ایک جزیرہ ایسا تھا کہ بیچ میں دریای سندھ کے واقع تھا لیکن پھر سے مسلمانوں نے ہمت
اور جوانمردی کر کی دریا کی پار اوتر کر ہندوں کو مارتے کاٹتے چلے آئے پر چند
کہ مسلمان بھی ہندو کے ہاتھ سے بہت مارے گئے مگر تو بھی اونہوں نے ہندوں کا پنڈ
نہ چھوڑا ہندوستان کے دار السلطنت تک جسکو دہلی کہتے ہیں جا پہنچے وہ شہر سلطان
شہاب الدین نے اپنی ایک غلام کو جسکا نام قطب الدین ایبک تھا مرحمت کیا قطب الدین
مذکور ایک لشکر ہمراہ سپہ سالار محمد بن بختیار کے کر کے تمام شہر اور موضع جو قریب
جوار ہندوستان کے واقع تھے سب اپنی حکومت میں شامل کر لئے یہاں تک کہ چین کی
حد تک پہنچ گئی

بیان وفات پانی حاکم ماردین کا

واضح ہو کہ اسی سال میں حسام الدین تمرتاش بن ایلغازی حاکم ماردین اور
میافارقین کا فوت ہوا اوسے قریب تیس برس کے سلطنت کی کیونکہ وہ اپنی باپ
کی مرنے بعد درمیان ۵۱۶ ہجری کے جیسا کہ اوپر بیان ہوا متولی ہوا تھا
بیٹا اوسکا نجم الدین البی بن تمرتاش بن ایلغازی بن ارتق حکمران ہوا

اب شروع ہوا ۵۴۸ھ ہجری

بیان اخبار غزیون کا اور شکست کہانا سلطان سنجر کا پہر اوسکا قید ہونا

واضح ہو کہ اسی سال مین درمیان ماہ محرم کے سلطان سنجر نے ترکون قوم غز سے شکست کہائی تہی اور قوم غز ایک طایفہ ہے مسلمانون مین سے وہ لوگ ترکستان نے ہین ماوراء النہر مین رہا کرتے تہی جب قوم خطا کی وہ ملک قبضہ مین اگیا انہون نے وہانسی اونکو نکلوا دیا وہ لوگ خراسان مین جاکر بلخ کے نواحے مین مدت تک رہا کئی لبعد ایک عرصہ کی امیر قماج کو جو بلخ کا جاگیر دار معافی کا تہا یہہ سوجہی کہ اونکو ان شہرونمن سے نکالدی ہر چند اوسنے تدبیرین اونکے نکالنی کی کین وہ قوم وہانسی نہ نکلے اسلئے وہ امیر دس ہزار سوار لیکر آپ اون پر جا چڑہا امراء کبار قوم غز کے اوسکے خدمت مین حاضر ہوئے انہون سنے عرض کی کہ حضور کو ہماری یہانسی نکالنے مین کچہہ فائدہ نہین اسلئے خیال محال سے باز اوین ہمکو ان میدانونمین رہنے دیجئی ہم لوگ ہر گہر پیچہے دو سو درہم جمع کرکے آپ کو دیتی ہین اوسنے ہرگز منظور نہ کیا اور اس بات پر مصر ہوا کہ تم یہان سے نکل جاؤ یا لڑو جب وہ لاچار ہوگئے تب سبنے مجتمع ہوکر لڑنا مناسب جانا اس لڑائی مین قماج کو شکست ہوئی وہ بہاگا قوم غز نے اوسکا تعاقب کیا بہاگتون کو مارتے پکڑتی اونکے شہرون تک چلے آئی شہر دنمن اونکے گہس کر تمام بلاد کو ویران کر دیا اور عورتون اور بچے وہان کی باشندونکے گرفتار کئی لوگون کو مار ڈالا مدرسے وہانکی ڈہا دیا فقہا کو قتل کیا اور بڑی بڑی مصیبتین برپا کین — اور قماج بہاگ کر سلطان سنجر

کی خدمت میں حاضر ہوا سب حال بادشاہ سے بیان کیا سحر نے اما لشکر آراستہ کرکے
ایک لاکھ سوار ہمراہ لیکر عربوں کا مقابلہ کیا قوم عرب نے بادشاہ کے پاس ایلچی کی زبانی
اپنا عذر بیان کیا اور کہا جو ہم سے ہوا بادشاہ اوس سے درگذریں ہم اوس کے عوض میں
بہت سا تدارک کردیں گے مگر ہم سے نہ لڑئیے۔ لیکن بادشاہ نے ہرگز نہ مانا اور مرتبا
کی چنانچہ وہ بے آراستہ ہو کر لڑنے پر آمادہ ہوئے بازار رزم گرم ہوا آخر بہادری لڑائی سے
سلطان سحر نے شکست کھائی قوم عرب مارتے پکڑتے اوس کے پیچھے ہوئی سلطان سحر بھاگ
نکلا مگر علاء الدین قماج جسے یہہ بہتر اول پیدا کیا تھا مارا گیا آخر سلطان سحر ساتھ
ہمراہ اپنی رؤسا کبار کے مقید ہوا۔ لیکن اوس قوم نے یہہ اتنا سلوک کیا کہ
حسب رتبت بادشاہ سحر کو قید کیا سب امرا اوس گروہ کے حاضر ہوئے اور زمین کو
بوسہ دیکر بآداب تمام عرض کی کہ ہم آپ کے غلام ہیں آپ ہمارے بادشاہ ہیں
ہم کو آپکی اطاعت بدل و جان منظور ہے دو برس کامل تین مہینے سلطان سحر
اوس قوم کے ہمراہ رہا تھا ایک ہمراہ سلطان سحر کے وہ قوم مرو میں جو کہ دار السلطنت
خراسان کے ہے داخل ہوئے۔ سب اختیار امیر کبیر قوم عرب نے عرض کی کہ یہہ تخت
حضور مجکو عطا فرماویں سلطان سحر نے کہا کہ یہہ دار السلطنت ہے اسکا حد اور
تخت جابر نہیں یہہ کسیکو نہیں ملتے وہ لوگ یہہ سنکر ہنسے مگر عیار کو کینہ پیدا ہو گیا
اور بہت رنج و الم لاحق ہوا جب سلطان سحر اوس قوم کا یہہ حال دیکھا تخت سے اوتر
کر ایک خانقاہ میں کہ وہاں سے جو مرو میں تھے وہاں جا بیٹھا اور سلطنت چھوڑ کر
فقیر ہو گیا۔ قوم عرب یہہ حال دیکھکر خود تمام بلاد سحر پر متصرف و قابض ہوگئی
اور نیشاپور کو لوٹ کر وہاں کے چھوٹے بڑے باشندوں کو قتل کیا اور جو
عالم و فاضل و صالح اون شہروں میں پایا اوسکا سر اوڑا دیا۔ علمائے
جیسے ابن محمد ارسابیدی۔ اور فاسد علی بن مسعود۔ اور قاضی

اور قاضی محی الدین محمد بن یحیے فقیہ شافعی جو کہ اپنے زمانہ کا یکتا اور مثل فقیہ تھا جسکے گھر پر فضلاء شرق و غرب کا لار الگا رہتا تھا اوسکا بھی سر اوڑا یا کہتی ہین کہ خراسان مین کوئی شے اونہون نے کسی کی پاس نہ چھوڑی سب لوٹ لی - مگر ہرات - اور دہستان بسبب مکان پختہ اور مضبوطی ونکے بچ رہی جب سلطان سنجر پر یہہ مصیبت پڑی اور حال سلطنت کا دگرگون ہوگیا تمام اوسکا لشکر ایک شخص غلام سلطان سنجر کی پاس مجتمع ہوا اوس غلام کو ایجابہ کہتی ہین لقب اوسکا موید رکھا گیا موید مذکور نے بادشاہ کا لشکر لیکر نیشاپور - اور طوس - اور نسا - اور ابیورد - اور شہرستان اور دامغان اپنی قبضہ مین کی قوم غز کو وہان سے نکال دیا اور تمام رعایا سے یہہ غلام نیک سیرت سی پیش آیا - اسی طرح سے ایک روز غلام سنجر کا ملک ری کا قابض ہوگیا اوسکو اینانچ - اور ہادی الملوک کہتے ہین اوسکا قدم جم گیا اور شان و شوکت بڑہ گئی

بیان مقتول ہونی عادل بن سلار وزیر الظافر علوی کا

واضح ہو کہ ایک وزیر عادل کو اوسکے پرورش یافتہ بیٹے نے یعنی عباس بن ابی الفتوح صنہاجی نے بسبب سازش اسامہ بن منقذ کے ہلاک کیا عادل مذکور نے عباس مذکور کے والدہ سی نکاح کرلیا تہا جیسا کہ ادہر بیان ہوا یہہ لڑکا وہ کیلکر اپنی ساتہہ لائی تہے اوس کی تربیت اور پرورش عادل مذکور نے بہت اچھی کی تھی اوسنی اوس پرورش کے عوض اوسکو یہہ دیا کہ مارکر برابر کردیا اور آپ اوسکے عادل قائمقام ہوگیا اون ایام مین مصر وزارت اوسکی ...

عبد المومن بادشاہ مغرب کی اور درمیان عرب کی ایک لڑائی ہوئی تہی اوس میں
عبد المومن کی فتح یابی — اور اسی سال میں رجار وسکے حاکم صقلیہ کا خناق کی بیماری
سے مرگیا عمر اوسکی قریب اسی برس کی تہی اور قریب بیس برس کی سلطنت کی اوسکے
مرنے کے بعد بیٹا اوسکا ملیا حکومت کرنے لگا — اور اسی سال درمیان ماہ رجب کے درمیان
برس کے بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم سبکتگین حاکم غزنی کی وفات پائے — بعد اوسکے
بیٹا اوسکا نظام الدین خسرو شاہ نامی اوسکے قایم ہوا — بہرام شاہ کی قریب چہتیس
برس کے سلطنت کے یہ حساب بیس برس لگایا کہ جس روز سے اپنے بہائی ارسلان شاہ بن
مسعود کو درمیان ۵۱۲ھ ہجری کے قتل کیا گویا ابتدا سلطنت اوسکے اوس روز
سے ہے جس روز سے اوسکے بہائی کی قتل اس کی تشکست کہائے درمیان ۵۴۸ھ کی حاکم
اوپر یہاں ہوچکا اسے سال مذکورہ میں بہرام شاہ بہت نیک خصلت آدمی تہا — اور
اسی سال میں فرنگیوں نے شہر عسقلان پر قبضہ پایا تہا — خلفاء مصر اور وزراء
اوس سلطنت کے اس شہر پر ہتیارا اور سلاح جنگ کے مہیا کرکے رکہا کرتے تہی جب یہ
سال آیا اور وزیر عادل مارا گیا اوس وقت سے مصر کی باشندوں کے لڑائی میں
اختلاف پڑگیا فرنگیوں نے عسقلان پر قدرت پاکر محاصرہ کرکے لی لیا اور اسی سال میں
کسان جزیرہ صقلیہ سے آدمیوں کی بہری ہوئے آئیں تہیں اونہوں نے شہر تنیس
کو جو مصر میں واقع ہے لوٹ لیا — اور اسی سال میں ابو الفتح محمد بن عبد الکریم
بن احمد شہرستانی متکلم جو مذہب اشعریہ رکہتا تہا فوت ہوا یہہ شخص علم کلام اور فقہ
میں امام گذرا ہے اوسکے کئی کتابیں تصنیفات سی ایک نہایۃ الاقدام علم کلام
میں — اور ملل و النحل — مذاہب خلق میں — اور مناہج — اور تلخیص الاقسام
لمذاہب الانام — یہہ کتابیں بہت معتبر اور مستند اور مشہور ہیں یہہ شخص درمیان
بغداد کے سنہ ۵۱۰ھ میں آیا تہا مدت اس اوسکے ۹۹ ہجری میں درمیان شہرستان کی

کا ہونی وہین وفات پائی شہرستان نام تین شہرون کا ہی — اول اونمین کا شہرستانہ
خراسان یہہ درمیان نیشاپور اور خوارزم کے ہے نزدیک اور ریتے کی جو متصل
ناحیہ خوارزم کی ہے اسمین کا محمد شہرستانی مذکور ہی اس شہر کو عبداللہ بن طاہر امیر
خراسان نے بنایا تہا — دوسرا شہرستان فارس کے زمین مین ہی — تیسرا شہر ہے اصفہان
مین ہے اوسکو شہرستان کہتی ہین اوس کے اور شہر یہودیہ کے بیچ اصفہان مین واقع
ہی قریب ایک میل کے اور معنی شہرستان کی یہہ ہین (شہر ناحیہ کا) زبان عجم
مین کیونکہ شہر نام شہر کا ہی و استان نام ناحیہ کا ہے

اب شروع ہوا سنہ ۵۴۹ ہجری

بیان مقتول ہونے الظافر کا اور متولی ہونے بیٹے اوس کی فائز کا

اس سال مین درمیان ماہ محرم سنہ ہذا کے ظافر باللہ ابو منصور اسماعیل بن الحافظ لدین
اللہ عبدالمجید العلوے مقتول ہوا — اسکو اوس کے وزیر عباس صنہاجی نے قتل
کیا تہا اسکا سبب یہہ تہا کہ عباس کے ایک بیٹا خوبصورت پری چہرہ تہا اوس کو
نصر کہا کرتے تہے اوس لڑکے کو بادشاہ ظافر بہت پیار کیا کرتا تہا کسی وقت اپنے
سے جدا نکرتا — مؤید الدولہ اسامہ بن منقذ کنانی درمیان ایام وزارت عادل کے
جو ملک شام سے آیا تہا حقیقت مین یہہ شخص مفسد تہا کیونکہ اسی نے عباس کو سکہلاکر
عادل وزیر کو قتل کروایا چنانچہ اوسنے اوسکو مار کر اب اوس کے جائی بحال
ہوا جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے بعد ازان اوسنے عباس کی ہاتہون سلطان
ظافر کو قتل کروایا — حقیقت حال یہہ ہے کہ اوسنی ایک روز وزیر عباس سے

کی پاس آکر یہہ کہا کہ یہاں تمکو کچہہ ننگ و عار نہیں ہے تو ایسی بری بری باتیں سنکر
نہیں رہا جاتا عباس نے کہا کہ وہ کیا بات ہے کہو تو سہی اوسنے کہا کہ سب آدمی یہہ چرچا
کرتے ہیں کہ عباس کا بیٹا نصر بادشاہ سے اغلام کروایا کرتا ہے یہہ سنتے ہی عباس
مذکور کے تن و بدن میں آگ بہڑک گئی اور اپنے بیٹے کو بلوا کر یہہ کہا کہ بادشاہ
تمکو بہت پیار کرتا ہی اوس کی دعوت کرو اور اپنے گہر میں بلالاؤ چنانچہ بادشاہ بموجب
التماس اوس لڑکے کی درخواست میں آکر اوس کی گہر چلا آیا باپ بیٹوں نے ملکر اوس کی
گردنیں ٹکری ٹکری کر ڈالے اور جو اوسکے ہمراہ تہا اوسکو بہی مار کر گہر میں گاڑ کر عباس مذکور
محل شاہی کیطرف گیا ایک خادم بادشاہ کا بہاگ کر آیا تہا اوس سے آگے ہی
محل میں یہہ واردات بیان کی سب عورتیں چوکنّا ہو گئیں عباس نے آتے ہی پوچھا
کہ بادشاہ کہاں تشریف رکہتے ہیں کچہہ عرض کرنا ہے عورتوں نے کہا کہ یہاں آنا تہا
کہاں ہے اوسکو تونے مار ڈالا — کہا کہ بادشاہ کے دو بہائیوں کو بلاؤ اونکا نام یوسف
اور جبرئیل تہا چنانچہ اونکو بہی بلوا کر قتل کیا — بعد ازاں بادشاہ کے بیٹے فایز بنصر اللہ
ابو القاسم عیسے بن الظافر اسمعیل کو دوسرے روز اسے کندہی پر چڑہا کر لایا اس
لڑکے کی عمر پانچ برس کے تہے اوس کو لاکر تخت پر بٹہلایا سب آدمیوں نے اوس کی بیعت کی
اور عباس نے جو کچہہ مال گراں بہا محل شاہی میں پایا سب جواہر نفیسہ اور متاع بے بہا اپنے
گہر میں بہجوا دیے — جب عباس نے یہہ کام کیا تمام رئیس اکٹہے ہو کے آدمیوں اور سردار
اوس سے دل میں انتقام ہوئے — اون ایام میں طلایع بن رزیک درمیان شہر
اس حیثیت کے حکومت کرتا تہا اوس کے پاس محل کے عورتوں اور بیگموں نے یہہ حال
کہلا بہیجا اور کہا کہ تو ہماری اسوقت میں مدد کر وزیر خونخوار نے یہہ نوبت
کر رکہی ہے — یہہ شخص بہت شجاع آدمی تہا اوس نے فوج آراستہ کر کے عباس پر
چڑہائی کی — عباس یہہ خبر پاکر جمیع مال نفیسہ اور جواہرات شاہی ہمراہ لیکر

لیکر ملک شام کیطرف بہاگ گیا وہ ابہی راہ ہی مین تہا کہ فرنگیون نے اوسکو پکڑ کر سب
مال اوسکا لوٹ کر اوسکو مار ڈالا اور اوس کے بیٹے نصر کو بہی گرفتار کرلیا۔ طلایع
بن ازبک جب مصر مین آیا اوسکو عہدہ وزارت مفوض ہوا اور لقب اوسکا ملک صالح
رکہا گیا صالح مذکور نے فرنگیون کے پاس بہت روپیہ اور مال دیکر کے آدمی بہیجکر
نصر بن عباس لینے اوس لڑکی متعلم کو لیکر قتل کیا اور سامہنی دروازہ زویلہ کی ہولی دی
۔ اور اسامہ بن منقذ یہہ بہی عباس کے ہمراہ بہاگ گیا تہا جب عباس مارا گیا وہ جان
بچاکر ملک شام کو بہاگ گیا۔ جب صالح بن ازبک مستقل وزیر ہو گئی اونہونے بہی دیار
مصر ہی مین لوٹ اور قتل کا بازار گرم کرکے امرا رکبار کو قتل کیا اور بلاد بعیدہ
تک لوگون کو نیست و نابود کرتا ہوا چلا گیا اوسنے اسطرح پر تباہی و بربادی کے

بیان محاصرہ ہونی تکریت کا

اس سال مین مقتفی لامر اللہ خلیفہ نے لشکر بغداد سے جمع کرکے تکریت کا محاصرہ کیا
اور چند توپین بہی وہان لگائین لیکن فتح نکرسکا لاچار ہوکر مراجعت کی

بیان فتح کرنی نور الدین محمود بن زنگی کا شہر دمشق کو اور لے لینا اوس شہر کا وہان کے حاکم مجیر الدین ابق بن محمد بن بوری بن طغتکین سے

جبکہ فرنگیون نے شہر عسقلان فتح کرلیا وہ اسکی نواحی مین تغلب کرنے لگے یہانتک
کہ اونہونے ہر ایک غلام اور لونڈی کو جو قوم نصاری سے خدمت مین مسلمانون
کی ہاتہہ چہوڑنی شروع کردین اور یہہ نوبت پہنچی کہ جو کوئی باندی فرنگن یہہ چاہتی کہ اپنے

مال بازاروں میں جاری پایا جائے جاہر کے پاس جاؤ وہ یہانتک چلے جائیں رہبر دستے ہیں ہے وہ چھوڑ دیتے اور دمشق سے نکالدیتے ہیں ـــ یہہ حال سنکر نورالدین کو یہہ خوف دامنگیر ہوا کہ ایسا نہو رفتہ رفتہ فرنگی دمشق پر قابض ہو جائیں اسلئے نورالدین باشندگان دمشق کو خطوکتابت کرکے مائل میں آپنے ساتہہ گانٹھ لیا جب اوسکو اطمینان رعایا کیطرف سے ہوگئی لشکر لیکر وہاں کا محاصرہ جا کیا رعایا نے باب شرقی اوسکے آنے کو کہول دیا اوس دروازہ سے وہ شہر میں داخل ہوا داخل ہوتے ہی تمام شہر پر قبضہ کرلیا ـــ مگر مجیرالدین وہاں کا حاکم قلعہ میں محصور ہو گیا نورالدین نے اوسکو جاگیر کہ دیکے کئی ازانجملہ شہر حمص تہا اس اقرار پر وہاں سے اوسکو نکالا مجیرالدین نے وہ قلعہ بہی نورالدین کی حوالہ کیا اور آپ حمص میں چلا گیا مگر نورالدین نے باوجود اقرار کے حمص اوسکو نہ دیا عوض اوسکے بالس دیا وہ راضی نہوا اسلئے مجیرالدین عراق کیطرف جاکر بغداد میں قریب نظامیہ کے ایک گھر میں جاکر رہنے لگا یہانتک کہ وہیں وفات پائی ـــ اوراسی سال میں یا اوسکے بعد ایک سال میں نورالدین نے قلعہ تل باشر فرنگیوں سے چھین لیا

اب شروع ہوا ۵۴۹ ہجری

اور اسی سال میں خلیفہ مقتفی نے دقوق پر جاکر اوسکا محاصرہ کیا لیکن جب اوسکو خبر پہنچی کہ موصل کا لشکر مقابلہ کو چل لیا ہی سستی تابع اس خبر کی وہ الٹا ناکام کوچ کر گیا ـــ اوراسی سال میں قوم غز نے بیشاپور میں تلوار رکہتے کہتی ہیں کہ اوسکے ساتھ سلطان سنجر ہے مقید تہا وہ برائے نام بادشاہ تہا حقیقت میں قوم غز جو جاہتی تہی سو کرتے تہے مگر اوسکی کہانے کے واسطے جو طعام ملتا تہا کچہہ تہوڑا سا کہا کر باقی رکہہ چھوڑتا تہا اسواسطے کہ شاید دوسرے وقت کوئی دیگا نہ دی اس سے معلوم ہوا کہ

کہ بادشاہ کے طرف کچھہ التفات نکرتے تہے اوس کی کہانے پینے کی خبر گیری مین قصور کرتے رہتے تہے

اب شروع ہوا ۵۴۹ھ ہجری

اس سال مین باشندگان افریقہ نے جس فرنگی کو اپنی ملک مین پایا فورًا اسپر اوٹہ آیا اور سب کو قتل کر ڈالا تہا — اور لشکر عبدالمومن کا بونہ پر جاکے قابض ہوگیا اور تمام افریقیہ کے باشندے فرنگیوں کے حکم سے سوائے مہدیہ — اور سوسہ کے نکل گئے — اور اسی سال مین زین الدین علے کوجک نے قطب الدین مودود بن زنگی بن اقسنقر حاکم موصل کی نائب کو پکڑ لیا تہا اوسکا نام سلیمان شاہ بن سلطان محمد بن ملک شاہ سلجوقے تہا — سلیمان مذکور بغداد مین آیا وہان اوس کے نام کا خطبہ درمیان اس سال کے پڑہا گیا خلیفہ مقتفے نے اوسکو خلعت اور شمشیر مرحمت کے سلطنت کا ٹرتلا اوس کے گلے مین موافق عادت بادشاہون کے ڈالا وہانسے خلیفہ بغداد کا لشکر لیکر بلاد جبل کے فتح کرنیکو جاتا تہا راہ مین اوس کے چچا کا بیٹا سلطان محمد بن محمود بن محمد بن ملک شاہ اوسسے لڑا — سلیمان شاہ کو شکست ہوئی وہانسے بہاگا ہوا بغداد جاتا تہا جب شہر وزیر نہچا علے کوجک نے موصل کا لشکر بیجا کر اوسکو پکڑکر درمیان قلعہ موصل کے عزت کی ساتہہ قید کیا پہر جو ہوا وہ ہم درمیان ۵۵۱ھ ہجری کے بیان کرینگے انشاالله تعالے

بیان وفات خوارزمشاہ کا

اس سال کے نوین تاریخ ماہ جماد الاخر مین خوارزمشاہ اتسز بن محمد بن انوشتکین فوت ہوا اوسکو بیماری فالج کی تہے ادویہ حارہ کے استعمال کرنے سے اور بہی مرض بڑہ گیا اس سبب سے فوت ہوا اوس کے پیدایش ماہ رجب ۴۹۰ھ ہجری

میں ہوئے وہ نیک خصلت آدمی تہا بعد اوس کے وفات کے بیٹا اوسکا ارسلان بن اطسیز بادشاہ ہوا — اسی سال میں ملک مسعود بن قلیج ارسلان بن سلیمان بن قطلمش بن ارسلان بن سلجوق حاکم قونیہ وغیرہ بلاد روم کے لاسے وفات پائے اوس کے بعد بڑے کی بیٹا اوسکا قلیج ارسلان بن مسعود بن قلیج ارسلان مذکور وارث سلطنت ہوا

بیان بہاگ جانی سلطان سنجر کا قید قوم غزسی

اسی سال میں درمیان ماہ رمضان کے سلطان سنجر بن ملکشاہ قوم غز کے قید سے بہاگ کر قلعہ ترمذ میں گیا — بعد اوسکے ترمذ سے طرف جیحون کے گیا وہاں سے اپنی دار السلطنت مرو میں درمیان ماہ رمضان سنہ ۵۵۱ کے جا پہنچا اوسی مدت قید جہٹی جمادی الاول سنہ ۵۴۸ سی رمضان شریف کے بیچ ۵۵۱ ہجری تک تہی — اور اسی سال میں عبد المؤمن بن علی نے اپنے بیٹے محمد کے ولی عہد ہونے کی لوگوں سے بیعت کروائے کیونکہ اوسکے بعد بادشاہ ہونے کی خبر ابو حفص عمر کے بیچ تہی یہہ شخص اصحاب ابن تومرت سے تہا وہ ہر موحدین میں بہی بڑا تہا اوسی اپنی نفس کا خلع کرکے عبد المؤمن کی بیعت کرلی تہی — اسی سال میں عبد المؤمن اپنی اولاد کو شہر وںپر عامل کردیا تہا چنانچہ اپنی بیٹے عبد الله کو بجایہ اور اوسکی مضافات پر عامل مقرر کیا اور اپنی بیٹے ابو سعد کو سبتہ اور جزیرہ الخضرا اور مالقہ وغیرہ پر کیا — اور اسی سال میں ملک محمد بن سلطان محمود سلجوقی نے بہت سے لشکر لیکر بغداد پر آیا اور اوسکا محاصرہ کیا اور بہت لڑائے ہوئے مگر خلیفہ مقتفی قلعہ میں جا بیٹہا اور حصار کے واسطے سامان کیا یہہ امر بغداد کے باشندوں پر گراں گذرا ملک محمد محاصرہ کئے ہوئے تہا کہ اوسکے پاس یہہ خبر آئی کہ اوسکا بہائی ملک شاہ بن سلطان محمود — اور ایلدگز حاکم بلاد ارانکا — اور بہراہ اوسکے ملک ارسلان بن ملک طغرل بن محمد ہمدان میں آگئے ہیں (ذکر مذکور رہا ہو کہ ایلدگز ارسلان مذکور کا تہا) یہہ خبر

خبر سنکر ملک محمد نے بغداد سے اونکی طرف چوبیسوین تاریخ ربیع الاول ۵۵۱ھ ہجری کو
کوچ کیا — اور اسے سال مین بغداد جلائے گئی اصطبل شاہی — اور گاؤخانہ —
اور شتر خانہ — اور خرابہ ابن جردہ — اور ظفریہ — اور زنانہ خانہ اور
دار الخلافت — اور باب الازج — اور بازار شاہی وغیرہ سب پہنک کر خاک
سیاہ ہوگیا — اور اسے سال مین ابو الحسن خل شیخ شافعیونکا درمیان بغداد کے
جو کہ شافعے کی یارون مین سے تہا اور عالم با عمل تہا فوت ہوا — اور زین الآمدی
شاعر جو باشندگان نیل سے درمیان طبقہ غزی دار جانی کے تہی وہ بہی فوت ہوا
اوس کے عمر نوی برس سی زیادہ تہی — اسی سال مین مظفر بن محماد حاکم بطیحہ مقتول
ہوا اوسکو حمام مین قتل کیا تہا اوس کے بعد بیٹا اوسکا والی حکومت ہوا — اور
اسی سال مین حکیم ابو جعفر بن محمد بخاری اسفراین مین فوت ہوا اور وہ علوم فلسفہ کا
بڑا عالم تہا — اور اسی سال مین الوا الواجلے شاعر مشہور فوت ہوا

اب شروع ہوا ۵۵۲ھ ہجری

بیان اون زلزلونکا جو ملک شام مین آئی اور بیان بنی منقذ حاکمان شیزر کا نا مالک ہونی نور الدین کی شیزر پر

واضح ہو کہ اس سال مین درمیان ماہ رجب کے ملک شام مین بڑی بہاری زلزلے
ایسے توے آئی کہ شہر حماۃ اور شیزر — اور حمص — اور گرجستان کے
قلعے — اور طرابلس اور انطاکیہ وغیرہ گرکر مسمار و منہدم ہوگئے اور جو
شہر اونکے قرب وجوار مین تہا اونکی یہانتک نوبت پہنچی کہ فصیلین اور قلعے
سب بسبب کثرت زلزلون سے گر پڑی — نور الدین محمود بن زنگی سے بن آتے

اوسوقت اوسے ایک مقام جب دلخواہ اوس زلزلے کے تدارک کے واسطے نوابا
ہر چند کہ سلطان اون دنوں میں صاف لیے کوئی اوسکا مانع نہیں تہا اگر جاتا
تو وہ شہر منہدم ہو رہا اسے قبضہ میں کر لیتا مگر اوسکا اون ایام میں فرنگیوں سے جو
مقابلہ ہو رہا تہا یہہ امر اوس کے مانع آیا کہتے ہیں کہ اِسی زلزلوں کے سبب جو قلعی
ٹوٹ گئے اور گر پڑے اونکے نیچے خلق بیشمار دب کر مر گئے تہی — اس بات پر قیاس
کیجئے کہ ایک معلم مکتب میں بیٹہا ہوا لڑکے درمیان شہر حماۃ کی پڑہا رہا تہا معلم سب لڑکوں
کی مکتب سے اوٹہکر باہر آیا زلزلہ جو آیا مکتب کے چہت لڑکوں پر آ رہی سب دب کر مر گئی
وہ معلم یہہ بیان کرتا ہے کہ اون لڑکوں کا کوئی بے وارث میرے پاس نہ پوچہی آیا
کہ ہمارا لڑکا کیا ہوا ایسے وہ بے ایسی مکانوں میں دب کر مر گئی تہی اس پر قیاس کرنا چاہئے
کہ کتنے لوگ مری ہوں گے — جب قلعہ شیزر اس زلزلہ سے ویران ہو گیا اور فصیل
اوس کے گر پڑے تب کسی امیر نے جو امراء نور الدین سے تہا اوسکا تدارک یہہ کیا
کہ اوس جزیرہ کو وہ شہر نور الدین کو دیدیا نور الدین نے اوسکی فصیل پہر کر تعمیر
کروائے — یہہ شہر شیزر بنی منقذ کنانیوں کا تہا ایک دوسرے کی پیچہے بطور وراثت
اوس پر حکومت ایام صالح بن مرداس سے کرتی چلے آئے ہیں — ابن اثیر درمیان
کامل کے یہہ ذکر کرتا ہی کہ بنی منقذ مذکور بن ایام صالح ابن مرداس کی مین شیزر پر
حاکم ہوئے — صالح ابن مرداس حلب کا بادشاہ درمیان ۴۱۷ ہجری کے تہا
اوس کے سلطنت ۴۲۰ میں پوری ہوئی تہی — اور سوا ابن اثیر کے یعنی مثل
قاضی شمس الدین ابن خلکان اور قاضی شہاب الدین ابن ابی الدم الحموی
وغیرہ کے اس کی خلاف بیان کرتے ہیں ہم ہے اونکا مقولہ بطور اختصار
بیان کرکے پہر اپنے قول کیطرف جو ابن اثیر کہتا ہی رجوع کریں گے — واضح
ہو کہ یہہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ درمیان ۴۲۰ ہجری کی بنی منقذ شیزر کے

کی حاکم ہوئے تہی اونہون نے یہہ شہر رومیون سے لیا تہا — ابن الدم حموی یہہ کہتا ہی کہ وہ
شخص اونہین کا جسنی اوسکو فتح کیا علی بن مقلد بن نصر بن منقذ تہا وہ اپنے قول کے یہہ
دلیل لاتا ہے کہ اوس کے ہاتہہ کا نامہ محتوی شرح حال اوسکیا بغداد مین آیا تہا اوس
نامہ مین بعد بسملہ کے یہہ لکہا ہوا تہا کہ — یہہ نامہ قلعہ شیزر رضا تہا اللہ سی بہیجتا ہون (یہہ
سرنامہ تہا عبارت نامہ کا ترجمہ یہہ ہے) فتح دی مجکو اللہ تعالےٰ نے ایسی قلعہ مضبوط عظیم
کی کہ آج کی دن تک کسی لشکر کو ایسی فتح نصیب نہین ہوئی ہماری زمانہ مین — جب
مینی حقیقت حال اِس امر کے دریافت کی تو مینی پہچانا کہ اِس امت کا مین ہاروت ہون
— اور جنون اور شیاطین مرد دون کی حقمین سلیمان ہون — مین مرد کو اوسکے
جورو سے علیحدہ کر دیتا ہون — چاند کو اوس کے مقام پر سے اوتار لاتا ہون —
مین ابو النجم ہون بال میرے شعر میری ہین — جب مینی اِس قلعہ کو دیکہا تو جانا یہہ
امر ایسا دشوار ہی کہ عقل عاقلون کے کہو دیتا ہی — کیونکہ وہ قلعہ ایسا ہی کہ تین
ہزار مرد مع اہل و عیال اور مال کے اوسمین بخوبی رہ سکتے ہین اور پانچ عورتین بہی
اوس کی محافظت کر سکتے ہین مینی یہہ حکمت کی کہ ایک ٹیلا جو درمیان اوس کی اور
قلعہ روم کے واقع ہے جو مشہور بنام الجراص کے ہی اوس ٹیلی کو تل الجسر بہی کہتی
ہین اوسپر مینے ایک قلعہ بنایا وہان اپنے اہل و عیال اور کنبہ کو لا کر رکہا — پہر بزور
شمشیر مینے رومیون سے وہ قلعہ لے لیا — اور باوجود اِس فتح کے جتنی رومی
اوسمین تہے اون پر مینے احسان اور اکرام ہی کیا چنانچہ اونکو اپنی اہل و عیال اور
کنبہ مین اونکو ملا لیا — اور اونکے سورون کے ریوڑ مین اپنی بکریون کے ہمراہ
چرنی کو چہوڑ دیا — اور اونکی ناقوس ہمراہ اذان کی بجوائی جب اہل شیزر
نی یہہ فعل میرے دیکہی — میری ہمراہ مل جل گئے سب بہول گئے چنانچہ آدہی
نصاری میری ساتہہ ہو گئے اونکی اکرام اور اعزاز مین واسطے ملانیکی اور

تالیف قلوب کے میں بہی کمی نہیں کی ۔ بعد ازاں یہہ ہوا کہ مسلم بن قریش عقیلی نے
وہاں جاکر باشندگان شیزر میں سے قریب بیس مردوں کے مار ڈالے جب مسلم وہاں
سے پہرا او بہولے بہٹکتے ورثے مرضا قلعہ مجکو دیدیا ۔ یہہ خلاصہ اس حال کا ہے
جو قاضی شہاب الدین مذکور نے اپنی کتاب میں لکہا ہی اوس کے بیان میں اور ابن اثیر
کے بیان میں بڑا تفاوت ہی ۔ کیونکہ ابن اثیر کہتا ہے کہ امام صالح ابن مرداس
میں وہ حاکم ہوئے یہہ قبل ۴۷۴ ہجری کے ہوا ۔ اور بموجب قول قاضی شہاب الدین
وغیرہ کے ۴۷۴ میں اون کی قبضہ میں آیا جو حقیقت حال دیکہی وہ کہی گئے واللہ اعلم
بالصواب ۔ مگر رائے ناقص میں یہہ آتا ہے کہ وہ جو ابن اثیر نے لکہا ہے وہ اولا
ہی ۔ کیونکہ شہر حماۃ ۔ اور شیزر ۔ دونو عبیدہ بن الجراح رضی نے فتح کئی
تہی جب سے ملک شام مسلمان کے قبضہ میں تا حدود ۴۹۱ ہجری کے رہا کیونکہ اس
سال میں سبب اس کے کہ مسلمان آپس میں ایکدوسرے سے لڑہتے رہتے تہے فرنگیوں
نے اکثر شام پر قبضہ کرلیا تہا مگر یہہ بیان نہیں ہوا کہ وہ شیزر پر بہی قابض ہوگئی
تہی یا نہیں اب ہم کلام ابن اثیر کے طرف رجوع کرتے ہیں وہ کہتا ہی کہ جب ملک
شیزر نصر بن علی بن منقذ کے زیر حکومت ہوگیا وہ تا ایام وفات یعنی ۴۹۱ ہجری
تک حکومت کرتا رہا جب وہ مرنے لگا اوسنے چاہا کہ اپنے بہائی مرشد بن علی
کو قلعہ شیزر کا حاکم بنادوں مرشد نے کہا کہ قسم خدا کی میں حاکم نہ ہونگا کیونکہ
جب دنیا میں داخل ہوا ہوں اوسی طرح ننگے ہاتہوں جاؤنگا مجکو حکومت
نہیں چاہئے جب اوسنے نہ مانا اوسوقت نصر مذکور نے اپنے چہوٹے بہائی سلطان
بن علی کو متولی کیا مرشد مذکور نے مدت تک اپنے بہائی سلطان بن علی سے
نباہ اچہی طرح سے کی مگر جبتک کہ سلطان مذکور کے اولاد نہ ہوئی کیونکہ مرشد کی لڑکے
تہے اور تعریف سلطان مذکور کے اولاد نہ ہوتے تہے مل جل رہتا تہا جب سلطان مذکور کے

بیٹی اولاد پیدا ہوئے مفسدون نے اوس کے دل مین یہہ دغدغہ ڈالدیا کہ بعد مرشد
کی ایسا نہ ہو کہ اوسکی اولاد تمہاری اولاد سی عداوت کری کیونکہ مستحق ریاست کے
واقع مین مرشد تھا یہہ بات سلطان کے دل مین ہوگئی مرشد سی سواوس کے اولاد سے
بغض اور کینہ رکہنی لگا یہہ بغض تا وفات مرشد یعنی سنہ ۵۳۱ ہجری تک پردہ اخفا مین
رہا جب وہ مرگیا سلطان مذکور نے اوس کے اولاد سی وہ عداوت بارنیہ ظاہر کی
اور دشمنی اونسی کرنے لگا اصلی اوس کے اولاد نی شیزر کا رہنا چھوڑکر متفرق ہوگئے
چنانچہ اکثر آدمی مرشد کے اولاد سے نور الدین محمود بن زنگی کی خدمت مین جا کے
اپنی چچا کی شاکی ہوئے نور الدین کو اس بات کی سننے سے غصہ آیا لیکن بسبب اسکے
کہ وہ فرنگیون سے جہاد کررہا تہا اوس کی غصہ کا کچھہ تدارک نہ کرسکا یہانتک کہ
سلطان مذکور سبہی مرگیا اور اوسکی اولاد والی ریاست ہوگئی - جب اس سال مین
زلزلہ عظیم آیا وہ قلعہ گرکر ویران ہوگیا اور کوئی شخص بنی منقذ مین کا جو وہان رہتے
تھی جیتا نہ بچا - کیونکہ اوس قلعہ کے حاکم نے اپنی بیٹی کا ختنہ کیا تہا اس تقریب سے
سب بنی منقذ اوس کی شادی کی تقریب مین آئی جب سب داخل خانہ ہوچکی فوراً
بسبب زلزلہ کے وہ گہر سب پر گرپڑا سب دب کر مرگئی رہی سہی سب قلعہ کی نیچی دب
گئی کوئی بہی وہان جیتا نہ بچا کہتی ہین ایک شخص اولاد ابن منقذ سے حصان کی دروازہ
کی طرف دوڑا تہا چوبدار نے جو دروازہ پر تہا اوسکو نکلنے نہ دیا اوسنے ایک کو جا کر تو
کاٹا اوس کے دیکر اوسکو تاڑ ڈالا جب کوئی وہان کا وارث نہ بچا نور الدین
نی وہ شہر اور قلعہ لے لیا

بیان وفات بانی سلطان سنجر کا

واضح ہو کہ ماہ ربیع الاول سنہ ہذا مین سلطان سنجر بن ملک شاہ بن الب ارسلان

بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق سبب بیماری قولنج اور اسہال کے فوت ہوا یہہ ایس
اوس کے بیمار ہونے میں درمیان ۵۵۲ ہجری کے ہوئی شہر مرو میں جو خراسان کی دار السلطنت
ہے اکثر رہا کرتا تہا ابتدا حال میں وہ ہمراہ اپنے بہائی سلطان محمد کے خلیفہ مستظہر کی خدمت
میں حاضر ہوا تہا محمد مذکور مر گیا۔ سنجر کے نام کا خطبہ پڑہا گیا اور سب نے اوس کی اطاعت
مان لی چالیس برس تک اوس کی ریاست رہی قبل اس کی اوسکا خطاب ملک تہا بیس
برس تک یہی خطاب رہا ہر روز اوسکے ترقی ہوتی ہوتی رہی یہاں تک کہ اوسکو قوم غز
نے جیسا کہ اوپر بیان ہوا قید کیا جب اوسکے قید سے چہوٹا قریب تہا کہ پہر اوسی
طرح سے اوس کی سلطنت اور حکمرانی ہو جاتے کہ اجل کے پنجہ میں مقید ہوا یہہ دبتا
ست ہیبت اور سے تہا ہر ایک شخص کو اوس کی صورت سے خوف آتا تہا اوس کے وقت
میں تمام شہروں میں امن ہو گیا جب اوس کے مرنے کی خبر بغداد میں پہنچی اوسکا خطبہ موقوف
ہوا۔ اوسنے مرنے کے وقت اپنے بہانجے ملک محمود بن محمد بن بغرا خان کو تخت پر
بٹہلا دیا وہ قوم غز سے ڈرتا ڈرتا تخت پر بیٹہا۔ اور اسی سال میں ابو سعید بن
عبد المومن نے پہر غرناطہ پر جو اندلس کا شہر ملثمین سے چہین کر اپنے قبضہ میں کر لیا تہا
اس شہر سے حکومت ملثمین کی جاتی رہی اور سوا جزیرہ میورقہ کے اونکی
تحت حکم کچہہ نہ رہا بعد ازاں ابو سعید درمیان جزیرہ اندلس کے گیا وہاں شہر
مریہ فتح کیا یہہ شہر فرنگیوں کے قبضہ میں دس برس سے تہا۔ اور اسی سال میں نور الدین
نے بعلبک کو فتح کیا یہہ شہر ایک شخص ضحاک بقاعی سے جو کہ باشندگان بقاع
سے تہا اوس نے لیا تہا وہ بقاعی حاکم دمشق کیطرف سے اوس پر حکومت کرتا تہا
جب نور الدین نے دمشق کو بہی فتح کیا اوس وقت یہہ ضحاک مذکور کو بعلبک
پر حاکم کر دیا۔ اور اسی سال میں خلیفہ مقتفی نے کعبہ شریف کا دروازہ جو
جو سے تہا اوکہڑوا کر اپنا تابوت اوس کے لکڑی کا طیار کروایا اور وصیت

کی کہ مجکو اس تابوت مین رکہہ کر دفن کرنا مگر اس حرکت کے عوض ہیرا وسنے ایک دروازہ سونے چاندیکے کام کا بنواکر کعبۃ اللہ مین لگوا دیا ـ اور اسی سال مین محمد بن عبد اللطیف بن محمد خجندی رئیس اصحاب شافعی کا درمیان اصفہان کی فوت ہوا یہہ شخص بہت ذی عزت اور مرتبہ نزدیک سلاطین کے رکہتا تہا

اب شروع ہوا ۵۵۱ھ ہجری

اس سال مین ملک شاہ بن سلطان محمود سلجوقے نے ـ شہر قم اور قاشان کا قصد کیا وہان جاکر دونو شہرون کو لوٹ لیا ـ ملکشاہ کا بہائی سلطان محمود بن محمود بعد کوچ کرنے حصار بغداد سے جو بہت بیمار ہوگیا تہا اوس کے اپنی بہائی ملک شاہ کی پاس ایلچی بہیج کر یہہ کہلا بہیجا تہا کہ اون شہرون کو اب نہ لوٹیے مجکو اپنا ولی عہد یہان کا مقرر کر دیجئے ملک شاہ نی ہرگز نہ مانا بعد ازان ملک شاہ خورستان مین جاکر وہان کا حاکم شملا ترکا سنے کو نکالکر اپنا قبضہ خورستان مین کر لیا ـ اسی سال مین یحیے بن سلامہ بن حسن ہیٹی میارفارقین مین وفات پائے یہہ شاعر بنام خصافی شاعر مشہور تہا مگر شیعہ مذہب مین تہا

اب شروع ہوا ۵۵۲ھ ہجری

بیان فتح مہدیہ کا

واضح ہو کہ درمیان اس سال کے عبد المومن نے شہر مہدیہ پر نزول اجلال فرماکر بروز عاشورا ۵۵۲ھ ہجری مین یہہ شہر فرنگیون سے چہین لیا اور تمام افریقیہ پر حاکم ہوگیا فرنگی اس شہر مہدیہ پر درمیان ۵۴۳ھ ہجرے کے قابض ہوئے تہے اوہون نے وہ شہر حسن بن علے بن یحیے بن تمیم صنہاجے سے چہین لیا تہا

اوسکے قبضہ میں اسی سال تک رہا چنانچہ اسی سال میں اسسے عبدالمومن نے لیا اس حساب سے معلوم ہوا کہ فرنگیوں کے تحت تخمیناً بارہ برس رہا عبدالمومن نے وہ شہر فتح کرکے خوب انتظام وہاں کا کیا اور وہاں اپنے طرف سے ایک نائب اپنے مصاحبوں میں سے مقرر کرکے ہمراہ اوس کے دخیل کار حسن بن علے صاحب کو بھی جو کہ وہاں کا اول رئیس تہا مقرر کرکے بیجا دیسے سلاطین بجایہ کیطرف کوچ کیا بعد ازاں عبدالمومن کے پاس وہ شخص آیا جسکا اوپر ذکر ہوا وہ بہت عزت اور اکرام سے اس سال تک اوس کے پاس رہا چنانچہ آخر کو عبدالمومن نے ہدیہ اسکو دی اور دروازہ اوس کے اور بیکا بات اوسہر اوسکو دیکر عرب کے طرف کوچ کیا

بیان وفات سلطان محمد کا

اسی سال میں سلطان محمد بن محمود بن محمد بن ملک شاہ سلجوقے درمیان ماہ ذی الحجہ جو بغداد کا محاصرہ کئے ہوئے تہا بیچ احوال میں گرفتار ہوا — کہتے ہیں کہ بغداد سے اوسیے جب مراجعت کی اوسکو سل کے بیماری لاحق ہوئے اوس کے باعث ہمدان کے دروازہ پر جان بحق ہوا ابتدا اس اوس کے ماہ ربیع الآخر ۵۲۲ ہجری میں ہوئی ہے وہ نیک خصلت سمجھ عقلمند آدمی تہا جو نکہ ایک بچہ بہت صغیر سن تہا بوقت اپنے وفات کی اوس لڑکے کو اقسنقر احمد یلی کی سپرد کردیا تہا اور اوس سے یہہ کہا تہا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ اس بچے کے یہ لشکر کثیر مطیع نہ ہوگا آپ کی پاس یہہ میرے امانت ہے اس لڑکے کو لیکر اوس کی ملک میں آپ تکلیف کرکے جائیگا — چنانچہ اقسنقر نے اوس لڑکے کو ہمراہ اپنے لیکر بلدہ مراغہ کو کوچ کیا لیکن سلطان محمد کے مرنے پر کئی فریق لوگوں کے ہوگئے بعضوں نے اوسکے بھائی ملک شاہ کی خواہش کے اور بعضے سلیمان شاہ بن محمد بن ملک شاہ بن

بن الب ارسلان کی مطیع ہوگئے یہہ شخص موصل مین قید تہا اس کے مطیع بہت سے تہے۔ بعضے یہہ چاہتی تہے کہ ارسلان بن طغرل جو ہمراہ دکز کے تہا وہ بادشاہ ہو۔ لیکن بعد مرنے محمد مذکور کے اوسکا بہائی ملک شاہ اصفہان مین جاکر قابض ہوگیا

بیان بیماری نورالدین کا

اسی سال مین نورالدین بن زنگے بہت سخت بیمار ہوا تہا لوگون نی یہہ خبر اوڑادی کہ نورالدین قلعہ حلب مین مرگیا یہہ حال سنکر اوس کے بہائی امیر میران بن زنگے نی اپنی ہمراہ بہت بڑی جمعیت آدمیون کی کرکی قلعہ حلب کا محاصرہ کیا۔ اون ایام مین شیرکوہ حمص مین تہا یہہ شخص امیر کبیر امراء نورالدین سے تہا وہ بارادہ استیلاء دمشق پر جا پڑا دمشق مین نجم الدین ایوب بہائی نورالدین کا تہا اوسنے اوسی کہا کہ یہہ تہلکہ برپا کرنا بہتر نہین ہے مصلحت یہہ ہی کہ تو حلب مین جا اگر نورالدین زندہ ہی تو ایسے وقت مین اوس کی خدمت مین تیرا حاضر ہونا از بس اولے ہی۔ اور اگر وہ مرگیا ہو تو ہم دمشق مین موجود ہین جو تیرا ارادہ ہوگا تیرے حسب خواہش تعمیل کی جائی گے شیرکوہ کو یہہ نصیحت پسند آئی وہ حلب مین اوسنی نورالدین کو ایک کہڑکی مین قلعہ حلب کے بیٹہا ہوا دیکہا سب لوگون نے نورالدین کے صورت دیکہہ کر امیر میران مذکور کا ساتہہ چہوڑ دیا پہر وہی بندوبست جو سابق تہا بدستور ہوگیا

بیان اخبار یمن کا

نقل کیا جاتا ہی تاریخ یمن سے جو عمارہ کی تصنیف سے ہی واضح ہو کہ اسی سال مین علی بن مہدی نے ملک یمن کو اپنی قبضہ مین لاکر بنی نجاح کی ریاست وہان سی دور کردی تہہ جیسا کہ ہم درمیان ۵۱۲ ہجری کے بیان کر چکی ہین حال یہہ ہی کہ

علی بن مہدی مذکور قوم حمیر سے ایک گانوں سے عمرہ کا رہنے والا ہی یہہ گانوں زبید کے سواحل میں شمار کیا جاتا ہی—
اوسکا باپ یعنے مہدی مذکور ایک مرد صالح تھا اوسکا بیٹا بھی اوسی باپ کے طریقہ پر چلتے اور نیک بختی اور
عزلت اور پرہیزگاری میں مرد اوسکا رہا ابتدا حال یہہ ہی کہ اول وہ حج کو گیا اور
عرب اور عراق عجم میں جاکر ایک مشہور شہر میں مقیم ہوا — پھر اوسنے پیشہ وعظ اور
نصیحت کا اختیار کیا کیونکہ وہ خوبصورت اور فصیح اور عالم علم تعبیر کا بھی تھا بہت
کچھ اوسکو یاد تھا اور آیندہ کی بھی کچھ کچھ باتیں بتاتا تھا پھر وہ سچی ہوجاتی تھیں یہہ حال
دیکھکر لوگ اوسکے بہت تابع ہوگئے اور اوسکے محنت کا ثمرہ یہہ حاصل ہوا کہ بہت گروہ
جلو کے اوسکے ساتھہ ہوگئے جب اوسنے دیکھا کہ میری ہمراہ جمعیت آدمیوں کی بہی ہوگئی
ہی پہاڑوں میں گیا سنہ ۵۴۱ ہجری تک اقامت جبال کی اختیار کی — بعد ازاں
اپنی ملکوں کو مراجعت کی — اکثر اپنے وعظ میں وہ یہہ کہا کرتا تھا کہ ای لوگو وقت
نزدیک آیا اب جو میں تمکو کہہ رہا ہوں اوسکو اپنی آنکھوں تم دیکھہ لوگے پھر پہاڑوں
جاکر ایک قلعہ میں گیا جسکا نام الشرف ہی یہہ قلعہ ایک گروہ کا ہی جو قبیلہ خولان
کے آدمی ہیں انہوں نے اوسکی اطاعت منظور کی اوسنے اون لوگوں سے اور
جو اوسکے ہمراہ تہامہ میں سے مہاجرین گئی تہی — ان سب کا لقب ہر ایک
کا انصار رکھا اور وہ باشندے وہاں جو قبیلہ خولان سے تھے اون پر ایک شخص
مسمے سبا کو سردار بنایا۔ اور مہاجرین یعنی جو اوسکے ہمراہ آئے تھے انکا
سردار مسمی توبی کو مقرر کیا — ان دونو سرداروں کو شیخ الاسلام لقب
دیا گیا اور انکو گویا اپنے اور درمیان رعایا کے ٹھیرایا گویا وکیل بنایا اون
دونوں کو عہدہ نقابت کا گویا مفوض تھا خدمت انکو یہہ تھی کہ ہر ایک گروہ سے
اپنی سرداروں کے جو عرض معروض کرنا ہو کریں وہ اگر علی ابن مہدی سے
عرض کریں — اور علی ابن مہدی کو جو کچھ کہنا ہو یا حکم نافذ کرنا ہو اون دونو

دونو نقیبونکو سنایا جاوے وہ جاکر اپنے تابعین کو سنا دیا کرین — اور شیوہ یہہ اختیار کیا کہ صبح و شام لوٹنا شروع کیا اتنا لوٹا کہ جنگل کے لوگ میدان کو چھوڑکر بھاگ گئے اور سوداگرونکا راہ بند ہوگیا قافلہ بہت ویران و تباہ ہوگئی راہ چلنے چھٹ گئی — بعد ازان اوسنے زبید کا محاصرہ کئی ہوئی پڑا رہا یہانتک کہ فاتک بن محمد جو کہ آخر بادشاہ ملوک بنی نجاح کا تہا مقتول ہوا اوسکو اوسکے غلامون نے قتل کرڈالا تہا — بعد اوسکی مقتول ہونے کے درمیان ابن مہدی کی اور فاتک کے غلامون کے بہت لڑائیان ہوئین آخرکار ابن مہدی نے اون پر فتح پائی چنانچہ بروز جمعہ چودہوین تاریخ ماہ رجب ۵۵۴ہجری مین دارالملک زبید کو اپنی قبضہ مین لایا مگر دو مہنے اکیس روز حکومت کرکے درمیان ماہ شوال سنہ مذکور مین وفات پائی — اوس کی بعد ملک یمن کا بادشاہ مہدی بن علی بن مہدی ہوا اوسکے مرنیکی تاریخ نہین معلوم ہوئی — اوسکے بعد بیٹا اوسکا عبدالنبی تخت پر بیٹھا مگر رعایا نے عبدالنبی پر خروج کیا سبب عبداللہ سی جو عبدالنبی کا بھائی تہا متفق ہوگئے — بعد ازان پہر عبدالنبی مذکور کے مطیع ہوگئے وہ یمن پر تورانشاہ بن ایوب کے آنی تک جو مصر سے درمیان ۵۶۹ہجری مین آیا تہا سلطنت کرتا رہا چنانچہ تورانشاہ نے سال مذکور مین یمن کو فتح کیا اور عبدالنبی مذکور کو قید کیا یہہ عبدالنبی بن مہدی بن علی بن مہدی حمیری آخر بادشاہ ملک یمن کا بنی حمیر مین سے تہا — علی ابن مہدی کا یہہ مذہب تہا کہ گنہگار کو کافر جانتا تہا — اور جسکا اعتقاد اہل قبلہ سے ضعیف پاتا فوراً قتل کرتا — عورتین جو قید مین پکڑی آتی تہین اونسی صحبت کرنی مباح جانتا تہا اونکی اولاد جو پیدا ہوتی اونکو قید غلامی مین رکہنا جایز سمجہتا حنفی الفروع تہا معتقد اوسکے اوسی ایسا اعتقاد رکہتی تہے جتنا تمام نبیون سے اعتقاد رکہتی ہین اوس کی خصلت مین یہہ امر داخل تہا کہ شارب خمر کو قتل کروا ڈالتا اور جو کوئی راگ سنتا اوسکو بہی

مروا ڈالنا

اب شروع ہوا ۵۵۳ ہجری

بیان کوچ کرنی سلیمان شاہ کا طرف ہمدان کی اور جو واقع ہوا یہانتک کہ وہ مقتول ہوا

بعد وفات ملک محمد بن محمود بن ملک شاہ بن الپ ارسلان کی امراء سلطنت نے اوسکے
چچا سلیمان شاہ بن محمد بن ملک شاہ کو واسطے بٹھلانے تخت کی بلوایا یہہ شخص موصل میں
قید تہا اوسکو قطب الدین مودود بن زنگی حاکم موصل نے بہت سا سامان اور اسباب
کثرہ جو لائق سلطنت کی ہوتی ہیں دیکر روانہ کیا اوسکے ہمراہ زین الدین علی کوچک
بہی موصل کا لشکر لیکر ہمدان میں بہیجا راہ میں ہمدان کے لشکر نے استقبال کیا ہر روز
ہر ایک امیر سے ملاقات ہوتے رہی آخرکار لشکر اوسکا شہر پر مسلط ہوا سلیمان شاہ
کا کچہہ حکم نہ تہا سلیمان شاہ کو لشکر سے ایک نوع کی مرد اوسکے حاصل ہوگئی تہی
مگر وہ نہایت بڑے درجے کا عیاش تہا یہانتک کہ رمضان کی مہینے میں درمیان
دن کی شراب پیتا مسخرے جیسی یار اوسکے پاس بیٹہکر کوتی رہتی — امراء حال پر کچہہ
التفات نکرتا تہا لشکر کے رئیسوں نے اوسکی دروازہ پر حاضر ہونا چہوڑ دیا
شرف الدین کی دربار میں سب آنے جانے لگے کیونکہ بادشاہ نے شرف الدین کردبازو
کو جو کہ ایک داروغہ نوکروں شاہی کا دیندار نیک تدبیر آدمی تہا سب کاروبار
سلطنت کی اوسکو مفوض کردئے تہے — اسی اثنا اتفاق ہوا کہ ایک روز سلیمان شاہ
شراب کی بدمست ہورہا تہا کردبازو اوسکے پاس آیا اوسنے بہت ملامت
اس فعل بد سے بادشاہ کو کی بادشاہ نے مسخروں کو حکم دیا کہ اسکے خاطر خواہ

خواہ گت کر و تمام مسخری کردبازو کو چہٹ گئی ہر طرحکا مسخرپہ اوسکی نے لگے بلکہ ایک
مسخرہ نی خایہ کہولکر اوسکو دکہلایا ـــ کردبازو کو بہت غصہ آیا سب امراء ارکان
دولت کو جمع کرکے یہہ تجویز کی کہ اس بادشاہ مسخرہ کو پکڑو یہہ تجویز ٹہراکر کردبازو نے
ایک دعوت عظیمہ کی تقریب کرکے بادشاہ کو اپنی گہر بلایا جب بادشاہ آیا فوراً گرفتار
کرکے قید کیا مدت تک سلیمان مذکور قید مین رہا بعد ازان ایک آدمی کو گلا گہونٹنی
کی واسطے بہیجدیا اوسنے گلا گہونٹ کر ماہ ربیع الاخر ۵۵۶ ہجری مین مارڈالا بعضی یہہ
کہتی ہین کہ زہر پلایا تہا بہر تقدیر کچہہ ہوا اوسکے مرتی ہی دکز بیس ہزار آدمی لیکر
ہمراہ ارسلان شاہ بن طغرل بن محمد بن ملکشاہ بن الب ارسلان شاہ کی ہمدان
مین آیا اوسکے موارث کردبازو نے کرکے دار السلطنت مین اتروایا اور ارسلانشاہ
کی نام کا خطبہ جاری ہوگیا ـــ اس دکزنے ارسلانشاہ کی والدہ سے نکاح کرلیا تہا اوس
عورت نے دکز کی نسل کی کئے بچی جنی ازانجملہ پہلوان محمد ـــ اور قزل ارسلان
عثمان ـــ دکز مذکور کے بیٹے اوسی عورت سے ہین ـــ جب ارسلان شاہ بادشاہ
ہوا دکز کو خدمت اتابکی کے ملے اور اوسکے بیٹے پہلوان کو جو کہ ارسلان کا بہائی
اخیافی تہا وہ حاجب یعنے دربان ہوا ـــ یہہ دکز مذکور ایک غلام منجملہ اون
غلامون مسعود سے تہا اوسکو مسعود نے خرید کر ـ شہر اران اور بعضے بلاد اذربیجان
کا صوبہ کردیا تہا تقدیر سے اوسکو ترقی ہوتی گئی کام اوسکا چل نکلا نصیبہ جاگ گیا
ـــ جب ارسلان شاہ کا اس سلطنت بلاد مین خطبہ جاری ہوگیا ـ دکزنے بغداد
مین بہی قاصد روانہ کرکے ارسلانشاہ کی نام کی خطبہ خوانے کی حسب عادت سلاطین
سلجوقیہ کے خواہش کی مگر وہان کسی نی نہ مانا ـــ ہمنی حال وفات سلیمان کا اور والی
ہونی ارسلان کا اسواسطے مقدم کردیا ہے تاکہ حادثی سب متواتر اور بیان درپی چلا او
دالا نہ یہہ حال کامل مین ابن اثیر نے دو مقام پر لکہا ہے درمیان ۵۵۵ ہجری نے

اور ترشد ہجری تک یہ ایسی لیسد ہیں

بیان وفات فائز علوی کا اور والی ہونا عاضد علوی کا

واضح ہو کہ اسی سال میں ابو القاسم عیسیٰ بن اسمعیل الظافر خلیفہ مصر کا وفات پائی اور ...

[illegible]

بیان وفات مقتضی لامر اللہ کا

واضح ہو کہ اسی سال میں درمیان ماہ ربیع الاول کے خلیفہ مقتضی لامر اللہ ابو عبداللہ محمد بن مستظہر ابو العباس احمد ... کے فوت ہوا ... اوس کے دو ... ربیع الاخر ۴۸۹ ہجری میں ہوئی تھی والدہ اوس کے ... سولہ دن ... کی ایک خصلت ... ہو کر عراق میں حکم ...

لیتا تھا اور بہت روپیہ اسباب پر خرچ کرتا تھا کہ مجلس کو ئے بات اور کوئی غرض میری نہ رہ جائے

بیان خلافت مستنجد کا

یہہ خلیفہ متسو ان خلفای عباسیہ مین کا ہی جب مقتفے لامر الدہ محمد نے وفات پائی اوس کے بیٹے یوسف کے بیعت کی گئے اور اوسکا لقب مستنجد بالدہ مقرر ہوا اس مستنجد کی والدہ بہی ام ولد یعنے کنیزک تہی اوسکا نام طاوس تہا جب مستنجد کے بیعت خلافت ہو دا اوسکے اہل اقارب یعنے رستہ دارون نے بہی بیعت اوس کے کی از ان جملہ ایک اوسکا چچا ابو طالب اور بہائی اوسکا ابو جعفر بن مقتفے تہا یہہ بڑا بہائی مستنجد کا ہی بعد ازان اوس کے وزیر بن ہبیرہ نے اور قاضی قضات وغیرہ نے بیعت کی

بیان وفات حاکم غزنہ کا

اسی سال مین درمیان ماہ رجب کے سلطان خسرو شاہ بن بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم بن مسعود بن محمود بن سبکتگین حاکم غزنہ جو عادل اور نیک خصلت تہا فوت ہوا وہ درمیان ۵۴۷ ہجری کے والی ہوا اوس کے مرنے کے بعد بیٹا اوس کا ملک شاہ بن خسرو شاہ والی ہوا بعض یہہ بیان کرتے ہین کہ والد اوسکا یعنے خسرو شاہ مذکور سلطان غیاث الدین غوری کے قید ہی مین ہلاک ہوا تہا پہر بتقدیر یہہ بادشاہ آخر بادشاہ سبکتگین سے ہی جیسا کہ اوپر درمیان ۵۴۷ ہجری کی بیان ہوا واللہ اعلم بالصواب

بیان وفات ملک شاہ سلجوقی کا

اسی سال مین سلطان ملک شاہ بن محمود بن محمد بن ملک شاہ بن الپ ارسلان درمیان اصفہان کی زہر کہلا کر مارا گیا — اور اسی سال مین اسد الدین

تبیر کوہ میں شادی سپہ سالار لشکر نور الدین محمود بن زنگی نے حج کیا تہا

اب شروع ہوا ۵۵۶ ہجری

اس سال کے ماہ ربیع الاول میں ملک علاء الدین حسین بن حسین غوری بادشاہ غور کا فوت ہوا یہہ بادشاہ عادل نیک سیرت تہا بعد اوس کی مرنے کی بیٹا اوسکا غیاث محمد قائمقام اوس کی ہوا ہہ بیان ۵۴۷ہجری میں اوپر بیان بہی ہوچکاہی

بیان لٹ جانی نیشاپور کا اور اجڑ جانا اور آباد ہونا شادیاخ کا

واضح ہو کہ اسی سال میں موئد الدین ایجابہ ل رو سا نیشاپور کو جو مفسدین اور جو لٹوں کی سردار تہے گرفتار کر کے سب کو قتل کیا اور نیک بکری نیشاپور ویران ہوگیا بسبب اس لوٹ اور ہنگامہ کے بہت اچہے اچہے مکان خراب ہو گئے چنانچہ مسجد عقیل جو کہ مجمع اہل علم اور مجمع اہل فہم کے تہے اور اوسمیں کئی کتب خانہ وقفی تہے وہ بہی ویران ہوگئی اور سترہ مدرسہ حنفیہ خراب و برباد ہو گئی افسوس تو یہہ ہے کہ کتب خانہ بہی جلائی گئی — اور شادیاخ جو ایک شہر بسایا ہوا عبد اللہ بن طاہر بن حسن کا تہا اوسکا حال یہہ ہی کہ اولاً عبد اللہ مذکور جبکہ وہ امیر خراسان کا خلیفہ مامون کیطرف سے تہا اس شہر کو اوسے بسایا تہا وہ آپ مع لشکر کی وہاں رہا کرتا تہا بعد ازاں وہ شہر خراب ویران ہوگیا تہا مدت کے بعد ایام الپ ارسلان سلجوقی کی وقتیں پہر اوسکے تعمیر ہوئے تہی لیکن بعد ایک عرصہ کے پہر جل کر خاک سیاہ ہو کر خراب ویران ہو گیا یہانتک کہ نیشاپور ویران ہوا بعد ویران ہو جانے نیشاپور مذکور کے موئد ایجابہ نے حکم دیا کہ شادیاخ کی فصیل کی مرمت کیجائے

کیجائی اور وہ آباد کیا چاہئے چنانچہ آپ ہی وہان جاکر اور اوسکے ہمراہ اور لوگ بھی بسنی لگے
اس کی بستی سے نیشا پور رہا سہا اور بہے زیادہ اجڑ گیا کوئی اوسمین نرہا

بیان مقتول ہونی صالح بن ازبک کا

اسی سال مین درمیان ماہ رمضان کے ملک صالح ابو الغارت طایع بن ازبک ارمنی وزیر سلطان عاضد علوی کا مقتول ہوا حال یہہ ہے کہ سلطان عاضد کے پھوپھی نے کسی کو سمجھا کر اوسکے قتل کے لئے بہجا وہ اوسوقت گہر مین تہا اوسنی گہر مین گہس کر چہریون سی اوسکا کام تمام کر دیا مگر اوسوقت وہ مرا نہین تہا اوسمین جان باقی تہی اوسکو زنانہ مین لیگئی وہان جاکر اوسنے سلطان عاضد کا شکوہ اور گلہ بہت کیا سلطان عاضد نے طلایع مذکور کے پاس ایلچی بہیجکر قسم کہائی کہ مجکو تیری مقتول ہونیکا کچھہ حال معلوم نہین مجکو ہرگز یہہ امر منظور نہ تہا بلکہ سلطان عاضد نے اپنی پہپی کو پکڑ کر طلایع کے پاس بہجدیا اوسنے فوراً اوسکو مروا ڈالا بعد ازان عاضد نے یہہ درخواست کی کہ میرے بعد میرا بیٹا ازبک وزیر ہووی اوسنے منظور کیا لقب اوسکا عادل رکہا گیا بعد وفات پانی طلایع کے اوسکا بیٹا عادل وزیر ہوا صالح طلایع مذکور کے شعر یہہ ہے

اچھی ہین

بیان حاکم ہوجانی عیسی کا مکہ معظمہ پر

واضح ہو کہ امیر مکہ کا قاسم بن ابی فلیتہ بن قاسم بن ہاشم علوی حسنی تہا جب اوسنے یہہ خبر سنی کہ قافلہ حاجیون کا نزدیک آیا مجاورین اور سرداران مکہ سے مقابلہ پیش آکر اونکا مال لوٹ کر جنگل کو چڑ گیا جب حاجی مکہ مین پہنچے اونہونے ایک امیر بجائی قاسم کے اوسکے چچا عیسی بن قاسم بن ابی ہاشم کو مقرر کر کے ایک مہینی تک یعنی تا انقضائے ماہ رمضان کے چپ ہو رہے ہے — قاسم ابن ابی فلیتہ نے

بھی عربوں کو جمع کرکے اپنی حمایت پر چڑھائی کے حب مکہ کے قریب آیا عیسی وہاں سے
کوچ کرگیا قاسم مذکور پھر اگر بدستور سابق حکومت کرنے لگے جو لوگوں کو یہہ بات منظور نہ
ہوئے اوس کے چچا عیسے کو خطوط لکھہ کر بلوایا اور سب اوس کی ساتھہ ہوگئی عیسے فورا
اوسکے پاس چلا گیا قاسم نے یہہ حال آ نے کا سنکر گھوڑی پر سوار ہو کر جنگل کی راہ لے
اور ابی قبس کے پہاڑ پر جا چڑہا اوس پہاڑ پر سے گھوڑا نہ گذر سکا اوسکا جو قدم پہسلا
سے ڈگا گھوڑ کے پیٹھہ پر سے بھی پہاڑ کی آ رہا عیسے مذکور کی آدمیوں نے اوس کو پکڑ کر
قتل کر ڈالا بعد مقتول ہونے کی اوس کے چچا عیسی نے اوسکو غسل دیا اور کار بڑہ کر
اوسکو دریاں معلے کی قریب اوس کے بیٹی ابو فلیتہ کے دفن کیا عیسے مکہ کا حاکم
ہو گیا۔ اسی سال میں عبدالمومن نے اندلس کیطرف جاکر جبل طارق پر جو کہ
ایک پہاڑ اندلس کا ہے ایک مضبوط شہر بسایا چند مہینے وہاں رہ کر مراکش کو
مرجعت کی ــــ اور اسی سال میں ملک قزل ارسلان حاکم قلعہ کیفا نے قلعہ تبابا
فتح کیا یہہ قلعہ کرد لوگوں کے قبضہ میں تہا مگر اوسے فتح کرکے اوسکو ویران کر دیا
اور اوس کے مضافات جو شہر تہے وہ قلعہ طالب کے ساتھہ لگا دئیے

اب شروع ہوا ۵۵۵ ہجری

اس سال میں نورالدین محمود نے قلعہ حارم پر جو فرنگیوں کی قبضہ میں مدت سی
تہا جاکر لڑائی کی مگر فتح نہوا اور ناکام مقصد چلا آیا ـــ اور اسی سال میں
گرجستانیوں نے بہت جمعیت مردان جنگی کی اپنی ہمراہ کرکے اہل اسلام کی
شہروں میں آکر شہر دوین جو کہ ایک شہر آذربیجان کا ہی اسے قبضہ میں لا کر اوسکا
لوٹنا لشکر ذکر نے ہے جو حاکم آذربیجان کا تہا بہت آدمی اپنی ہمراہ کرکے
گرجستان سے لڑا اور فتح پائی ـــ اسی سال میں لوگوں نے حج کیا

کیا تو حاکم مکہ اور امیر حاج مین لڑائی ہوئی تہے بعضی طواف ہی نہ کرنی پائی حالت احرام ہی مین
اپنی گہرون کو بہاگ گئے تہی چنانچہ اسباب مین شیخ ابو القاسم بن برزی سی فتوی لوگون نی
پوچہا انہون نے یہہ فتوی دیا کہ اگر اوسی حالت احرام مین سال آیندہ تک رہین اور
طواف کرین سال آیندہ مین تو اونکا حج اول کامل ہو جاگا مگر فدیہ دینا اونکا بعد
ازان دوسرا احرام باندہ کر عرفات مین ٹہر کر مناسک حج پوری کرین دوسرا
حج ہو جاویگا چنانچہ سال آیندہ تک لوگ احرام مین رہے اور جب دوسرا سال
آیا موافق اونکے فتوے کی عمل کیا اسطور سے حج اول اور ثانی لوگون کی تمام
کیا یہہ ایسا فتنہ برپا ہوا تہا کہ لوگون کو بہت تکلیف ہوئی - اسی سال مین الکیا
صباحی حاکم الالموت سپہ سالار اسماعیلہ نے وفات پائی اوس کی جائی بیٹا اوسکا
قایم مقام ہوا اور توبہ اوسنے کرلی — اور اسی سال مین درمیان ماہ محرم کے
شیخ عدی بن سافر زاہد جو کہ بلاد ہکاریہ مین جو صوبجات موصل سے ہی رہا کرتا تہا
فوت ہوا جای پیدایش عدی مذکور کی ملک شام مین کا شہر بعلبک ہے وہان سے موصل مین
چلا آیا تہا اوس کے ہمراہ اہل سواد اور اہل جبال جو اون نواحی مین رہتی تہی
سب ساتہہ ہو لئی تہی اور اوس کے سب مطیع تہے کیونکہ وہ لوگ اوسی گمان نیک
رکہتی تہی بسبب اوس کے زہد و تقوی کے

اب شروع ہوا ۵۵۶ ہجری

بیان وزرات شاور کا پہر وزرات ضرغام کا

واضح ہو کہ اسی سال مین درمیان ماہ صفر کے سنہ میں شاور سلطان عاضد لدین
اللہ علوی کا وزیر ہوا شاور مذکور صالح طلایع بن رزیک کے خدمت مین
رہا کرتا تہا اوسنے شہر صعید کا اوسکو متوسلے کر دیا تہا و اسلے ہونا صعید کا

یہہ بڑا عہدہ تہا یعنی وزارت کے جب صالح مذکور مجروح ہوا اوسوقت اوسنے
اپنے بیٹے عادل کو یہہ وصیت کر دی تہی کہ شاور سے نہ بگاڑنا نہیں کیونکہ وہ چاہتا
تہا کہ شاور مذکور بہت قوی ہے اوسنے اس وصیت پر کچہہ عمل نہ کیا بلکہ وزیر ہوتے ہی اوسنے
شاور کو معزول کر دیا شاور نے بہت انبوہ اپنے ساتہہ جمع کرکے قاہرہ کو کوچ
کیا اور عادل پر چڑہائی کی عادل بہاگ گیا شاور نے اوسکا تعاقب کرکے اوسکو
پکڑ کر قتل کیا یہہ عادل رزیک بیٹا صالح طلایع بن رزیک کا تہا اوسکے مرنے سے
رزیک کی خاندان سے وزارت جاتے رہی انہیں کے حق میں عمارۃ الیمنی صاحب
تاریخ یمن نے ابیات طویلہ لکہے ہیں از انجملہ یہہ دو شعر ہیں

ولت ليالي بني رزيك وانصرمت والمدح والشكر فيهم غير منصرم

پہر گئی ایام اولاد رزیک کے اور جاتے رہے حالانکہ مدح اور شکر اونکا منقطع نہیں ہوا

كان صالحهم يوما وعادلهم في صدر ذا الدست لم يقعد ولم يقم

گویا کہ صالح وزیر کسی روز یا عادل وزیر بیٹا صالح کا اوسی خاندان کا اوپر
گدے کی اوس مجلس کے نہ بیٹہا تہا نہ اوٹہا تہا

جب عادل مر گیا شاور وزیر ہو گیا اوسکا لقب امیر الجیوش رکہا گیا اوسی خاندان
رزیک کے سب مال اور دولت جو پائی اپنے قبضہ میں لے لئے بعد ازاں ضرغام نے لشکر
جمع کرکے شاور کا مقابلہ کیا یہہ مقابلہ ماہ رمضان میں ہوا تہا وہ شاور پر غالب
آیا شاور بہاگ کر شام میں چلا گیا وہاں جاکر نور الدین سے مدد چاہی اور ضرغام
وزیر ہو گیا اوسنے وزیر ہوتے ہی اکثر امراء مصر کو جو اوسکے لوگ تہے قتل کیا
اس فتنہ اور فساد وزارت کے سبب سلطنت کو ضعف آگیا یہانتک کہ ملک
وشہر ہاتہہ سے نکل گئے یعنی ہو گئے

بیان وفات ابی عبد المومن کا

اسی سال مین درمیان بیسوین جمادالآخر کو عبدالمومن بن علی حاکم بلاد مغرب اور افریقیہ اور
اندلس نے وفات پائی وہ مراکش سے سلا مین گیا تہا وہان جاکر بیمار ہوا اوسی بیماری مین
وفات پائی جب مرنے لگا تمام علماء اور شیوخ موحدین کو بلاکر یہہ کہا کہ اپنی بیٹی محمد کو
مینی آزمایا وہ بادشاہت کی قابل نہین ہے مگر دوسرا بیٹا یوسف البتہ قابل اس کے
ہی اوس کے تم سب بیعت کرو سب نے بیعت کی خطاب اوسکا امیر المومنین رکھا گیا اور تمام
قواعد قوانین ملک کے منتظم ہوگئے عبدالمومن نے تینتیس ۳۳ برس چند مہینے سلطنت کی وہ بہت
استوار نیک آدمی تیز عقل منتظم اچھا تہا گناہ صغیرہ پر قتل کرواتا اور امور دین کے
بہت تعظیم و تکریم کرتا اور اسلام کی قوت و حمایت مین رہتا نماز کے لوگون پر تاکید رکھتا
بلکہ اگر کسی کو دیکھتا کہ وقت نماز کا ہوگیا ہی اور وہ نماز نہین پڑہتا فوراً قتل کرتا
اور تمام باشندگان مغرب کو امام مالک کی مذہب پر اوسنے قائم کیا اور ابوالحسن اشعری
کی مذہب کا پیرو اصول مین تہا — اسی سال مین المویدا یجابہ نے تونس فتح کیا جب
وہ فتح کرچکا اوس کے خوشی کے واسطے سلطان ارسلان بن طغرل بن ملک شاہ
نے خلعت اور نیزی اور تحفہ جلیلہ اوس کے پاس بہیجے تہے موید نے وہ خلعت پہنا اور اوسکے
نام کا خطبہ تمام اوس کے بلاد مین پڑہا گیا — اسے سال مین نورالدین محمود پر فرنگون
نے اوس کے حالت بیخبری مین حملہ کیا تہا حال یہہ ہی کہ وہ اپنا لشکر لیکر بقیعہ پر جو نیچے
قلعہ اکراد کے ہی محاصرہ کئی ہوئے تہا اور فرنگیون نے اوس پر تاخت لاکر اوس کے
لشکر پر جا پڑی نہ نورالدین کو خبر ہوئے اور نہ کسے اوس کے لشکری کو پہلے پہل
فرنگیون نے نورالدین کے خیمہ کا قصد کیا نورالدین جلد سے اپنی گھوڑی پر سوار
ہونے لگا اوس کے پیر مین سنجی الجھہ رہی تہی ایک جوان کردی نے اوسکو کاٹ ڈالی
نورالدین تو بچ گیا مگر وہ کردی مارا گیا نورالدین اوس کے پیچھے رہنیوالون کو بہت کچھ
دیا اور اون پر احسان کیا تہا بہرکیف وہان سے نورالدین بحیرہ حمص کے

طرف بھاگا اور بحیرہ مرجا کے امرا و مسلمان کا مواد وہاں آگیا وہ بھی اوس سے آملا تھا
اسی سال میں خلیفہ مستنجد نے حکم دیا تھا کہ بنی اسد کے لوگوں کو جلا وطن کر دو یہہ لوگ آوہ
حلہ مزیدیہ کے تھے اونمیں سے بہت مارے بھی گئے اور بچے ہوئے بھاگ کر ملکوں میں پھیل گئے
یہہ امر بسبب اونکے فساد برپا کرنے کی ہوا تھا اونکے ڈیری اور مکانات اور بلاد کم
تھے جس سے ابن معروف کو ملگئے اسی سال میں سدید الدولہ محمد بن عبد الکریم بن ابراہیم
معروف بابن الانباری نے جو کہ منشی بادشاہی تھا اور فاضل اور ادیب کامل
تھا فوت ہوا اوس کے عمر نوی برس کے ہوئے

اب شروع ہوا سنہ ۵۵۹ ہجری

اسی سال میں نور الدین محمود بن زنگی ایک لشکر آراستہ کر کے اسد الدین شیرکوہ
بن شادی کو سپہ سالار مقرر کر کے بلاد مصر پر روانہ کیا بسبب شاور کی روانگی
کیا شاور اور شیرکوہ دونوں مصر کو چلے خبر آئی کہ یہہ شاور وہی ہے جو ضرغام وزیر سے
ڈر کر مدد کا طالب ہو کر بھاگ آیا تھا اوسنے نور الدین سے یہہ اقرار کیا تھا کہ
کل ثلث مال مصر کا بعد اخراجات لشکر کے آپ کو دونگا جس وقت کہ وزیر ہو جاؤں
اسلئے نور الدین نے شیرکوہ کو طرف مصر کے روانہ کیا اوسی پہنچتے تھے لشکر ضرغام
کو نزدیک فرستدہ بلبیس کے شکست دی اور شاور کو پھر کر وزیر عاضد علوی
کا بنایا اسد الدین مذکور ماہ جمادی الاول سنہ مذکور میں گیا تھا جب شاور وزیر
ہو گیا نور الدین کے اقرار سے پھر گیا وہ وعدہ پورا نہ کیا اسلئے اسد الدین
نے وہاں سے کوچ کر کے شہر بلبیس اور شرقیہ دبا لیا شاور نے فرنگیوں سے
مدد طلب کی فرنگی آئے شاور نے اونکے ہمراہ ہو کر لشکر مصر کا لیکر اسد الدین
شیرکوہ کا بلبیس میں محاصرہ کیا یہہ محاصرہ تین مہینے تک رہا جب فرنگیوں کو یہہ

یہہ خبر پہنچے کہ نورالدین نے حرکت کے اور حارم بہی لے لی شیرکوہ کے پاس خطوط صلح کی بہیجکر صلح کرلی اسدالدین مع اپنے ہمراہیونکے لشکر اپنا لیکر صحیح و سالم ملک شام کو چلا آیا — اسے سال مین درمیان ماہ رمضان کے نورالدین محمود نے حارم فتح کی یہہ شہر فرنگیون سے بعد مقابلہ اور لڑائی کی لیا تہا اس لڑائی مین فرنگیونکے بہت عالم مارے گئے اور چند رفیع الشان فرنگے مقید ہوئے جملہ مقیدین مین سے برنس حاکم انطاکیہ کا اور قومص حاکم طرابلس کا تہا اور مسلمانون نے اس لڑائی مین بہت مال فرنگیونکا لوٹا — اسی سال مین درمیان ماہ ذی الحجہ کے نورالدین نے بانیاس پر جاکر اوسکو فتح کیا یہہ شہر ۵۴۳ھ سے اس سال تک فرنگیون کے پاس تہا — اسی سال مین جمال الدین ابوجعفر محمد بن علے بن ابی منصور اصفہانے وزیر قطب الدین مودود بن زنگے حاکم موصل کا ماہ شعبان مین حالت گرفتاری مین فوت ہوا اوسکو قطب الدین نے درمیان ۵۵۸ھ ہجری کے پکڑلیا تہا — جمال الدین مذکور اور اسدالدین شیرکوہ نے یہہ آپسمین اقرار کرلیا تہا کہ جو کوئے ہم دونونمین پہلے مرجاوے اوسکا لاشہ مدینہ رسول اللہ صلعم کے مین جو زندہ ہے بہیجا کر گڑوا دے چنانچہ جب وہ مرگیا شیرکوہ نے کرایہ اوسکے باربرداری کا کرکے ایک قرآن خوان اوسکے جنازہ کی ہمراہ کرکے بایں عزت روانہ کیا کہ جس گانو یا شہر مین وہ جنازہ پہنچا اوسی وقت اوسی جائے کے لوگون کو واسطے نماز اوسکے جنازہ کے منادی کرکے جاتی تہے جب حلہ مین پہنچا اور منادی اوسکے نماز جنازہ کے ہوئے ایک شخص جوان نے ایک مقام مرتفع پر کہڑے ہوکر یہہ شعر پڑہے

سری نعشہ فوق الرقاب وطالما سری جودہ علی الرکاب ونائلہ
یمر علی الوادی فتثنی رمالہ علیہ وبالنادی فتثنی ارامله

اور کعبہ کا طواف کرواکے درمیان مدینہ کے اوسی جائے پر جہان اوسنے

اپنے واسطے سرد خوے طیار کروا رکھا تہا مدفون ہوا اوس کی قبر اور جناب رسول اللہ ﷺ
کی قبر میں ساڑہے سات گز کا فرق ہے یہہ وہی جمال الدین ہے جسنے مسجد خیف منیٰ میں بنوایا
— اور سائی الحجر کے جانب کعبہ کے اور مطلا کیا کعبہ کو اور مسجد جبل عرفات بنا کر
ایک زینہ اوس کے نئی لگایا اور حوض چشمہ پانی کی عرفات میں بانئے اور اوپر دجلہ
کی نزدیک جزیرہ ابن عمر کے پتہر اور لوہی اور کاسی کا پل بنوایا قبل طیار ہونے
اوس پل کے وہ مرگیا اور ایک مرا سپے ہے اوسی جانب ہی — اور اسی سال میں نصر بن
خلف بادشاہ سیستان کا فوت ہوا عمر اوس کی ایک سو برس سے زیادہ ہوئی اور اسی
برس اوسنے سلطنت کی اوس کے بعد بیٹا اوسکا ابو الفتح احمد بن نصر تخت نشین ہوا
— اسی سال میں امام عمر خوارزمی خطیب بلخ کا جو کہ مفتی ہے اوسکا تہا اور القاضی
ابوبکر المحمودی صاحب تصانیف کثیرہ اور اشعار کا فوت ہوا اوسنے ایک مقامہ
مثل مقامات حریری کے فارسی زبان میں لکھی ہے

اب شروع ہوا ۵۵۸ھ ہجری

اسی سال میں درمیان ماہ ربیع الاول کے شاہ مازندران رستم بن علی بن شہریار
بن قارن نے وفات پائی بعد اوس کے بیٹا اوسکا علاء الدین حسن تخت پر بیٹھا اسی
سال میں ملک مؤید ایبہ نے شہر ہرات فتح کیا اسی سال میں درمیان قلیچ ارسلان
بن مسعود بن قلیچ ارسلان حاکم قونیہ وغیرہ کی جو کہ شہر بلاد روم کے ہیں تہے اور درمیان
یاغی ارسلان بن دانشمند حاکم ملطیہ وغیرہ کے جو اوس کے ہمسائے بلاد روم کے
حاکم تہے بہاری بہاری لڑائیاں ہوئیں آخر قلیچ ارسلان نے شکست کہائی اور
اسی مدت میں یاغی ارسلان حاکم ملطیہ سے فوت ہوا اوس کے بعد بھتیجا اوس کا
ابراہیم بن محمد ابن دانشمند حاکم ہوا اور ذوالنون بن محمد بن دانشمند قیصریہ

پر متولی ہوگیا اور شاہنشاہ بن مسعود نے جو بہائی قلیچ ارسلان کا تہا شہر انگوریہ پر قبضہ
کیا اس طرح پر سب کے صلح ہو گئے اور آپسمین عہد و پیمان صلح ہو گئے — اسی سال مین
عون الدین وزیر ابن ہبیرہ کا جسکا نام یحیی بن محمد بن مظفر تہا فوت ہوا وہ درمیان ماہ
جمادالاولی کے فوت ہوا پیدایش اوسکے ۴۹۹ ہجری مین ہوئے اوس مدرسہ مین جو حنبلیون
کا بنایا ہوا تہا بصرہ کے دروازہ کے سامہنی مدفون ہوا وہ امام حنبل کے مذہب مین
تہا مقتفی سے بہت نفاق رکہتا تہا یہانتک کہ مقتفی کہا کرتا تہا کہ بنی عباس کا کوئی وزیر
مثل اسکے نہین ہوا جب وہ مرگیا اوس کی اہل اور اولاد کو گرفتار کیا — اسی سال
مین شیخ امام ابوالقاسم عمر بن عکرمہ بن بزری فقیہ شافعی نے وفات پائے اوسنی
کیا ہراسی سے فقہ پڑہی تہی یہہ شخص اپنی زمانہ مین علم فقہ مین لاثانی تہا وہ جزیرہ
بن عمر کا رہنیوالا تہا — اسی سال مین ابوالحسین ہبۃ اللہ بن صاعد بن ہبۃ اللہ معروف
بامین الدولہ ابن التلمیذ فوت ہوا سو برس کے اوسنی عمر پائے وہ دارالخلافت بغداد
کا طبیب تہا مقتفی کے پاس بہت چین مین رہتا تہا طبیب حاذق اور کامل اور ظریف
فاضل عالی ہمت نیک فکر پادری نصاریٰ کا تہا علم ادب مین اوسکو بڑے دست
قدرت تہے اور بہت فنون جانتا تہا اوسکے زمانہ مین فاضل بہت تعجب کیا کرتے تہے
کہ باوجود ایسے فاضل کامل اور کمال فہیم ہونے کے اور اتنی علم کے یہہ مسلمان ہونے
سی محروم کیون رہا سچ ہے خدا ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہی اپنے فضل سے اور گمراہ
کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنی حکم سے — اور ابوالبرکات ہبۃ اللہ بن ملکان حکیم مشہور مصنف
کتاب معتبر کا جو کہ فن حکمت مین ہے معاصر ابن تلمیذ مذکور کا تہا اون دونو نمین
نہایت اور رجہل مثل اہل فضل و کمال کے ہوا کرتی تہی یہہ ابوالبرکات یہودی تہا
آخر عمر مین مسلمان ہوا پہر اوسکو بیماری جذام کے ہوگئی علاج کیا اچہا ہوگیا
پہر آنکہین جاتے رہین اندہا ہوگیا مگر متکبر بہت تہا اور ابن تلمیذ غریب تہا وہ متواضع

آدمی تھا یہ شعر ابن تلمیذ نے ابوالبرکات کے حق میں کہی ہیں

ابن تلمیذ کے تصانیف بہت اچھی ہیں از انجملہ ایک کتاب قرابادین طب میں ہے اور
کلیات قانون پر حواشی اوس کی ہیں وہ قرابادین ابن تلمیذ کے بہت مشہور اطباء کے نزدیک
ابوسعید علم طب ابوالحسن ہبۃ اللہ بن سعید سے جس کے تصنیف سے مغنی فی الطب ایک کتاب
علم طب میں ہے پڑھا تھا اور ابن سعید کے تصنیف سے کتاب الاقناع ہے طب میں اور
یہ کتاب بہت جید اور اچھی ہے چار جزو میں ہے

اب شروع ہوا ۵۵۹ ہجری

اسی سال میں نورالدین محمود نے قلعہ حیطرة جو شام میں واقع ہے اور وہ فرنگیوں کے قبضہ
میں تھا فتح کیا اسی سال میں درمیان ماہ ربیع الآخر کے شیخ عبدالقادر جیلانی نے
وفات پائی کنیت اوس کی ابو محمد تھے وہ بغداد میں رہا کرتا تھا پیدائش اوس کی شہر جیل ہجر
کی ہے ابن اثیر کہتا ہے کہ وہ بہت نیک بخت آدمی تھا جیلان ایک دیہات ہے ایک مدرسہ اور ایک
سرائے بنائی ہے وہ دونوں مشہور ہیں

اب شروع ہوا ۵۶۰ ہجری

اسی سال میں پھر اسدالدین شیرکوہ مصر کی طرف گیا اب کے دفعہ نورالدین نے ایک ہزار
سوار اوس کے ساتھ کر دیے کہ روانہ کیے تھی اوسی مصر میں پہنچی ہے شہر جیزہ دیالا
شاور نے فرنگیوں سے کمک طلب کی چنانچہ فرنگی آئے اور شاور ہے اون کی ہمراہ
ہو کر شیرکوہ کے مقابلہ کو آیا مہر صعید تک شیرکوہ کا پیچھا کیا آخر تئیں ایک شہر میں جسے
البابین کہتے ہیں جا میں کا مقابلہ ہوا مصریوں نے اور فرنگیوں نے شکست کھائی اسدالدین

اسد الدین شیرکوہ نے شہر صعید میں اپنا عمل دخل کرکے آگ لگا دی اوسکو جلا کر اسکندریہ
پر گیا اوسکو فتح کیا اسجائی اپنے بھتیجے صلاح الدین یوسف بن ایوب کو مقرر کرکے پھر صعید
پر مراجعت کی مصریوں اور فرنگیوں نے اسکندریہ کا محاصرہ کیا صلاح الدین
تین مہینے تک اسکندریہ میں محصور رہا شیرکوہ نے اوسکے مدد کی واسطے چڑھائی کی آخر کار
یہہ ہوا مصریوں نے اقرار کیا کہ اسکندریہ کو تم چھوڑ دو ہم تمام اثاریہ تم کو عوض اسکے
دیا کرینگی مگر ملک شام کو تم چلے جاؤ شیرکوہ نے منظور کیا یہہ شہر درمیان ماہ شوال
سنہ ہذا کے پھر مصریوں کے قبضہ میں آگیا اور شیرکوہ طرف شام کی چلا گیا اٹھارویں
تاریخ ماہ ذیقعد کو دمشق میں پہنچا اور فرنگیوں کے اور مصریوں کی درمیان اسطور پر
صلح ہو گئی کہ قاہرہ میں ایک کوتوال فرنگیوں کا رہی اور تمام شہر کے دروازوں پر
فرنگیوں کے سوار و لگا پہرہ رہے اور مصر کے آمدنی میں سے ہر سال ایک لاکھ دینار فرنگیوں
کو دیتے رہینگے — اسی سال میں نور الدین نے صافیثا اور عریمہ یہہ دو نو شہر فتح کئے
اسی سال میں غازی بن حسان حاکم منبج نے نور الدین سے بغاوت اختیار کی تھی
اسلئی نور الدین نے منبج پر ایک لشکر آراستہ کرکے روانہ کیا اور منبج اوس سے لے لیا بعد
ازان نور الدین لی منبج قطب الدین ینال بن حسان بھائی غازی مذکور کو عطا کردیا اور وہ
منبج میں جب تک حکومت کرتا رہا کہ جب تک صلاح الدین یوسف بن ایوب نے سنہ ۵۷۰ ہجری
میں اوسسی وہ شہر چھینا — اسی سال میں فخر الدین قرا ارسلان بن داود بن سقمان
بن ارتق حاکم قلعہ کیفا نے وفات پائی اوسکے بعد بیٹا اوسکا نور الدین محمود بن
قرا ارسلان بن داود مسند نشین ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۵۶۳ ہجری

اسی سال میں زین الدین علی کوچک بن بکتکین نائب قطب الدین مودود بن زنگی

حاکم موصل نے حدیث قطب الدین کے ترک کی اور اربل میں تہہ رہا یہہ شہر زین الدین
مذکور کے جاگیر میں تھا اور اربل وغیرہ بھی اوس کے پاس تھا اوسنے صرف اربل مذکور پر قناعت
کرکے اوسمیں رہنا شروع کیا اور جو اوس کے قبضہ میں تھے شہر تھے سب قطب الدین مودود
کو دئے زین الدین مذکور زاہد اور دلیر بہرہ ہو گیا - اسی سال میں عبد الکریم ابو سعید بن
محمد بن منصور بن ابی مظفر سمعانی مروزی فقیہ شافعی نے وفات پائی اوسی حدیث
کی بہت سماعت کی تھی حافظ حدیث کی طلب میں ماوراء النہر تک اوسنے سفر کیا اور
اتنا کچھ اوسنا کہ اور دوسرے نے اتنی سماعت حدیث کی نہیں کی ہے اوس کی تصانیف
بہت اچھے ہیں از انجملہ ذیل تاریخ بغداد اور تاریخ شہر مرو - اور کتاب الانساب
آٹھہ جلد وںمیں ہے اس کتاب الانساب کو شیخ عز الدین علی بن الاثیر نے تین جلدوں
میں مختصر کیا ہے وہ مختصر بہت پائی جاتی ہے اصل کم یاب ہے سواء اس کی اور بہی اوس کی
تصنیفات سے ہیں ازا اوسکے اوستادوں کے تعداد چار ہزار آدمی لکھی ہیں
یہہ حال ابو الفرج بن جوزی نے بیان کیا ہی پہر اوسکو رد بہی کیا ہی چنانچہ ایک اعتراض
ابن جوزی کا یہہ ہی کہ سمعانی مذکور کا یہہ دستور تھا کہ ایک اوستاد بغداد میں
مقرر کرتا اور بیان اوسکا ماوراء النہر کے اوستادوں میں بیان کرتا یا بہ عینہٖ نہر
لکھتا اور کہتا کہ حدیث سکھے فلاں شخص نے ماوراء النہر میں یہہ اعتراض ابن جوزی کا
کا لغو ہے کیونکہ سمعانی نے ماوراء النہر تک بیشک سفر کیا ہی پہر اوسکو کیا حاجت
پڑی تھی جو یہہ حرکت کرتا البتہ یہہ گناہ اوسکا ابن جوزی کے نزدیک بیشک ہی کہ وہ
شافعی تھا کیونکہ ابن جوزی کی ایسی ہی عادت شافعیوں پر کی ہی سواء حنبلیوں کے
- پیدائش سمعانی کی سنہ ۵۰۶ ہجری میں ہوئی باپ اور دادا اوسکا دونو
فاضل کامل تھے سمعانی منسوب ہی طرف سمعان کی وہ ایک قبیلہ ہی قبیلہ تمیم میں کا

اب شروع ہوا سنہ ۵۶۲ ہجری

بیان فتح کرنی نور الدین کا قلعہ جعبر پر

واضح ہو کہ اسے سال مین نور الدین محمود نے قلعہ جعبر فتح کیا یہہ قلعہ اوسکے حاکم شہاب الدین نے
مالک بن علی بن مالک بن سالم بن مالک بن بدران بن المقلد بن المسیب عقیلے سے لیا تہا یہہ
قلعہ ان لوگون کے ہاتہہ مین ایام دولت سلطان ملکشاہ سے تہا نور الدین پہلے اوس قلعہ کی
فتح کرنے پر قادر نہ تہا جب کہ وہانکے حاکم مالک مذکور کو بنو کلاب نے گرفتار نہ کیا جب بنو کلاب
اوسکو پکڑ کر نور الدین کے پاس لائے اوسنے بہت سے اسباب مین کی کہ قلعہ مجکو دیدے اوسنے ہرگز
نہ مانا جب نور الدین نے ایک لشکر آراستہ کرکے اوسکا سپہ سالار فخر الدین مسعود بن علے
زعفرانی کو مقرر کرکے اوس پر بہیجا اور پیچہے اوسکے اور ایک لشکر ہمراہ مجد الدین ابوبکر
معروف بابن الدایہ کے جو کہ بہائی رضاعی نور الدین کا تہا روانہ کیا اونہون نے قلعہ جعبر
کا محاصرہ کیا مگر فتح نہ کرسکا مالک مذکور کو ہمیشہ تنگ کرتے رہے یہانتک کہ اوسنے آسودہ
قلعہ بعوض شہر سروج اور مضافات سروج اور ملوح جو ایک شہر حلب کا ہے دیدیا اور
یہہ اقرار ٹہر گیا کہ سوا اوسکے نقد ایک ہزار دینار اور باب بزاعہ ہم تمکو دینگے جب یا

بیان فتح کرنی اسد الدین شیرکوہ کا مصر پر اور قتل ہونا شاور کا پہر مالک ہونا صلاح الدین کا

واضح ہو کہ یہہ ابتداء دولت ایوبیہ ہے اسی سال مین یعنی درمیان ۵۶۴ھ ہجری کی ماہ ربیع الاول
مین اسد الدین شیرکوہ بن شادی دیار مصر پر گیا ہمراہ اوسکے نور الدین کا لشکر
تہا سبب اسکا یہہ تہا کہ فرنگی لوگ بلاد مصریہ پر غالب آگئے تہے حتی کہ مسلمانون پر وہ
حکومت کرتے تہے بلکہ بلبیس پہے زبردستی شروع ماہ صفر سنہ ہذا مین فتح کرچکے تہے
بعد فتح فرنگونے اوس شہر کو لوٹ کر وہان کے باشندون کو قید کرلیا اور بہت تاراج

پہر بعد اون کے بلبیس سے کوچ کرکے دسویں تاریخ ماہ صفر کو قاہرہ پر جا اُتری شاور نے پہر مصر کو
آگ لگا دی اور وہاں کی باشندوں کو کہا کہ قاہرہ میں جا بسو یہہ اسواسطے آگ لگائی تہی کہ
کہ اس شہر کو فرنگی لے نہ لیں چوّن روز تک یہہ آگ لگے رہی سلطان عاضد نے لاچار ہوکر نورالدین
سے مدد مانگی اور مانند عورتوں کے بال رکہہ کر بہت عجز اور انکسار سے خط بہیجا تہا اور
شاور نے فرنگیوں سے یہہ شرط کی کہ دس لاکہہ دینار میں تمکو دیتا ہوں تم قاہرہ سے کوچ کر جاؤ
چنانچہ ایک لاکہہ دینار دیکر باقی قرض کئے اور کہا کہ تم جاؤ میں تدبیر کرکے بہیجدونگا وہ کوچ
کر گئے۔ نورالدین نے شیرکوہ کے ہمراہ لشکر طیار کرکے بہت روپیہ اونکو دیا اور شیرکوہ
کو دو لاکہہ دینار سوا کپڑوں اور دواب اور ہتیاروں وغیرہ کے دیکر روانہ کیا
اور اوس کے ہمراہ چند امرا کئے ازانجملہ ایک بہتیجا اوسکا صلاح الدین بن ایوب کو
زبردستی سے بہیجا تہا کیونکہ نورالدین صلاح الدین کا اسی ہمراہ بہیجنا چاہتا تہا —
اس باب میں اوس کے چاہنے سے ملک ظاہرا جاتا تہا اور صلاح الدین چلا جانا نہ
چاہتا تہا اسپر اوس کی سعادت اور مملکت تہی اور یہہ چاہتا تہا کہ بلکہ ایسی ہوتے
ہیں کہ آدمی اونکو برا جانتا ہے اور وہ اوس کی حق میں بہتر ہوتے ہیں اور اکثر
ایسی امور ہوتے ہیں کہ آدمی اونسے محبت کرتا ہے وہ اوس کی حق میں بری ہوتی ہیں
شیرکوہ قریب مصر کے پہنچا فرنگی لوگ اولٹی پہروں کوچ کیا یہہ مصر کے لوگ فتح
جانتے تہے چوتہی تاریخ ربیع الآخر کو شیرکوہ قاہرہ پر جا پہنچا اور عاضد سے
ملاقات کی سلطان عاضد نے شیرکوہ کو خلعت دیا خلعت پہنے ہوئی اپنی خیموں
میں آیا شاور ہر روز خدمت کرتا تہا اور کہتا تہا کہ نورالدین کے لئے ثلث
محصول جو دینا کر لیا ہے اور جو مال نقد دینا کیا تہا وہ سب میں دیتا ہوں
چنانچہ اسلئے ہر روز شیرکوہ کے خدمت میں سوار ہوکر آیا اور وعدہ کرکے آرزو
اپنی بیان کر جاتا کر بالعقد ازاں شاور نے یہہ تجویز کی کہ شیرکوہ کی دعوت کرکے

کرکے مقید کرون لیکن اس کا مانع اوسکا بیٹا کامل بن شاور رہوا جب نورالدین کے
لشکریون نے یہہ حال دیکہا ارادہ کیا کہ شاور کو قتل کرے اوس صلاح مین صلاح الدین یوسف
اور عزالدین جردیک وغیرہ بہی شریک ہو کر شیرکوہ سے بیان کیا کہ ہم شاور کو قتل کیا چاہتے
ہین اوسنے منع کیا اور کہا کہ یہہ بات نہ کرنی چاہئے اتفاق سے حسب عادت شاور شیرکوہ
کے پاس آیا اوسکو خیمہ میں نہ پایا وہ امام شافعی کے قبر کی زیارت کرنے گیا تہا صلاح الدین
وجردیک نے شاور سے کہا کہ شیرکوہ امام شافعی کے قبر کی زیارت کرنے گیا ہے وہ سب
ملکر اوسکو شیرکوہ کے پاس لیگئے اثناء راہ مین صلاح الدین اور جردیک نے شاور کو پکڑ کر
گہوڑے پر سے نیچے ڈالدیا اور پکڑ لیا سانوین تاریخ ربیع الاخر ۵۶۴ھ مین وہ پکڑا گیا اوسکے
آدمی بہاگ کر شیرکوہ کے پاس گئے سب حال بیان کیا چنانچہ وہ پکڑا ہوا شیرکوہ کے
خدمت مین حاضر ہوا سلطان عاضد نے یہہ خبر پاکر ایک ایلچی شیرکوہ کے پاس بہیجا
اور کہا کہ شاور کا سر کاٹ کر لاؤ چنانچہ وہ مارا گیا اوسکا سر کاٹ کر عاضد کے پاس لیگئے
بعد ازان شیرکوہ بادشاہ کے پاس خدمت مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکو خلعت وزارت
دیا اور لقب اوسکا ملک منصور امیرالجیوش رکہا وہ خلعت پہن کر مقام وزارت مین آیا
جسمین شاور رہتا تہا وہان آکر سب بندوبست کیا اور ایک فرمان بادشاہی بادشاہ
نے وزارت کی عہدہ کے باب مین اوسکو لکہہ کر دیا اول اوس کے بسم اللہ لکہی اور
پہر یہہ عبارت لکہی کہ یہہ خط عبداللہ ابو محمد امام عاضد الدین اللہ امیرالمومنین کیطرف سے
واسطے سردار بزرگ ملک منصور سلطان الجیوش ولی ائمہ پناہ دہندہ امت اسدالدین
ابوالحارث شیرکوہ عاضدی پناہ دی بسبب اوس کے الدین کو اور دراز
کرے اوسکے بقاء عمر اوس کی اور بلند کرے کلمہ اوسکا ہے مین حمد کرتا ہون
اللہ واحد کے اور سوال کرتا ہون درود کا اوپر محمد اور آل طاہر اور ائمہ مہدیین
کی اسطور سے لکہہ کر آخر مین لکہا کہ خلافت کے امور سب مینے تمکو سپرد کئے ہم سب

ز اختصار کے چہوڑ دیتے ہیں مگر یہہ قابل بیان ہے کہ اوپر وہاں کے سلطان کے کہدامی ماتہہ
سی یہہ لکہا کہ یہہ ایک عہد نامہ ہے جو کہ تیس وزیر کے واسطے آج تک نہیں لکہا گیا اسات میں
تیرا اسے اسد الدین کے مدح ہو گئے ہیں۔ جب وہ مقتول ہوا اوسکا بیٹا کامل محل میں
جا کہسا آخر اوسکا یہہ ہے کہ محل میں ٹہہرا رہا وہ اسی طرح مرجب اسد الدین شیرکوہ
کا کوئی مانع نہ رہا اوسوقت اوسکے اصل سے لڑائی کے دفعۃً بیچہ اصل میں گرفتار رہوا ہفتہ
کی روز بائیسویں تاریخ جمادی الآخر ۵۶۴ ہجری کو وفات پائی اور سنہ دو مہینے پانچ روز
سلطنت کے شیرکوہ اور ایوب یہہ دو لونڈی تبادی سے تھی جو کہ شہر دوین کا رہنے والا
تہا ابن اثیر کہتا ہے کہ اصل اون دونوں کے اکراد کی ہے روادیہ کی رہنے والے تہی عراق
میں چلے آئے تہے بہروز کوتوال سلجوقیہ کے خدمت میں درمیان بغداد کی رہا کرتے تہے
۔ ایوب بڑا تہا شیرکوہ سے اونکو بہروز کوتوال نے قلعہ تکریت کا محافظ کر دیا تہا
جب عماد الدین زنگی لشکر خلیفہ سے شکست کہا کر تکریت پر آیا اوسکے خدمت میں
ایوب اور شیرکوہ رہے بعد اس شیرکوہ نے تکریت میں ایک آدمی مار ڈالا تہا
اس لئے بہروز نے اون دونوں کو تکریت سے نکال دیا وہ دونوں عماد الدین زنگی
کی خدمت میں جا رہے عماد الدین نے اوسی سلوک کر کے بڑی جاگیریں اونکو دیں جب
عماد الدین زنگی نے قلعہ بعلبک فتح کیا اوسوقت ایوب کو اوس قلعہ کا محافظ مقرر
کیا۔ جب لشکر دمشق نے بعد مرنے زنگی کے اوس قلعہ کا محاصرہ کیا ایوب نے وہ قلعہ
اونکو دیدیا اوس کی عوض بہت جاگیریں لے لیں اور امیر کبیر لشکر دمشق کا ایوب مذکور
ہو گیا اور شیرکوہ بعد مر جانے زنگی مذکور کے اوسکے بیٹے نور الدین کے پاس رہا
اوسکو نور الدین نے شہر حمص — اور رحبہ بخش دیئے تہے جب اوسکے شجاعت دیکہی
اور شہر اوس کو دیکر سپہ سالار لشکر کا کر دیا۔ جب نور الدین نے دمشق پر چڑہائی
کا قصد کیا شیرکوہ کو حکم دیا اوسنے اپنے بہائی ایوب کو لکہا چنانچہ ایوب نے نور الدین

نور الدین کی کمک دمشق پر کے اور نور الدین کی ہمراہ اوس زمانہ تک رہا جب تک کہ نور الدین نے شیرکوہ کو طرف مصر کے دوسرے دفعہ بہیجا یہانتک کہ شیرکوہ نے وہ شہر فتح کیا اور اس سال ہین اوسکا بہائی فوت ہوا جب شیرکوہ مرگیا اوس کے ہمراہ صلاح الدین یوسف اوسکا بہتیجا یعنی ایوب ابن شادی کا بیٹا بہی تہا وہ جبراً اور قہراً اوس کے ہمراہ گیا تہا کیونکہ اوسنے خود بہات کا اقرار کیا ہی کہ مجکو نور الدین نے میری چچا شیرکوہ کے ساتہہ جانیکو کہا تہا اور شیرکوہ نے بہی روبرو نور الدین کی کہا کہ ای یوسف اپنی چلنے کا سامان طیار کر لی مینی کہا قسم خدا کی اگر مجکو ملک مصر سب تو دیوی گا تب بہی نہ جاؤن گا کیونکہ اسکندریہ مین مینی وہ رنج اوٹہائی ہین کہ کبہی اونکو نہ بہولون گا چچا مذکور نے نور الدین سے کہا کہ اسکا چلنا بہت ضرور ہی چنانچہ نور الدین نے مجکو سمجہایا اور کہا کہ تمکو ضرور جانا ہوگا اپنے چچا کی ہمراہ مینی مفلسی کا بہانہ کیا کہ میرے پاس روپیہ سامان کے لئے نہین ہی اوسنی روپیہ بہی مجکو دیدیا جبراً منظور کیا اور یہہ جان لیا کہ موت لئے ہوئے جاتے ہی خدا کو جو کچہہ کرنا تہا وہ سمجہا غرضکہ جب شیرکوہ مرگیا امراء نوریہ نے اور سلطان عاضد کی امیرون نی یہہ تجویز کی کہ ایک شخص سپہ سالار لشکر نور الدین کا اور وزیر سلطان عاضد کا ضرور چاہئی — اون امیرون مین ایک عین الدولہ یاروقی — اور ایک قطب الدین نیال منبج — اور سیف الدین علے بن احمد المشطوب الہکاری — اور شہاب الدین محمود حارمی ماموں صلاح الدین کا تہا سلطان عاضد نے صلاح الدین کو بلا کر خلعت وزارت کا دیا اور ملک ناصر خطاب مرحمت ہوا لیکن امراء مذکورنی اوسکے اطاعت نہ کی صلاح الدین مذکور کے ہمراہ فقیہ عیسی ہکاری تہا اوسنی امیر مشطوب سے بہت کہہ سن کر صلاح الدین کے تابع کیا — پہر حارمی کے پاس گیا اوس سے کہا کہ یہہ اپکا بہانجا ہی اوسکے عزت اور ملک اپکی ہی عزت ہی غرض کہ اوسکو بہی مائل کیا الغرض سب کو ایسے طرح مائل کیا سب نے تابعداری کی مگر عین الدولہ نے ہرگز اطاعت نہ مانی اوسنے کہا کہ مین یوسف کے تابعداری نکرونگا

یہ کہ کر نور الدین کے پاس ملک شام میں چلا گیا اور نور الدین کی بات بھی صلاح الدین کے نام
رہی کیونکہ وہ سپہ سالار کر کے اوسکو امر لکھا کرتا تھا اور بارہ کے مہرے پر اوس کی نام علامت
لکھ دیا کرتا تھا السلطان المعظم کے نام اوسکا یہ لکھا کرتا تھا اور سب امراء مصر کے اسطرح پیر اوس سے
پیش آیا کرتے تھے بعد ازاں صلاح الدین نے سلطان نور الدین سے اپنی باپ والوں کو طلب کیا
نور الدین نے بھیجا جب وہ مصر میں آیا صلاح الدین نے جید جاگیریں مصر کے اور شہر
اوسکو دئیں - جب صلاح الدین کو خاصے ملک سپرد کیا اوس وقت سے شراب خواری
چھوڑ دیے تھے اور تمام لہو و لعب سے توبہ کر کے ایک کرتہ ستاجوں کا پہن لیا تھا اسی حال پر
بادشاہت رہا ابن اثیر کہتا ہے کہ میں نے سب لوگوں کو دیکھا کہ وہ بادشاہ ہوئے ہیں اور
بعد اوسکے اوس کی خاندان میں سے بادشاہت جاتی رہی اور خاندان میں چلی گئی جیسے معاویہ
کی سلطنت طلب کر کے اوس کے مرنے پر مروان کی خاندان میں سلطنت منتقل ہو گئی - بعد ازاں
سفاح نے جو بنی عباس میں سے پہلا ملک لیا اوس کی بھائی منصور کے خاندان میں سلطنت چلی گئی
اوس کی اولاد کو نصیب ہوئی - پھر سامانیوں میں سے اول پہر اول سلطنت نصر ابن
احمد کو ملے اسماعیل جو اوسکا بھائی تھا اوس کی خاندان میں سلطنت چلے گئے - پھر
عماد الدین بن بویہ بادشاہ ہوا اوسکا بھائی رکن الدولہ کے اولاد نے سلطنت لے
اوس کے اولاد میں رہی - پھر طغرل سلجوقی کی سلطنت اوس کی بھائی داود کے اولاد
میں منتقل ہو گئے اب شیرکوہ کے سلطنت اوس کے بھتیجے صلاح الدین کو مل گئے - جب
صلاح الدین رئیس سلطنت ہوا اوس کی بھی خاندان میں نہ رہی بلکہ اوس کے بھائی عادل
کے اولاد میں منتقل ہو گئے مگر جب صلاح الدین کے اولاد کے قبضہ میں نہ رہے اسکا سبب یہ تھا
کہ اکثر ہونے بادشاہ جاتے تھے اوس کے سلطنت دوسرے لے لیتے تھے اصلی اوسکی
اولاد محروم رہ جاتے تھے جب صلاح الدین دیار مصر مستقل ہو گیا اوس وقت مؤتمن
الخلافت کو جو سپہ سالار سودان کا تھا قتل کیا اس سبب سے سودان کے باشندوں نے

نی جمع ہو کر صلاح الدین سے لڑائی کی سوڈان والون کو شکست ہوئی اور بہت آدمی مارے گئے
صلاح الدین نے اونکا تعاقب کر کے جلا وطن کیا اور بہت لوگون کو قتل کیا اور محل کا بندوبست
اچھا کیا بہاء الدین اسدی قراقوش کو جو ایک خوجہ سفید رنگ تہا محل پر مقرر کیا اور حکم دیا کہ
محل مین کوئی شخص بڑا ہو یا چہوٹا بدون حکم صلاح الدین کے نہ گہسنی پاوی — اسی سال مین
درمیان اینانج حاکم ری — اور درمیان دگز نکے لڑائی ہوئی تہی دگز نے فتح پائی اور ری
کو فتح کیا اینانج بہاگ کر کسی قلعہ مین محصور رہا دگز نے اینانج کے غلامون کو سکہلا کر قتل
کروا دیا وہ غلام اپنی آقا اینانج کو قتل کر کے دگز سے آملی مگر اون حرامزادون سے اوسنے
وعدہ وفا نہ کیا اسلئی وہ اوس شہر سے بہاگ گئی وہ غلام جسنے اپنی آقا اینانج کو قتل کیا
تہا خوارزمشاہ سے جا ملا اوسنے بسبب خیانت اور بدذاتی کے اوس غلام کو قتل کیا —
اسی سال مین شیخ ابو محمد فاروقی نے وفات پائی یہہ ایک زاہد مشہور و معروف و صاحب کرامات کثیرہ
تہا اور فی البدیہہ کلام جامع کیا کرتا تہا — اسی سال مین یاروق ارسلان ترکمانی نے
وفات پائی وہ ایک بڑا سردار فرقہ یاروقیہ کا تہا جو کہ ایک فرقہ ترکمانی فرقہ مین کا
ہی وہ عظیم الجثہ آدمی تہا حلب کے باہر رہا کرتا تہا اوسنے دریاء قویق کے دونو کنارون
پر بہت عمارتین بنائی ہین جو اب تک عمارت یاروقیہ مشہور ہین

اب شروع ہوا ۵۶۵ ہجری

اس سال مین فرنگیون نی دمیاط پر جا کر محاصرہ کیا اس شہر مین صلاح الدین نی پیادے
اور ہتیار اور ذخیرہ بہت جمع کر رکہا تہا پچاس روز تک اوسکا محاصرہ کئی رہی
جب نور الدین نے لشکر اون فرنگیون سے شہر جو شام مین تہی لوٹے اوس وقت اوٹہی
پیرون نی کام مراجعت کر گئے — صلاح الدین کہتا ہی کہ مینی مثل سلطان عاضد کے
کوئی سخی نہین دیکہا کیونکہ جب تک فرنگ اوسکا محاصرہ کئی رہی دس لاکہہ دینار مصر

سوا رحامد وری وغیرہ کے ذبح ہوا — اسی سال میں سلطان نورالدین نے کرک کا مدت تک محاصرہ کر کے رجعت کی — اسی سال میں ایک زلزلہ عظیم آیا تھا حتیٰ کہ تمام ویران ہوگیا نورالدین نے اوس کے مصل کے عمارت کروائے شہر دین کے محافظ کی اسی طرح جیسے دیکھو کے شہر ویران ہو گئے تھے لیکن اونکو نورالدین کا خوف تھا اسلئے انہوں نے اون شہر دیکو جو ویران ہو گئے تھے جلا دئیے — اسی سال میں درمیان ماہ ذالحجہ کے قطب الدین مودود بن زنگی بن اقسنقر حاکم موصل نے وفات پائی اوسکو بخار کی بیماری تھی جب وہ مرگیا ارباب دولت مملکت کی اوس کے بڑے بیٹے عماد الدین زنگی بن مودود سے پھر کر اوس کی چھوٹے بھائی کی طرف ہو گئے اوسکا نام سیف الدین غازی بن مودود تھا اسلئے عماد الدین زنگی اپنے چچا نورالدین کے پاس زیادہ ہو کر چلا آیا قطب الدین کے عمر بروقت وفات کی تخمیناً چالیس برس کے ہو گئے اوسی اکتیس برس بیمار رہے ایک ہی سلطنت کی تھی شخص تمام بادشاہوں میں اچھا تھا خصلت میں — اسی سال میں ملک طغرل بن قاروت حاکم کرمان نے وفات پائی اوس کے اولاد بہرام شاہ اور ارسلان شاہ میں جو بڑا تھا اختلاف پڑگیا پھر ایک حوالہ ملک ہو کر ملک کا حوالہ ہوا اسے عرصہ میں اتفاقی سی ارسلان شاہ جو بڑا تھا مرگیا بہرام شاہ مملکت کرمان کا بادشاہ ہوگیا — اسی سال میں محمد الدین ابوبکر بن الدایہ جو بھائی رضاعی نورالدین کا تھا فوت ہوا اوس کی جاگیر میں حلب اور حارم اور قلعہ جعبر تھا نورالدین نے اوس کے بھائی علی بن الدایہ کو اوس کے جاگیر پر بحال کیا — اسی سال میں محمد بن محمد بن ظفر مصنف کتاب سلوان المطاع لی وفات پائی یہہ کتاب اوسنے بموجب خواہش کسی سردار لشکر صقلیہ کے ۵۵۴ہجری میں تصنیف کی تھی — اوسکے کتاب نجاء الابناء اور شرح مقامات حریری تصنیف سے ہیں مبدا اوس کی صقلیہ میں ہوئے شہروں کی سیر بھی اوسنے کے آخر کو مکہ میں قیام کیا آخر وقت تک مدینہ حماۃ میں رہا

ہین وفات پائی تمام عمر یہہ شخص حالت افلاس اور تنگی مین رنج کہینچا رہا یہانتک کہ فوت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۵۶۶ ہجری

بیان وفات پانی مستنجد کا اور خلافت مستضی کے

واضح ہو کہ یہہ خلیفہ تیتسواں[۳۳] خلفائے بنے عباس مین کا ہے اسی سال مین درمیان نوین تاریخ ماہ ربیع الاخر کے مستنجد باللہ ابو المظفر یوسف بن مقتفے لامر اللہ ابو عبد اللہ محمد بن مستظہر باللہ نے وفات پائے پیدایش اوس کی درمیان ماہ ربیع الاخر سنہ ۵۱۸ ہجری کے ہوئی تہے وہ گندم گون لنبی قد کا بڑے ڈاڑہی والا تہا اوس کی موت کا باعث یہہ ہوا کہ وہ بیمار ہوا اوس کے بیماری بڑہ گئے تہے حال یہہ ہی کہ ایک دارو غہ اوس کے گہر کا عضد الدولہ ابو الفرج بن رئیس الرؤسا اور قطب الدین قیماز مقتفوی جو کہ اون ایام مین بڑا امیر بغداد کا تہا یہہ دونو اس بادشاہ سے رنجیدہ تہے انہونے طبیب سے مکر یہہ بیان کیا کہ اوس کو ایسے دوا دو کہ وہ مرجاوے ہماری سر سے پاپ چہوٹے چنانچہ حکیم مذکور نے عرض کی کہ آپ حمام کیجئے بادشاہ نے کہا کہ بسبب ضعف کے حمام نہین کر سکتا آخرش حمام کروایا جب حمام مین بادشاہ گیا دروازہ حمام کا بند کر دیا گہٹ کر مر گیا۔ بعد اوسکے مرنے کے عضد الدولہ اور قطب الدین مذکور نے مستضی بامر اللہ بن مستنجد کو بلایا اور یہہ شرط کی کہ ہم آپکو تخت پر ایک شرط سے بٹہلاتے ہین وہ یہہ ہے کہ عضد الدولہ کو وزیر کیجے اور اوسکے بیٹے کمال الدین کو مختار کیجئے اور قطب الدین کو امیر فوج کا اوسنے یہہ سب منظور کیا نام مستضی کا حسن ہے کنیت اوس کی ابو محمد تہی اوسکا ہم نام سوا حسن بن علی کی کوئی وارث خلافت نہین ہوا جس روز اوسکا باپ مرا اوسے روز خاص لوگون نے اوس کے بیعت کی اور دوسرے روز بیعت عامہ ہوئے مستضی بہت نیک سیرت اور خوش خلق تہا اور اہل فساد اور فتنہ گرون پر بہت سختی کیا کرتا تہا۔ اسی

سال میں نورالدین محمود پھر گئے طرف موصل کے گیا یہہ شہر اوس کے بھتیجے جاری میں مودود میں عمادالدین زنگی میں قیصر کے پاس تہا نورالدین نے اوسپر غالب آکر فتح کیا جب وہ شہر اوس کے ہاتھ میں آگیا اوسکا بندوبست کر کے معیدوں کو چھوڑ دیا پھر اپنے بھتیجے سیف الدین غازی کو عطا کیا — ا ۔ ر یہہ سنجار عمادالدین لے گئے ہیں مودود کو جو بڑا بھائی سیف الدین کا تہا اوسکو مرحمت کیا — کمال الدین شہروری نے کہا کہ یہہ ایک راہ خلاف اور نااتفاقی کی ہے کیونکہ عمادالدین بڑا ہے وہ اسی بہائی سیف الدین کے اطاعت نہ مانیگا اور سیف الدین ہم نوسی نکریگا اس صورت سے دونوں میں نااتفاقی ہوگی دشمنوں کے مرادیں پائی گے — اسی سال میں صلاح الدین نے مصر سے کوچ کر کے حد شہر ملکو جو قریب عسقلان اور رملہ کے ہے فتح کر کی پہر مصر کو مراجعت کی بعد ازاں ایلہ پر جا کے اوسکا محاصرہ کیا یہہ شہر سمندر کے شرقی کنارہ پر واقع ہے فرنگیوں کے قبضہ میں تہا اوسپر کشتیاں آدمیوں سے بہر کر لیگیا دریا اور جنگل سے دونوں جانب سے محاصرہ کیا عشرہ اول ربیع الآخر میں اوسکو فتح کیا اور تمام باشندوں کو وہاں سے تاراج کر دیا لشکر لیا ان سب کو مقید کر کے تمام مال اور سبے اور عورتیں اونکے گرفتار کیں — جب صلاح الدین مصر میں مستقل ہوگیا اوس وقت دارالخلافت مصر کا نام دارالمعونۃ تہا اوسمیں دربار ہوا کرتا تہا صلاح الدین نے اوسکو ڈھا کر ایک مدرسہ شافعیہ بنایا — اور ایک گہر جو لشکر کے واسطے مکان مشاعرہ کے لئی مدرسہ شافعیہ کو توڑ کر بنایا اور مصر کی قاضیوں کو جو شیعہ مذہب تہے معطل موقوف کیا مذہب شافعی کے قاضی مقرر کئے یہہ ہیں حماد الا کو ہوا اور اسی طرح سے تقی الدین عمر نے جو کہ بہائی صلاح الدین کا تہا خبر لی کہ مکان خرید کر مدرسہ شافعیہ بنایا — اور اسی سال میں قاضی ابن الاجلال جو بڑا امیر مصر کا تہا اور سب فاضلوں میں نامی اور منشی عدالت شاہی کا بہی تہا موت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۵۶۷ ہجری

بیان قایم ہونی خطبہ عباسیہ کا مصر مین اور جاتا رہنا دولت علویہ کا

اسی سال مین آٹھوین تاریخ بروز جمعہ ماہ محرم کو عاضد الدین الله ابو محمد عبد الله بن امیر یوسف بن حافظ الدین الله ابو المیمون عبد المجید بن ابی القاسم محمد (اسکو خلافت نصیب نہین ہوئے) بن مستنصر بالله ابو تمیم معد بن ظاہر لاعزاز دین الله ابو الحسن علے بن الحاکم بامر الله ابو علے منصور بن عزیز بالله ابو منصور بن المعز الدین ابو تمیم معد بن المنصور بالله ابو طاہر اسمعیل بن القایم بامر الله ابی القاسم محمد بن مہدی بالله ابو محمد عبد الله جو اول خلیفہ خلفاء علویین مین کا ہے اس خاندان سے تہا خطبہ خوانے اوس کی نام کے موقوف ہوئے اوس کی نسب کا بیان ابتداء سلطنت اوس کی خاندان کے مین بیان کر چکا ہون واضح ہو کہ خطبہ عباسیہ کے پڑہنے کا باعث مصر مین یہہ تہا کہ جب صلاح الدین مصر مین قوت پا چکا اور محل پر قراقوش اسدی خوجہ سفید رنگ کو مقرر کر دیا نور الدین کو جب یہہ خبر پہنچے اوسنے صلاح الدین کو لکہا کہ جہانتک ہو سکے علویون کا خطبہ مصر سے موقوف کر دا کی عباسیونکے نام کا جاری کروا دی صلاح الدین نے درجواب اوس کے لکہا کہ یہہ بات تو بہت آسان ہی الا خوف فتنہ کے برپا ہونے کا اسمین ضرور ہے نور الدین نے بالکل نہ مانا اسی امر کا اصرار کیا اون ایام مین سلطان عاضد بیمار تہا صلاح الدین نے خطیبون کو حکم دیا کہ مستضی کی نام کا خطبہ پڑہو اور عاضد کا خطبہ موقوف کرو سب نے مان لیا کسینے چون وچرا نہ کے عاضد بہت بیمار تہا کسے اوس کی رشتہ دار نے بہی اوسکو اطلاع نہ کے باین خیال کہ زیادہ رنج کہا کر کہیں مر جاوی یہانتک کہ بروز عاشورا اوسے حالت بیخبری مین عاضد مر گیا اوسکو یہہ خبر ہے نہ ہوئی کہ میرے نام کا خطبہ موقوف ہو گیا جب عاضد

مرگیا صلاح الدین نے اوسکے محل میں تصرف کی اور ماتم کے کرکے محل خلافت پر استیلا پایا گرجو
کچھ محل شاہی میں مال اسباب پایا کہتے ہیں کہ اتنے اشیاء کثرت سے تہیں کہ شمار میں نہیں آئیں
اور گوہر بہا کتابیں اور تحفے نفیس بہت سے تہے اور انکا ایک پہاڑ یاقوت کا سا ہوا اور اس
میں سترہ درہم کا یا سترہ مثقال کا تہا ابن اثیر مولف کتاب کامل کا کہتا ہے کہ میں نے اوسکو
دیکہا اور وزن بہی کیا تہا اور کہتے ہیں کہ محل شاہی میں ایک ڈہول تہا اوس سے یہہ تاثیر تہی
کہ قولنج کو فائدہ کرتا تہا جب آدمی اوسکو بجاتا ریح اوس کے پیٹ سے خارج ہونے لگتے
وہ ٹوٹ گیا اوسکے فائدہ کا علم بعد ٹوٹ جانے کی ہوا — اور صلاح الدین نے سلطان عاضد
کی بیوی کو ایک اور محل میں حکم دیا کہ وہاں جا رہو اور پہرا لگا دیا اور آپ گہر میں گہس
کر جو لونڈے غلام باقی سب کو باہر نکالکر بعضوں کو بیچ ڈالا بعضوں کو آزاد کر دیا
بعضوں کو کسیکو بخش دیا غرضیکہ اسطرح سے وہ مکان خالی کروا لیا اور کچھہ اوسمیں
نہ چہوڑا گویا لوٹ مچا دیا یہہ جان لیا کہ جو آج ہو سکے سو کرلے کیونکہ کل کیا جانے
کیا ہو — عاضد نے جب بہت بیمار ہوا تہا اوسوقت صلاح الدین کو اوسنے بلایا تہا مگر وہ
دغا سمجہا پہر گیا جب وہ مرگیا اوسوقت یقین کیا کہ وہ بیمار ہی تہا افسوس اوسکے
آخر وقت ملنے میں نہ گیا پوشیدہ نرہے کہ کل چودہ خلیفہ اس خاندان کی ہوئیں — ایک
مہدی — دوسرا قایم — تیسرا منصور — چوتہا معز — پانچواں عزیز — چہٹا حاکم —
ساتواں ظاہر — آٹہواں مستنصر — نواں مستعلی — دسواں آمر — گیارہواں حافظ — بارہواں
ظافر — تیرہواں فائز — چودہواں عاضد — ان چودہ خلیفوں میں کا خطبہ پڑہا گیا ہے
اور تمام مدت سلطنت اونکی کی شروع ظہور مہدی سے کہ جب وہ شہر سجلماسہ
میں درمیان ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۹۶ ہجری کے ظاہر ہوا تا وفات چودہویں خلیفہ عاضد کے
سنہ پانسو سٹسٹہ ہجری تک دو سو بہتر برس تقریباً ہوتی ہیں یہی عادت
ہی دنیا کی آج کسی کے ساتہہ ہے کل کسی کے ساتہہ اوسکا عیش خالی کدورت سے نہیں ہے

ہی — جب خطبہ خوانی مصر کے بغداد مین یہہ پہنچے کہ خلفاء عباسیہ کے نام کا مصر مین بہی صلاح الدین
نے جاری کروایا ہے مبارکبادی کئی روز تک ہوتے اور عماد الدین صندل کے ہمراہ جو ایک خاص
خادمون مقتضی کی تہا بہت خلعت واسطی نورالدین اور صلاح الدین کی خطبون کی واسطے
اور سیاہ علم بغداد سے آئی — عاضد نے اپنی حیات مین ایک خواب دیکہا تہا کہ ایک بچہولی
مسجد مصر سے جو مسجد عاضد کے نام سے مشہور ہے نکلکر اوسکو کاٹا یہہ خواب دیکہہ کر عاضد خوف
کہا کر جاگ اٹہا معبرون کو بلوایا سب خواب بیان کیا معبرون نے یہہ تعبیر دی کہ کسی شخص
باشندہ اوس مسجد کی سے اسکو تکلیف پہنچے گی عاضد نے فوراً والی مصر کو لکہا کہ جو شخص
اوس مسجد مین بیٹہتے ہون میری پاس بہیجدی اوسنے ایک شخص کو جو صوفی تہا اوسکو نجم الدین
خوبستانی کہتی تہے بہیجدیا خبر دی گئی عاضد کو کہ وہ شخص حاضر ہے عاضد نے بلاکر پوچہا کہ تم
کہان کے رہنے والے اور کہا سے آئے ہو اور مسجد مذکور مین کیون رہتی ہو اوسنے سچ سچ اپنا حال بیان
کیا عاضد نے دیکہا کہ اس سے کچہہ مجکو رنج نہین پہنچ سکتا اوسکو کچہہ مال دیکر کہا کہ دعا کرو میرے
واسطے اسے شیخ اور حکم دیا کہ چلے جاؤ — جب سلطان صلاح الدین نے دولت علویہ کے
بربادی چاہی اور ارادہ کیا کہ اسکے خاندان پر مین قابض ہون اوسوقت اوسنے فتوی
لکہوایا چنانچہ ایک جماعت فقہا نے اوس کے واسطے فتوے لکہا اون مفتیون مین نجم الدین خوبستانی
مذکور بہی تہا اوسنے سب سے زیادہ فتوی لکہا بلکہ عاضد کی بے ایمانی ہونی اور علویون
کی بدذاتیان ظاہر کرنے مین اوسنے بہت کوشش کی تہی اس خواب کا رویا اسطور پر صحیح
ہوا — اسی سال مین درمیان نورالدین اور صلاح الدین کے باطن مین بیمزگی اور
رنجش ہوگئے تہے چنانچہ اسیواسطے صلاح الدین جب شوبک پر جاکر پڑا یہہ شہر فرنگیون
کی پاس تہا خوب لڑا مگر بسبب اس خوف کی کہ نورالدین مصر پر نہ چلا جاوے جلد وہانسے
کوچ کر گیا اوسکو فتح نہ کیا اوسی طرح چہوڑکر چلا گیا نورالدین کو جب یہہ خبر پہنچی اوس
بات کو دل مین رکہا اور کینہ زیادہ بڑہ گیا — جب صلاح الدین مصر مین خوب اچہی طرح

مراما مددیست کرکے قرار پاچکا المکدعراوسے تمام امرا قارب اور کبرا دولت کو جمع کر کی یہہ کہا کہ مجکو خبر آئی ہے کہ نورالدین خبر آنے کا ارادہ رکہتا ہی تمہاری کیا تحویز و صلاح ہے تقی الدین پاس عمر یہہ لیے اوسکے بہتیجے کہا کہ ہم اوسکا مقابلہ کریں گی اور لڑیں گی یہہ بات اوسی سلطان صلاح الدین کے باپ نجم الدین ایوب کی سامہنی کہی تہی اوسی تقی الدین کو سرزنش کی اور کہا کہ سومیں تمہارا باپ ہوں اگر میں نورالدین کو دیکہوں یہی اوتر کر زمین چوم کر اوسکے سامہنی کہڑا ہوں ملکہ تو نورالدین کو یہہ لکہہ کہ اگر آپکا آدمی اگر میرے گلے میں رومال ڈالکر تمہاری طرف کو کہینچتا ہوا ماین دلب لاوی تو میں بہاگا چلا اؤں گا مجکو کچہہ عذر نہیں بعد ازاں ایوب ل اسی بیٹے صلاح الدین کو خلوت میں لیجاکر کہا کہ اگر نورالدین خبر آوی تو اول سے میں ہی مرنے لڑنے کو طیار رہوں مگر ظاہر میں یہہ الفاظ کہنی اچہی نہیں ہیں کیونکہ الفاظ ملایمہ سے وہ شاید ارادہ ہی خبر آنیکا نہ کری اور شاید دل ہی اوسکا نرم ہو جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا ــ اور اسی سال میں امیر محمد بن مردنیس حاکم شرقی ملاد اندلس کا بیٹی مرسیہ ــ اور بلنسیہ غیرہ کا فوت ہوا اوس کی اولاد ابو یعقوب یوسف بن عبدالمومن بادشاہ غرب کی پاس گئی اور سب شہر اسے اوسکو سپرد کئے یوسف اس امر سی بہت خوش ہوا وہ شہر اوسے لیکر اور اوکی بہن سی نکاح اپنا کیا اور اکرام و انعام اونکو دیکر خوش کیا اوں مرد یوسف مذکور نے ایک لاکہہ لڑنے والے جوان لیکر فرنگی کے تہی اوہوں کی بہت سی شہر لڑائی ہی کے ماں لیا ــ اسی سال میں قوم خطائی یہہ جیحون کو عبور کر کے خطر او تر آئی تہے اسلئی خوارزمشاہ ارسلان بن اتسز بن محمد بن انوشتگین نے لشکر جمع کرکے اونکی مقابلہ کا ارادہ کیا خوارزمشاہ بیمار ہوا حالت بیماری میں مراجعت کی اور لشکر ہمراہ کسی سردار کے روانہ کیا چنانچہ قوم خطا سے لڑائی ہوئی خوارزمشاہ کی لشکر کو شکست ہوئے وہ سپہ سالار اوس لشکر کا مقید ہوا اوسکو پکڑ کر قوم خطا اپنی شہروں کو چلے گئی ــ اسی سال میں نورالدین ملک شام میں تمام ہوا ادیکی جسکو مساس

مناسیب کتہی مین بنایا تہا اس مکان مین عرائض اور خطوط اور اخبار آیا کرتی تہی۔ اور
اسی سال مین مستضئی نے اپنی وزیر عضد الدین بن رئیس الرؤساء کو جبراً معزول کیا کیونکہ
قطب الدین قیماز نے اوسکا معزول ہونا مشہور کردیا تہا اسلئی اوسکو ضرور ہی لازم ہڑا
کہ معزول کری بسبب ہونی اس خلیفہ کی مخالف قطب الدین کی رائے کی کیونکہ اوس کو طاقت
خلاف کرنے کی نہ تہی اسی سال مین یحیے ابن سعدون ازدی اندلسی قرطبی نے وفات پائی
یہہ شخص علم قرات اور نحو وغیرہ مین امام تہا درمیان موصل کی فوت ہوا۔ اسی سال مین
ابو محمد عبد الله بن احمد بن احمد بن احمد معروف ابن الخشاب بغدادی نے وفات پائی وہ چند علوم
خوب جانتا تہا لونڈے غلام اور لباس کے اوسکو بہت کم پرواہ تہی۔ اسی سال مین
نصر الله بن عبد الله بن مخلوف بن علے بن عبد النور بن قلاقس شاعر مشہور اسکندری نی
وفات پائی اوسنی قاضی فاضل کے مدح کی ہی اوسنی بہت سفر کیا ہی صقلیہ کے طرف ۵۶۳ھ
مین گیا پہر مراجعت کر کے یمن کیطرف ۵۶۵ھ ہجری مین گیا اکثر و اپنی سفرون مین وہ یہہ شعر
پڑہا کرتا تہا

تمام ہوئی جلد چوتہی ابو الفدا کی خدا تعالی کی فضل سی اب شروع ہوتی ہے پانچوین

جلد پانچوین ابو الفدا کی

اب شروع ہوا سنہ ۵۶۶ ہجری

مخفی نرہے اس سال مین خوارزم شاہ ارسلان بن اطسز بن محمد بن انوشتکین جو ملک خطا سی لڑتا ہوا حالت مرض مین مراجعت کر آیا تہا راہے ملک بقا ہوا جب یہہ بادشاہ مرگیا اس کے بعد اوسکا چہوٹا بیٹا سلطان شاہ محمود تخت سلطنت پر بیٹہا مگر چونکہ یہہ لڑکا صغیر سن تہا بندوبست ملک کا نکر سکتا تہا اسلئی اوسکی والدہ سیاست مدنی اور انتظام مملکت مین سرگرم رہتی تہی — اور بڑا بیٹا اس بادشاہ کا جو علاؤالدین تکش تہا وہ لشکر مین رہا کرتا تہا اوسکو عین حیات مین سلطان مذکور نی نکالدیا تہا اوسکو جو خبر پہنچی کہ باپ مرگیا اور چہوٹا بہائی تخت سلطنت پر باوجود ذمی حق ہونے میری کی بیٹہا اوسکو یہہ بات بہت بری معلوم ہوئی اوسنی بجستی وچالاکی تمام اپنی کمک اور مدد خطاسی لیکر یہہ خطا کی کہ اپنی چہوٹی بہائی سلطان شاہ پر چڑہائی کرکی بہگادیا — سلطان شاہ نی بہی قرب وجوار کے بادشاہون سے مدد مانگ کر اپنی بہائی تکش پر چڑہائی کی اور اوسکو دار الحکومت سے نکالدیا اسیطرحسی ان دونو بہائیون مین بہت لڑائیان ہوتے رہین یہانتک کہ سلطانشاہ سنہ ۵۸۹ ہجری پانسو نواسی مین فوت ہوا اور اوسکا بہائی تکش ابن ارسلان ملک خوارزم مین مستقل بادشاہ ہوا — انہین دونو بہائیون کی لڑائیون مین مؤید ایجابہ بہی مقتول ہوا تہا اسکو تکش نے ظلم کرکی مار ڈالا تہا جب وہ مرگیا اوس کی بعد طغانشاہ بیٹا المؤید ایجابہ کا بادشاہ ہوا — اور اسی سال مین شمس الدولہ تورانشاہ بن ایوب بڑا بہائی صلاح الدین ملک مصر سی ملک نوبہ پر آیا تاکہ اوسپر تغلب کری لیکن اوسکو یہہ شہر کچہہ اچہا نہ معلوم ہوا اسلئی لوٹ کر پہر مصر کو چلا گیا — اور اسی سال مین شمس الدین دکز نی وفات پائی اوس کی بعد بیٹا اوسکا محمد پہلوان اوسکا قایم مقام ہوا اس کی ریاست مین کوئی اوسکا مخالف نہ ہوا اور کسی کی کان بہی نہ پہڑکائی — دکز مذکور کا حال یہہ ہے

کہ یہہ شخص کال شہر کے در میں سلطان محمود کا ایک غلام تہا بعد ازاں سلطان محمود نے اوس کو
خرید لیا تہا جب سلطان مسعود بن محمود کا وارث سلطنت ہوا اونکی ترقی عزت کی اور
حاکم بادشاہ شدہ اور بیجان وغیرہ بلاد جبل و اصفہان اور ری کا بادشاہ ہوگیا اور
پچاس ہزار سوار اوس کے پاس موجود رہنے لگے اور وہ آپ شہر ری میں سلطان ارسلان بن طغرل
کی سلطنت کا خطبہ پڑہوایا کرتا تہا کیونکہ ارسلان کا اوسکو حکم یہہ تہا بہر کیف ذکر مذکور حقیقت
اچہی رکہتا تہا نیک سیرت مشہور تہا — اور اسی سال میں ایک انبوہ ترکیوں کا ہمراہ
ایک غلام مسمی قراقوش کے دیار مصر سے کوچ کرکے افریقیہ میں تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن
ایوب پر چڑہ آئی تہی یہہ قصد بن طرابلس کے مغرب کیطرف آکر ٹہری اور مدت تک محاصرہ
کئی رہی انجام کار اوسکو فتح کیا اور قراقوش مذکور اوس پر غالب ہوگیا اور بہت شہر اور قلعہ
کی اپنی قبضہ میں لاکر اون پر مسلط ہوگیا — اور اسی سال میں ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن
بلاد فرنگ میں جاکر اندلس پر لڑا — اور اسی سال میں نور الدین محمود بن زنگی بلاد قلیج
ارسلان بن مسعود بن قلیج ارسلان میں گیا اور مرعش — اور بہسنی — اور مرزبان اور
سوا اس ان شہروں میں قابض ہوگیا — جب قلیج ارسلان لاچار ہوگیا تب اوسنے ایک
قاصد کی زبانی یہہ کہلا بہیجا کہ میں آپکے عنایت اور عطوفت اور صلح کا طالب ہوں نور الدین
نے در جواب اسکے یہہ کہا کہ مجکو صلح کرنے بالکل منظور نہیں الا ایک شرط سے اگر آپ شہر
ملطیہ کو جو کہ میرے ذوالنون ابن دانشمند سے چہین لیا ہی ہمارا اوسکو واپس دیدیگے تو کیا مضائقہ
صلح ہو جائیگی — قلیج ارسلان نے ملطیہ دینا مناسب نہ جانا اوسکو عوض شہر سیواس دینا منظور
کیا اسبات پر صلح ہوگئی — جب نور الدین مرگیا تب قلیج ارسلان نے شہر سیواس اوس سے
اور ابن دانشمند کو نکالدیا — اسی سال میں صلاح الدین نے مصر سے کوچ کرکے کرک کا
محاصرہ کیا تہا مگر چونکہ صلاح الدین نے نور الدین سے یہہ وعدہ کیا تہا کہ ہم دونو کرک پر
ملینگے اسلئے نور الدین دمشق سے کوچ کرکے روانہ ہوا جب کرقیم کی سرحد تک پہنچا

پہنچا کر یہہ مقام قریب کرک کے ہی اوس وقت صلاح الدین نور الدین سے ڈر گیا اور اوس سی ملنا مناسب نہ جان کر کرک سے اولٹا مصر کو چلا آیا — اور نور الدین کی واسطے تحایف بہیجکر یہہ عذر کر بہیجا کہ میرا باپ ایوب نہایت بیمار ہے مجکو یہہ خوف دامنگیر کہ شاید مرجائی اسلئی مین مصر کو جاتا ہون نور الدین نی مقصد دلی اوسکا سمجہکر عذر ظاہر اوسکا قبول کیا اور جان گیا کہ محسن خالف ہوکر بہانہ اوسنی بنایا ہی لیکن کچہہ تعرض نہ کیا جب صلاح الدین مصر مین پہنچا اپنی باپ کو واقع مین مرا ہوا پایا — اس نجم الدین ایوب بن شاذی مذکور کے مرنی کا سبب یہہ تہا کہ ایک روز ہوا کہا نے کو وہ گہوڑے پر سوار ہو چلا جاتا تہا اتفاقاً راہ مین کہین گہوڑا بدک گیا وہ جلد اوس پر سے گر پڑا لوگون نے اوسکو اٹہا کر گہر مین داخل کیا چند روز زندہ رہکر ستائیسوین ذالحجہ سنہ ہذا کو وفات پائی — یہہ شخص نیک سیرت اور عقلمند آدمی تہا — اسی سال مین ابو نزار حسن ابن ابی الحسن صافی بن عبد اللہ بن نزار نحوی اسی برس کے عمر پاکر راہی ملک بقا ہوا یہہ نحوی بخطاب ملک النحاۃ مشہور تہا اور علم نحو بہت خوب جانتا تہا یہانتک کہ اپنی زمانے مین بی عدیل اس فن کا عالم تہا اور غرور بہت کیا کرتا تہا اپنی واسطے آپ اوسنی ملک النحاۃ یعنے نحویون کا بادشاہ لقب مقرر کیا تہا اگر کوئی شخص اوسکا نام سوا اس خطاب کے لیتا تو بہت خفا ہوا کرتا — علم فقہ مذہب شافعی کی اور علم اصول اور علم خلاف بہی پڑہا ہوا تہا — اور خراسان — اور کرمان — اور غزنہ تک سیر کر کے ملک شام کو جا کر دمشق کو اپنا وطن مقرر کیا

اب ہم وہ حالات لکہتی ہین جو کہ درمیان سنہ ۵۶۹ ہجری کے گذری ہین بیان ہی مالک بہجائی شمس الدولہ توران شاہ بن ایوب کا ملک یمن پر

واضح ہو کہ صلاح الدین اور اوس کے تمام کنبی کی آدمی چونکہ نور الدین سے بہت خایف

ولد اس کے اسلئے اوسنے یہہ تجویز کی کہ ایک سلطنت سوا مصر کے اور اسی حاصل کرلے
جائے کہ اگر وہاں نور الدین چڑھ کر آوے تو اوسکو قتل کر ڈالیں اور اگر بالفرض وہ ہمکو شکست
دے تو یہہ مملکت امن جائے پناہ رہے یہاں آ رہیں گے یہہ دل میں ٹھان کر اپنے بھائی صلاح الدین
تورانشاہ کو نوبہ کی طرف روانہ کیا وہاں کی شہروں میں جب اوسکا دخل ہوا تب درمیان
اس سال کے اوسکو یمن کے ملک کی طرف بھیجا اون ایام میں یمن کا ایک شخص مسمی عبد النبی تھا جسکا
ذکر درمیان ۵۵۴ ہجری کی ہو چکا ہے جب تورانشاہ ملک یمن میں جا پہنچا عبد النبی اور تورانشاہ
سے لڑائی ہوئی اوس لڑائی میں تورانشاہ کی بات میدان رہا اور عبد النبی کو شکست ہوئی
پھر تورانشاہ شہر زبید پر گیا اوسکو بھی فتح کیا اور عبد النبی کو قید کر لیا بعد ازان تورانشاہ نے عدن
کا قصد کیا جو تن لیسے سی وہ بہی فتح کیا اون ایام میں عدن کا بادشاہ ایک شخص مسمی یاسر
تھا وہ نکلا اور تورانشاہ سے لڑا لیکن چونکہ تورانشاہ کا نصیبہ چمک رہا تھا اوسکو شکست
دی اور یاسر کو قید خانہ میں داخل کیا اب تمام ملک یمن تورانشاہ کی قبضہ میں آگیا
اور صلاح الدین کی مملکت میں داخل ہوا زبید اور عدن سے تورانشاہ کی ہاتھہ بہت مال
عبد النبی اور یاسر کا ہاتھہ آیا تھا

بیان ہی مقتول ہونے ایک گروہ مصریون اور عمارہ یمنی کا

مخبر نے اس سال میں صلاح الدین سے یہہ خبر دی کہ ایک گروہ رؤسا مصر کا مصر
تابع لایا چاہتے ہیں اور اون مفسدین کا ارادہ ہے کہ پھر علویوں کے سلطنت ہو جاتے
اسلئے صلاح الدین نے اونکو سولی دی اون لوگوں جنکو درمیان اس سال کے سولی
ہوئی ایک تھے عبد الصمد اور قاضی عویرس داعی الدعاۃ اور عمارہ یمنی جو کہ شاعر
اور فقیہ تھا جسکے مشہور ہے ابو الفدا لکہی ہیں اون لوگوں میں سے تھے

بیان ہی وفات پانی سلطان نور الدین محمود کا

مخبر بہی کہ سلطان نورالدین ملک عادل بن عماد الدین زنگی بن آقسنقر والے ملک شام اور
دیار جزیرہ وغیرہ نے روز چہارشنبہ گیارھوین تاریخ ماہ شوال ۵۶۹ھ ہجری مذکور مین خناق کی
بیماری سے درمیان قلعہ دمشق کے ملک جاودانی کو رحلت کے ـ نورالدین چاہتا تہا کہ مصر مین
جاکر صلاح الدین سے ملک مصر چہین لیوے اور اپنی بہتیجے سیف الدین غازی بن مودود کو درمیان
شام کی سامہنی فرنگ کے چہوڑکر آپ بذات خود مصر کو جانے کی طیاری مین کہ سپہ سالار موت
نی افواج مردگان مین اوسکا چہرہ لکہدیا ہے لا راد للقضا ـ نورالدین کا حلیہ یہہ
ہے رنگ اوسکا گندم قد لمبا ڈاڑہی اوسکے فقط ٹہوڑی پر تہی اور رخ تہی صورت اچہی تہی
ہمیشہ اپنی مملکت کے وسعت کی فکر مین رہتا تہا اوس کی نام کا خطبہ حرمین اور یمن مین وقت
والے تورانشاہ بن ایوب کے پڑہا گیا اور اسیطرح مصر مین بہی اوس کی نام کا خطبہ پڑہا جاتا تہا پیدایش
اس بادشاہ کی ۵۱۱ھ مین ہوئی ہے اور بسبب اوس کی نیک خصلتی اور عدل و انصاف کے
اوسکا ذکر خیر زمین پر پہیل گیا تہا اور زاہد ـ اور عابد بہی بڑا تہا شب بیداری کرتا لوگون
کو نمازین پڑہا کرتا ـ اور علم فقہ امام ابوحنیفہ رض کا خوب جانتا تہا اس بادشاہ کو فقہ مین
کچہہ تعصب سے نہ تہا اسی بادشاہ نے فصیلین چند شہر شام کی مثل دمشق ـ اور حمص ـ اور حماۃ
ـ اور حلب ـ اور شیزر ـ اور بعلبک وغیرہ کے بروقت اون کی گر پڑنے کے جبکہ بسبب زلزلہ
کی گر پڑین تہے بنوائین تہین ـ کتنی ہی مدرسہ حنفیہ اور شافعیہ اوسنے بنوائے ہین اس بادشاہ
کی فضایل کی متحمل یہہ مختصر کتاب نہین ہوسکتے لہذا چہوڑ دیئے جاتی ہین اب اوس کی بعد
جو گذرا وہ لکہتے ہین ـ واضح ہو کہ جب سلطان نورالدین نے وفات پائی اوس کے
بعد سلطان صالح اسماعیل بن نورالدین محمود اوسکا بیٹا گیارہ برس کی عمر مین وارث
سلطنت ہوا ـ تمام لشکر دمشق نے اوس کی واسطے قسم کہائی اور صلاح الدین نی جو
والی مصر کا تہا اوس سے اطاعت منظور کرکے مصر مین اوس کی نام کا خطبہ پڑہوایا
و در سکہ بہی اوس کے نام کا جاری ہوگیا اوس کی سرکار کا مشیر تدبیر اور مدبر مملکت

امیر شمس الدین محمد بن عبد الملک جو کہ ابن المقدم مشہور ہے تھا۔ جب سلطان نور الدین گزرا اور ملک صالح وارث سلطنت ہوا تب بہت ناگہاں آکر سیف الدین غازی بن قطب الدین مودود بن عماد الدین زنگی نے موصل سے کوچ کرکے تمام بلاد جزیرہ کو اپنے تحت میں لاکر مالک بن بیٹھا تھا

اب ہم وہ حال لکھتے ہیں جو ۵۷۰ھ ہجری میں گذرا بیان ہے پھر جانی اور بغی ہو جانی کنز کا درمیان صعید کی جو کہ ایک شہر مصر کا ہے

درمیان اس سال کے ایک شخص باشندہ شہر صعید مسمی کنز سے بہت لوگ متفق ہو گئے اور صلاح الدین سے باغی ہو بیٹھے صلاح الدین نے یہ حال سنکر اوس کی تدارک کے واسطے لشکر بھیجا وہ لوگ جو اوس کے تابع ہو گئے تھے اور ایک لڑائی انجام کار بہتیاں کنز ماری گئے وہ جو سعد اوس کے ہمراہ ہو گئے تھے اور بہت سے کچھ ملحمہ تیغ بیدریغ ہوئے وہ بھاگ گئے جو بچ نکلے

بیان ہی مالک ہونے صلاح الدین کا دمشق وغیرہ پر

واضح ہو کہ بادشاہ صلاح الدین یوسف بن ایوب سلخ ربیع الاول کو دمشق اور حمص اور حماۃ پر متصرف ہو گیا تھا سبب اسکا یہ تھا کہ شمس الدین بن الدایہ نے جو کہ حلب میں رہا کرتا تھا سعد الدین گمشتکین کو واسطے بلانے ملک صالح بن نور الدین دمشق کی طرف حلب کے روانہ کیا تھا چنانچہ ملک صالح اسمعیل حلب میں ہمراہ سعد الدین گمشتکین کے گیا۔ جب حلب میں گیا گمشتکین نے قدرت پاکر شمس الدین ابن الدایہ اور اوس کی بھائیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور رئیس ابن الخشاب کو مع اوس کے بھائیوں کی جو کہ سردار حلب کا تھا پکڑ لیا۔ اور سعد الدین کا ارادہ واسطے تدبیر ملک صالح کی جو لوگوں نے دیکھا ابن المقدم

ابن المقدم وغیرہ امراء دمشق نے خوف کہا کر صلاح الدین یوسف ابن ایوب والی مصر کو یہ لکھہ
بہیجا کہ آپ ہماری مالک بنی اور سلطنت کیجئے صلاح الدین تن تنہا سات سو سوار لیکر چلا گیا کچہہ
عرصہ ہوا تہا کہ دمشق مین جا پہنچا اوس کے پہنچتے ہے تمام لشکری اور رعایا اوس کی ملاقات کو حاضر
ہوئی اور سب اچہی طرح پیش آئی صلاح الدین اپنی باپ ایوب کی گہر مین جو دار عقیقی مشہور تہا
اوترا اگر اہل قلعہ نے صلاح الدین سی بغاوت اختیار کے وہ مطیع ہو گئے ــــ اس قلعہ مین ملک
صالح کے طرف سی ایک خادم مسمی ریحان تہا اوس کی پاس صلاح الدین نے رقعہ بہیجکر اپنی طرف
مایل کر لیا چنانچہ اوسنی قلعہ بہی دیدیا صلاح الدین نے قلعہ مین جاکر جو مال اوسمین تہا سب
لی لیا جب صلاح الدین کے اچہی طرح سے دمشق مین قدم جمگئی اور ریاست وہان کی قرار
پا گئی اوسوقت سیف الاسلام طغتکین بن ایوب اپنے بہائی کو اپنا خلیفہ مقرر کرکے چہوڑ دیا
اور آپ اول تاریخ جماد الاول کو طرف حمص کے کوچ کر گیا ــــ یہہ حمص ــــ اور حمات
ــــ اور قلعہ بارہین ــــ اور سلمیہ ــــ اور تل خالد ــــ اور الرہا بلاد جزیرہ کی صوبجات
فخر الدین مسعود ابن الزعفرانی کے تہی ــــ جب سلطان نور الدین مرگیا تب فخر الدین
مسعود کو اتنے جرات نہ ہوئے کہ حمص اور حمات مین مقیم ہو سکے کیونکہ یہہ شخص بد خصلت
بہت تہا آدمیون کی ساتہہ بدی کرتا رہتا تہا مگر یہہ شہر اوس کی تہی اور قلعہ سلطان نور الدین
کی تحت مین تہے اونمین نور الدین کیطرف کی والی رہا کرتے تہی اونکے اوپر فخر الدین کی
کچہہ حکومت نہ تہے مگر بارین کا قلعہ کیونکہ وہ فخر الدین ہی کا تہا ــــ صلاح الدین گیارہوین تاریخ
جمادی الاول حمص پر جا کے اوترا شہر تو اوس کی قبضہ مین آگیا مگر قلعہ نہ آیا وہانکے
باشندے بغاوت اور عصیان سے پیش آئے اوسنی کیا کام کیا کہ قلعہ پر اون لوگون کو جو ہر وقت
باشندگان قلعہ کو تنگ کرتی رہین چہوڑ کر آپ حمات کو چلا گیا شہر حمات پر اول تاریخ
جماد الاخر سنہ ہذا کو قابض ہو گیا مگر حمات کے قلعہ مین امیر عز الدین جبردیک ایک غلام
غلامان نوابہ سے تہا وہ متحصن اور قلعہ نشین ہو گیا اور اوسنے قلعہ بند کر لیا ــــ صلاح الدین نے

نے اوسی بہ فریب کیا کہ اوسی کہا کہ میں صرف بدولت اور حفاظت بلاد کے ملک صالح اسمعیل
کے واسطے کرتا پھرتا ہوں سوا اسکے اور کچھ مجکو غرض نہیں ہے میں حقیقت میں اوسکا ایک
نائب ہوں جردیک سے فقط میری غرض یہہ ہی کہ قاصد بکر حلب تک جائے جردیک نے اوسی کہلا
بھیجا کہ اِس امر کے تم قسم کہائیے اوسی قسم کہائی چنانچہ جردیک نے صلاح الدین کے ایلچی گری کے طور پر
حلب کو گیا اوسنے اوسکے بھائی کو قلعہ حمات پر خلیفہ مقرر کر دیا اور جردیک جب حلب میں
پہنچا اوسکو کمشتکین نے پکڑ کر قید کر لیا اوس کی بھائی نے جب یہہ حال معلوم کیا اوسی
حمات کا قلعہ صلاح الدین کے سپرد کر دیا اس حکمت عملی سے وہ مالک اوس قلعہ کا بھی ہو گیا
— بعد اوسکے صلاح الدین حلب پر گیا اور اوسکا محاصرہ کر لیا حلب میں ملک صالح اسمعیل
بن نور الدین تہا وہ محصور ہو گیا اسلئی اہل حلب نے جمع ہو کر صلاح الدین سے جنگ کی
اور اوسکو حلب سے ہٹا دیا — اور سعد الدین کمشتکین نے سنان سپہ سالار اسماعیلیہ کے پاس
بہت اس لالچ کے واسطے بہیجا کہ صلاح الدین کو قتل کر ڈالیں — سنان مذکور نے ایک
گروہ واسطے قتل کرنے صلاح الدین کے روانہ کی وہ لوگ صلاح الدین تک جا پہنچے لیکن اوسکے
سوا کسی اور کو قتل کر ڈالا قسمت سے بچ گیا بعد اوسکے پہر حلب کا محاصرہ کیا چنانچہ پہلے
ماہ رجب تک حلب پر پڑا رہا جب صلاح الدین نے یہہ خبر پائی کہ حمص پر فرنگی لوگ
ادہر آئے ہیں یہہ سنتے ہی حلب سے کوچ کر کے آٹھویں رجب کو حماۃ پر آ ڈیرا کیا وہاں سے
حمص پر گیا اوسکے پہنچتے ہی فرنگی کوچ کر گئی صلاح الدین نے حمص پر جا کر اوسکے
قلعہ کا محاصرہ کیا اکیسویں تاریخ ماہ شعبان سنہ مذکور کو وہ بہی فتح کیا — پہر وہاں
سے بعلبک کو گیا اور اوسکو بہی اپنی قبضہ میں لایا — جب کہ صلاح الدین ان بلاد مذکورہ پر
قبضہ کر چکا اور اوس کی سلطنت میں یہہ سب بلاد داخل ہو گئے تب ملک صالح نے اپنے
چچا کے بیٹے سیف الدین غازی والی موصل کے پاس ایک قاصد بھیجا اور اوسی
کمک چاہی کہ صلاح الدین کی تاکید پر خروج ہو — اوسنے ایک لشکر اپنی بہائی عز الدین مسعود

مسعود بن مودود بن زنگی کی ہمراہ طیار کرکے اوسکا سپہ سالار ایک بڑا سردار جسکو عزالدین محمود کہتے ہیں اور لقب اوسکا سلفقدار ہی مقرر کرکے اپنی بڑی عمادالدین زنگی بن مودود والے سنجار کو بہی واسطے کمک اور مدد کے طلب کیا وہ صلاح الدین سے ملگیا تہا اسواسطے اوسنے مدد نہ دی اسلیئے سیف الدین غازی نے سنجار مین جاکر اوسکا محاصرہ کیا اور موصل کا لشکر ہمراہ مسعود بن مودود اور سلفقدار کے حلب پر جا پہنچا وہانسے حلب کا لشکر بہی اوسکے ساتہہ ملکر صلاح الدین سے لڑنی کو گیا صلاح الدین نے یہہ کہلا بہیجا کہ مجکو صلح کرلی منظور ہے اس شرط سی کہ مین حمص اور حماہ سے کچہہ تعرض نکرونگا مگر دمشق میری قبضہ مین رہی اور مین ملک صالح کے طرف سی دمشق کا نائب ہون ہر چند وہ یہہ بات بہت خوب کہتا تہا پر کسیے اوسکی بات نہ سنی اور بلکل خیال مین نہ لائی بلکہ درپے جنگ کے ہوئی چنانچہ حماہ کے قریب لڑائی ہوئی اتفاق سے موصل اور حلب کے لشکر کو شکست ہوئی اور صلاح الدین نے اونکا سب اسباب ومال لوٹ لیا اور وہ بہاگ نکلے صلاح الدین نی دہاوا مردونکے کے دی اونکا تعاقب حلب تک کیا وہ سب حلب مین محصور ہوگئے اور صلاح الدین نے حلب کو گہیر لیا اوسی روز سی صلاح الدین نی ملک صالح بن نورالدین کا خطبہ مین نام پڑہنا بند کروادیا اور اوس کے نام کا سکہ بہی موقوف کروادیا آپ بادشاہ مستقل ہوگیا اوسوقت لاچار ہوکر سلطان صلاح الدین کو لکہا کہ جتنی شہر ملک شام کے آپکی قبضہ مین آچکی ہین اون پر اولیاء دولت متصرف رہین اور جو بچ رہی ہین وہ ملک صالح کی قبضہ مین رہین اسطرح ہمکو صلح منظور ہے اوسنے بہی منظور کیا اور اونسے صلح کرکے اوایل ایام ماہ شوال ۵۷۱ھ کو حلب سے کوچ کیا۔ اور آخر ایام ماہ شوال سنہ مذکور مین سلطان صلاح الدین نی قلعہ بار ین اوسکے سجائی کے والی یعنی فخرالدین مسعود ابن الزعفرانی سے لی لیا تہا یہہ فخرالدین ایک بڑا سردار امراء نوریہ مین کا تہا۔ اور اسی سال مین پہلوان ابن دکز نے شہر تبریز ابن آقسنقر احمدیلی سے چہین لیا تہا۔ اسی سال مین شملہ الترکمانی حاکم خوزستان نے وفات پائی اور اوسکا بیٹا بجائی اوسکی

واقع ہوا۔ اسی سال میں درمیان بادشاہ اور قطب الدین قیماز سپہ سالار لشکر بغداد کی ایک
ناچاقی ہوا تھا آخر اوسکا یہ کہ عمارت کا گھر لٹ گیا اور وہ طرف حلہ کے بھاگ گیا پھر وہاں سے موصل
کو جاتا ہوا راہ میں مر گیا ایسا معنی بھر ہوسکے پاس مر گیا موصل کو نسخہ ہے ـ بابا اوسکا
جارہ اوٹھا کر ابن العبادی سکے ناہنجاراں مدفون گیا ـ بعد وزارت پھر کہ عمارت کی بادشاہ نے
عضد الدولہ کو پھر خلعت وزارت کا دیا اور دوبارہ عہدہ وزارت کا اوسکے مفوض ہوا

اب ہم ۵۶۹ھ کا حال لکھتے ہیں

بیان ہے شکست پانی سیف الدین غازی والی موصل کا سلطان صلاح الدین سے

واضح ہو کہ اس سال میں دسویں تاریخ ماہ شوال کو درمیان سلطان صلاح الدین اور سیف الدین
غازی ابن مودود ابن زنگی کے تل سلطان پر مقابلہ ہوا تھا اوس لڑائی کا انجام ہوا کہ سیف الدین
غازی سمیت لشکر کی شکست کھا کر بھاگا کیونکہ صلاح الدین نے دلیے حملہ کیے اور وے
بار دوسرے مدد چاہتے تھے سیف الدین غازی بار بیری ڈر کی موصل تک بھاگا ہوا چلا گیا
ملک والوں نے یہ ارادہ کیا کہ کسے اور قلعہ میں بھاگ کر جا چھوپیں اوس کے وزیر نے ڈھارس
دیکر سیف الدین مذکور کو موصل میں قایم رکھا اور کہا کہ بھاگنے سے بھاگنا تمہاری حق میں
بہتر نہیں ہے ـ اسطرف سلطان صلاح الدین تمام اموال گرانبار جو لشکر موصل
میں تھی اوس کے ہاتھ آیا سب پر قابض ہو گیا اور بھاگتوں کا جو سامان لوٹا بعد
پانے اوس مال غنیمت کے سلطان صلاح الدین بزاعہ کیطرف گیا اور اوسکا محاصرہ
کر کے فتح کیا بعد ازاں منبج میں جا کر آخر شوال میں اوسکا بھی محاصرہ کیا اسمات
کا بادشاہ سلطان صلاح الدین کا بہت دشمن تھا سلطان صلاح الدین نے بزور
شجاعت اوس کو بے فتح کیا اور نیال کو قید کر کے جو مال و متاع اوس کی بار

پاس تہے سب لیکر نگا چھوڑ دیا نیال مذکور بہزار خرابی موصل مین داخل ہوا سیف الدین غازی نے شہر رقہ اوسکو دیا۔ بعد ازان سلطان صلاح الدین عزاز کے اوپر تیسرے تاریخ ذی القعدہ کو جاکر اوترا اور گیارہوین تاریخ ذالحجہ کو اوس کو بہی فتح کیا اس عزاز کے عین حالت انحصار مین اسماعیلے نے یہہ چالاکی کے کہ سلطان صلاح الدین اوپر کودتی ہے ایک چھری اوسکے سر مین ماری سلطان صلاح الدین زخمی تو ہوا لیکن اوسان درست کرتے ہی اسماعیلے کا ہاتھ پکڑ لیا اوسنے کئی وار چھریون کے کئی ایک بہی موثر نہوا اور اوسنے بہی اوسکا ہاتھ نہ چھوڑا یہانتک کہ اسماعیلے مقتول ہوا۔ اسی حال کی دیکھتے ہے ایک اور شخص صلاح الدین کو دا وہ بہی مقتول ہوا بادشاہ یہہ حال دیکھکر گھبرا گیا اپنی خیمہ مین آیا مگر بہت خائف اور لرزان تہا سب اپنے لشکر کے موجودات لی جو آدمی اجنبی یا آنکہ اوس کی رہنے اہبرا و لگا ہمراہ لشکر کے رہنا نامناسب تہا اونکو دور کئے جب سلطان مذکور عزاز فتح کر چکا تب وہان سے کوچ کر کی نصف ماہ ذالحجہ کا گذرا ہوگا کہ حلب پر جا پڑا جاتے ہی وہان کا محاصرہ کیا اوسمین ملک صالح ابن سلطان نور الدین حکومت کرتا تہا یہہ برس تمام حلب کے محاصرہ مین پورا ہوگیا۔ لاچار باشندگان حلب نے سلطان صلاح الدین سے درخواست صلح کی کے اوسنے قبول کیا اور چھوٹے لڑکے سلطان نور الدین کے پاس سلطان صلاح الدین کے بہیجی وہ لڑکے بہت صغیر سن تہے اونکو یہہ سکہلا دیا تہا کہ اگر بادشاہ پوچھے کہ تو کیا مانگتے ہی تو کہنا کہ قلعہ عزاز مانگتی ہون چنانچہ ایساہی ہوا کہ وہ لڑکے جب سلطان صلاح الدین کے پاس گئے اوسنی بہت عزت و اکرام اوس لڑکے کا کیا اور اوسی پوچھا جسطرح بچہ سے پیار کی حالت مین پوچھتی ہین کہ تو کیا مانگتا ہی اوس لڑکے نے کہا کہ قلعہ عزاز کا مانگتی ہون کیونکہ وہ اگلے پہلے ہی سکہلا دیا تہا سلطان مذکور نے وہ قلعہ اوس لڑکے کو دیدیا اور بیسوین تاریخ ماہ محرم کو درمیان ۵۷۲ھ کے حلب سے کوچ کیا۔ اسی سال مین امیر الحاج العراقی طشتکین بموجب حکم خلیفہ کے والی مکہ کو جو کہ مکثر بن عیسی تہا معزول کرنے آیا تہا خبر اوسنے پاکر طشتکین سے

جب لڑائی کے جانے کا مکر کو تو میدان جنگ میں شکست ہوئی مگر اوسکا بھائی داؤد اوسکے معاہدہ درمیان مکر کے جالسیں آئے بھائی کا ہوگیا تھا — اور اسے سال میں شمس الدولہ تورانشاہ بن ایوب ملک یمن سے طرف ملک شام کے درمیان ماہ رمضان کے آیا اور آتے ہی اپنے بھائی صلاح الدین کو خبر کر بھیجی کہ میں ملک شام میں پہنچ گیا ہوں اسی سال حافظ ابو القاسم علی بن الحسین بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر دمشقی جسکا لقب نور الدین ہے دار فانی سے رحلت کر گئے یہہ صاحب علم حدیث میں امام گذرے ہیں اور بڑے فقیہ شافعیہ ہیں اسکے تصنیفات سے ایک تاریخ دمشق ہے جو آٹھ جلدوں میں تصنیف کی ہے موافق تاریخ بغداد کے اوس تاریخ میں اخبار عجایب مسطور ہیں پیدا ہوئے تھے ۴۹۹ھ چار سو ننانوے کے تھے

اب شروع ہوا ۵۷۲ھ ہجری

اسی سال میں درمیان ماہ محرم کے بادشاہ صلاح الدین اسماعیلیہ کے شہر کا قصد کر کے اوسکو لوٹ لیا اور ویران کر ڈالا اور جلا دیا اور قلعہ مصیاف کا محاصرہ کیا — سنان سردار اسماعیلیہ نے بادشاہ مذکور کے ماموں کو جسکا نام شہاب الدین الحارمی ہے جو حماۃ میں سلطنت کرتا تھا یہہ کہلا بھیجا کہ آپ سفارش کر کے صلح کروا دیجے چنانچہ سلطان صلاح الدین سے کہکر صلح کروا دیتے چنانچہ وہ وہاں سے کوچ کر گیا جب صلاح الدین اپنا دورہ پورا کر چکا مصر کو عود کیا کیونکہ مدت گذر گئے تھے وہاں سے نکلے ہوئی جب سے ملک شام اس کے قلمرو میں داخل ہوا تھا مصر نہ دیکھا تھا — جب مصر میں درمیان اس سال کے پہنچا قاضی کو یہہ حکم دیا کہ ایک فصیل اتنی بڑی بناؤ جسمیں مصر اور قاہرہ اور قلعہ جو جبل مقطم پر ہی اوسکے اندر آجاوے اوس فصیل کا دورہ انتیس ۲۹ ہزار گز جسکے تیس سو دراع کا ہے ہوتے ہیں سو وے چنانچہ وہ طیار ہونے لگے لیکن ابھی ناتمام ہے تھے کہ وہ مرگیا اور اسکو دیکھنے نصیب نہ ہوئے — اسے سال میں سلطان صلاح الدین نے ایک مدرسہ امام شافعی

کے قبر پر درمیان قرافہ بنوایا اور قاہرہ میں بیمارستان کے تعمیر کروائے تھے اور اسے سال میں
قاضی جمال الدین محمد بن عبداللہ بن القاسم شہرزوری قاضی دمشق اور تمام ملک شام مرگیا

اب شروع ہوا ۵۷۳ھ ہجری

درمیان اسے سال کے ماہ جمادالاول میں سلطان صلاح الدین ملک مصر سے طرف ساحل شام کی
بارادہ لڑنے فرانسیسون کے گیا چنانچہ چوبیسویں تاریخ ماہ مذکور کو عسقلان میں پہنچا اور اوسکو
لوٹا اور اوسکا لشکر چونکہ بطمع مال کے لوٹ میں پڑگیا اسلئے سلطان صلاح الدین
کے ہمراہ تھوڑے سی آدمی رہگئے ناگاہ فرانسیس اون پر آپڑے سلطان مذکور خوب لڑا اور بڑی
بھاری لڑائی ہوئے — تقی الدین بن شاہنشاہ کے ایک بیٹا مسمی احمد تھا یہہ لڑکا بہت اچھا
تھا جوان تھا ڈاڑہی اوس کے بہرا ئی تہی اوس کے باپ نے کہا کہ فرانسیسون پر حملہ کرو چنانچہ اوسنے
حملہ کیا اور خوب لڑائی کی اور تہون کو زخمی کر کے آپ صحیح سالم بچ آیا باپ نے یہہ حال دیکھ
پہر حکم دیا کہ ایک بار ایک اور حملہ کر اوس حملہ میں وہ شہید ہوگیا اور مسلمانون کی شکست
ہوئی اور فرانسیسون سے ایسے حملے کئے قریب تہا کہ بادشاہ پر حملہ کرین سلطان صلاح الدین
بہان بچا کر خشکی کے راہ مصر کیطرف بہاگا اور جو اوسکے ساتہ بچ گیا وہ بہی بہاگ لگا چونکہ
خشکی کے راہ میں پانی بہت کمیاب تہا اسلئے بہت پیاسی چوپائے اور آدمی مرگئی اور اونکو
راہ میں بہت مشقت ہوئی وہ لشکر کے آدمی جو بطمع مال لوٹ کہسوٹ رہی تہے فرانسیسون
نے اونکو گرفتار کرلیا اون میں فقیہ عیسے جو کہ ایک بڑا دوست سلطان صلاح الدین کا تہا
وہ بہی گرفتار رہا بعد دو برس کی سلطان مذکور نے ساٹھہ ہزار دینار اوس کے عوض فرانسیسونکو
دیکر قید فرنگ سے چھوڑا لیا — اور درمیان نصف ماہ جمادالاخر کے سلطان مذکور
قاہرہ میں پہنچا — معلوم رہے کہ شیخ عزالدین علی بن الاثیر مؤلف تاریخ کامل کا یون بیان
کرتا ہے کہ ایک نامہ جو سلطان صلاح الدین نے اپنی ہاتہ سے اپنی بہائی اور نائب کی نام

جسکو نورشاہ کہتی ہیں لکہا تہا اوس نامہ میں تمام حال اپنی لڑائی کا سلطان مذکور نے اطلاعاً
بہائی کو لکہا ہی وہ نامہ میں نے بچشم خود دیکہا اوس نامے کے اول میں یہہ فقرہ لکہا ہوا تھا - کہ میں تمکو
لکہہ چکا ہوں درمیان لڑائی کے کہ یہہ حال تہا کہ میرہ چل رہا تہا اور ہماری جوان سکے تمام میرے ماسی
ہیں — اوس خط میں یہہ بہی سلطان مذکور نے لکہا ہی کہ کئی دفعہ موت کا موجب ہم جانک چکے تہی اور
قرب تہا کہ ماری جاویں مگر اللہ تعالے کی کرم اور جان سے ہمکو نجات ہوئی ہمکو امید بہی کی توجہ
آمد تہی مگر خدا تعالے نے بچا لیا اور خدا جانے اوس میں بہی کیا نکتہ تہا — اور اسی سال میں فرنگیوں
نے آکر شہر حماۃ کا محاصرہ درمیان ماہ جمادی الاول کی کیا فرنگیوں ہمکو سبب نزدیک
ہونے سلطان صلاح الدین کے اور اس خیال کہ وہ پہلی فرنگیوں سے شکست کہا چکا تہا اوس
نواح پر قبضہ کرنے کی حرص دامنگیر ہوئے اور دمشق ہونے نورشاہ کے کوئی نوب اوسکے
بہائی صلاح الدین کے طرف سی تہا - اور نورشاہ کے پاس نہ تو امانت کہ فرنگیوں سی
مقابلہ کری اور نہ اسے ہمت کیونکہ وہ شخص پرلے درجہ کا عاشق اور آرام طلب آدمی
تہا اور طرفہ مزہ یہہ کہ حماۃ کا قائم جوکر شہاب الدین حارمی سلطان صلاح الدین کا
ماموں تہا وہ اتفاق سے بیمار - اور فرنگیوں نے حماۃ کا ایسا مضبوط محاصرہ کیا کہ اوسکے
اطراف کے ہر کسی پری چلے آتی تہے اور ذخیرہ کرتے جاتے تہے آخر کار یہہ ہوا کہ فرنگیوں
نی ہجوم کرکے کسی طرف اوس شہر کے اندر گہس آئے اور قریب تہا کہ تمام شہر پر مسلط ہو جاوے
جو مسلمان لوگ ہمت نہ کرتے جاتے مسلمانوں نے یکجا ہو کر شمشیر زنی کی اور بہت آدمی فرنگیوں
قتل کر ڈالا اور اونکو مارتے ہوئے شہر کے فصیل سے باہر نکال دیئے - یہی ہنگامہ چار روز تک
حماۃ پر رہا انجام کار لاچار ہو کر حماۃ سی کوچ کر کے حارم کیطرف چلے گئی بعد ان
فرنگیوں سکے کوچ کر جانے کی اوس شہر کا حاکم یعنی شہاب الدین الحارمی فوت ہوا اسکا
حاکم کا ایک بیٹا بہت خوبصورت جوان تہا وہ اوس سے پیشتر مر چکا تہا - اور
اسی سال میں ملک صالح اسماعیل بن نور الدین نے سعد الدین کمشتکین کو گرفتار کیا

کیا تہا یہہ شخص غالب آگیا تہا امرا پر — اور شہر حارم کشتکین کا تہا ملک صالح نے یہہ پیغام
اپنے ایلچی یہہ کہلا بہیجا کہ قلعہ ہمارے سپرد کردو اون لوگون نے جب نہ مانا اوسوقت کشتکین سے کہا
اوسنے اونکو اطلاع کی کہ ملک صالح یہہ بات چاہتا ہے جب بہی اونہون نے نہ مانا اوسوقت ملک
صالح نے حکم دیا کہ کشتکین کو مشقت اور عذاب دینا چاہئے شاید کہ وہ لوگ اسکے رنج
ومصیبت پر خیال کرکے قلعہ سپرد کردین چنانچہ اوسکو عذاب ہونے لگا سب اوسکے اصحاب
اور معاون دیکہتے تہے کسیکو رحم نہ آیا وہ اوس عذاب ہی مین مرگیا اور اوس کی مصاحبون
نے ہرگز اوسکے جان بچانے کا خیال بہی نہ کیا — فرنگیون نے بعد کوچ کرنے شہر حماۃ
کی حارم پر آ ڈیرا کیا — حارم بہی بحلب تہا ملک صالح نے اونکو زرخطیر دیکر آشتی اور صلح کرلے ہرچندکہ
وہان کے باشندون کو ضرر عاید حال ہوا مگر وہ کوچ کرگئے — بعد کوچ کرنی فرنگیون کی
قلعہ حارم پر ملک صالح نے ایک غلام جسکا نام سرخک تہا اپنا نائب مقرر کرکے اپنا بندوبست
کرلیا — اور اسی سال مین درمیان ماہ محرم الحرام کے سلطان طغرل بن ارسلان بن
طغرل بن سلطان محمد بن سلطان ملک شاہ باشندہ بلاد دکرنکے نام کا خطبہ پڑہا گیا تہا
— اس بادشاہ کا باپ ارسلان مذکور جسکا حال ہم اوپر لکہہ چکے ہین فوت ہوگیا تہا
— ابن اثیر نے سلطان ارسلان بن طغرل کے وفات اسی مقام پر ذکر کی ہے مناسب
یون تہا کہ اوسکو قبل اس سن کے بیان کرتا — اور اسی سال مین درمیان ماہ ذوالحجہ
کی عضد الدین محمد بن عبد اللہ بن ہبۃ اللہ وزیر بادشاہ کا مارا گیا تہا یہہ وزیر ارادۂ
حج دجلہ سے عبور کرکے جاتا تہا کہ فرقہ اسماعیلیہ نے اوسکو قتل کیا اوسکو زخمی اٹہا کر
اوسکے گہر مین لائے بعد تہوڑے عرصہ کے یہ اسی ملک بقا ہوا ہید الیس اوسکے درمیان
ماہ جمادی الاول ۵۱۴ھ پانسو چودہ مکے ہوئی ہے — اور اسی سال مین صدقہ بن الحسین
حداد نے جسنے کہ تاریخ ابن الزعفرانی کامل کے ہے یعنی اوسکے ذیل تصنیف
کی ہے درمیان بغداد کی فوت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۵۷۱ ہجری

واضح ہو کہ اس سال میں سلطان توران شاہ نے اپنے بھائی سلطان صلاح الدین کو شتی سپرد کرکے یہہ درخواست کے عوض اس کے مجکو بعلبک مرحمت کیجئے۔ اور بعلبک اوسی پہلے سلطان صلاح الدین شمس الدین محمد بن عبد الملک کو جو نام ابن مقدم مشہور ہے دیچکا تھا لیکن جو کہ اپنے بھائی کی درخواست کو روک نہ سکتا تھا اسلئے سلطان مذکور نے ایک قاصد ابن مقدم کے پاس یہہ کہلا کر بھیجا کہ شہر بعلبک توران شاہ کی سپرد کر دی اوسی بادشاہ کا کہنا نہ مانا اور راہ بغاوت اختیار کرکے سرکش ہو بیٹھا سلطان مذکور نے اوسکا بعلبک میں محاصرہ کرلیا یہہ محاصرہ مدت تک رہا آخر انجام اس محاصرہ کا یہہ ہوا کہ ابن مقدم نے بعلبک کا دیا اس شرط پر مانا کہ مجکو اوسکے عوض کوئی دوسرا شہر دیجئے سلطان مذکور نے اوسکو اوردیا اور بعلبک اپنے بھائی توران شاہ کے نام مقطع کردیا۔ اور اسی سال میں ایک قحط عظیم پڑا تھا اور اوسکے بعد ایک سخت وبا آئی۔ اور اسے سال میں سلطان صلاح الدین نے اپنے بھتیجے تقی الدین عمر کو حماۃ پر بھیجا اور اپنے چچا زاد محمد بن شیرکوہ کو حمص پر روانہ کیا اور اونکو کہا کہ آپ اپنی شہروں کی خوب محافظت کرنا چاہئے وہ دونو اسے سال میں اپنی اپنے مقام پر جاکے مستحکم ہوگئے۔ اور اسے سال میں حیص بیص شاعر مشہور نے جسکا نام سعد بن محمد بن سعد ہے اور اوسکے شعر مشہور و معروف ہیں وفات پائی تھے اسی سال میں شہدہ بنت احمد بن عمر الابری نے بھی وفات پائی تھی اس عورت نے سراج۔ اور طراد وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی تھے اور قریب ایک سو برس کے عمر پائے اور اوس عورت سے بہت لوگوں نے بسبب علو اسناد اوسکے حدیث سنی ہے

اب شروع ہوا سنہ ۵۷۲ ہجری

اسی سال مین سلطان صلاح الدین نے کوچ کرکے ایک قلعہ بنایا ہوا فرنگیونکا نزدیک احزان کی جو کہ قریب بانیاس کے نزدیک گہر حضرت یعقوب عم کے تہا فتح کیا اس قلعہ کی فتح کی باب مین علی بن محمد ساعاتے دمشقی تے نے یہہ دو شعر اچہی کہے ہین لیکن بہت خوب ہین

اور اسے سال مین ایک لڑائی درمیان لشکر سلطان صلاح الدین کے جسکا سپہ سالار اوس کے بہائی کا بیٹا تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب تہا — اور درمیان لشکر قلیچ ارسلان والی بلاد روم کے ہوئی تہی اس جنگ عظیم کا سبب یہہ ہوا تہا کہ قلعہ رعبان شمس الدین بن المقدم کی قبضہ مین تہا قلیچ ارسلان یعنی شاہ روم نے بطمع چہین لینے اس قلعہ کے ایک بہاری لشکر اوس پر روانہ کرکے اوسکا محاصرہ کرلیا رومیون کے لشکر مین قریب بیس ہزار آدمی کے ہونگے اونکی مقابلہ کے واسطے تقی الدین ایک ہزار سوار جرار لیکر گیا اور اونکو شکست دے جب اونکو شکست ہوئی اور رومی بہاگ گئی تو تقی الدین کو بہت فخر حاصل ہوا اور ہر ایک کی سامہنی اپنا فخر بیان کرتا تہا کہ مینے ایک ہزار آدمیون سی بیس ہزار آدمیون کو شکست دی

بیان ہی فوت ہونے المستضی کا اور خلیفہ ہونے امام الناصر لدین اللہ کا

یہہ خلیفہ خلفائے بنی عباسیہ مین سے چونتیسوان خلیفہ ہے مخفی نرہی کہ چونتیسوان خلیفہ خلفائے بنی عباس کا یعنی المستضی بامر اللہ ابو محمد الحسن بن یوسف المستنجد نے دوسرے تاریخ ذی القعدہ سنہ مذکور کو وفات پائی اس بادشاہ کے والدہ ام ولد ارمنیہ تہی اوس بادشاہ نے نو برس سات مہینی خلافت کی اور پیدائش اس بادشاہ کے درمیان سنہ ۵۳۶ ہجری کی ہوئی تہی حال اس خلیفہ کا یہہ ہے کہ عادل اور نیک خصلت بادشاہ تہا اپنی ایام حکومت مین اوسنے ظہیر الدین ابو بکر منصور کو جو کہ معروف ابن العطار ہے

بعد مقتول ہونے مجد الدین وزیر کے مدار المہام ریاست کا اوسکو کر دیا تھا جسکے
سبب مرگیا بعد اوسکے مرنے کی ظہیر الدین ابن العطار نائب الناصر لدین اللہ خلیفہ عباسی کی
نام کی سخت لوگوں سے کر و اپنی حسب ہو چکا اور بادشاہت مستقل اوس کی نام کی مستقر ہو گئی
تب یہہ حادثہ گذرا کہ استاد الدار مجد الدین ابو الفضل کے نام حکم نافذ ہوا اوسی ساتویں
تاریخ ذی القعد کو ظہیر الدین بن العطار کو پکڑ کر تاج میں لگایا وہاں سے ظہیر الدین کا
لاشہ ایک حمال کے سر پر شب چارشنبہ کو لدوا کر بارہویں ذی القعد کو نکالا گیا اوس لاش
کے پیچھے عوام الناس چار طرف سے ہجوم کر کے حمال سر پر سے نیچے گرا دیا اور ایک رسی
لاش کی اوسکے ذکر میں باندھ کر ساری شہر میں کھینچتی پھری پھر ایک مقرعہ اوسکے ہاتھ لاکر
کہتی یہہ قلم ہے اور اوس مقرعہ کو بیچ میں پھرا اور چار طرف کھڑی ہو کر یہہ کہتی جاتی ہے
کر لکھے مولانا باری دستخط فرمان شاہی لکھے — یہہ بد عملی اون لوگوں نے باوجود
اوسکے نیک خلق ہونے اور اوکی مال سے فیضیاب رہنے کے یہہ اوسکو سزا دی — بعد ازاں
وہ لاش اوسی طرح چھوڑ کر مردوں کی لگ گئے — اور اسی سال میں درمیان ماہ ذیقعدہ کے
یہاں سلطان صلاح الدین بعلبک چھوڑ کر اوسکے عوض اپنے بھائی سے اسکندریہ
کے درخواست کے سلطان مذکور سے مان لیا جائے بعلبک عز الدین فرخشاہ بن شاہنشاہ
بن ایوب کے سپرد کے بعلبک میں فرخشاہ نے جا کر اپنا بندوبست کیا اور شمس الدولہ
تورانشاہ نے اسکندریہ پر جا قرار پکڑا یہہ تورانشاہ تا وفات اسکندریہ ہی میں رہا
یہاں تک کہ وہیں وفات پائی

اب شروع ہوا سنہ ۵۸۹ ہجری

بیان ہے وفات پانے سیف الدین والی موصل کا

گئے
درمیان اسی سال کی تیسری تاریخ صفر کو سیف الدین غازی بن مودود بن

زنگی بن آقسنقر والئی موصل اور دیار جزیرہ نے وفات پائی تہی یہہ حاکم سل کے بیاری سی فوت ہوا تہا عمر اوس کے قریب تیس برس کے تہی اور حکومت اوسنے دس برس اور قریب تین مہینے کی کی تہی حلیہ اوسکا یہہ ہی خوبصورت جوان نمکین پورے قد کا سفید رنگ تہا اور عاقل و عادل نیک بخت پارسا غیرت مند بہی تہا گہر مین اوس کے کوئی گہسنے نہ پاتا سوائے اون نوکرون کے جو بچے چہوٹے عمر کے ہوتے تہی جب کوئی اونمین سے بڑا ہو جاتا اوسکو منع کر دیتا اور باوجود اس کے کہ دوسرے کے پاس دولت دیکہہ نہ سکتا تہا پہر بہی مال رعیت پر ہرگز آنکہہ نہ ڈالتا جب وہ مرنے لگا اوسوقت یہہ وصیت کی کہ میرے بعد میرا بہائی عز الدین مسعود ابن مودود سلطنت کرے — اور جزیرہ ابن عمر اور وہان کے قلعے میرے بیٹے سنجر شاہ ابن غازی کو دینا چنانچہ یہہ عمل مین آیا بعد اوس کے مرجانے کے جسطرح پر وہ مقرر کر گیا تہا — اس جزیرہ اور اون قلاع مین مجاہد الدین قیماز یعنے مدبر الدولہ حاکم تہا — اسی سال مین سلطان صلاح الدین طرف قلیج ارسلان بن مسعود ابن قلیج ارسلان حاکم بلاد روم کیطرف کوچ کر کے رعبان تک جا پہنچا تہا لیکن دونون صلح ہو گئے اسلئے سلطان صلاح نے بلاد بن لیون ارمنے پر چڑہائی کی اور اون شہرون مین جا کر خوب مال رعیت کا لوٹا آخرکار ابن لیون نے زر خطیر دیکر اور چند قیدے جنکا چہوڑ دانا سلطان صلاح الدین کو منظور تہا چہوڑ کر صلح کی — اور اسے سال مین شمس الدولہ تورانشاہ بن ایوب بڑا بہائی سلطان صلاح الدین کا اسکندریہ مین فوت ہوا اس تورانشاہ کے پاس مضافات اسکندریہ سے بہت شہر بلاد یمن کے تہی اور بہت نواب اوس کے پاس شہر زبید اور عدن وغیرہ سے روپیہ خراج کا بہیجا کرتے تہی مگر تورانشاہ چونکہ بہت سخی آدمی تہا سب خراج ملک یمن اور اسکندریہ کا بسبب سخاوت اور جود کے فقرا اور مساکین کو بانٹ کرتا یہہ بہار ڈہا کرتا تہا چنانچہ جب یہہ شخص مرا اوس کے خزانہ مین سے کل دو لاکہہ دینار مصر کے نکلی تہے وہ سلطان صلاح الدین

اوس کے حرج میں پورے کر دئیے اسی سال میں سلطان صلاح الدین درمیان ماہ شعبان کے مصر میں پہنچا اور شام میں اپنے بھتیجے عزالدین فرخشاہ بن شاہنشاہ بن ایوب حاکم بعلبک کو خلیفہ کر گیا

اب شروع ہوا ۵۷۵ ھ ہجری

درمیان اس سال کے برنس حاکم کرک نے شہر الرسول کا قصد یا یں ارادہ کیا کہ اس کو اور شہر قبہ پر متصرف ہو جانا اور اپنے قلمرو میں یہ بلاد ملا لیے جائیں — مگر وقت اسماع اس خبر وحشت اثر کے عزالدین فرخشاہ بھتیجے سلطان صلاح الدین نے جو دمشق کا حاکم تھا گروہ کثیر جمع کر کے چاہا کہ برنس کو اس ارادہ سے باز رکھے چنانچہ بلاد کرک پر جا کر حملہ کیا اور برنس سے مقابلہ پیش آیا لیکن برنس نے اوس کے ہمراہیوں کو بھگا کر اوسکا ارادہ الٹا قطع کیا کہ حرکت آگے نہ کر سکا — اور اسی سال میں درمیان نواب تورانشاہ کے جو ملک یمن پر تھے بعد اوس کے مرنے کی اختلاف پڑگیا تھا سلطان صلاح الدین بہ حرما انتقام سے یا کر بہت خایف ہوا اور اوسکو یہ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ ملک یمن لمالوا ما ہاتھ سے جاتا رہے اصلی اوسی لشکر کثیر سوار ارکان کے جس اوسکو اعتماد تھا یمن کیطرف روانہ کئے وہ لوگ یمن پر آکے اوس طرف غالب آگئی اور اپنا بندوبست اوسنے قرار واقعی کر لیا تورانشاہ کے نواب یہ تھے — عدن کا نواب عزالدین عثمان ابن علی اور زبید پر حطان ابن کامل بن منقذ الکنانی یہ لوگ باشندگان شیزر کے تھے

بیان ہی وفات پانی ملک صالح حاکم حلب کا

واضح ہو کہ درمیان اس سال کے ماہ رجب میں ملک صالح اسمٰعیل بن نورالدین محمود بن زنگی بن اقسنقر حاکم حلب نے وفات پائی تھے عمر اس حاکم کے قریب انیس برس کے ہو گئے — جب اس حاکم کو مرض قولنج کے شدت ہوئے تمام اطبا ارل عرصہ

کی کہ حضور شراب بطور دوا کے نوش جان فرماوین چونکہ اوس مزاج مین پارسائیت بہت تہی اوسنے
ہرگز اوسکا استعمال نہ کیا یہانتک کہ راہی ہلک بقا ہوا مزاج کا یہہ حاکم بہت حلیم اور سخی اور نیک
بخت ایسا تہا کہ کسی پر بنظر شہوت ہاتہہ نہین ڈالا بدکاری نکی زبان سے کسیکو برا کلمہ نہ کہا ہرامر
مین پابند شریعت کا رہتا تہا جو ان آدمی جو جو کچہہ کرتے ہین وہ کسی چیز سے واقف نہ تہا بروقت
مرنی کی اپنی چچا کی بیٹا عزالدین مسعود بن مودود بن زنگی حاکم موصل کی نام حلب کے سلطنت کی تہی وصیت کرگیا تہا
جبکہ وہ مرگیا اسوقت مسعود اور مجاہد الدین قیماز موصل سے حلب مین گئی اور مسعود نے حلب کا سلطنت کا اپنی طور پر بندوبست
کیا — جبکہ مسعود بن مودود سلطنت حلب کا بندوبست کرچکا اوسوقت اوس کے بہائی
عماد الدین زنگی بن مودود حاکم سنجر نے اوسکو لکہا کہ اپ شہر سنجر عوض حلب کے مجھسے لیجیے
اور مجکو حلب عنایت کیجیے قیماز نے بہی یہہ مشورت دی کہ مناسب ہے اور مسعود کو بہی ہوا
مانی اور راجابت کرنے درخواست اپنی بہائی کے کچہہ چارہ نہ تہا ناگزیر قبول کیا اسلئے عماد الدین
حلب مین آگیا اور اپنے بہائی مسعود کو سنجر عوض اوس کے حوالہ کیا اور مسعود موصل کو مراجعت
کرگیا — اسی سال مین درمیان ماہ شعبان کے ابو البرکات عبد الرحمان بن محمد بن والے
الی سعید نحوی معروف بابن انباری درمیان بغداد کے راہی ملک بقا ہوا یہہ شخص فقیہہ
بہی تہا اور علم نحو مین اوس کے تصانیف اچہے ہین

اب شروع ہوا سنہ ۵۷۸ ہجری سے

بیان ہے کوچ کرنی سلطان صلاح الدین کا طرف شام کی

واضح ہو کہ درمیان اسی سال کے پانچوین محرم الحرام کو سلطان صلاح الدین نے
مصر سے طرف شام کی کوچ کیا تہا جس وقت قاہرہ کی اعیان اور روساء سے
سلطان مذکور رخصت ہونے لگا تو عجیب اتفاقات سے یہہ بات ہوئے کہ ہر وقت رخصت
سلطان مذکور کے تمام اعیان و امراء واسطے وداع سلطان کی جو حاضر ہوئے تہے

۲۴۴ھ ہرایک شخص اپنا جسم والم بادشاہ سے جدا ہونے کے باعث موافق اپنے اپنے
حوصلہ کے بیان کرتا جاتا تہا اوس جماعت حاضرین میں سے ایک کسی ملّا نے جو
کسی بادشاہزادے کا معلم تہا سر لٹکا کر یہہ شعر پڑہا

تمتع من شمیم عرار نجد ✣ ✣ فما بعد العشیة من عرار ✣

اس شعر کے سنتے ہی سلطان صلاح الدین نے فال بد تصور کرکے ایکدفعہ صورت بد
حواسی باوجود ہوش چلا جاتا تہا اور ہر ایک امیر سے بولتا چالتا تہا دفعۃً خموش ہوگیا
اور دل میں اوسنے جان لیا کہ اب موت نزدیک آئی اور ایسا ہی ہوا کہ یہہ سلطان صلاح الدین
نے باوجود مدت دراز گذر جانے کی مصر کی طرف موجہہ کیا — سلطان مذکور مصر سے
کوچ کرکے بلاد فرنگ پر تاخت لاکر لوٹتا گیارہویں صفر سنہ ہ کو دمشق میں پہنچا
— اور جب ملک شام میں گیا فرنگیوں نے کردستان میں آکر اوسکا راہ روکا اور
یہہ خیال کیا کہ اسکے ادہر سے خبر لیجائے فوج شاہ بیچی سلطان صلاح الدین نے
جو کہ باپ ہی اوسکا دمشق پر تہا فرصت غنیمت جانکر اور فرنگیوں کے شہروں کو
خالی پاکر ضعف پر حاوی ہوا اکثر اور اپنے ہمراہ لشکر شام کا جو لیگیا تہا اوسی
ہہ شہر فتح کئے اور جو ادنی قرب وجوار میں بلاد فرنگ واقع تہے سب اپنے
قبضہ میں لاکر سلطان مذکور کو اس امر کی خوشخبری کر بہیجی

بیان بہی روانہ کرنی سیف الاسلام کا طرف یمن کی

واضح ہو کہ اسی سال میں سلطان مذکور نے اپنے بہائی سیف الاسلام طغتگین کو
طرف بلاد یمن کی حاکم کرکے باستقلال روانہ فرمایا تہا کہ یہہ شخص وہانکے
مفسدوں کا قلع وقمع کرکی فتنہ قطع کرے اور بلاد یمن کا انتظام اور بندوبست اپنے

کرے — ان شہروں میں حطان بن منقذ کنانی اور عزالدین عثمان الزنجیلی یہہ دو شخص حکومت ۳۴۳
کرتے تہے بادشاہ نے اس امیر مذکور کو ان دونوں کی جاے ایک حاکم مستقل
مقرر کرکے روانہ کیا اور ان دونوں کو معزول کر دیا ان دونو امیرون مین جو
پہلے سے وہان تہے ہمیشہ کے فتنے اور فساد عاید ہوئے یہانتک کہ سیف الاسلام
زبید تک پہنچا اس امر کے پہنچتے ہی حطان کا دم خشک ہو گیا وہ مارے خوف کے
کسی قلعہ مین جا چہپا سیف الاسلام نے اوسکی تالیف قلوب اور نظر التفات
کرنی شروع کی یہانتک کہ وہ امیر مذکور کے پاس چلا آیا امیر مذکور نے اوسکا
مصاحبون مین اوسکو داخل کیا مگر حطان چونکہ رات دن ڈرتا تہا اسلیئے اوسنے
اجازت چاہی کہ اگر بندہ کو حکم ہو تو ملک شام کی طرف جاؤن اوسنے ہرگز
نہ مانا لیکن جب وہ گلی کا ہار ہی ہو گیا تو اجازت دی حطان نے اجازت
پاتے ہی اپنا اسباب اور تمام مال و متاع لاد کر اپنے آگے روانہ کر دیا اور آپ بہ ارادے
رخصت کے سیف الاسلام کی خدمت مین حاضر ہوا سیف الاسلام نے یہہ فرصت
غنیمت جانکر اوسکو جلد گرفتار کرنے کا حکم دیا کہ تمام اوسکا مال و اسباب جو روانہ
ہو چکا ہے سب گرفتار کرکے حاضر کرو چنانچہ ایسا ہی ہوا اوسکے اسباب مین سے ستر
تہیلے روپیہ اشرفیون کے بہرے ہوئے اور سواے اوسکے اور مال یہہ سب سیف الاسلام کے
قبضہ مین آیا — اور حطان کو کسی ایک یمن کے قلعہ مین مقید کیا یہہ حال حطان کا
اوسکے آخری زمانہ مین ہوا — اب حال عثمان زنجیلی کا سُنئے — اوسنے یہہ حال
حطان کا ملاحظہ کرکے یہہ چالاکی کی کہ مارے خوف کے ملک شام کو چلا گیا اور
تمام اپنا مال و متاع دریا کی راہ روانہ کر دیا سیف الدولہ نے بہی ایک کشتی ہتیا آپنے
آدمیون کو بٹہلا کے دریا کی راہ روانہ کر دی تہے اتفاق سے اون لوگون کو جو عثمان
کا مال لئے ہوئے جاتی تہی ایک کشتی مین چند آدمی سیف الاسلام کے بیٹہے ہوئے دکہلائی

۵۷۴ھ دی اور وہ کشتی اوسی حالی دیکھتی ہی اون کی جان خشک ہوگئی وہ مال غنایم کا ہو نار کیا سرا کسی سر تہا اون لوگوں کو گرفتار کر کے لا حاضر کیا اب تمام ملادس یں کوئی مخالف سیف الاسلام کا نہ رہا سب ملک صاف ہوگیا

بیان ہی اون شہروں کا جنکو سلطان صلاح الدین نی لوٹا اور انکو فتح کیا

واضح ہو کہ اسی سال میں سلطان صلاح الدین نے شہر دمشق سے ماہ ربیع الاول میں کوچ کر کے طریہ پر ڈیرہ اکر کے بلاد فرنگ کو خوب لوٹا اور برباد کیا وہ شہر بیچ میں مابین اس اور حیص ـــ اور عور ان شہر میں جا کر جو مال ہاتھ آیا وہ لوٹا اور باشندگان ان بلاد کو قتل ہی کیا بعد قتل اور لوٹ کی دمشق کی طرف لوٹ آیا ـــ پھر دمشق سے کوچ کر کے سروت پر جا پڑا اور اون شہروں کو خوب لوٹ کر پھر دمشق میں آیا ـــ اور پھر دمشق سے کوچ کر کی اور فرات البیرہ سے عبور کرتا ہوا بلاد جزیرہ کی طرف گیا اثنا راہ سے مظفر الدین کوکبوری بن زین الدین علی بن بکتگین ساتھ ہو لیا یہ شخص اون ایام میں حران کا حاکم تہا ـــ سلطان صلاح الدین نے اون بلاد میں جا کر اوس نواح کے بادشاہوں کو لکہا کہ تم سب میرا ساتھ دو اونمیں سے نور الدین محمد بن قرا ارسلان والی قلعہ کیفا نے اجابت کی چنانچہ وہ بہی اس بادشاہ کے ہمراہ ہوگیا ـــ سلطان مذکور نے الرہا پر جا کی اوس شہر کا محاصرہ کیا اس شہر کا حاکم قطب الدین بن ہال بن حسان المنبجی تہا اوسنے جب کہ مظفر الدین کوکبوری کو شکست دیا ـــ اور بیابانی طرف عز الدین مسعود والی موصل کے چلا گیا ـــ بعد از ان سلطان صلاح الدین نے جالور پر جا کر اوسکو فتح کیا ـــ وہاں سے نصیبین کی طرف جا کر اوسکا محاصرہ کر لیا چنانچہ پہلے تو وہ شہر فتح کیا پھر قلعہ بہی چہین لیا ـــ وہ شہر نصیبین ایک امیر کو جو اوس

جو اوس بادشاہ کے ساتھہ مسمی ابو الہیجا السمین تہا عطا کیا بعد ازان نصیبین سے کوچ کر کی موصل کا قصد کیا۔ والی موصل یعنی عز الدین مسعود اور مجاہد الدین قیماز نے پہلے ہی سی لڑائی کا بندوبست خوب کر رکہا تہا یعنی بہار کی حاکم نے بہت لوگ لڑنی والی اور ہتہیار اور گودام وغیرہ سامان جنگ شہر مین بہت بہر رکہا تہا سلطان مذکور نی جاتی ہی اوس شہر کا محاصرہ کیا اور توبین لگا دین وہان کے حاکم نے اندر کی جانب سی شہر پر توپ لگائین لیکن بادشاہ نی بہی موصل کے رہنیوالون کو بہت تنگ کیا چنانچہ خود بادشاہ سلطان صلاح الدین باب کندہ کے مقابلہ پر ہوا اور والی قلعہ کیفا نی باب الجسر کی طرف سی تنگ کرنا شروع کیا۔ اور تاج الملوک بوری بہای صلاح الدین کی نی باب العمادی پر غل مچایا یہہ حالت محاصرہ کی چار طرف سی ہو رہی تہی باوجودیکہ باشندگان موصل چارون طرف سے گہری ہوئی تہے مگر خوب لڑتے تہے یہہ واقعہ اسی سال کے ماہ رجب مین واقع ہوا جبکہ صلاح الدین حصار سے تنگ آگیا اور محاصرہ کو بہی بہت مدت ہو گئی تب موصل کو کوچ کر کے سنجر پر آڑہی دی اور اوسکا محاصرہ کر کی فتح کیا اس شہر پر سعد الدین بن معین الدین انر کو جو کہ امرا کبار سے تہا اور ظاہر و باطن اوسکا یکسان تہا یعنی صورت و سیرت اچہا تہا قائمقام کیا پہر وہان سے سلطان صلاح الدین نی حران کی طرف گیا اثنا راہ مین شہر نصیبین کے حاکم ابو الہیجا سمین کو معزول کرتا گیا اسی سال مین برنس والی کرک نی ایک اصطول درمیان دریار ایلہ کے بنایا اور دو قسم کی لوگ اس دریا مین روانہ ہوئے ایک گروہ نی قلعہ ایلہ کا محاصرہ کیا۔ اور ایک گروہ طرف عیذاب کی گئی یہہ لوگ اس دریا کے کنارون پر فساد کرتی اور قتل کرتی پہرتے تہی اس بحر کے مسلمانون نی اول ہی دفعہ اونکی نئی صورتین جو دیکہین تو حیران ہو گئے کیونکہ اون لوگون نی اس دریا مین کسی فرنگی کی صورت نہ دیکہی تہی۔ یہہ حال

ملک عادل اوبکر والی مصرکو جوکہ نائب اپنی بہائی سلطان صلاح الدین کی طرف
سے جو تہا جب معلوم ہوا تو اوسنے بہی ایک اصطول بحر عیداب کے واسطی تیار کر
ہمراہ حسام الدین حاجب لولو جوکہ اوس اصطول کا مولی تہا دیار مصر سے اوسکی واسطے
قلع اور قمع اور گرفتاری ان مفسدوں کے روانہ کیا یہہ یہی لولو مظفر اور منصور اور
شجاع آدمی تہا لولو مذکور بہت جلد اور چالاکی سے اونکی تعاقب میں واسطی گرفتاری
مفسدین و محاصرین کی گیا اور حالی ہی جتنے لوگ کہ محاصرہ کئی ہوئے ایلہ کا پڑے
تہے سب کو قتل کر ڈالا اور جو بچی اونکو گرفتار کیا ان سبی فراغت پاکر اون لوگوں
کی مالاستی کے درپے ہوا جوکہ فرقہ تا یہہ لوٹتا کہسوٹتا پہرتا تہا اون لوگوں نے
یہہ خبر پاکر ارادہ کیا کہ حجاز اور مکہ اور مدینہ کی طرف اوتر جاوے چنانچہ وہ ادہر کو
چلے اور لولو بہی اونکی پیچہی ہی پیچہی تعاقب کرتا ہوا چلا گیا جب رابغ کے پاس
پہنچا وہاں اون لوگوں کو پایا اور ساحل حورا پہاڑی پر لڑائی ہوئی وہ لوگ بہی
خوب لڑے لیکن فتح لولو کو ہوئی چنانچہ اکثر اوسکے طعمہ تیغ بیدریغ ہوئے اور
جو باقی رہے تہے اونکو جیتا گرفتار کرکے کچہہ لو اونمیں سے طرف منی کے بہیج دیئے
تاکہ وہاں ذبح کئی جائیں اور باقی اپنے ہمراہ مصر کو لے آیا وہاں لاکر سبکو قتل کر ڈالا
۔ اور اسی سال میں عزالدین فرخشاہ بن شاہنشاہ بن ایوب والی بعلبک سے
جوکہ ایک نائب صلاح الدین کا دمشق پر تہا وفات پائی یہہ شخص اپنے گہر میں
ثقہ آدمی تہا اور حال اوسکا یہہ ہے کہ شجاع اور سخی اور فاضل اور شاعر تہا
اوسکے شعر بہت اچہی ہوتے تہے ۔ جب سلطان صلاح الدین جوکہ اون ایام
میں درمیان بلاد جزیرہ کی تہا فرخشاہ کے مرنیکی خبر پائی فوراً شمس الدین محمد بن
عبدالملک مقدم کو دمشق کی طرف اسواسطی روانہ کیا کہ وہاں جاکر بہرام شاہ
بن فرخشاہ کے بیٹے کو مسند نشین بعلبک کا کر آوے چنانچہ ایسا ہی ہوا

اور اسی سال مین ابو العباس احمد بن علی بن الرفاعی جو رہنی والا سواد واسط کا تہا راہی ملک بقا ہوا یہہ شخص بہت نیک اور صالح اور مقبول آدمی تہا لوگون کے نزدیک اوسکی بڑی عزت تہی اور شاگرد اوسکے اس افراط سے تہی کہ تعداد اوسکی باہر ہین اور اسی سال مین درمیان قرطبہ کے خلف بن عبد الملک بن مسعود بن بشکوال الخزرجی انصاری نی بہی جو کہ علماء اندلس سے تہا وفات پائی اوسکی تصانیف بہت فائدہ سے بہری ہین پیدائش اس عالم کی درمیان ۴۹۴ سنہ کے ہوئی تہی — اور اسی سال مین درمیان دمشق کے مسعود بن محمد بن مسعود نیشاپوری فقیہ شافعی نے بہی وفات پائی یہہ فقیہ ۵۰۵ سنہ مین پیدا ہوا تہا اور لقب اوسکا قطب الدین ہی یہہ شخص علوم دینیہ مین فاضل اور امام گذرا ہے دمشق مین اوسنے جا کر ایک کتاب عقیدہ مین واسطے سلطان صلاح الدین کے تصنیف کی تہی بادشاہ مذکور وہ کتاب اپنے چہوٹی بچون کو پڑہایا کرتا تہا

پہر شروع ہوا ۵۷۸ سنہ ہجری

بیان اون بلاد کا جو سلطان صلاح الدین نی اس سال مین فتح کی تہی

واضح ہو کہ اسی سال مین سلطان صلاح الدین نے بعد محاصرہ اور قتل کے قلعہ آمد عشرہ اول محرم الحرام مین فتح کیا تہا بعد فتح کے نور الدین محمد بن قرا ارسلان بن داؤد بن سقمان بن ارتق والی قلعہ کیفا کو یہہ بہی سپرد کر دیا پہر وہان سے شام کی طرف کوچ کر کی تل خالد جو کہ مضافات شہر حلب سی تہا فتح کیا۔ بعد اوسکی عینتاب کا محاصرہ کیا اسجاے کا حاکم ناصر الدین محمد بہای شیخ اسماعیل خزانچی سلطان نور الدین محمود بن زنگی کا تہا یہہ شہر عینتاب سلطان نور الدین نے

۳۴۴، اسماعیل کو عطا کر دیا تھا وہ آج تک اوسکی ہی پاس تھا اوسکا محاصرہ سلطان صلاح الدین
نے کیا وہاں کے حاکم نے رضا و رغبت خود ہی اوسکو دے دیا بادشاہ نے خوش ہو کر پھر اوسکو
وہ شہر مرحمت کیا چنانچہ یہہ حاکم بھی اوسی روز سے زمرہ امراء سلطان صلاح الدین
میں شامل کیا گیا بعد ازاں سلطان مذکور نے وہاں سے کوچ کر کے حلب کا محاصرہ کیا
وہاں کا حاکم عماد الدین زنگی بن مودود بن عماد الدین زنگی بن اقسنقر تھا بہت دنوں
تک وہاں کا محاصرہ کئی رہا انجام کار یہہ ہوا کہ امرا ارکان حلب نے منت و سماجت
بادشاہ مذکور سے عرض کی کہ ہم لوگ بسبب محاصرہ کے بہت تنگ ہو گئے ہیں حضور
ہم پر چشم عنایت فرماویں سلطان صلاح الدین نے کہا کہ ایک بات ہو سکتی
ہے حلب مجکو دو اوسکی عوض عماد الدین کو سنجار اور نصیبین اور خابور اور رقہ اور
سروج میں دیتا ہوں چنانچہ یہی ہوا کہ ماہ صفر سنہ ہ میں شہر حلب بادشاہ
مذکور کی قلمرو میں داخل ہوا اور سنجار عماد الدین مذکور کو ملگئی — مگر باشندگان
حلب عماد الدین مذکور یہہ پکار پکار کہتے تھی (کہ اسے حمار دی تو نی حلب اور
عوض میں اوسکی لی سنجار) یہہ اونکو حد ناگوار گذرا تھا اور سلطان صلاح الدین نے
عماد الدین مذکور سے کہلا بھیجا کہ بذات خود تنہا یا مع لشکر کے اگر تم چاہو بے چون و چرا
آکر حاضر ہو — اور اتفاقات عجیبہ سے یہہ ہے کہ محی الدین بن ازکی قاضی دمشق
نے سلطان صلاح الدین کی مدح کی ہی اوس قصیدہ میں یہہ شعر بھی تھا

وفتحکم حلبا بالسیف فی صفر — مبشر بفتوح القدس فی رجب

ترجمہ اسکا یہہ ہے

یعنی فتح کرنا تمہارا حلب کا زور شمشیر درمیان ماہ صفر کے بشارت دیتا ہے اسبات
کی کہ ماہ رجب میں بیت المقدس کو بھی آپ فتح کریں گے

اتفاق سے ایسا ہی ہوا کہ ماہ رجب سنہ ۵۸۳ھ میں بیت المقدس کو بھی فتح کیا واضح

واضح ہو کہ جملہ مقتولین حلب مین سے تاج الملوک بوری بن ایوب چھوٹا بہائی سلطان کا بہی ہے یہہ شخص سخی اور شجاع آدمی تہا اوسکی زانو مین ایک بہالہ لگا تہا اوس نیزہ کے لگتی ہی کام تمام ہوا — جب صلح ہو چکی اور امن وامان ہو گیا تو عماد الدین زنگی مذکور نے ایک محفل واسطے دعوت بادشاہ مذکور کے آراستہ کی اوس محفل کی درمیان مین سرور اور خوشی کی بیٹہی تہی کہ ناگاہ ایک شخص نے آکر بادشاہ کے کان مین کہا کہ آپکا چھوٹا بہائی بوری بہی مارا گیا یہہ سنتے ہی بادشاہ کو کمال رنج اور غم عظیم لاحق حال ہوا اور حکم کیا کہ اوسکی تجہیز وتکفین کرو مگر بادشاہ نے اوس محفل کی کسی آدمی کو اس امر کی بالکل اطلاع نہ کی تاکہ ان لوگون کی خوشی مبدل بکدورت نہو جائے اور کسیکو رنج نہ پہنچی اور بادشاہ کا یہہ مقولہ تہا اکثر کہا کرتا تہا کہ حلب ہمنے ارزان نہین لی بسبب مرنے بوری بلکہ موت بوری کے عوض ہمنکی ہاتہہ آئی یہہ بات اس بادشاہ کے صبر عظیم پر دلالت کرتی ہے — جب بادشاہ اپنی قبضہ اقتدار مین حلب لاچکا اسوقت شہر حارم مین ایک اپنی طرف سے ایلچی پاس حاکم مسمی سرخک کی جسکو ملک صالح بن نور الدین اس شہر پر حاکم کر دیا تہا روانہ کیا اوسکو کہلا بہیجا کہ شہر حارم ہماری دولت کے سپرد کر دے اس معاملہ مین خط وکتابت مدت تک رہی مگر کچہہ انتظام نہوا آخر کار سرخک نے فرنگیون کو لکہا اوسکو کلہی ہی اہل قلعہ نے تاخت لاکر شہر خک کو جلد گرفتار کیا اور سلطان صلاح الدین کو حارم سپرد کر دی تمام نواحی حلب اور اسطرف کے بلاد مین سلطنت سلطان صلاح الدین کی ہو گئی بادشاہ مذکور عزاز ایک امیر مسمی سلیمان بن حیدر کو عطا فرمائی اور اسی سال مین عز الدین مسعود والی موصل نے اپنی نائب مجاہد الدین قیماز کو گرفتار کیا تہا تعجب تر یہ ہے کہ اس سال مین جب سلطان مذکور مہم حلب سی فراغت پاچکا جب اپنے بیٹے ملک ظاہر غازی کو وہان کا بادشاہ بناکر آپ دمشق کو کوچ کر گیا اور وہان سی جہاد اور لڑائی کا کرنے کو مین تاریخ جمادالاخر سنہ ۵۷۹ھ کو اردن پار اوتر کر بیسان پر جا پڑا

۲۵ اور جاتے ہی اوس شہر کو آگ لگادی تمام جلاکر خاک سیاہ کرڈالا اور اوس کو آس پاس کے شہروں کو جو لوٹا جہاں سے فراغت پاکر کرک کی طرف مراجعت کی اور اپنے بھائی کو جو مصر کا حاکم تھا بیٹے اپنے بھائی ملک عادل کو لکھا کہ علاوہ کرک پر مجھے آمل جانا چاہیے اون دونوں نے کوچ کرکے کرحستان کا محاصرہ کیا وہاں کے باشندوں کو بہت تنگ کرتا رہا آخرکار درمیان ماہ شعبان کے معہ اپنے بھائی کے وہاں سے کوچ کیا اور اپنے بھتیجے ملک مظفر تقی الدین عمر کو بجائے ملک عادل کی اپنا نائب مقرر کرکے مصر پر روانہ کیا اور آپ دمشق میں آیا وہاں آکر اپنے بھائی ابوبکر عادل کو شہر حلب اور اوسکا قلعہ اور تمام مضافات دیکر درمیان ماہ رمضان سنہ ہذا کو اودھر کو اوسے روانہ کیا اور اپنے بیٹے ظاہر کو وہاں سے دمشق میں بلالیا۔
درمیان اسی سال کی ماہ جمادی الاخر میں محمد بن بختیار بن عبداللہ شاعر معروف بنام امیر راہی ملک بقا ہوا۔ اور اسی سال میں یعنی درمیان ۵۷۹ھ کے آخر میں حاکم خلاط یعنی شاہ ارمن سکمان بن ظہیر الدین ابراہیم بن سکمان القطبی نے وفات پائی اس شاہ ارمن مذکور کا حال درمیان ۵۲۱ھ کے ہم بیان کرچکے ہیں عمر سکمان کی بوقت وفات کی چونسٹھ برس کی تھی۔ مخفی نرہے کہ اس سکمان کے باپ کا ایک غلام مسمی بکتمور میافارقین پر حکومت کرتا تھا جب بکتمر نے سنا کہ شاہ ارمن مرگیا فوراً میافارقین سے کوچ کرکے خلاط میں آیا وہاں کی رعایا اور تمام غلام شاہ ارمن کے اوسی متعلق تھے آتے ہی خلاط کا بادشاہ بنگیا یعنی شاہ ارمن کے تخت پر جا بیٹھا اور سلطنت اور حکمرانی کرنے لگا یہہ غلام سنہ پانسو نواسی ۵۸۹ھ تک جیا کہ آگی بسلسلہ ذکر آئینگے حکومت کرتا رہا

اب شروع ہوا ۵۷۸ھ ہجری

بیان ہی فوت ہوجانی یوسف بن عبد المومن کا

واضح ہو کہ اسی سال میں ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن بادشاہ ملک غرب نے بارادہ فتح کرنی بلاد فرنگ کے بلاد اندلس کی طرف کوچ کرکے بہت لشکر اپنے ہمراہ لیکر سمندر سی عبور کیا اور آتی ہی شنترین کا جو اندلس کے غرب واقع ہی محاصرہ کیا مگر ایسی مرض مین خود ہی محصور ہوگیا کہ درمیان ماہ ربیع الاول کی پنجہ موت مین گرفتار ہوا اور بجاے سریر سلطنت کی ایک تابوت مین ڈال کر اوسکا جنازہ شہر اشبلیہ کو پہنچا دیا اس بادشاہ نے بائیس ۲۲ برس چند مہینی سلطنت کی تہی بہت نیک خصلت آدمی تہا اور بسبب اوسکے حسن تدبیر اور نیک بختی کی سلطنت اوسکی بگڑنے نہ پائی — اور اوسکے مرنے کے بعد تمام روسار کبار نی اوسکے بیٹے یعقوب بن یوسف بن عبد المومن جسکی کنیت ابو یوسف ہی بیعت کی جس روز اوسکا باپ مرا اوسی روز اوسکی بیعت کی تہی تاکہ ملک بدون بادشاہ کی خالی نرہی کیونکہ دشمن ہی نزدیک تہا یعقوب نے ہی ملک کا خوب بندوبست کیا اور حسن تدبیر سی پیش آیا اور ایک جہنڈا جہاد کا ہی اوسنے کہڑا کیا تہا

بیان ہی جہاد کرنی سلطان صلاح الدین کا کرک پر

درمیان اسی سال کی ماہ ربیع الاخر مین سلطان صلاح الدین شہر دمشق سی بارادہ جہاد کرک کی طرف گیا اور اس حالکی خبر مصر کو لکہہ کر وہان سی لشکر بہی اپنی کمک کی واسطے منگواکر ساتہہ لیا چنانچہ کرک پر جا پڑا اور اوسکا محاصرہ کرکے جتنی آدمی اوسمین تہے

۳۵۱ سکو بہت تنگ کیا۔ اور کرک کے مکانوں پر جہاں رہتے تھے قابض ہو گیا مگر ایک
قلعہ میں اور اون مکانوں میں کچھہ فاصلہ تہا سوای ایک خندق کی سلطان صلاح الدین
جاہتا تہا کہ اوس خندق کو پاٹ کر قلعہ فتح کرے لیکن بسبب کثرت مقاتلہ اوسکو یہہ
قدرت نہ ہوی کیونکہ فرنگیوں نے اپنی سوار اور پیادے جمع کرکے اوسپر چڑہائی کی
سلطان صلاح الدین کو سوای کوچ کرنے کی نہ پڑی چنانچہ کرجستان سے کوچ
کرکے فرنگیوں کی مقابلہ پر گیا فرنگیوں نے مقامات مشکل گذار اور مضبوط میں اقامت
کی سلطان مذکور نے اونکی سامنے ڈیرا کیا ایک جماعت فرنگ نے کرجستان میں
جاکر اپنا قبضہ کرلیا سلطان مذکور نے جب حال دگرگوں پایا نابلس میں جاکر اوسکو
جلاکر خاک سیاہ کر ڈالا اور جو اوس نواح میں پایا سب لوٹ لیا اور وہاں کی باشندوں کو
گرفتار کیا اور قتل کئے پہر صسطیہ میں جہاں مقبرہ حضرت زکریا علیہ السلام کا ہے
چلا گیا اوسجا ی جو مسلمان مقید تہا اوسکو چھوڑ دیا کر جنین کی طرف گیا وہاں سے دمشق کو مراجعت کی

بیان وفات حاکم ماردین کا

اسی سال میں قطب الدین ایلغازی بن نجم الدین البی بن تمرتاش بن ایلغازی بن ارتق
حاکم ماردین نے وفات پائی۔ کہتا ہوں میں کہ درمیان سنہ ۵۴۷ ہجری کی اوپر
باپ البی والد ایلغازی مذکور کے مالک ہونے کا حال گذر چکا ہے وہ ماردین
کی سلطنت تا وفات کرتا رہا اور اوسکے مرنے کی بعد بیٹا اوسکا ایلغازی مذکور مالک ہوا
مجکو حال وفات البی کا اور ایلغازی کے مالک ہونیکا معلوم نہیں ہوا جو میں اوسکو
لکھتا۔ جب ایلغازی مذکور مرگیا اوسکے بچے چھوٹے چھوٹے تھے اسلئے بعد اوسکے بڑا
حسام الدین یولق ارسلان اوسکا بیٹا سلطنت پر مقیم ہوا مگر مدبر سلطنت اوسکے باپ کا

کہ وہ لڑکا بڑا ہوا رہا اس لڑکے کی مزاج مین بی وقوفی اور خبط تہا جب بولوق مذکور
مرگیا اوسکے بعد اوسکی چھوٹے بہائی ناصر الدین ارتق ارسلان بن قطب الدین ایلغازی
کو حکومت ملی مگر وہ برائے نام حکومت کرتا تہا کیونکہ اوسکا حکم نافذ نہ تہا بلکہ النقش
بمشورہ ورائے لولو مذکور کی حکم کرتا تہا اور ناصر الدین کا کوئی حکم نہ مانتا تہا
یہی حال ۵۸۱ ؁ تک رہا اتفاق سی نظام النقش بیمار ہو گیا اور ناصر الدین حاکم
ماردین کا اوسکی بیمار پرسی کے واسطی آیا جب بیمار پرسی کر کے چلنے لگا ہمراہ
اوسکے لولو بہی نکلا ناصر الدین نے چھری اوسکی پیٹ مین بہونک کر اوسکو قتل کیا
بعد ازان النقش کے خبر پرسی کے واسطی آیا وہ بہی بیمار تہا اوسکو بہی قتل کیا
اب کوئی اوسکی مقابلہ پر نہ رہا ماردین پر تمامہ قبضہ کر لیا اور حکم ناصر الدین کا نافذ ہو گیا
اسی سال مین شیخ الشیوخ صدر الدین عبد الرحیم بن اسماعیل بن ابی سعید احمد بہی
فوت ہوا وہ خلیفہ کے پاس سی سلطان صلاح الدین کی طرف ایلچی ہو کر گیا تہا
ہمراہ اوسکی شہاب الدین بن بشیر تہا یہہ دونو اس ارادہ سی گئے تہے کہ درمیان
عز الدین مسعود حاکم موصل اور سلطان صلاح الدین مین صلح کرا دین مگر نہ ہو سکا
اتفاق سی جب دمشق مین پہنچی بیمار ہو گئی وہان سی عراق کی طرف موسم گرما مین دونو نی
ارادہ جانے کا کیا ابن بشیر مقام سنجہ مین فوت ہوا اور شیخ الشیوخ صدر الدین
رحبہ مین مرا وہ مشہد بزرق مین مدفون ہوا یہہ شخص اپنے زمانہ مین یگانۂ آفاق تہا
اور سنی دنیا اور دین دونو جمع کئے تہے — اسی سال مین درمیان ماہ محرم کی عز الدین
مسعود حاکم موصل نے مجاہد الدین قیماز کو قید سی رہا کر کے اوسپر احسان کیا تہا

اب شروع ہوا ۵۷۹ ؁ ہجری

بیان محاصرہ کرنی سلطان صلاح الدین کا موصل کو

اس سال میں سلطان صلاح الدین نی دوسری دفعہ موصل کا محاصرہ کیا عزالدین مسعود نے
اپنی والدہ اور اپنی چچا نور الدین محمود بن زنگی کے بیٹے کو اور سوائے ان کے
اور عورتوں کو ایک گروہ اوسکے پاس بھیجا ارادہ تھا کہ تم اوسکو جاکر سمجھاؤ
تاکہ موصل کو چھوڑکر چلا جاوے اوسنے تمام لوگوں کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی
کیونکہ صلاح الدین دختر ملک خیر نورالدین محمود کا بھی کچھہ پاس نہ کیا وہ محاصرہ کئے
پڑا رہا تھا تک کہ اوسکی پاس خبر آئی کہ شاہرمن حاکم خلاط کا ماہ ربیع الآخر
سنہ ہذا میں مرگیا ہے بستی ہی موصل سی کوچ کرکے حسب خواہش باشندگان خلاط
کے وہاں جا پہنچا

بیان وفات پانی حاکم قلعہ کیفا کا

اسی سال میں نور الدین محمد بن قرا ارسلان بن داؤد حاکم قلعہ کیفا اور آمد کا فوت ہوا
اوسکے بعد بیٹا اوسکا صغیر سن مسمی سقمان جسکا لقب قطب الدین ہے بجائے اپنے
باپ کی گدی نشین ہوا لیکن چونکہ وہ صغیر سن تھا اسلئے تدبیر سلطنت کی مسمی قوام
بن سماقا اسعردی کرتا تھا سقمان مذکور جن ایام میں کہ سلطان صلاح الدین
میافارقین پر لڑ رہا تھا انہیں دنوں اوسکی خدمت میں حاضر ہوا صلاح الدین مذکور
نے اوسکو تمام پرگنات مفوضہ اوسکی والد نور الدین محمد پر بحال کیا اور ساتھ
اوسکی ایک امیر کو جو او سقمان کے دوستوں میں سے تھا اوسکے ہمراہ
منضم کیا

بیان قابض ہونی سلطان صلاح الدین کا میافارقین پر

جب صلاح الدین نے موصل سی خلاط کی طرف جانیکا ارادہ کیا میافارقین پر ہوتا ہوا گیا
یہہ شہر حاکم ماردین متوفی کے قبضہ مین تہا مگر اوسمین ایک محافظ شاہ ارمن حاکم
خلاط متوفی کے طرف سی رہا کرتا تہا اوسکا محاصرہ بادشاہ نے کرکے درمیان سلخ
جمادالاولی کے فتح کیا بعد ازان بادشاہ نے ارادہ خلاط رجوع کرکے موصل کیطرف
کوچ کیا اسی اثنا رمین عزالدین مسعود کے ایلچی واسطے صلح کے حاضر ہوئی ــ اور
سلطان صلاح الدین اتفاق سے ان ایام مین بیمار ہوکر کفرزمار سی مراجعت
کرکی طرف حرّان کی گیا اوسکی بجائے حاکم موصل کے قاصد اوسکو ملے اور کہا کہ جو
حضور نے فرمایا تہا حاکم موصل نی مان لیا وہ یہہ تہا کہ صلاح الدین نی یہہ کہا تہا
کہ حاکم موصل شہر زور اور اوسکی متعلقات اور حکومت قرابلی کے اور تمام ماوراء الزاب
کے ہماری سپرد کردے اور خطبہ ہمارے نام کا تمام اپنی قلمرو سلطنت مین پڑہوا دے
اور ہمارے نام کا سکّہ درہم اور دینار پر ڈہالا جاوے چنانچہ اوسنے مان لیا دونون مین
صلح ہوگئی شہر ونمین امن چین ہوگیا بعد ازان بادشاہ حران مین جاکر مقیم ہوا اوسکی
مرض بہت بڑہ گیا یہانتک کہ لوگون کو اوسکے جینی کی امید نہین رہی تہی مگر چونکہ فضل
الہی شامل حال تہا صحت پاکر درمیان ماہ محرم سنہ ۵۸۲ ہجری مین دمشق کو مراجعت کی
اسی اثنار مین جب بادشاہ بہت بیمار ہوگیا تہا اوسکی چچا کا بیٹا محمد بن شیرکوہ بن
شادی حاکم حمص نے حمص مین جاکر بعض اکابر دمشق سی ایک عہد نامہ اس مضمون کا
لکہوا لیا تہا کہ اگر بادشاہ مرجاوے تو مجکو دمشق دیدینا ــ اسی سال مین بقرعید
کی رات کو حاکم حمص ناصرالدین محمد بن شیرکوہ بن شادی مذکور نی شراب پی تہی

 صبح کو مرا ہوا پایا اسلئی بعضی لوگ یہہ بیان کرتی ہیں کہ سلطان صلاح الدین نے اسکو
سکہلاکر اوسکو زہر پلوادیا تہا کیونکہ اوسنی جو وہ عہدنامہ بادشاہ کے مرنے پر
لکہوایا تہا یہہ امر بادشاہ مذکور کو بہت ناگوار گذرا تہا ـ بعد اوسکے مرنے کے
بادشاہ نی شہر حمص اور تمام پرگنات جو محمد مذکور کی قبضہ میں ہی اوسکی بیٹے
شیرکوہ ن محمد کو دئے اوس لڑکے کی عمر بارہ برسکی ہی اس حاکم حمص نی بہت چوپائے
اور آلات وغیرہ اپنی پیچہے چہوڑے تہے جب بادشاہ حران سی مراجعت کرکی حمص
میں گیا اسباب کا ملاحظہ فرماکر جو شئی بہتر اور پسندیدہ پائی لے لی کوئی بہتر
اور اچہی چیز نہ چہوڑی ـ اسی سال میں حافظ محمد بن عمر بن احمد اصبہانی مدینہ کے
رہنے والے کی جو کہ اپنی زمانہ میں حفظ اور معرفت میں امام تہا اور جسکی علم حدیث میں
چند بالیفات معتدہ ہیں وفات پائی ـ اوسکی ایک کتاب بہت ایک جلد میں
بہت خوب ہی اوس کتاب میں غریبین ہروی کی کتاب کو کامل کیا ہی اور چند
موضع پر غلطی ثابت کی ہے یہہ کتاب بہت نافع ہے پیدائش اوسکی ۵۰۱ہجری کی تہی

اب شروع ہوا سنہ ۵۸۰ ہجری

بیان نقل کرنی عادل بہائی سلطان کا حلب سی اور نکالنا ملک افضل ابن سلطان کا مصر سی طرف دمشق کی

واضح ہو کہ اسی سال میں بادشاہ نے اپنی بیٹے افضل کو مصر سی بلاکر دمشق اوسکو دی
سبب اسکا یہہ تہا کہ ملک مظفر تقی الدین عمر نی افضل مذکور کا یہہ شکوہ کیا تہا
کہ میں خراج شاہی رعایا سی نہیں لی سکتا کیونکہ جب میں اون لوگوں کو جو خراج
سرکاری لیتا ہوں تو ہے لاتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اونکو سزا دوں ملک افضل اونکو
چہوڑ دیتا ہی اسلئی بادشاہ نی ایک فرمان اپنی بیٹے ملک افضل کے نام اس مضمون کا

اسس مضمون کا بہیجا کہ تم وہان چلے آؤ تمکو دمشق دی وہان جاؤ کر ! بجہ وہ وہان چلا گیا
مگر بادشاہ باطن مین تقی الدین عمرسی رنجیدہ ہوگیا تہا کیونکہ اوسکو ہرجا خیال تہا کہ تقی الدین
نے میری بیٹے کی نالش اسواسطی کرکے وہان سی نکلوایا ہی تاکہ مصر کا خود مالک بعد میری
مرنے کی ہوجاوے اسلئے بادشاہ نی اپنی بہائی مسمی عادل کو حلب سے بلوا کر ہمراہ اوسکی
اپنے ولد عزیز عثمان بن سلطان کو اوسکا نایب مقرر کرکے مصر کا حاکم بناکر بہیجدیا اور
تقی الدین عمر کو مصر سے معزول کرکے بلوالیا — بعضی یہہ کہتی ہین کہ وہ بسبب خوف
کی بادشاہ کی پاس نہ آیا بلکہ ایک غلام شاہی مسمی قراقوش سے جو کہ بعضی بلاد افریقیہ
اور برقہ پر جو مغرب مین ہین مستولی ہوکر بادشاہ سی پہر بیٹہا تہا جا ملا جب بادشاہ کو
اسبات کی خبر ہوئی اوسکو بہت برا معلوم ہوا لوگون کو بہیجکر تقی الدین کو بلطف الحیل
بلایا جب وہ بادشاہ کے پاس حاضر ہوا بادشاہ نے شہر حمات اور منبج اور معرہ
اور کفرطاب — اور میافارقین — اور کوہ جور مع جمیع مضافات کے اوسکو دیا
— اور عادل اور عزیز عثمان مصر مین مقیم رہے جب بادشاہ نے اپنی بہائی عادل سے
حلب لیلیا تب عوض مین اوسکے حران اور رہا یہہ دو شہر دئے

بیان وفات پانے پہلوان کا اور بادشاہ ہونی اوسکی بہائی قزل کا

شروع اسی سال مین پہلوان محمد بن ذکر حاکم بلاد جبل اور ہمدان اور رے اور اصفہان
اور آذربیجان اور ارانیہ وغیرہ بلاد کا فوت ہوا یہہ بادشاہ بہت نیک خصلت
اور عادل تہا اوسکے بعد بہائی اوسکا قزل ارسلان جسکا نام عثمان ہے مالک ریاست
اور سلطنت ہوا — سلطان طغرل بن ارسلان بن طغرل بن محمد بن ملک شاہ سلجوقی
ہمراہ پہلوان کے تہا اوسکا خطبہ اوسکے شہرون مین پڑہا جایا کرتا تہا مگر حکومت مین اوسکو

 کمر دخل ہو جاتے جب پہلوان مرگیا طرابلس حکومت فرانسیسی نکل گیا اور اوسکی بعادت
اختیار کرکے بہت آدمی اپنی ہمراہ لیکر بعض شہر دبا لیئے اوسمیں اور فرنگیوں میں بہت
لڑائیاں ہوئیں اسی سال میں برنس حاکم گرجستان نے غدر مچایا اور ایک بڑا قافلہ
مسلمانوں کا پکڑکر اسکو قید کرلیا بادشاہ نے اوسکی پاس ایلچی بہیجکر اوسکی چھوڑدینے
کو بسبب راہ ورسم کے جو ادمیں تہی کہلا بہیجا اوسی نہ مانا بادشاہ نے خدا کی نذر
مانی اور کہا کہ اگر میں فتح پاؤنگا تو اوسکی ٹکڑے اپنی ہاتہہ سی اوڑاؤنگا — اسی
سال میں ابو محمد عبد اللہ ابن ابی الوحش بری بن عبد الجبار بری مصری جو کہ علم لغت
اور نحو میں امام تہا فوت ہوا — اسکی بہت لوگوں نے علم پڑہا ہی اور نفع پایا ہی اونکا
ایک ابو موسی جزولی مصنف مقدمہ فی النحو کا ہی اسی کا شاگرد ہی اوسکی مصر میں وفات
پائی پیدایش ہی اوسکی اوسی شہر میں درمیان ۴۹۹ھ ہجری کے ہوئی تہی

اب شروع ہوا ۵۸۱ھ ہجری

بیان اون لڑائیوں اور فتحوں کا جو سلطان ملک ناصر صلاح الدین نی کین

اسی سال میں بادشاہ نی بہت لشکر جمع کرکی کئی ٹولیاں مقرر کین ایک فوج کو بسبب جو
حامیوں کی جو حاکم گرجستان کا اون کو تکلیف دیتا تہا وہاں بہیجی — اور ایک گروہ
لشکر کا ہمراہ اپنے بیٹے ملک افضل کی بلاد عکا اور اون نواحی کی طرف روانہ کیا
اونہوں نے وہاں جاکر بہت کچھہ لوٹا — پہر بادشاہ نے بذات خود طبریہ پر جاکر اوسکا
محاصرہ کیا اور بزور شمشیر اوسکو فتح کیا مگر قلعہ فتح ہوا بہہ شہر طبریہ مسمی ریمنڈ حاکم
طرابلس کے پاس تہا اوسنے بادشاہ کے پاس تحفہ وتحایف بہیجکر اطاعت منظور
کرلی ہی مگر فرنگیوں نے ریمنڈ مذکور کی پاس پادریوں اور قسیسوں اور بطریقوں کو بہیجکر

بہیج کر اوسکو موافقت سلطان سی منع کیا اور طاعت بادشاہ سی مانع آسئے چنانچہ وہ اونکے
سمجہانی مین آکر اونکی ہمراہ ہوگیا اور فرنگیون نی بادشاہ سی مقابلہ کرنا منظور کیا اسلئے سب
مجتمع ہوئے

بیان جنگ حطین کا

یہہ وہ لڑائی عظیم ہی جسمین خداتعالی نے ساحل اور بیت المقدس فتح کروایا تہا واضح ہو
کہ جب بادشاہ نے طبریہ فتح کرلی اوسوقت فرنگیون نے تمام سپاہ اپنی جمع کرکی بادشاہ پر
چڑہائی کی بادشاہ بہی طبریہ پرسی بروز شنبہ پانچوین ماہ ربیع الاخر کو اونکی طرف سوار
ہوا دونون طرف سی مقابلہ ہوا اور خوب لڑائی ہوئی جب قومص نی دیکہا کہ لڑائی
بگڑ گئی سامنے لشکر مسلمانون کے جو لوگ تہے اونکے پاس آیا اوسی جا بی تقی الدین حاکم
حمات کا تہا اوسنے اوسکو راہ دیدی — قومص جان بچاکر طرابلس مین گیا اوسی جائی
تہوڑی مدت رہکر رنج ہی مین مرگیا — اور مسلمانون کو خداتعالے نی فتح دی ہر جانب سی
فرنگیون کو قتل کیا اور گرفتار کیا — جملہ مقیدین مین سی ایک بڑا بادشاہ فرنگیون کا
اور برنس ارنلط حاکم کرجستان کا اور حاکم جبیل — اور ابن ہنفری اور سردار فوج کا
اور ایک گروہ استباریہ کا گرفتار آئے — جس سال سی کہ فرنگی طرف ملک شام کی
نکلی تہی اور وہ سال سنہ ۴۹۱ ہجری تہے آج تک کسی مصیبت مین مثل آج کے روز کے
گرفتار نہوئی تہی جب لڑائی ہوچکی بادشاہ اپنی خیمہ مین آکر بیٹہا اور بادشاہ فرنگیون کا
حاضر کیا گیا اوسکو سلطان صلاح الدین نی اپنی پہلو کی طرف بٹہلایا اوسکو بہت پیاس
بسبب گرمی کے لگ رہی تہی بادشاہ نے برف کا پانی اوسکو پلوایا فرنگیون کے
بادشاہ سنے وہ پانی پیکر بچا ہوا برنس ارنلط حاکم کرجستان کو دیا بادشاہ صلاح الدین
نے کہا کہ اس ملعون نے بدون میری اجازت کے پانی پیا ہی اسکو امان نہین دیکا پہر

۳۶ بادشاہ نے مرقس کو بہت جہڑکا اور ڈرایا اور کہا کہ کیوں صاحب آپ ہی حرمین شریفین کا قصد
کیا تہا یہہ کہکر خود بادشاہ نے کہڑے ہوکر تلوار ہاتہ میں لیکر مرقس کا سر کہٹا سا اوڑا دیا
یہہ حال دیکہہ کر بادشاہ فرنگ کی ہوش اوڑ گئی بادشاہ نے اوسکی خاطر جمع کی پہر بادشاہ
نے طبریہ کو مراجعت کری وہاں کا قلعہ امان دیکر فتح کیا — پہر عکا پر جاکر محاصرہ کری اوسکو
بہی امن دیکر فتح کیا — پہر ایلچی اپنے بہائی ملک عادل کی پاس بہیجا اوسنے مجدالیابا پر چڑہائی
کی اور بزور شمشیر اوسکو فتح کیا — پہر بادشاہ نے اپنے لشکر کو متفرق کردیا لشکریوں نے
شہر ناصرہ — اور قیساریہ — اور ہیفا — اور صفوریہ — اور معلیہ — اور
ولہ وغیرہ جو شہر عکا کی قرب وجوار میں واقع تہے بزور شمشیر فتح کئی اور بہت مال غنیمت
ہاتہہ آیا اور بہت لوگ مارے گئی اور بہت پکڑ لائی — اور ایک فوج نابلس پر بادشاہ
نے بہیجی وہاں کے قلعہ کو امن دیکر اونہوں نے فتح کیا پہر ملک عادل بعد فتح مجدالیابا کے
یافا کی گیا اوسکو بہی بزور شمشیر فتح کیا پہر تبنین پر گیا اوسکو بہی امن دیکر فتح کیا — پہر صیدا پر
گیا وہاں کے حاکم نے شہر خالی کردیا بادشاہ نے اوسی ساعت جب پہنچا تہا خالی ہی لیلیا
یہہ تاریخ بیس جمادی الاول سنہ ۵۸۳ کی تہی — پہر بیروت پر جاکے اوسکا محاصرہ کیا
ستائیسویں جمادی الاول کو امن دیکر فتح کیا آٹہہ دن تک اوسکا محاصرہ کئے رہا — ایک
حاکم جبیل جو ان مقیدین میں تہا اوسنے شہر جبیل کا بادشاہ کو دینا اپنے چہٹ جانے
کی عوض میں اقرار کیا بادشاہ نے منظور کیا یہہ فرنگی اور فرنگیوں سے زیادہ ریاستدار تہا اور
مسلمانوں سی بہت عداوت رکہا کرتا تہا چہٹ جانا اوسکا اچہا نہ تہا بادشاہ نے شہر
جبیل اوسی لیکر چہوڑ دیا اوراسی سال میں مرکیس دریا میں کشتی کے بیٹہکر طرف عکا کی آیا
یہہ شہر مسلمانوں کا تہا مگر مرکیس کو یہہ خبر نہ تہی کہ مسلمانوں کے قبضہ میں ہی اتفاق سے
طوفان بہی بہت شدت سی آیا اور مرکیس نے ملک افضل سے کہ وہ عکا میں تہا یہہ سوال کیا
کہ مجکو پہر امان طلبی ملک افضل نے قبول کیا مگر طوفان نے شہر صور کی طرف اوسکی

اوسکی جہاز کو پہونک دیا اوس شہر مین جتنی فرنگی تہی سب اوسکی پاس جمع ہوئی اور دو
دیگر صور فتح کرواوی — یہہ مرکیس کا بہیجا صور پر اور چہپانا اون فرنگیون کا جنکی شہر کو
بادشاہ نی امان دیکر لی لیا تہا اونکا جمع ہونا صور مین بسبب بڑی ضرر اور نقصان عظیم کا
تہا جو شہر عکا کے باشندون مین طاقت نرہی اور فرنگیون نے قوت پائی — بعد اوسکے
بادشاہ نے عسقلان پر جاکر چودہ روز اوسکا محاصرہ کرکی سلخ جمادی الاخر کو بالامان
فتح کیا پہر بادشاہ نے لشکر کو متفرق کردیا چنانچہ اسیلئے لشکریون نے — شہر رملہ
— اور داروم — اور غزہ — اور بیت لحم — اور بیت جبریل اور نطرون وغیرہ
اتنی شہر فتح کئی — پہر بادشاہ نی بذات خود قدس پر چڑہائی کی اس مقام مین نصارا
اتنے تہی کہ گنتی سی باہر ہین بادشاہ نے محاصرہ کرکی چار دیواری بیت المقدس مذکور پر
سرنگین لگادین اور بڑی بہاری لڑائی ہوئی فصیل کو اکہیڑ کر پہینک دیا فرنگیون نے
بادشاہ سی امن طلب کی بادشاہ نی منظور نہ کیا اور کہا کہ جسطرح سی مسلمانون سی فرنگیون
نے یہہ شہر تلوار کے زور سی لی لیا تہا اسیطرح پر مین بہی فرنگیون کو مار کر یہہ شہر تلوار کے
زور سی لونگا پہر فرنگیون نی ایلچی بہیجکر یہہ کہا کہ ہمکو امن دو اور ہم لوگ بہت ہین
تم تہوڑے ہو اسپر ہم تمسی صلح کرتی ہین ہمکو نکل جانی دو نہین ہم تمہارے برخلاف
لڑائی کرین گے — بادشاہ نے کہا کہ ایک شرط پر تم کو امن دیتا ہون وہ یہہ ہے
کہ ہر ایک مرد تم مین سی دس دس دینار دیوی اور ہر ایک عورت پانچ پانچ دینار مجکو دو
مین امن دیتا ہون اور بچی کی عوض دو دو دینار اور جو فرنگی یہہ محصول نہ دیگا وہ قید کیا جائیگا
سبنی مان لیا چنانچہ بروز پنجشنبہ ستائیسوین (27) تاریخ ماہ رجب کو بیت المقدس خدا و ملت
بادشاہی کی قبضہ مین آیا یہہ دن بہت بڑی کیفیت کا تہا کیونکہ بادشاہ نے ہر ایک
دروازہ پر شہر مذکور کی محصول مقرری لینے کیواسطے اپنی طرف سی لوگون کو
بٹہلا دیا اور مسلمانون کے جہنڈی فصیل پر کہڑے ہوگئی مگر مردمان بتیہ سلطانی نے

۳۶۲ جو محصول لینی کی واسطی مقرر کئے گئے تہی اوس روپیہ میں بہت حیات کی بادشاہ کو بہت تہوڑا دیا ــ اور ایک سولی سونی کی الصخرہ کے دیر تہی مسلمانوں نی وہ ڈہاکر اکہاڑ ڈسے اس اکہاڑنے میں ایک عمل دستور جوستی کا مسلمانوں سی ایسا ہوا کہ کبہی السا آوازہ وحشت انگیز سننی میں نہیں آیا تہا اور کافر لوگ اوس روز رو بیٹہ رہی تہی سو کیونکہ نے مسجد اقصی کی عرلی جانب کو ایک مکان بنا لی اور آرام کا بنایا تہا بادشاہ نے وہ دور کرکے مسجد اقصی جسطرح پر تہی اوسیطرح سی پہر بنا دی ــ نورالدین محمود زنگی نے ایک منبر دریاں حلب کی بنوایا تہا اور کہا تہا کہ یہہ منبر مسجد اقصی کی واسطی ہی بادشاہ نے حلب سی وہ منبر منگوا کی مسجد اقصی میں رکہوایا ــ اور بادشاہ بعد فتح بیت المقدس کی پچیسویں ماہ شعبان تک باہر شہر کے واسطی انتظام اور بندوبست امورات شہر کی پڑا رہا اور حکم دیا کہ گہوڑوں کے باندہنی کو اصطبل اور مدرسی شافعی مذہب کے اسکی بنائے جائیں بعد ازاں بادشاہ نی عکا کو کوچ کیا پہر وہاں سی طرف صور کی آیا حکم اسکی کا مرکیس تہا اوسنے شہر کی دروازی بند کرکے اندر مورچی لگائی اور باہر شہر کے خندق کہود رکہی ہی ــ بادشاہ نویں تاریخ ماہ رمضان کو وہاں جا کر اترا اور اوسکا محاصرہ کرکے اوسکو تنگ کیا پہر بادشاہ نی جہاز جنگی طلب کیا مگر دس کشتی اوسکے پاس بہر کر مردان جنگی بہیجی لیکن فرنگیوں نی اون سی دریا کی راہ لڑائی کی اور پانچ کشتیاں پکڑلیں اور کوئی مسلمان زندہ نہ بچا مگر وہ شخص جو دریا میں کود کر بہاگ گیا اور باقی سب پکڑے گئے مدت تک بادشاہ محاصرہ کئی پڑا رہا آخر کار درمیان آخر ماہ شوال کی جو اول کانون اول کا تہا بادشاہ نے وہاں سی کوچ کیا اور عکا پر جا کی اقامت کی وہاں لشکریوں کو رسد لیاقت رخصت ہوئی چنانچہ ہر ایک شخص اپنے اپنی شہر کو مراجعت کر گیا اور بادشاہ بذات خود عکا میں درمیان اپنی حلقہ کے رہا پہر ہونین پر آدمی بہیج کر اوس دیگر اوسکو بہی فتح کیا ــ اسی سال میں شمس الدین محمد بن

بن عبد الملک جسکا عرف ابن مقدم ہی بعد فتح بیت المقدس کی بارادہ حج اور جہاد
اور زیارت بیت المقدس اور واسطی زیارت خلیل علیہ السلام کی اور حج کے گیا تہا
اوسکا یہہ ارادہ تہا کہ اسی سال مین یہہ سب امور خیر مجتمع ہون وہ حاجیان ملک شام کا
سردار تہا وہ جاکر عرفات پر ٹہرا جب ارادہ افاضہ کا کیا طاشتکین امیر الحاج
عراقی نے اوسکو منع کر بہیجا کہ میرے سامنے تو افاضہ مکر اوسنے کچہہ التفات نہ کی
اسلئے عراقیون نے شامیون کا مقابلہ کیا اون مین ایک جماعت آدمیون کی مقتول
ہوئی — مگر ابن مقدم اپنی اصحاب کو منع کرتا جاتا تہا کہ تم نہ لڑو اور اگر قدرت پاؤ
تو عراقیون سی برابری کرو ابن مقدم ہی زخمی ہوا اسی زخم مین شہید ہوکر مر گیا اور
مقبرہ معلی مین مدفون ہوا — اسی سال مین بادشاہ طغریل بن ارسلان شاہ بن طغریل
بن سلطان محمد بن سلطان ملکشاہ بن ارسلان بن داود بن میکائیل بن سلجوق بہت
قوی ہو گیا تہا اور بہت شہر اوسکے ہاتہہ آگئی تہی چنانچہ قزل بن ذکر نے خلیفہ کے
پاس ہی ایک قاصد بہیجکر اوسی مدد طلب کی تہی اور اوسکو خوف انجام کار طغریل کا
دیا تہا یعنے اگر تم مدد نہ دو گی تو انجام اسکا برا ہے طغریل بدلا لئے بغیر نچہوڑے گا
— اسی سال مین شہاب الدین غوری نے ہندوستان مین آکر جہاد کیا — اور اسی
سال مین خلیفہ نے اپنی گہر کے مختار مجد الدین ابو الفضل بن صاحب کو قتل کیا تہا کیونکہ
خلیفہ کا کوئی شخص حکم بجز اوسکے حکم کی نہ مانتا تہا بعد اوسکی مقتول ہونے کی معلوم ہوا
کہ اوسکی پاس بہت مال ہے سب خلیفہ نی ضبط کیا — اسی سال مین خلیفہ نی ناصر الدین
اللہ ابو المظفر عبید اللہ بن یونس کو جسکا لقب جلال الدین ہی خلعت وزارت کا دیا
اوسکی ہمرکاب ہوکر بہت امیر اور دولتمند آدمی چلی یہانتک کہ قاضی القضاۃ ہی اوسکے
اردلی مین چلا اور ابن یونس ہی اونہین لوگو نمین سی ہے جو اوسکی سواری کی ہمراہ

افاضہ کے معنی یہہ ہین کہ ایکدفعہ ہی چلنا آدمیون کا عرفات سی طرف منی کی بیچ حج کی

جلتا تھا مگر وہ دل میں بہت افسوس کرتا تھا اور درازی عمر پر لعنت کیا کرتا تھا یہہ کہتا تھا
کہ اگر اسی بڑی عمر نہ ہوتی تو کاہیں کو اسکی ہر کا سب ہو کر جلنا پڑتا ۔ اسی سال میں قاضی القضاۃ
ابو المعالی فوت ہوا خلیفہ مقتفی کے دربار کا یہہ قاضی تھا

اب شروع ہوا سنہ ۵۸۲ ہجری

بیان اون لڑائیوں اور فتوحکا جو سلطان صلاح الدین نی کین

واضح ہو کہ سلطان مذکور نی اس سال میں تمام جاڑا شہر عکا میں بسر کیا پھر ہوای بہار ہوا
کے کوکب پر گیا اور اسکے محاصرہ کی واسطی ایک امیر مسمی قیماز کو چھوڑ کر درمیان ماہ ربیع الاول
کی وہاں سی کوچ کر کی دمشق میں آیا لوگوں کو اوسکی وہاں کی آنے سی بہت خوشی ہوئی
اور اطراف و اکناف کو لکھا کہ لشکر جمع کر جا ہئی دیر یا بحر ورکے دمشق میں ٹہر کر نصف
ماہ ربیع الاول سنہ مذکور میں وہاں سی روانہ ہو کر بحیرہ قدس پر جو کہ عرب کی جانب عقب کے
واقع ہے مقام کیا اور سپاہ نے تمام افواج مطلوبہ سلطانی جمع ہوئی اول فوج کا سردار
عماد الدین زنگی بن مودود بن زنگی بن اقسنقر حاکم سنجار اور نصیبین کا تھا سب فوجیں
اوس جا ئی جمع ہو لیں اوسوقت وہاں سی کوچ کر کی بیچ قلعہ الکرد کی اوتر کر فرنگیوں کو
لوٹنا شروع کیا وہاں سی جب لوٹ چکا انطرطوس پر چھٹی تاریخ جمادالاول کو
پہنچا اوس شہر کو فرنگی خالی کرگئے تھی اوسکو خالی پا کر مرقیہ کو گیا اوسکو بھی خالی پا
کے اوسکی وہاں سی بھی کوچ کیا مرقب کی بیچ ڈیرا جا کیا جب اوس شہر کو دیکھا کہ بہت
مضبوط اور پختہ ایسا ہی کہ کوئی اوسکو فتح نہ کرسکے گا لاچار ہو کر وہاں سی بھی کوچ کیا اٹھویں
تاریخ جمادالاول کو جبلہ پر پہنچا اوس شہر کو جاتی ہی اپنی قبضہ میں لایا بعد فتح پا نے کے
امیر سابق الدین عثمان ابن الدایہ حاکم شیزر کو اوسکی محافظت کی واسطی مقرر کر کی جو

چوبیسوین تاریخ جمادالاول کو لاذقیہ پر ڈیرا کیا اس شہر مین دو قلعہ تہے دونون کا محاصرہ
کیا جب لاذقیہ مذکور بہی فتح کیا وہ شہر بادشاہ نے اپنی بہتیجی ملک مظفر تقی الدین
عمر بن شاہنشاہ بن ایوب کو دیا اوسنے اس قلعہ کو بسا کر اور تعمیر اوسکی کر کے خوب
مضبوط کیا — تقی الدین مذکور بڑی ہمت کا آدمی تہا اوسکو قلعون کا مضبوط کرنا
اور استواری قلاع کی خوب آتی تہی جیسا کہ پہلے قلعہ حمات کو اوسنے خوب استوار
بنایا تہا انتیسوین[29] جمادی الاول کو بادشاہ نے لاذقیہ سی کوچ کر کے صہیون کی طرف
جا کر اوسکا محاصرہ کر کے وہانکے باشندون کو تنگ کیا وہان کے باشندون نی امن مانگی
بادشاہ نی منظور نہ کیا حکم دیا کہ جسطرح پر بیت المقدس والون نے امن لی ہی اوسیطرح
اگر تم کو بہی منظور ہو تو امن لو یعنی دینار موافق شرح مذکور کے یعنی فی مرد دس دینار
فی عورت پانچ — فی بچہ دو دینار دو تمکو امن ملجائی گی جو اسقدر نہ دیسکی گا مقید ہوگا
سب نی منظور کیا اور قلعہ صہیون بادشاہ کی حوالہ کیا بادشاہ نے وہ قلعہ ایک امیر کو
جو بادشاہ کی مصاحبون مین سی تہا جسکو ناصر الدین منکور بن حاکم قلعہ ابی قبیس کہتے تہے
دیا ان پہاڑونمین بادشاہ نے اپنی لشکر کو متفرق کر دیا لشکریون نے قلعات بلاد
نوس فتح کئے وہ فرنگی جو وہان رہتی تہی سب قلعی چہوڑ چہوڑ بہاگ گئے اور مکان خالی
کر دئے — بعد ازان لشکریون نی قلعہ العید اور قلعہ مجاہدین فتح کیا — پہر تیسری[۳]
تاریخ جمادالاخر کو بادشاہ صہیون سی روانہ ہو کر قلعہ بکاس پر پہنچا وہان کے باشندون
نے وہ قلعہ خالی کر دیا اور اب قلعہ شغر مین جا چہپی وہ قلعہ بہت بلند اور استوار تہا
بادشاہ نے اوسکا بہی محاصرہ کیا باشندگان اوس قلعہ کے دلمین رعب اور خوف الہی
اسطرح کا مستولی ہوا کہ سب خواہان امن ہوئے بروز جمعہ چہٹی[۶] جمادالاخر کو امن دیکر
وہ قلعہ اونسی لیلیا — پہر بادشاہ نے اپنی بیٹے ملک ظاہر غازی حاکم حلب کو
سرمینیہ پر بہیجا اوسنے وہان کا محاصرہ کر کے وہان کے باشندون کے واسطی ایک

قلعہ رس کا مقرر کرکے یہہ حکم دیا کہ سب یہاں کی رعیا الی اس زمین پر اوتر آویں والا
سکو مار ڈالوں کا چنانچہ وہ لوگ سب وہاں آ اوترے اوسی اوس قلعہ کو جڑسی اوکھڑوا کر
منہدم کروا دیا اور ایسا مسمار کر دیا کہ کوئی اوسکا آثار نہی چھوڑا اس قلعہ اور سواد
اسکی اور انہیں قلعوں میں مسلمان بہت قیدی ہی اون سبکو قید سی مخلصی دیکر لباس اور
نفقہ کہلا سکو دیا اور سبکو چھوڑ دیا بعد ازاں بادشاہ نے شہر سی برزیہ کی طرف کوچ کیا
اور اپنی لشکر کی تین حصہ کرکے تینوں طرف سی شہر کو گہیر لیا ستائیسویں جمادی الآخر کو
روز یکشنبہ اسکو فتح کیا وہاں کے باشندی کچھہ قید ہوئی کچھہ مارے گئی — مولف
تاریخ کامل کا ابن اثیر کہتا ہی کہ ان لڑائیوں میں بادشاہ کی ہمراہ میں بہی تہا یہہ سب چشم
دیدہ نقل کرتا ہوں — بعد ازاں بادشاہ نے وہاں سی کوچ کیا اور لوہے کی پل پر
جو اوپر عاصی کے نزدیک انطاکیہ کی ہے چند روز قیام کیا یہاں تک کہ جو پیچھی رہ گیا
تہا وہ آ ملا پہر یہاں سے دربساک پر جا ڈیرا کیا آٹہویں تاریخ ماہ رجب کو جسدن پہنچا
اوسی دن اوسکا محاصرہ کیا اور امن دیکر اوس شہر کو فتح کیا یہاں کے باشندوں پے
یہہ شرط ہوگئی تہی کہ ایک ایک صرف کپڑے لیکر نکل جاویں انیسویں رجب کو وہ سب
باشندے نکل گئی اور شہر بادشاہ کے ہاتہ آیا پہر وہاں سے کوچ کر کی بغراس پر
گیا اوسکا بہی محاصرہ کرکے موافق شرط دربساک والوں کی امن دیکر فتح کیا — بیمند
حاکم انطاکیہ نے بادشاہ کی پاس ایلچی بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ مجکو مسطور سی صلح کیجئے
تحالیف بہیجتا رہوں گا اور جو میرے پاس قیدی ہے اوسکو چہوڑ دوں گا بادشاہ نے
منظور کیا آٹھہ مہینے تک صلح رہی حاکم انطاکیہ کا ان ایام میں بڑا بادشاہ فرنگیوں کے
تہا ان بلاد کا وہ حاکم کل تہا کیونکہ طرابلس والوں نے بہی اوسکو طرابلس سپرد کر دی
تہی جب بادشاہ نے ان بلاد کو فتح کرکے فراغت پائی اور بیمند فرنگی سی صلح ہو گئی شہر
شعبان کو حلب میں داخل ہوا پہر وہاں سی کوچ کرکے دمشق میں آیا اور عماد الدین زنگی ابن

ابن سودود کو مسند لیاقت اور نیک نامی کی مرحمت ہوئی اسیطرح پر اور لشکر شرقی کی
سرداردن کو سندین مرحمت ہوئی تہین — جب بادشاہ حلب سی چلا تہا قصد عمر ابن عبدالعزیز
رضی اللہ عنہ کی قبر کی طرف کو آیا اوس قبر کی زیارت کی اور شیخ صالح ابو ذکریا مغربی کی
بہی زیارت کی یہہ شخص بہت نیک بخت او صالح تہا اوسکی کرامات بہت ظاہر وباہر ہین
اوسی جاے پر رہتا تہا اوسکی بہی زیارت کی — بادشاہ کے ہمراہ ابو فلیتہ امیر
قاسم بن مہنا حسنی حاکم مدینہ رسول اللہ صلعم کا رہا کرتا تہا اوس شخص نے بادشاہ کے
ہمراہ بہت لڑائیان دیکہین کیونکہ بادشاہ اوسکی بہت عزت کیا کرتا تہا اور اوسکے دیکہنے کو
برکت اور یمن سمجہا کرتا تہا اور جو وہ کہا کرتا بادشاہ وہ ہی کیا کرتا تہا — ماہ رمضان
مین بادشاہ دمشق مین آیا اور لشکر کو حکم دیا کہ تم لوگ آرام کرو سبکو جدا کر دیا اور
فرمایا کہ عمر بہت چہوٹی ہی اور اجل سر پر کہڑی ہی — جب بادشاہ بلاد شمالیہ کی
طرف آیا تہا اوسوقت کرجستان وغیرہ پر ملک عادل کو جو بادشاہ کا بہای تہا واسطے
محاصرہ اور فتوحات کی مامور کیا تہا وہ یہی کار کرتا رہتا تہا چنانچہ اہل کرجستان نے
امن طلب کی ملک عادل نے حکم دیا کہ وہ ملک فتح کرو اور لے لو امن دیکر کرجستان اور
شوبک اور اوسطرف کی بلاد سب فتح کئی — پہر بادشاہ بذات خود شہر دمشق
سے درمیان نصف ماہ رمضان کی صفد پر گیا اوسکا محاصرہ کرکے رعیت کو وہان کی
تنگ کیا نصف ماہ ذیقعدہ مین وہ بہی امن دیکر فتح کیا وہان کے باشندون کو صور کی
طرف روانہ کیا اور حکم دیا کہ تم لوگ وہان جاکر بسو ان قلعون کی باشندون کا جمع ہونا
درمیان صور کی یہہ نقصان عظیم تہا مسلمانون کے حقمین چنانچہ وہ فساد بعد اسکے ظاہر ہوا
— پہر بیت المقدس پر بادشاہ گیا عید الضحی اوسی جاے پڑہی — پہر عکا کی
طرف جاکر تمام سال قیام کیا — اسی سال مین قزل بن ذکر نے خلیفہ امام ناصر سے
طغرل بن ارسلان بن طغرل سلجوقی پر مدد طلب کی تہی کیونکہ اوسنے خلیفہ طغرل کو انجام سے

 ڈرا دیا تہا اسلئے خلیفہ بی طغرل کے اوپر لشکرکشی کی آٹھویں تاریخ ربیع الاول ۵۹۰ھ
میں قریب ہمدان کے مقابلہ ہوا خلیفہ کے لشکر کو شکست ہوئی طغرل نے بہت مال لوٹا
اور سپہ سالار لشکر خلیفہ کو یعنی جلال الدین عبید اللہ وزیر خلیفہ کو پکڑ لیا — اسی سال میں
محمد بن عبد اللہ کاتب معروف بنام ابن تعاویذی جو کہ شاعر مشہور تہا فوت ہوا اوسکی
قصاید غزل اور نسیب بہی بہت مشہور ہیں سوا اون کے اور بہی اشعار اوسکی بہت طرح
کے ہیں پیدایش اوسکی ۵۱۹ھ ہجری میں ہوئی تہی

اب شروع ہوا ۵۸۳ھ ہجری

اس سال میں جب سلطان صلاح الدین مرج عیون پر ڈیرا کیا اوسوقت حاکم شقیف ارنول
نے دربار سلطان میں حاضر ہوکر عرض کی کہ بعد ایک مدت مقرری کی جو کہ ٹہرائی تہی شہر
شقیف حضور کے سپرد کردونگا اس مدت کی مقرر کرنی سے فریب ما مت ہوتا تہا اور
ایسا ہی ہوا کہ جب صرف دو روز اوس مدت مقرری میں رہ گئے بادشاہ نے اوسکو بلوایا
نام اوس حاکم کا ارنلط تہا جب حاضر ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ اپنا شہر موافق وعدہ کے
سپرد کردو اوسنے جواب دیا کہ حضور میری رای کوئی نہیں مانتا نہ دیگا اس شہرکی
اور میرے کسی کی آدمی سب مخالف ہیں اب میں لاچار ہوں بادشاہ نے اوسکو پکڑکر
دمشق میں قید کیا

بیان محاصرہ کرنی فرنگیونکا قلعہ عکا کو

جو صلح ہوکر جن شہروں کو بادشاہ نے فتح کیا تہا اوسکے باشندے سب شہر صور میں آکر جمع
ہوگئی تہی ان لوگوں کا اسمیں جمع ہونا بہت بڑا تہا وہ لوگ اتنی کثرت سے تہی کہ شمار

گرفتار سی باہر ہین ان سب مخالفین نے یہہ تجویز کی کہ روتی ہوی مدد کی خواہان ہوکر سمندر پر ۵۸۹ھ
آئی اور اسنجای ایک صورت مسیح ؑ کی بنائی اور ایک تصویر عربی آدمی کی بناکر اس ہیئت
سی رکہا کہ گویا عربی آدمی مسیح ؑ کو مار رہا ہی اور حضرت مسیح ؑ کے خون جاری ہی اس
تصویر کو سامنی رکہکر یہہ کہنی لگی کہ یہہ عربی نبی ہی عرب کا حضرت مسیح ؑ کو مارتا ہے
تم سب جتنے نصاری ہو حضرت مسیح ؑ کی فریاد کو آؤ تمام عورتین اپنی اپنی گہرون سے
روتی باہر آئین اور بہت فرنگی جمع ہوگئے یہہ انبوہ جمع ہوکر صور سی کوچ کرکے عکا پر
گئے درمیان نصف ماہ رجب سنہ مذکور کی عکا کا محاصرہ کیا اور فصیل شہر جانب دریا سے
سب گہیر لی مسلمانون کی راہ بند کردی بادشاہ یہہ حال سُنکر مقابلہ مین فرنگیون کے گیا
اور قریب ہی اونکی اوترکر شروع ماہ شعبان مین لڑائی ہونی لگی تمام شب لڑائی
رہی جب صبح ہوئی تقی الدین عمر حاکم حمات نی جو دہنی طرف بادشاہ کے لشکر پر تہا
فرنگیون پر حملہ کرکے اونکی جای سی اونکو ڈگا کر مقام چہین لیا اور فصیل تک شہر کے
مارتا ہوا چلا گیا شہر تک راہ کہل گئی اب مسلمانون کی آنی جانیکا راستہ ہو گیا پہر
بادشاہ نے واسطی مدت اور کمک شہریون کے لشکر کو شہر مین بہیجا اونہین ابو الہیجا السمین
بہی تہا صبح و شام برابر مسلمان لڑتے رہی بیسوین تاریخ ماہ شعبان تک یہی حال
رہا پہر درمیان مسلمانون اور فرنگیون کے ایک بڑی بہاری لڑائی ہوئی اس لڑائی
مین فرنگیون نے جمع ہوکر بادشاہ پر حملہ کرکے قلب لشکر مین جا گہسی مسلمانون کی پیر
ڈگا دیے اور مسلمانون کو قتل کرتے ہوئی بادشاہی خیمہ تک جا پہنچی اور بادشاہ
مع ایک جماعت ہمراہیون کے ایک جانب کو ہو گیا اسی اثنا مین فرنگیون کی مدد نہ آئی
فقط میمنہ کی لڑائی کررہے تہے کہ بادشاہ نے اون فرنگیون پر جو قلب لشکر شاہی مین
حملہ کرکے آ گہسی تہے حملہ کیا اور تمام لشکر سلطانی اونپر جہک پڑا اسکو قتل کیا اور
قریب دس ہزار فرنگی مارے گئی اور جو بچ گئے تہے اونمین سی کچہہ ظہیریہ کو بہاگ گئی کچہہ

۳۷ دمشق میں جا بجا مردوں کی لاشوں سے زمین سڑ گئی بادشاہ کو بہی قولنج کی بیماری
پیدا ہو گئی امیروں نے مشورت یہہ دی کہ نقل مکانی کیا جائے اسیواسطی چودہوں
رمضان سنہ ھ کو عکا سے بادشاہ نے خروبہ کی طرف کوچ کیا جب بادشاہ کو بیماری
سے آرام ہو گیا فرنگیوں کو پہر قدرت اور حوصلہ پیدا ہوا کہ عکا کا پہر محاصرہ کریں اسیواسطی اوس
زمین میں پہیل گئے اور بہت خوش ہوئے اسی اثنا میں ایک جہاز مسلمانوں کا دریا رسد کے
راہ ہمراہ حسام الدین لولو کی جو کہ بڑا شجاع اور جوانمرد آدمی تہا اور اسلامی قوت اور
شجاعت کی اوسی عکا میں آکر ڈیرا کیا اور اندر شہر کے گہس کر سب مسلمانوں کا دل
بڑہایا اور سبکو قوت دی اسیطرح سے ملک عادل مصر کا لشکر لیکر اپنے بہائی سلطان کی
مدد کو آپہنچا اوسکی آنے سے مسلمانوں کی دلوں میں قوت پیدا ہو گئی اور سبکو خوشی ہوئی ـ
اسی سال میں درمیان خروبہ کے فقیہ عیسی جو بادشاہ کا مصاحب رہتا تہا اور وہ لشکر
کا بہی افسر تہا فوت ہوا یہہ شخص لشکری اور شجاع تہا شیخ ابوالقاسم ہکاری کی اصحاب
میں سے تہا ـ اسی سال ابن محمد بن یوسف بن محمد بن خباز جسکا لقب موفق الدین تہا فوت ہوا
یہہ شخص شاعر مشہور اربل کا رہنیوالا تہا علم عربیہ میں امام اور سب سے زیادہ عالم تہا ـ
علم عروض میں سب سے زیادہ جانتا تہا اور شعر کے شناخت اسکو بہت تہی اچہی بری کی
تمیز خوب کرتا تہا متقدمین کے علوم اوسنے سب پڑہی تہی اور کتاب اقلیدس کو اوسی
خوب حل کیا تہا یہی شخص ابوالبرکات بن مستوفی مصنف تاریخ اربل کا استاد ہے
ـ ابن قایماز کو شہرزور میں جاکر مدت تک مقیم ہوا ـ پہر دمشق کی طرف
گیا سلطان صلاح الدین یوسف کی زبانی مدح کی ـ اسی سال میں محمد بن علی بن ابیطالب
بن عبداللہ اصفہانی معروف بنام قاضی صاحب طریقہ کا شیخ خلاف کے فوت ہوا
اسنے بیان طریقت فی الخلاف میں ایک تعلیقہ تصنیف کیا ہے یہہ کتاب بہت اچہی
لایق درس کے ہے جس شخص نے اوسکو سمجہا وہ قصور اوسکے فہم کا ہے کہ وہ اوسکی باریکیوں کو

اب شروع ہوا سنہ ۵۸۴ ہجری

اسی سال مین دخول خیام سلطانی کا خرد تنہ سی واسطی قتال فرنگیون کے عکا پر شمار کیا جاتا ہی واضح ہو کہ فرنگیون نے قریب فصیل قلعہ عکا کی تین برج بہت بڑی بنائے تہی ہر ایک برج کا طول ساٹہہ گز کا تہا اون برجون مین تختہ بندی کرکے کئی درجہ اونکی بنائے تہے اونمین ہتیار اور سامان جنگ مہیا کیا تہا اور اوپر اونکی چمڑے گائی کے مٹی اور سرکہ سے تر کی تہی تاکہ آگ اون پر عمل نہ کری اور برج جل نہ جائین مسلمانون نے پہلے ایک برج کو آگ دی وہ مع اون لوگون کی جو اوسمین تہی اور جو ہتیار و سلاح اوسمین بہرے ہوئے تہی ان سمیت جلکر خاک سیاہ ہو گیا پہر دوسرا پہونکا پہر تیسرا جلا ڈالا — یعد اتنی مصیبت اور رنج کے اب مسلمانون کی دلون کو چین پڑا اور بہت خوش ہوئے اسی اثنا رمین بادشاہ کے پاس چہار طرف سی لشکر مسلمانون کی واسطی لڑنے فرنگیون کے جمع ہو گئی اوسکا سبب یہہ تہا کہ مسلمانون کو یہہ خبر ہو گئی تہی کہ بادشاہ الیمان کا چڑہائی کرکے ہم پر آیا ہی اور واقع مین بادشاہ الیمان کا ایک لاکہہ جوان لڑنے والا اپنی ہمراہ لیکر قسطنطینہ کیطرف سی آ رہا تہا مسلمانون نی حتی المقدور اوسکا بہت اہتمام کیا لیکن ملک شام سی بالکل مایوس ہو گئی تہی — اللہ تعالی نی قحط اور وبا اوسکی آتی ہی نازل کی اکثر مردمان جنگی جو بادشاہ الیمان کے ہمراہ تہی راہ ہی مین فوت ہوئی اور جب بادشاہ الیمان بلاد ارمن کے قریب پہنچا واسطے غسل کی اوسکی ایک نہر مین اوترا پیر رپٹ کر نہر مین جا رہا وہ ڈوب کر مر دن مار ہی ہی مر گیا لشکر والون نے یہہ چالاکی کی کہ اوسکی بیٹی کو اوسکی جاگہ پر بہلا دیا — یہہ حال دیکہہ کر اوسکی

لشکر کے دو فرقے ہو گئے ایک فرقہ مدد اجازت اپنے گہر ولنکو رخصت ہوا فرقہ ثانی بہی
سہ اپس لڑکے کے ملک الیان کو مراجعت کرگیا — وہ فرنگی جو عکا پر مسلمانوں سے مقابلہ
بیٹہے آرہے تہے اونکی کمک اور مدد کو بادشاہ الیان کے طرف سے کوئی بہیجا گیا اوس
تعداد کی کہ ایک لاکہہ جوان آئے تہے یعنی یہہ شمار راوی نام یادگار ہی الغرض مسلمانوں کو
اونکی مدد سے خطر ہوا — اور بادشاہ فرنگیوں سے عکا پر معیتوں جاڑا لا جسر کے
رہتا رہا آخرکار فرنگیوں نے تنگ آکر خندقوں سے مع سوار اور پیادہ خروج کرکے
ملک عادل پر حملہ کیا اور اوسکو اوسکی جاے سے ہٹا دیا لشکر مصری فرنگیوں کو جانے دیکر
چار طرف سے آگہیرا اور بہت فرنگی مارے گئے خلق کثیر قتل ہوئی جو بچے تہے وہ پہر خندقوں
میں مراجعت کرکے چلے گئے — اسی اثنا میں بادشاہ کی درد شکم ہوا وہ اپنے خیمہ میں
جا اوترا اگر یہہ بات ہوتی بیشک آجکے روز فیصلہ ہوچکا لیکن جو ہونا تہا ہو کر رہا
اوس میں کسی کا چارہ نہیں — اسی سال میں جب جاڑا بہت شدت سے پڑا اور آمد جہاز
ملتی لگی اور فرنگیوں نے جو عکا میں محصور تہے یہہ خوف کرکے کہ کشتیاں بسبب شدت ہوا کے
ٹوٹ نہ جاویں شہر صور کی طرف روانہ کردیں عکا تک دریان سمندر کے راہ کہل گئی
وہ لشکری جو خارج کشتوں کی تہی کشتی والوں سے دو چند تہی — اسی سال میں آٹہویں
تاریخ ماہ شوال کو زین الدین یوسف بن زین الدین کوچک حاکم اربل نے وفات
پائی یہہ حاکم ہمراہ بادشاہ کے اپنے لشکر میں تہا بعد اوسکی وفات کے سلطان صلاح الدین
نے شہر اربل اوسکے بہائی مظفر الدین کوکبوری بن زین الدین علی کوچک کو عنایت
کیا ملکہ شہر ور اور رگبات اوسکی اور زیادہ مرحمت کئی اور جو مظفر الدین کے
قبضہ میں تہا یعنی حران اور رہا وہ دونو شہر لے لئے مظفر الدین نے اون شہروں میں جو
ایسکو مرحمت ہوئے تہے اپنا قبضہ کیا — اسی سال میں خلیفہ ناصر الدین اللہ نے شہر حدیثہ
عانہ پر بعد محاصرہ مدت مدید کے استیلا پایا تہا — اسی سال میں بادشاہ نے وہ شہر جو مظفر الدین

مظفر الدین کی قبضہ مین تہی یعنی حرّان اور رہا اور شمیساط اور موزر یہہ سب شہر ملک مظفر تقی الدین عمر کو بخشش دئے اور سوای انکی میا فارقین اور ملک شام مین سے ہی حماۃ اور معرہ اور سلمیۃ اور منبج ـــ اور قلعہ نجم اور جبلہ اور لاذقیہ اور بلاطنس اور بکراس یہہ شہر اوسکو زیادہ مرحمت ہوئی

اب شروع ہوا سنہ ۵۸۵ ہجری

بیان غلبہ پانی فرنگیون کا عکا پر

اسی سال تک فرنگیون نی عکا کا محاصرہ نہ چھوڑا وہ لوگ عکا کو دریا سی دریا تک گہیرے ہوئے پڑے تہی اور اپنی امن کی واسطی اونہون نی خندق تیار کی تہی کہ در کہیت اون سی الاستطاعۃ بادشاہ کو بہی اونکی پاس پہنچنی کی قدرت نرہی تہی اصل مین یہہ بات تہی کہ عکا میں مسلمان محصور تہے فرنگیون نے اوسکا محاصرہ کر رکہا تہا مگر خندقون مین فرنگی لوگ تہی اور دریا ہر اونکو بچاو تہا اور فرنگیون کا محاصرہ بادشاہ نے کر رکہا تہا تو وہ واقع مین خود محصور تہے جانب خارج کی طرف سی جب بہت دن محاصرہ کے گذر گئے اور جو لوگ کہ عکا کی اندر تہے وہ محافظت شہر سی تنگ آ گئے اور بادشاہ دشمن کے دفع کرنی سی لاچار ہو گیا اسوقت امیر سیف الدین علی بن احمد مشطوب نی نکلکر فرنگیون سی امن طلب کی اور اونکو مال دینا کیا اور وعدہ کیا کہ تمہارے قیدیون کو ہم چھوڑ دین گے مگر ہماری جان کو امان دو اونہون نے مان لیا اتنی بات کی ہوتی ہی فرنگیون کے تیری اوپر شہر عکا کی بروز جمعہ بوقت ظہر سترہوین جمادالآخر سنہ مذکور کو چڑہ گئے اور شہر پر مستولی ہو گئی سب کچہہ جو اوس شہر مین تہا اپنی قبضہ مین لاکر مسلمانون کو جو اندر شہر کے تہی سبکو قید کر دیا ـــ اور کہا کہ ہمنی ان کو اسواسطی قید کیا ہے تاکہ مال اور مقیدین اور صلیب صلبوت

ہارے حوالہ کردیں اور بادشاہ صلاح الدین کو یہہ حال لکہیں اسوقت بادشاہ سے کچھ
حاصل نہ ہوسکا وہ انہوں نے لیا اور بادشاہ نے مسلمانوں کی چہوڑ دینے کو اونسے سوال
کیا اونہوں نے نہ مانا بادشاہ نے جان لیا کہ یہہ لوگ غدر کرینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا
کہ فرنگیوں نے بہت مسلمانوں کو قتل کر ڈالا اور باقیوں کو قید میں رکہا جب فرنگیوں
نے جوں طرح پر استیلا عکا پر پا لیا اور اونکا بندوبست برابر واقعی ہو گیا تب دوسرے روز
بادشاہ وہاں سے طرف قیساریہ کی کوچ کیا مسلمان بہی اونکی ہمراہ ہی مگر اونکا
سے مانع تہے بعد ازاں قیساریہ سے طرف ارسوف کی گئے اسجاے پر درمیان اونکی
اور مسلمانوں کے ایسی لڑائی ہوئی کہ مسلمانوں کی جانب اونہوں نے چہین کر اور انکی جا
سے اونکو ہٹا دیا اور مسلمانوں سے بازار تک پہنچ کر بہت لوگوں بازاریوں کو قتل کیا
پہر فرنگی یافا پر گئے اس شہر کو مسلمانوں نے خالی کر رکہا تہا جاتے ہی مستولی ہوگئے
یہہ حال دیکہکر بادشاہ نے شہر عسقلان کو مسمار کر دینا مناسب جانکر حکم دیا کہ اس
شہر کو ڈہا ڈالو کیونکہ اوسنے یہہ تصور کیا کہ جو حال عکا پر گذرا شاید وہی عسقلان پر
بہی ہو چنانچہ وہ ایسا منہدم اور مسمار کیا گیا کہ زمین سے ملا دیا گیا جب بادشاہ عسقلان
کو خراب ویران کر چکا دوسری تاریخ ماہ رمضان کو طرف رملہ کی گیا اس شہر کے
قلعہ کو بہی ڈہا کر ویران کر دیا اور ایک گرجا گہر جو لد میں تہا وہ بہی ویران کر دیا تب
بادشاہ بیت المقدس میں گیا وہاں جا کر برابر واقعی وہاں کا بندوبست کر کے اپنے خیمہ
کی طرف جو نطرون میں تہا آٹہویں تاریخ ماہ رمضان کو مراجعت کی بعد ان ہنگاموں
اور فسادوں کے فرنگیوں کے قاصد بادشاہ کے پاس آئے اور صلح کی تجویز پر سطور یہہ
ٹہری کہ ملک عادل یعنی بہائی بادشاہ کا نکاح بادشاہ انکتار کی بہن سے ہو جاوے
اس صورت میں ملک عادل مالک بیت المقدس کا رہا اور ہوی اوسکے مالک عکا کی
رہی یا در لیول سے حاضر ہو کر فرنگیوں کے بادشاہ سے کہا کہ یہہ نہ کرنا چاہئے اگر ملک عادل

عادل نصارا سے ہو جادی تو کچھ مضایقہ نہین بادشاہ کی بہن سسی اوسکا نکاح کردنیا
چاہیئے اس سبب سسی نکاح نہ ہوا اور نہ صلح ہوئی بعد ازان فرنگیون نے یافا سسی
طرف رملہ کی تیسری تاریخ ماہ شوال کو کوچ کیا اور ہر روز مسلمانون سسی
لڑائیان ہوتی رہین اسی سبب بہت شدت اور رنج اوٹھایا جب بادشاہ نے
یہہ حال دیکھا کہ لشکر بہت تنگ آگیا سنہ مین یاقت کی مسکو دیکر بیت المقدس
کی طرف کوچ کیا ساتوین تاریخ ماہ ذی قعدہ کو کوچ کرکے داخل شہر مذکور ہوا
وہان آکر آرام کیا اور حکم دیا کہ بیت المقدس کی تعمیر کرو اور اسکو بہت محکم اور بر
استوار بناؤ چنانچہ یہہ حکم سارے لشکریون کو دیا گیا کہ پتہر ڈہوؤ اور خود بادشاہ
بہی اپنے گہوڑے پر بذات خود پتہر لاد کر بیت المقدس مین لاکر ڈالے یہہ بات
اسلئے کی تہی تا کہ لشکری اوسکا اتباع کرکے پتہر ڈہوئین اور پروانہ ملتے اور کودام
عاملون کے پاس ایک روز مین اتنا جمع ہونے لگا کہ کئی روز کو کافی ہوجاتا

بیان وفات بانی ملک مظفر تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب کا

واضح ہو کہ ملک مظفر مذکور اون شہرونکی طرف جو کہ کبوری سسی بادشاہ نے ہین کرا دسکو
مرحمت کئی تہی گیا تہا یہہ شہر پرے فرات کی واقع ہین مہ حران وغیرہ ہین ملک
مظفر جب وہان گیا اوسکے دلمین یہہ خیال آیا کہ جو بلاد گرد و نواح مین ان شہرون کے
واقع ہین اونکو بہی فتح کرنا چاہئی چنانچہ سویدا اور حالی فتح کرکی بکتمر حاکم
خلاط سسی لڑکر اوسکو شکست دی وہ خلاط مین جا چہپا اوسکا جاکر محاصرہ کیا اور شہر
اوسکے اپنی قبضہ مین لاکر ملازگرد پر ڈیرا کیا یہہ بکتمر کے قبضہ مین تہے اوسکا محاصرہ کیا
ہمراہ ملک مظفر کے اوسکا بیٹا ملک منصور بن ملک مظفر بہی تہا اسی اثنا رمین ملک مظفر

کو نہایت بیماری سخت ہوئی اور دن بدن بڑھتی چلی گئی یہانتک کہ مر در جمعہ گیارہویں
ماہ رمضان سنہ ہجری ۵۸۷ھ میں وفات پائی ملک منصور نے اپنی باپ کے مرنے کا
بہت چھپا کر بلاد گردسی کو بیچ کرکے حمات میں بھیجکر باہر حمات کے اوسکو دفن کیا اور
اوسکی تربت پر ایک مدرسہ بنا دیا یہہ مدرسہ اسی نام سے مشہور ہے ملک مظفر
خوب شکل رکن اعظم ارکان خاندان ایوب سی تہا وہ بہت فاضل اور ادیب تہا
اوسکے شعر بہت اچھے ہیں حسن اتفاق جمعہ کو ملک مظفر فوت ہوا اوسی رات کو
حسام الدین محمد بن عمر بن لاجین بہی فوت ہوا اس شخص کی والدہ ست الشام
ایوب بہن بادشاہ کی تہی اوس روز ایک ہی تاریخ میں دو مصیبتیں بادشاہ پر
پڑیں ایک یہہ کہ بہانجا فوت ہوا دوسرا بہتیجا بعد مرنے ملک مظفر کی اوسکے بیٹے
ملک منصور نے سلطان صلاح الدین کے پاس ایلچی بہیجکر چند شرطیں بادشاہ سی چاہیں
اور ان شرطوں سی بادشاہ نے دریافت کیا کہ وہ پہر گیا اور طامع ہو گیا و بیتاب کر اوسکا
سب کام بنا ہوا بارہ ہے لیکن ملک منصور نے اپنی چچا ملک عادل کو کہا کہ بادشاہ
کی خاطر میری طرف مائل کرکے خوش کر دو چنانچہ ملک عادل اپنی بہائی بادشاہ
سے عرض معروض کرتا رہا اور ملک منصور کے واسطی اوسنے بہت شفاعت
چاہی یہانتک کہ بادشاہ نے اجابت کی اور ملک منصور ہی کو حمات اور سلمیہ
اور معرہ اور منبج اور قلعہ نجم بر بحال رکہا لیکن بلاد مشرقیہ اور جو کچہ اوسکی متعلقات
سی تہا یہہ سب اپنی بہائی ملک عادل کو بایں شرط سپرد کیا کہ ملک عادل اپنے
جاگیرات سی شام میں اتر جاوے سوا کرک جستان اور شوبک اور صلت اور
بلقاء اور نصف مصر کی اتر جاوے اور ہر سال میں ایک ہزار غرارہ صلت اور بلقاء
سی طرف بیت المقدس کی روانہ کیا کرے جب یہہ بات ٹہر گئی اوسوقت
ملک عادل بلاد مشرقیہ کی طرف واسطی بندوبست وہاں کے امور کے گیا اور آخر جمادی الاول

جمادالاخر سال آئندہ یعنی ۵۸۸ھ ہجری مین بادشاہ کی خدمت مین مراجعت کرکے آیا جب ملک عادل بادشاہ کے پاس آیا اوسوقت ملک منصور حاکم حمات کا بہی اوسکی ہمراہ تہا جب بادشاہ نے ملک منصور ابن تقی الدین کو دیکہا فوراً کہڑے ہوکر معانقہ کیا اور رو پڑا اور بہت اکرام اوسکا کرکے پیش خیمہ مین اوسکو اوتارا — اسی سال مین درمیان ماہ شعبان کے قزل ارسلان جسکا نام عثمان بن ذکر ہے مقتول ہوا یہہ وہ شخص ہے جو آذربیجان اور ہمدان اور اصفہان اور رے کا بعد اپنے بہائی محمد پہلوان کے مالک ہوا تہا — اوسپر سلطان طغرل سلجوقی قوی ہوگیا تہا اور اسنے لشکر بغداد کو جیساکہ اوپر گذرا شکست دی تہی بعد ازان قزل ارسلان نی غالب آکر سلطان طغرل بن ارسلان بن طغرل کو کسی شہر مین قید کیا تہا بعد ازان قزل ارسلان نے اصفہان مین جاکر شافعی مذہبون پر تعصب کرکے بسکو سولی دیکر قتل کیا پہر ہمدان مین آکر اپنے نام کی سلطنت کا خطبہ پڑہا رات کو خوابگاہ مین جب سونے گیا اوسوقت کوئی اوسکے مصاحبون سے نہ تہا اکیلا سوتا تہا کسی نے گہس کر کام تمام کردیا قاتل کی بہت تلاش ہوئی مگر اوسکا کسی نے پتا نہ پایا — اسی سال مین معز الدین قیصر شاہ بن قلیج ارسلان حاکم بلاد روم کا پاس سلطان صلاح الدین کے آیا تہا اوسکے آنے کا باعث یہہ ہوا تہا کہ اوسکی باپ نی اپنی مملکت اپنی اولاد پر منقسم کردی تہی اس بیٹے کو ملطیہ دی تہی اور بہائیون نے اوسکی والد پر تغلب کرکی یہہ سوچا کہ اوسسی ملطیہ لیوے اسلئی ڈر کر بادشاہ کے پاس ملتجی ہوکر آیا بادشاہ نے اوسکا بہت اکرام کیا اور اپنی بہتیجی یعنی ملک عادل کے بیٹے سے نکاح بہی کردیا ماہ ذیقعدہ مین معز الدین نے ملطیہ کو مراجعت کی تہی — اوسکے بہائیون کا منصوبہ چل نہ سکا طمع اونکی جاتی رہی — ابن اثیر کہتا ہی کہ جب بادشاہ اوسکی رخصت کرنے کیواسطی سوار ہوا معز الدین بسبب ادب کے پیادہ ہوگیا بادشاہ بہی

۳۷ پیدل ہو گیا بر وقت سوار ہونے کے معز الدین نے بادشاہ کو اپنی کندھے پر اٹھا کر
سوار کروایا۔ اوسوقت علاء الدین بن عز الدین مسعود حاکم موصل بھی ہمراہ
بادشاہ کے تھا وہ مرار لباس بادشاہ کے کپڑے پہن رہا تھا بعضی حاضرین مجلس نے
اپنی دل میں اوسوقت یہہ کہا کہ اے بیٹی اوسکے کیا حال کس موت تو مرے گا
کیونکہ ملک سلجوقی کو تو سوار کرتا ہے اور ابن اتابک زنگی کی بیل کپڑی پہنتا ہے۔
اسی سال میں ابو الفتح یحیی بن حبش بن امیرک جسکا لقب شہاب الدین سہروردی
ہے جو کہ حکیم فیلسوف تھا قلعہ حلب میں حالت قید میں فوت ہوا۔ ملک ظاہر بادشاہ نے
نے بسبب حکم اپنی والد سلطان صلاح الدین کی اوسکا گلا گھونٹ کر مروا ڈالا تھا اس
شخص نے اصولیین اور علم حکمت شہر مراغہ میں مجد الدین جیلی شیخ الاسلام فخر الدین
سے پڑھا تھا بعد ازاں سہروردی مذکور نے طرف حلب کی سفر کیا اوسکو علم بہت
تھا اور عقل کم بھی حلب میں جاکر یہہ مشہور ہوا کہ اس شخص کا عقیدہ خراب ہو گیا
ہے وہ مذہب فلاسفہ کا بہت معتقد ہو گیا تھا اسلیئے فقہا نے اوسکی قتل کا فتوی دیا
۔ زین الدین اور مجد الدین جو جیل کے دو بیٹے تھے یہہ بہت چاہتی ہیں کہ وہ مقتول ہو
۔ شیخ سیف الدین لدی سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ سہروردی کے پاس دربار
حلب کی میں گیا تھا اوسنے مجھی کہا کہ میں بادشاہ ہو جاتا ہوں میں نے کہا کہ یہہ بات
کسطرح آپکو معلوم ہوئی اوسنے کہا کہ میں نے اپنی خواب میں یہہ دیکھا ہی کہ گویا میں نے
دریا کا میں پی رہا ہوں اسکی تعبیر یہی ہے کہ میں بادشاہ ہوں گا میں نے کہا کہ شاید تمہارے
علم اور فضل کی شہرت ہو بہت تعبیر اسکی ہو اوسنے ہرگز نہ مانا جو تعبیر کہ اوسکے دل میں جم
گئی تھی وہ ہی کہا کیا شیخ مذکور کہتا ہے کہ میں نے اوسمیں علم زیادہ پایا مگر عقل کم جب وہ
مقتول ہوا اوسوقت عمر اوسکی چھتیس برس کی تھی اوسکی تصنیفات سے چند کتابیں
علم حکمت میں ہیں از انجملہ تلویحات اور تنقیحات۔ اور مشارع اور مطارحات

ہے اور کا سب ہیاکل اور حکمت الاشراق ہیہ اوسکی تصنیف سے ہین لوگ اوسکو مشہور کرتے تہے کہ وہ کیمیا بانی بہی جانتا ہے اوسکی نظم بہت اچہی قول مترجم اپنے تذکرہ شعراء عرب مین لکہی ہین ۔

اب شروع ہوا سنہ ۵۸۶ ہجری

اس سال مین فرنگیون نے عسقلان پر جاکر پہر اوسکی تعمیر درمیان ماہ محرم کے شروع کی بادشاہ بیت المقدس مین تہا ۔ اور اسی سال مین مرکیس حاکم صور کا مقتول ہوا اوسکو کسی باطنی نے قتل کیا تہا یا دریون کے لباس مین وہ اوسکے پاس گیا تہا

بیان ہوجانی صلح کا ہمراہ فرنگیون کے اور عود کرنا بادشاہ کا طرف دمشق کی

واضح ہو کہ اس صلح کا یہہ سبب تہا کہ بادشاہ انگتار کا بیمار ہوگیا تہا اور لڑائی کرتے ہوئے مدت دراز گذر گئی تہی ۔ ملک عادل نے اوسکو لکہا کہ تو بادشاہ سے صلح کرلی مگر بادشاہ نے نہ مانا بعد ازان بسبب بہت دن گذر جانی کے حالت لڑائی اور جنگ مین اور تنگ آجانے لشکریون کی اور بسبب کم ہوجانی رسد کی امراء لشکر نے منظور کیا اوس وقت بادشاہ نے بہی منظور کرلی اور یہہ بات ٹہر گئی کہ بروز شنبہ اٹہارویں ماہ شعبان کو صلح ہوگئی اور بروز چہارشنبہ بائیسوین ماہ شعبان کو قسمات کی باہم قسم ہوگئی لیکن ملک انگتار نے قسم نہ کہائی قول دیا اور عذر قسمات کا یہہ بیان کیا کہ بادشاہ قسم نہین کہایا کرتے بادشاہ صلاح الدین نے اسی بات پر قناعت کی ۔ اور کندہری نے جو بہتیجا بادشاہ انکتار کا تہا اور اوسکی خلیفہ نے جو ساحل مین تہا قسم کہائی اسیطرح پر تمام سرداران فرنگیون کے نے جو بڑے بڑے تہی قسم کہائی

۳۸ اور اس ہجری سے اور بالیان یہہ دونوں بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کے ہمراہ
بڑی بڑی آدمیوں کی ایک جماعت بہی تہی اونہوں نے آکر بادشاہ کے ہاتہہ پر یہہ
صلح کا نامہ اتہے اور ملک عادل بہائی سلطان سی اور ملک افضل سے اور ملک ظاہر بیٹے
حرد و بیٹی بادشاہ کے تہی اور ملک منصور حاکم حمات سی یعنی محمد بن تقی الدین عمر اور
ملک مجاہد شیرکوہ بن محمد بن شیرکوہ حاکم حمص اور امجد بہرامشاہ بن فرخشاہ حاکم بعلبک
سی اور امیر بدرالدین ایلدرم یاروقی حاکم تل باشر سی سے اور امیر سابق الدین
عثمان بن دایہ حاکم شیرز سے اور امیر سیف الدین علی بن احمد مشطوب وغیرہ سے
جو بڑے بڑے سردار تہی اونہوں نے قسمیں لیں اور صلح عام ٹہر گئی یعنی دریا اور جنگل میں
دونوں میں کبہی لڑائی نہ ہوگی یہہ صلح تین برس اور تین مہینے تک جسکا اول ایلول موافق
اکیسوین شعبان تک ٹہر گئی ہے اور فیصلہ اسطور پر ہوگیا کہ فرنگیوں کے حصہ میں یافا
اور مضافات اوسکے اور قیساریہ مع مضافات سے اور ارسوف مع مضافات
سے اور حیفا مع مضافات اور عکا مع مضافات رہے اور عسقلان ویران پڑا رہے
اور بادشاہ نے یہہ شرط کی کہ بلاد اسماعیلیہ صلح میں داخل رہیں سے فرنگیوں نے حاکم
انطاکیہ اور طرابلس کو اپنی عقد صلح میں داخل کیا سے اور دو شہر یعنی لُدّ اور رملہ
مالمناصفہ رہے یعنی آدہی فرنگیوں کے عمل میں آدہی مسلمانوں کے اسطور پر صلح ہوگئے
بعد ازاں بادشاہ نے طرف بیت المقدس کے چوتہی تاریخ ماہ رمضان کو کوچ کیا وہاں
جاکر اوسکی حالات کی درستی کرنی حکم دیا کہ اسکی فصیل مضبوط بنائی جاۓ سے اور وہ
مدرسہ جو بیت المقدس میں بنایا تہا اوسکے وقف میں اور بڑہا دیا یہہ مدرسہ قبل اسلام
کے معروف بنام صندحنہ تہا کہتی ہیں کہ اسمیں مسماۃ حنہ مان مریم علیہا السلام کی قبر تہی
اسواسطی اسکو صندحنہ کہتے ہیں جب مسلمانوں کا وہاں عمل ہوا مدرسہ ہوگیا جب
فرنگیوں کا اوسمیں عمل دخل درمیان سنہ ۴۹۲ ہجری کے ہوا اونہوں نے ہی اوسکا گرجا بنا رکہا

اوسی طور پر بنایا جیسا کہ قبل عمل مسلمانون کے تہا ـ جب سلطان صلاح الدین نے
بیت المقدس فرنگیون سے لیکر اپنا عمل کیا پہر اوسکا مدرسہ بنا دیا اور اوسکو مال وقف بنا کر
قاضی بہاء الدین بن شداد کے سپرد کیا ـ جب یہہ صلح ٹہر گئی اوسوقت بادشاہ نے
الکسو سنگر اہش عسقلان کی ویران کرنے کی واسطے بہیجی اور حکم دیا کہ جو فرنگی اوسجا سے
پاؤ باہر نکال دو اور شہر کو ڈہا کر مسمار کر دو ـ اور قصد کیا حج کرنا چاہئی چنانچہ
بیت المقدس سی احرام باندہا اور اپنی بہائی سیف الاسلام حاکم یمن کو اس امر کے
خبر لکھہ کر کر دی ـ مگر سب امرائی اس صلح کے ہونے سے برا مانا اور کہا کہ ہمکو فرنگون
کی صلح پر اعتماد نہین کیونکہ یہہ لوگ فریب کرین گی اسلئے بادشاہ نے حج کا جو ارادہ
کیا تہا وہ موقوف رکہا ـ بعد ازان بادشاہ بیت المقدس سی پانچوین تاریخ
ماہ شوال کو طرف نابلس کی کوچ کیا پہر بیسان مین گیا پہر کوکب کی طرف گیا اوسکے
قلعہ مین رات گذار کر ـ طبریہ کی طرف کوچ کیا وہان امیر بہاء الدین قراقوش
اسدی بادشاہ سی ملا وہ فرنگیون کے قید مین درمیان عکا کے بروقت گرفتار کرنے
مسلمانون کی ہو گیا تہا اب چہٹ کر آیا تہا پہر قراقوش ہمراہ بادشاہ کے دمشق
تک گیا پہر وہان سی سفر کو بعد ازان سلطان طرف بیروت کی گیا بمیند حاکم انطاکیہ کا
خدمت مین بادشاہ کی بروز ہفتہ اکیسوین ماہ شوال کو حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکی
بہت عزت کی اور صبح کو رخصت کیا پہر دمشق مین بادشاہ گیا بروز چہارشنبہ پانچوین
ماہ شوال کو دمشق مین پہنچا تہا لوگون کو بادشاہ کے آنی سی بہت خوشی ہوئی کیونکہ
چار برس سی بادشاہ دمشق سی نکلا ہوا تہا وہان آکر بادشاہ نے عدل اور احسان
کیا اور لشکریون کو سندین اور انعام مرحمت کئے ـ ملک ظاہر بیٹی بادشاہ
کے نی بادشاہ کو یہان رخصت آخری کی کیونکہ پہر ملاقات نہین ہوئی ملک ظاہر حلب کو
چلا گیا لیکن ملک افضل بیٹا بادشاہ کا اور قاضی فاضل بادشاہ کی خدمت مین رہے

۴۶ — اور ملک عادل نے بادشاہ سے اجازت انکے واسطے انتظام اور دیکھنی حالات گرجستان
کے کوچ کیا بعد اس کے ملک عادل طرف دمشق کی واسطے لینے اور قبضہ کرنے بلاد مشرقیہ کی
موصلہ تقی الدین سے کہ اوسکو مرحمت ہوئے تہے آیا اکیسویں ماہ ذیقعدہ کو ملک عادل داخل
دمشق ہوا بادشاہ اوسکی ملاقات کی واسطے باہر شہر سے آیا — اور جمعرات کی روز
ستائیسویں ماہ شوال کو امیر سیف الدین علی بن احمد مشطوب نابلس میں جو اوسکی جاگیر
تہی فوت ہوا بعد اسکی وفات کی بادشاہ نے ثلث نابلس کا واسطے خرچ اور مرمت
بیت المقدس کی وقف کردیا اور باقی دو ثلث عماد الدین احمد بن سیف الدین علی بن مشطوب
اور دو امیروں کو جو اوسکے ہمراہ تہے دیا

بیان وفات سلطان عزالدین قلیج ارسلان حاکم بلاد روم کا اور خبریں اونکی جو اوسکی بعد منقول ہوئی

اسی سال یعنی درمیان ۵۸۵ہجری کے نصف ماہ شعبان میں سلطان عزالدین قلیج ارسلان
بن مسعود بن قلیج ارسلان بن سلیمان بن قطلومش بن ارسلان بیغو بن سلجوق فوت ہوا وہ
درمیان ۵۵۱ہجری کے بادشاہ ہوا تہا وہ صاحب سیاست اور ہیبت عظیم اور عدل
وافر کا صاحب تہا بہت بڑا بیاں ڑاہے اوسکے دس بیٹے تہے ہر ایک کو ایک حصہ
بلاد روم کا اوسنے دیا تہا سب سی بڑا قطب الدین ملک شاہ بن قلیج ارسلان مذکور تہا
اسکو بادشاہ نے سیواس دیا تہا مگر اوسکے نفس نے اوسپر قناعت نہ کی یہہ خیال آیا کہ باپکو
اور بہائیوں کو سبکو گرفتار کرکے تن تنہا سلطنت کروں — حاکم ارزنکان نے بہی یہی
صلاح اوسکو بتلا کر مدد دی — اسی قطب الدین ملکشاہ نے کوچ کرکے اپنے باپ
قلیج ارسلان پر چڑہائی کی شہر قونیہ میں جاکر باپ کو پکڑ لیا اور گرفتار کرکے یہہ کہا کہ میں

کہ مین آپکی سامنی آپکی حکم نافذ کیا کرونگا ولی عہد مین رہا اس امر کے دو چار گواہ کر لے
کہ باپ نی مجکو ولی عہد کر دیا ہی ــــ بعد ازان ملک شاہ مذکور نے اپنی بہائی نورالدین
سلطان شاہ حاکم قیساریہ پر چڑہائی کی اور باپ اوسکا اوسکی قید ہی مین تہا جب
آمنا سامنا ہوا لشکر قیساریہ کا مقابلہ کو واسطی لڑنے کی آیا ملک ملک شاہ یہہ ظاہر
کرتا تہا کہ مین جو کچہہ کرتا ہون باپ ہی کے حکم سی کرتا ہون ــــ جب قلیج ارسلان عزالدین
یعنی اوسکے باپ نی دیکہا کہ دونو جانب کا لشکر لڑ رہا ہے فرصت غنیمت جانکر قید مین
سی نکل بہاگا اور اپنی بیٹے سلطان شاہ حاکم قیساریہ کے پاس چلا گیا اوسنے باپ
کی بہت عزت اور حرمت کی ــــ اوسوقت قطب الدین ملک شاہ نے قونیہ پر مراجعت
کرکے اپنے نام کا خطبہ پڑہا ــــ اور باپ اوسکا قلیج ارسلان اپنے بیٹون کے تشدد سے
مین خراب حال پہرا کیا کیونکہ جب ایک بیٹی کو تنگ پایا دوسرے کی پاس چلا گیا
اوسکا خیال یہہ پایا   ے کی پاس اسیطرح پہرا کیا یہانتک کہ غیاث الدین
کیخسرو بن قلیج ارسلان حاکم پرغلو کے پاس گیا اوسنے اپنی باپ کی حمایت کرکی تقویت
اوسکو دیکر لا لشکر جمع کر دیا اور ہمراہ اوسکے قونیہ پر جاکر اوسکی بیٹی ملک شاہ
سی چہین لی پہر کر باپ کو دلوائی ــــ پہر اقصرا کی طرف کوچ کیا اتفاق سی اسی
تاریخ مین عزالدین بیمار پڑکر فوت ہوا اوسکے جنازہ کو قونیہ مین کیخسرو نے لاکر
دفن کرکے اپنی قبضہ مین قونیہ کر لی تہوڑے دن کے بعد ملک شاہ ابن قلیج ارسلان
بہی اپنے باپ کی بعد مر گیا کیخسرو نی سب مملکت قونیہ مین اپنا عمل کر لیا اور یہہ مشہور
کر دیا کہ مین اپنے باپ کا ولی عہد تہا بعد ازان رکن الدین سلیمان بہائی غیاث الدین
کیخسرو نے اپنی بہائی کیخسرو پر غالب آکر قونیہ اوس سی لی لی ــــ اسلئی کیخسرو
پناہ اور مدد لینے کی واسطی ملک ظاہر حاکم حلب کی پاس گیا بعد ازان رکن الدین
سلیمان درمیان ۶۰۰ھ ہجری کی فوت ہوا اوسکے بعد بیٹا اوسکا قلیج ارسلان

 سلیمان مالک ہوا پھر غیاث الدین کیخسرو بن قلیج ارسلان نے طرف بلاد روم کے
مراجعت کی اور قلیج ارسلان بن سلیمان کے سلطنت پھر کر ایا بعد دست تمام بلاد روم میں
کرلیا اوسکی سلطنت بلاد روم میں مقرر ہو گئی اسیطور پر وہ حکومت کرتا رہا یہانتک
کہ معزول ہوا اور اوسکے بعد بیٹا اوسکا عزالدین کیکاؤس بن کیخسرو بادشاہ ہوا پھر
کیکاؤس فوت ہوا اوسکے بعد بھائی اوسکا سلطان علاء الدین کیقاد بن کیخسرو بادشاہ ہوا
اور کیقاد سنہ ۶۳۴ میں فوت ہوا اوسکے بعد بیٹا اوسکا غیاث الدین کیخسرو بن کیقاد بن
کیخسرو بادشاہ ہوا اوسکو تاتاریوں نے درمیان سنہ ۶۴۱ ہجری کے شکست دی اسوقت
سے سلاطین سلجوقیہ کے سلطنت بلاد روم میں ڈگ گئی بعد ازاں غیاث الدین کیخسرو
بن کیقاد بن کیخسرو بن قلیج ارسلان بن مسعود بن قلیج ارسلان بن سلیمان بن قطلومش بن
ارسلان بن سلجوق فوت ہوا اوسکے مرنے سے سلطنت بلاد روم کے اس خاندان سے
بالکل خالی رہی کیونکہ وہ شخص جو اوسکے بعد بادشاہ ہوا صرف برائے نام بادشاہ تھا
اوسکو سلطنت میں دخل نہیں ہوا کیخسرو نے اپنے پیچھے دو لڑکے ایک رکن الدین سے اور ایک
عزالدین چھوڑے تھے مدت تک وہ دونوں بالاشتراک سلطنت کرتے رہے پھر رکن الدین
اکیلا بادشاہ ہو گیا اور بھائی اوسکا عزالدین قسطنطنیہ کی طرف بھاگ گیا اور رکن الدین پر
معین الدین پروانہ غالب تھا اور شہر و نیس عمل حقیقت میں تاتاریوں کا تھا بعد ازاں
پروانہ نے رکن الدین کو قتل کرکے اوسکے دو بیٹوں کو تخت پر بٹھلا کر اونکے نام کا
خطبہ پڑھوایا اور حکم اپنا بدستور رکھا اون کا نائب بنا رہا اور وہ تاتاریوں کا نائب
تھا جیسا کہ ہم آگے ذکر کرتے ہیں انشاء اللہ تعالے — اسی سال میں سلطان
شہاب الدین غوری نے ہندوستان میں جہاد کرکے بہت مال دولت لوٹ کر
مال غنیمت لایا — اسی سال میں سلطان طغرل بن ارسلان بن طغرل بعد مقتول ہونے
قزل ارسلان بن ذکر کے قید سے چھوٹ گیا کیونکہ قزل مذکور نے اوسکو جیسا کہ بیان ہوا

بیان ہوا قید کر رکہا تہا بہرحال درمیان ۵۵۷ھ ہجری کے ہم بیان کر چکین ہین — اسی
سال مین راشد الدین سنان بن سلیمان بن محمد جسکی کنیت ابوالحشر تہی جسنی اسماعیلون کو
قلاع شام مین بلایا تہا فوت ہوا اصل اوسکی بصرہ کی ہے

اب شروع ہوا ۵۸۷ھ ہجری

بیان وفات بانی ملک ناصر صلاح الدین ابوالمظفر یوسف بن ایوب بن شادی کا اور کچہہ اوسکی خبرین

یہہ سال شروع ہو گیا اور بادشاہ بہت امن و چین سے دمشق مین تہا ایکروز واسطے
شکار کرنے کے جانب شرق دمشق کے گیا پندرہ روز تک غایب رہا ہمراہ اوسکے
بہائی اوسکا ملک عادل بہی تہا بعد ازان دمشق مین آیا ملک عادل بادشاہ سے
رخصت ہو کر کرجستان کی طرف چلا گیا پہر بادشاہ سے ملاقات نہین ہوئی گویا
یہہ رخصت آخری تہی کیونکہ کرجستان ہی مین اوسنے بادشاہ کے مرنے کی خبر پائی
تہی — جب ملک عادل ادہر رخصت ہوا بادشاہ دمشق مین رہا بروز جمعہ پندرہوین
ماہ صفر کو سوار ہو کر حاجیون سے ملاقات کی یعنی جو لوگ حج کرکے اوس سال مین
آئے تہے اونسے ملاقی ہوا بادشاہ کی یہہ عادت تہی کہ جب سوار ہوا کرتا تہا
کزاغند پہنا کرتا تہا اوس روز بہول گیا ایسا اشتیاق حاجیون کی ملاقات کا
غالب ہوا بسبب ملاقات حاجیون کے اور بادشاہ کے سوار ہونے کی بہت خلقت
جمع ہو گئی تہی جب حاجیون سے ملاقات ہوئی بادشاہ بہت رویا اور آبدیدہ ہوا کیونکہ

۳ اوس سال حج فوت ہو گیا اگر چلا جاتا تو حج کر آتا — ہمراہ قافلہ حاجیوں کے بھیجا بادشاہ کا

سیف الاسلام حاکم یمن کا بھی بادشاہ سے ملا بعد ازاں بادشاہ نے درمیان بساتین کے

طرف مشرق کی کوچ کیا پھر طرف قلعہ کی داخل ہوا یہ اخیر سواری بادشاہ کی تھی کیونکہ

روز ہفتہ سترہویں (۱۷) ماہ صفر کو بادشاہ بیمار ہوا آدھی رات تک حمی صفراوی کا زور

شور رہا اور مرض ترقی ہی پر رہا چوتھے روز اطبا نے فصد لی اوس سے اور بھی مرض زیادہ

بڑھ گیا نویں روز رعشہ پیدا ہو گیا اور بیہوشی غالب ہو گئی اور پانی پینا بند ہو گیا شہر میں

خبر پھیل گئی بہت غم اور رونا پیٹنا بادشاہ پر ہوا دسویں روز دو حقنہ کئے حقنہ

سے کسی قدر راحت ہوئی آب جو تھوڑا سا بادشاہ نے پیا بعد ازاں بادشاہ کو پسینا

ایسا آیا کہ بچھونا تر ہو کر بچی اوس کے پسینا نکل گیا بارہویں (۱۲) روز مرض بہت بڑھ گیا بھی

ستائیسویں (۲۷) تاریخ ماہ صفر کی تھی بادشاہ کے پاس شیخ ابو جعفر امام کلاسہ کا حاضر تھا

اس واسطے کہ رات کو مرنے وقت بادشاہ کو کلمہ شہادت یاد دلوائے ستائیسویں (۲۷)

تاریخ ماہ صفر کی رات کو صبح ہوتے ہوئے بعد نماز فجر در سال ۵۸۹ھ ہجری کی بادشاہ نے

وفات پائی — قاضی فاضل بعد نماز صبح کی بہت جلد بادشاہ کی پاس پہنچا اس

شخص نے حالت جانکندنی میں پایا اور قاضی بہاء الدین بن شداد بعد مرنے کے پہنچا

— فقیہ دولعی خطیب دمشق نے بادشاہ کو غسل دیا بعد نماز ظہر جنازہ بادشاہ کا

ایک تابوت میں لپٹا ہوا کپڑا دلاسی تھا مع اون کپڑوں کے جو واسطے تدفین تکفین کے

درکار تھے نکالا گیا بعد نماز جنازہ کی درمیان قلعہ دمشق کے اوسی گھر میں جس میں

بادشاہ بیمار ہو کر پڑا تھا مدفون ہوا وقت نماز عصر کی قبر میں اتارا گیا — ملک

افضل نے قبل وفات پانے بادشاہ کے جس حالت میں کہ بادشاہ بہت بیمار تھا لوگوں

سے قسم لی تھی بعد تعزیت داری اوسی قلعہ میں بیٹھ کر کے ملک افضل علی نے اپنے

والد کے مرنے کی خط لکھا اس طور پر کہ ایک خط طرف اپنے بھائی عزیز عثمان کی مصر میں اور ایک

ایک اپنی بہائی ظاہر غازی کے نام حلب مین بہیجکر اطلاع وفات کی کی تہی ملک عادل
ابو بکر جو چچا اوسکا تہا وہ گرجستان کا مالک ہو گیا ـــ بعد ازان ملک افضل نے
اپنی والد کے واسطی ایک روضہ قریب جامع مسجد کی ایک نیک بخت آدمی کے
گہر مین بنوا کر بروز عاشورہ سنہ ۵۹۲ ہجری مین تابوت نکال کر وہان لیجا کر دفن کیا
اور آگے آگے جنازہ کی ملک افضل چلا اور قلعہ سی وہ جنازہ اسنے روضہ مین
دروازہ بریدسی لا کر ساہمنی نسر کی رکہا قاضی محی الدین بن قاضی رکن الدین نے
نماز جنازہ کی پڑہوائی پہر دفن کیا گیا ملک افضل نے جامع مسجد مین تین روز بیٹہ کر
ماتم داری کی اور مسماۃ ست الشام بیٹی ایوب بہن بادشاہ کی نے اوس روز بہت
مال للہ خرچ کیا سلطان صلاح الدین کی پیدایش تکریت مین درمیان سنہ ۵۳۲ ہجری
کے ہوئی تہی عمر اوسکی قریب ستاون ۵۷ برس کے تہے ـــ چوبیس ۲۴ برس تک دیار مصر پر
اوسنی حکومت کی اور شام پر قریب انیس ۱۹ برس کے حکومت کرتا رہا ـــ بعد اوسکے
مرنے کی اوسکی اولاد مین سترہ ۱۷ بچی مرد تہے اور بیٹی ایک تہی مگر سب سی بڑا ملک افضل
نور الدین علی بن یوسف تہا یہہ مصر مین درمیان سنہ ۵۶۵ ہجری کی پیدا ہوا تہا
ـــ اور سمی عزیز اوس سی دو برس چہوٹا تہا ـــ اور سمی ظاہر حاکم حلب کا اون
دونون سی چہوٹا تہا اوس لڑکے سی ملک کامل یعنی اوسکی چچا کے بیٹے نے نکاح کیا
یہہ شخص حاکم مصر کا تہا سلطان صلاح الدین کے خزانہ مین بجز سینتالیس درہم کے
بعد وفات اوسکے اور کچہہ نہین نکلا یہہ محصول دیار مصریہ اور دیار شام اور بلاد شرق
اور یمن کا تہا اسسی معلوم ہوا کہ بادشاہ بہت سخاوت اور اکرام کرتا تہا اور کوئی
گہر یا حویلی یا زمین آمدنی کی نہین چہوڑی تہی ـــ عماد کاتب بیان کرتا ہی کہ جن ایام مین
بادشاہ عکا پر پڑا ہوا تہا مجکو یقین کامل ہے کہ بارہ ہزار گہوڑے عربی اپنی اصطبل
خاص سی لوگون کو دی ڈالی تہے اور جس کسی کا گہوڑا لڑائی مین مارا گیا تہا اوسکی

عوض قیمت اوس گھوڑی کی دیتا تھا یہہ قیمتیں بہی بہت کثرت سی دیں تہیں اور کوئی گھوڑا
بادشاہ کے پاس سواری خاص کا نہ تہا جو گھوڑا تہا یا یہہ کہا گیا یا وعدہ کیا تہا کہ میں
تجکو یہہ دونگا اس سی خالی کوئی نہ تہا اور بادشاہ مذکور نے کبہی وقت تنگ کر کی
نماز نہیں پڑہی اور جو نماز پڑہی جماعت کی ساتہہ پڑہی ہے اور جب کبہی کسی بات کا
قصد کرتا تہا خدا پر توکل کر لیا کرتا تہا اور کبہی کسی دن کو کسی دن پر فضیلت نہ دیا کرتا تہا
اور حدیث سونی بہت شوق کرتا تہا ہے اور علم دین میں بادشاہ نے کتاب مختصر تصنیف
سلیم الداری کی پڑہی تہی بہت نیک خلق صابر آدمی تہا اپنی مصاحبوں کے گناہوں پر
بہت تغافل کرتا تہا ایک کلمہ برا اگر کسی سی سنتا چپ ہو رہتا تہا متغیر نہ ہوتا تا کہ اوسکو
معلوم نہ ہو کہ بادشاہ خفا ہوا ہے ایکروز کا ذکر ہی کہ بادشاہ بیٹہا ہوا تہا کسی غلام نی
دوسرے پر موزہ اٹہا کر پہینکا وہ اوسکے نہ لگا بادشاہ کی پاس آ پڑا بادشاہ نے
دوسری طرف اپنا خیال کر لیا اور موجہ دوسری جانب کو ہو گیا تا کہ اوسکو معلوم ہو
ہے اور بادشاہ کی مجلس میں کبہی بیہودہ باتیں گفتگو نہیں ہوئی جو کوئی کچہہ ذکر
کرتا وہ بہتر ہوتا اور زبان ہی بادشاہ کی پاک رہتی تہی کبہی گالی منہہ سی نکلتا تہا
ہے عماد کاتب کہتا ہے کہ بادشاہ کی مرنے سے گویا خلقت مر گئی اور اوسکے فوت
ہونی سی افضل موت ہوا نعمتیں دور دور لیں جاتی رہیں دشمنوں نے زور دیا یا برق
لوگوں کی منقطع ہو گئی تمام جہان میں اندہیرا ہو گیا اوسکے مرنی سی زمانہ کو رنج ہوا اور
اسلام سست ہو گیا

بیان اوس حال کا جو بعد وفات بادشاہ کی ہوا

واضح ہو کہ بعد وفات سلطان ملک ناصر صلاح الدین دار السلطنت دمشق اور اون
شہروں کا جو اوسکی طرف منسوب ہیں ملک افضل نور الدین علی اوسکا بیٹا وارث ہوا

وارث ہوا — اور دیار مصریہ ملک عزیز عثمان کے قبضہ مین آئی — اور حلب مین
ملک ظاہر غیاث الدین غازی نے حکومت پائی — اور کرہستان اور شوبک
اور بلاد شرقیہ پر ملک عادل سیف الدین ابوبکر بن ایوب مسلط رہا — اور حماۃ
اور سلمیہ اور معرہ اور منبج اور قلعہ نجم کا ملک منصور ناصر الدین محمد بن ملک مظفر
تقی الدین عمر حاکم رہا — اور بعلبک پر ملک امجد مجد الدین بہرام شاہ بن فرخشاہ
بن شاہنشاہ بن ایوب مسلط ہوا — اور حمص اور رحبہ اور تدمر پر شیرکوہ بن محمد
بن شیرکوہ بن شادی کو حکومت ملی — اور ملک خضر بن سلطان صلاح الدین
کے قبضہ مین بصری رہا یہہ اپنی بہای ملک افضل کی خدمت مین تہا — اور امراء صلطنت
جو تہی اونکے قبضہ مین بہت قلعہ اور شہر ہو گئے — ازانجملہ سابق الدین عثمان بن
دایہ کے قبضہ مین شیزر اور ابو قبیس آگیا — اور ناصر الدین بن کورس بن خماردکین
کے ہاتہہ صہیون اور قلعہ برزیہ لگا — اور بدر الدین دلدرم بن بہاء الدین یاروق
کے قبضہ مین تل باشر آیا — اور عز الدین آسامہ کے قبضہ مین کوکب اور عجلون آیا
اور عز الدین ابراہیم بن شمس الدین بن المقدم کے قبضہ مین بعرین اور کفرطاب
اور فامیہ آیا — ملک افضل ہی بڑا بیٹا بادشاہ کا سب بچون مین سی تہا ہی
ولیعہد تہا اوسنے ضیاء الدین نصر اللہ بن محمد بن اثیر مصنف مثل سایر کو اپنا وزیر بنایا
— یہہ شخص بہای عز الدین ابن اثیر مصنف تاریخ مسمی کامل کا تہا — اوسنے
ان امراء باغیہ کا یہہ بندوبست کیا کہ سبکو نکال دیا وہ لوگ مصر مین جاکر جمع ہوئے
اور ملک عزیز کو بادشاہ بنانی کی اونہو نے تجویز کی اسحال کی خبر پانے سے
ملک افضل برہم ہوا دونو بہایون مین فساد پڑ گیا — اسی سال مین ملک عادل
کرک سی دمشق مین آیا تہا اوسنے وہان آکر اپنی بہای کے صواب کیواسطی للہ کچہہ
وظیفہ مقرر کیا بعدازان بہا اپنے شہرون مین جو اوسنے فرات کی واقع ہین چلا گیا

بیان حرکت کرنی عزالدین مسعود حاکم موصل کا طرف بلاد شرقیہ کی جو ملک عادل کی قبضہ مین تہی بعد ازان مراجعت کرنی اور مرجانا اوسکا

اسی سال میں بعد وفات سلطان صلاح الدین کے عزالدین مسعود بن مودود بن عماد الدین زنگی بن اقسنقر حاکم موصل نے اپنے قرب وجوار کے بادشاہوں کو واسطے دینی کمک کے لکھا اور اسکو واسطے اپنی بہائی عماد الدین زنگی بن مودود بن زنگی حاکم سنجار سے ملکر اور متفق ہوکر طرف حران وغیرہ کی کوچ کیا — اس اثنا میں عزالدین کو دست آنے لگے اتنے دست آئی کہ ضعیف ہو گیا اوسوقت لشکر کو ہمراہ اپنی بہائی عماد الدین کے چہوڑکر موصل کی طرف مراجعت کی ہمراہ اوسکے مجاہد الدین قیماز بہی تہا مسعود نے اپنے بیٹے ارسلان شاہ بن مسعود بن مودود بن زنگی بن اقسنقر کے واسطے لشکروں سے قسم لی کہ میرے بعد اسکی تابعداری کرنا اسی مرض میں مبتلا ہوکر ستائیسویں تاریخ ماہ شعبان ۵۸۹ھ میں وفات پائی — سلطان صلاح کے وفات اور اسکے وفات میں چہہ مہینے کا فاصلہ گذرا ہے — عزالدین مسعود مذکور نے شہر موصل پر تیرہ برس چہہ مہینے سلطنت کی — بہت دیندار نیک بخت کثیر الاحسان گندم گون نمکین چہرہ بادشاہ تہا اوسکے دو نوگال سوکہے ہوئے تہے اپنی دادا عماد الدین زنگی کی مشابہ تہا اوسکی وفات پانے کے بعد ارسلان شاہ اوسکا بیٹا تخت نشین ہوا مجاہد الدین قیماز اوسکے آگے بندوبست کرتا رہتا تہا

بیان مقتول ہونی بکتمر حاکم خلاط کا

اسی سال مین درمیان اول جمادی الاول کے سیف الدین بکتمر بہی مقتول ہوا وہ بعد

وفات سلطان صلاح الدین کے دو مہینے بعد مقتول ہوا — بکتمر کو جب سلطان

صلاح الدین کے مرنی کی خبر پہنچی تہی اوسنی بہت لعنت اور ملامت اوسکی مرنے پر

کی اور حکم دیا کہ میری تمام قلمرو بلا دمین نوبت خانہ گرم ہون بہت خوشیان رعیت

کرے اور ایک تخت بنا کر اوسپر آپ جلوس کرکے اپنا لقب سلطان معظم صلاح الدین

رکہا نام اوسکا بکتمر تہا یہی ملک عزیز رکہہ لیا تہا اوسکو بہی خدا نے نہ چہوڑا یہہ عز جل

شانہ کو نہ بہایا دو مہینے بعد وفات صلاح الدین کے جان بحق ہوا — واضح ہو

کہ یہہ بکتمر ایک غلام تہا غلامان ظہیر الدین شاہرمن سی — شاہرمن کا ایک داروغہ

تہا اوسکو ہزار دیناری کہتی تہے وہ بہت قوی اور مالدار تہا اوسنی بکتمر کے بیٹی

سی اپنا نکاح کیا لقب اوسکا بدر الدین کہا کرتے تہی وہ تاجر جانی کر خلاط مین

مشہور تہا نام اوسکا علی تہا اوسنی شاہرمن سکمان بن ابراہیم سے اس بکتمر کو خرید

لیا تہا جب اوسکو ہوشیار اور عقلمند پایا اپنی دربار مین عہدہ ساقی گری کا اوسکو

مرحمت کیا اور لقب اوسکا ہزار دیناری رکہا مدت تک یہہ خدمت کرتا رہا

جب بکتمر مذکور مملکت خلاط پر مستولی ہوگیا اوسوقت شاہرمن نے اوسکی بیٹے

عینا خاتون سے نکاح کیا — جب مقتول ہوا اوسوقت اوسکے کئی بچی تہی ہزار

دیناری مذکور نے اوسکے بچی اور والدہ اونکی کو قید کرکے قلعہ ارزاشتن بلوشش

مین قید کیا — مسمی عمر بن بکتمر کی عمر اسوقت سات برس کی تہی — بدر الدین

اقسنقر ہزار دیناری مملکت خلاط کی حکومت کرتا رہا یہانتک کہ سنہ ۵۹۴ ہجری

سکے جیسا کہ ہم ذکر کرین گی وہ فوت ہوا — اسی سال مین سلطان شہاب الدین

غوری نے پیشاور کو لوٹ کر ایک اپنا غلام مسمی ایبک ہمراہ لشکر کثیرہ کے

واسطی جہاد بلاد ہندوستان کی روانہ کیا تہا اوسنی ہند مین جا کر بہت شہر فتح

گئی اور منصور اور فتح مند ہو کر مراجعت کی — اسی سال میں سلطان شاہ بن ارسلان
بن اطسز بن محمد بن انوشتگین فوت ہوا یہ بادشاہ مرو اور خراسان کا مالک تھا
بعد اوسکی مرنے کی بھائی اوسکا تکش مشغول ہو کر سلطنت کرنی لگا انکا ذکر درمیان
سنہ ۵۶۸ ہجری کے بیان ہو چکا ہی — اسی سال میں امیر داؤد بن عیسی بن محمد بن ابی
ہاشم امیر مکہ فوت ہوا کبھی وہ مکہ کا امیر ہوا کبھی اوسکا بھائی مکثر اسی طرح سی
اول بدلے امیں رہا کی یہاں تک کہ وہ بھی فوت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۵۸۸ ہجری

بیان مقتول ہونی طغرل کا اور مالک ہونا خوارزمشاہ کا ری پر

واضح ہو کہ طغرل بن ارسلان بن طغرل بن محمد بن ملکشاہ بن الپ ارسلان بن داؤد
بن میکائیل سلجوقی تھا اوسکو قزل ارسلان بن ذکر نے قید کر رکھا تھا درمیان سنہ ۵۸۸
ہجری کے اوس نے قید سی مخلصی پائی ہمدان وغیرہ پر قابض ہوا اوسمیں اور مظفر الدین
انزبک بن پہلوان محمد بن ذکر میں لڑائی ہوئی تھی جیسے کہتی ہیں کہ قطلغ اینانج بھائی
انزبک مذکور سی لڑائی ہوئی عرصیکہ شکست ہوا بن پہلوان کو شکست ہوئی — پھر
بعد شکست کھانی اور بھاگ جانی کے ابن پہلوان نا خوارزمشاہ علاء الدین تکش سی
مدد اور کمک طلب کی جب وہ کمک دینی پر مستعد ہوا اوسی طرف کرکے بھاگ گیا
خوارزمشاہ کے ہمراہ بھی نہ ہوا اسلئے خوارزمشاہ ولی تن تنہا ملک ری پر اپنی حکومت
کرلی یہہ حال درمیان سنہ ۵۵۸ ہجری کے گذرا — جب تکش کو یہہ خبر پہنچی کہ میرا
بھائی سلطان شاہ قصد خوارزم کا رکھتا ہے اوسوقت طغرل سلجوقی سی صلح کرلے
— اور تکش خوارزم کے طرف مراجعت کر گیا — یہی حال رہا یہاں تک کہ سلطان

کر سلطان شاہ درمیان ۵۸۹ھ ہجری کے فوت ہوا۔ اوسوقت تکش نی اپنے بہائی
سلطان شاہ کے مملکت اور خزانہ پر قبضہ پاکر اپنی بیٹی محمد بن تکش کو نیشاپور کا
حاکم بنایا۔ اور بڑی بیٹی ملک شاہ بن تکش کو مرو مرحمت کی جب ۵۸۹ھ
ہجری شروع ہوا اس سال مین تکش نے واسطی مقابلہ اور لڑائی طغرل سلجوقی
کے لشکرکشی کی۔ طغرل قبل مجتمع ہونی لشکر کی اوسکی مقابلہ کی واسطی چلاگیا
قریب رے کی دونون طرف کا لشکر جمع ہوا لیکن طغرل نے بذات خود اوسپر
حملہ کیا فوراً مقتول ہوا یہہ تاریخ کہ جس روز طغرل مارا گیا چوبیسوین ربیع الاول ۵۹۰ھ
کی تہی طغرل کا سر کاٹ کر تکش کے پاس لوگ لی گئی اوسنی بغداد مین بہجوادیا
چند روز وہان واسطی اطلاع عام کے لٹکا رہا اور تکش نی وہان سی کوچ کرکے
ہمدان اور تمام اوس نواح پر قبضہ پایا اون ممالک مفتوحہ مین سی بعضی شہر این
پہلوان کو دئے اور کچھہ اپنی غلامون کو عطا کئی اور آپ خوارزم کو مراجعت کر گیا
نسب نامہ اس بادشاہ کا یہہ ہے۔ طغرل ابن ارسلان بن طغرل بن محمد بن ملکشاہ
بن الپ ارسلان بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق۔ یہہ پچھلا بادشاہ سلاطین سلجوقیہ
مین سی جو بادشاہ بلاد عجم کی گذری ہین انہی حال اتنہ ار دولت سلجوقیہ کا درمیان
۴۳۲ھ کے مین بیان کرچکا ہون۔ اول بادشاہ خاندان سلجوقیہ کا جسنی ملک عراق
فتح کیا اور خاندان بنی بویہ کی سلطنت کو اوسنی خاک مین ملایا وہ طغرل بن میکائیل
بن سلجوق تہا۔ بعد اوسکی بہائی اوسکا الپ ارسلان بن داؤد بن میکائیل بادشاہ
ہوا پہر بیٹا اوسکا ملک شاہ بن الپ ارسلان۔ پہر اوسکا بیٹا محمود بن ملکشاہ
بادشاہ ہوا مگر یہہ لڑکا نابالغ تہا اوسکی تدبیر مملکت کی والدہ اوسکی ترکان
خاتون کرتی ہتی سات برس کا ہوکر وہ مرگیا اوسکی بعد بہائی اوسکا برکیا رق این
ملکشاہ تخت نشین ہوا۔ پہر بہائی اوسکا محمد بن ملکشاہ۔ پہر بیٹا اوسکا محمود

ان محمد — پھر بیٹا اوسکا ملک شاہ بن محمود بن محمد مذکور لیکن تھوڑی مدت بادشاہت کی
— پھر چچا اوسکا طغرل بن محمد — پھر بھائی اوسکا مسعود بن محمد — پھر بیٹا اوسکا
ملک شاہ بن محمود بن محمد مذکور نے تخت نشینی کی — اس محمد مذکور کے مرنے
کے بعد لشکریوں کی رای مختلف ہو گئی تھی کوئی کسیکو بادشاہ بنانا چاہتا تھا کوئی
کسیکو چنانچہ اسواسطے تین شخص خاندان سلجوقیہ کے بادشاہ ہوئے — ایک ملکشاہ
بن محمود بھائی محمد مذکور کا دوسرا سلیمان شاہ بن محمد بن سلطان ملک شاہ یہہ شخص
محمد مذکور کا چچا تھا — تیسرا ارسلان شاہ بن طغرل بن محمد بن سلطان ملکشاہ
— اس ارسلان شاہ کے والدہ سے ایلدگز نے نکاح پڑھوا لیا تھا ان دونوں پر
سلیمان شاہ غالب آکر ہمدان میں درمیان ۵۵۵ ہجری کے مستقل ہو بیٹھا تھا بعد
اوسکے سلیمان شاہ پکڑا گیا اور مقتول ہوا — اسطرح پر ملک شاہ بن محمود
مذکور کو درمیان اصفہان ۵۵۵ ہجری میں زہر دیکر مروا ڈالا تھا — اور ارسلان شاہ
بن طغرل بپرورش ایلدگز کا سلطنت کا اکیلا وارث رہا اور بادشاہت کرنے لگا
— اوسکے بعد بیٹا اوسکا طغرل بن ارسلان شاہ بن طغرل مذکور درمیان ۵۷۳
ہجری کے مالک ہوا اوسسے دو لڑائی ہوئی خوارزمشہ کی یہانتک کہ اوسکو بھی
تکش نے درمیان ۵۹ ہجری کے قتل کیا اسپر خاندان سلجوقیہ کی دولت تمام
ہوئی — اسی سال میں امام ناصر نے ہمراہ اپنے وزیر مؤید الدین محمد بن علی معروف
بابن قصاب کی لشکر طرف خوزستان کی روانہ کیا تھا ان شہروں میں مسمی شملہ کی حکومت
تھی اوسکے بعد اولاد اوسکی حکومت کرتی ہیں — حقیقت حال یہہ ہے کہ ابن
شملہ وہاں کا حاکم مرگیا تھا اوسکی مرنے کی بعد اوسکی اولاد میں اختلاف پڑ گیا تھا اسواسطے
لشکر خلیفہ کے لئے خوزستان پر پہنچ کر شہر ستر ماہ محرم ۵۹۱ میں اور سوا اوسکی اور
بلاد فتح کی — اور اسی طرح بھی قلعہ ناظر — اور قلعہ کاکرد — اور قلعہ لاموج وغیرہ

وغیرہ فتح کئے اسواسطی اولاد شملہ نی باشندگان خورستان کی حاکمون کو نبداد کی طرف نامہ لکھکر بہیجی — اسی سال مین یعنی ۵۹۰ سنہ ہجری مین — دونون بہائیون مین یعنی درمیان عزیز — اور افضل کے جو دو بیٹی سلطان صلاح الدین کی تہی بہت رنجید گی بڑہ گئی تہی یہانتک انجام اس ہیزگی کا ہوا کہ عزیز مذکور لشکر مصر سی لیکر آیا اور اپنی بہائی افضل کا دمشق مین محاصرہ کیا — افضل نے ایک قاصد اپنی چچا ملک عادل کے پاس اور الظاہر بہائی کی اور چچا کے بیٹی ملک منصور حاکم حمات کی پاس بہیجکر مدد اونسی طلب کی یہہ سب لوگ کمک کی واسطے دمشق مین گئے وہان جاکر دونون بہائیون مین صلح کروادی بعد صلح عزیز مذکور نے مصر کو مراجعت کی اور ہر ایک حاکم نے اپنی اپنی ملک کی طرف معاودت کی — اور ملک افضل نی درمیان دمشق کے آکے شراب خوری اور راگ سننا اور ناچ دیکہنا پوشیدہ اختیار کیا ملک عادل نی یہہ مصرعہ اوسکو لکہہ بہیجا ہے فلاخیر فی اللذات من دونہا ستر ترجمہ یہہ ہی ہے کہ نہین خوبی اوس لذت مین جو پوشیدہ ہو — یہہ مصرعہ دیکہکر سب واہیات کرنا اور مسکرات پینا بظاہر کرنی لگا آپ چین مین پڑا رہتا — وزیر ضیاء الدین بن اثیر جزری معروف کو امر ریاست اور کار سلطنت سپرد کردیا بعد ایک مدت کی ملک افضل نی توبہ کی اور سب مسکرات اور واہیات چہوڑکر نماز و روزہ مین مشغول اور قران شریف اپنے ہاتہہ سی لکہنی کا ورد ڈالا

اب شروع ہوا ۵۹۱ سنہ ہجری

اس سال ملک مغرب یعقوب بن یوسف بن عبدالمومن نی فرنگیون سی اندلس مین جہاد

کیا جائیں اسی جگہ مقابلہ ہوا بڑی لڑائی ہوئی مگر فتح مسلمانوں کو ہوئی اور بیماروں کی
ماری گئے تا قیامہ جان بچا کر بھاگ گئی مسلمانوں نے بہت مال اونکا لوٹا — اسی سال
میں ابن قصاب وزیر خلیفہ نے بعد فتح کرنے خوزستان طرف ہمدان کی کوچ کیا جاتی ہی
اوسکو بھی فتح کیا اور سوار اوسکی اور بلاد عجم بھی اوسی نام خلیفہ فتح کئی مگر اوائل ماہ
شعبان سنہ ۵۹۲ ہجری میں موید الدین بن قصاب مذکور فوت ہوا اسی سال میں خلیفہ امام
ناصر نے ایک اپنی غلام سیف الدین طغرل کی ہمراہ لشکر بھیج کر اصفہان بھی لے لی
— اسی سال میں غلامان پہلوان نے اپنی اور ایک غلام پہلوانی کو سردار بنالیا
تھا اوس غلام کا نام کلچی تھا اوسکی رتبے — اور ہمدان پر قبضہ پایا — اور اسی
سال میں ملک عزیز حاکم مصر نے پھر دوبارہ ملک شام کا قصد کرکے ارادہ لڑنی ملک
افضل اپنی بھائی سی کوچ کرکے عوار پر ڈیرا کیا پھر بن سواد دمشق میں واقع ہے
جب اس مقام پر آکر اوترا اوسکی لشکر عزیز میں تفرقہ پڑ گیا کیونکہ بعضی اسدیہ اوسی
پھر گئے تھے اسی عزیز مذکور نے مراجعت جانب مصر مناسب جانکر جو لوگ اوسکی ہمراہ رہ گئے
تھے اونکو لیکر جلد مراجعت کی — جس وقت ملک عزیز نے اپنی بھائی ملک افضل پر خروج
کیا تھا اون ایام میں ملک افضل نے اپنی چچا ملک عادل سی اپنی کمک چاہی تھی اور
امرا اسدیہ جو عزیز سی پھر گئے تھی وہ بھی ملک افضل سی آملی تھی — بعد کوچ کرجانے
عزیز کی ملک افضل اور ملک عادل مع اون امرا کبار اسدیہ کے جو اوسی آملی تھی
دیار مصر کے لینی کی ارادہ پر عزیز کی تعاقب میں گئے چنانچہ اونہوں نے بلبیس پر ڈیرا کیا
— عزیز مذکور اس شہر میں چند امرا دولت صلاحیہ کے چھوڑ گیا تھا ملک افضل نے
چاہا کہ اونکو قتل کری مگر اوسکا چچا ملک عادل مانع آیا پھر ملک افضل نی چاہا کہ مصر پر اپنا قبضہ کرلوں اسی امر
سی بھی ملک عادل نی ممانعت کی اور خفیہ ملک عادل نی عزیز سی مکاتبت کرکی یہ لکھ بھیجا کہ قاضی فاضل کو سمجھا کر ارادہ کردو
تاکہ ہم دونو بھائیوں کے بیچ وہ پڑ کر صلح کروادے قاضی فاضل یہ جھگڑا دیکھکر کیسو ہو گیا

ہو گیا تہا اوسکو بیچ مین پڑنا منظور نہ تہا ملک عزیز نے آپ اوسکی پاس جاکر کہا کہ ہم
دونو بہا یون مین تم صلح کروا دو اسلئے قاضی فاضل نے قاہرہ سی ملک عادل کی پاس
آکر ملاقات کی دونون کی یہہ مرضی ہوئی کہ ان دونون مین صلح ہوجاوسے چنانچہ
دونون سے بیچ بچاو کرکے صلح کردی اور ملک عادل نے اپنی بہتیجی ملک عزیز کی پاس
مصر مین جاکر واسطی تدبیر امور مملکت کی چند روز قیام کرکی بندوبست وہان کا بخوبی
کیا اور ملک افضل دمشق کو مراجعت کرگیا ــ اسی سال مین درمیان یعقوب بن
یوسف بن عبد المومن ملک مغرب کے اور درمیان فرنگیون باشندگان اندلس کے
جانب شمالی قرطبہ پر بڑی لڑائیان ہوئین اون لڑائیون مین یعقوب مذکور نے فتح
پائی فرنگیون کو شکست ہوئی

اب شروع ہوا سنہ ۵۹۰ ہجری

اسی سال مین شہاب الدین غوری حاکم غزنہ نی بلاد ہندوستان مین جاکر قلعہ بہکر
فتح کرکے کوکبیر پر مقام کیا قلعہ کوکبیر اور قلعہ بہکر مین قریب پندرہ منزل کی فاصلہ ہے
مگر باشندگان قلعہ مذکور نی غوری مذکور کو روپیہ دیا اور صلح کرلی بعد ازان اور بلاد
ہندوستان مین جاکر بہت مال لوٹا اور لوگ قید کرلئے پہر غزنہ کو مراجعت کی
ــ اسی سال مین صدر الدین محمد بن عبد اللطیف بن محمد خجندی رئیس غزنہ شافعیہ کا
اصفہان مین مقتول ہوا یہہ وہ شخص ہے جسنے اصفہان لشکر خلیفہ کے حوالہ کردیا تہے
اوسکو سمی سنقر طویل کو نوال خلیفہ کے نی بسبب کچہہ رنجیدگی کے جو اون دونون مین
ہوگئی تہی قتل کیا تہا ــ اسی سال مین ملک افضل نے اپنے باپ سلطان صلاح الدین
کو قلعہ دمشق سے تربیہ مین لیجا کر دفن کیا یہہ تا بوت ماہ صفر مین گیا تہا اور تین برس تک

۳۹۸ ۵۹۵ اس سنہ میں معزول رہا بعد ازاں ملک افضل سے زہد اور قناعت اور پرہیزگاری اختیار کی کار دار ریاست وسلطنت کا وزیر اوسکا ضیاء الدین بن اثیر جزری کرتا تھا لیکن اوسکا حال بہی بہت بگڑ گیا کیونکہ اوسکی ماتحتی بہت لوگ بہی متاکر کم تہے

بیان چہن جانی دمشق کا ملک افضل سی

جب ملک عادل نے درمیان مصر کی اور ملک عزیز نی یہہ خبر پائی کہ ملک افضل سی بسبب دمشق کا بہی بہت برا حال ہی سلطنت میں اضطراب آگیا ہی دونوں نے یہہ تجویز کی کہ دمشق ملک افضل سی چہین لینی چاہئی مگر تجویز یہہ ہوئی کہ دمشق ملک عادل کی پاس رہے اور خطبہ اور سکہ عزیز کے نام کا تمام بلاد میں مثل اوسکے باپ کی جاری رہی جب یہہ تجویز ٹہراکر دونوں نی مصر سی کوچ کیا ملک افضل نی یہہ خبر پاکر ایک امیر سی ملک الدین کو ملک عادل کا سوتیلا بہائی تہا اوسکے پاس روانہ کیا ملک الدین نی کورہ ملک عادل سی جاکر ملا اوس سی بہت تکریم اور تعظیم اوسکی کی اور کہا کہ جو تم چاہتی ہو ہمکو وہی منظور ہے بظاہر یہہ کہدیا اور دونوں دمشق پر آ پڑے ملک افضل نی دمشق کو مستحکم کر رکہا تہا مورچی لگا رکہے تہے لیکن بعض امرا شہر مذکور نے ملک عادل سی مکاتبت کرکے اوسی ملک شہر کے دروازہ کہول دئی اور ملک عادل معہ عزیز سنہ گیارہ دوپہر کے وقت چہبیسویں رجب سنہ مذکور میں داخل شہر ہوئے جب ملک عزیز باب الفرج کی راہ گہسا اور ملک عادل باب توما میں کو آمد گیا اوسوقت ملک افضل نے بہی قلعہ دے دیا مناسب جانا اور آپ مع اسباب اور اہل وعیال اور مصاحبوں کے قلعہ میں سی نکل آیا اپنی وزیر ضیاء الدین کو بہی ایک صندوق میں بند کرکی اسباب نکالدیا کیونکہ وہ جانتا تہا کہ اسکو قتل کرڈالیں گے اس خوف کی سبب مطرمچایا

بچایا ــ ملک ظاہر خضر بن سلطان صلاح الدین حاکم بصرہ بہی اپنی بہائی ملک افضل
کی مدت و کمک کو اوسکی ہمراہ تہا اوسی بہی شہر بصری چہین لیا گیا اسلئی وہ اپنی
دوسرے بہائی ملک ظاہر سی جاملا حلب مین رہنی لگا ــ مگر ملک افضل کو
واسطی بود باش کے صرخد ملا اسلئی اوسنی معہ اپنی قبیلہ اور اہل وعیال وہان
جاکر قیام کیا اور اوسیکو وطن بنا لیا چوتہی تاریخ ماہ شعبان بروز چار شنبہ کو
ملک عزیز دمشق مین داخل ہوا بعد ازان حسب وعدہ اپنی چچا ملک عادل کو دمشق
دیکر آپ بروز دوشنبہ نوین شعبان کو کوچ کیا ــ ملک افضل نی کل تین برس
ایک مہینی دمشق مین حکومت کی ملک عادل نی عزیز کے نام کا سکہ اور خطبہ
دمشق مین قایم کردیا جب ملک افضل صرخد مین جاکر ٹہرا اور مقیم ہوا اوسوقت
خلیفہ امام ناصر کو یہہ شعر اپنی چچا کے شکایت مین کیا اچہی مضمون کے لکہہ کر بہیجی تہے
اوسکی چچا کی کنیت ابوبکر نام عادل ہی اور بہائی کا عزیز عثمان وہ شعر یہہ ہین

مولای ان ابا بکر وصاحبہ + عثمان قد اخذا بالسیف حق علی
فانظر الی خط ہذا الاسم کیف لقی + من الاواخر مالقی من الاول

یہہ شعر بہت اچہی ہین امام ناصر نی وہ خط پڑہ کر یہہ جواب مین شعر لکہی وہ بہی بہت اچہی ہین

وافی کتابک یا ابن یوسف معلنا + بالصدق یخبر ان اصلک طاہر
غصبوا علیا حقہ اذلم یکن + بعد النبی لہ بیثرب ناصر
فاصبر فان غدا علیہم حسابہم + فابشر فناصرک الامام الناصر

اب شروع ہوا سنہ ۵۹۲ ہجری

اسی سال مین ملک شاہ بن تکش نیشاپور مین فوت ہوا اوسکی باپ خوارزم شاہ

۴ تکس نے اوسکو تیا پور وغیرہ بہ ملا دیئے تہے اور اپنا ولی عہد اوسکو مقرر کیا تہا
۵۹۵ اِس شہر میں حکومت کیا کرتا تہا ملک شاہ مذکور نے اپنی بہی ایک بیٹا مسمی
محمد خان چہوڑا اسے بعد وفات ملکشاہ کے تکس نے بجائے اوسکی دوسری
بیٹی قطب الدین محمد کو مقرر کیا یہی شخص بعد اپنی باپ تکش مذکور کے بادشاہ ہوا
بروقت بادشاہ ہونی کی اپنا لقب قطب الدین موقوف کرکے علاء الدین اوسنی
رکہا تہا ان دو بہائیوں میں یعنی ملک شاہ اور قطب الدین کی بڑی عداوت تہی

بیان وفات سیف الاسلام کا

اسی سال میں درمیان ماہ شوال کے سیف الاسلام ظہیر الدین طغتکین بن ایوب
حاکم من فوت ہوا اون ایام میں اوسکا بیٹا ملک عزیز اسماعیل درمیان سرحد کے
تہا جمال الدولہ کافور نے لشکریوں کو اوسکی پاس بہیج کر اوسکے والد کی مرجانے
کی خبر دی اور اوسکی باپ کی ملکوں میں اوسکو لیجاکر بجائے اوسکی گدی نشین کیا
سیف الاسلام مذکور درمیان رعیت کی بہت ہوا تہا وہ بہت بد خصلت وظالم
تہا سوداگر وں سے اسے مال تجارت خرید کر جسطرح جی میں آتا اوسی بہاؤ
رعیت کی ہاتہہ زبردستی بیچ کرتا تہا اسی طرح پر بہت مال اوسنی جمع کیا تہا
سونا بہی ڈہالتا تہا اوسکا بڑا ذخیرہ جمع کیا تہا

اب شروع ہوا سنہ ۵۹۲ ہجری

۵ اِس سال میں عماد الدین زنگی بن مودود حاکم سنجار اور خابور اور رقہ کا فوت ہوا

فوت ہوا وہ نیک خصلت متواضع دوست اہل علم کا تہا مگر ایک عیب اوسمین یہہ سخت
تہا نہایت درجہ کا بخیل تہا بعد اوسکی بیٹا اوسکا قطب الدین محمد بن زنگی بادشاہ ہوا
اوسکے دربار کا مدار المہام اور مدبر کار ریاست مجاہد الدین برنقش اوسکے باپ کا
غلام تہا — اسی سال مین درمیان ماہ جمادالاول کے نورالدین ارسلان شاہ
بن مسعود بن مودود بن زنگی حاکم موصل کا طرف نصیبین کے آیا آتی ہی اوسپر مستولی
ہوگیا اپنی چچا کی بیٹے قطب الدین محمد بن زنگی سے یہہ شہر اوسنے چہین لیا تہا قطب الدین
مذکور نے ملک عادل کی پاس قاصد بہیجکر کمک چاہی چنانچہ ملک عادل بلاد جزیرہ پر
گیا نورالدین شاہ نے نصیبین کو چہوڑ موصل کی راہ لی بعد اوسکے جانے کے
پہر قطب الدین محمد بن زنگی نصیبین پر مسلط ہوا — اسی سال مین خوارزم شاہ
تکش طرف بخارا کی گیا یہہ شہر خطا کا تہا اوسنے اوسکا محاصرہ کرکی فتح کیا تکش
مذکور ایک آنکہہ سی کانا تہا جن ایام مین کہ وہ بخارا کا محاصرہ کئی ہوئے تہا اون
دنونمین باشندگان بخارا نی ایک کانا کتا نالاشن کرکی اوسکو قبا پہنائی اور
خوارزم کی سپاہیون کو کہا کہ یہہ تمہارا بادشاہ ہی یہہ کہکر ڈہیکلی سی اوس کتی کو
اوٹہاکر خوارزم شاہ کی لشکر مین پہینک دیا کہ اسکی تواضع وتکریم کرو یہہ تمہارا بادشاہ
آیا ہے جب خوارزم شاہ نے بخارا فتح کیا اوسنے کچہہ اوسکا بدلا نہ لیا بلکہ بہت مال
اور دولت اون لوگون پر تقسیم کی اور کچہہ مواخذہ اوس فعل بد کا جو اسکی ساتہہ
ہنسی کی تہی نہ کیا — اسی سال مین ایک بہاری لشکر فرنگیون کا ساحل پر پہنچا
پہنچتی ہی اس لشکر کی قلعہ بیروت فرنگیون نی لیلی لیا — ملک عادل نے بہی تل عجول پر
جاکر ہر چہار طرف سی اپنی کمک چاہی چنانچہ لشکر مصر اوسکے پاس جا پہنچا — اور
سنقر کبیر حاکم بیت المقدس کا اور میمون قصری حاکم نابلس کا اوسکے پاس جا پہنچا
— بعد ازان ملک عادل طرف یافا کی گیا وہان جاتی ہی بزور شمشیر وہ شہر فتح

۶۰۲ھ کیا جو لوگ مقابلہ میں آئے تلوار دہار میں لکالدئے یہہ تیسری مار فتح اس شہر کی تھی

ــ فرنگیوں نے ہی تمیں پر ڈیرا کیا اوسوقت ملک عادل کی ملک عزیز حاکم مصر کی

پاس قاصد بھیجا وہ ہی راسیمہا لشکر لیکر آموجود ہوا ساتھ ملک عادل تمیں پر

جا پڑا جب فرنگیوں کی یہہ حال دیکھا اوٹھ گئے بیروت شہر صور کی طرف مایوس ہوکر

مراجعت کرگئی بعد ازاں ملک عزیز نے بہت لشکر ملک عادل کے پاس چھوڑکر بذات خود

مصر کی طرف مراجعت کی اور ادسکو اختیار صلح اور لڑائی کا دو بود یکر چلا آیا اسی سالمیں

سنقر کبیر فوت ہوا ملک عزیز نے صارم الدین قتلق غلام عزالدین فرخ شاہ

بن شاہنشاہ بن ایوب کو قدس کا حاکم بجائے اوسکی کردیا ـ بعد ازاں ملک

عادل نے فرنگیوں سی لڑائی چاہی اونہوں نی تین برس تک صلح طلب کی اسلئے ملک

عادل دمشق پر مراجعت کر آیا ـ بعد ازاں ملک عادل دمشق ماردین پر گیا اوسکا

محاصرہ کیا وہاں کا حاکم اون ایام میں یولوق ارسلان بن ایلغازی بن البی بن تمرتاش

ابن ایلغازی بن ارتق تہا یولوق ارسلان کا کچہہ حکم نہ تہا ملک ایک غلام اوسکے باپ کا

رنقش حکومت کرتا تہا

بیان اخبار ملوک خلاط کا

اسی سال مین بدرالدین قسقر ہزار دیناری فوت ہوا اسکے مالک ہونیکا خلاط پر

درمیان سنہ ۵۸۹ ہجری کے ہم بیان کرچکے ہیں ــ بعد وفات ہزار دیناری کے

خلاط پر بعد اوسکے خشداشہ قتلغ مسولی ہوا یہہ ایک غلام ارمنی تہا رہنوالا ساسنہ کا

سات روز خلاط کے بادشاہت اوسکی کی کیونکہ بعد اوسکے سب آدمیوں نی جمع

ہوکر اوسکو قلعہ سی اوتار دیا باہر قلعہ کے لاکر اوسکو قتل کرڈالا بعد مقتول ہونے

قتلغ کے سب امرا اکابر نی جمع ہوکر یہہ تجویز کی کہ محمد بن بکتمر کو جو کہ قلعہ میں قید ہی باہر

باہر نکالکر تخت پر بٹھلاؤ چنانچہ اوسکو تخت پر بٹھلایا اوسکا لقب ملک منصور رکہا گیا
- اوسکے آگے کا مختار اور کاروبار ریاست کا شجاع الدین قتلغ دوادار کرنے لگا
- یہہ قتلغ مذکور قپچاقی تہا شاہرمن سکمان بن ابراہیم کے آگے کا دوادار تہا
سنہ ۶۰۲ ہجری تک محمد مذکور حکومت کرتا رہا کیونکہ اس سال مین اوسنی اپنی اتابک قتلغ
مذکور کو پکڑکر قید کردیا تہا بعد ازان قتل کیا اسلئے ایک غلام شاہرمن کے نی جسکو
عزالدین بلبان کہتے ہین اوسپر خروج کیا لشکر اوسکی ساتہہ ملگیا اونہون نے محمد بن
بکتمر کو پکڑکر قید کردیا پہر گلا گہوٹ کر قلعہ کی فصیل پرسی نیچی ڈالدیا فوراً مرگیا -
بلبان مذکور نے مملکت خلاط کی کچہہ کم ایک برس سلطنت کی کیونکہ بعض اصحاب
طغرل بن قلیج ارسلان شاہ حاکم ارزن نے اوسکو قتل کیا طغرل چاہتا تہا کہ مین
خلاط کی حکومت کرون لیکن وہان کے باشندون نی منظور نہ کیا اسلئے وہ ارزن کو
مراجعت کرگیا - بعد ازان ملک اوحد ایوب بن ملک عادل ابوبکر بن ایوب پہنچا
اوسنی خلاط بندوبست کیا اور فتح کرکی اپنی قبضہ اقتدار مین لایا اوسنی قریب
آٹہہ سال کی حکومت کی جیسا کہ درمیان سنہ ۶۰۴ ہجری کے انشاء اللہ تعالی ذکر کرونگا

اب شروع ہوا سنہ ۵۹۳ ہجری

بیان وفات بانی عزیز حاکم مصر کا

اسی سال مین درمیان ستائیسوین ۲۷ تاریخ ماہ محرم کے ملک عزیز عماد الدین عثمان
بن سلطان ملک ناصر الدین یوسف بن ایوب فوت ہوا - ایک شکار کی پیچہی
گہوڑا دوڑا کر گیا تہا گہوڑے پرسی نیچی گر پڑا ساتوین محرم کو بخار چڑہا وہ اطراف
دم مین تہا وہان سی جانب اہرام کی آیا بخار بہت شدت سی چڑہہ رہا تہا پہر قاہرہ

۴۹۴ میں گیا مرد رعا شورا دہ درحل قاہرہ ہوا دہاں جاکر یرقاں کی بماری ہوئی اور اسٹرول میں
قرحہ بہی رحسم پڑگئی مص ہوگیا دست نہ آیا تہا اسی تاریخ میں مرگیا اوسے چہ برس
ایک مہینے کم سلطنت کی عمر اوسکی ستائیس برس چہد مہینے کی ہی نہایت جوانمرد
سخی اور عادل اور رعیت پرور بہا بہت احسان رعیت پر کرتا رہتا تہا اوسکے مرنے
سے رعیت کی بہت رنج والم کیا — سلطنت عزیز مذکور ز محرالدین جہارکس مالک تہا
اوسنے ملک عزیز کی بیٹے ملک منصور محمد کو بٹہائے اوسکی باپ کی گدی لیتیں کیا اس
صورت میں سب امرائی یہہ تجویز کی کہ کسی شخص کو اولاد بنی ایوب سی سلطنت سکے
سدرست کی واسطی قایم کرنا چاہئے قاضی فاضل سکے سامنے یہہ مشورت ہوئی تہی
اوسنی کہا کہ ملک افضل کو قایم کرو وہ اوں ایام میں درمیاں صرحد کے تہا اوسکی
پاس قاصد بہیجی وہ فوراً مصر میں آیا اور اپنی تئیں ملک منصور بن ملک عزیز کا اتالیک
مشہور کیا یعنی وزراور کارکندہ اُن ایام میں ملک منصور کی عمر سات برس کی ہی
کی ہی اور ملک افضل دوسری تاریخ ماہ صفر کو اونش آدمی ہمراہ لیکر ڈرتا ہوا اپنی
چچا ملک عادل سی گیا تہا کیونکہ بلاد پر وہی غالب تہا یا بچوں ربیع الاول کو بلبیس پر
آپہنچا پہر قاہرہ میں گیا ملک منصور اوسکی ملاقات کی واسطی باہر نکلا اوسوقت
اوسکا چچا ملک افضل پیدل ہو گیا اور اوسکی سامنی وزارت سکے گہر میں جاکر بیٹہا
دہی جاے سلطنت اور دربار شاہی کے ہی — راہ میں آتے ہوئی ملک افضل کو
ملبیس پر لشکر ملا تہا مگر محرالدین جہارکس کو سمجہا اسلیے کہ اوسکے گرم بازاری سرد ہوگی
تہی یہہ امر گراں خاطر گذرا اسلئے وہ پہر گیا بعد چند امرا لشکر بہی اوسکے ہمراہ ہوگئے
ان سبی ملکر ملک عادل کو یہہ سارا حال لکہہ کر خبر دی وہ ان ایام میں ماردیں کا گہی
سہی پڑا تہا — ملک ظاہر نے یہہ چالاکی کی کہ اپنی ملک افضل سکے پاس ایلچی
بہیج کر یہہ کہلا بہیجا کہ اس وقت فرصت ہے تم دمشق لینے کا ارادہ کرو کیونکہ ملک عادل

ملک عادل ماردین پر پڑا ہوا ہی ملک افضل یہہ بات سنتی ہی مصر سی طرف دمشق
کی گیا مگر ملک عادل کو بہی اِس امر کی خبر ہوگئی کہ ملک افضل نے دمشق کی طرف کوکوچ
کیا ہی اوسنی اپنی بیٹی ملک کامل کو ماردین کی محاصرہ پر چہوڑ کر خود دمشق مین چلوی یا
سی آکر پہلے ملک افضل سی شہر مین گہس کر بندوبست کر لیا دو دن اول ملک افضل کے
دمشق مین ملک عادل جا پہنچا تہا اور ملک افضل تیسری تاریخ شعبان سنہ ہذا کو
صبح کے وقت شہر کو ملک افضل نے گہیر لیا اور لڑائی ہونے لگی اور یہانتک ہجوم
ہوگیا کہ تہوڑا سا اوسکا لشکر باب البرید تک پہنچ گیا شہر کے دروازہ تک جا پہنچا
مگر ملک عادل کے لشکر نے اونکو شہر سے نکال دیا اسی اثنا رمین ملک ظاہر حاکم
حلب بہی اپنی بہائی ملک افضل کے پاس جا پہنچا دونون نے ملکر پہر دمشق کا محاصرہ
کیا اور مدت تک محاصرہ کئے رہی یہانتک کہ شہر مین کہانا ہو چکا ملک عادل
قریب تہا کہ وہ شہر خود سونپ دیتا اور ملک افضل اور ملک ظاہر قریب فتح کرنی
کے تہے بلکہ ملک عادل نے قصد کر لیا تہا کہ مین دمشق دیتا ہون لیکن دونو بہائیون مین
پہوٹ پڑگئی اور اختلاف ہوگیا اور یہہ سال تمام ہو چکا وہ دونو اوسی اختلاف
مین رہی اون پر جو گذرا جو مین آگے ذکر کرتا ہون انشا راللہ تعالی

بیان غلبہ پانی ملک منصور محمد بن ملک مظفر حاکم حمات کا بارین پر

واضح ہو کہ ماہ رمضان سنہ ہذا مین ملک منصور حاکم حمات نی بارین کا قصد کیا اوسمین
نواب عزالدین ابراہیم بن شمس الدین محمد بن عبد الملک بن مقدم حکومت کرتا تہا
جاتے ہی اوسکا محاصرہ کیا اون ایام مین عزالدین ابراہیم بہی ملک عادل کی ہمراہ
دمشق مین محصور ہوگیا تہا ملک منصور نے فرصت پاکر اوسکی شہر مذکور پر جاکر

۶۰۶ھ منجنیق لگا کر سر کرنی شروع کیں مگر ملک منصور وقت وہاں واکرلے کی زخمی ہوا لیکن ہم
رمیسویں ماہ ذیقعدہ ۲۹ کو اوسی فتح کیا اور مدت تک ماردین میں ٹھہر کر اوسکا بندوبست
خوب طرح پر کرلیا

بیان وفات ملک مغرب کا

اسی سال میں درمیان ماہ ربیع الآخر یا جمادی الاول کے ابو یوسف یعقوب بن یوسف
بن عبد المومن حاکم مغرب کا اور اندلس درمیان شہر سلا کی فوت ہوا پندرہ برس تک
اوسنے حکومت کی وہ اپنا مذہب ظاہر نہ ظاہر کیا کرتا تھا امام مالک کی مذہب سے
پھر گیا تھا عمر اوسکی اٹھتالیس برس کی تھی اور لقب اوسنے اپنا منصور رکھا تھا بعد اوسکے
وقت جوانی کے بیٹا اوسکا محمد بن یعقوب تخت نشین ہوا اوسنے اپنا لقب ناصر رکھا پیدایش
اوسکی درمیان ۵۷۶ سنہ ہجری کی ہوئی ہے عبد المومن اور سب اوسکے اولاد کی لوگ
جو وارث سلطنت ہوئی امیر المومنین کہلایا کرتے تھی اسی سال میں لشکر ملک عادل نے ہمراہ
اوسکے بیٹے ملک کامل کی ماردین کے محاصرہ کو چھوڑکر کوچ کیا

بیان اوس فتنہ فساد کا جو فیروزکوہ میں ہوا

اسی سال میں ایک بڑا فتنہ اور فساد عظیم درمیان لشکر غیاث الدین ملک غوریہ کے فیروز
کوہ میں برپا ہوا تھا حقیقت حال اوسکی یہہ کہ امام فخر الدین رازی محمد بن عمر بن حسین
جو امام مشہور ہے وہ غیاث الدین مذکور کے پاس آیا تھا غیاث الدین اوسکی بہت
عزت اور اکرام و اعزاز کرکی خاطر و تواضع اوسکی کی اور اوسکی واسطے ایک مدرسہ
درمیان ہرات کی قریب جامع کے بنا دیا تھا یہہ بات کرامیہ والوں پر گراں گذری یہہ بڑا

ہرات کے لوگ بہت کثرت سی تہی اونکا مذہب تجسیم اور تشبیہ کا تہا اور غوری سب
کرامیہ تہی اونہون نی فخرالدین سی بسبب اسکی کہ وہ شافعی تہا اور اونکی مذہب
کے خلاف تہا دشمنی پیدا کی ــ پہر اتفاق ایسا ہوا کہ تمام فقہا کرامیہ اور حنفیہ
اور شافعیہ فیروزکوہ پاس غیاث الدین کے واسطی مناظرہ کے حاضر ہوئے
اون علما مین فخرالدین رازی اور قاضی عبدالمجید بن عمر معروف ابن قدوہ بہی
کہ فرقہ کرامیہ ہصیتمیہ سی تہا وہ بہی حاضر تہا اوسکی بڑی عزت فرقہ کرامیہ کے
لوگ بسبب تزہد اور علم کے کرتے تہے غرضکہ امام فخرالدین رازی سنے کچہہ کلام
کے ابن قدوہ نے اوسپر اعتراض کیا اسیطرح پر کلام بڑہ گئے اور غیاث الدین
کہڑا ہو گیا امام رازی سنے ابن قدوہ کو جہڑک کر برا بہلا بہت کہا اور گالی دی
اور بہت کچہہ نساسب اور نامناسب کہا اور ابن قدوہ یہہ کہتا جاتا تہا کہ خدا تسی
اسکا مواخذہ کرے یہہ بات ملک ضیاءالدین چچازادی ملک غیاث الدین
کو جوکہ اوسکا داماد تہا بہت بری معلوم ہوئی چنانچہ غیاث الدین کے پاس
اوسنی جاکر سب شکوہ امام فخرالدین کا کیا اور کہا کہ وہ شخص کافر ہے اوسکا
مذہب اہل فلسفہ کا سا ہے فلاطون وارسطو کا قائل ہی غیاث الدین نی اوسکی
کہنی کی طرف کچہہ توجہ نہ کی جب دوسری روز صبح ہوئی چچازاد ابن قدوہ نے
لوگون کو جمع کرکے وعظ کیا بعد حمد وصلواۃ کے اوسنے کہا کہ اے لوگو سنو ہم
وہ کہتی ہین جو ہماری نزدیک بروایت صحیح رسول صلعم سی یہہ منقول ہی اور علم
ارسطو کا اور کفریات ابن سینا کی اور فلسفہ فارابی کا ہم نہین جانتی ہمکو ان
کافرون سی کیا کام جو رسول اللہ صلعم نے فرمایا وہ ہم لوگون کو کہتی ہین پہر کسواسطی
کل کے روز ایک شیخ کو جو مشایخ اسلام سی ہی اور دین خدا اور سنت رسول اللہ پر
چلتا ہی گالی دے گئی یہہ کہہ کر خوب رویا سب لوگ فرقہ کرامیہ کے بہی رونی لگے

۴۸ اور ہر چہار طرف سی ازدحام ہوگیا اور تمام شہر میں فتنہ اور فساد برپا ہوگیا یہہ
حر بادشاہ کو پہنچی اوسی جید آدمی اوکی پاس بہیجی اور کہا کہ اس فتنہ کو کہاؤ
اور تم خاطر جمع رکہو میں فخرالدین رازی کو یہاںسی نکال دوں گا چنانچہ امام مذکور کو
کہا کہ تم ہرات کو مراجعت کرجاؤ وہ لوٹ گیا ـــ اسی سال میں درمیان ماہ ربیع الاول کی
محابرالدین قیار درمیان قلعہ موصل کے حاکم موصل کا وکہ ایک حاکم دولت لرالدین
کی تہا فوت ہوا قیار مذکور وہ شخص ہی جو مسعود والدار سلان پر حاکم تہا جسکو مسعود نے
گرفتار کرکی قید کیا تہا بعد میں کی نکال دیا تہا قیار مذکور ادیب وفاضل اور
عاقل تہا مذہب ابوحنیفہ رض کے فقہ اوسکو خوب یاد تہی اوسنی جید مسجدیں اور
سرائیں اور مدرسی بنائے ہیں ـــ اسی سال میں سلطان غیاث الدین ملک
غور نے مذہب کرامیہ چھوڑکر امام شافعی کا مذہب اختیار کیا تہا ـــ اسی سال میں محمد
بن عبدالملک بن زہر اندلسی اشبیلی فوت ہوا وہ علم ادب کا فاضل اور طبیب تہا اوسکا
دادا زہر مذکور وزیر فیلسوف تہا زہر مذکور درمیان سنہ ۵۲۵ ہجری کے قرطبہ میں فوت
ہوا تہا اوسکی حقیقی کسی شاعر لے یہہ دو شعر کہے ہیں جو یہہ ہیں کہ بہت تحقیر سے

للوباء والدهر قد | حرمتما الحذق الكالیه
تر فقا بالورى قليلا | في واحد منكما الكفاية

اب شروع ہوا سنہ ۵۹۰ ہجری

اس سال تک ملک افضل اور ملک طاہر دمشق کا محاصرہ کئی ہوئے تہے اتفاق کسی
دونوں بہائیوں میں خلاف پڑگیا سبب اس خلاف کا یہہ تہا کہ ملک طاہر کے
پاس ایک غلام کسی ایک تہا وہ دل وجان اوسپر مرتا تہا وہ کہیں گم ہوگیا ملک طاہر کو

ظاہر کو بہت رنج ہوا اور بہت الم اوسکی محبت سی ہوا اوسنے یہہ خیال کیا کہ وہ دمشق
مین چلا گیا اسواسطی ایک مخبر اوسکی تلاشش کی واسطی دمشق مین روانہ کیا اوس
مخبر نے ملک عادل کو جاکر اس امر کی خبر دی وہ محصور تہا جیسا کہ بیان ہوا ملک عادل نی
ملک ظاہر کی پاس یہہ کہلا بہیجا کہ محمود ابن الشکری نے تیری غلام کو بگاڑ کر اور خراب
کرکے تیری بہائی افضل کے پاس بہیجدیا ہی ملک ظاہر نی یہہ سنکے ابن الشکری کو
پکڑ لیا وہ غلام واقع مین اوسیکے پاس سی نکلا اس باعث سی ملک ظاہر اپنی بہائی
ملک افضل سی بگڑ بیٹہا اور ملک عادل سی لڑنا موقوف کردیا یہہ حال لشکر دیکہتی
ہی تتر بتر ہوگیا اسلئی ملک ظاہر اور ملک افضل نے بہی دمشق سی کوچ کرکے
مرج الصفر پر آخر ماہ صفر تک ڈیرا کیا پہر دونو راس الماء پر آکر مقیم ہوئی تاکہ جاڑے
کی موسم چلی جاوی بعد ازان ارادہ لڑائی کا جاتا رہا ملک افضل مصر کی طرف چلا گیا
اور ملک ظاہر حلب کو کوچ کر گیا جب وہ دونو جدا ہوگئے اوسوقت ملک
عادل نے دمشق سی نکل کر ملک افضل کا تعاقب مصر تک کیا اور ملک افضل جب
مصر مین پہنچا وہان اوسکا لشکر بسبب موسم ربیع کی متفرق ہوگیا اپنی اپنی گہر لوگ
چلی گئی اسی اثنا مین ملک عادل نی افضل کو آلیا اوسوقت لاچار ملک افضل
ہمراہ اوس لشکر کی جو باقی رہا تہا باہر شہر کے واسطی مقابلہ کے نکلا مقام سائح پر
لڑائی ہوئی افضل نے شکست کہائی قاہرہ مین بہاگ کر چلا گیا ملک عادل نے سنہ
قاہرہ پر جاکر آٹہہ دن تک لڑائی کی ملک افضل نے کہا کہ ایک شرط پر قاہرہ آپکی
حوالہ کرتا ہون اسکی عوض مجکو میا فارقین اور جانی اور سمیساط عرصت
کیجئی ملک عادل نی منظور کرلیا لیکن پہر وعدہ وفا نہ کیا ملک عادل قاہرہ مین اکیسوین
ربیع الآخر سنہ ہذا مین داخل ہوا اور ابن اثیر کہتا ہے کہ بروز شنبہ اٹہاروین ربیع الآخر
کو داخل ہوا تہا اسی سال مین قاضی فاضل عبدالرحیم بیسانی ستروین ربیع الآخر

اہم کو وفات ہوا کہتی ہیں کہ بعد الیتیں قاضی فاضل کی در میان ۵۹۶ھ ہجری کی ہوئی تہے
اسی حساب سے اوسکی عمر ستر برس کی ہوئی تعداد ان ملک افضل طرف صرخد کی گیا اور
ملک عادل در میان مصر کی ملک منصور محمد بن عزیز عثمان کا اتالیک ہوکر تہوڑے دنوں
تلک قایم رہا پہر ملک منصور محمد مذکور کو دور کرکے خود مستقل ہوکر سلطنت کرنے لگا
جب سلطنت مستقلہ ملک عادل کی ہوگئی اوسوقت ملک منصور حاکم حمات نی قسم
اسکے کہ اوسسے مارین ان مقدم سی جہین لی بہی اسکا عذر کر بہیجا ملک عادل نے
اوسکا عذر قبول کیا اور حکم دیا کہ پہر ان مقدم کو مارین حوالہ کردیوے ملک منصور نے
یہہ کہا کہ چونکہ یہہ شہر حمات کے قریب ہے اسلئے اس امر سی مجکو معذور سمجہی لیکن
عوض اسکے منبج اور قلعہ نجم ان مقدم کو دیتا ہوں ان مقدم نے ماسوائی اسکے
اسمہ اور کفرطاب اور بحیس کا معرہ کے ہی سبب سے پہر ملک ظاہر حاکم حلب
نے بہی اپنی چچا ملک عادل سی خط وکتابت کرکے صلح کرلی اور اوسکے نام کا خطبہ
من اور تمام بلاد میں جاری کرادیا اور سکہ بہی اوسیکی نام کا ڈہالا گیا اور ملک عادل
نے حاکم حلب مذکور سی ایک یہہ بہی شرط کرلی کہ پانسو سوار اچہی چیدہ لشکر حلب کے
میری خدمت میں رہا کریں جب میرے سواری نکلا کرے وہ بہی اوسنی منظور کیا
اسی سال میں رود نیل بسبب اوترگئی تہی کمہا ہی جو ۱۳ ہاتہہ پانی اوسمیں رہ گیا تہا

بیان وفات بانی خوارزم شاہ کا

اسی سال میں بیسویں ماہ رمضان کو خوارزم شاہ تکش ابن ارسلان بن اطسز بن محمد
بن انوشتکین حاکم خوارزم اور بعض خراسان اور رے وغیرہ بلاد جبلیہ کا شہر شہرستانہ میں
فوت ہوا بعد اوسکے بیٹا اوسکا محمد بن تکش والی ریاست ہوا اسی محمد مذکور کا

مذکور کا لقب قطب الدین تہا پہر اوسنے علاؤ الدین بدل کرر کہا تکش مذکور عادل نیک سیرت فقیہ تہا علم فقہ ابو حنیفہ کے مذہب کے اور اصول جانتا تہا جب غیاث الدین ملک غوریہ کو خوارزم شاہ کے مرنے کی خبر پہنچی تین روز تک نوبت خانہ سرد کر دیا نوبت نہ بجوائی اور ماتم داری کی باوجود اسکے کہ اون دونومین کمال عداوت تہی یہہ خلاف باطن ظہور مین آیا یہہ خلاف بسبب اسکے کہ تکش نے سلطان صلاح الدین کو گالیان دین تہین ہوا تہا — جب محمد بن تکش سلطنت کی گدی پر بیٹہا اوسوقت بہتیجا اوسکا ہندو خان ابن ملک شاہ وہانسے بہاگ کر غیاث الدین ملک غوریہ کی پاس واسطے طلب کمک اور مدد کی چلا آیا — غیاث الدین نے اوسکا بہت اکرام کیا اور وعدہ کیا کہ مین تمہاری کمک کرونگا اور مدد دونگا

اب شروع ہوا سنہ ۵۹۷ ہجری

جب یہہ سال شروع ہوا تہا اون ایام مین ملک عادل دیار مصریہ ہی مین تہا اور ملک کامل محمد بہی اوسکے پاس اوسجاے موجود تہا وہ نائب سلطنت تہا اور حلب مین ملک ظاہر بسبب خوف اپنی چچا ملک عادل مذکور کے حلب کی تشدید اور بند وبست اور مضبوط کرنے مین مصروف تہا — اور دمشق مین ملک معظم شرف الدین عیسی بن ملک عادل اپنی باپ کی طرفسے نیابت کرتا تہا — اور مشرق مین ملک فائز ابراہیم بن ملک عادل حکومت کرتا تہا — اور میافارقین مین ملک اوحد نجم الدین ایوب بن ملک عادل حاکم تہا — اسی سال مین عز الدین ابراہیم ابن محمد بن عبد الملک بن مقدم فوت ہوا بعد اوسکے مرنے کی اوسکی تمام شہر یعنی بنبج اور قلعہ نجم اور فامیہ اور کفر طاب اوسکے بہائی شمس الدین عبد الملک کو

۶۱۲ھ کے قبضہ میں آئی جو منبج میں رہا کرتا تھا بعد ازاں ملک ظاہر حاکم حلب نے منبج پر چڑھ کر اوسکا
محاصرہ کیا اور فتح کر لیا لیکن عبد الملک بن مقدم قلعہ منبج میں محصور ہوا اور اوسنے قلعہ دیا
آخر ہیبت سے اوسکو اس دیگر قلعہ سے نکال کر گرفتار کیا اور قلعہ منبج بھی لے لیا —
بعد فراغت مہم منبج کی ملک ظاہر مذکور قلعہ نجم پر گیا اوسجا بھی ابن مقدم کا نائب
حکومت کرتا تھا اوسکا بھی محاصرہ کرکے آخر رجب سنہ ۱ھ میں فتح کیا — بعد ازاں
ملک ظاہر نے ملک منصور حاکم حماۃ کو کہلا بھیجا کہ اگر تم میری مدد اور کمک کرو میں
ملک عادل پر چڑھائی کرتا ہوں اور تمکو اوسکے عوض منبج دونگا تم میرے ہمراہ ہو جاؤ
اوسنے انکار کیا اور کہا کہ میں ملک عادل پر خروج کے قسم کہا رکھی ہے یہ بات
مجھسے نہ ہوگی — جب ملک ظاہر مایوس ہوگیا اوسوقت معرہ کے طرف گیا وہاں
شہر ویں لوٹ مار کر مع لشکر طاب پر گیا اوسکو فتح کیا یہ شہر بھی ابن مقدم
کا تھا — پھر فامیہ پر گیا وہاں قراقوش نائب ابن مقدم کا حکومت کرتا تھا
اوسنے فامیہ حوالہ کی اوسوقت ملک ظاہر نے عبد الملک ابن مقدم کو حلب کے
بندخانہ سے بلوایا اور جو اوسکی مصاحب ہمراہ اوسکی مقید ہوئی تھی اسکو حاضر
کرکے سامنے قراقوش کے اوسکو مارا لیکن جب بھی قراقوش نے نہ مانا بعد ازاں حکم
دیا کہ سخت چوٹ عبد الملک بن مقدم پر مارو تا کہ اوسکا دل موم ہو اور فامیہ دیدیوے
بہت سخت اوسپر چابک پڑنے لگی اور وہ فریاد اور استغاثہ کرتا تھا اور پکار
پکار کے چیختا تھا قراقوش نے حکم دیا قلعہ فامیہ کے فصیل پر نقارے بہت سے رکھکر
نوبت اور ڈہول بجاؤ تا کہ اوسکے چیخنے کی آواز نہ سنی جاوے غرضیکہ اوسنے
بہت تدبیریں کیں قلعہ فامیہ نہ ملا آخر کو لاچار ہوکر ملک ظاہر نے وہاں سے کوچ کیا
اور حماۃ کا آکر محاصرہ کیا یہ محاصرہ تیسری تاریخ ماہ شعبان سنہ ھ کو کیا تھا شمال
کی جانب شہر کی اترا تھا نوبت لقویہ کو اکھیڑ کر پھینک دیا اور بعض باغ خراب کر دئے

کردی اور جانب باب مغربی کی اندر شہر کی گھس گیا اور خوب لڑا - بعد اسکے ان پھر آخر
ماہ شعبان کے باب مغربی پر ہجوم کیا اور حملہ لایا اور باب النعمان پر بھی دہاوا دی چلا آیا
اوس روز بھی بڑی بھاری لڑائی ہوئی ملک ظاہر کی پنڈلی مین بھی ایک تیر کا
زخم آیا مگر لڑائی ایام رمضان تک رہی جب کچھ امید نہ بر آئی لاچار ملک منصور سی
کچھ مال پر صلح کرلی کہتی ہین کہ تیس ہزار دینار صوریہ پر صلح ہوئی تھی پھر وہان سی
کوچ کرکے دمشق پر آیا اوسجاے ملک معظم بن ملک عادل تھا اوسی آکر وہ اور
ملک افضل دونو لڑے اونکی ہمراہ فارس الدین میمون قصری حاکم نابلس کا بھی تھا
اور امرار صلاحیہ سی بھی بہت لوگ اونکی ہمراہ ہوگئی تھی اون دونو بھائیون مین یہہ
بات ٹھر گئی تھی کہ جب دمشق فتح ہووہ ملک افضل لے لیوے اور پھر دونو
ملک مصر پر جاوین وہ ملک عادل سی لیکر ملک افضل کے پاس رہے اور پھر
ملک ظاہر دمشق مین اپنا عمل اوسوقت کرلیوے تاکہ مصر ملک افضل کی اور تمام
ملک شام ملک ظاہر کا رہوے لیکن بعض اکابر دولت صلاح الدین کے مثل فخرالدین
جہارکس - اور زین الدین قراجا کی اونسی علیحدہ ہوگئی - ملک افضل نے
زین الدین قراجا کی پاس قاصد بہیجکر کہلا بہیجا کہ مینی صرخد تجکو دی اور اپنی والدہ
اور اہل عیال کو حمص مین پاس شیرکوہ کی بھیجدیا جب ملک عادل نی دیکھا کہ دونو
بھائیون نے ملکر محاصرہ دمشق کا کیا ہے وہ بہت سا لشکر لیکر مصر سی نکلا اور
نابلس پر آکر مقیم ہوا مگر اوسکو اونسی لڑنی کی طاقت نہ تھی اور وہ دونو دمشق کا
محاصرہ کئے ہوئی تھی سرنگ کھودنی والی فصیل کی جڑ تک جا پہنچی جب ملک ظاہر
نے یہہ حال دیکھا اوسیوقت اوسکو رشک پیدا ہوا اور کہنی لگا کہ دمشق بھی میرے لیے
ہی ہی ملک افضل کو بہانے بتانی لگا ملک افضل نے کہا کہ میرے اور تیری ایک
عزت ہی اور تو دیکھتا ہی کہ میرے اہل و عیال کو کوئی جانی بیٹھنی کی بجز جنگل کے

نہیں مسی تسلیم کیا کہ شہر تو ہی لیا مگر حب تک کہ میں مصر فتح کروں اوسوقت تک
مجکو یہہ شہر مرحمت کرو اوسکی ہرگز نہ مانا اور صلاح الدین کی وقت کی امیر اور لشکر
افضل کے لڑنے تھے آخر کو لاچار ہوکر ملک افضل نے کہا کہ اگر تم لوگ میری دوستی
ڈرتے ہو تو لڑائی موقوف کرو اور ملک عادل سے صلح کرلو اور اگر تم ملک ظاہر
کے واسطے لڑتے ہو تو تم جانو اور وہ جانے مجکو کچھہ علاقہ نہیں اونہوں نے جواب دیا
کہ ہم صرف تمہارے واسطے لڑتے ہیں اسلئے لڑائی موقوف ہوگئی اور قاصد بھیجکر
ملک عادل سے اوسی صلح کرلی یہہ سال ہی تمام ہوگیا اور وہ محاصرہ کئے ہوئے دمشق
کا پڑے رہے آخر کو لشکر متفرق ہوگیا ملک ظاہر بھی دمشق سے اول ماہ محرم ۵۹۸
ہجری میں چلا گیا اور افضل حمص کی طرف چلا گیا ــــ اسی سال میں یعنی ۵۹۷
میں عماد کاتب محمد بن عبد اللہ بن حامد اصفہانی فوت ہوا وہ فاضل علم فقہ اور
ادب اور خلاف اور تاریخ میں تھا اوسکی نظم بہت نادر اور نثر بہت اچھی تھی اوسی
سلطان نور الدین اور سلطان صلاح الدین دونوں کی منشی گری کی اوسکی تصنیفات
کی کتابیں ہیں از انجملہ ایک برق الشامی ہی ایک خریدہ القصر ہی پیدایش اوسکی
۵۱۹ ہجری میں ہوئی عمر اوسکی کچھہ اوپر ستر برس کی ہوئی ــــ اسی سال میں
ملک غیاث الدین ملک غوریہ نی معہ اپنی افواج کے کوچ کرکے اپنی بہائی
شہاب الدین کو بھی غزنی سے بلوایا تھا چنانچہ وہ بھی اپنی افواج لیکر جا پہنچا اور دونو
جمع ہوکر خراسان پر گئے جو خوارزم شاہ کی حکومت میں شہر داخل تھا سب غیاث الدین
نے قبضہ پایا ــــ اور جب غیاث الدین مرو فتح کی وہ ہندوخان بن ملک شاہ بن
خوارزم شاہ تکش کو حوالہ کی یہہ وہ بھی خوارزم چچا کے خوف سے غیاث الدین کے
پاس بہاگ کر چلا گیا تھا بعد ازاں غیاث الدین نے سرخس اور طوس لور نیشاپور
وغیرہ یہہ شہر فتح کئی جب یہہ سب ملک غیاث الدین فتح کرچکے اوسوقت اپنی

اپنی بلاد کی طرف مراجعت کی اور بہائی اوسکا شہاب الدین بلاد ہندوستان مین
گیا وہان جاکر اوسنی بہت لوٹ مار کی اور کئی شہر فتح کئی اور نہروالہ فتح کیا
یہہ شہر اون ایام مین بڑا شہر بلاد ہندوستان مین کا تہا — اسی سال مین ماہ رمضان
مین رکن الدین سلیمان بن قلیج ارسلان بادشاہ ہوا پہر رکن الدین مذکور ارزن
روم مین گیا یہہ ملک محمد بن صلفق کے قبضہ مین تہا وہ قدیم خاندان بادشاہی
سی تہا جو ارزن روم کی مدت دراز سی حاکم ہوتی آئی تہی اوسکی جاتی ہی حاکم
ارزن روم مذکور کا واسطی صلح کرنی رکن الدین کے پاس آیا اوسنی جلد اوسکو
گرفتار کیا اور شہر اوسی چہین لیا یہہ محمد مذکور آخر بادشاہ اس خاندان کا تہا
— اسی سال مین سقمان بن محمد بن قرا ارسلان بن داود بن سقمان بن ارتق حاکم
آمد اور کیفا کا ایک چہت کے چہجی پرسی نیچے گر کر فوت ہوا ایک اوسکا بہائی
مسمی محمود بن محمد تہا سقمان مذکور اوسسی بہت بغض رکہتا تہا اسیواسطی اوسکو
قلعہ منصور مین نکالدیا تہا اور اپنا ولی عہد اوسنی ایک اپنی غلام مسمی ایاس کو
کردیا تہا اوسکو بہت چاہتا تہا محبت اوس غلام سسی بہت رکہتا تہا مرتی ہوئے
وصیت کرگیا تہا کہ میرے بعد یہہ شخص بادشاہ ہووے چنانچہ بعد مرنے سقمان
مذکور کے ایاس مذکور وارث سلطنت ہوا تمام بلاد پر اوسنی اپنا قبضہ کیا ابہی
بندوبست وہ اچہا کرنے نہ پایا تہا کہ لوگون نے اوسکی بہائی محمود کو لکہہ کر یہ
حال کی اطلاع کی وہ آیا آتی ہی تمام بلاد پر جو اوسکی بہائی کے قبضہ مین تہے
مالک ہوگیا — اسی سال مین درمیان مصر کے بہت گرانی تہی یہہ گرانی اور قحط
بسبب ناقص ہونے دریا نیل کے ہوا تہا — اسی سال مین درمیان جزیرہ اور شام
اور سواحل کے بڑی زلزلے آئی جنکی سبب سی کئی شہر منہدم ہوگئے —
اسی سال مین درمیان ماہ رمضان کے ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن جوزی

حنبلی واعظ مشہور فوت ہوا اوسکی تصانیف مشہور ہیں اوسکا مرتبہ علمار میں بہت تہا
پیدایش اوسکی درمیان ۵۱۰ھ ہجری کی ہوئی

اب شروع ہوا ۵۹۹ھ ہجری

اس سال میں بعد کوچ کرنے ملک افضل اور ملک طاہر کی دمشق سے ملک عادل دمشق
میں آیا ۔ اور میمون قصری جیسا کہ اوپر بیان ہوا ملک طاہر کے ہمراہ ہوگیا تہا اوسکو
اعزاز مرحمت کی ۔ اسی سال میں ملک طاہر نے قلعہ منبج بسبب اس خوف کی کہ کہیں
ملک عادل چہین نہ لے ڈہا کر مسمار کردیا اور بعد اوس منبج عماد الدین بن سیف الدین
علی ابن احمد مشطوب کو دیدے ۔ اسی سال میں عز الدین بانی عبدالملک بن محمد
بن عبدالملک بن مقدم نے جو فامیہ کا حاکم تہا ملک طاہر کی پاس ایلچی بہیج کر کہلا بہیجا
کہ میں تمکو فامیہ اس شرط پر دیتا ہوں کہ شمس الدین عبدالملک ابن مقدم کو جو قید صلاح
جیرود راضی ہو مرحمت کرو چنانچہ ملک طاہر نے اوسکو رکھوا دیا ۔ اور کفرطاب
۔ اور چند گانو معرہ کے کہ وہ تیس گانو تہے حوالے کئے اور فامیہ اوسکی عوض
لی لی بعد اوس عبدالملک ابن مقدم نے راوندان میں جاکر ملک طاہر سے پہر بیٹہا
اور عصیان کیا اسلئے ملک طاہر چڑہ گیا اور اوسکو وہان سے نکالدیا وہ ابن مقدم
مذکور وہان سے نکل کر ملک عادل سے جاملا اسنے بہت احسان اوسپر کیا اور بہت بڑا
اکرام و اعزاز اوسکا کیا ۔ اسی سال میں ملک عادل نے دمشق کو کوچ کیا اور
حمات پر جاکر تل صفرون پر ڈیرا کیا ملک منصور حاکم حمات نے سب خرچ اوسکا معہ
دعوت کی اپنے اوپر اٹہایا اسی اثنا میں حاکم حلب ملک طاہر کو یہہ خبر بہیجی کہ میرا چچا
ملک عادل حمات پر [illegible] گیا ہی کہ وہ حلب کی محاصرہ کا قصد رکہتا ہی فوراً [illegible]

ایلچی اور خطوط بہیج کر اوس سے صلح کر لی اور اوسکو مہربان اور شفیق بنا لیا لیکن بمفردہ البحرہ
جو بلیس گانو تہے وہ اوس سے چہینے گئے وہ ملک منصور حاکم حمات کو ملک عادل نے
مرحمت کئی اور قلعہ نجم بہی ملک ظاہر سے لے لیا یہہ قلعہ ملک افضال کو سپرد کیا
ملک ظاہر کے پاس سروج اور سمیساط رہ گئے ــ پہر ملک عادل نے حرّان معہ
ان مضافات کی اپنے بیٹے ملک اشرف مظفرالدین موسیٰ کو مرحمت کیا اور مشرق کی
جانب اوسکو روانہ کیا ــ ان ایام مین میافارقین کا حاکم ملک اوحد بن ملک عادل
تہا اور قلعہ جعبر پر ملک حافظ نورالدین ارسلان شاہ بن ملک عادل حکومت کرتا تہا
جب ملک عادل بعد ملک ظاہر بن صلح ہوگئی اوسوقت ملک عادل دمشق مین آباد وہان
اقامت کی اور سب ممالک شامیہ اور شرقیہ اور مصریہ کا بند و بست کرکے سب
اپنی قلمرو سلطنت مین شامل کر لئے اور اپنی نام کا خطبہ سب منبرون پر پڑہوایا
اور اپنی نام کا سکہ ڈہلوایا ــ اسی سال مین خوارزم شاہ محمد بن تکش کی مراجعت
کرکے سب بلاد جو سلطنت غوریہ مین خراسان کے تہی اپنے ملک مین ملا لئے ــ
اسی سال مین ہبۃ اللہ بن علی بن مسعود بن ثابت منستیری فوت ہوا منستیر مذکور
ایک چہوٹا سا شہر ہی درمیان افریقیہ کی ــ ہبۃ اللہ مذکور عالی الاسناد تہا
اوسکے زمانہ مین کوئی شخص اوسکی درجہ کو نہ پہنچ سکتا تہا ــ ابراہیم بن حاتم اسدی
سی اوسنی سماعت حدیث کی کی اور جماعت اکابر سی اوسنی شجاعت کی تہی اور
سو کران سنی ہبۃ اللہ مذکور سی سماعت کی اطراف و بلاد سی بسبب علو اسناد اوسکے
کے لوگ اوسکے پاس آتی جاتی تہی اوسکا دادا مسمی مسعود منستیری بوجبر مین چلا
گیا تہا اسواسطے اوسکو بوجبری بہی کہتی ہین پیدایش اوسکی ۵۰۶ ہجری مین ہوئی

اب شروع ہوا ۵۹۹ ہجری

۱۸ ۲۴ اس سال میں ملک دمشق ہی میں تہا — اسی لیں ملک الدین سلطان سوتیلا بہائی ملک عادل کا فوت ہوا یہہ وہ شخص ہی جسکی طرف مدرسہ ملکیہ دمشق کا منسوب ہے

بیان اون حوادث کا جو یمن میں ہوئی

ملک یمن کا بادشاہ ملک معز اسماعیل بن سیف الاسلام طغتکین بن ایوب تہا وہ شخص موصوف اور حمقی تہا اوسنی یہہ دعوی کیا کہ میں قریشی ہوں اولاد امیہ سی میرا نسب ہے سر لباس پہن کر اپنی نام کا خطبہ پڑھوایا اور خلیفہ مشہور ہوا اور خلافت کا لباس پہنا ایک جبہ ایسا بنایا جسکی ہر آستین کا طول بیس بالشت کا تہا یہہ سال دیکہکر اوسکے باپ کی غلام سب اوس سی پہر گئے اور لڑائی ہوئی مگر اوسنی اوپر فتح پائی بعد ازاں ایک جماعت امرار اکراد نے اون سے ملکر معز اسماعیل مذکور کو قتل کیا اور سلطنت یمن پر ایک اوسکا چہوٹا بہائی یتیم کرکے اوسکا نام ناصر رکہا مدت تک اوسنی سلطنت کی اوسکے آگی کاروبار وزارت وغیرہ پر یعنی اتابک ایک اوسکے باپ کا غلام مسمی سیف الدین سنقر قائم ہوا چار برس کی بعد سنقر مذکور فوت ہوا — اس سلطان ناصر کی والدہ سی ایک امیر مسمی غازی بن جبرائیل نی اپنا نکاح کرلیا وہ اتابک ناصر کا مقرر ہوا — بعد ازاں ناصر مذکور کو ایک زرد گوڑی میں زہر دیکر مارڈالا اور غازی مذکور خود مالک سلطنت رہا لیکن اوسکو بہی جماعت عرب نی زندہ نہ چہوڑا کیونکہ اوسنی ناصر بن طغتکین کو قتل کیا تہا اسواسطی اوسکو بہی قتل کیا اسکے بدون بادشاہ کی ملک یمن خالی پڑا رہا اسلئی ناصر مذکور کی والدہ نی زبید پر قبضہ کرلیا اور بہت مال اپنی پاس جمع کررکہا وہ اس انتظار میں تہے کہ کوئی بنی ایوب میں مصری لطرف چڑہی تو میں اوسنی نکاح کرلوں وہ ہی بادشاہ یمن کا ہو جاوی — ملک

ملک مظفر تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب کی ایک بیٹا مسمی سعد الدین شاہنشاہ
تہا اور ایک اوسکا بیٹا سلیمان نامی تہا وہ سلیمان بن شاہنشاہ فقیر ہوکر جہولی فقیر دن کے
کندہی پر لیکر در در مانگتا پہرتا تہا اونہین ایام مین ناصر کی والدہ نے کئی اپنی چند
غلامونکو طرف مکہ کے موسم حج مین بایں ارادہ بہیجا تہا کہ مصر اور شام کی خبر لادے
یمن کوئی اوسکی حسب خواہش خاوند میسر آجاوے تو اوسکو لے آوی اون
غلامون نے سلیمان مذکور کو جو ٹکڑے مانگتا پہرتا تہا پاکر یمن مین لا حاضر کیا ناصر
کی والدہ نے اوسکو بلاکر خلعت دیا اور تمام ملک یمن کا بادشاہ بنا لیا اوسنے بادشاہ
ہوتے ہی ظلم اور جور کرنا شروع کیا اور اس عورت سے بہی بے پرواہی اور اعتراض
کرنے لگا کیونکہ اب وہ بادشاہ ہوا دن لگے اور ملک عادل کو جو کہ واقع مین اوسکے
دادا کا چچا تہا ایک نامہ لکہا اوسکے اول پر یہہ لکہا کہ یہہ نامہ جانب سلیمان کی سے
ملک عادل نی اوسکو عقلمند تصور کیا پہر جو حال سلیمان کا ہوا اور جو کچہہ اوس پر بیتا آگے
بیان کرونگا انشاء اللہ تعالے — اسی سال مین سلطان ملک عادل نی اپنی بیٹے
ملک اشرف کی پاس ایلچی بہیجکر حکم کر بہیجا کہ ماردین کا محاصرہ کرے بعد ازان ملک
ظاہر نے ملک عادل سے صلح کرنی مین سعی کی اوسنے جواب دیا کہ حاکم ماردین ایک لاکہہ
پچاس ہزار دینار میرے پاس بہیجدی صلح ہو جاوے گی اور میرے نام کا خطبہ تمام
اپنے بلاد مین پڑہواے اور میرا ہی سکہ جاری کردیوی اور جب طلب کرون میرے
خدمت مین چلا آوے ان شرطون پر صلح ہوتی ہے اوسنے سب شرطین منظور کین
اور صلح ہوگئی — اسی سال مین ملک عادل نے ملک منصور محمد بن عزیز کو مصر سے
طرف شام کی نکالدیا وہ بیچارہ معہ اپنی والدہ اور بہائیون کے اپنی چچا ملک ظاہر
کے پاس جا رہا اسی سال مین ملک منصور حاکم حمات طرف بارین کی واسطے مقابلہ
فرنگیون کے گیا وہان جاکر اقامت کی ملک عادل نی حاکم بعلبک اور حاکم حمص کو لکہا

۲۴۵ کہ تم دونو بہی اوسکی مدد دو اور فرنگی بہی قلعہ اکراد اور طرابلس وغیرہ سے آکر جمع ہوئے
اور ملک منصور پر بارین شہر پر چڑہائی ہوئی تیسری رمضان سنہ ہ میں جانبین کا
مقابلہ ہوا لڑائی ہوئی فرنگیوں نے شکست کہائی اور بہت مارے گئے بہت قید ہوئے
وہ دن بہی بہت بڑا دن تہا ۔ بعد ازاں پہر قلعہ اکراد اور مرقب اسبتار سے اور مدد
فرنگیوں کی پہنچی اور سواحل سے بہی بہت فوجیں آئیں ملک منصور سے پہر مقابلہ ہوا
وہ بارین ہی پر پڑا ہوا تہا یہہ لڑائی اکیسویں رمضان سنہ ہ کو بعد اٹہارہ دن گزرنے
کے اول لڑائی سے ہوئی دوسری دفعہ بہی ملک منصور ہی کو فتح ہوئی فرنگیوں نے
شکست فاحش کہائی اور ملک منصور نے بہت فرنگی قید کئے اور بہت مار ڈالے
۔ اسی سال میں ملک مظفر تقی الدین محمود بن ملک المنصور محمد حاکم حمات بشکم ملکہ خاتون
بنت سلطان ملک عادل ابو بکر بن ایوب سے پیدا ہوا اور نام اوسکا اول عمر رکہا گیا
محمود بعد اوسکی نام رکہا گیا تہا اوسکی پیدایش درمیان قلعہ حمات کے منگل کی رات
چودہویں رمضان سنہ ہ کو بوقت ظہر اوسنے ولادت پائی تہی ۔ اسی سال میں
ملک عادل نے قاصد بہیج کر جو شہر ملک افضل کے قبضہ میں تہا سے لے لیا وہ شہر
یہہ تہے ۔ راس عین ۔ سروج ۔ قلعہ نجم اوسکے قبضہ میں سوای شہر سمیساط
کی اور کچہہ نہ رہا گیا یہہ حال ملک افضل نے اپنی والدہ سے کہا وہ عورت ملک منصور
حاکم حمات کی پاس اسواسطے آئی کہ میرے ہمراہ کسی ایسے شخص کو کر دے تاکہ وہ
رسائیں ملک افضل کے ملک عادل سے سعی کرکے سفارش کروائے تاکہ وہ یہہ شہر مذکور
اوسکے پاس رہنے دے چنانچہ وہ عورت افضل کے والدہ معہ زین بن مہدی کی حمات
سے ملک عادل کی پاس گئی اوسنے ہرگز نہ مانا لاچار مایوس پہر آئی ۔ ابن اثیر
مولف تاریخ کامل کا لکہتا ہی کہ خاندان صلاح الدین پر اوسکے فعل اور حرکات
ناشایستہ کا عذاب نازل ہوا جو صلاح الدین کر گیا تہا کیونکہ صلاح الدین کی بہی پاس

پاس عورتین خاندان اتابک کی خصوصًا بیٹی نورالدین شہید کی اسواسطی سے گئی تہی
کروہ موصل عز الدین مسعود کے پاس رہنی دی اوسنی اوس عورت کا کہنا مطلق نمانا
تہا پہر ندامت بہی اٹہائی تہی کہ مینی اوسکے سوال کو کیون پورا نہ کیا دوہی معاملہ
اب ملک افضل بن سلطان صلاح الدین کے ساتہہ اوسکی چچا کی ہمراہ ہوا جب یہہ
حال گذرا ملک افضل سمیساط مین مقیم ہوا اور اپنی چچا ملک عادل کی نام کا خطبہ پڑہوانا
موقوف کرواکے سلطان رکن الدین بن قلیج ارسلان بن مسعود سلجوقی حاکم روم کے
نام کا جاری کروا دیا

بیان وفات غیاث الدین ملک غوریہ کا

اسی سال مین درمیان ماہ جمادالاول کے غیاث الدین ابوالفتح محمد بن سام بن حسین
غوری حاکم غزنہ اور بعض خراسان وغیرہ کا فوت ہوا اون ایام مین بہائی اوسکا شہاب الدین
غوری درمیان طوس کی تہا وہ خوارزم کے جانیکا قصد کر رہا تہا غیاث الدین نے
اپنی پیچہے ایک بیٹا مسمی مسعود چہوڑا تہا وہ بہی اپنی باپ غیاث الدین کی نام پر
ملقب غیاث الدین ہی ہوا مگر شہاب الدین نہ چاہتا تہا کہ بعد میرے بہائی
کے خلافت بہتیجی کو یا کسی اور کو پہنچی ایک عورت ڈومنی غیاث الدین کی جورو تہی
وہ اوسکو بہت چاہا کرتا تہا مرتے ہی اپنے بہائی غیاث الدین مذکور کی شہاب الدین
نے اوس عورت کو پکڑ لیا اور خوب مارا جتنا مال اوسکے پاس تہا سب چہین لیا
غیاث الدین مذکور مظفر اور منصور آدمی تہا کبہی اوسکے جہنڈی نی شکست نہین کہائی
تہی مگر فریبہ اور مکر باز اور دغاباز بہت تہا اعتقاد اچہا رکہتا تہا للہ بہت خیرات
کیا کرتا تہا صاحب فضل اور ادب تہا خوشنویس بہی تہا علم بلاغت بہی اوسکو اچہا تہا

قرآن شریف لکہا کرتا تہا بعد اختتام وقف کردیا کرتا مدرسوں میں جو اوسکی سرکار
کے ہے رکہوا دیتا مذہب کرامیہ اول رکہتا تہا پہر اوسکو چہوڑکر شافعی ہو گیا تہا
۔۔ اسی سال میں گرجیوں نے شہر دوین جو آذر بیجان کا ایک شہر ہی فتح کرکے
خوب لوٹا باشندوں کو وہاں کے قتل کیا یہہ شہر معہ تمام آذر بیجان کے امیر ابوبکر
بن پہلوان کے پاس تہی وہ رات دن شراب خواری مستی میں مشغول رہتا تہا مملکت
و سلطنت کا کچہہ بندوبست نہ کرتا تہا گرچہ اوسکے بہائیوں اور امرا سلطنت نے اوسکو
بہت ملامت و توبیخ کی لیکن اوسنے کچہہ التفات نہ کی ۔۔ اسی سال میں سمات
زمرد والدہ خلیفہ امام ناصر کی فوت ہوئی وہ بہت نیک عورت تہی

اب شروع ہوا ۶۰۰ہجری

ملک عادل اس سال میں ہے درمیان دمشق کی تہا کہ اس سال میں درمیان ملک منصور حاکم حماۃ
اور درمیان فرنگیوں کی صلح ہو گئی تہی ۔۔ اسی سال میں ابن لاوون بادشاہ ارمن کا
انطاکیہ پر آیا تہا ملک الظاہر حاکم حلب نے بہی حرکت کی اور حارم تک بہیجا لیکن وہ
ابن لاوون انطاکیہ سے اولٹے پیروں بہاگ گیا کچہہ مقابلہ ہونے نہ پایا ۔۔ اسی سال میں
قطب الدین محمد بن عماد الدین زنگی بن مودود حاکم سنجار نے ملک عادل کی نام کا خطبہ
اپنی شہر نصیبین خابور میں کروایا تہا پہر اوسکے چچا کی بیٹے نور الدین ارسلان شاہ
بن مسعود بن مودود پر گراں گذرا اور اسی خفگی کے باعث اوسنے نصیبین کا قصد کیا یہہ
شہر قطب الدین کا تہا چہین لیا اور مستولی ہو گیا اوسوقت قطب الدین نے
ملک اشرف بن عادل سے مدد طلب کی وہ گیا اور اوسکی ہمراہ بہائی اوسکا ملک اوحد
حاکم میافارقین کا بہی ساتہہ ہو گیا یہہ دونوں لشکر قریب ایک گاوں کے جسکو بوسرہ کہتی

کہتی ہین باہم اکھٹی ہوئے اور لڑائی ہوئی نورالدین ارسلان شاہ حاکم موصل نے
بڑی شکست فاحش کہائی شکست کہاکر موصل مین بہاگ جا چہپا چار آدمیون کے ساتھہ
بہاگا تہا یہ لڑائی اول جیساکہ تونے جانا بسبب سعادت ملک اشرف بن عادل کے
ہوئی تہی کیونکہ اوسنی شکست نہین کہائی کبہی بعد اسکی اور بلاد قطب الدین محمد بن زنگی
سابق دستور اوسکے پاس رہے اور اول ۶۰۱ھ ہجری مین اونمین صلح ہوگئی —
اسی سال مین فرنگیون نے جمع ہوکر بیت المقدس کا ارادہ کیا سلطان ملک عادل نی
بہی دمشق سی نکلکر لشکر بہت جمع کئے اور طور پر بمقابلہ فرنگیون کے جا پڑا آخر سال
تک وہین پڑا رہا — اسی سال مین فرنگیون نے قسطنطینہ پر جوکہ رومیون کے
پاس مدت سی چلے آتے تہے اپنا قبضہ کرلیا بہت جمع عظیم اہل فرنگ نی رومیون کا
قبضہ وہان سی کہوکر اپنا قبضہ کیا پہر فرنگیون کے عمل مین ۶۰۶ھ ہجری تک قسطنطینہ مذکور
رہے کیونکہ اس سال مین پہر رومیون نے بہادری کرکے چہین لی فرنگیون کو نکالدیا
— اسی سال مین سلطان رکن الدین سلیمان بن قلیج ارسلان بن مسعود بن قلیج ارسلان
بن سلیمان بن قطلومش بن بیغو ارسلان بن سلجوق سلطان بلاد روم فوت ہوا وہ
تاریخ چہٹی ذیقعدہ کی تہی جیساکہ اوپر درمیان ۵۸۸ھ ہجری کے گذر چکا بیماری اوسکو
قولنج کی ہوگئی تہی پانچ روز اول اس مرض کے اوسنی اپنی بہائی حاکم انکوریہ یعنی
انقرہ کے ساتھہ غدر کیا تہا رکن الدین مذکور مذہب فلاسفہ پر مایل تہا اون لوگون کو
اچہا جانتا تہا بعد وفات رکن الدین کی بیٹا اوسکا قلیج ارسلان بن سلیمان بچہ ہی
تہا کہ بادشاہ ہوا اوسسی ریاست نہ ہوسکی جیساکہ ہم ذکر کرینگی انشاء اللہ تعالی
— اسی سال مین درمیان خوارزم شاہ محمد بن تکش اور شہاب الدین ملک غوریہ
کے لڑائی ہوئی سلطان غوری نے فتح پائی خوارزم شاہ نے تنگ آکر قوم خطا
سی مدد چاہی چنانچہ اوس قوم نے آکر شہاب الدین ملک غوریہ سی لڑکر اوسکو

۴۲۴ بٹھا دیا اور یہہ مشہور ہو گیا کہ شہاب الدین مقتول ہوا یہہ حال جب شہاب الدین کے ملک میں شائع ہوا سلطنت میں تزلزل آگیا مفسدوں نے سر اوٹھایا پھر تھوڑی عرصہ میں جب شہاب الدین اپنی ملک غزنہ میں مراجعت کرکے گیا سابق دستور امن چین ہوگیا کسی کا ان بھی نہ پھڑکا یا

بیان مقتول ہونی کلجا غلام پہلوان کا

یہہ غلام بلادری اور ہمدان اور بلاد جبل کا مالک ہوگیا اوسکو ایک غلام پہلوان کے جو اوسیکا خوشدا شن تہا اوسکو ایدغمش کہتی تہی قتل کرکے کہائی اوسکی اوس ایدغمش نی اپنی آقا کے بیٹی ازبک بن پہلوان کو تخت پر بٹھلایا در واقع میں حکومت آپ کرتا تہا نام ازبک کا تہا ۔ اسی سال میں انسان یعنی محمود بن محمد حمیری ۔ ظفار اور مرباط مرضہ پر جو مضافات حضرموت کی ہیں مالک ہوگیا ۔ اسی سال میں ایک جہاز فرنگیو نکا آیا وہ لوگ آتے ہی شہر فوہ جو ایک شہر دیار مصر کی ہی اوس پر مستولی ہوگئی بایوم روزتک اونہوں نے اوسکو لوٹا اور غارت کیا ۔ اور اسی سال میں ایک زلزلہ عظیم تمام مصر اور شام اور جزیرہ بلاد روم اور صقلیہ اور قبرص اور عراق وغیرہ میں ایسا آیا کہ فصیل شہر صور کی اوسکی صدمہ سی منہدم ہوگئی

اب شروع ہوا سنہ ۶۰۱ ہجری

اسی سال میں درمیان ملک عادل اور فرنگیوں کی صلح ہوئی ملک عادل نی شہر یافا فرنگیوں کو دیدیا اور آمیت مضافات لد اور رملہ کی اونکو اوترا یا جب صلح ٹھہر گئی اوسوقت لشکروں

لشکریون نی خلعت چاہی اور سند لیاقت مانگین چنانچہ اوسکو انعام دیکر ملک عادل
مصر مین آکر دار وزارت مین مقیم ہوا ـــ پہر فرنگیون نے حمات پر حملہ لاکر
قریب حمات کی ایک گانو تک جسکو رفیطا کہتی ہین آپہنچی اور لوگون کو لوٹنی کہسوٹنی
پکڑنے لگے چنانچہ اہل حمات مین سی ایک شہاب الدین بن بلاعی کو بہی اونہون نے
پکڑ لیا یہہ شخص فقیہ اور شجاع تہا ایک دفعہ حمات کی جنگل پر متولی تہا اور ایک دفعہ
سلیمہ پر متولی ہوا اون فرنگیون نی جب طرابلس تک حملہ کیا او سوقت وہ فقیہ
اونکی قید سی بہاگ کر جبال بعلبک مین جا پہنچا اور اپنی اہل و عیال مین درمیان
حمات کی چلا آیا بعد ازان درمیان ملک منصور حاکم حمات اور فرنگیون کی صلح ہوگئی
ـــ اسی سال مین بعد صلح کے ملک منصور حاکم حمات طرف مصر کی گیا کیونکہ سلطان
ملک عادل نی خواہش کی تہی جب وہ قاہرہ مین پہنچا ملک عادل نی بہت احسان
اوسپر کیا چند مہینی اوسکی خدمت مین ٹہر کر خلعت لیکر حمات کو مراجعت کی ـــ
اسی سال مین سلطان غیاث الدین کیخسرو بن قلیج ارسلان نے بلاد روم پر تسلط
پایا ـــ جسوقت اوسکے بہائی رکن الدین سلیمان بن قلیج ارسلان نی اون بلاد پر
تغلب کیا تہا کیخسرو مذکور ملک ظاہر حاکم حلب کے پاس بہاگ گیا تہا پہر اوسکو
بہی چہوڑ کر قسطنطنیہ مین گیا وہان کے حاکم نی اوسپر مہربانی کی قسطنطنیہ مین تا وفات
اپنی بہائی رکن الدین سلیمان کی اور والی ہونی اپنی بہتیجی قلیج ارسلان کی رہا جب وہ
مرچکا اوسوقت کیخسرو مذکور نی قسطنطنیہ سی آکر اپنی بہتیجی کو تخت پر سی اٹہا دیا اور
بلاد روم پر آپ مالک ہوگیا اور مستقل بادشاہت کرنی لگا ـــ اسی سال مین میان
امیر قتادہ حسینی امیر مکہ اور درمیان امیر سالم بن قاسم حسینی امیر مدینہ کی بہت لڑائی ہوئی تہی

اب شروع ہوا ۶۰۲ ہجری

بیان مقتول ہونے سلطان غوری شہاب الدین کا

واضح ہو کہ اسی سال میں اول تاریخ ماہ شعبان کو شہاب الدین ابو المظفر محمد بن سام بن حسین غوری بادشاہ غزنہ کا اور بعض خراسان کا بعد مراجعت کرنے کے لاہور سے اوس مقام میں جسکو دمیل کہتی ہیں قتل بدار عتا کی مقتول ہوا وہ اپنی خیمہ میں تھا چند آدمیوں نے اوس پر تاخت لاکر چھریوں سے اوسکو قتل کیا بعضی لکھے ہیں کہ وہ قاتل فرقہ اسماعیلیہ کے تھے کیونکہ شہاب الدین نے بہی اونمیں بہت خونریزی کی تہی سو تو ال محافظ شہاب الدین کی جمع ہوکر اون قاتلین کو بہی قتل کیا شہاب الدین شجاع بہت لڑاکے عادل رعیت پرور تہا امام فخرالدین رازی اوسکے گہر میں وعظ کیا کرتا تہا اکثر وہ امام رازی نے اپنی وعظ میں بعد تمام ہونے کی آخر کلام میں کہا کہ اے بادشاہ نہ تیری بادشاہت باقی رہیگی اور نہ میرا وعظ کہا شہاب الدین یہ سنکر خوب رویا یہانتک کہ لوگوں کو اوسکے حال پر رحم آیا سب پوشیدہ رہے کہ بعد مقتول ہونے شہاب الدین حاکم بامیان کا بہاءالدین سام بن شمس الدین محمد بن مسعود چچا غیاث الدین اور شہاب الدین مذکور کا واسطی قصد کرنے اوپر غزنہ کے آیا تہا ہمراہ اوسکے دو بیٹے اوسکے ایک علاءالدین محمد دوسرا جلال الدین یہ بہی تہے قصد قدر سے وہ غزنہ تک پہنچی نہ پایا کہ راہ ہی میں موت کی اپنی بیٹہ اکبر کو گرفتار کیا مرتے ہوئے بڑے بیٹی علاءالدین محمد کے نام ملک کی وصیت کر گیا تہا اسلئے علاءالدین اور اوسکا بہائی جلال الدین دونو غزنہ پر آئے آتے ہی علاءالدین نے اپنا عمل دخل کرلیا غیاث الدین سلطان غوری کا ایک غلام تہا اوسکو تاج الدین الدز کہا کرتے تہی کرمان اوسکی جاگیر تہی یہہ شخص اس سلطنت میں بہت بڑا امیر اور ترکوں کا مرجع و مآب تہا اوس الدز نے غزنہ پر آکر علاءالدین محمد بن بہاءالدین سام

سام اور اوسکی بہائی جلال الدین کو وہانسی نکال کر آپ غزنہ پر مستولی ہوگیا
اوسوقت علاء الدین — اور جلال الدین بیٹی بہاء الدین کی دونو بامیان پر سگے
وہان جاکر اونہون نی لشکر جمع کر پہر غزنہ پر مراجعت کی اور ایلدز سسی آکر لڑے دونون
نے فتح پائی ایلدز کرمان کو بہاگ گیا — علاء الدین محمد بن بہاء الدین سام تہوڑے
آدمی لشکر لیکر غزنہ مین مقیم ہوا اور اوسکا بہائی جلال الدین باقی لشکر لیکر بامیان کو
چلا گیا — بعد ازان ایلدز کو جب یہہ خبر پہنچی کہ جلال الدین باقی لشکر لیکر بامیان کو
گیا اور علاء الدین غزنہ مین اکیلا رہ گیا اوسنے پہر کرمان وغیرہ سسی لشکر جمع کرکے
غزنہ پر چڑہائی کی — جب علاء الدین محمد بن بہاء الدین سام کو یہہ خبر پہنچی اپنی بہائی
جلال الدین کے پاس بامیان مین قاصد بہیجکر مدد طلب کی ادہر سسی ایلدز نے آکر غزنہ
کا محاصرہ کیا علاء الدین محصور ہوا اور جلال الدین بامیان سسی لشکر لیکر کمک کو آیا جب
غزنہ کے قریب آیا ایلدز اپنی سسید ہی راہ ہولیا اور کوچ کر گیا لیکن راہ مین جلال الدین
سسی لڑائی ہوئی اتفاقاً سسی جلال الدین کو شکست ہوئی ایلدز نے جلال الدین کو پکڑکر
قید کیا اور اکرام بہی اوسکا کیا مگر پہر غزنہ پر مراجعت کی علاء الدین کا محاصرہ کیا
اوسی جاسے غزنہ ہی مین ہندوخان ابن ملکشاہ بن خوارزم شاہ تکش بہی علاء الدین
کے پاس تہا ایلدز نے اون دونو کو کہا کہ تم غزنہ سسی باہر چلے آؤ شہر خالی کردو مین
امن دیتا ہون جب وہ باہر آئے دونون کو یعنی علاء الدین اور ہندوخان کو پکڑکر
قید کیا اور آپ غزنہ لے لی — اور غیاث الدین محمود بن غیاث الدین محمد سلطان
غوری بروقت قتل اوسکے چچا شہاب الدین کے وہ بست مین تہا وہانسی کوچ کرکی
فیروزکوہ مین آکر اوسکو فتح کیا اور اپنی باپ غیاث الدین کی گدی پر بیٹہکر اپنا
لقب بہی غیاث الدین رکہا باشندگان فیروزکوہ اوسسی خوش ہوئی کیونکہ وہ
اپنے باپ کی طریقہ پر احسان وعدل کرتا رہتا تہا جب ایلدز نے شہر غزنہ فتح کرلیا

 ا رجلال الدین اور علاء الدین دو بیٹے سام کے مقید ہوئے اوسوت ایلدر لے
طرف غیاث الدین محمود بن غیاث الدین محمد بن سام حسین کو جو تسخیری فتح کی لکھی
اور مقید بھی اوسکے پاس بھیجدئے ۔ اسی سال میں امیر مجید الدین طاشتکین
امیر الحاج فوت ہوا اوسکو خلیفہ نے تمام خوزستان پر والی کردیا تھا وہ نیک صالح
وسیع مذہب تھا ۔ اسی سال میں ابوبکر ابن پہلوان نے بادشاہ گرجستان کی بیٹی سے
نکاح کرلیا تھا اس نکاح کا باعث یہ تھا کہ اوسی سبب تراب جواری کی مدبر ملک
کی اچھی طرح پر ہوتی تھی اوسنے یہ تدبیر نکالی کہ سبب داماد ہونے کی اہل گرجستان
دار الامیر باحت ملا وسے گا اسلئے صلح کرکی دامادی پیدا کی

اب شروع ہوا سنہ ۶۰۳ ہجری

اسی سال میں ملک عادل نے مصر سے طرف شام کی کوچ کیا راہ میں عکا پر جاکر لڑا
وہاں کے باشندوں نے صلح کرلی اس شرط پر کہ جسقدر قیدی ہماری میں ہم اوسکو چھوڑ
دیتے ہیں ۔ پھر دمشق پر گیا پھر وہاں سے کوچ کرکی باہر حمص کی بحیرہ قدس پر
اترا وہاں لشکر جمع کیا ہر جانب سے فوجیں جمع ہوگئیں بحیرہ پر تا خروج ماہ رمضان تک
پڑا رہا پھر وہاں سے کوچ کرکے قلعہ اکراد پر اترا برج اعمار فتح کیا وہاں سے تیار اور لا
لیا اور پانسو آدمی پکڑے پھر طرابلس پر جا پڑا محیق اوسپر لگائے اوسکی لشکر نے
بھی اوس بلاد میں لوٹ اور کھسوٹ مچادی آخر ماہ ذی الحجہ میں طرف بحیرہ قدس
کی پھر مراجعت کی حمص کے باہر آکر اترا ۔ اسی سال میں غیاث الدین محمود بن
غیاث الدین محمد سلطان غوری نے الدز غلام مستولی غزنہ کے پاس کئی قاصد
بھیجکر تالیف قلب کرنی چاہی یہہ غلام اوسکے باپ کا تھا اوسنے ہرگز نہ مانا اور یہہ کہا

یہہ کہا کہ اگر مجکو آزاد کر دی تو مین تیرا تا بعدار ہون والا نہ سرکشی ہوکر پہر جاؤن گا
لاچار غیاث الدین نے گواہ حاضر کروائی اوسکو آزاد کیا اور ہمراہ نامہ آزادی کے
بڑا بہاری تحفہ بہیجا ۔ اور اسی طرحسی ایک غلام مستولی ہندوستان کو بہی آزاد
کرکے اسی قدر تحفہ اوسکے پاس بہیجا ہر ایک نی اون دونو مین سی منظور کیا ۔
چنانچہ ایک نی بلاد ہندوستان مین جہان تک اوسکا عمل تہا سلطان غیاث الدین
غوری کے نام کا خطبہ پڑہوا دیا ۔ مگر ایلدز نے غزنہ مین اوسکی نام کا خطبہ نہ پڑہوایا
اسی سبب سی تہوڑا سا لشکر بہی ایلدز سی پہر بیٹہا بسبب اسکے کہ اوسنی غیاث الدین
کی اطاعت نہ کی تہی ۔ اسی سال مین درمیان تیسری شعبان کو غیاث الدین
کیخسرو حاکم بلاد روم نے انطاکہ فتح کی وہ ایک شہر روم کا ساحل بحر پر واقع ہے
۔ اسی سال مین لشکر خلاط نے اپنی حاکم ابن بکتمر کو گرفتار کیا تہا بات یہہ تہی
کہ اتابک قتلغ غلام شاہرمن کا تہا اوسکو ابن بکتمر نے پکڑ لیا تہا اسلئی ارباب
دولت نی اوسپر حملہ کرکی ابن بکتمر کو گرفتار کیا اور بلبان کا بادشاہ ایک غلام شاہرمن
بن سقمان حاکم خلاط کا مقرر کیا جیسا کہ درمیان ۵۹۴ سنہ ہجری کی بیان ہوچکا

اب شروع ہوا ۶۰۴ سنہ ہجری

اسی سال مین ہی ملک عادل بحیرہ قدس پر اوترا ہوا تہا بعد ازان درمیان اوسکی
اور حاکم طرابلس کے صلح ہوگئی اور ملک عادل دمشق کو معاودت کر گیا اوسنی وہان
جاکر اقامت کی

بیان مستولی ہونی ملک اوحد نجم الدین ایوب بن ملک عادل کا خلاط پر

۴ ہ اسی سال میں ملک اوحد بن ملک عادل نے خلاط پر قبضہ پایا اون ایام میں حاکم خلاط کا
ملبان تہا جیسا کہ سنہ ۵۹۴ہ کی گذرا پہلے ملک اوحد نے میافارقین سے کوچ کر کے
شہر پرستی فتح کیا بعد ازاں وہ ملبان حاکم خلاط سے لڑا ملبان نے شکست کہا کر رکن
روم مغیث الدین طغرل شاہ بن قلیج ارسلان سلجوقی سے مدد مانگی چنانچہ وہ آیا
بعد اوسکے آنے کی ملبان اور طغرل شاہ دونوں نے مجتمع ہو کر ملک اوحد کو شکست دی
مگر طغرل شاہ نے ملبان سے یہہ فریب کیا کہ ملبان کو قتل کر کے مارا وہ لی لیے
اوسکے بلاد کے قصد خلاط کا کیا جب وہ فتح نہ کر سکا اوسوقت منازگرد پر گیا وہ بہی
فتح نہ ہوا لاچار ہو کر اپنی بلاد کو مراجعت کر گیا۔ بعد اوسکے حالی کی اہل خلاط نے
ملک اوحد کو لکہہ بہیجا وہ وہاں آگیا آتے ہی خلاط اور تمام بلاد نا یوس ہو نے کے
اوسکو مددوں لڑائی ہی ملگئی اور مستقل ہو کر سلطنت کرنے لگا۔ اسی سال میں
جب ملک عادل دمشق میں مستقر ہو گیا اوسوقت خلعت اور تحفے خلیفہ امام ناصر کے
طرف سے ہمراہ شیخ شہاب الدین سہروردی کے اوسکی پاس آئے ملک عادل
نے شیخ مذکور کا بہت اکرام و اعزاز کیا اور حاکم حلب اور حاکم حمات کی طرف سے بہی
واسطی صدقہ کے سونا بہیجا کہ جس وقت ملک عادل خلیفہ کا خلعت پہن کر آراستہ ہو اوسوقت
اوسکے اوپر کو یہہ سونا نثار کیا جائے چنانچہ ملک عادل نے وہ خلعت پہنا اور وہ زر
اوسکی اوپر کو قربان کیا گیا وہ دن بہی بہت بڑا دن تہا تفصیل خلعت کی یہہ ہی جبہ اطلس کا
سیاہ سونے کا کام کیا ہوا عمامہ بہی سیاہ سونے کی اوسپر گلکاری اور طوق سونیکا
جواہرات جڑا ہوا ایک تلوار تمام ساز پر اوسکے سونے کا کام اور گہوڑا اشرجا
سونے کا زین ایک غلام حبشی اوسکی اوپر سفیدی سے نام خلیفہ کا لکہا ہوا اور صد
خلیفہ نے وہاں بہیجکر ملک اشرف اور ملک معظم یعنی دونوں بیٹوں ملک عادل کو
سیاہ عمامہ اور سیاہ جبہ جنکی آستینیں بہت دراز تہیں یہہ خلعت دیا۔ اور وزیر

وزیر صفی الدین بن شکر کو بہی خلعت ہوا ملک عادل اور اوسکے دونو بیٹے اور وزیر ۱۲۲۱م
خلعت پہن کر داخل قلعہ ہوئے اور خلیفہ کی طرف سے خطاب ملک عادل کو شاہنشاہ
اور ملک الملوک خلیل امیر المومنین مرحمت ہوا بعد ازان شیخ شہاب الدین طرف
مصر کی گیا وہان جاکر ملک کامل کو خلعت دیا پہر سہروردی مذکور نے بغداد کو مکرم و معزز
ہوکر مراجعت کی — اسی سال مین ملک عادل نے عمارت قلعہ دمشق کا اہتمام کیا تہا
اسیواسطے ہر ایک سلاطین نے جو اوسکی خاندان سے تہے ایک ایک برج اپنی
نام کا اوس قلعہ مین بنایا

بیان لڑنے خوارزم شاہ کا قوم خطاسے ماوراء النہر پر

اسی سال مین ملوک ماوراء النہر نے مثل سلطان سمرقند اور سلطان بخارا کی خوارزم شاہ کو
یہہ لکہا کہ قوم خطا سے ہمکو بہت تکلیف پہنچتی ہی اگر تم اس قوم سے لڑو تو ہم تمہاری
اطاعت کرینگے اور خطبہ اور سکہ آپکا اپنی شہرونمین جاری کروادینگے یہہ دیکہتے
ہی علاء الدین محمد خوارزم شاہ بن تکش نہر جیحون سے عبور کرکے واسطے لڑائی قوم خطا کی
گیا اور چند لڑائیان لڑا آخرکار ایک لڑائی مین یہہ اتفاق ہوا کہ خوارزم شاہ کے
لشکر کو شکست ہوئی لشکری بہاگ گئے خوارزم شاہ معہ ایک مصاحب مسمی فلان بن
شہاب الدین مسعود کے بیچ قوم خطا مین گرفتار رہا جس خطائی نے ان دونون کو
پکڑا تہا وہ یہہ جانتا تہا کہ یہی بادشاہ خوارزم شاہ ہے اوسوقت ابن مسعود مذکور نے
خوارزم شاہ سے کہا کہ ایک صورت سے تجکو چہوڑا دیتا ہون اگر تو میرا کہنا مانے
اوسنے منظور کیا اوسنے کہا کہ تو میرا غلام ہوکر میری خدمت کر دیکہہ مینے ایک فریب
سے تجکو اس قید مین سے نکلوا دونگا خوارزم شاہ نے بوئی بادشاہت دماغ سے

 دور کی اور اوس سمی فلاں کی خدمت کریکو مستعد ہوا اوسکو کپڑا یہناتا مودہ اوس کا.
لکہتا پیر دیا تا ست کار علاموں کے کرنے لگا اوس خطائی نے اوسی پوچہاکہ تو
کون شخص ہے اوسی کہا کہ مجکو ابن مسعود کہتی ہیں نام میرا فلاں ہے خطائی نے کہا
کہ اگر مجکو تم خطا کا خوف ہوتا تو میں ہیبات تجکو چہوڑ دیتا ابن مسعود نی کہا کہ یہہ
بات آپ سچ فرماتے ہیں مگر مجکو یہہ خوف دامنگیر ہے کہ اگر میرے اہل و عیال مجکو
زندہ نجانینگے میرا سب مال آپسمیں تقسیم کرینگی اگر آپ اجازت دیں تو ہمراہ
آپ کے قاصد کے میں اپنی غلام کو بہیج دوں تاکہ میرے گہر جاکر یہہ اطلاع کر دی
کہ میرا آقا زندہ ہے مگر قید ہے اور اگر آپ فقط اپنی ہی آدمیکو روانہ کیجی گا تو اوسکا
یقین کسیکو نہوگا اوسی منظور کر لیا اس بہانہ سی خوارزم شاہ کو غلام بنا کر وہاں سی
اوس مصاحب نی نکالا خوارزم شاہ ہمراہ اوس شخص خطائی کی وہاں سی چلا آیا جب
خوارزم کے قریب آیا فوراً تخت پر جا بیٹہا اور وہ شخص خطائی اپنی ملک کو مراجعت
کر گیا اور سب لشکر جو بہاگ گیا تہا آ موجود ہوا ــــ اس عرصہ میں کہ خوارزم شاہ قید
رہا تہا ایک بیا گل کہلا وہ یہہ ہے کہ خوارزم شاہ کا بہائی علی شاہ بن تکش اوس کی
طرف سی خراسان کی نیابت کرتا تہا جب اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ خوارزم شاہ مفقود ہے
وہ مدعی سلطنت ہوکر دعوی تخت نشینی کا کرنے لگا اس سبب سی خراسان کی باشندوں میں
اختلاف پڑ گیا اور سب فتنہ و فساد اس عرصہ میں برپا ہوئے جب خوارزم شاہ آپہنچا
اوس وقت علی شاہ کو خوف لاحق حال ہوا اسواسطی وہ غیاث الدین محمود بن غیاث
الدین محمد کے پاس بہاگ کر چلا گیا

بیان مقتول ہونی غیاث الدین محمود اور علیشاہ کا.

جب خوارزم شاہ آکر سلطنت کرنے لگا اور اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ اسطرح پر میرے

تیرے بھائی علی شاہ نی فساد کیا تہا فوراً لشکر مہیا کرکے غیاث الدین محمود غوری
کے مقابلہ کو طیار کرکے واسطی لڑائی کے روانہ کیا یہہ لشکر ہمراہ ایک سپہ سالار مسمی
امیر ملک کی فیروزکوہ تک پہنچا تہا کہ محمود مذکور کو خبر ہوئی اوسنی خوارزم شاہ کو
لکہا کہ مین بالکل مطیع اور فرمان بردار ہون خواہان امن ہون مجکو امان دو سپہ سالار
امیر ملک نی امان دی جب غیاث الدین محمود ہمراہ علی شاہ کے فیروزکوہ سے
نکلا اوسیوقت امیر ملک نی اونکو گرفتار کیا اور قاصد پاس خوارزم شاہ کی روانہ
کرکے کہلا بہیجا کہ اس طرح پر حال ہی مین اون دونون کو گرفتار کر چکا ہون اوسنی
حکم دیا کہ دونون کو قتل کر ڈالو چنانچہ اسیلئے اوس سپہ سالار نے بروز یکشنبہ اون
دونون کو قتل کیا اور سب خراسان خوارزمشاہ محمد بن تکش کے قبضہ مین ہوگئی یہہ
واقعہ ۶۰۵ھ ہجری مین گذرا یہہ غیاث الدین محمود بن غیاث الدین محمد بن سام بن حسین
اخیر بادشاہ ملوک غوریہ مین سی ہی ان سلاطین غوریہ کی سلطنت سب سلطنتون سے
اچھی سلطنت تہی اور وہ محمود سخی دعا دل بادشاہ تہا ــ جب خوارزم شاہ نے
جہت خراسان سی فراغت پائی اور قلع وقمع مفسدین کا کر چکا اوسوقت نہر جیحون کو
عبور کرکے قوم خطا پر چہڑائی کی پڑے قوم خطا کی حدود چین مین تاتار ہی وہان
قوم تاتاری رہتی تہی اون کا بادشاہ اون ایام مین کشلی خان تہا اوسمین اور قوم
خطا مین بہی فساد پڑا ہوا تہا اور بہت عداوت تہی اسلئے جب خوارزم شاہ نی
جیحون سی عبور کیا اوسوقت کشلی خان مذکور نے خوارزم شاہ کو لکہا کہ آپ میری
ہمراہ ہوکر قوم خطا سی لڑئے کیونکہ مین بہی ان لوگون کا سخت دشمن جان ہون
ارادہ لڑائی کا اوسی رکہتا ہون ــ اور قوم خطا نی یہہ کہا کہ آپ ہماری ہمراہ
ہوکر کشلی خان سی لڑائی کیجی خوارزم شاہ نے دونو جانب سی وعدہ یکا کر لیا ہر ایک
کو کہدیا کہ مین تیرے ہمراہ ہون باعث اسکا اوسنی یہہ تصور کیا تہا کہ خدا جانی کسکو

۴۳۴ فتح ہوکر شکست کہائی مناسب یہ ہی کہ دونوں سی ملے رہو — اور اگر کسی حال سے قوم خطا سی لڑکر اونکو شکست دی جب قوم خطا بہاگی اور بات مقابلہ نہ لا سکی اوسوقت خوارزم شاہ بہی بہاگتوں پر جا پڑا اور بہت آدمیوں کو قتل کیا اور کسی حال سے ہی بہت ماری اب قوم خطا کا کوئی آدمی نہ بچا مگر جو پہاڑوں پر جا چڑہا یا مسلمان ہوکر خوارزم شاہ کے لشکر میں ملگیا وہ بچا اور سب مقتول ہو گئی دونوں نے ملکر اونکا خاتمہ اوڑا دیا

اب شروع ہوا ۶۰۵ ہجری

اس سال میں ہی ملک عادل دمشق ہی میں تہا اور اوسکی پاس دو لڑکے اوسکی بیٹے یعنی ملک اشرف اور ملک معظم تہے

بیان آنی ملک اشرف کا طرف حلب کی اپنی بلاد مشرقیہ مین

اسی سال میں ملک اشرف موسی بن ملک عادل نے دمشق سی مراجعت کرکے اپنی بلاد مشرقیہ کی طرف کوچ کیا جب حلب پر پہنچا حاکم حلب یعنی ملک ظاہر نے اوسکی بہت خاطر کی قلعہ میں اوسکو اوتارا اور تمام لشکر کا خرچ جو چاہیے تہا شراب وطعام وحلوای اور ترکاری وغیرہ سبکو کہلایا اور ہر روز اوسکے پاس خلعت اور کشتیاں کپڑوں کی بہیجتا تہا تفصیل اوس خلعت کی یہ ہے نیمہ آستین اور قبا اور پیجامہ کلاہ گول پوستین ایک گہوڑا ایک تلوار ایک پیٹکہ ایک رومال ایک چہری ایک دلکش اور اوسکی ہمراہیوں کو بہی خلعت دی پچیس روز تک یہی سامان

سامان اوسنی رکہا بعد از ان پیشکش مین اوسکو ایک لاکہہ درہم اور ایک سو نافہ مشک اور ایک سو غلام اسطرحکی آئے جنمین سی دس غلامون مین ہر ایک کی پاس تین تین کپڑے اطلس کی اور دو دو کپڑے خطائی اور ہر ایک نافہ مشک پر ایک کہال کندس کبیر کی — اور دس غلامون کی وردی یہہ ہے کہ ہر ایک کی پاس دس کپڑے عتابی خوارزمی اور ہر ایک نافہ مشک پر ایک کہال قندس کی پڑے — اور دس غلامون کی وردی یہہ ہر ایک کی پاس پانچ پانچ کپڑے عتابی بغدادی اور موصلی اور دس کہالین قندس کی چہوٹی چہوٹی اور بیس غلامون کی وردی یہہ تہی ہر ایک کے پاس پانچ پانچ کپڑے مرسوس اور دیبا کی — اور چالیس غلامون کے پاس ہر ایک کی پاس پانچ پانچ قبائین اور پانچ پانچ نیمہ آستین — اور پانچ گہوڑے عربی دئی اور بیس گائین اور چار قطار خچرون کی اور پانچ خچرون کی سب با زین اور لجام اور دو قطار اونٹون کی اور ڈیرہ سو خلعت اوسکی مصاحبون کو دئی اور اکثر ون کو خچرین اور گائین دین پہر ملک اشرف اپنی بلاد کی طرف چلا گیا — اسی سال مین ملک ظاہر حاکم حلب نے حکم دیا تہا کہ ایک ندی جیلان سی حلب تک کہود کر لاؤ اس پر بہت روپیہ خرچ کیا تہا تمام شہر پانی اوسمین سی بہرتا تہا — اسی سال مین غیاث الدین کیخسرو بن قلیچ ارسلان سلجوقی حاکم بلاد روم کا طرف مرعش سکے واسطی لینی بلاد ابن لاون ارمنی سے گیا تہا ملک ظاہر لی بہی اوسکو مدد دی تہے کیخسرو نی بلاد ابن لاون مین داخل ہوکر بہت فساد برپا کیا اور لوٹا ایک قلعہ مرقوس فتح کیا

بیان مقتول ہونی حاکم جزیرہ کا

اسی سال مین معز الدین سنجر شاہ بن سیف الدین غازی بن مودود بن عماد الدین زنگی

۴۳۶ میں اقسنقر حاکم جزیرہ ابن عمر کا فوت ہوا اوسکی والی ہونیکا حال درمیان ۵۰۸ ہجری کے
مسیم بیان کر چکیں ہیں اوسکو اس غازی نے قتل کیا تہا سنجر شاہ بڑا ظالم جبلت جور پر
سفاک تہا لوگوں کی رانیں اور ناکیں اور کان کٹوا ڈالتا ڈاڑہی مونڈوا ڈالتا اوسکا
ظلم اوسکی کسی اور اولاد اور اوسکی جورو تک پہنچا تہا چنانچہ اپنی دونوں بیٹوں محمود
اور مودود کو ایک قلعہ میں بہیجکر قید کر دئے اور ایک بیٹے مسمی غازی کو ایک تنگ و تار
کوٹہری میں درمیان شہر کی قید کیا اور اوسکو بہت تنگ کیا اوس گہر میں جہاں
غازی مذکور قید تہا بچہو اور کنکہوری اور حشرات الارض بہت تہی اوس بیچارہ نے
جیسے جانور مثل بچہو وغیرہ کے ایک رومال میں باندہ کر اپنی باپ ظالم کی پاس
بہیجے خیال یہہ تہا کہ شاید یہہ جانور دیکہہ کر میری تکلیف کا خیال ہو اور اس گہر سے
مخلصی دے اوس کمبخت نے ذرا بہی پروا نہ کی اور زیادہ سختی کی اور ہرگز اوسکا دل نرم ہوا
بلکہ اور زیادہ سخت ہوگیا اسوقت غازی لاچار ایک حیلہ کر صاف وہانسی نکل کر
بہاگ گیا وہ حیلہ یہہ تہا کہ ایک خادم اوسکی خدمت کیا کرتا تہا اوسکو یہہ کہا کر تو
مشہور کر جو کوئی پوچہی یہہ کہا کہ میں ہوں غازی بن معزالدین سنجر شاہ تا کہ باپ کو
خبر یہہ ہو کہ وہ کسی ملک کی طرف بہاگ گیا چنانچہ اوسنی موصل کی طرف جا کر یہہ مشہور
کیا کہ میں سنجر شاہ کا بیٹا ہوں جب یہہ خبر سنجر شاہ کو بہی اوسکو اطمینان ہوگیا اور
غازی شہر ہی میں چہپ رہا تہا رات کو بادشاہ کے گہر میں جا کر کسی لونڈی کی پاس
چہپ رہا اس حال کی خبر چند آدمیوں کو تہی مگر اونہوں نے بادشاہ کو اطلاع نہ دی
کیونکہ وہ بیٹے کا دشمن جان تہا اتفاق ایسا ہوا کہ ایک روز سنجر شاہ نے ماہر شہر کے
سرا سے پی اور ڈہول سے اشعار فرانیہ سنتا تہا اور روتا تہا جب گہر میں آیا تو نشہ
میں تہا جس مقام پر اوسکا بیٹا چہپا بیٹہا تہا وہاں آیا بعد ازاں کہڑا ہو کر بیت الخلا میں
گیا وہاں غازی مذکور نے جا کر چودہ ضرب چہری کی اوسکی ماریں پہر گلا کاٹا اور

اور اوسکو مرا ہوا ڈال کر حمام مین آیا پہر لونڈیون سی لعب اور ہنسی کرتا رہا اگر اوسی وقت لشکر حاضر ہوکر اوسکی واسطی حلف کر لیے تو وہ بادشاہ ہو جاوی اور سلطنت کر لی لیکن وہ نشہ مین اطمینان سی بیٹہا رہا کسی نوکر نے باہر نکل کر مختار کو خبر کر دی اوسنی لوگون کو جمع کرکے غازی پر ہجوم کرکے اوسکو بہی قتل کیا اور لشکر نے اوسکے بہای محمود بن سنجر شاہ کی واسطی حلف اٹہائی اوسکا لقب بہی معزالدین ہے اوسکے باپ کے نام پر رکہا گیا معزالدین محمود بن سنجر شاہ بن غازی بن مودود بن زنگی نے تمام جزیرہ مین حکومت اپنی مقرر کرکے تمام پرستارین اور لونڈیان اپنے باپ کی پکڑکر نہر دجلہ مین غرق کین بعد ازان اپنی بہای مودود کو قتل کیا

اب شروع ہوا سنہ ۶۰۶ ہجری

اسی سال مین ملک عادل نی دمشق سی کوچ کرکے خراسان کو قطع کیا اور تمام فوجین اور ملوک کو جو اوسکی اولاد سی تہے جمع کر کی حران پر اوترا اسیجا ئے ملک عادل کے پاس ملک صالح محمود بن محمد بن قرا ارسلان ارتقی صاحب امد اور قلعہ کیفا کا پہنچا اور ملک عادل نے حران سی کوچ کرکے سنجار پر ڈیرا کیا اوسجاے قطب الدین محمد بن عمادالدین زنگی بن مودود بن عمادالدین زنگی حکومت کرتا تہا اوسنی سنجار کا محاصرہ کیا اور محاصرہ کو بہت دن ہو گئے مگر لشکر مین اختلاف پڑ گیا اور ملک ظاہر حاکم حلب نے ملک عادل سی صلح توڑ دی اسلئی وہ سنجار سی مراجعت کر کی حران پر آیا اور ملک عادل نے نصیبین فتح کی بہشتہر قطب الدین محمد کی پاس تہا اسیطرح خابور فتح کی — اسی سال مین ملک مویدنجم الدین مسعود بن سلطان صلاح الدین فوت ہوا — اسی سال مین امام فخرالدین محمد بن عمر خطیب ری ابن حسین بن حسن بن علی تیمی بکری طبرستانی

۶۰۶ھ الاصل رازی اور ہروی مولد کے فوت ہوا وہ فقیہ شافعی صاحب تصانیف مشہورہ کا ہے
ابن اثیر کہتا ہے کہ مجکو یہہ خبر ہے کہ پیدائش اوسکی ۵۴۳ھ ہجری میں ہوئی فخرالدین کو
بڑا حاصل تھا اور وعظ کہا کرتا تھا اوسکو زبان عربی اور زبان عجمی دونوں میں درک تھا
وعظ کہنے کی مہارت تامہ تھی اوسکی وعظ میں رونا اور وجد لاحق حال ہوا کرتا تھا
اپنے زمانہ میں علم معقولات اور اصول میں یگانہ روزگار رہا ابتدا حال میں اپنے والد کی
علم پڑہا پھر کمال سمنانی سے تحصیل کیا پھر مراغہ کو مراجعت کی وہاں محمد جیلی سے علم پڑہا
پھر خوارزم کو سفر کیا اور ماوراء النہر کو آیا گروہ کے ہمراہ خوارزم کا حال گذرا وہ
اور وہاں ہوا اور وہاں سے بسبب فرقہ کرامیہ کے نکالا گیا اسلئے شہاب الدین غوری حاکم
غزنی سے جاکر ملا اوسکو بہت دولت وہاں سے حاصل ہوئی بعد ازاں فخرالدین نے
خراسان کو مراجعت کی وہاں سلطان خوارزم شاہ بن تکش سے ملاقات کی بہت فائدہ
اٹھایا فخرالدین رازی کی نظم بہت اچھی ہے اور سب علماء اوسکے پاس
دور دور سے آتے تھے ابن عنین شاعر بھی اوسکے پاس آکر اوسکی مدح کہتے
۔ اسی سال میں در ماہ سلخ ذی الحجہ کے مجد الدین ابو السعادات مبارک بن محمد
بن عبدالکریم فوت ہوا پیدائش اوسکی ۵۴۴ھ ہجری میں ہوئی تھی وہ ابن اثیر کے
کنیت سے مشہور ہے عزالدین علی مورخ مولف کتاب کامل کا وہ بھائی تھا مجد الدین
مذکور عالم فقیہ اصولی نحوی محدث لغوی تھا اوسکی تصانیف مشہور ہیں خوش نویس
بھی اچھا تھا اسنے رسالے سفر کے کا ۔ اسی سال میں محمد مطرزی نحوی خوارزمی جو کہ
امام تھا اور اوسکی تصانیف بھی بہت اچھی ہیں فوت ہوا

اب شروع ہوا ۶۰۷ھ ہجری

اسی سال مین سلطان ملک شاہ دل نی بلاد شرقیہ سی طرف دمشق کی مراجعت کی —

اسی سال مین گرجستانیون نے خلاط کا محاصرہ کیا تہا اور سین ملک اوحد بن ملک عادل
حکومت کرتا تہا اتفاق سی یہہ ہوا کہ سلطان گرجستان نی ایک روز شراب پیکر
مست ہوکر بیس سوار سیہراہ لیکر خلاط پر آیا مسلمانون نے اوسپر حملہ کیا گھوڑے
پرسی نیچی گر پڑا جلد گرفتار کر لیا اوسکو لاکر ملک اوحد کی پاس حاضر کیا ملک اوحد سے
کہا کہ مین چند قلعی تمکو دیتا ہون اور پانچ ہزار تمہاری قیدی چھوڑ دونگا اور ایک
لاکہہ دینار دونگا اور تیس برس تک مسلمانون سی صلح رہی اور اپنی بیٹے سے تمہارا
نکاح کردونگا اگر تم مجکو چھوڑ دو ملک اوحد نی اوسسی قسم لی بعد حلف کی یکا نبد وبست
کرسکے چھوڑ دیا

بیان وفات پانی بدر الدین حاکم موصل کا

اسی سال مین بدر الدین ارسلانشاہ بن عز الدین مسعود بن مودود بن عماد الدین زنگی
بن اقسنقر حاکم موصل آخر ماہ رجب مین فوت ہوا وہ بہت دنون سی بیمار تہا اٹھارہ
برس گیارہ مہینی اوسنی موصل کی حکومت کی جب بہت مریض ہوا اوسوقت وہ عین
قیارہ مین حمام کرنے آیا بعد فراغت موصل کو مراجعت کی راہ مین تمام ہوگیا وہ گندم گون
خوبصورت تہا ٹہرا پا اوسپر جلدی آگیا تہا اوسکے مصاحب اوسی بہت ڈرتے رہا
کرتے تہے قلیل النصیر آدمی تہا بعد اوسکے ملک قاہر عز الدین مسعود بن ارسلان شاہ
بن مسعود تخت نشین ہوا قاہر کی عمر دس برس کی تہی اوسکی سلطنت و مملکت کا مدبر و منتظم
بدر الدین لولو غلام اوسکے والد کا ارسلان شاہ کا در مختار اوسکا تہا یہہ لولوہ وہی ہی
جو موصل کا مالک ہو گیا تہا جیسا کہ آگے ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالی ارسلان شاہ کے
ایک اور بیٹا [illegible] تہا قاہر سی اوسکا عماد الدین زنگی تہا اوسکو اپنی حیات مین اوسکے

۴۴ والدسے قلعہ عقر اور سوش جو قریب موصل کے واقع ہیں دیدئیے تھے اسی سال میں
قاصد خلیفہ ناصر الدین اللہ کی طرف ملوک اطراف کی ماس پیغام پہنچی کہ تم لوگ خلعت اور
سراویل خلیفہ کی طرف سے پہنو مگر اوسکی تابعداری کرو۔ اسی سال میں ملک عادل
بعد پہنچنے دمشق کے اور مقام کرنے کی طرف دیار مصر کی گیا اور اس جا کر دار وزارت میں مقیم ہوا
۔ اسی سال میں فخر الدین جہارکس سردار صلاحیہ فوت ہوا

بیان وفات ملک اوحد الدین حاکم خلاط کا

اسی سال میں ملک اوحد ایوب بن ملک عادل فوت ہوا اور اسکے مرنے پر بھائی اوسکا
ملک اشرف بہت جلد خلاط میں گیا حالے ہی مع مضافات خلاط کے بلاد دسترس
اپنی میں لایا اس واسطے اوسکی بڑی شان و شوکت ہوگئی اور لقب اوسکا شاہ ارمن
رکھا گیا۔ اسی سال میں غیاث الدین کیخسرو حاکم بلاد روم کا مقتول ہوا اوسکو ملک
اشکری نے قتل کیا تھا بعد اوسکے بیٹا اوسکا کیکاؤس بن کیخسرو بن قلیچ ارسلان
جیساکہ اوپر مذکور ہوا در بیان ۵۸۸ ہجری کے مالک ہوا

اب شروع ہوا ۶۰۸ ہجری

اسی سال میں ملک معظم عیسیٰ بن ملک عادل نے عز الدین سامہ حاکم قلعہ کوکب اور قلعہ
عجلون کو بموجب ایما اپنے باپ ملک عادل کے گرفتار کیا اور کرک میں اوسکو
تا وفات محبوس رکھا اور اوسکے غلاموں سے دونوں قلعوں کا محاصرہ کرکے چھین لئے
ملک عادل نے حکم کیا قلعہ کوکب کو ڈھا کر مسمار کر ڈالو چنانچہ وہ جڑ سے اکھاڑ پھینکا گیا

پہنکا گیا اور قلعہ عجلون سابق دستور رہا خاندان صلاحیہ بہی اسی سیاسہ پر تمام ہوا اور ملک معظم نے سب شہر چہار کس کے تہی اپنی حکومت مین داخل کئی ایک بانیاس مع مضافات اونہین شہر دمین تہا وہ اپنی حقیقی بہائی ملک عزیز عماد الدین عثمان بن ملک عادل کو دیا اور صرخد اپنی غلام عز الدین ایبک معظمی کو حوالہ کیا۔ اسی سال مین ملک عادل نے طرف شام کی مراجعت کی وہان آکر اپنی بیٹے ملک مظفر غازی کو شہر رہا اور میا فارقین دی۔ اسی سال مین ملک ظاہر نے بہاء الدین قاضی بن شداد کو طرف ملک عادل کی روانہ کرکے اوسکے بیٹے ملکہ صنیفہ خاتون سے اپنی نکاح کی درخواست کی ملک عادل نی بہی خوش ہوکر اوس لڑکے کا اوسکی نکاح کردیا اور جہگڑے رگڑے جو ہمیشہ رہتے تہی دور کرنی مناسب جانکر منظور کیا۔ اسی سال مین کیا جلال الدین حسن حاکم الموت نی جوکہ اولاد صباح سی تہا لباس اہل اسلام کا ظاہر کرکی تمام قلعون اسماعیلہ مین درمیان شام اور عجم کی لکہہ بہیجا بموجب اوسکی لکہنی کی سب شہر دمین لباس اہل اسلام کا رواج ہوا۔ اسی سال مین ابو حامد محمد بن یونس بن منعہ فقیہ شافعی شہر موصل مین فوت ہوا وہ امام اور فاضل اور نیک خلق تہا۔ اسی سال مین قاضی سعید معروف ابن سنا الملک ہبۃ اللہ بن جعفر بن سنا الملک سعدی شاعر مشہور مصری جو ایک فاضل اور رئیس صاحب نظم فائق اور امن وچین وو دولت مین گذارنے والا لقب والا نہایت نیک بخت محظوظ دنیا سے تہا فوت ہوا اوسنی سلطان صلاح الدین کی بہائی کی مدح کی ہے

اب شروع ہوا ۶۰۹ ہجری

اسی سال مین درمیان ماہ محرم کی ملک ظاہر کا نکاح ملکہ صنیفہ خاتون بنت ملک عادل سے

 ہوا مصر پہونچا اس ہزار دینار مصر پہونچے جاوے ، ولڑکی دمشق سے حلب پر آئی تخت کی رات
ملک ظاہر بہت ہوشیار نفیسہ اوسکی نذر کیں — اسی سال میں ملک عادل نے قلعہ طور
کی تعمیر کی تھی بہت کاریگر اوسکے پاس گرد و نواح بلاد و لشکر سے آکر جمع ہوئے تھے
یہانتک کہ تمام ہوا — اسی سال میں طغرل شاہ بن قلیج ارسلان حاکم ارزن روم نے
کوچ کرکے اپنے بھتیجے سلطان روم کیکاؤس کا سیواس پر محاصرہ کیا — کیکاؤس نے
اشرف ابن عادل سے کمک طلب کی تھی اسلئے اوسکا چچا طغرل ڈر کر کوچ کر گیا —
کیکاؤس کے ایک بھائی اسمی کیقباد تھا جب اوسنے یہہ حال دیکھا آپ کوچ کرکے شہر
انکوریہ اپنے بھائی کیکاؤس کے شہر پر بس ڈالیا اسلئے کیکاؤس نے جاکر اوسکا محاصرہ
کرکے انکوریہ فتح کی اور اپنے بھائی کیقباد کو پکڑ کر قید کیا اور سب امرا اوسکے پکڑ کر
اونکی ڈاڑھیاں اور سر منڈوا کر ہر ایک کو گھوڑے پر سوار کیا ایک رنڈی فاحشہ
بھی اور ایک آگے ایک ایک امیر کے بٹھلا کر اون رنڈیوں کے ہاتھ میں ڈھپڑیاں دیں
اور کہا کہ بجاتی ہوئی تمام شہر کا طواف کرو اور ایک ایک گھوڑے کی ساتھ ایک
چوبدار پکارتا جاتا تھا کہ یہہ سزا اوس کی ہے جو اپنی بادشاہ سے جنگ کرے اور پھر جاوے
گا لوگو سن رکھو

اب شروع ہوا سنہ ۶۱۰ ہجری

اسی سال میں عز الدین کیکاؤس بن کیخسرو حاکم بلاد روم نے اپنے چچا طغرل شاہ کو
پکڑ کر سب شہر اوسکے چھین کر قتل کیا اور اکثر اوسکی سلطنت کی امرا کو ذبح کیا ہر چند
کہ اوسکا تو ارادہ یہہ تھا کہ اپنی بھائی علاء الدین کیقباد کو بھی قتل کرے مگر اوسکی
مصاحبوں نے اوسکی واسطے شفاعت چاہی چنانچہ اوسکی جان بخشی کی — اسی
سال میں درمیان ماہ رمضان کی مدمیان حلب کی فارس الدین میمون قصری فوت ہوا یہہ امیر

امیر امرار صلاحیہ مین کا آخر امیر ہے وہ طرف قصر خلفار مصر کی منسوب ہی کیونکہ اوسکو سلطان صلاح الدین نی وہان سی پکڑا تہا اسیو اسطی قصری کہلاتا ہے — اسی سال بیتیا ملک ظاہر کی ایک بیٹیا مشکم ملکہ صنیفہ خاتون بنت ملک عادل سی سمی ملک عزیز غیاث الدین محمد پیدا ہوا — اسی سال مین ایدعمش غلام پہلوان کا مقتول ہوا یہہ غلام تمام مملکت ہمدان اور جبال پر غالب آگیا تہا اوسکے خشداش پہلوانی کے جسکو منگلی کہتے ہیے اوسکو قتل کیا تہا ایدعمش مذکور اوسی ڈر کر ایک دفعہ ملتجی ہو کر خلیفہ کے پاس درمیان ۶۰۸ ہجری کے بہاگ گیا تہا — اس سال مین ایدعمش طرف ہمدان کی آیا تہا آتے ہی مقتول ہوا اور منگلی حکومت کرنی لگا — اسی سال مین درمیان شعبان کے ملک مغرب محمد ناصر بن یعقوب منصور بن یوسف بن عبد المومن فوت ہوا اوسنی سولہ ۱۶ برس سلطنت کی یہہ شخص بہوری رنگت اور لنبی گال تپلی ڈاڑہی رکہتا تہا بسبب اسکے کہ ہکلاتا تہا اسواسطی چپکا بہت رہتا تہا اوسکی والی ہونی کا حال درمیان سنہ ۵۹۵ ہجری کی بیان ہوا بعد وفات محمد ناصر مذکور کے بیٹیا اوسکا یوسف تخت نشین ہوا اوسکا نام مستنصر امیر المومنین رکہا گیا وہ بن محمد ناصر بن یعقوب منصور بن یوسف بن عبد مومن تہا کنیت اوسکی ابو یعقوب تہی — اسی سال مین اور بعضی کہتی ہین کہ سال آئندہ مین علی بن محمد بن علی معروف ابن خروف نحوی اندلسی اشبیلی فوت ہوا اوسنی کتاب سیبویہ کی ایک شرح جید لکہی ہے اور زجاجی کے کتاب جمل کی بہی شرح کی ہی — اسی سال مین عیسی بن عبد العزیز جزولی درمیان مراکش کے وفات ہوا وہ علم نحو مین امام تہا اوسنی ایک مقدمہ درمیان نحو کی تصنیف کر کی قانون نام رکہا ہے اوسمین عجیب و غریب بیان ہے اکثر فاضلون نے اوسکی حل کرنیکا ارادہ کیا ہے اور اکثر نحوی سیاہت کی معترف ہین کہ ہمارا ذہن اوسکی سمجہنی سی قاصر ہے اور اوسکی مراد کو نہین پا سکتی کیونکہ اوسمین رموز اور اشارات ہین جزولی مذکور دیار مصر

۴۴۴ میں علی ابن یری بکری کے پاس گیا پھر عرب کی طرف مراجعت کی مرد لی الصم صیم منسوب طرف جردلی کی ہے بعضی ززری لوگ اوسکو کرولہ کہتے ہیں اوسکی مقدمہ کی شرح بڑی بہاری جلد میں ہی اوسمیں بہت غرائب اور روایہ اوسی لکہی ہیں

اب شروع ہوا سنہ ۶۱۱ ہجری

اس سال میں رلدرم بن بارق حاکم تل باشر کا فوت ہوا بعد اوسکی بیٹا اوسکا فتح الدین قایم مقام اوسکا ہوا — اسی سال میں شیخ علی بن ابی بکر ہروری فوت ہوا اوسکی تربت معروف دست ہور شمال کی جانب حلب کی واقع ہے وہ بہت فریب اور شعبدہ بازی جانتا تہا ملک ظاہر غازی حاکم حلب کی سامنے اوسکا بڑا مرتبہ تہا اوسکی بہت سفر کئے ہیں اکثر شہروں میں گشت لگایا — اسی سال میں ترکمان ملک اشکری کا قید کیا گیا تہا وہ شخص قاتل غیاث الدین کیخسرو کا تہا وہ جانتا تہا کہ اوسکی بیٹی کیکاوس بن کیخسرو پر حملہ کرکے قتل کرے اوسنے بہت مال دیکر جان بچائی اور چند قلعہ اور بلاد جنکو کہی سلماون نے ہوا سے میں بہی نہ دیکہے ہی وہ کیکاوس کو دی — اسی سال میں ملک عادل بن ملک شام نے مصر کو مراجعت کی تہی — اور اسی سال میں ذکر بن عبد السلام بن عبد الوہاب بن عبد القادر جلی بغداد میں فوت ہوا وہ چند دفعہ حاکم ہوا چند دفعہ معزول ہوا اوسکو لوگ کہتے ہیں کہ مذہب اوسکا فلاسفہ تہا اوسکو قتل اوسکے مربی نے پکڑ لیا تہا جب کتابیں اوسکی ظاہر ہوئیں اوسمیں کچھ بات بہرے ہوئے تہی اسی کچھ باس اوسمیں تہی جس کو کوئی آدمی خدا سے کلام کیا کرتا ہے عرضیکہ اون کو پہونک دیا گیا اور اوسکے باپ نے اوسکی جان بخشی چاہی اسلئے پہر اوسکو قید سے مخلصی ہوئی اپنی جاگیر میں چلا گیا تہا — اسی سال میں درمیان ماہ شوال کے عبد العزیز بن محمود بن احمد فوت ہوا اوسکی ستاسی برس کی عمر تہی

عمر تہی وہ فضلاء متاخرین سے ہی

اب شروع ہوا سنہ ۶۱۲ ہجری

بیان استیلاء ملک مسعود بن ملک کامل بن ملک عادل کا یمن پر

اور یہہ بیان مستولی ہونی سلیمان بن سعد الدین شاہنشاہ بن تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب کا درمیان سنہ ۵۹۹ ہجری کے ملک یمن پر بیان ہو چکا ہی اور یہہ بیان ہو چکا کہ اوسنی ظلم اور جور بہت کرنا شروع کیا اور جس عورت نی اوسکی وہ حکومت اور تخت دلوایا تہا اوسکو بہی خاطر مین نہ لاتا تہا جب یہہ سال آیا ملک کامل ابن ملک عادل نے اپنی بیٹے ملک مسعود کو یمن کی طرف روانہ کیا اور سلیمان مذکور کو پکڑ کر بندہ کر مصر مین بہیجدیا اپ سلطنت کرنے لگا اور سلیمان قاہرہ مین درمیان قید کے سنہ ۶۴۷ ہجری تک رہا آخر کو منصورہ کی طرف جہاد کرنیکو نکلا وہان جاکر شہید ہوا ــــ اسی سال مین امیر علی بن امام ناصر مقتول ہوا خلیفہ کو اوسکے مقتول ہونیکا بہت رنج ہوا اوسکی مرثیہ بہت کہی گئے ہین ــــ اسی سال مین تمام افواج بغداد وغیرہ کی جمع ہوئی اور سبنی ملکر یہہ قصد کیا کہ منگلی حاکم ہمدان ورسے پر چڑہائی کرو چنانچہ وہ شکست کہاکر بہاگا اور درمیان ساوہ کے مقتول ہوا بعد اوسکی اغلمش ایک غلام پہلوانی متولی ہوا ــــ اسی سال مین درمیان ماہ شعبان کے خوارزم شاہ بن علاء الدین محمد بن تکش شہر غزنہ اور مضافات اوسکے پر مالک ہوگیا یہہ شہر یلدز غلام شہاب الدین غوری سے لے لیا تہا وہ یلدز مذکور طرف لاہور کی ہندوستان مین بہاگ گیا جاکی اوسنی لاہور پر قبضہ کر لیا بعد ازان وہان سے کوچ کرکے یلدز نے اور شہر ہندوستان کے جو قطب الدین ایبک خشداش یلدز مذکور کے قبضہ مین تہی وہ فتح کئی اسکی درمیان

۶۴۴ اور کے اور علام قطب الدین ایبک کی جنگ ہوئی ایس لڑائی میں ملدر مارا گیا ملدر مذکور
بہت نیک خصلت رغیب پرور تہا۔ اسی سال میں وجیہ مبارک ابن ابی الرجاء سعید
بن الدہان نحوی اندہا فوت ہوا اوسنے علماء انباری وغیرہ سے علم پڑہا تہا واصل
آ می تہا مذہب اوسکا حنبلی تہا پہر حنفی ہوگیا پہر شافعی ابن الفضل البرکات نے اوسکی
حق میں چند شعر کہے ہیں

اب شروع ہوا سنہ ۶۱۳ ہجری

بیان وفات پانے ملک ظاہر غازی بن سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب حاکم حلب کا

روز صبح ہفتہ کے دن پچیسویں [۲۵] جمادالاول سنہ ہذا میں ملک ظاہر کو تپ حادہ
شروع ہوئی جب بہت شدت سے بیمار ہوا سب امراء کبار اور خاصوں کو بلا کر ایک
عہد نامہ لکھوایا اوسمیں یہہ لکھوایا کہ میرے بعد چہوٹا بیٹا میرا ملک عزیز بادشاہت
کرے پہر اوسکے بعد بڑا بیٹا ملک صالح صلاح الدین احمد بن غازی اور دونوں کے بعد
اسکے چچا کا بیٹا ملک منصور محمد بن عزیز عثمان بن سلطان صلاح الدین اور اسی قسم لے
۔ اور شہاب الدین طغرل خادم کو تمام مال اور قلعوں کا حاکم مختار بنایا ۔
تیرہویں [۱۳] تاریخ جمادالاخر کو ملک ظاہر نے حصر مرض شہر کو کہر سوار دیا اور حلب سے
رات کو دکیل ایسا نکال دیا ۔ اور علم الدین قیصر غلام کو طرف حارم کی امانت
بنا کر نکال دیا پہر بیسویں جمادالاخر کو بہت سخت بیمار ہوا لوگوں کو حکم اندر جانے کا یہہ تہا
تیسویں [۲۳] جمادی الاخر کو فوت ہوا ملک ظاہر درمیان مصر کے نصف ماہ رمضان سنہ ۵۶۸
ہجری میں پیدا ہوا عمر اوسکی چوالیس [۴۴] برس چند مہینے کی تہی اور سلطنت اوسنے حلب کے
اوپر اور مسلی کر اوسکی باپ نے اسکو کی ہی اکتیس برس کی مزاج شجاع اور خونریز تہا پہلے

یہ وہ ہے جسنی پراگندہ خاندان ناصری صلاحی کی طمع کی بہت ذکی اور عقلمند تہا ملک ۴۴۸
عزیز سلطنت کا مالک ہوا مگر مرجع دماب سب کاروبار کا شہاب الدین طغرل خادم تہا
اوسنے اچہا بند وبست کیا جب ملک عزیز بادشاہ ہوا اوسکی عمر دو برس چند مہینی کے
تہی اور اوسکا بہائی بڑا ملک صالح بارہ برس کا تہا — اسی سال مین تاج الدین زید بن
حسین بن زید کندی فوت ہوا وہ علم نحو مین اور لغت مین امام تہا اوسکے اسناد حدیث
مین بہت بلند ہین اوسکو بہت علم تہے وہ بغداد مین پیدا ہوا وہان پرورش پائی
پہر وہان سی انتقال کرکے دمشق مین آرہا

اب شروع ہوا سنہ ۶۱۴ ہجری

اس سال مین ملک عادل دیار مصریہ مین تہا اور فرنگیون نی سمندر کے راہ عکا مین جاکر
بہت فوج جمع کی جب یہ خبر ملک عادل کو پہنچی تمام فوجین مصر کی لیکر نکلا اور کوچ کرکے
نابلس پر جاکر پڑا فرنگی بہی دوسری جانب سی اوسکے مقابلہ کو آئے ابکی دفعہ ملک عادل
کے پاس اتنا لشکر نہ تہا جو آگے بڑہتا اسلئی اونکا مقدمۃ الجیش پیچہی ہٹا دیا فرنگیون
نے مسلمانون کے شہر لوٹنے شروع کئے لوٹتے لوٹتے شہر قوی تک جو کہ
ایک شہر سواد کا ہے پہنچے اور درمیان بیسان اور نابلس کے بہت لوٹ مچائے
اور اپنا لشکر چہار طرف پراگندہ کرکے مسلمانون کو قتل کرنے اور لوٹنے پہرا کئے
ابکی دفعہ بہت مسلمان شہید ہوئے آخر کو مرج عکا پر مراجعت کی یہ لوٹ نصف ماہ
رمضان سی عید الفطر سنہ مذکور تک رہی اور ملک عادل مرج صفر پر پڑا رہا اور
فرنگیون نے جاکر قلعہ طور کا محاصرہ کیا یہ وہ قلعہ ہے جو ملک عادل نے بنایا تہا
جیسا کہ اوپر بیان ہوا مگر پہر کوچ کرگئے اور برس تمام ہوا مگر سب فرنگی عکا مین جمع ہو رہی تہی

۴۴۸ اسی سال میں خوارزم شاہ علاء الدین محمد بن تکش بادجبل وغیرہ پر گیا سبکو اپنی قبضہ میں لایا وہ شہر یہہ ہیں — سادہ — قزوین — زنگان اور ابہر اور ہمدان — اور اصفہان — اور قسیم — اور قاشان ہیں — اور ازبک بن پہلوان حاکم آذربیجان و اران نے خوارزم شاہ کی اطاعت منظور کیحا یعنی اپنے ملاد میں اوسکے نام کا خطبہ پڑہوایا بعد ازاں خوارزم شاہ نے ارادہ کیا کہ بغداد کو لیا چاہئے یہہ ارادہ کرکے کچہہ لشکر اپنے آگے وہاں کو روانہ کیا اور خود خوارزمشاہ ہمدان سے دو دن یا تین دن بعد چلا مگر اون پر برف اسقدر پڑی کہ کبہی ایسی برف نہ پڑی تہی تمام چوپایہ ہلاک ہو گئے اور خوارزم شاہ کو یہہ خوف ہوا کہ تاتاری لوگ میرے ملاد پر حملہ کر آئیں — ہو قابض ہو جاویں اسلئے ان شہروں کو وہ بیچکا تہا اوسی طرف مراجعت کرکے خراسان میں آیا — ان آکر امام ناصر خلیفہ کے نام کا خطبہ موقوف کروادیا یہہ خطبہ خوانی درمیان ۶۱۵ سنہ ہجری کے خراسان کی موقوف ہوئی تہی اسیطرح سے خطبہ خلیفہ کا ملاد ماوراء النہر سے بہی موقوف ہوگیا مگر خوارزم اور سمرقند اور ہرات میں سے خطبہ خوانی موقوف ہوئی کیونکہ وہاں کے باشندے کچہہ اسبات کا اہتمام نکرتے ہی اونکی رائے پر خطبہ خوانی تہی جسکو پسند کرتی اوسکی نام کا خطبہ جاری کردیتے

اب شروع ہوا ۶۱۵ سنہ ہجری

اسی سال میں ملک عادل مع صفر میں اور فرنگی مع عکا پر نہے بعد ازاں فرنگی دیار مصریہ کی طرف گئی دمیاط پر جاکر اوترے اور ملک کامل بن ملک عادل بہی مصر سے نکلکر اونکی سامنے آکر پڑا یہی حال چار مہینے تک رہا ملک عادل نے بہی اپنے بیٹے ملک کامل کے واسطے لشکر کی مدد بہیجی فوج فوج آکر ایک پیچھے دوسرے کی اوسکے پاس جمع ہوگئی جب ملک کامل کے پاس بہت لشکر جمع ہوگیا اسوقت اوسنے فرنگیوں کا مقابلہ

مقابلہ کرکے اونکو دمیاط سی ہٹا دیا۔ اسی سال مین تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول کو
ملک قاہر عز الدین مسعود بن ارسلان شاہ بن مسعود بن مودود بن عماد الدین زنگی بن اقسنقر
حاکم موصل کا فوت ہوا اوسنی سات برس نو مہینی حکومت کی تہی اوسکی مرنی سے
خاندان اتابک کی حکومت جاتی رہی دو بیٹی اوسنی اپنی پیچھی چھوڑے تہی بڑے کا
نام ارسلان شاہ تہا عمر اوسکی دس برس کی تہی اوسکے نام سلطنت کی وصیت کر گیا تہا
اور کہہ گیا تہا کہ بدر الدین لولو تدبیر مملکت کی کرے جب تک کہ وہ لڑکا ہوشیار ہو
چنانچہ بعد اوسکے وفات کے بدر الدین مذکور نے اوس لڑکے کو تخت پر بٹھلا کی سکہ
اور خطبہ اوسکے نام کا جاری کر دیا اور آپ تدبیر مملکت مین مصروف ہوا

بیان قصد کرنی کیکاوس بن کیخسرو حاکم بلاد روم کا حلب کو

واضح ہو کہ جب ملک ظاہر حاکم حلب نی وفات پائی اور اوسکا بیٹا عزیز سلطنت کرنی
لگا چونکہ وہ بچہ تہا اسواسطی صاحب بلاد روم کیکاوس نے ارادہ کیا کہ حلب اپنی
حکومت مین ملا لینی چاہیئے اولاً اوسنی ملک افضل صاحب سمیساط کو بلا کر یہہ تجویز کی
کہ اوسکی ساتہہ گٹہ کر یہہ وعدہ کیا کہ بلاد حلب بعد فتح کرنے کے تمکو دیدونگا
پہر بلاد شرقیہ کہ ملک اشرف بن ملک عادل کی قبضہ مین ہین اونکو فتح کرکے
اپنی سلطنت مین ملا لونگا تم میرا ساتہہ دو اوسنی بہی مان لیا دونون کی درمیان حلف
ہوگئی بعد اطمینان خاطر کیکاوس مذکور ہمراہ ملک افضل کے حلب کی طرف راہی ہوکے
رعبان پر جا کر اوترے اوسکو فتح کرتے ہی کیکاوس نے ملک افضل کو دیدیا یہہ حال
دیکھہ کر باشندگان اون بلاد کا دل اوسکی طرف مایل ہوگیا اور سب نی اطاعت
منظور کی پہر تل باشر پر جا کر اوسکو فتح کیا وہان دلدرم حکومت کرتا تہا یہہ شہر

۵۹۴ ملک افضل کو دیا گیا اوس نے اپنی پاس رہنے دیا اسی سبب سی ملک افضل اور
وہاں کے باشندے رکمی طبیعت اوس سی ناراض ہوگئی اور دوسری جانب سی ملک اشرف
بن ملک عادل کیکاوس کے مقابلہ کے واسطے حلب پر پہنچا اسی طرح من حد شہر پر
عرب بھی بہت سپاہ ساتھ لیکر جا موجود ہوا اور کیکاوس نے منبج پر جاکر وہاں
بھی اپنا عمل دخل کر لیا ملک اشرف اپنی فوجیں لیکر وادی بزاعا پر اوترا کیکاوس کے
بیتس جیمہ سی بعضی مردمان لشکری ملک اشرف سے لڑکر چند آدمی گرفتار کرکے
حلب میں بھیجدے حلب میں جا بجا یہہ خوشخبری ہوگئی کہ کیکاوس کو شکست ہوئی ابھی
لڑائی بھی ہونے پائی تھی کیونکہ کیکاوس منبج میں تھا جب اوسکو یہہ خبر پہنچی ناری فوج
کے اولٹا بھاگ گیا اور ملک اشرف نے اوسکا تعاقب کیا یہاں تک کہ تل باشر پر
پہر جاکر اپنا بندوبست کیا اوسکو چہین لیا اور اسی طرح سی رعبان بھی پہر سے لیا
اور اوس شہر کو متصرف کر ڈالا اور ملک افضل سمیساط کی طرف چلا گیا پہر ملک افضل
نے تا ابد وفات سنہ ۶۲۲ ہجری تک مطلق کسی شہر کے لینے کا ارادہ نہ کیا اور
ملک اشرف بسبب پہنچی خبر مرگ باپ اپنی کے حلب کو مراجعت کر گیا

بیان وفات سلطان ملک عادل ابوبکر ابن ایوب کا

واضح ہو کہ ملک عادل مع سفر پر اوترا ہوا تھا اور تمام اپنی فوجیں ملک کامل کے
پاس مصر میں روانہ کردی تھیں پہر وہاں سی کوچ کرکے عالقین پر اوترا یہہ منزل
قریب عقبہ افیق کے واقع ہے وہاں بیمار ہوا اوسی مقام پر بیماری نے شدت کی
یہاں تک کہ ساتویں جمادی الاخر سنہ ۶۱۵ ہجری میں فوت ہوا پیدایش اوسکی سنہ ۵۴
ہجری میں ہوئی اوسی پچہتر ۷۵ برس کی عمر پائی تئیس ۲۳ برس دمشق کی سلطنت کی انیس ۱۹ برس مصر میں

سعد مین بادشاہت کرتا رہا وہ حلیم اور داد رس اور برد بار پادشاہ تہا بسبب اقبال و سعادت کے اولاد بہی اوسکی بہت ہوئی اور ملک بہی اوسکا وسیع ہو گیا کسی کی اولاد نی سلاطین مذکورہ بالا مین فتح مندی اور سلطنت ایسی نہین پائی جیسی کہ ملک عادل کی اولاد کو نصیب ہوئی اوسکی سولہ بیٹی سوا لڑکیون کے اپنی پیچہی چہوڑے۔ بوقت وفات ملک عادل کے کوئی بیٹا اوسکا اوسکے پاس حاضر نہ تہا مگر بعد وفات ملک معظم عیسی نی نابلس سی آکر اپنی باپ کی مرنی کو چہپایا کی جو کچہہ اوسکی پاس جواہرات اور سلاح اور گہوڑے وغیرہ اسباب تہا سب پر قبضہ پاکر ایک ڈولی مین اوسکا جنازہ ڈالکر دمشق مین لایا وہان آکر سب آدمیون سی قسم لیکر اوسوقت ظاہر کیا کہ ملک عادل نی وفات پائی اور ماتم داری کرکی پہر اپنی اور بہائیون کو جو ممالک متفرقہ مین حکومت کرتی تہی خطوط لکہہ کر اوسکے مرنے کی اطلاع دی۔ ملک عادل کی خزانہ مین دفت وفات ساٹت لاکہہ اشرفی موجود تہی۔ جب ملک کامل نی اپنی باپ کے مرنی کی خبر سنی اوسکو بہت رنج ہوا وہ اون ایام مین فرنگیون سی مقابلہ کر رہا تہا یہہ خبر سنتی ہی سست ہو گیا اور اوسکی لشکر مین بہی تفرقہ پڑ گیا فرنگیون نی جب یہہ حال دیکہا اونہون نے مسلمانون کو خوب لوٹا حقیقت یہہ ہے کہ ملک کامل کے لشکر مین عماد الدین احمد بن سیف الدین علی بن احمد مشطوب بڑا سپہ سالار تہا اور اوسکا رعب کا تہا اوسنی یہہ ارادہ کیا تہا کہ ملک کامل کو سلطنت سی معزول کر دے اس سبب سی لشکر مین تفرقہ پڑ گیا تہا اور یہانتک نوبت پہنچی تہی کہ ملک کامل نی یہہ ارادہ کیا کہ اپنی شہرون کو چہوڑکر بلاد یمن مین چلا جاؤن جب ملک معظم نی یہہ حال سنا فوراً اوسنی شام سی کوچ کرکی اپنی بہائی ملک کامل کی پاس آکر سب بندوبست کر دیا اوسکی آنے سی دمیاط پر فرنگیون کا پہر محاصرہ ہوا اور وہ ضعف سلطنت جو بسبب ابن مشطوب مذکور کی لاحق ہو گیا تہا وہ اسطرح پر دفع ہوا کہ ملک معظم نی اوسکو لشکر مین سے نکالدیا فتنہ جاتا رہا

بیان استیلا عماد الدین زنگی بن ارسلان شاہ بن مسعود بن مودود بن عماد الدین زنگی بن آقسنقر کا بعض قلاع پر جو مضافات مملکت موصل سے ہے

واضح ہو کہ اوپر سنہ ۶ ہجری میں یہہ بیان ہو چکا ہے کہ ارسلان شاہ نے وقت اپنی مرنیکی سلطنت موصل کی اپنی بیٹی قاہر مسعود کے نام کر دی تھی اور چھوٹی بیٹے عماد الدین زنگی مذکور کو دو قلعہ ایک قلعہ عقر اور ایک شوش مرحمت کیا تھا جب اوسکا بڑا بہائی قاہر مر گیا اور اوسکا بیٹا ارسلان شاہ بن قاہر تخت سلطنت پر شہزادہ لڑکا رہی اور دایم اوسکی رہا کرتا تھا اوسکی چچا عماد الدین زنگی بن ارسلان شاہ نے حرکت کی اور قلعہ عمادیہ پر آیا اور اوس پر مستولی ہوا بعد ازاں قلاع ہکاریہ اور زوزان اپنی قبضہ میں لایا جب حال بدر الدین لولو مستولی موصل اور مشیر تدبیر سلطنت ارسلان شاہ نے دیکھا فوراً ملک اشرف بن ملک عادل سے مدد چاہی اور اوسکی اطاعت میں داخل ہو گیا ملک اشرف نے فوج روانہ کی اور اوسکو کمک دی جب وہ فوج اوسکے پاس آکر اوس وقت زنگی بن ارسلان شاہ کے مقابلہ پر آکر اوسکو شکست دی زنگی مذکور بعد مظفر الدین کوکوری حاکم اربل سے معتقد تہا اوسکی جورو کی والدہ ربیعہ خاتون بنت ایوب سلطان ملک عادل کی بہن تھی جو کہ مظفر الدین کی جورو تھی اسی واسطی مظفر الدین حتی الامکان اپنی داماد کی مدد سے نہیں چہوڑتا تہا اور بدر الدین لولو سے بسبب اوس اپنی داماد زنگی کے دشمنی رکھنی لگا — اسی سال میں علی بن نصر بن ہرون نحوی حلی ملقب بلقب حجہ فوت ہوا اور علی ابن حبشان وغیرہ سے علم پڑھا تہا — اسی سال میں محمد بعض کہتی ہیں احمد بن محمد بن محمد عمیدی فقیہ حنفی سمرقندی

سمرقندی جسکا لقب رکن الدین تہا فوت ہوا یہہ شخص علم خلاف خصوصا صاحب تہا اور امام گذرا ہے
اوسنی ایک کتاب اس فن مین تصنیف کی ہے جسکا نام طریقہ رکہا ہے اور ارشاد بہی اوسکی
تصنیف سی ہی اوس کتاب طریقہ کی شرح کرنے کی بہت فاضل درپے ہوئے ہین ازانجملہ
ایک قاضی شمس الدین احمد بن خلیل بن ساعدہ شافعی یونی قاضی دمشق ہے اور بدر الدین
مراغی معروف طویل نے بہی شرح لکہی ہے عمیدی مذکور سی بہت لوگون نی علم پڑہا
ہے ازانجملہ نظام الدین احمد بن محمود بن احمد حنفی معروف حصیری ہے اسی نظام الدین
حصیری کو تاتاریون نے قتل کیا تہا نزدیک اول اونکی خروج کے سنہ ۶۱۶ ہجری مین درمیان
نیشاپور کے یہہ معلوم مجکو نہین ہوا کہ عمیدی کسکی طرف منسوب ہی اوسکو عمیدی کیون کہتی ہین

اب شروع ہوا سنہ ۶۱۶ ہجری

اس سال مین ہی ملک اشرف باہر حلب کے پڑا ہوا اپنی لشکر کا بندوبست کررہا تہا اور
پرگنات کی سیاست مین مشغول تہا اور ملک کامل مصر فرنگیون کے مقابلہ پر تہا اونکو
تنگ کررہا تہا تمام فرنگی دمیاط کی گہاٹی مین محصور تہے اور ملک کامل نے تمام اپنے
بہائیون کو اپنی کمک کی واسطی لکہا

بیان وفات نورالدین حاکم موصل کا

اسی سال مین نورالدین ارسلان شاہ بن ملک قاہر مسعود بن ارسلان شاہ بن مسعود بن
مودود بن عماد الدین زنگی بن آقسنقر نے وفات پائی وہ مدت سی بیمار تہا بعد اوسکی
وفات کی بدر الدین لولو نے اوسکے بہائی ناصر الدین محمود بن ملک قاہر کو تخت پر بٹہلایا

۵۹۴ھ اسی لڑکے کی عمر اون ایام میں تین برس کی تھی یہہ پہلا بادشاہ خاندان اتابکیہ سے گذرا ہے
اسی خاندان کے جن بادشاہوں کے نام کا خطبہ پڑھا گیا ہے یہہ بھی ایک انہیں میں سے ہے
لیکن اوسکا باپ قاہر ہی مستقل بادشاہ ہو گیا ہے ایک مدت کے بعد وہ لڑکا مر گیا
اوسکے مرتے ہی بدرالدین لولو کی بن آئی بسبب اسکا مدت تک اوسی بادشاہت کی
یہاں تک کہ موصل میں فوت ہوا اوسکی وفات بعد یہی تاتاریوں کے بعد اوسکو جیسا کہ آگی
ذکر ہوگا ہوئی تھی

بیان وفات حاکم سنجار کا

اسی سال میں قطب الدین محمد بن عمادالدین زنگی بن مودود بن عمادالدین زنگی ابن آقسنقر
حاکم سنجار فوت ہوا وہ درمیان سنہ ۵۹۴ ہجری سے والی ہوا تھا اوسکے بعد بیٹا اوسکا
عمادالدین شاہنشاہ بن محمد حاکم ہوا قطب الدین مذکور نیک خصلت رعیت پرور حاکم
تھا عمادالدین شاہنشاہ نے بھی چند ہی مہینے سلطنت کی کیونکہ بہرام اوسکی بھائی
محمود بن محمد نے اوسپر تاخت لاکر ذبح کر ڈالا یہہ محمود آخر بادشاہ سنجار کا خاندان
اتابکیہ سے گذرا ہے

بیان ویران ہونی بیت المقدس کا

اسی سال میں ملک معظم عیسی بن ملک عادل حاکم دمشق نے سنگتراشوں اور نقب زنوں کو
قدس کی طرف روانہ کرکے اوسکی چار دیواری ویران کروا ڈالی یہہ فصیل بڑی مضبوط
ہی ہوئی ہے بعد اوسکے ویران ہونے کے بہت خلقت وہاں سے اور ملکوں میں جا بسی
سبب اسکا یہہ ہوا تھا کہ ملک معظم نے فرنگیوں کو قوی پایا اور بسبب اونکی تغلب کے
دنیا طرف یہہ خیال کیا کہ اگر فرنگی قدس میں جاکر متحصن ہو جاینگے تو وہاں سے اونکا نکالنا

نکالنا بہت دشوار ہوگا اسلئے وہ فصل ویران کر ڈالی

بیان استیلا پانا فرنگیون کا دمیاط پر

مدت سی فرنگی دمیاط کا محاصرہ کر رہے تہے اسی سال مین وسوین رمضان کو گہس گئے باشندون کو قتل کیا اور باقی ماندہ گرفتار کرکے جامع مسجد کا گرجا گہر بنایا اسکے لینے سی اب فرنگیون کو یہہ طمع ہوئی کہ دیار مصر یہ بہی لینی چاہئین جب دمیاط فرنگیون نے لی اوسوقت ملک کامل نی ایک شہر بسایا اوسکا نام منصورہ رکہا اوس شہر مین اپنا لشکر لیکر جا اوترا

بیان ظاہر ہونی تاتاریون کا

اسی سال مین تاتاری لوگون نی ظاہر ہوکر مسلمانون کو قتل کیا اس سال مین مسلمانون پر ایسی آفت عظیم برپا ہوئی ہتی کہ کبہی ایسی آفت مین گرفتار نہین ہوئے تہے ایک آفت یہہ ہی تہی جو فرنگیون نی دمیاط پر عمل کرکی وہان کی باشندون کو قتل کر دیا تہا دوسری مصیبت یہہ پڑی کہ تاتاریون نی ظاہر ہوکر تہوڑی ہی عرصہ مین اکثر شہر مسلمانون کے لیکر بہت مسلمانون کو قتل کر ڈالا اور جو رہ گئی اونکے پکڑ کر لیگئے کبہی مسلمانون کو آج کے دن کی برابر رنج اور مصیبت نہ پہنچی ہتی جو اس سال مین تاتاریون اور فرنگیون کے ہاتہ سی پہنچی — اسی سال مین علاء الدین محمد خوارزم شاہ بن تکش پر تاتاریون نے خروج کیا تہا اونکے ہمراہ اونکا بادشاہ چنگیز خان لعنت اللہ علیہ بہی تہا آتے ہی تاتاری جو بہی تاریخ ماہ ذوالحجہ سنہ ہذا مین بخارا پر قابض ہوگئے مگر قلعہ فتح نہوا آخر اوسکا بہی محاصرہ کرکی باشندگان قلعہ کو تنگ کیا آخر کار وہ بہی فتح ہوا بعد فتح قلعہ کے

 رہنوالوں کو قتل کرکے بہت بخارا کے رہنوالوں کو قتل کیا ایک کو زندہ چہوڑا
واضح ہو کہ تاریخ ظہور التتر ایک کتاب علم تاریخ میں محمد بن احمد بن علی منشی نسوی کے
تالیف سی ہی وہ انشا جلال الدین کی ہے اوسی نقل کرتا ہوں پوشیدہ نرہے
کہ مولف اوس تاریخ کا یہہ کہتا ہے کہ مملکت چین بہت وسیع ہے چہ مہینی کا دورہ
اوسکا ہی قدیم سی اس سلطنت کے چہہ ٹکڑے ہیں ہر ایک حصہ ایک مہینی کی راہ ہے
ہر ایک حصہ کے مالک کو خان کہتی ہیں اونکی زبان میں خان معنی سلطان ہی یہہ خان
بڑے خان کا نایب ہوتا ہے اور خان اعظم اونکا ہمعصر خوارزم شاہ محمد بن تکش کا تہا
اوسکو طان خان کہتی ہیں یہہ عادت ایک کافر سی دوسری کافر کو ورثہ میں پہنچی تہی
اونکی خان کے یہہ عادت تہی کہ طوغاج میں جو درمیان چین کے ہے اقامت کرتا تہا
انہیں کے زمرہ میں اوسی زمانہ میں ایک شخص تہا اوسکو دوشی خان کہتی تہے وہ
ہی ایک حصہ کا مالک اونہیں چہہ حصوں چین میں کا تہا وہ چنگیز خان کے چچی کا خاوند
تہا چنگیز خان ملوں کے قبیلہ کا نام تمرچی ہے وہ لوگ بدوی ہیں اوغون میں موسم
سرما گذارتے ہیں اور بہت ستر زادور ہیں ہیں ملوک چین کو اونکی ناک ڈہیلی کردیا
سبب اونکی طغیانی کے بری معلوم ہوئی تہی ـــ اسی اثنا میں یہہ اتفاق ہوا کہ دوشی خان
خاوند چچی چنگیز خان کا فوت ہو گیا تہا چنگیز خان اپنی چچی کے پاس اوسکی خاوند
کے مرنے کی خبر سنکر ملاقات اور ماتم کرنے کو آیا دو خان جو دوشی خان کے عمل
کے پاس رہتے تہے یعنے اوسکے قرب وجوار کی وہ عامل ہی اونمیں سی ایک کو
کشلو خان کہتی ہیں دوسرے کا نام ملان خان تہا دو جانب سی دو حصوں چین پر
انکا ہی عمل تہا دوشی خان مرحوم کی جورو نی کشلی خان اور ملان خان کے پاس دو قاصد
بہیجکر یہہ خبر دی کہ میرا خاوند دوشی خان فوت ہوا اوسکے کوئی بیٹا نہ تہا لاولد
کذرا ہے چونکہ تو وہ تمہارا ہمسایہ اور ہر ایک امر کا معاون ومددگار رہا اگر تم اوسکی بہتیجی

بہتیجی چنگیز خان کو اوسکی قایم مقام کردو تو یہہ لڑکا اوسیکی چال چلے گا اور تمہاری ہمیشہ
مساعدت کیا کرے گا دونوں خانوں مذکورین نے منظور کرلیا جب یہہ خبر بڑی خان یعنی
طون خان کو جو سب کا حاکم اعظم تہا پہنچی اوسنے منظور نہ کیا اور چنگیز خان کا والی ہونا
بہت ناپسند کرکے دونوں خانوں مذکورین کو بہت برا بہلا کہا جب یہہ بات ہوئی
اوسوقت اون خانوں مذکورین نے طون خان کی اطاعت چہوڑکر پہر بیٹہا مناسب
جانکر مستعد جنگ ہوئے تمام قبایل اور رعایا نے اونکا ساتہہ دیا طون خان کو شکست ہوئی
اور بہاگ گیا اونہوں نے اوسکے سب شہروں پر قبضہ پاکر اپنا عمل دخل کرلیا لاچار
ہوکر طون خان نے اونکی پاس ایلچی بہیجا اور کہا کہ مجسے صلح کرلو اور مجکو تہوڑی سی
شہر موافق میری گذران کے مجکو دیدو انہوں نے منظور کیا اور چنگیز خان اور کشلو خان
اور فلان خان تینوں مشترک ہوکر سلطنت کرنے لگی اتفاقاً سے فلان خان مرگئے
چنگیز خان اور کشلو خان دونو ریاست مین شریک رہے پہر کشلو خان بہی مرگیا اوسکا
بیٹا جو اپنی باپ ہی کے لقب کی موافق کشلو خان نامزد تہا اوسکے قایم مقام ہوا چنگیز خان
نے بسبب اسکے کہ کشلو خان ابن کشلو خان بچہ تہا اور چہوٹی عمر رکہتا تہا اوسکو
ضعیف سمجہہ کر وہ قواعد جو اوسکے باپ اور اوسکے درمیان مقرر تہے موقوف کردیے
اسلئے کشلو خان مذکور چنگیز خان سے علیحدہ ہوگیا اوسوقت چنگیز خان نے لشکر آراستہ
کرکے اپنی بیٹے دوشی خان بن چنگیز خان کے ہمراہ کرکے کشلو خان کو شکست دے
دوشی خان نے اوسکا تعاقب کرکے اوسکو قتل کیا اور سر اوسکا کاٹکر اپنے باپ
چنگیز خان کے پاس بہیجدیا اب چنگیز خان مستقل بادشاہ ہوگیا بعد ازان چنگیز خان نے
خوارزم شاہ محمد بن تکش سے مراسلت کی مگر اسسے کچہہ انتظام نہ ہوا اوسوقت لشکر جمع
کرکے خوارزم شاہ محمد سے مقابلہ کیا خوارزم شاہ شکست کہاکر بہاگا اور چنگیز خان
تمام بلاد ماوراء النہر پر قابض ہوگیا پہر خوارزم شاہ محمد کا تعاقب بہی کیا وہ اوسکے

آگے آگے بہاگا جاتا تہا یہانتک کہ خوارزم شاہ بحرطبرستان میں جاگھسا اور چنگیز خان نے سب ملک دیر اپنا عمل کرلیا پہر خوارزم شاہ اور چنگیز خانکے سب جو معاملہ گذرا آگے بیان کرونگا انشاء اللہ تعالے

بیان متوجہ ہونی ملک مظفر محمود حاکم حماۃ کا طرف مصر کی اور وفات اوسکی والدہ کے

اسی سال میں ملک منصور حاکم حماۃ نے اپنی بیٹی ملک مظفر محمود کے واسطے رعایا کی قسم لیکر اوسکو ولی عہد اپنا بنایا اور اوسکی ہمراہ لشکر اور طرح سی مرتبہ منصوری کو کرکے ملک کامل کی خدمت میں مصر کو روانہ کیا جب کہ وہ گیا جب ملک کامل کی پاس پہنچا اوسکی بہت اکرام اور اعزاز اوسکا کرکے اپنی لشکر کے خیمہ میں اوسکو اوتارا یہہ مقام اوسکی آبا و اجداد کا ایام ناصریہ صلاحیہ میں تہا بعد جانے ملک مظفر کی جانب مصر کو اوسکی والدہ ملکہ خاتون بنت ملک عادل کا انتقال ہوا قاضی جمال الدین مولف مفرح الکروب کہتا ہے کہ میں بہی اوسکی ماتم داری میں حاضر ہوا بہا بارہ برس کی میری عمر تہی ملک منصور کو اوس روز کودی جامہ اور کودی عمامہ پہنے ہوئے دیکہا اوسکی روجہ کا مرتیہ بہی میں پڑہا تہا

بیان وفات سلطان کیکاوس کا اور مالک ہونا اوسکی بہائی کیقباد کا

اسی سال میں ملک غالب عزالدین کیکاوس بن کیخسرو بن قلیج ارسلان بن مسعود بن قلیج ارسلان حاکم بلاد روم فوت ہوا اوسکی والی ہونے کا حال سنہ ۶۰۰ ہجری میں بیان ہوچکا ہے اوسکو سل کی بیماری ہوگئی تہی اسی بیماری میں فوت ہوا اوسکی بعد

بعد بہائی اسکا کیقباد بن کیخسرو تخت نشین ہوا کیقباد ذی قید تہا اوسکے بہائی کیکاوس نے
اوسکو قید خانہ مین دائم الحبس کر رکہا تہا لشکریون نے اوسکو نکالکر تخت نشین کیا —
اسی سال مین ابو البقا عبد اللہ بن حسین بن عبد اللہ عکبری اندہا نحوی حساب دان لغت
دان فوت ہوا وہ حنبلی مذہب رکہتا تہا ابن خشاب نحوی وغیرہ کی اوسنے صحبت
پائی تہے — اسی سال مین ابو الحسن علی بن قاسم بن علی بن حسین دمشقی حافظ
بن حافظ معروف ابن عساکر فوت ہوا اوسنے خراسان مین جاکر حدیث کی سماعت
کی تہی بہت حدیث تحصیل کرکے بغداد مین آیا تہا راہ مین اوسکو چور اور رہزن ملے
اونہون نے زخمی کیا اسی حال مین بغداد مین پہنچا چند روز زندہ رہکر درمیان ماہ جمادی الاولی
سنہ ہذا اسکے فوت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۶۱۷ ہجری

اسی سال مین بہی فرنگی دمیاط پر قابض ہورہے تہی اور سلطان ملک کامل درمیان شہر
منصورہ کے بارادہ جہاد مقیم تہا اور ملک اشرف حران مین — ملک اشرف نے
عماد الدین احمد بن سیف الدین علی بن احمد مشطوب کو شہر راس عین عطا کر دیا تہا اوسنے
وہان جاکر ملک اشرف کی اطاعت سے خروج کرکے بہت لشکر جمع کیا اور حاکم سنجار
محمود بن قطب الدین کو بہی ہمت اور نصیحت دی کہ تو بہی اشرف کی اطاعت سے
نکلجا اوسوقت بدر الدین لولو نے موصل سے نکلکر ابن مشطوب کا محاصرہ تل اعفر
مین کیا اور امن دیکر اوسکو پکڑ لیا بعد گرفتار کرلیگے ملک اشرف کو اسبات کے
اطلاع دی وہ بہت خوش ہوا حکم دیا کہ ہمیشہ قید ہی مین رہے پہر ملک اشرف نے
حران سے کوچ کرکے دنیسر فتح کی اور سنجار کا قصد کیا حاکم سنجار کی قاصد
اوسکے پاس آئے اور یہہ کہا کہ عوض سنجار کے مملکت رقہ عطا کیجئے چنانچہ ملک اشرف نے

۴۶ وصل کیا سترہویں جمادی الاول سنہ مذکور میں رقہ اوسکو دیدی اور سنجار آپ لیلی یہ اقبال
ملک اشرف کا تہا کیونکہ اوسکی باپ ملک عادل نی بہت لشکر لیجا کر مدت تک سنجار
کا محاصرہ بہی کیا اور بہت تدبیریں عمل میں لایا پر اوسکو وہاں کی سلطنت نصیب ہوئی
ملک اشرف نے کچہ سعی بہی نہ کی آسانی سی اوسکے ہاتہہ آگئی انیسویں جمادی الاول کو
ملک اشرف وہاں داخل ہوا وہ دن بہی ایک بڑا دن تہا — وہاں بہیجکر مظفر الدین حاکم
اربل کو لکہا کہ اپنے داماد عماد الدین زنگی بن ارسلان شاہ بن مسعود بن مودود بن عماد الدین
زنگی سے وہ شہر و قلاع جن پر وہ مسلط ہوگیا ہے بدر الدین لولو کو بہی دلوا دو
چنانچہ اوسی وقت دیدئے مگر عمادیہ اوسکے پاس رہا اس باعث سی درمیان ملک
اشرف اور مظفر الدین کوکبوری حاکم اربل کے اور عماد الدین زنگی بن ارسلان شاہ
حاکم عقر اور سوشس اور عمادیہ کی صلح ہو گئی اسیطرح پر اوسمیں اور بدر الدین لولو میں
صلح ٹہر گئی جب یہ سب کچہ ہو چکا اوسوقت ملک اشرف نے موصل سی دوسری
تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور میں طرف سنجار کی کوچ کیا اور بدر الدین لولو نی قلعہ عقر
کو اشرف کی سپرد کر دیا بعد ازاں ملک اشرف نے ابن مشطوب کو بدرجا موصل سی لیجا کر
ایک کوٹہڑی میں درمیان شہر حرّان کے ڈالدیا وہ مین پڑا پڑا درمیان سنہ ۶۱۹ ہجری کے
فوت ہوا

بیان وفات ملک منصور حاکم حماۃ کا

اسی سال میں ملک منصور محمد بن ملک مظفر تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب حاکم حماۃ
قلعہ حماۃ میں درمیان ماہ ذیقعدہ کے فوت ہوا اکیس روز حمی حادہ میں گرفتار رہا تہا
اوسکے زخم بہی ورم ہو گئے تہے بہت شجاع عالم دوست تہا اوسکی پاس شیخ
سیف الدین علی آمدی اور قریب دوسو نحویوں اور فقہاء اور علماء کے موجود تہے

موجود ہے ملک منصور نے چند کتابیں تصنیف کی ہیں — ایک مضامر تاریخ میں — ایک طبقات الشعرا اوسکی تصنیف سے ہیں اوسکو اپنے شہر کے بندوبست اور رٹوٹی پھوٹی کی مرمت وتعمیر کا بہت شوق تہا اوسنے ایک پل باہر حمات سے حمص کی دروازے پر بنایا ہے اوسکی والد کی وفات سے بعد جو شہر اوسکی حکومت مین داخل تہی یہہ ہین حمات — معرہ — سلمیہ — منبج — قلعہ نجم اور رجب اوسنے بارین فتح کی (یہہ شہر ابراہیم بن مقدم کے پاس تہا) اوسوقت اوسکے چچا سلطان ملک عادل سنے الزام دیکر یہہ کہلا بہیجا کہ بہر اوسکے مالک ابن مقدم ہے کو دیدے ملک منصور سنے منبج اور قلعہ نجم عوض اوسکے دیدی باوجودیکہ وہ بارین سے بدرجہا بہتر تہی لیکن بسبب قرب اپنے شہر حمات کے وہ ندیا اور کئی لڑائیان وہ فرنگیون سے لڑکر مظفر اور منصور ہوا شعر بہی منظوم کرتا تہا

بیان استیلا پانے ملک ناصر بن ملک منصور کا حمات پر

واضح ہو کہ بروقت وفات ملک منصور کے اوسکا بیٹا ملک مظفر ولی عہد جسکی دعدہ بعد اوسکی سلطنت کرنے کا تہا وہ اپنے ماموں ملک کامل سے پاس دیار مصر مین فرنگیون کے مقابلہ پر تہا اور دوسرا بیٹا ملک ناصر صلاح الدین قلیج ارسلان اپنے دوسرے ماموں ملک معظم حاکم دمشق کے پاس تہا یہہ اوپر کنارہ سمندر کے جہاد کررہا تہا اوسنے قیساریہ فتح کرکے ڈہاکر مسمار کردیا تہا بعد ازان عثلیث پر جاکر لڑا لیکن وزیر زین الدین بن فریج حمات مین تہا اوسنے چند امیرون سے ملکر یہہ تجویز کے کہ ملک ناصر کو بلاکر تخت نشین کرو کیونکہ وہ نیکخو آدمی ہے اور ملک مظفر بہت تندمزاج ہے یہہ تجویز کرکے ملک ناصر کے پاس ایلچی روانہ کئے ملک ناصر اون ایام مین ہمراہ ملک معظم کے تہا جیسا کہ اوپر بیان ہوا اوسنے ملک ناصر کو منع کیا

۴۶۲ اور ہ آنے دیا اور کہا کہ ہر سال کر مجھکو کچھہ دیدیہ دیا کرو تو جانے دیتا ہوں ورنہ ہرگز
نہ جانے دونگا کہتی ہیں کہ چار لاکھہ درہم سالانہ اوسنے دینے کئے اس مال کی ادا کرنے
کیواسطے قسم اوس سے لیکر ملک معظم مذکور نے اوسکو چھوڑ دیا فوراً ملک ناصر حماۃ میں آپہنچا
آتے ہی وزیر زین الدین بن فریح اور اوس جماعت سے جو اوس سے ملے اوسنے کتابت
کی تہی ملاقات کی اونہوں نے اپنے مطلب کی اوس سے قسمیں لیکر قلعہ میں لیگئے جاتے ہی تیل
سلطانی بجنے لگیں مسند آرا سلطنت ہوگیا اوس وقت عمر ملک ناصر کی سترہ برس کی تہی
کیونکہ پیدایش اوسکی سنہ ۶ ہجری میں ہوئی تہی — جب ملک ناصر حکومت ملک حماۃ کی
کرنے لگا اور ملک مظفر اوسکے بہائی کو یہہ خبر پہنچی اوسنے ملک کامل سے حماۃ کیطرف
آنے کی رخصت چاہی اوسکو یہہ خیال تہا کہ جب میں جاؤنگا حکومت کرنے لگونگا
بسبب اون قسموں کے کہ میرے باپ نے امرا سلطنت سے لی ہیں — ملک کامل نے
اوسکو بسند لیاقت دیکر رخصت کیا جب ملک مظفر مذکور غور کی نزدیک پہنچا وہاں ملک
معظم بہی تہا روقت ملاقات کے ملک معظم نے اوسسے کہا کہ تیرا بہائی ملک ناصر تخت نشین
ہوگیا ہے اگر تو حماۃ میں جانے لگا تو فوراً تجھکو قید کرے گا یہہ سنتے ہی ملک مظفر دمشق
کیطرف بہاگ گیا وہاں جاکر حویلی رکھیلی میں اترا بعد ازاں ملک معظم اور ملک مظفر دونوں نے
باہم ہوکر امیران حماۃ کو فرمان لکہی اونکا مطلب یہہ تہا کہ حماۃ ملک مظفر کے حوالہ کرو
اونہوں نے مطلق نہ مانا اسلئے ملک مظفر لاچار ہوکر مصر میں آیا ملک کامل کے خدمت میں
مدت تک رہا اوسنے چند قلعات مصر کے اوسکو واسطے حکومت کے دئے پہر جو گذرا
آگے بیان کرونگا انشاء اللہ تعالے

بیان سنبہالا یانی ملک مظفر شہاب الدین غازی بن ملک عادل کا
خلاط پر اور میافارقین پر

واضح ہو کہ ملک مظفر کے پاس رہا اور سروج شہر اور خلاط اور میافارقین ملک اشرف
کے پاس تھے اور چونکہ ملک اشرف کے کوئی بیٹا نہ تہا اسواسطے اوسنی اپنے بھائی
ملک مظفر کو اپنا ولی عہد کر دیا اور میافارقین اور خلاط معہ مضافات یہ شہر اوسکے
سپرد کئے یہ بہت بڑے اقلیم مقابل مصر کے ہی اور ملک اشرف نے اوسی الرہا
ور سروج یہ دو شہر آپ لے لئے - اسی سال مین درمیان موصل کے شیخ
صدر الدین محمد بن عمر بن حمویہ شیخ الشیوخ مصر اور شام کا فوت ہوا وہ شخص فقیہہ
اور فاضل خاندان بزرگ خراسان کسی تہا بعد وفات چار بیٹے اپنے پیچھے اوسنی
چھوڑے تھے جو اولاد شیخ مشہور تھی وہ لڑکے سلطان ملک کامل کے پاس چلے
آئے تھے اونکا حال اونکی موقع پر بیان کرونگا انشاء اللہ تعالی - شیخ صدر الدین
مذکور ایلچی گری مین بدر الدین لولو حاکم موصل کے پاس گیا تہا وہان جاکر فوت ہوا

بیان جانے تاتاریون کا طرف خوارزم شاہ کی اور شکست کہانا اوسکا اور مرجانا

جب بادشاہ تاتار نے سمرقند لے لی اوسوقت چنگیز خان ملعون نے بیس ہزار سوار خوارزم شاہ
محمد بن تکش کے پیچھے واسطے تعاقب کے روانہ کئے ان لوگون کو تاتاری مغربی کہتے ہین
کیونکہ اونہون نے خراسان کی مغرب کو جاکر موضع پنج آب پر پہنچکر نہر جیحون کے پار اوترکر
ایک جنگل مین خوارزم شاہ کا تعاقب کیا اور خوارزم شاہ کو مطلق اطلاع نہ تھی بلکہ اوسکی
لشکر کو بھی خبر نہین ہوئی کہ تاتاری اوسکے پاس جا موجود ہوئے اونکی پہنچتے ہی سب
اوسکے یار و مددگار تتر بتر ہو گئے جدھر کو جسکے سینگ سمائے چلا گیا اور خوارزم شاہ
علاء الدین محمد بن تکش کوچ کر کے نیشاپور مین جا پہنچا تاتاری بھی اوسکے پیچھے لگے
ہوئے چلے گئے اونکو بھی سوائے اوسکے اور کچھ خیال نہ تہا کسی شہر اور بستی کو نہ چھیڑتے

بھی خوارزم شاہ سے اوسکو کام تہا جب خوارزم شاہ نے یہ حال پایا مازندران کی طرف
لشکرگاہ بحر طبرستان کی جسکو بالسکون کہتے ہیں گیا اوسکا وہاں ایک قلعہ تہی درمیان سمندر
کے تہا فوراً مدیار میں کو ہمراہ اپنے مصاحبوں کے عبور کرکے اوس قلعہ میں چلا گیا
اوسوقت تاتاری لوگوں کو خوارزم شاہ سے مایوسی حاصل ہوئے کنارہ پر کہڑے رہ گئے
غرضیکہ وہ نا امید ہوگئے اور خوارزم شاہ اوس قلعہ میں جاکر مقیم ہوا یہانتک کہ اوسی
قلعہ میں فوت ہوا نسب نامہ اوسکا یہ ہے خوارزم شاہ علاء الدین محمد بن علاء الدین
تکش ابن ارسلان بن اطسز بن محمد بن انوشتکین غرشہ ہے اوسنے اکیس برس چند
مہینے سلطنت کی اوسکی سلطنت بہت وسیع ہوگئی تہی چنانچہ حد عراق سے ترکستان تک
کا مالک ہوگیا تہا اور بلاد غزنہ اور بعض ہندوستان اور ملک سجستان اور کرمان اور
طبرستان اور جرجان اور بلاد جبل اور خراسان اور کچہ فارس بہہ اوسکی سلطنت
میں داخل ہے وہ فاضل اور عالم فقیہ اور اصولی تہا سبح اور مشقت پر صابر تہا ہمیشہ
سیر کرتا رہتا تہا اوسکا حال بر ذکر مقتول ہونے اوسکے بیٹے جلال الدین کے
بیان کرونگا — غرضیکہ جب تاتاریوں نے دیکہا کہ اب خوارزم شاہ ہمارے ہاتہ
نہ آئےگا مایوس ہوکر مازندران پر آئے آتے ہی اوسکو فتح کرکے وہاں کی باشندوں کو
قتل کیا پھر ہمدان اور رے میں گئے وہاں بہی لوگوں کو قتل کیا کچہ گرفتار کئے —
پھر مراغہ فتح کیا یہ شہر ماہ صفر ۶۱۵ھ ہجری میں فتح ہوا پھر خراسان پر آئے
وہاں پر بہی مستولی ہوگئے — پہر خوارزم پر آکر لڑے وہاں کے باشندوں کو طعمہ
تیغ کیا بعد مدت مدید کے اوسکو بہی فتح کیا — ایک رکاوٹ پانی کا دریا جیحون
کے اوپر مثل سد کی بنا رکہا تہا اوسکو تاتاریوں نے توڑ دیا جیحون کا پانی تمام خوارزم
میں چڑہ آیا سب لوگ وہاں کے پانی میں ڈوب کر مرگئے ان تمام شہروں میں ایسا
غدر مچایا کہ بیان نہیں ہوسکتا باشندے کہہ وہاں کے قتل کیا جو رہ بچے سبکے گرفتار کئے

گرفتار کرکے علما اور صالحین اور زہاد اور عباد سبکو چن چن کر قتل کیا جامع مسجدین ڈہا کر مسمار کردین اور قرآن شریف جہان پایا جلا دیا اسطرح کا ظلم مسلمانون پر قبل اسکی کسی تاریخ مین نہین معلوم ہوتا جو تاتاریون کے ہاتہہ سے ہوا (اور نہ اونکے بعد آج تلک ہوا ہے) کیونکہ بخت نصر نے گرچہ بنی اسرائیل پر ایسا کچھہ کیا تہا اور بیت المقدس کو اوسنے ڈہا ڈالا مگر اتنا حادثہ جو تاتاریون کے ہاتہہ سے مسلمانون پر گذرا سطرح نہ ہوا تہا — جب تاتاریون نے خراسان سے فراغت پائی اوسوقت اپنی ملک کیطرف مراجعت کے مگر اسی اثنا مین ایک بہاری لشکر طیار کرکے غزنہ پر بہیجا وہان جلال الدین منکبرنے بن علاء الدین محمد خوارزم شاہ مذکور سلطنت کرتا تہا اوسکے پاس بہی بہت لشکر اوسکے باپ کا آجمع ہوا تہا کہتے ہین کہ اوسکے پاس ساٹہہ ہزار آدمی جنگی تہا اور وہ لشکر جو تاتاریون کا اوسکے مقابلہ پر آیا تہا اوسمین بارہ ہزار آدمی تہے جب آمنا سامنا ہوا خوب لڑائی ہوئی اس لڑائی مین خدا تعالے نے مسلمانون کو فتح دی تاتار سے شکست کہاکر بہاگے اور مسلمانون نے اونکا تعاقب خوب کیا بہاگتون کو بہت قتل کیا پہر چنگیز خان ملعون نے اول لشکر سے زیادہ کسی اپنی بچی کے روانہ کیا وہ لشکر کابل پر آپہنچا اور مسلمان بہی مقابلہ پر آمے مگر افسوس یہہ ہے کہ جلال الدین نے لشکر مین ایک امیر کبیر جسنے تاتاریون کو اول شکست دی تہی اوسکو بغراق کہتے تہے واقع مین بڑا شجاع سپہ سالار تہا اوسمین اور ایک امیر کبیر سے ملک خان حاکم ہرات کے درمیان کچھہ ناچاقی ہوگئی تہی (ملک خان مذکور کو کچھہ خاندان خوارزم شاہ مین وسیلہ بہی تہا) اوس فتنہ مین بغراق کا بہائی مارا گیا اسلئے بغراق مذکور نے جلال الدین کو چہوڑکر ہندوستان کی طرف کوچ کیا اوسکے ہمراہ تیس ہزار سوار ہولئے ہرچند کہ جلال الدین منکبرنے اوسکو راہ مین آکر روکا اور بہت مہربانی اور کلمات عطوفت آمیز اوسکو کہی بہت سمجہایا وہ ہرگز اوسنے مراجعت نہ کی اسلئے جلال الدین کے لشکر مین

۴۶۲ سبب آگیا بعد اس چنگیز خاں ملعون بذات خود لشکر لیکر آیا اور جلال الدین کے لشکر میں

بسبب کم ہونے سپاہ کے شکستی آگئی تہی اوسکو چنگیز خاں لعین کے مقابلہ کے واسطے

قدرت نہوی اسلئے جلال الدین نے اوس ملک کو چہوڑکر ہندوستان کا سفر کیا چنگیز خاں نے

بہی اوسکا تعاقب کرکے پہر سندہ پر آپکڑا لیکن جلال الدین مع ہمراہیوں کے طاقت

عبور دریا کی نہ رکہتا تہا اسواسطے مضطر ہوکر لڑنا مناسب جانکر چنگیز خاں سے لڑائی ہوی

دو دنوں میں بڑی بہاری ایسی لڑائی ہوی کہ مثل اوسکے آجتک نہ سنی میں آئی تہی جانبین

کے بہت آدمی مارے گئے پہر دونو متفرق ہوگئے جلال الدین نے نہر سندہ سے عبور کرکے ہندوستان

کے طرف چلا آیا اور چنگیز خاں نے مراجعت کرکے غزنہ پر جاکر وہاں کے باشندوں کو تیغ

کی دہار میں نکالکر موت کا اسکو چکہایا اور سب کے مال لوٹ لئے ـ اور ایک بہاری

لشکر تاتاریوں کا راہیں سے قپچاق کے طرف جاکر قپچاقیوں سے لڑکر اونکو شکست دی اور شہر

قپچاق پر خود مستولی ہوگئے بڑا شہر قپچاق کا جسکو سوادق کہتے ہیں فتح کرلیا ـ اسطرح

ایک قوم لگزی ہے اونکی شہر قریب دربند شروان کے واقع ہیں اونسے بہی لڑے

بعد اس تاتاری لوگ اونکی طرف گئے روسیوں سے قپچاقی لوگ جاملے تہے اونمیں اور

تاتاریوں میں خوب لڑائی ہوئی تاتاریوں نے فتح پائی روسیوں کو مارکر بہگا دیا اور بہت

روسی مار ڈالے ـ اسی سال میں ماہ شوال کے رضی الدین مؤید بن محمد بن علی طوسی

نیشاپور کا رہنے والا محدث تہا فوت ہوا یہہ سب ماہرین میں سے اعلے ہی از روئے

اسناد کے مسلم بن فقیہ ابی عبداللہ محمد بن فضل فراوی سے حدیث کے سماعت کئے

فراوی مذکور فاضل تہا اونسے علم اصول امام حرمین سے پڑہا تہا ـ اور صحیح مسلم کے

سماعت عبدالغفار فارسی سے کی تہی عبدالغفار محدث امام گذرا ہے اونسے

شرح مسلم وغیرہ تصنیف کی ہے محمد بن فضل فراوی ۵۳۰ سنہ ہجری میں فوت ہوا اور

عبدالغفار نے درمیان ۵۲۹ سنہ کے وفات پائی ولادت رضی الدین مؤید مذکور دریائی

درمیان سنہ ۶۲۴ ہجری کے تخمیناً ہوئی ہوگی

اب شروع ہوا سنہ ۶۱۸ ہجری

بیان پھر رجوع کرنے دمیاط کا قبضہ مسلمانوں مین

واضح ہو کہ اسی سال مین فرنگیون کو یہہ طمع دامنگیر ہوئی کہ اب دیار مصر فتح کرنے چاہئین چنانچہ اسی طمع مین آکر دمیاط سی مصر کی طرف کچہہ آگے کو بڑہ کر منصورہ تک پہنچے جانبین کا مقابلہ ہوا دریا اور جنگل مین دونو جانب لڑائی ہوئی اور سلطان ملک کامل نے خطوط متواتر اپنے سب بہائیون اور اہل بیت کو بہیجے کہ میری مدد کرو چنانچہ ملک معظم عیسیٰ بن ملک عادل حاکم نے دمشق اپنے بہائی ملک اشرف کے پاس کروہ بلاد شرقیہ مین تہا جاکر یہہ کہا کہ ملک کامل کے مدد کو چلو اوسنی بہت لشکر جمع کرکے ہمراہ اوس لشکر کے ملک ناصر قلیچ ارسلان بن ملک منصور حاکم ۔ ت کو کردیا ۔ مگر ملک ناصر سلطان ملک کامل سی یہہ خوف کرتا تہا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ میرا ملک حمات مجہی چہین کر میرے بہائی ملک مظفر کو دیدیوے اسلئے ملک اشرف نے ملک ناصر کے سامنی قسم کہائی کہ میرا بہائی ملک کامل کبہی تیرے ملک حمات کا تعرض نہ کریگا اوسوقت لشکر حمات کا لیکر ملک معظم کے ہمراہ اوسنے کوچ کیا اور اسی طرحسی ملک اشرف کے لشکر کے ہمراہ حاکم بعلبک کا ملک امجد بہرام شاہ بن فرخ شاہ بن شاہنشاہ بن ایوب ۔ اور حاکم حمص ملک مجاہد شیرکوہ بن محمد بن شیرکوہ بن شادی ۔ اور ملک معظم عیسیٰ دمشق کا لشکر لیکر گیا یہہ سب ملک کامل کے مدد دینی کو اوسکے پاس منصورہ پر جا پہنچے اور وہ فرنگیون سی لڑرہا تہا سب بہائیون کو دیکہتی ہی خاطر جمع ہوگئی اور سب سی ملاقات کے واسطی آیا اور

۴۶۹ جو لوگ و سلاطین اوسکے ہمراہ آئے سب کا اعزاز و اکرام کیا یہہ دیکھکر مسلمانوں کے
تو سبھی جان آگئی اور فرنگیوں نے بہ کثرت لشکر اسلام کی دیکھکر جان چھوڑ دی اور جاس
سے لڑائی ہونے لگی مگر ملک کامل نے فرنگیوں کے پاس زبانی ایلچیوں کی کہلا کر بھیجا
کہ تم ہمکو قدس سے اور عسقلان سے اور طبریہ سے اور لاذقیہ سے اور جبلہ اور تمام وہ
بلاد ساحل کے جکو سلطان صلاح الدین نے فتح کیا ہے ماسوا کرک اور شوبک کی دیتے
ہیں کہ تم ہمسے صلح کر لو اور دمیاط ہمکو دیدو فرنگی راضی ہوئے اونہوں نے کہا تین لاکھ دینار
بھی مانگے اور منہدم کرنے فصیل بیت المقدس کے جو ملک معظم نے مسمار کر دی ہے
ہمکو دو اور کرک اور شوبک بھی حوالہ کر دو جب صلح کرتے ہیں یہی حال تہا کہ اکثر مسلمان صلح
پر اور فرنگی دمیاط ہی ایک گروہ مسلمانوں نے بحر محلہ میں عبور کر کے دمیاط کی جنگل میں
اوسی زمین میں کہ جہان فرنگی پڑے ہوئے تہے جاکر اوس دریا کا دہانہ کہولدیا دریا
نیل اون دنوں بہت زور و شور پر تہا فرنگیوں کو اوس امر کی اطلاع نہ ہی پانی اوتہا چڑہا
کہ دمیاط اور فرنگیوں کے درمیان آگیا وہ رسد جو اونکی پاس ہتی بہی بند ہوگئی مارے
بہوک کے آپ ہی سے مارے مرگئے اوسوقت طالب امان ہو کر ایلچی فرنگیوں کے آئے
اور کہا کہ جو شہر ہمکو مسلمان دیتے تہے ہم وہ بہی چھوڑتے اور دمیاط ہی ہم دیتے ہیں
مگر ایک مدت ٹہرا دی کہ اوس عرصہ تک صلح جاری رہے اب ملک کامل کے امرا میں
اختلاف ہوا کیونکہ اوسکے ہمراہ مس بادشاہ تہے ہر ایک کی رائے مختلف تہی کوئی
کہتا تہا کہ ہم امان نہیں دیتے جو شہر اونکے پاس ہیں ہم اب وہ بہی لیں گے مثل عکا وغیرہ
کے سبکو فتح کریں گے کوئی امان دینی اور صلح کرنی مناسب جانتا تہا غرضیکہ بیس
آدمیوں کی بیس رائیں ہیں آخر کار سبھی باتفاق یہہ کہا کہ صلح کر لو کیونکہ مدت سے
لڑائی ہی ہو رہی ہے اور لشکر بہی تنگ آگیا ہے کیونکہ یہہ لڑائی تین برس اور چند مہینے
سے ہو رہی تہی ملک کامل نے بہی اجابت کی مگر فرنگیوں کو اوس صلح کا یقین ہوتا تہا

ہوتا تہا اسلیئے اونہونے کہا کہ ہماری پاس ایک اپنا بیٹا رہن رکہو تاکہ ہمکو آیندہ صلح کا اعتبار رہے چنانچہ ملک کامل نی ملک صالح ایوب کو کہ عمر اوسکی اون ایام مین پندرہ برس کی تہی فرنگیون کے پاس رہن رکہا — اور فرنگیون نے اپنی طرف سی ایک بادشاہ اور نایب پاپا حاکم عودیہ کبری کا مسمی ولندریس وغیرہ بطور رہن ملک کامل کو دیئے اسی سالکی ساتوین رجب کو یہہ معاوضہ ہوا — اور ملک کامل نے تمام ملوک فرنگ کو جو وہان تہے بلوا کر اپنے سامنی حاضر کیا اور آپ گدی پر بیٹہا تمام ملوک و سلاطین اور اسکے بہائی وغیرہ سب اوسکے سامنی کہڑے ہوئے اور شہر دمیاط مسلمانون کو انیسوین[19] تاریخ رجب سنہ مذکور مین فرنگیون نے سپرد کیا اس شہر کو بہت استوار اور مضبوط فرنگیون نے بنا لیا تہا — ملک کامل نے فوراً امیر شجاع الدین جلدک التقوی کو جو کہ ملک مظفر تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب کے غلامون مین سی ایک غلام تہا وہ شہر اوسکے سپرد کیا اس فتح عظیم کی تہنیت شعرا نے ملک کامل کو کہہ کر سنائی پہر سلطان ملک کامل مع اپنے دونو بہائیون اور اہل بیت کے داخل دمیاط ہوا وہ دن بہی بڑی خوشی کا دن تہا بعد ازان قاہرہ کو متوجہ ہوا اور ہالنا آکر ملوک اطراف کو رخصت کیا ملک اشرف نے رخصت ہوتی مشرق مین آکر شہر رقہ محمود المعروف بہ قطعہ کہتی ہین کہ نام اوسکا عمر تہا بن قطب الدین محمد بن عماد الدین زنگی بن مودود بن عماد الدین زنگی بن اقسنقر سی چہین لیا اور اوسکے بہائی سی نیا واقعات کے ہم ذکر کر چکے ہین کہ کیونکہ اوسکی بہائی پر حملہ لا کر اوسکو قتل کرکے اوسسی سنجار نے بعد ازان ملک اشرف نے رقہ مین اقامت کی اور ملک ناصر حاکم حمات بہی اوسکے پاس وارد ہوا چندے وہان ٹہر کر اپنی شہر کو مراجعت کر آیا

بیان وفات حاکم آمد کا

۵۴ اسی سال میں ملک صالح ناصرالدین محمود بن محمد بن قرار ارسلان بن سقمان بن ارتق حاکم آمد اور حصہ کیفا کا بیماری قولنج سے فوت ہوا بعد اوسکے بیٹا اوسکا ملک مسعود گدی نشین ہوا یہ وہ شخص ہے جسنے ملک کامل کی آمد چھین لی تھی ملک صالح قبیح المنظر اور بد سیرت تہا ابن اثیر کہتا ہے کہ اوسی سنہ ۶۱۹ ہجری میں وفات پائی واللہ اعلم — اسی سال میں درمیان جمادالاخر کے قتادہ بن ادریس علوی حسینی امیر مکہ کا گلا گھونٹا گیا تہا عمر اوسکی تقریب نوے برس کی تہے اور اوسکی سلطنت بہت وسیع تہی نوجی میں تک حکومت کرتا تہا استدارحالیس سال حصلت تہا پھر مجبور کر دیاں اور ظلم کرنے لگا تہا اور اسکا ماجرا یہہ ہے کہ قتادہ مذکور مریض تہا اوسنے لشکر مراہ اپنی بہائی اور اپنی بیٹے حسن بن قتادہ کے اس نیت پر بہیجا تہا کہ مدینہ منورہ کو اوسکے حاکم سے چھین لے حسن بن قتادہ نے کیا کام کیا کہ جب راہ میں پہنچا وہاں جاکر اپنے چچا کو قتل کر کے مکہ میں آکر اپنے باپ کا بہی گلا گھونٹ کر مار ڈالا ایک اوسکا بہائی قلعہ ینبع میں حکومت کرتا تہا اوسکو بہی ایلچی بہیج کر بفریب مکہ میں لاکر قتل کیا اوسنے بڑا گناہ کمایا یعنی چند تہوڑے عرصہ میں کئی باپ کو مارا چچا کو قتل کیا بہائی کو ذبح کیا اور آپ مستقل ریاست مکہ کی کرنی لگا — اسی سال میں جلال الدین حاکم الالموت کا جو کہ سردار فرقہ اسماعیلہ کا تہا فوت ہوا اور اوسکے بعد بیٹا اوسکا علاءالدین محمد قایم مقام ہوا

ابتداء شروع ہوا سنہ ۶۱۹ ہجری

اسی سال میں بدرالدین لولو ملک موصل میں مستقل ہوگیا اور وہ لڑکا جسکو بادشاہ بنایا تہا یعنی ناصرالدین محمود بن ملک قاہر مسعود بن نورالدین ارسلان شاہ بن مسعود بن مودود بن زنگی بن آقسنقر فوت ہوا لولو نے اپنا نام ملک الرحیم رکہا اور اسی ملک پر

اشرف بن ملک عادل سے معاضدت لی تہی چنانچہ اوسنے اوسکو مدد دی اور اسی نواوسنے
خاندان اتابکی کو جڑ بنیاد سے اکہاڑ کر آپ کچہہ اوپر چالیس برس سوائے اون سال کی
جو اوسکی استیلا اور محکم کے آبا و آقائی قدیم اوسکی نور الدین ارسلان شاہ اور
بیٹے اوسکی ملک قاہر مسعود سے گذرے حکومت کرتا تہا — اسی سال مین ملک اشرف
اپنی بہائی ملک کامل کی خدمت مین درمیان مصر کے قیدی ہوکر ٹہرا یہانتک کہ سال تمام
ہوا — اسی سال مین اتابک طغرل خادم و مدبر مملکت حلب نے ملک صالح احمد بن
ظاہر کو سلطنت ثغر اور بکاس سکے سپرد کردی تہی چنانچہ ملک صالح نے حلب سے
جاکر اون دونوں شہروں پر استیلا پائے بلکہ اونکے ساتہہ رج اور معرہ اور مصرین
یہہ بہی ملائے — اسی سال مین ملک معظم عیسی حاکم دمشق نے حمات کا قصد کیا تہا
بابت یہہ ہی کہ ملک ناصر حاکم حمات نے جو روپیہ سالیانہ کا اپنے ذمہ پر دینا کرلیا تہا بروقت
دالی ہونے حمات کے جیسا کہ اوپر بیان ہوا اوس وعدہ کو وفا نہ کیا اسلئے ملک معظم نے
اوسکے شہر کا قصد کیا اون دونومین تہوڑی سی لڑائی بہی ہوئی مگر پہر ملک معظم سلمیہ پر
کوچ کرکے جا پڑا جا لی ہی اوسکی محاصل پر مستولی ہوگیا اور سلمیہ بہی لے لیا پہر معرہ پر
جاکر اوسکو فتح کیا اور چندے وہان ٹہر کر اپنی طرف سے ایک حاکم مقرر کرکے وہان کا
بندوبست کرکے پہر سلمیہ پر عود کیا وہان آکر تا تمام ہونے اس سال کے ٹہرا رہا
ارادہ اوسکا حمات پر لڑائے کا تہا — اسی سال مین مملکت یمن سے ملک مسعود
یوسف ملقب طسز نے حج کیا اور یہہ نام ترکی ہی عوام الناس اقسیس کہتے ہین اوسنے
مملکت یمن پر سنہ ۶۱۲ مین مستولی ہوکر سلیمان شاہ بن شاہنشاہ بن عمر بن ایوب کو پکڑا تہا
اس سال مین حج کیا جب ملک مسعود اسی سال مین درمیان مقام عرفات کی جا کر ٹہرا
خلیفہ امام ناصر کے جہنڈے پہاڑ پر چڑہنی کے واسطے آگے بڑہے ملک مسعود نے
اپنی فوج لیجا کر چڑہنی نہ دئی اور حکم دیا کہ میرے باپ سلطان ملک کامل کے علم خلیفہ

سے کے علم کی آکے ٹرے حلیفہ کی مصاحب اوسکو روک سکی بعد اراں ملک مسعود طرف یمن
کی گیا جب حلیفہ کو یہہ خبر پہنچی اوسکی بہت برا مانا مگر ملک کامل سے شکوہ ہی کیا اوسکی
عذر کیا حلیفہ نے قبول کیا ملک مسعود تہوڑی مدت تک وہاں یمن میں ٹہرکر پہر مکہ کو مراجعت
کرگیا تاکہ اوسپر مستولی ہووے حسن ابن قتادہ نے اوسکا مقابلہ کیا ملک مسعود نے فتح پائی
حسن بن قتادہ بہاگ گیا مکہ فتح کیا اور وہاں کا والی ہوکر حکومت کرنے لگا یہہ معاملہ
ربیع الاول ۶۲۰ ہجری میں گذرا تہا بعد اراں یمن کو مراجعت کی — اسی سال میں
شیخ یونس بن یوسف بن مساعد شیخ الفقرا المعروف بالیونسیہ نے وفات پائی
وہ شخص بہت صالح اور صاحب کرامات تہا اوسنی قریہ قنیہ میں جو مضافات دارا ہے
ہی وفات پائی تہی نوے برسکا ہوا اشرف اون ایام میں اپنی بہائی کامل کے پاس
مصر میں تہا اور ملک معظم سلمیہ میں اوسپر اور معرہ پر مستولی تہا مگر حمات کے محاصرہ کا
ارادہ رکہتا تہا — جب ملک اشرف کو ملک معظم کی خبر پہنچی کہ اسطرح پر اوسنی حاکم
حمات ملک ناصر کے ساتہہ عداوت کررکہی ہے وہ اپنی بہائی کامل سے کہتا اور دونوں
نے ملک ناصح الدین فارسی کو ملک معظم کے پاس بہیجا وہ ابہی سلمیہ ہی میں پڑا تہا اور
ایلچی مذکور نے اوسکو کہا کہ سلطان ملک کامل نے آپکو کہا ہے کہ یہاں سی کوچ کر جایئے
اوسنی بسرو چشم قبول کیا اگر ایلچی اون ایام میں نہ آوے تو وہ ضرور فتح کرچکے تہا
اسلئی ملک معظم خفا ہوکر چلا گیا اور سبکے جاتی ہی معرہ اور سلمیہ پہر ناصر کی قبضہ
میں آگئے اور ملک مظفر محمود بن ملک منصور محمد بن تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن
ایوب بہی ملک کامل کے پاس اپنے واسطی داد خواہ سلطنت حمات کا بہایا تہا وہ
چاہتا تہا کہ مجکو حمات ملجاوے لیکن ملک اشرف اس معاملہ میں کچہہ جواب نہ دیتا تہا
کیونکہ وہ ملک ناصر سی عہد وقسم کرچکا تہا لیکن اس مقدمہ میں درمیاں ملک کامل
اور ملک اشرف کی بہت وحشت درآمد ہوئی آخرکار دونوں نے بالاتفاق یہہ تحریر کے

تجویز کی کہ شہر سلیمہ ناصر قلیج ارسلان سی لیکر اوسکے بہائی ملک مظفر کو دلوایا چاہیے
چنانچہ وہ شہر ملک مظفر کو ملگیا مگر وہ خود مصر مین رہا ایک اپنی طرف سی نایب مقرر
کرکے مسمی حسام الدین ابو علی بن محمد بن علی الہذبانی کو بہیجدیا اب ناصر کی قبضہ مین
سمات اور معرہ اور مصر بن رہی بعد ازان ملک اشرف نی مصر سی کوچ کیا اپنے
ہمراہ خلعت اور سناجق سلطانی اپنی بہائی ملک کامل سی لیکر واسطی ملک عزیز
حاکم حلب کی چلا عمزاد اوسکی اون ایام مین دمشق بر سکی تہی — جب ملک اشرف
خلعت مذکورہ لیکر حلب مین آیا ملک عزیز کو گدی سلطنت پر بٹہلایا — جن ایام
مین ملک اشرف حلب مین آیا تہا انہین روز و نمین امرار دولت حلبیہ نے اوسی
متفق ہوکر یہہ تجویز کی کہ قلعہ لاذقیہ کو منہدم کرکے ویران کردینا چاہیئے چنانچہ ایسا ہی
ہوا کہ زمین کے برابر کردیا گیا

بیان احوال غیاث الدین بہائی جلال الدین ابن خوارزم شاہ محمد کا

واضح ہو کہ جلال الدین منکبرنی کا ایک بہائی تہا اوسکو غیاث الدین تیز شاہ
کہتی تہی وہ بادشاہ کرمان کا تہا جب جلال الدین منکبرنے ہندوستان مین چلا آیا جیساکہ
اوپر درمیان ۶۱۷ ہجری کے بیان ہوا اوسوقت غیاث الدین نے رَے اور اصفہان
اور ہمدان وغیرہ پر جو عراق عجم کی شہر ہیں اوسکو کوہستانی کہتے ہین تغلب کرکے مالک
ہوگیا جب یہہ حال گذر چکا غیاث الدین پر اوسکے ماموں یغان طائسی نی جو کہ ایک
امرار کبار اور اقرب اوسکا تہا خروج کیا غیاث الدین اوسکے ساتہہ لڑا اور
شکست اوسکو دی پہر غیاث الدین منصور اور مؤید ہوکر اپنے ممالک مفتوحہ مین سلطنت
کرتا رہا

بیان ایک حادثہ نادر و عجیب کا

واضح ہو کہ اہل ملک گرج کا بادشاہ مرگیا تہا اور اسکی خاندان میں کوئی لایق ریاست اور بادشاہت کے بجز ایک لڑکی کی جو اوسکی بیٹی تہی۔ تہا اسلئے ان کی باشندوں نے اوس عورت کو تخت پر بٹھلایا اور ایک خاوند کی اوسکی واسطے تلاش کی گئی تاکہ وہ وارث سلطنت ہو بشرطیکہ بڑے خاندان کا ہو کوئی شخص اوس قابل نہ پایا مگر حاکم ارزن روم مغیث الدین طغرل شاہ بن قلیج ارسلان سلجوقی سے جو کہ بڑے خاندان مشہور سے تہا اپنی بیٹی کی اوسکی نسبت چاہی اون لوگوں نے کہا کہ اگر یہہ لڑکا نصاریٰ ہو جاوے تو کچہ مضایقہ نہیں شادی کر دیویں گے والا شادی نہیں ہونے کی اوسنی اپنی لڑکے سے کہا کہ بیٹا نصاریٰ ہو جاؤ ملکہ یہہ آتی ہے وہ فوراً نصاریٰ ہوگیا اور ملکہ سے نکاح کرلیا مگر وہ ملکہ ایک غلام کو چاہتی تہی ۔۔ ں طغرل شاہ بہی اس حال کو جانتا تہا دل ہی دلمیں جلتا تہا مگر یہہ راز چہپا رکہا تہا ایکروز جو گہر میں گیا اوس غلام کو ہمراہ اوس ملکہ کے سوتے ہوئے پکڑ لیا اور سوخت صبر نہ ہوسکا اوس عورت کو پکڑا کر کسی قلعہ میں قید کر دیا مگر اوسکی وہاں سختی ہوئی بہی ایسی سرنگ لگائی کہ دو مرد اپنی پاس بولائے ایک سے نکاح ایسا کرلیا یہیں کرلی سکے پہر اوسکو چہوڑ کر دور کیا اور ایک مسلمان کو چاہنی لگی اوسکی کہا کہ تو نصاریٰ ہو جاوے تو میں تجہسی نکاح کروں اوس مسلمان کا نہ ملنے سے مدت تک اوسکے درمیان کشتیاں آتی جاتی رہیں مگر وہ نصاریٰ سے مطلق ہوا

بیان وفات بادشاہ مغرب کا

سی سال مین یوسف مستنصر سلطان مغرب بن محمد ناصر بن یعقوب منصور بن یوسف
بن عبدمومن فوت ہوا اوسکی والی ہونے کا حال درمیان ۶۱۰ھ ہجری کے بیان
ہوچکا ہے یوسف مذکور لذات دنیوی مین بہت پہنسا ہوا تہا اسیواسطے اوسکی
سلطنت مین سستی آگئی تہی مگر اوسنی اپنی پیچہی کوئی لڑکا نہ چہوڑا تہا اوسوقت امرار
دولت نے جمع ہوکر اوسکی باپ کے چچا کو بسبب کبرسن اور بوڑہے ہونی کی یعنے
عبدالواحد بن یوسف بن عبدالمومن کو تخت پر بٹہلایا اور لقب اوسکا مستنصر رکہا گیا
عبدالواحد مذکور مراکش مین فقیر ہوکر مدت تک رنج کشی مین رہا تہا جب بادشاہ ہوا
لذات اور نعمت اور دولت اور کہانے پینے اور لباس فاخرہ کے ہوس مین پڑ گیا
مگر شراب نہ پیتا تہا پہر عبدالواحد مذکور بعد نو مہینے کے معزول کیا گیا اوسکے بعد بہتیجا اوسکا
عبداللہ تخت نشین ہوا اوسکا لقب عادل رکہا گیا وہ عبداللہ بن یعقوب منصور
بن یوسف بن عبدمومن ہے

اب شروع ہوا ۶۲۱ھ ہجری

اسی سال مین تاتاریون نے نزدیک توریز کے پہنچکر وہان کے حاکم ابن بہلوان کو کہا
کہ اگر تو ہماری اطاعت مین ہے تو جو خوارزمی لوگ تیرے پاس ہون ہماری پاس
روانہ کردے چنانچہ ازبک نے جتنے خوارزمی اوسکے ملک مین تہے بکڑ کر بہت
قتل کر ڈالے اور باقیون کو تاتاریون کے پاس باندہ کر بہیجدیا اور تحفہ عظیم روانہ کیا
اسوقت ازبک کے شہرونسی تاتاریون کیطرف خراسان کی مراجعت کی ــــ
اسی سال مین غیاث الدین تیرشاہ بہائی جلال الدین بن خوارزم شاہ کا اکثر مملکت
فارس پر مسلط ہوگیا تہا اون ایام مین حاکم فارس کا اتابک سعد بن دکلا بادشاہ تہا

۶۲۴ اور غیاث الدین نے شیراز میں جو مدار السلطنت فارس کا ہے جاکر اقامت کی اور اتابک
کے پاس سوائے قلعوں چند کی اور کوئی شہر فارس کا نہ رہا پھر غیاث الدین نے اتابک
سعد سے اس طور پر صلح کی کہ بعض بلاد فارس اتابک سعد کے عمل میں رہیں اور باقی غیاث الدین کے

بیان ناچاقی ہونی مظفر غازی بن عادل کا اپنے بھائی ملک اشرف سے

واضح ہو کہ ملک اشرف نے اپنے بھائی ملک مظفر غازی پر یہ احسان کیا تھا کہ اوسکو خلاط
دیدی تھی یہ بہت بڑی مملکت ہے یعنی اقلیم ارمینیہ مشہور ہے — اور درمیان ملک معظم
عیسی حاکم دمشق کے اور اوسکی مدد بھائیوں یعنی کامل اور اشرف کے رنجش بسبب کوچ
کرجانے اوسکی کے حمایت سے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہو گئی تھی اسلئے معظم نے اپنے بھائی
مظفر غازی حاکم خلاط کو یہ سوجھائی کہ تو ملک اشرف سے پھر جا اوسنے منظور کر لیا اور
فوراً پھر گیا اور معظم اور مظفر غازی سے حاکم اربل مظفر الدین کوکبوری بن زین الدین علی
کوچک متفق ہو گیا تھا — اور بدر الدین لولو ملک اشرف کا متفق تھا مظفر الدین
حاکم اربل نے کوچ کرکے موصل پر جاکر دشش روز تک اوسکا محاصرہ کیا — تیرہویں
جمادی الاخر سنہ ۶۲۴ میں وہ موصل پر پڑا تھا یہ اسواسطے محاصرہ کیا تاکہ ملک اشرف
خلاط کا قصد نہ کرنے پاوے بعد ازاں بسبب مضبوطی کے موصل جب فتح نہ ہوا اوسنے اربل
سی کوچ کیا مگر ملک اشرف نے محاصرۂ موصل کے طرف کچھہ التفات نہ کی سیدھا
خلاط کو چلا گیا وہاں جاکر اوسکی بھائی شہاب الدین غازی کا محاصرہ کیا اوسنے
شہر خلاط اوسکے حوالہ کر دیا اور اوسکا بھائی غازی مذکور قلعہ خلاط میں رات تک
محصور رہا پھر اوترکر ملک اشرف کی خدمت میں آکر عذر اپنا ظاہر کیا اوسنے قبول کیا
اور خطا اوسکی معاف کی پھر اوسکو فارقین پر حاکم مقرر کیا اور باقی شہر اوسکی چھین لیے

سے یہہ استیلا پانا ملک اشرف کا اوپر خلاط کے اور لے لینا اون شہرونکا بہائی اپنی سے
مار ڈالا آخر سنہ ہذا مین ہوا ـــــ

اب شروع ہوا سنہ ۶۲۲ ہجری

بیان پہونچنے سلطان جلال الدین کا ہندوستان سے طرف اپنے شہرونکی

اوپر ہم دربیان سنہ ۶۱۷ کے بہاگ جانا جلال الدین کا شہر غزنہ سے بروقت تعاقب
کرنے چنگیز خان کے یہہ بیان کر چکی ہین کہ وہ ہندوستان مین داخل ہوا جب یہہ سال
شروع ہوا وہ ہندوستان سے کرمان کو گیا ـــ پہر وہان سے اصفہان مین جاتی ہے
اوسپر مسلط ہوگیا اور باقی عراق عجم بہی فتح کیا پہر فارس مین جاکر ملک فارس اپنی
بہائی غیاث الدین تیرشاہ ابن محمد سے چہین کر پہر اسکی مالک سلطان اتابک سعد
این دکلا حاکم بلاد فارس کو دے دیا اور اتابک سعد مذکور اور سلطان غیاث الدین
تیرشاہ بہائی جلال الدین کا دونو زیر حکم اور مطیع جلال الدین کے ہوگئے پہر جلال الدین
نے خوزستان فتح کیا یہہ شہر خلیفہ امام ناصر کا تہا پہر جلال الدین نے کوچ کیا قریب
بغداد کے آیا یعقوبا تک پہنچا باشندگان بغداد نے اوسسے ڈر کر ارادہ حصار کا کیا
خوارزمیون کی بن آئی خوب مال لوٹے اب جلال الدین معہ اپنی لشکر خوارزمیہ کے قوی
ہوگیا پہر قریب اربل کے گیا وہان کی حاکم مظفر الدین نے صلح کرکے اطاعت منظور
کی پہر جلال الدین طرف آذربیجان کے گیا اس مملکت کی دار السلطنت توریز تہی جاتے
ہی توریز پر مسلط ہوگیا اور وہانکا حاکم مظفر الدین اوزبک ابن پہلوان ابن دکز بہاگ
گیا اس ازبک کی بہی بات بڑی بنی ہوئی تہی اوسکو قوت اسوقت حاصل ہوئی
تہی جب کہ طغرل آخر بادشاہ ملوک سلجوقیہ کا بلاد عجم مین مقتول ہوا اوسکے مرتے ہی

۶۲۲ھ

اور ملک مذکور سلطنت مستقلہ کرنے لگا مگر اربک مذکور شراب خواری اور دراہیات
میں مصروف رہتا تھا تدبیر سلطنت پر اوسکو کچھہ التفات نہ تھی جب جلال الدین
مذکور نے توریز لے لی اوسوقت اربک طرف گنجہ کی بھاگ گیا یہہ ایک شہر ہے
بلاد اران سے قریب بردعہ اور شماخیہ بلاد گرجستان سے غرض جبکہ سلطان جلال الدین
ملک آذربیجان میں سلطنت کرنے لگا اور لشکر بھی اوسکے پاس بہت ہوگیا کل محنت
اوسکا بار برباد ہوا پھر درمیان گرجیوں کے اور جلال الدین کے ایک لڑائی ہوئے
جسمیں گرجیوں کو شکست ہوئی اور خوارزمیوں نے اونکا تعاقب کرکے جسطرح چاہا
قتل کیا بعد اوس کے یہہ اتفاق ہوا کہ قاضی شہر توریز نے اربک اور پہلوان کیطرف سے
اوسکی جوروست سلطان طغرل آخر ملوک سلجوقیہ مذکورہ بالا پر طلاق پڑنے بابت
کے فوراً جلال الدین نے اوسکی جوروست طغرل سے نکاح کرلیا اور ایک لشکر شہر
گنجہ پر بھیجا اون لشکروں نے وہ شہر فتح کیا یہہ حال دیکھکر مظفر الدین اربک ابن
محمد پہلوان طرف قلعہ کی جو وہاں تھا بھاگ گیا پھر مرگیا اور سلطنت اوسکی خاک میں مل گئے

بیان وفات ملک افضل نور الدین علی ابن سلطان صلاح الدین یوسف کا

اسی سال میں ملک افضل مذکور فوت ہوا اور اوسکے پاس سوائے شہر سمیساط کے اور کوئی
نہ تھا یہہ شخص موت ناگہانی میں مبتلا ہوکر مرا عمر اوسکی ستاون برس کی تھی افضل مذکور
فاضل ملک جمیع فضائل اور اخلاق حسنہ کا تھا باوجود اون خوبیوں کی دنیا کی
ہیچ سمجھتا تھا شعر بھی بہت اچھا کہتا تھا

بیان وفات بانی خلیفہ ناصر کا

بیچ اول ماہ شوال سنہ ہذا کی امام ناصر الدین اللہ فوت ہوا اوسنی سنتالیس برس خلافت ۵۷۹ھ
کی آخر عمر مین اندہا ہو گیا تہا مرض اوسکو یہہ تہا کہ دست آتی تہی اسی سبب سی مرا
نسب نامہ اوسکا یہہ ہے — امام ناصر الدین اللہ — ابو العباس احمد — ابن مستضیٔ حسن
— ابن مستنجد — یوسف — ابن مقتفی محمد — ابن مستظہر احمد — ابن مقتدی عبد اللہ
— ابن امیر ذخیرۃ الدین محمد — ابن قایم عبد اللہ — ابن قادر احمد — ابن امیر
اسحق — ابن مقتدر جعفر — ابن مکتفی علی — ابن معتضد احمد — ابن امیر موفق (
بعضی کہتے ہین کہ نام اسکا طلحہ تہا بعضی کہتی ہین محمد) ابن متوکل جعفر — ابن معتصم محمد
— ابن رشید ہارون — ابن مہدی محمد — ابن منصور عبد اللہ — ابن علی — ابن
عبد اللہ — ابن عم نبی العباس — ابن عبد المطلب — ابن ہاشم — عمر امام ناصر
کی قریب ستر برس کی تہی یہہ خلیفہ بہت بدخصلت رعیت کی حقمین ظالم تہا اپنی ایام
مین اوسنی عراق کو اوجاڑ دیا اور لوگونکو انکی شہرون سی تتر بتر کر دیا مذہب اوسکا
شیعہ تہا وہ تمام ہمت اسبابت پر مصروف تہا کہ جانورون پر غلہ لگانا اور پانی جامہ
بہادر کی پہنوانا اور جو شخص کہ اوسکی طرف منسوب نہ ہوتا اسکو گولی لگانے نہ دیتا
یہہ بات سب نی مان لی تہی مگر ایک شخص نی نہ مانی جسکو ابن یوسف کہتی ہین وہ بغداد
سی طرف شام کی بہاگ گیا تہا وہان جا کر اوسنی بیان کیا کہ امام ناصر نی تاتاریون
سی کتابت کر کی انکو ان شہرونکی فتح کرنی کی طمع دیکر بلایا ہے بسبب اسکہ درمیان
اوسکی اور خوارزم شاہ محمد ابن تکش کے عداوت ہی تا کہ خوارزم شاہ اونسی لڑنمین
مصروف ہو کر قصد عراق کا نکرے

بیان خلیفہ ہونی اسکی بیٹی الظاہر کا

واضح ہو کہ یہہ پینتیسوان خلیفہ خلفاے بنی عباسیہ کا ہی جب امام ناصر مر گیا اوسی دن

۴۸۰ اسکے بیٹے الظاہر بامر اللہ ابو نصر محمد کے سبب ہوئی اسنے عدل اور انصاف ظاہر کیا اور ظلم لوگوں سے دور کیا اور قیدیوں کو چھوڑ دیا اور لوگوں کی مدد دی اس شخص نے نو مہینے خلافت کی

اب شروع ہوا سنہ ۶۲۳ ہجری

اس سال میں ملک معظم عیسی ابن عادل حاکم دمشق نے کوچ کرکے حمص پر ڈیرا کیا یہہ شخص جلال الدین احمد ابن خوارزم شاہ اور مظفر الدین حاکم اربل سے متفق مستاثر ہوگیا تھا کہ تینوں ملکر انکا اور اتفاق کریں اور ان ایام میں ملک اشرف اپنی بلاد مشرقیہ میں تھا سے پہر ملک معظم نے حمص سے طرف دمشق کی کوچ کیا بسبب اسکے کہ اکثر گھوڑے اسکے لشکر کی اور اسکی بہی مرگئے تہی اسی اثنا میں اسکا بھائی ملک اشرف واسطے صلح کرنے اور قطع کرنے فتنہ و فساد کے وارد ہوا ظاہر میں سفر دیا ساری اسکی عزت کے مگر باطن میں مثل قیدی کے ساتھہ اسکی تہا حتیکہ ملک اشرف نے اس سال تمام تک اقامت کی اور ملک کامل ان ایام میں درمیان مصر کی تہا اور سکو اپنی لشکر سے بعض خیال کے نکلنا ممکن نہ تہا — اور اسی سال میں جلال الدین نے گرجیوں کا تفلیس فتح کی یہہ بڑی شہر دیگر سے ایک شہر ہے — اور اسی سال میں جلال الدین نے کوچ کرکے شہر خلاط پر ڈیرا کیا یہہ اول چڑہائی اسکی تہی بہت دنوں تک درمیان اسکے اور نواب صاحب حسام الدین علی موصلی کی جو کہ ایک نائب ملک اشرف کا خلاط میں تہا لڑائی رہی تیرہویں تاریخ ذی قعدہ کو وہاں اترا تہا اور ساتویں ذی الحجہ سنہ ۶۲۳ کو بسبب کثرت برف کی کوچ کیا

بیان وفات پانی خلیفہ الظاہر بامر اللہ محمد ابن ناصر لدین اللہ کا

واضح ہو کہ چودہویں تاریخ سنہ ۶۲۳ کو خلیفہ الظاہر نے وفات پائی یہہ شخص بہت متواضع نیک بخت رعیت پر دروادگستر تہا چند ظلم اوسنی دور کئے تہی ازانجملہ ایک یہہ تہا کہ بادشاہ کے خزانہ مین زاید وزن کے باٹ تہی جنسی مال لیا کرتے تہی اور دیتے اون باٹون سی تہی جنکا رواج شہر مین تہا اون باٹون مین زیادتی یہہ تہی کہ ہر دینار کے پیچہی ایک حبہ زاید تہا اُسنی تخت پر بیٹہتے ہی ایک فرمان اس وابیات کے باطل کرنیکو جاری کیا اور اول اوس زمانکی یہہ آیت لکہی

اور خزانہ شاہی کے باٹ مثل باٹ اور مسلمانون کے بنوائے یہہ شخص اپنی باپ ناصر سی بہت مختلف الاحوال تہا ازانجملہ یہہ ہے کہ اسکے باپ نے مدت تک خلافت کے اوسنی تہوڑی دنون کے اور اوسکا باپ شیعہ تہا اور وہ سُنی ہوا اور اسکا باپ ظالم تہا وہ منصف ہوا اور اوسکا باپ مال جمع کرتا تہا اُسنی خوب خرچ کیا اور قیدیون کو چہوڑ دیا جو قرضدار بسبب قرضہ کے دایم الحبس تہے اونکی عوض قرض خواہون کو روپیہ دیکر انکو چہوڑ دیا اور علمار کو بہت روپیہ دیا وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ

بیان خلافت مستنصر کا

واضح ہو کہ یہہ چہتیسوان خلیفہ خلفاء بنی عباسیہ کا ہے جب الظاہر مر گیا اسکے بعد بڑا بیٹا اُسکا مستنصر باللہ ابو جعفر منصور بجاے اسکی خلیفہ ہوا ظاہر کا ایک بیٹا اور بہی تہا اوسکو خفاجی کہا کرتے تہے وہ نہایت شجاع تہا وہ جب تک زندہ رہا کہ تاتاریون نے بغداد لیا اوسوقت بہمراہ اور مقتولون کے وہ بہی قتل ہوا جب کہ مستنصر تخت خلافت پر بیٹہا وہ بہی راہ عدل اور احسان کے مثل راہ اپنی باپ الظاہر کے چلا اسی سال مین

۴۸۱ علاء الدین کیقباد ابن کیخسرو ابن قلیج ارسلان بادشاہ بلاد روم کا طرف بلاد ملک مسعود
ارتکی حاکم آمد کے کوچ کرکے آیا ملطیہ پر ڈیرا کیا یہہ ایک شہر ہے شہروں کیقباد سے
وہاں سے لشکر آراستہ کرکے اسے بہیجا اُن لشکریوں نے قلعہ منصور اور قلعہ کختا اور قلعہ کا ما
جو حاکم آمد مذکور کے عمل میں تہی فتح کئے ۔ اور اسی سال میں حیدر موہن دی محمد کو
جلال الدین نے خلاط پر پہر آکر ڈیرا کیا یہہ شہر ملک اشرف کا تہا اور سمیں نواب
حسام الدین علی صاحب اُسکا نایب رہتا تہا یہہ دوسری لڑائی ہے غرضیکہ لڑائی
خوب ہوی مگر بسبب برسنے برف کی اسی سال میں کوچ کرگیا

اب شروع ہوا سنہ ۶۲۴ ہجری

اس سال میں بہی ملک کامل مصر میں تہا اور جلال الدین خوارزم شاہ نے آذربیجان
اور آران اور بعض بلاد گرج اور عراق عجم لے لئے وہ ملک معظم سے اسکے دونوں بہائی
ملک کامل اور ملک اشرف سے لڑنے کے لئی ملا ہوا تہا اسیلئے درمیان جلال الدین اور
ملک معظم کے دوستی دوواد چلی جاتی تہی اور ملک اشرف مثل ایک قیدی کی اپنے
بہائی ملک معظم کے پاس مقیم تہا جب اشرف نے حال ایسا ہوا دملک معظم بہائی
اپنے کے اس طور پر پایا اور جانا کہ کسی صورت سے اُسکے پنجہ سے چہٹکارا نہیں ہوسکا
لاچار جو وہ چاہتا طوعاً وکرہاً منظور کیا اور قسم کہائی کہ میں تیرے مدد دوں گا اور
تیرے ساتہہ ہوکر ملک کامل سے لڑونگا اور تیرے ساتہہ حاکم حمات پر بہی حمایت
کرونگا جب اوسنے قسم کہالی اوس وقت ملک معظم نے اوسکو چہوڑ دیا چنانچہ ملک
اشرف نے ماہ جمادالاخر سنہ ہذا میں کوچ کیا دمشق جہیں ملک معظم کے پاس وہ
ٹہرا تہا جب ملک اشرف اپنی ملکو میں آگیا اسوقت اپنے سب عہد وپیمان سے پہر گیا

پہر گیا اور قسم کی یہہ تاویل بیان کی کہ یعنی جبراً قسم کہائی تہی لاچار پورا کی قسم نہین
زنا جب ملک کامل کو یہہ معلوم ہوا کہ میرا بہائی ملک معظم جلال الدین سی مل گیا ہی اوسوقت
ادسکو بہی خوف ہوا اسلئی اسنی یہہ تجویز کرکے فرنگیونکی بادشاہ مسمی انبرور کو لکہا کہ تم
قلعہ عکا کی طرف آجاؤ تاکہ وہ ارادہ جو ملک معظم رکہتا ہے پورا نہونے پاوے اور
انبرور سی یہہ وعدہ کیا کہ مین تمکو عوض اسکے قدس دونگا فوراً انبرور عکا پر آپڑا
جب انبرور کی خبر ملک معظم کو پہنچی فوراً اون نے اپنی بہائی ملک اشرف کو رود داد
لکہہ کر خواہان مہربانی ہوا۔ اور اسی سال مین اتابک طغرل نے شغر اور بکاس
ملک صالح احمد ابن ملک ظاہر سی چہین لئے اور عوض اوکی عینتاب اور راوندان دی
دئے۔ اور اسی سال مین صاحب حسام الدین علی نائب ملک اشرف نی خلاط
پر سی بہت سا لشکر ملک اشرف کا لیکر شہر ون جلال الدین کے طرف جاکر خوی
اور سلماس اور نخجوان فتح کئے

بیان وفات پانی ملک معظم حاکم دمشق کا

اسی سال مین درمیان ماہ ذی قعدہ کے ملک معظم عیسی ابن ملک عادل ابوبکر ابن
ایوب قلعہ دمشق مین طوسنداریا بیماری مین مبتلا ہوکر فوت ہوا عمر اوسکی اونچاس
برسکی ہوئی اوسنی نوبرس چند مہینی دمشق کی سلطنت کی وہ شجاع تہا اور لشکر بہی
اوسکا نہایت تجمل سی رہتا تہا اپنی بہائی ملک کامل کی عزت کرتا تہا اور خطبہ
بہی اسکے نام کا اپنی شہر دمین پڑہواتا تہا مگر اپنی نام کے ساتہہ اسکا نام نہ لیتا تہا
اور بہت بے تکلف آدمی تہا اکثر اوقات تاج سلطانی بہی نہ اوڑہتا اور بعض اوقات
ننگی بیٹہہ کے گہوڑے پر چڑہ بیٹہتا اور بازار مین چلاجاتا کسی کو بہی آگے نہ دوڑاتا

ایسی باتیں جنکے اُسنی بہت برے لگیں تو مضمحل ہو گیا پھر ایک شخص نے تکلف کر
معظمی کہنے لگے اور وہ فاضل اور عالم اور فقیہہ اور نحوی تھا علم نحو میں اُسکا اُستاد
تاج الدین حسین کندی ہی اور فقہ اُسنی جمال الدین حصیری سے پڑھی تھی مذہب اُسکا
حنفی تھا مگر اپنے مذہب کی بہت پچ کرتا تھا متعصب آدمی تھا چنانچہ اسیواسطے اُسنے
اپنی کُنبے سے ملنا جلنا چھوڑ دیا تھا کیونکہ وہ لوگ شافعی مذہب تھے بعد وفات پانے
ملک معظم کے بیٹا اُسکا ملک ناصر صلاح الدین داؤد تخت پر بیٹھا اُسکے آگے مدار المہام
مختار کار مدار سلطنت ایبک غلام اُسکے باپ کا تھا اور داروغہ اُسکے گھر کا عزالدین
ایبک معظمی تھا اُس ایبک مذکور کے پاس صرخد مع مضافات کے تھا

بیان وفات پانی بادشاہ مغرب کا اور خبریں اُن لوگوں کی جو اُسکی جگہ پر بادشاہ ہوئے

اسی سال میں عادل عبد اللہ ابن یعقوب منصور ابن یوسف ابن عبد المومن سلطنت سے
معزول کیا گیا اُسکی ابتداے جلوس کا حال سنہ ۶۲ میں اوپر بیان کر چکا ہوں بعد معزول
ہونے عبد الواحد کے اور مقتول ہونے اُسکے کے درمیان ایام عادل مذکور کی ایک
لڑائی درمیان مسلمانوں اور فرنگیوں باشندگان اندلس کے اوپر طلیطلہ کے ہو رہی تھی
اس لڑائی میں مسلمانوں کو شکست فاحش ہوئی یہہ وہ ہے لڑائی ہے جسمیں ستون
اسلام کے اندلس تک کھچ گئے تھے بعد معزول ہونے عبد اللہ عادل مذکور کے اسکو قید
ہوئی پھر گلا گھونٹا گیا پھر اسکا محل جو درمیان مراکش کے تھا لٹا پھر جورو بھی اسکے
پکڑی گئی اسکے بعد یحیی ابن محمد ناصر ابن یعقوب منصور ابن یوسف ابن عبد المومن تخت
نشین ہوا یحیی کے ابھی داڑھی نہ نکلی تھی جب یحیی کی بیعت ہو چکی اسوقت یہہ خبر آئے
کہ شہر اشبیلیہ میں ادریس ابن یعقوب منصور جو کہ بھائی عادل عبد اللہ کا تھا قائم ہوا ہے

ہوا ہے اوسکو ادریس نے اپنا لقب مامون رکہا ہی اور سب لوگ اوسکو امیر المومنین کہتے
ہین اوسکی بیعت خلافت ہوگی جب یہہ خبر ادریس مامون مذکور کی اشبیلیہ مین پہیل گئی باشندگان
مراکس سے ہمراہ چند عربون کے تاخت لاکر یحیی ابن محمد ناصر پر مراکس مین آکر کودے
یہہ حال دیکہتے ہی پہاڑ کی طرف بہاگ گیا پہر عرب متقلی مین جا ملا اون لوگون نے اوسکو
دہین جا پکڑا اور قتل کر ڈالا اور مامون ادریس کے نام کا درمیان مراکس کے خطبہ
پڑہایا گیا اس شخص کی خلافت دونون جنگلون مین یعنی بر اندلس اور بر عدوہ مین ہو گئی
بعد تہوڑے عرصہ کے مامون ادریس مذکور پر اندلس کے شرق کی جانب سے المتوکل
ابن ہود نے خروج کیا آتے ہی اندلس پر مستولی ہوگیا ادریس مذکور اندلس کو چہوڑ کر اشبیلیہ
سے بہاگ کر سمندر پار ہو کر مراکس مین پہونچا اسوقت سے اندلس مملکت بنی عبد المومن
سے نکل گئے — جب مامون ادریس ملک مراکس مین مستقل ہو کر سلطنت کرنے لگا اسوقت
ان لوگونکی تلاش کرکے ڈہونڈ ڈہونڈ کر نکالے جو لوگ اوسکے پہلے کے بادشاہون سے
بغی ہوئے تہے سب کی لین جاکر سر اوڑا دئے اور اتنی خونریزی کی کہ لوگون نے اوسکا
نام حجاج مغرب رکہا مامون ادریس مذکور فصیح اور عالم اصول و فروع اوسکا نظم اور نثر تہا
اوسنے حکم کیا کہ ابن تومرت کا نام خطبہ سے جو منبرون پر پڑہے جاتے ہین نکالدیا
جائے اسی باب مین اوسنے ایک رسالہ بہت فصیح تصنیف کرکے اوسمین تکذیب اوسکی
مہدی مذکور کی اور گمراہی اوسکی ثابت کی ہے پہر ادریس مذکور پر بہائی اوسکا
سبتہ مین آیا ادریس بہی مراکس سے طرف اوسکی گیا اور جاتے ہی اوسکا محاصرہ
کرلیا لیکن وہ سبتہ کا محاصرہ کئے ہوئے تہا کہ اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ کوئی شخص اولاد محمد ناصر
ابن یعقوب منصور کی مین سے مراکس مین آگہسا مارے جلدی کے ادریس نے سبتہ سے
طرف مراکس کی کوچ کیا جب بیچوبیچ سبتہ اور مراکس کی راہ کے پہونچا مرگیا بعد وفات
مامون ادریس کے بیٹا اوسکا عبد الواحد ابن مامون ادریس ابن یعقوب منصور ابن یوسف

۴۰۶ ابن عبد مومن تخت نشین ہوا اسکا لقب رشید رکھا گیا پھر رشید ہی ایک باغ کی حوض میں
جو مراکش کے اندر تھا درمیان سنہ ۶۴۰ کے ڈوب کر فوت ہوا یہہ رشید عبد الواحد مذکور
جو بہت عمدہ دست جانتا تھا اسکے باپ ادریس نے نام اوسکی مہدی کا جو خطبہ سے
دور کروا دیا تھا عبد الواحد نے پہر وہ جاری کروا دیا اور عرب لوگوں کو خوب ہٹوکا مگر حقیقت
کہ یہہ بادشاہ ہوا امام لذات ترک کردیں رشید مذکور کے نام کا خطبہ افریقیہ میں
اور عرب اوسطیں بہی پڑہا گیا بعد وفات رشید کے علی ابن ادریس گدی نشین ہوا
اسکا لقب معتضد امیر المومنین رکھا گیا وہ سیاہ رنگ یعنی باپ کے ایام حیات میں بیرادگی
کا میا کرتے تھے چنانچہ بعض اوقات اسکو قید ہی کیا تھا اسیواسطے اسکے چھوٹے بھائی
عبد الواحد مذکور کو مقدم کیا تھا علے معتضد ابن ادریس مذکور سلطنت کرتا رہا یہاں تک
کہ وہ مقتول ہوا کہتے ہیں کہ وہ ایک قلعہ کو جو قریب تلمسان کے واقع ہے درمیان
ماہ صفر سنہ ۶۴۶ کے محاصرہ کئے ہوئے تھا کہ مقتول ہوا بعد سیاہ معتضد مذکور کے ابو حفص
عمر ابن ابی ابراہیم ابن یوسف ماہ ربیع الاول سنہ ۶۴۶ میں تخت نشین ہوا اوسکا لقب مرتضی
رکھا گیا اکیسویں ماہ محرم سنہ ۶۶۵ ہجری کو واثق ابو العلا ادریس معروف ابی دبوس
مراکش میں داخل ہوا اسکو دیکھتے ہی مرتضی طرف ازمور کے جو ایک نواحی مراکش کے
ہے بہاگ گیا وہاں کے عامل نے اوسکو پکڑ کر پاس واثق کے پاس بہیجا واثق نے
حکم دیا کہ قتل کیا جائے چنانچہ عشرہ آخر ماہ ربیع الاخر سنہ ۶۶۵ میں درمیان ایک مقام
کے جسکو کتامہ کہتے ہیں وہ موضع تین دن کی راہ مراکش سے واقع ہے قتل کیا گیا
واثق ابو دبوس نے تین برس بادشاہت کی کیونکہ وہ بہی اُن لڑائیون کے جو درمیان
اسکے اور درمیان بنی مرین ملوک تلمسان کے واقع ہوئیں تہیں مارا گیا پورا ہو گیا خاندان
بنی عبد مومن کا یہہ واثق ابو دبوس مذکور ماہ محرم سنہ ۶۶۸ میں درمیان اس موضع کے کہ درمیان
اسکے اور مراکش کے بیچ دلکا راستہ ہے اسکی جانب تمانی پر مقتول ہوا اور بنی مرین اسکے

انکی ملک پر غالب آئے اس ابو دبوس کے نسب مین اختلاف ہی کیونکہ مینے ایک کتاب
مین یہہ لکہا دیکہا ہے کہ ابو دبوس بیٹا مومن ادریس کا تہا پہر درمیان کتاب ذیل تسمۃ الاعیان
کے یہہ پایا کہ اسیکا نام ادریس بن عبد اللہ بن یعقوب بن یوسف بن عبد المومن جیساکہ
انشاء اللہ تعالے آگے ذکر کرونگا ہے

اب شروع ہوا سنہ ۶۲۵ ہجری

اس سال مین ملک کامل حاکم مصرنے اپنی بہتیجی ملک ناصر داود بن ملک معظم حاکم دمشق
کے پاس ایلچی بہیجکر قلعہ شوبک اوستی طلب کیا ملک ناصرنے ندیا اور نہ منظور کیا اسواسطی
ملک کامل نے مصر سی سنہ ہذا مین درمیان ماہ رمضان کی طرف شام کی کوچ کرکے نیل
عجول پر باہر غزہ کے ڈیرا کیا اور بلاد نابلس اور قدس وغیرہ جو اوسکے بہتیجی ملک ناصر
داود مذکور حاکم دمشق کے پاس اون ایام مین تہے اپنے قبضہ مین لایا ملک کامل
کے ہمراہ ملک مظفر محمود بن سلطان ملک منصور حاکم حمات کا بہی تہا اوستی بہی ملک
کامل کا یہہ وعدہ تہا کہ تیرے بہائی ناصر قلیج ارسلان بن ملک منصور سی حمات
چہین کر تجکو دیدونگا جب ملک کامل نے یہہ ارادہ کیا کہ بلاد ملک ناصر بن معظم
حاکم دمشق سے چہین لیجئے اوسوقت اوسنی اپنی چچا ملک اشرف سی مدد طلب کی
اور اوسکے پاس ایلچی بہیجی وہ بلاد شرقیہ مین تہا چنانچہ ملک اشرف دمشق مین آیا
اور وہ اور ناصر داود دونو سوار ہوکر قلعہ مین داخل ہوئے قاضی جمال الدین بن واصل
کہتا ہے کہ مین بہی اون ایام مین درمیان دمشق کے حاضر تہا مینے ملک اشرف کو
ہمراہ اوسکی بہتیجی کے سوار دیکہا تہا ملک اشرف کے ہمراہ ایک بڑا نیزہ جسکے بیچ مین
کپڑا بندہا ہوا تہا مقابل چلتا تہا اشرف مذکور دمشق مین درمیان عشرہ اخیر رمضان

سنہ ہوا کے بہیجا اوسکی خدمت میں درمیان دمشق کے ملک مجاہد شیرکوہ بہی بہیجا
کیونکہ وہ بہی ملک اشرف کے ساتہہ متفق تہا مداراں اتفاق رائے کا اسبات پر
ہوا کہ ملک ناصر اور شیرکوہ ہمراہ ملک اشرف کی نابلس تک جاکر ناصر داود نابلس میں
مقیم رہے اور ملک اشرف اوسکی شفاعت اور واسطی صاف کروائے گناہ کی ملک کامل
اپنے بہائی کے خدمت میں درمیان غزہ کے جاکر شفاعت کروائی چنانچہ ایسا ہی ہوا
ملک اشرف اپنی بہائی کامل کے پاس بہیجا وہاں دونوں کی رائے ناطق
اسبات پر متفق ہوئی کہ دمشق ناصر داود سے جاوین دونوں کا بہیجا تہا لے لیجئے
اور عوض اوسکی حران اور رہا اور رقہ جو بلاد ملک اشرف سے تہے اوسکو دیجئے اور
ملک اشرف دمشق میں عقبہ ایق تک اپنا عمل رکہے ماسوا بلاد دمشق کی ملک
کامل کے تحت حکومت رہیں اور ملک حمات ملک ناصر قلیج ارسلان سے چہین کر
ملک مظفر محمود بن ملک منصور کو دیا جائے — اور مظفر محمود کے پرگنات بہی
سلیمہ جیسی کہ وہ مصر میں اس جاگیر کی آمدنی لیتا تہا وہ اوسکے پاس تہے چہین کر
شیرکوہ حاکم حمص کو دے جائے مگر یہہ سال تمام ہوگیا تہا اور ملک اشرف تا ہنوز
اپنے بہائی ملک کامل کے پاس باہر غزہ کے موجود مگر اس رائے پر دونوں بہائیوں کا
اتفاق ہو چکا تہا — اسی سال میں تاتاریوں نے پہر مراجعت کرکے جلال الدین بن
خوارزم شاہ کے ملکوں کا قصد کیا تہا چنانچہ اسی واسطی اونکی درمیان بہت لڑائیاں
ہوئیں اکثر میں فتح تاتاریوں کی ہوئی — اسی سال میں امپراطور کمیت تمام فرنگ
قاہرہ کے طرف عکا کی آیا تہا سبب اسکا یہہ تہا کہ ملک کامل نے فخرالدین
بن شیخ کو اوسکے پاس روانہ کرکے خود اوسکو واسطی لینے ملک شام کے برانگیختہ
کیا تہا واسطی مدد اپنی بہائی ملک معظم کے لیکن حسبتہ امپراطور وہاں پہنچا ملک معظم
مرچکا تہا اور ملک کامل نے اپنی ہمجی جتائی ہی اور امپراطور صیدا کے پاس جا پہنچا اور شہر

سشہر درمیان فرنگیون اور مسلمانون کی بالمناصفہ تہا اوسکی فصیل خراب پڑی ہوئی
تہی فرنگیون نے اوسکو مستحکم کیا پہر اوسپر مستولی ہو گئے انبراطور کے معنی درمیان زبان
فرنگ کے (بادشاہ امرا) کام ہین نام اوسکا فردیک تہا اوسکے تحت حکم جزیرہ
صقلیہ اور برطویل سے بلاد انبولیہ اور ابزدیہ تہے — قاضی جلال الدین ابن واصل
کہتا ہے کہ یعنی ان شہرون کو ان ایام مین کہ جب ملک ظاہر بیرس کی طرف سسی
انبراطور کے پاس قاصد ہوکر گیا تہا دیکہے تہی انبراطور فاضل اور محب حکمت اور منطق
اور طب کا مایل بمذہب اہل اسلام تہا کیونکہ اوسنے جزیرہ صقلیہ مین جسمین اکثر مسلمان
ہی رہتی ہین پرورش پائے تہے پے درپے ملک کامل اور انبراطور مین قاصد آتے
جاتے رہے یہانتک کہ یہہ سال نکل گیا — اسی سال مین بعد فراغت پانے
جلال الدین کے تاتاریون سسی اوسنے بلاد خلاط کا قصد کرکے بہت گانو لوٹے اور
اکثر شہر ویران کئے اور بہت فعل بد کئے — اسی سال مین غیاث الدین تیزشاہ
نے اپنی بہای جلال الدین سسی خوف کرکے اوسکو چہوڑکر فرقہ اسماعیلیہ مین جاکر پناہ لی

اب شروع ہوا سنہ ۶۲۶ ہجری

جب ملک کامل اور ملک اشرف کا اتفاق رہنے کا اس امر پر ہونے کی خبر ناصر داود نی
سنی کہ شہر دمشق تجہسی چہین لینے کی تجویز کی ہے وہ نابلس مین ٹہرا ہوا تہا فوراً دمشق
کو گیا ہرچند کہ اوسکے چچا اشرف نی اوسکو کہدیا تہا کہ ملک کامل نے یہہ حکم دیا ہے
اور تجکو اوسکے حکم کی نہ تعمیل کرنے کا ہرگز امکان نہین ہے ماننا ہی پڑیگا مگر وہ کچہہ
ملتفت اسبابت پر نہوا دمشق مین جا پہنچا اسلئے لاچار اشرف نے بہی اوسکا تعاقب
کرکے دمشق مین اوسکا محاصرہ کیا لیکن ملک کامل اون ایام مین انبراطور سسی مراسلت

کر رہا تہا کیونکہ وہ اوسکو قدس دیا کر چکا تہا جسا کہ اوپر بیان ہوا جب بہت دن گذر گئے اور ملک کامل سے سوا صلح کرنے کے اور چارہ نہ دیکھا لاچار شہر قدس فرنگیوں کو اس شرط پر دیا گیا کہ اوسکی فصیل کی تعمیر نہ کریں اور قبہ الصخرہ کو چہوڑیں اور بیت المقدس کی مسجد اقصی کو ہاتہہ نہ لگاویں اور قرب وجوار بہات میں مسلمانوں کا حکم رہے اور فرنگیوں کے عمل میں وہ گانوں ہوں جو قلعہ عکا کی راہ پر بیت المقدس تک پڑتے ہیں اوس میں اونکا عمل ہو اس بات پر اتفاق ہو گیا دونوں جانب سے قسم اور عہد ہو گئی اسی سال میں ماہ ربیع الاخر کے درمیان انبراطور نے شہر قدس اوسی طرح مذکور لیا جب یہہ مقدمہ ہو چکا تو ملک ناصر دمشق میں محصور تہا اور ملک اشرف اوسکا محاصرہ کئے ہوئے تہا ناصر داود نے اس سبب سے اپنے چچا کو برا بہلا کہا اور ملامت کرنی شروع کی چنانچہ دمشق میں شیخ شمس الدین یوسف نواسہ ابوالفرج ابن جوزی کا وعظ جو مشہور تہا اوسکے بہی کو آدمی بہت مانتے تہے اوسکو ملک ناصر داود نے حکم دیا کہ ایک مجلس وعظ کی آراستہ کرکے بیت المقدس کی فضائل بیان کرو اور یہہ حال مسلمانوں کی سامنے بیان کرو کہ مسلمانوں سے وہ شہر فرنگیوں کو دے دیا ہے تاکہ اونکے دلیں اون لوگوں کے جنہوں نے وہ شہر اونکو حوالہ کیا برا لگے پس جامع اوسی طور پر ایک مجلس عظیم آراستہ کرکے تعمیل حکم کی کی

بیان چہن جانے دمشق کا

جب ملک کامل نے انبراطور سے صلح کر لی اور فراغت اوسکو ہو چکی اوسوقت درمیان ماہ جمادی الاول سنہ ۶۲۶ ہجری اسکے دمشق پر آکر بہت سخت محاصرہ کیا اسی اثنا میں ایک قاصد ملک عزیز حاکم حلب کا ملک کامل کی خدمت میں آتا تہا اوس قاصد نے بیان کیا کہ ملک عزیز

عزیز آپکی لڑکی سی نسبت چاہتا ہی چنانچہ ملک کامل نی فوراً اپنی بیٹی فاطمہ خاتون سی نکاح کردیا یہہ لڑکی ایک کنیزک کے پیٹ سی تہی جو کہ ام ولد ابوبکر عادل بن کامل کی تہی بعدازان کامل دمشق پر مستولی ہوا اور ناصر داؤد کو عوض اوسکی کرک اور بلقاء اور صلت اور دعواز اور شوبک دے اور ملک کامل نے تمام بلاد شرقیہ جو ناصر کے درسطی معین کے تہے یعنی حران اور رہا وغیرہ جو ملک اشرف کی پاس تہی اپنی عمل اور تحت حکم مین درخل کے بعدازان ناصر داؤد نے شوبک نہ لی اپنی چچا کامل کو کہا کہ آپ وہ قبول کیجی اوسنے لی لی اور ملک اشرف نے دمشق مین اپنا عمل کرلیا اور ملک اشرف کے پاس جو بلاد شرقیہ تہے وہ ملک کامل نے اپنی زیر حکم کرلئے

بیان وفات پانی ملک مسعود بن ملک کامل بن ملک عادل بن ایوب حاکم یمن کا

اسی سال مین ملک مسعود یوسف ملقب اطسز معروف اقسیس فوت ہوا وہ درمیان ملک یمن کے بیمار ہوا تہا اسجا ے رہنا مناسب نہ جان کر مکہ معظمہ مین کہ وہ بہی اوسکی حکومت مین تہا جیسا کہ اوپر بیان ہوا چلا گیا وہان جا کر فوت ہوا معلی مین دفن کیا گیا عمر اوسکی چھتیس ۳۶ برس کی تہی چودہ برس اوسنی بادشاہت کی بروقت جانے کے طرف مکہ معظمہ کی ملک مسعود علی بن رسول کو نائب اپنا یمن پر کرگیا تہا اوسکی خبر آگی بیان کرونگا انشاء اللہ تعالے جب ملک کامل یعنی ملک مسعود کے والد کو خبر پہنچی کہ وہ فوت ہوا وہ اون ایام مین دمشق کا محاصرہ کئے ہوئے تہا مجلس ماتم کی آراستہ کی ملک مسعود نے ایک چہوٹا بیٹا مسمی یوسف اپنی پیچہی چہوڑا یوسف مذکور اپنی چچا ملک صالح ایوب حاکم مصر کی سلطنت مین فوت ہوا اوسنی بہی ایک چہوٹا لڑکا مسمی موسی اپنی پیچہی چہوڑا تہا اوسکا لقب ملک اشرف رکہا گیا تہا یہی وہ شخص ہی جسنی ترکون کو

مملکت مصر میں بعد مقتول ہونے ملک معظم بن ملک صالح ایوب بن ملک کامل کی مقیم کیا تھا
جیسا کہ آگے بیان کرونگا انشاء اللہ تعالے

بیان پکڑی جانی حاجب علی نایب ملک اشرف کا خلاط میں اور مقتول ہونا اوسکا

اسی سال میں ملک اشرف نے اپنی غلام عزالدین ایبک اشرفی کو کہ وہ بڑا امیر اوسکی بردگی تھا
طرف خلاط کی بھیجا اوسنی حاجب علی موصلی کو پکڑ کر قتل کیا ــ اور حسام الدین علی حاجب
یہ کور باشندگان موصل سی تھا ملک اشرف کی خدمت میں رہتا تھا اوسکو اپنا نایب
خلاط میں مقرر کردیا تھا اوسنی رعیت کی ساتھہ بہت سلوک کیا اور شہر کی محافظت کی
اور چند شہروں آذربیجان کے پر قبل قبضہ خوارزم وغیرہ کے جیسا کہ اوپر گذرا مستولی ہو گیا
تھا اوسکو ملک اشرف نے پکڑ کر مار ڈالا کہتے ہیں کہ اوسنی ایک ایسا ہی گناہ کیا تھا جسکی
اطلاع لوگوں کو نہ تھی مگر ملک کامل اور ملک اشرف اوسکی گناہ پر مطلع تھے یہہ حاجب
حسام الدین مذکور بہت نیک بخت اور اچھا آدمی تھا ایک سرای اوسنی درمیان حران
اور نصیبین کے بنائی تھی اور ایک سرای درمیان دمشق اور حمص کے بنائی تھی اسی
سرای کا نام خان ربیع العطش ہے جب وہ مارا گیا ایک غلام اوسکا بھاگ کر جلال الدین
سی جا ملا جب جلال الدین نے وہ ملک جہاں کا ذکر کرینگی فتح کیا اوسوقت ایبک مذکور کو
پکڑ کر قتل کیا

بیان مستولی ہونی ملک مظفر محمود ابن ملک منصور محمد کا حماۃ پر

جب کہ ملک کامل نے شہر دمشق اپنی بھائی ملک اشرف کو دیا اوسوقت اوسنی کوچ
کرکے مجمع المروج پر ڈیرا کیا ــ پھر سلمیہ پر جاکر اترا اور بانسی اوسنی لشکر حماۃ پر اڑنے

لڑنے کو بہیجا مگر حاکم حمات ملک ناصر قلیج ارسلان بڑا نامرد تہا کیونکہ اگر حمات مین بیٹہا رہتا اور عوض اُسکے اور شہر مانگتا بیشک ملک کامل دیتا مگر افسوس کہ یہہ ڈرگیا وہ لشکر جو لڑنے آیا تہا اوسکا سپہ سالار شیرکوہ تہا حاکم حمص کا تہا جب لشکر شہر پر آکر اوترا ناصر مذکور نے شیرکوہ کو کہلا بہیجا کہ مین رات کو چہپ کر تیرے پاس آؤنگا تو مجکو سلطان ملک کامل کے پاس حاضر کردینا چنانچہ ملک ناصر درمیان عشرہ اخیر ماہ رمضان سنہ مذکور کی شیرکوہ کے پاس چلا گیا اوسنے فوراً اُسکو پکڑ کر سلطان ملک کامل کے پاس حاضر کیا اُن ایام مین سلمیہ پر اوترا ہوا تہا جب ملک کامل نے قلیج ارسلان کو دیکہا بہت گالیان دین اور حکم کیا کہ قید کرو اور کہا کہ تو اپنی نوابون کو جو حمات کے اندر حکومت کرتے ہین لکہہ کہ تمام ملک حمات ہمارے لشکر کے قبضہ مین کروادین ناصر قلیج ارسلان نے ایک نشانی اپنے درمیان حمات کے واسطے یقین کرنے نوابون کے بہیجی اور یہہ کہلا بہیجا کہ سلطان ملک کامل کو ملک حمات سپرد کردو کوئی انکار نکرنا سب نے مان لیا مگر ایک نواب طور شیان بن سے جو کہ مرشد منصوریان کا تہا مطلق نہ مانا۔ قلعہ حمات مین ملک ناصر کا ایک بہائی تہا اوسکو ملک معز ابن ملک منصور کہتے تہے۔ اس نواب نے یہہ جواب دیا کہ ملک حمات ہم کسی شخص کو نہ دینگے مگر اوسکو کہ جو اولاد تقی الدین سی ہوگا اسوقت ملک کامل نے یہہ کہلا بہیجا کہ اچہا ملک مظفر محمود ابن ملک منصور کو ملک حمات دو اُسکی ہمراہ ایک غلامون کے ملک ملک حمات لی لیا درضیح ہو کہ ملک مظفر مذکور بہی اون ایام مین ملک کامل کے لشکر مین سی تہا ملک مظفر مذکور نے حکام حمات سی قسم لیکر یہہ وعدہ کیا کہ مین اپنی خواصون کے ہمراہ صبح کے وقت باب النصر پر جو ایک دروازہ حمات کا ہی آؤنگا تم دروازہ شہر کا کہولدینا چنانچہ ملک مظفر اُسی دروازی سی صبح کو

۴۹۴ آیا اور انہوں نے فوراً دروازہ کہول دیا ملک مظفر شہر میں گشتی ہی دریر کے گہر میں
جو کہ دار الاکرم مشہور تہا گیا وہ مکان اب نام مدرسہ جاتو پیہ مشہور ہے میری جی کو سے
جانوں بعد ملک مظفر مذکور نے وہ مکان وقف کر کے مدرسہ بنا دیا تہا غرضیکہ ملک
مظفر جب اوس گہر میں جا کر بیٹہا تمام باشندگان حمات آئے اور سب نے ملک
مظفر کو بادشاہ ہونے کی مبارکباد دی یہہ حال عشرہ آخیر ماہ رمضان سنہ ہوا میں
گذرا اون ایام میں ملک مظفر کی عمر ستائیس برس کی تہی کیلئے کہ پیدائش اسکی درمیان
سنہ ۵۹۹ ہجری کے ہوئی تہی اور اسکا بہائی ناصر قلیچ ارسلان مذکور ایک برس چہوٹا تہا
جب ملک مظفر بادشاہ حمات کا ہوا اوسنے اپنے سب کاروبار ریاست کے تدبیر امر
سیف الدین علی ابن مذکور کو سپرد کئے اس شخص نے ملک مظفر کے سلسلہ میں خدمت
کی تہی بعد ازاں درمیان ملک مظفر اور حسام الدین ابن ابی علی کی رنجش ہو گئی اسلئے اوسکو
حسام الدین مذکور چہوڑ کر ملک صالح نجم الدین ایوب ابن ملک کامل کی خدمت میں چلا گیا
وہاں جانے ہی مختار اسکے گہر کا ہو گیا اور بہت خوش ہوا اور اسکے چچا کے بیٹے سیف الدین
علی نے ملک مظفر کی خدمت میں رہنا اختیار کیا وہ نسب ایسی حسن تدبیر کی کافی تہا جب
ملک مظفر ملک حمات میں مستقل ہو گیا اوسوقت ملک کامل نے شہر سلمیہ اوسکی چہین کر
شیرکوہ حاکم حمات کو نسب ایفا وعدہ کے جو اوسنے پہلے کر لیا تہا دے دیا بعد ازاں
ملک کامل نے ملک مظفر کو یہہ لکہا کہ قلعہ بارین جاکر اپنے بہائی قلیچ ارسلان کو دیدے
اوسنے فوراً اسیوقت حوالہ کیا اب ملک مظفر کے پاس سوائے حمات اور معرہ کی کچہہ
نرہا — لیکن شہر حمات میں فرمت چار لاکہ درہم کے ملک ناصر کا رہ گیا تہا ہر چند کہ ملک
کامل نے مال مذکور ملک ناصر کو دے دینے کو لکہا مگر ملک مظفر نے وہ مال دینے میں
تساہل کی چنانچہ اسکو کچہہ ملا جب ملک مظفر ملک حمات میں سلطنت کرنے لگا اسوقت
ملک کامل نے سلمیہ سے اوس بلاد مشرقیہ کے طرف جو اپنے بہائی ملک اشرف سے لئی تہے

تہے کوچ کرکی انکا نبدوبست کیا — بعدازان ملک مظفر نے حمات سی کوچ کرکی ملک
کامل سی کہ وہ درمیان شرق کے تہا ملاقات کی اوسکے سجاے ملک کامل نے اپنے بیٹے
نماریہ خاتون سی ملک مظفر کا نکاح کیا یہہ لڑکی ملک مسعود حاکم یمن کی حقیقی بہن تہی
اسکے پیٹ سی ملک منصور حاکم حمات اور اوسکا بہائی ملک مظفر نور الدین علی دونون
بیٹے ملک مظفر محمود مذکور کے پیدا ہوئے — بعدازان ملک مظفر نے طرف حمات کی اپنے
امید پوری کرکے مع اپنی مامون ملک کامل کی مراجعت کی اس شادی کی تمنا اوسکو اُن ایام
سی تہی جب کہ وہ درمیان مصر کے اپنے مامون مذکور کے پاس تہا ایک شخص مسمی زکی
شاعر نے اسطور کا قصیدہ پہلے ہی لکہا تہا چنانچہ ملک مظفر نے اسّی وعدہ کیا تہا کہ اے
زکی اگر یہہ بات ہوگئی تو ایک ہزار دینار مصری تجکو دونگا چنانچہ جب ملک مظفر بادشاہ
حمات کا ہوا اُسوقت زکی مذکور سی وعدہ وفائی کی جب ملک کامل نے بلاد شرقیہ
یعنی حران مع مضافات مثل راس عین اور رہا وغیرہ کے بندوبست سی فراغت پائی
دیار مصریہ کو مراجعت کی — اسی سال مین ملک اشرف نے اپنی بہائی حاکم بصرہ ملک
صالح اسمٰعیل ابن عادل کو لشکر دیکر روانہ کیا چنانچہ اوسنی بعلبک پر ڈیرا کرکے اُوسکا
محاصرہ کیا اس شہر مین ملک امجد بہرام شاہ ابن فرخ شاہ ابن شاہنشاہ ابن ایوب
حکومت کرتا تہا — اور اسی سال مین جلال الدین بادشاہ خوارزمیون کے نی خلاط
کا محاصرہ کیا اس شہر مین ایک نایب ملک اشرف کا حکومت کرتا تہا سال تمام ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۶۲۷ ہجری

بیان عمارت قلعہ شمیشن کا

اسی سال میں حاکم حمص شیرکوہ نے ایک قلعہ شمیمس بنانا شروع کیا جن ایام میں کہ ملک کامل نے اسکو شہر سلمیہ دیا تھا انہی دنوں میں اُسنے یہہ فکر کیا تھا کہ اگر قلعہ شمیمس کے بنانیکی اجازت دی تو بہت خوب ہوگا چنانچہ اسی اجازت دی ہر چند کہ جب شیرکوہ نے اس قلعہ کی بنیاد ڈالی ملک مظفر مانع آیا لیکن یہہ ادسنے نہو سکا کیونکہ ملک کامل حکم دے چکا تہا

بیان سنولی ہونی ملک اشرف کا بعلبک پر

اسی سال میں ملک امجد بہرام شاہ ابن فرخشاہ ابن شہنشاہ ابن ایوب نے ملک اشرف کو شہر بعلبک سپرد کیا کہ مدت سے اُسنے محاصرہ کر رکہا تہا حوالہ کیا مگر ملک اشرف نے خود اسکو نہ لیا اور چھوٹی دمشق کو گئے دمشق کی شمال واقع ہے اور چند موضع اور دئے سو اور ملک امجد نے درمیان دمشق کے جاکر اوس مقام میں جسکو دار السعادت کہتے ہیں وہ وہ مقام ہے کہ جسمیں رات اوترتی ہیں عزلت نشین ہوا

بیان مقتول ہونی امجد کا

حکہ ملک امجد سے بعلبک لیگئی اور وہ اوس خانہ مذکورہ میں جاکر اوترا ایک کوٹھری میں جو اوس گھر میں تہی کسی اپنی غلام کو قید کر دیا تہا اتفاقاً سے ملک امجد بہی اُسی کوٹھری کے دروازہ کے سامنے شطرنج کہیل رہا تہا اوس غلام نے دروازہ کوٹھری کا کہولکر تلوار لیکر آیا اور ملک امجد کو قتل کیا پہر آپ اوس مکان کے اوپر چڑہ کر نیچے گر پڑا اور مرگیا امجد مذکور اپنے باپ کی مدرسہ میں مدفون ہوا اور سنے بعلبک کی اوپر پچاس برس سلطنت کی کسلئے کہ اوسکے باپکے چچا سلطان ملک ناصر صلاح الدین نے ۵۷۸ھ میں اوسکو بعلبک

بعلبک کا حاکم کیا تہا جب اُسکا باپ فرخشاہ مرچکا تہا اور سال آئندہ مین وہ شہر اوس سی ۹۷
چہن گیا تو سب یہہ برس اونچاس ہوئے امجد مذکور بڑا شاعر تہا بنی ایوب کی اولاد
مین کوئی شاعر ایسا نہ تہا شعر اسکے مشہور ہین

بیان مالک ہونی جلال الدین کا خلاط پر

اِس سال مین بعد محاصرہ کرنے لات دراز کے اور تنگ کرنے وہانکے باشندون کی جلال الدین
مذکور تلوار لیکر شہر مین گہسا وہان کے رہنیوالون سی وہ کیا جو تاتاری لوگون نی اُنسی کیا تہا
یعنی قتل کیا غلام بنائی مال سب کے لوٹ لئی ـــ بعد ازان نائب ملک اشرف کو پکڑ لیا
وہ ایک غلام تہا جسکو ایبک کہتی تہی اوسکو حسام الدین صاحب علی موصلی کی غلام کو سپرد
کر دیا اوسنی اپنی آقا کی خون کی عوض اوسکو مار کر دل اپنا ٹہنڈا کیا

بیان شکست کہانی جلال الدین کا ملک اشرف سی

جب کہ جلال الدین نی ملک خلاط لے لیا اور اوسپر جو گذرا تہا سو گذر گیا اوسوقت حاکم
روم کیقباد ابن کیخسرو ابن قلیج ارسلان ـــ اور ملک اشرف ابن ملک عادل نے
متفق ہوکر ملک اشرف نے فوجین ملک شام کی لیکر سیواس کی طرف کوچ کرکی وہان
بادشاہ روم علاء الدین کیقباد مذکور سی ملکر دونون نی خلاط پر چڑہائی کی ۲۹ انتیسوین
رمضان سنہ مذکور کو جانبین کا مقابلہ ہوا خوارزمیون کو شکست ہوئی جلال الدین شکست
کہاکر بہاگا اور اکثر لشکر اوسکا ہلاک ہوگیا بعضی لشکری اسکے پہاڑون پر سی جو کہ رستی
مین واقع ہین نیچی گر کر مر گئے اور بعضی مارے گئے ـــ بعد ازان جلال الدین مین بہیے

وہ قوت رہی تاتاری حالت آتے ملک اشرف نے خلاط لے لی — پہر درمیاں ملک اشرف — اور کیقباد — اور جلال الدین ان تینوں کے درمیاں اسبات کی قسم ہوگئی کہ باہم میں سے کوئی کسی کا قصد نکرے جو حلق قصہ میں سے وہ اسی کے تحت حکم رہے — اور اسی سال میں ملک مظفر غازی ابن ملک عادل اور ان دیار بکر پر مستولی ہو گیا یہہ رمیں سوار اور ان روم کے ہی مالک ارزن دیار بکر کا حسام الدین نامی ایک شخص حاکم قدیم سے تہا اسنے ملک مظفر مذکور ہی وہ لیکر عوض اسکی شہر حانی دی دیا یہہ حسام الدین بڑے خاندان کا ہے اسکی خاندان کا نام بیت الاحدث ہی — اور ان مذکوران لوگوں کے ہاتہیں ایام سلطنت سلطان ملک شاہ سلجوقی سے آجکے دن تک رہے — سبحان اللہ کی سلطنت کو زوال ہیں اور سبکو زوال ہی — اسی سال میں فرنگیوں نے قلعہ اکراد سے جمع ہوکر حمات پر چڑہائی کی ادہر اسے ملک مظفر محمود ابن ملک منصور حاکم حمات ہی اسکے مقابل آیا دونوں جانب کا مقابلہ ایک گاوں پر جو درمیاں حمات اور بارین کے ہی جسکو افیون کہتی ہیں ہوا بڑی شکست فاحش فرنگیوں کو دی مظفر اور منصور نے حمات کو مراجعت کی — اسی سال میں ملک ناصر یوسف ابن ملک عزیز حاکم حلب پیدا ہوا تہا

اب شروع ہوا سنہ ۶۲۸ ہجری

اس سال میں سلطان ملک کامل دیار مصر میں تہا اور ملک اشرف دمشق میں اپنی ممالک شرقیہ کو چھوڑے ہوئے بیٹھا تہا کیونکہ حران مع مضافات اسکے بہائی ملک کامل نے لے لی تہی اور خلاط جھگڑے میں پڑے ہوئی تہی اسلئے ملک اشرف نے دمشق پر قناعت کرکے لہو ولعب کرنا شروع کیا — اور اسی سال میں ملک افضل نے پاس اپنی بہائی ملک کامل کے کوچ کرکے دیار مصر میں جاکر قیام کیا وہ وہاں سر کرتا پہرتا تہا

بیان چڑہائی تاتاریون کا بلاد اہل اسلام پر

واضح ہو کہ اس سال مین تاتاریون نی پہر بلاد اہل اسلام کا قصد کر کی بہت مسلمانون کو قتل کیا اور شہرون کو ویران کر دیا مثل اس حادثہ کے جو اوپر گذرا کیونکہ جلال الدین اپنی بدخصلتی اور بدانتظامی سی ضعیف ہو گیا تہا اسکا کوئی دوست ملوک اطراف مین سی نہ تہا سبکو اپنا دشمن بنا لیا تہا اور یہہ بہی کہتی ہین کہ لشکر بہی اوسکا پہر گیا تہا کیونکہ اسکی عقل فاسد ہو گئی تہی سبب اسکا یہہ تہا کہ جلال الدین کا ایک غلام تہا اسکو بہت چاہتا تہا اتفاق سی وہ مر گیا اوسکو رنج عظیم ہوا اور ایسا غم کیا کہ آجتک سننی مین نہین آیا چنانچہ اہل تورریز کو حکم کیا کہ تم سب شہر والے باہر شہر کے نکل کر میری غلام کا نوحہ کرو اور اپنی مونہون پر طمانچہ مارو اور اوسکو دفن بہی نکرنے دیا اوسکی لاش کو جہان جاتا تہا ساتہہ لئے پہرتا تہا اور منہہ نوچتا تہا اور روتا تہا جب کہانا اوسکے سامنے لاتی تہے پہلے اس مردہ کی سامنی رکہتا تہا اور یہہ قوت کسی کو نہ تہی کہ اوسسی یہہ کہدیوے کہ یہہ مردہ ہے بلکہ جب کہانا اوسکے سامنی لاتے یہہ کہتی کہ خداتعالی یہہ غلام کہاتا ہے کہ مین پہلے حال سی بہتر ہون اس سبب سے ساری امیرون نے اوسسی ناک چڑہائی بلکہ بعضی اسکی طاعت سی بہی نکل گئے اسلئے جلال الدین ضعیف ہو گیا اور ایک سبب یہہ بہی تہا کہ ملک اشرف شکست کہا چکا تہا اسلئے تاتاریون نے قدرت پا کر شہر مراغہ چہین لیا یہہ شہر اونہون نے دوبارہ فتح کیا تہا

بیان مقتول ہونی جلال الدین کا

۵ جب تاتاریوں کی بلاد آذربیجان پر قدرت پائی اسوقت جلال الدین نے یہہ ارادہ کیا کہ دیار بکر میں جاکر خلیفہ سے التجا کیجئے اور ملوک اطراف سے تاتاریوں پر کمک لیجے چاہیے اور احکام کار اونکو سمجھا کر خوف دلوانا چاہیے اسلئے قریب شہر آمد کے اوترا ناگاہ مدد پایا اطلاع اوسکے تاتاریوں نے راتکو اوسکو جا گھیرا اور جمعیت میں گھس گئے جلال الدین بھاگا اور مقتول ہوا جیساکہ آگے بیان کرونگا انشاء اللہ تعالی — جب تاتاریوں کی اون بلاد پر قدرت ہوئی اسوقت آگے بڑھنے کا ارادہ کرکے فرات تک پہنچے اہل شام فرات پر اونکے پہنچنے سے بہت مضطرب ہوئے اور تاتاریوں نے دیار بکر اور جزیرہ میں لوٹا اور باشندوں کو مثل سابق کی قتل کیا — نقل کیا جاتا ہے تاریخ ظہور الترکی جو کہ تصنیف کاتب انشاء جلال الدین سے ہے کی جسکا ذکر ۶۱۶ھ میں ہوچکا ہے منشی مذکور تمام سفروں اور لڑائیوں خوارزم شاہ محمد اور جلال الدین مذکور کے موجود تہا اسواسطے ہمیں اوسکی تاریخ کو اختیار کیا اور اوسی لکھا چونکہ منشی مذکور اوسکے ساتھ تہا اسواسطے اوسکے اور اوسکے حال سے خوب مطلع ہے وہ کہتا ہے کہ خوارزم شاہ محمد ابن تکش بڑا عظیم الشان بادشاہ تہا اوسکا ملک بہی بہت وسیع تہا چونکہ اوسکے چار بیٹے تہے اسواسطے اوسنے شہروں کو اون لڑکوں میں بانٹ دئیے تہے بڑا بیٹا جلال الدین منکبرنی تہا اوسکو شہر غزنا اور بامیان اور غور اور بست اور تکاباد اور زمیرداور جو اوسی ہند وستان کی متصل تہے ہوئے تہے — اور خوارزم — اور خراسان اور مازندران اپنی بیٹے قطب الدین

*ازلاغ شاہ کو ولی عہد بنایا گیا تہا بعد ازاں اوسکو عہدہ ولی عہدی سے معزول کرکے جلال الدین منکبرنی کو ولی عہد کیا — اور کرمان اور کیش اور مکران تیسری بیٹے غیاث الدین پیرشاہ کو دیا اوسکا حال ہم اوپر لکھ چکے ہیں اور عراق چوتھے بیٹے رکن الدین غورشاہ یحیی کو دیا یہہ لڑکا تینوں بیٹوں اوسکی سے صورت اور شکل اور خلق میں بہتر تہا اس لڑکے کو بعد مرنے اوسکے باپ کی تاتاریوں نے قتل کیا ان چار لڑکوں کی نام بالحرف وقت

وقت نماز کے موافق عادت بادشاہون سلجوقیہ کے نوبت بجا کرتی تہی اور اونکے
باپ خوارزم شاہ کی نوبت ذو القرنین مشہور تہی وہ نوبت دو وقت بجتی تہے
ایک وقت طلوع شمس کی اور دوسرے وقت غروب شمس کے اور ستائیس ۲۷ دہولنے
سونے کی مرصع بجواہرات تہی اور اسی طرح پر باقی اوزار نوبت کی اور ستائیس ۲۷ سلاطین
اوس نوبت کو بجاتے تہے وہ نقارچی بڑے بادشاہون کے اولاد مین سی تہے
ازانجملہ طغرل ابن ارسلان سلجوقی اور اولاد غیاث الدین بادشاہ غور کی اور بادشاہ
علاء الدین حاکم بامیان کا اور بادشاہ تاج الدین حاکم بلخ کا اور بیٹا اسکا ملک اعظم
حاکم ترمس کا اور ملک سنجر حاکم بخارا اور مثل انکے سب نقارا بجاتے تہے اور
والدہ خوارزم شاہ محمد کے مسماۃ ترکان خاتون قبیلہ بادوت کی تہی یہہ ایک شاخ
ہے قبیلہ یمیک کی اور ایک بادشاہزادی تہی کہ اوسکی تکش ابن ارسلان ابن اطسنر
ابن محمد ابن انوشتکین غرشہ نے نکاح کیا تہا جب کہ بادشاہ طرف اپنے بیٹے
محمد ابن تکش کی گیا اوسوقت پاس ترکان خاتون والدہ اُسکے کی بہت قبیلہ یمیک
کے جو ترک تہے آگئے انکی سبب سی اسکے بیٹے سلطان محمد کی بہت نشان وشوکت
بڑہ گئی اور ملکہ ترکان خاتون نے بہی بسبب اونکی ملک مین حکومت کی جو ولایت
اوسکے بیٹے نے فتح کی اپنی والدہ مذکورہ کی درستی ایک قطعہ بڑا الگ کردیا وہ عورت
بہت عقلمند صاحب دبدبہ تہی لوگون کے انصاف کیا کرتی تہی ظالم کا مظلوم
سی ظلم دور کرتی تہی مگر قتل جلد کرتی تہی اوسکی بڑی سلطنت ہوگئی تہی اور حکم اوسکا
بہت جاری تہا چنانچہ اگر دو فرمان کسیکے نام جاری ہوتے اور اون دو فرمانون مین سی
سلطان محمد کی طرفسی ہوتا اور ایک اوس عورت کی طرفسی تو اون دونون کے
تاریخ دیکہی جاتی جسکی تاریخ اخیر ہوتی اوس پر عمل کیا جاتا اس عورت کی فرمان کا
طغرا یہہ تہا اسمۃ الدنیا والدین اُلغ ترکان ملکہ نساء العالمین

۵۲ اور دستخط اوسکے یہہ ہی اعتصمت باللہ وحدہٗ — موٹی قلم سی یہہ دستخط کیا کرتی
تہی اور اچہا لکہتی تہی مولف مذکور کہتا ہی کہ جوارزم شاہ محمد جب تاتاریوں سی ڈر کر ماوراءالنہر
کو بہاگ گیا اور جیحون پار اوتر گیا اور پہر خراسان کی طرف آیا اور تاتاری اوسکی پیچہی پیچہے
تہے پہر خراسان سی بہاگ کر عراق عجم میں بہالستان کے پاس اوترا وہاں دس
صندوق منگوائے اور یہہ کہا کہ یہہ صندوق تمام جواہرات سے بہرے ہوئی ہیں جنکی
قیمت مشخص نہیں پہر انہیں صندوقوں سی دو صندوقوں کی طرف اشارہ کیا اور کہا
کہ ان دونوں صندوقوں میں اتنا کہ سارے زمین کی محصول کی برابر ایک ایک
صندوق ہے بعد اوس کے حکم دیا کہ یہہ صندوق قلعہ اردہن میں بہیجا دو یہہ بہت مضبوط قلعہ
ہے تمام قلعوں زمین کے سی چنانچہ وہ صندوق وہاں بہیجائے گئے اور وہاں کے
حاکم سے جو کہ نایب اوسکا تہا رسید منگوالی — بعد اوس کے تاتاریوں نے سلطان
محمد مذکور کو آلیا بادشاہ ایک کشتی میں سوار ہو کر بہاگا تاتاریوں نے اوسکا تعاقب کر کے
تیر مارے مگر بادشاہ بچ گیا لیکن بیماری ذات الجنب کی ہو گئی مصنف اس تاریخ کا کہتا ہی
کہ بادشاہ مذکور طرف ایک جزیرہ کی جو سمندر میں تہا چلا گیا وہاں تن تنہا تمثیل جلاوطنوں
کے رہا کرتا تہا اور بیماری بڑہتی جاتی تہی باشندگان مازندران سے چند آدمی
تہے جو بادشاہ کے واسطے کہانا اور جو چاہتا تہا لیجاتے تہے ایک دن بادشاہ نے
کہا کہ میں یہہ چاہتا ہوں کہ ایک گہوڑا میرے پاس ہو گرد خیمہ میرے کی چرا کرے
اور چہوٹا سا خیمہ میرے اوسکے واسطے کہڑا کر دیا ہے اسمیں مدعا کرے چنانچہ ایک
زرد گہوڑا اوسکے پاس لے گئے اور سلطان محمد مذکور کے پاس تیس ہزار گہوڑے
چرائی کو چہٹی ہوئے تہے جب اوسکے پاس کوئی شخص کہانے پینے وغیرہ کی اس
حالت میں لیجاتے تہی تو اس لیجانے والے کی لئی ہی کچہہ حکم دیتا تہا اور کوئی لکہنی والا
شخص اوسکی پاس نہ تہا وہ کہانا لیجانے والا آپ فرمان شاہی لکہتا تہا اور بادشاہ

اور بادشاہ کوئی نستانی قتل چہری یارومال سے اوسکو دے دیتا تہا جب اوسکا
بیٹا جلال الدین والی ملکون کا ہوا اون اون سب فرمانون کی تعمیل کی بعد ازان بادشاہ
درمیان جزیرہ کے اسیحالت مین مرگیا شمس الدین محمود ابن بلاغ جاد لیش اور مقرب الدین
سردار فراشون کے نے بادشاہ کو غسل دیا مگر افسوس کہ کفن کے لئے کپڑا نہ میسر ہوا اوسی
کرتے مین کفنایا گیا سنہ ۶۱۷ھ مین اوسی جزیرہ مین مدفون ہوا جل شانہ جس بادشاہ کے دیوڑی
کی مٹی چومنی کا تمام بادشاہان روے زمین فخر کرین اور اوسکے غلامون اور نوکرون کو
بادشاہت ہو چنانچہ طشت بردار اور رکاب دار اور سلح دار اور چند بردار وغیرہ جو اوسکی ملک
اونی نوکر رہتے تہے بادشاہ ہو جاتے تہے اور اوسکو کفن بہی نصیب نہ ہو سلطان محمد مذکور چند امور کے
ساتہہ خاص تہا جسمین کوئی شریک نہ تہا ازانجملہ ایک علم اور چتر اوسکے ساتہہ چلتا تہا جب
سوار ہوتا تہا اور دو گیہہ سونیکے درمیان دو کانون گہوڑے بادشاہ کے لٹکا کرتے
تہی اور سیاہ نیزہ اور سیاہ زین اور سیاہ کمانین جسم دار کے کندہون پر ہوتی تہین
اور کوئی اپنی مونڈہ پر نرکہتا تہا اور ایک یہہ کہ اوسکے کوتل گہوڑے سب گہوڑون سے
آگے رہتے تہے اور بادشاہون کے گہوڑے ان گہوڑون کے پیچہے چلتی تہی اور جو شخص
کچہہ عرض کرنی چاہتا زمین پر گہٹنون کے بل پر بیٹہہ کر بات کرتا مولف مذکور کہتا ہے
کہ جلال الدین مذکور بعد مرنے اپنی باپ سلطان محمد کی جزیرہ سی طرف خوارزم کی
گیا پہر تاتاریون سی بہاگ کر غزنہ مین گیا اوسجاے پر درمیان تاتاریون کی اور اوسکی
لڑائی ہوئی جیسا کہ اوپر بیان ہوا — بعد ازان چنگیز خان چڑہ کر گیا اسوقت جلال الدین
غزنہ سی طرف سندہ و ہندوستانکی بہاگا لیکن چنگیز خان نے بہی آب سندہ پر اوسکو جا گہیرا بدہ کے
روز صبح کے وقت آٹہوین ماہ شوال سنہ ۶۱۸ھ مین سندہ پر لڑائی ہوئی مگر پہلا حملہ چنگیز خانپر
ہوا اور دوسری بار جلال الدین پر درمیان اثنا مین رات ہو گئی جلال الدین شکست کہا کر
بہاگا مگر اوسکا بیٹا جو سات برس یا آٹہہ برس کی عمر کا تہا پکڑا گیا اوسکو چنگیز خان نے اپنی سامنی

۵۴ قتل کیا جسوقت کہ جلال الدین شکست کہاکر دریاے سندہ کے کنارے پر پہنچا اسنے اپنی
اپنی والدہ اور بیوی اور حرموں کو جیتے ہوے پایا وہ عورتیں یہہ کہہ رہی تہیں کہ تمکو خدا کی
قسم یا تو ہمکو بہی قتل کریا ہمکو قید سے چہوڑ جلال الدین نے حکم کیا کہ ان عورتوں کو آب
سندہ میں ڈبو دو چنانچہ ایک یہہ عجیب و غریب مصیبت ہی کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا
بعد ازاں جلال الدین مع اپنی لشکر کے آب سندہ میں گہس گیا تخمیناً چار ہزار آدمی طرف
جنگل کی ننگے پیر اور ننگی بدن نکل آئے اور جلال الدین مع تین خواصوں کے دور ہوکر
کسی موضع بعید پر جا نکلا تین دن تک اوسکے لشکری اوسکو ڈہونڈہتی پہرا کرے بعد از
تیسری دن جلال الدین ملا وہ لشکریوں نے اوسکی سامنے عید کی اور گمان کیا کہ ہم نے
سر نیا پیدا ہوئے مع ازاں درمیان جلال الدین اور ہندوستانیوں کے لڑائی ہوئی
جلال الدین نے فتح پائی لاہور تک پہونچا جب کہ جلال الدین نے طرف عراق کی
مراجعت کا قصد کیا پہلوان ازبک کو اور اون شہروں کے جو ہندوستان سے فتح کئے
تہے نایب کیا مگر ساتہہ اوسکی ایک اور شخص مسمی حسن قرلق کو بہی نایب کرکے وفا ملک اوسکا
لقب رکہا تہا درمیان ۶۲۷ھ کے وفا ملک نے پہلوان ازبک کو نکالکر خود ملک ہندوستان کا
مالک ہو گیا اور جلال الدین نے درمیان ۶۲۱ھ کے ہندوستان سے طرف کرمان کے
مراجعت کی مگر اسنے مع اپنی لشکر کے درمیان اون جنگلوں کے جو کرمان اور ہندوستان میں
واقع ہیں بہت مصیبتیں اٹہائیں چار آدمی اوسکے ساتہہ پہونچے کوئی گہوڑے پر سوار تہا
اور کوئی گدہے پر اسصورت سے جلال الدین خراسان میں پہونچا جاتے ہی مالک ہو گیا
پہر آذربیجان پر مستولی ہوا پہر کچہہ فتح کیا اور تمام ملک اران پر مستولی ہو گیا بعد ازاں
جلال الدین نے اپنی باپ کو جزیرہ سے لاکر قلعہ اردہن میں دفن کیا جب تاتاریوں نے
وہ قلعہ لیا اس مردہ کو قبر سے اکہاڑ کر جلا دیا اور یہی حال اوروں کی قبروں سے کیا
کیا چنانچہ محمود ابن سبکتگین کے ہڈیاں قبر سے نکالکر پہونک دیں بعد ازاں اس مولف

مولف نی مستولی ہونا اسس جلال الدین کا خلاط وغیرہ پر بیان کیا ہے پہر اوترنا اوسکا اوپر
ایک پل کی جو قریب آمد کی تہا اور مدد چاہنی ملک اشرف ابن ملک عادل سی جسنی مدد نہ دی
تہی بیان کیا ہے بعد ازان جلال الدین نے ارادہ کیا کہ اصفہان کو جاؤن لیکن پہر اوسکا یہہ
قصد جاتا رہا رانکو اپنی گہر مین آکر شراب پی اور بہت نشہ ہوا یہان تک سر پہرنے لگا
اور سانس ٹوٹ گیا اور تاتاریون نے آگہیرا صبح کے وقت تاتاریون نے جلال الدین کے
خیمہ مین آکر اوسکو متوالا سوتا ہوا پایا فوراً اوسکی ایک لشکری یعنی ارخان نے اوسکو اوٹہایا
اور تاتاریون کے خیمہ سی دور کر دیا کوئی خواص اندر گہسا اوسنی جاکر جلال الدین کا ہاتہہ پکڑکر
جگایا اور گہوڑے پر سوار کیا اور ارخان نے گہوڑیکو ہانکا اور پیچہے پیچہے اوسکے تاتاری
ہوئے جلال الدین نے ارخان کو کہا کہ تو مجہسی الگ ہوجا تاکہ تاتاری تیرا پیچہا کرین
یہی کہنا اوسکا بیوقوفی تہی کیونکہ ارخان کے پیچہی بہت لشکر قریب چار ہزار سوار کے
ہوگیا اوسنی اصفہان کا قصد کیا اور جاتے ہی مستولی ہوگیا مدت تک قابض رہا اور جب
جلال الدین ارخانسی الگ ہوا تو وہ باسورہ آمد کے طرف گیا جب اوسکو مقدور آمد مین
گہسنی کا نہ ہوا اسوقت طرف ایک گانون کی دیہات میافارقین سی شہاب الدین
غازی ابن ملک عادل حاکم میافارقین کو ڈہونڈہتا ہوا چلا اوسی گانون مین تاتاریون
نے جلال الدین کو آگہیرا اوسوقت جلال الدین طرف ایک پہاڑ کی جو قریب وہان
تہا بہاگ گیا اوس پہاڑ مین قوم گرد رہتی تہی وہ لوگون کو پکڑ لیا کرتی تہی اونہون نے
اوسکو پکڑکر ارادہ قتل کا کیا جلال الدین نے ایک گردی سی کہا کہ مین بادشاہ ہون
تو مجکو اپنی پاس جیتا رہنی دے مین تجہی بادشاہ کردونگا وہ گردی اوسکو لئی ہوئے
اپنی جورو کی پاس آیا اور اوسکو سونپ کر پہر پہاڑ مین واسطی لانے اور کچہہ شئی کی چلا
گیا اسی اثنا مین ایک اور گردی آیا اوسکے پاس ایک حربہ تہا اوسنی اوس عورت
سی کہا کہ اسس خوارزمی کو تم کیون نہین قتل کرتے اوس عورت نے کہا یہہ بات نہین

ہو سکتی کیونکہ میرے حاسدوں نے اسکو اس دنیا ہی ادس گردی سے کہا کہ یہہ بادشاہ ہے
ایک میرا بہائی جو اسکی اچہا تہا اسنی خلاط میں قتل کیا تہا یہہ کہہ کر جوہہ اوسکے مار کر قتل کیا
جلال الدین گندم گوں رنگ چہوٹا قد ترکی لباس اور ترکی عبارت تہا فارسی بہی بولا کرتا
تہا اور خلیفہ کو جب خط لکہتا تہا تو القاب اوسکا نسل جو ارم ستارہ محمد امی باپ سے
لکہا کرتا تہا چنانچہ بغداد پر یہہ لکہتا کہ سرا خادم تا بعد از مکرلے پہر بعد نے لیبی خلاط کے
اسی تئیں اس خلیفہ کے سامنی بندہ لکہا تہا اور بادشاہاں مصر اور روم اور سام کو اپنا
اور اپنی باپ کا نام لکہا تہا ایں بادشاہوں میں سی ماںپی بہائی غیرہ کی سامنی لفظ
خادم سی اپنی تئیں تعبیر کرتا تہا دستخط اوسکے خط پر یہہ ہوتی ہی النصرۃ من اللہ وحدہ
اور جب کبہی حاکم موصل کو یا نسل اسکے کسی اور کو خط لکہتا تو فقط اپنی دستخط بجائے
اپنی نام کے کردیا سبب تعظیم نام کے لیکن دستخط جلی قلم سی کرتا تہا جلال الدین کا
خطاب خداوند عالم بہادر درمیان نصف ماہ شوال سنہ ہزار ایسی ۶۲۸ ہجری سے
مقتول ہوا — اسکیائے تک ہم نے تاریخ محمد منشی کیسی جوکہ بیچ خدمت جلال الدین
کے اوسکے مقتول ہونے تک رہا اور بہت دی عزت اور دہی رتبہ اوسکے سامنے تہا لکہا
— اس سال میں تاریخ کامل جو تالیف کی ہوئی شیخ عز الدین معروف ابن اثیر
جزری کی ہے تمام ہوئی جس کتاب سی اکثر حالات ہمی اس اپنی کتاب میں نقل کیا کیونکہ اسا
مصنف نے اپنی تاریخ ہبوط آدم سی ۶۲۸ سنہ تک لکہی ہے اور عز الدین ابن اثیر مذکور
درمیاں ۶۳۰ سنہ کی جسکا ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیے فوت ہوا — اسی سال میں
درمیان ماہ ذی قعدہ کی شہر قاہرہ میں ابوالحسین یحی ابن عبد المعطی ابن عبدالنور
زواوی فوت ہوا یہہ شخص نحوی حنفی اپنے زمانی کا علم نحو اور بعث میں امام گذرا ہے
مدت تک دمشق میں رہا کتنی کتابیں مفیدہ تصنیف کیں از انجملہ ایک کتاب الفیہ نظم
میں اسکی مشہور ہے پیدائش اسکی ۵۶۴ سنہ میں ہوئی زواوی منسوب طرف زواوہ کی یہہ

یہہ ایک بڑا قبیلہ باہر بوجا بہ سکے جو کہ ایک شہر پر گنات افریقہ سی ہے رہتا ہے

اب شروع ہوا سنہ ۶۲۹ ہجری

اس سال مین سلطان ملک کامل اور ملک اشرف دیار مصریہ مین تھے اور ملک مظفر درمیان سکے اور بھائی اوسکا ملک ناصر قلیچ ارسلان بارین مین حکومت کرتا تہا اور عزیز محمد ابن ناہر غازی ملک حلب مین مستقل تہا اور تاتاری تمام بلاد عجم پر غالب آگئے اور خلیفہ مستنصر درمیان عراق کے تہا — بعد ازان اسی سال مین ملک کامل اور اشرف نے دیار مصر سی کوچ کیا اور دونون بلاد شرقیہ کی طرف گئے ملک کامل شوبک تک پہونچا ملک ناصر داؤد ابن معظم عیسی ابن عادل ابو بکر ابن ایوب نے بڑی دہوم دہام سی ضیافت کی اور دونومین دوستی اور اتحاد کامل ہوا ملک کامل درمیان سلیمون کے قریب سرکس کے کہ وہ ایک منزل حاجیون کے ہی عشرہ اخیر ماہ شعبان سنہ ہذا مین جاکر اوترا اوسکے پاس سلیمون مین حاکم حمات ملک مظفر محمود واسطی ملاقات کی گیا اور ناصر داؤد نے ہمراہ ملک کامل سکے مع اپنی لشکر سکے دمشق تک سفر کیا ملک کامل نے ساتھہ ہی اپنی بیٹے ملک صالح نجم الدین ایوب کو لیا اور نایب مصر کا کیا اور ملک عادل سیف الدین ابو بکر ابن ملک کامل ابن ملک عادل ابو بکر ابن ایوب کو اپنا ولی عہد بنایا پہر ملک کامل نے کوچ کرکے سلمیہ پر ڈیرا کیا اسجا سے پر تمام ملوک اوسکے اہل بیت سکے بہت فوجین لیکر آئے بمعیت ان سب سلاطین سکے آمد سکے اوپر گیا بعد محاصرہ کی وہ شہر فتح کیا وہانکا حاکم ملک مسعود ابن ملک صالح محمود ابن محمد ابن قرہ ارسلان لقمان ابن ارتق تہا محمد ابن قرا ارسلان مذکور وہ ہی جسکو سلطان صلاح الدین نے آمد چہین لینے اسکے ابن نیسان سکو دی تہی ملک کامل نے شہر آمد ملک مسعود مذکور

مر د سے سبب مدہوش حالی اسکے کی اور سبب اسکی کہ وہ لوگوں کی بہبیوں سے مکاری کرتا تہا

چہین لیا تہا ایک اوسکی ڑ ہیا کٹنی تہ ، اوسکا نام اڑا تہا وہ اوہر اودہر کی باتیں ملا کر اپنے

کے حرروں کو اوسسی ملاتی تہی جب ملک مسعود سے شہر آمد میں مصالحات اور تمام قلعجات

کہ جسمیں قلعہ کیفا نہایت مضبوط تہا لے لیا اوس وقت ملک کامل نے ملک مسعود کی حال پر

مہربانی فرما کر چند بڑی قطعہ دیار مصر میں دئے لیکن وہاں بہی جب وہ اسی بدی سے باز رہا

اسوقت ملک کامل نے قید کیا یہاں تک کہ کامل نے وفات پائی جب تک قید ہی میں

رہا بعد مرنے ملک کامل کے قید سے نکل کر حمات میں آیا ملک مظفر محمود حاکم حمات نے

اوس پر احسان کیا پہر وہاں سے سفر کرکے مشرق کو گیا تاتاریوں سے جا ملا اونہوں نے

اوسکو قتل کر ڈالا — جب ملک کامل نے آمد سے اوسکی گرد و نواح کے لے لیا تہا تو

اوسی طرف سے نواب اور نائب مقرر کر دئے تہے اور اپنے بیٹے ملک صالح ابن ایوب ملک کامل

وہانکا حاکم بناکر بسمراہ اوسکے شمس الدین صواب عادلی کو چہوڑ دیا تہا یہہ سال بہی تمام ہوگیا

اور ملک کامل بہی بدستور مشرق بہی تہا جب ملک کامل دیار مصر سے اس سال میں نکلا تہا

اوسکے دونوں بیٹیاں یعنی فاطمہ خاتون جو بی ملک عزیز حاکم حلب کی اور عاریہ خاتون

جو زوجہ ملک مظفر حاکم حمات کی ساتہہ نکلی تہیں ہرایک کو اوسکی سسرال میں رخصت کر

— تہیا ؟ اسی سال میں علی ابن رسول مالک یمن فوت ہوا بجائے اسکی بیٹا اوس

عمر ابن علی قایم ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۶۳۰ ہجری

اس سال میں سلطان ملک کامل نے بلاد مشرقیہ سے بعد انتظام اور بندوبست کے ملکی

دیار مصر کو کوچ کیا اور ہر ایک بادشاہ اپنے اپنے شہر کو مراجعت کر گیا

بیان مستولی ہونی ملک عزیز محمد ابن طاہر حاکم حلب کا اوپر شیزر کی

واضح ہو کہ شیزر شہاب الدین یوسف ابن مسعود ابن سابق الدین عثمان ابن دایہ کے قبضہ
مین تہے اور یہہ سابق الدین عثمان مذکور مع اپنی بہائیون کے بڑے امرا نور الدین
ابن زنگی سی شمار کئے جاتا ہے — بعد ازان ملک صالح اسمعیل ابن نور الدین شہید نے
سابق الدین عثمان ابن دایہ اور اوسکے بہائی شمس الدین کو قید کر دیا تہا یہہ امر سلطان
صلاح الدین پر گران گذرا تہا چنانچہ اوسنی بہی محبت اپنی چڑہائی کرنے ملک شام کے
اور چہین لینے ملک شام کے ملک صالح اسمعیل سی کی تہی — جب سی اولاد دایہ کے
سلطان صلاح الدین کی خدمت مین چلین گئین اور امیر کبیر اوسکی سلطنت مین ہو گئے
اور شہر شیزر پہلے سے چونکہ سابق الدین مذکور کا تہا اسلئے سلطان صلاح الدین نے
پہر اوسکو اوسی پر بحال کیا بلکہ اور زیادہ ابا قیس بہی اوسکو بروقت قتل کرنے
حمار دکین حاکم اوسکے کی سابق الدین کو دیا تہا — بعد اسکے بیٹا اوسکا مسعود ابن
عثمان حاکم شیزر کا ہوا — بعد اوسکے مرنی کی بیٹا اوسکا شہاب الدین یوسف مذکور اس
سال تک حاکم رہا کیونکہ اس سال مین ملک عزیز حاکم حلب نے بموجب حکم ملک کامل کے
شیزر کا محاصرہ کیا اور ملک مظفر محمود حاکم حمات نے بہی عین حالت حصار مین اسکے
مساعدت کی چنانچہ شہاب الدین یوسف نے شہر شیزر ملک عزیز کو دے دیا
اور آپ اوسکی خدمت مین چلا آیا — بعد ازان ملک عزیز نے شیزر پر حکومت
پاکر ملک مظفر محمود حاکم حمات پر احسان اور اکرام کرکے رخصت کیا ہر ایک اپنی
اپنی شہر کو چلا گیا — اور اسی سال مین ملک مظفر محمود حاکم حمات نے ملک کامل کو
یہہ صلاح دی کہ قلعہ بارین جو بڑے بہائی قلیج ارسلان کے پاس ہے اوسی وہ
چہین لینا چاہئے کیونکہ مجکو یہہ خوف درمن گیر ہے کہ قلیج ارسلان طاقت مقابلہ

۵۱ دگمیوں کی نہیں رکھتا اسلئے سو اسکو دے دوسرے ملک کامل سے یہہ رائی لیسید کی ورا ملک
مظفر نے حمات سی کوچ کرکے ماردین کا محاصرہ کیا چنانچہ وہ قلعہ اپنے بہائی قلیج ارسلان
سی چہین لیا جب قلیج ارسلان اپنے بہائی ملک مظفر کے پاس حاضر ہوا اسنی اوسکی
بہت مدارات کی اور اسکو کہا کہ تم میرے ساتہہ حمات میں چلکر رہو اسنے نہ مانا وہ پہرکر
چلا گیا وہاں ملک کامل نے اوسکو بڑے پرگنات دئے اور تمام ملکیں جو اوسکی
دادا کی دمشق میں تہیں سب چہوڑ دیں پہر وہ عروج اور لبریز ہوئیں کہ ماں نہیں کیا جاتا
اسکی بعد کچہہ عرصہ کے ملک کامل نے قلیج ارسلان کو قید کیا چنانچہ وہ ۶۳۵ھ میں قبل
وفات پانے ملک کامل کے چند روز پہلے قید ہی میں مرگیا — اسی سال میں مظفرالدین
کوکبوری ابن زین الدین علی کوچک نے وفات پائی اوسکی مالک ہوئی شہر اربل کا
ذکر بعد مرنے اوسکے بہائی نورالدین یوسف ابن زین الدین علی کا درمیان ۵۸۶ھ کے
اوپر ذکر کرچکا ہوں جب کہ وہ دونوں بیچ خدمت سلطان صلاح الدین کے ساحل دریار
دگمیوں سی جہاد کررہے ہی تہی اور کامل کا ملک اس سال تک اوسکے خاندان میں رہا کیونکہ
جب مظفرالدین مذکور مرگیا اوسکے کوئی نشانہ تہا اور اسکے اپنی شہروں کی مدار اربل کے
واسطے خلیفہ مستنصر کے وصیت کردی تہی چنانچہ خلیفہ نے بعد اسکے مرنے کی ایسا
قبضہ کرلیا مظفرالدین مذکور بادشاہ شجاع تہا مگر رعیت سی خراج لینے میں بڑا ظلم
کرتا تہا اور ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مولود کی محفل کیا کرتا تہا اور ہر سال
حج کیا کرتا تہا — اور اسی سال میں درمیان ماہ شعبان کے شیخ عزالدین علی ابن
محمد ابن عبدالکریم ابن عبدالواحد شیبانی معروف ابن اثیر نے وفات پائی یہہ شخص
جزیرہ ابن عمر میں جو سے تہے جمادالاول ۵۵۵ھ میں پیدا ہوا اوہیں پرورش پائی پہر اپنے
باپ بہائیوں کے ساتہہ موصل میں آیا وہاں آکر ابوالفضل عبداللہ ابن احمد خطیب طوسی
اور اسکے معاصرین سی علم حدیث پڑہا اور کئی دفعہ بعد اوسکے قاصد ہوکر حاکم موصل کے

کی طرف سی گیا اور شیخ یعیش ابن صدقہ اور شیخ عبد الوہاب ابن علی صوفی وغیرہ سی
حدیث کی سماعت کی پہر طرف شام اور بیت المقدس کی گیا وہان بہت لوگون سی
حدیث کی سماعت کی پہر موصل کو مراجعت کرکی اپنی گہرمین آ بیٹہا تہا کچہہ حاجت
ہی یہہ شخص علم حدیث مین امام اور تواریخ متقدمین اور متاخرین کا فاضل گذرا ہے
اوسکو انساب عرب کا بہت علم تہا اوسنی تاریخ مین بہت بڑی ایک کتاب تصنیف
کی ہے جسکا نام تاریخ کامل رکہا ہے مین نی بہی اوس کتاب سی اس اپنی کتاب مین
بہت کچہہ نقل کیا ہے وہ کتاب شروع دنیا سی سنہ ۶۲۸ ہجری تک ہی اور ایک کتاب
اسی فاضل نے درمیان اخبار صحابہ کی چہہ جلدونمین تصنیف کی ہے اور کتاب انساب
جو تصنیف سمعانی کے ہی اوسکو اوسنی مختصر کیا ہے وہ مختصر لوگون سکے پاس بہت موجود
ہی اصل کتاب سمعانی کی پائی بہی نہین جاتی وہ درمیان حلب کی سنہ ۶۲۶ ہجری مین آکر
نزدیک طواشی طغرل اتابک کے پاس اترا تہا اوسنی بہت اکرام اور اعزاز
اوسکا کیا پہر دمشق کو سنہ ۲۷ مین گیا پہر حلب کو سنہ ۲۸ مین مراجعت کی پہر طرف موصل
کی گیا وہان جاکر اسی تاریخ مذکور مین وفات پائی ـ جزیرہ جو ابن عمر کی طرف
منسوب ہی وہ ایک آدمی اہل برقعید مین سی جو کہ مضافات موصل سی ہی تہا نام
اسکا عبد العزیز ابن عمر ہے اوسنی یہہ شہر بسایا تہا اسواسطی وہ شہر اوسکی طرف منسوب ہوگیا

اب شروع ہوا سنہ ۶۳۱ ہجری

اسی سال مین درمیان ماہ محرم کے شہاب الدین طغرل اتابک حلب مین فوت ہوا
بیان کوچ کرنی سلطان ملک کامل کا مصر سی واسطی لڑنی کیقباد حاکم بلاد روم کے

۵۱۱ اس سال میں کیقباد ابن کیخسرو حاکم بلاد روم نے یہہ چاہا کہ بلاد خلاط لیلی چاہئیں اسواسطے ملک کامل تمام فوجیں اپنی مصر سی لیکر اوسکی مقابلہ کو گیا اور سب بادشاہ اسکی اہل بیت کے جمع ہوگئے درمیان ماہ رمضان ۶۳۱ ہجری کے سلمیہ کے شمال پر ڈیرا کیا پہر وہان سی کوچ کرکے نہر ارزق پر جو درمیان حدود بلاد روم کے ہے جا پڑا اسکے لشکر میں سولہ بادشاہوں کے ڈیرے تہی وہ سب اوسکی خدمت میں حاضر تہے ازانجملہ بہائی اوسکا ملک اشرف موسی حاکم دمشق اور ملک مظفر غازی حاکم میافارقین — اور ملک حافظ ارسلان شاہ حاکم قلعہ — اور صالح اسمعیل اولاد ملک عادل سی اور ملک عزیز حاکم حلب — اور ملک زاہر حاکم بیرہ داود ابن سلطان صلاح الدین — اور بہائی اوسکا ملک افضل موسی حاکم صیمصات بیٹا سلطان صلاح الدین کا یہہ شخص بعد اپنی بہائی ملک افضل علی کی بادشاہ ہوا تہا — اور ملک مظفر محمود ابن ملک منصور محمد — اور ملک صالح احمد حاکم علتاب بیٹا ملک ظاہر حاکم حلب کا — اور ملک ناصر داؤد حاکم کرک کا بیٹا ملک معظم عیسی ابن ملک عادل کا — اور ملک مجاہد شیرکوہ حاکم حمص بیٹا محمد ابن شیرکوہ کا اور اوس جانب سی کیقباد نی تمام گہاٹیں اور دربند آدمیوں سی واسطی لڑائی کی جابجا بہر دئے تہی اسلئے سلطان مذکور کو جانب شہر ارزق کی سی بلاد روم میں داخل ہونے کی طاقت نہ تہی اسیواسطی ایک لشکر آراستہ کرکے طرف قلعہ منصور کے کہ وہ بلاد کیقباد سی ہے بہیجا اون لشکریوں نے اوس قلعہ کو ڈہاکر برابر کردیا اور خود سلطان دریا فرات قطع کرکے طرف سویدا کی گیا اور بعد دو ہزار پانسو سوار کے ہمراہ ملک مظفر حاکم حمات کی آگے روانہ کیا چنانچہ ملک مظفر اون کو لیکر خرتبرت پر گیا اور کیقباد بادشاہ روم بہی اونکی طرف مقابلہ کو آیا دونو جانب سی لڑائی ہوئی لشکر کامل نے شکست کہائی اور ملک مظفر حاکم حمات درمیان خرتبرت کے محصور ہوا کیقباد نے بہی اونکی محاصرہ کرنے میں بہت

بہت کوشش کی — ملک کامل سوید اپر تہا اوسنی دریافت کیا کہ میری ہمراہ سکے
ملوک وسلاطین پہلو تہی کرنا چاہتے ہین کیونکہ شیرکوہ حاکم حمص نی تمام ملوک سی یہہ
چغل خوری کی تہی کہ بادشاہ یون کہتا تہا کہ جب ملک رُوم کو فتح کرونگا اپنی
اولاد کو تقسیم کرکے عوض ملک شام کی اونکو دونگا اور تمام ملک شام آپ سلے
لونگا تاکہ ملک شام اور مصر مین تن تنہا مین ہی راج کرون یہہ بات سُنکر سب کی
ہمت لڑنے سی پست ہوئی اور نیتو مین فساد آگیا جب ملک کامل نے یہہ بات معلوم
کی ہرگز دراسطی لڑائی کے جنبش نکی اور ملک مظفر حاکم حمات مدت تک محصور رہا
آخر کو خواہان امان ہوا کیقباد نی اوسکو امن دی اور خلعت دیکر پشیمان کیا اور خرتبیر
لے لی اب وہ شہر بلاد کیقباد سی ہوگیا بروز یکشنبہ ستاوین ماہ ذی قعدہ کو ملک
مظفر حاکم حمات خرتبرت سی اوتر آیا تہا دو روز کیقباد کے پاس رہا پہر اوسنی
چہوڑ دیا پانچوین ذی قعدہ سنہ ۶۳۱ھ یعنی چہہ سو اکتیس مین وہان سی کوچ کرکی ملک
کامل سکے پاس آیا وہ درمیان دیہات شہر آمد کے اوترا ہوا تہا اوسکو دیکہتی ہی
خوش ہوگیا اُوسی روز ملک کامل نے ناصرداؤد حاکم کرک سی خفا ہوکر اوسپر
یہہ الزام رکہا کہ تونے میرے بیٹی کو طلاق دی ہے لاچار ناصرداؤد کو طلاق دینی
پڑی ملک کامل نے اپنی سامنی طلاق کا دنیا ثابت کروالیا — اسی سال مین تمام
ہوئی تعمیر بنایٔ قلعہ معرہ سکے اس قلعہ کے بنانے کو سیف الدین علی ابن ابو علی
ہذبانی نے ملک مظفر صاحب حمات کو اشارہ کیا تہا چنانچہ اسی سال مین وہ بنکر
تیار ہوگیا اس قلعہ مین لشکر اور ہتیار بہر دیے تہے یہہ بات کچہہ اچہی نکی تہی دہان
قلعہ بنانا مناسب نہ تہا کیونکہ حلبیون نے بعد تہوڑی مدت کی اُسکا محاصرہ کرکے
چہین لیا شہر معرہ بہی بسبب اوسکی حکومت سی نکل گیا — اسی سال مین سیف الدین
آمدی فوت ہوا وہ علوم عقلیہ اور اصول وغیرہ مین فاضل تہا ابتدائی حال مین حنبلی

مدت تہا پہر شافعی ہوگیا علم اصول کا تحصیل کرکے اصول فقہ میں کئی کتابیں تصنیف کیں
اور اصول دین معقولات میں بہی چند کتابیں بنائیں اور مدت تک مصر میں رہا اور
جامع مسجد اور اس مدرسہ کا جو مدرسہ شافعی سے ملا ہوا ہے امام رہا ہے پہر تمام
فقیہوں نے اوسپر حملہ کرکے ایک محضر اوسکا بنایا اوسمیں یہہ لکہا کہ اس شخص نے
مذہب اسلام چہوڑکر مذہب فلاسفہ اختیار کر لیا اور ایک فقیہہ کو دیا کہ تو اس محضر
کو لکہکر تیار کر تاکہ اور فقیہوں کے اس پر مہریں کی جائیں اسی اول اوس محضر کی یہہ تحریر لکہی

حسدوا الفتی اذ لم ینالوا سعیه ۔ فالقوم اعداء له وخصوم

رشک کیا لوگوں نے ایک جوان پر جب سعی اوسکی نہ کو + پس قوم اوسکی دشمن ہے اور مخاصم اور
جب یہہ ماجرا گذرا آمدی مذکور چہپ گیا اور حماۃ کی طرف چلا گیا مدت تک وہاں
رہکر پہر دمشق کو آیا اوسی سنہ میں فوت ہوا ولادت اوسکی سنہ ۵۵۱ میں
ہوئی تہی ــــ اور اسی سال میں صالح اربلی جو شاعر اور فاضل اور امیر اور خوش طبع
فوت ہوا ــــ جو ملک اشرف اور ملک کامل کے پاس حضور کرتا تہا ــــ

اب شروع ہوا سنہ ۶۳۲ ہجری

ملک کامل بلاد شرقیہ میں تہا سبب اختلاف اور نااتفاقی کے جو اوسکی سپاہ
میں ہوئی تہی بلاد روم کے لینے کا قصد جاتا رہا وہاں سے مصر کو مراجعت کی اور اوسکا
ملک اپنی شہر کو چلا گیا ــــ اور اسی سال میں ملک زاہر داؤد حاکم
ابن سلطان صلاح الدین فوت ہوا وہ لشکر کاملی کے درمیان بیمار ہوا تہا وہ
بیمار اوٹہاکر بیرہ میں لائے وہاں آکر فوت ہوگیا ــــ بعد اوسکے اوسکا بہائی
عزیز حاکم حلب بادشاہ بیرہ کا ہوا ملک ظاہر مذکور حقیقی بہائی الظاہر حاکم [illegible]

حلب کا تہا ـــ اسی سال مین قاضی بہاؤالدین ابن شداد فوت ہوا اُسکی عمر قریب
۹۳ ترانوے برسکی ہتی سلطان صلاح الدین کے مصاحبون مین تہا اور اسکے لشکر کا
قاضی ہوگیا بروقت وفات پانے سلطان صلاح الدین کے قاضی مذکور کی عمر پچاس
برسکی ہتی قاضی بہاؤالدین مذکور نے اولاد سلطان صلاح الدین اور اتابک طغرل
کے پاس وہ رتبہ پایا تہا کہ اوس رتبہ کو کوئی نہین پہونچا ـــ اوسکے ایام مین کسی کا
نام شداد نہ تہا شاید کوئی اوسکی ننہال مین ہوگا جسکے نام سے وہ بہی ابن شداد
مشہور ہوا اصل اوسکی موصل کی تہی وہ فاضل دیندار تہا اوسکے پاس جاگیرانیں
لاکہہ زرہیم سالیانہ آمد سے زیادہ تہے ـــ اور اسی سال مین جب سب بادشاہ
اپنی اپنی شہرون کو چلے گئے ملک مظفر حاکم حمات پانچوین تاریخ ربیع الاول
سنہ ہذا کو حمات مین داخل ہوا دودن بعد اوسکے جانے کے پانچ بجے جمعرات کی روز
دوسری تاریخ ربیع الاول سنہ ہذا یعنے ۶۳۲ سنہ مین ایک لڑکا ملک منصور پیدا ہوا
بہت خوشی بسبب آنے باپ بیٹے کے ہوی ـــ اور اسی سال مین جبکہ افواج
کاملیہ متفرق ہوگئی کیقباد ابن کیخسرو حاکم بلاد روم نے شہر حران اور رہا جو کہ ملک
کامل کے قبضہ مین تہے دونون کا محاصرہ کرکے فتح کرلئے ـــ اسی سال مین درمیان
قاہرہ کے قاسم ابن عمر ابن علی حموی مصری معروف ابن فارض فوت ہوا اسکے اشعار
بہت اچہی ہین ایک قصیدہ چہہ سو شعر کا طریقہ صوفیہ پر اوسنے لکہا ہے

اب شروع ہوا ۶۳۳ سنہ ہجری

اسی سال مین ناصر داؤد نے کرک سی طرف بغداد کی ملتجی ہوکر خلیفہ مستنصر کیطرف
کوچ کیا کیونکہ وہ اپنی چچا ملک کامل سی ڈرکر خلیفہ کے پاس بہت تحفہ اور تحائف

جواہر نفیسہ لیکر چلا آیا تھا خلیفہ مستنصر نے اوسکا بہت اکرام کیا اور اوسکو اور اوسکے
یاروں کو خلعت دیا ناصرداؤد یہہ خیال کرتا تھا کہ خلیفہ مستنصر سب آدمیوں کے سامنے
دربار میں مجھکو بلواویگا جیسا کہ مظفرالدین حاکم اربل کو بلوایا تھا مگر یہہ امید اوسکی
پوری نہوئی لاچار پھر خلیفہ سے اس بات کی آپ خواہش کی اوسی زمانا اوسوقت ناصر
مذکور نے خلیفہ مستنصر کی مدح میں قصیدہ کہا اوسی اوس قصیدہ میں حاکم اربل کا حاضر
ہونا بھی بیان کیا لیکن خلیفہ بسبب رعایت خاطر ملک کامل کی اِس امر پر دلیری نکرسکتا
تھا آخر کو دونوں کی خاطر رکھکر رات کو مجلس میں بلوایا بعد ازاں ملک ناصر نے طرف
کرک کی کوچ کیا ــــ اور اسی سال میں ملک کامل نے مصر سے بلاد مشرقیہ میں جاکر
شہر حران اور رہا پھر قبضہ کیقباد حاکم روم سے نکال کر اوسکے لشکریوں کو اور نوابوں کو
پکڑ گرفتار کرکے مصر کو بھیجدیا یہہ بات اسکی اچھی نہ کی تھی پھر ملک کامل طرف دمشق
کے آیا وہاں اپنے بھائی ملک اشرف کے پاس تا تمام ہونے سال ہذا کے مقیم رہا
ــــ اسی سال میں شرف الدین محمد ابن نصر ابن عنین درعی شاعر مشہور فوت ہوا
یہہ بہت بڑا شاعر تھا ہجو لوگونکی بہت کیا کرتا تھا کوئی شخص اوسکی زبان سے نہیں بچا
ایک قصیدہ اوسی نام مقراض الاعراض تصنیف کیا ہے جسکے معنی یہہ ہیں کہ قینچی آبروؤں
کے اس قصیدہ میں کوئی امیر دمشق ایسا نہیں چھوڑا جسکی عیب نہیں جڑا سکی اس سبب سے
سلطان صلاح الدین نے طرف یمن کی نکالدیا تھا یمن میں جاکر طغتگین بن ایوب
حاکم یمن سکے مدح کرکے بہت مال حاصل کیا اس روپیہ کا سوداگری مال بھرکے مصر
چلا اون ایام میں عزیز عثمان ابن سلطان صلاح الدین وہاں کا عامل تھا جسنے ابن عنین
سے زکواۃ طلب کی جیسا کہ اور سوداگروں سے بادشاہ لیا کرتا تھا اوسنے ایک قصیدہ
عزیز کی ہجو میں بنایا جسمیں سے یہہ دو شعر ہیں ــــ

ماکل من یتسمی بالعزیز لها + اهل وما کل برق سحبه غدقا

بین العزیزین فرق فی فعالہما + ھذاک لیعطی وھذا یاخذ الصلہ

بعد ازان ابن عنین طرف دمشق کی گیا ملک معظم عیسی حاکم دمشق کی خدمت مین تا دفات رہا اوسیجاسے اس سال مین فوت ہوا دیوان اوسکا مشہور ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۶۳۴ ہجری

اس سال مین سلطان ملک کامل نے دیار مصر کو مراجعت کی

بیان وفات پانی ملک عزیز حاکم حلب کا

اس سال مین ملک عزیز محمد ابن ملک ظاہر غازی ابن سلطان صلاح الدین یوسف ابن ایوب طرف حارم کے واسطی شکار کے گیا تہا وہان نبد ورق لگائی اور ٹہنڈہی پانی مین نہایا وہان بخار چڑہا جب حلب مین آیا اوسوقت بخار کے بہت شدت ہوئی ماہ ربیع الاول سنہ ہذا مین فوت ہوا عمر اوسکی تئیس ۲۳ برس چند مہینی کے تہی یہہ بہت نیک خصلت رعیت پرور تہا بعد اسکے فوت ہونیکی بیٹیا اوسکا ملک ناصر یوسف ابن ملک عزیز محمد حاکم ہوا عمر اوسکی ساتہہ برسکی تہی اسواسطی آگے اسکے شمس الدین لولو ارمنی اور عز الدین عمر ابن مجلی اور جمال الدولہ سامنی اسکے کے تدبیر سلطنت مین مصروف ہوئے اور مرجع اور مآب تمام امور کے اوسکی والدہ حنیفہ خاتون بیٹی ملک عادل کی تہی — اسی سال مین علاؤ الدین کیقباد ابن کیخسرو ابن قلیج ارسلان ابن مسعود ابن قلیج ارسلان ابن سلیمان ابن قطلمش ابن ارسلان ابن سلجوق راہی ملک بقا ہوا — اسی سال مین درمیان ملک کامل

۵۱۸ اور ملک اشرف کی رنجش بڑھ گئی تھی ابتدا اوس رنجش کی وہ تھی جو ستیرکوہ حاکم حمص پر
مروقت چڑھائی ملک کامل کے ملادروم پر سے کی دلوں میں برائی ڈالدی تھی انجام اوسکا
یہہ ہوا کہ ملک اشرف نے حصہ داروں میں ملک کامل اور تمام ملوک سی ملکر سوای ملک
مظفر حاکم حمات کے ملک کامل کے ملافت پر مستعد ہوا جب ملک مظفر حاکم حمات نے
اوسکا ساتھہ دیا اوسوقت ملک اشرف نے اوسکو ڈرایا اور کہا کہ میرے شہروں پر چڑھائی
کرکے چھین لونگا اسی خوف میں آکر دمشق میں جاکر ملک اشرف کی موافقت اور ملک کامل
سی لڑنے کی قسم کہائی اور ملک اشرف نے کیخسرو حاکم ملادروم کو لکھہ کر ملک کامل
سی لڑنے پر متفق ہوا اور ایک قاصد ملک ناصر داؤد حاکم کرک کے پاس بہیج کر یہہ
کہلا بہیجا کہ اگر تو میرے ساتھہ ملجائیگا تو میں تجکو ولی عہد اپنا کردونگا اور اپنی بیٹی بہی تجکو
دی مگر ناصر نہ ملا وہ دیار مصر میں ملک کامل کی حکومت میں چلا گیا کیونکہ وہ جانتا تہا کہ یہہ
سب فریب ہی ملک کامل نے جوش ہوتی ہی اپنی اوسی بیٹی عاشورہ سے جسکو طلاق دلوائی
تھی پھر نکاح کردیا اور وعدہ کیا کہ اپنی بہائی ملک اشرف سی دمشق چھین کر تجھے دیدونگا
اور ملک کامل نے امرا مصر اور اپنی بیٹے ملک عادل ابوبکر کو حکم دیا کہ سامنی ملک ناصر داؤد
کے غاشیہ برداری کرو اور بہت اوسکی عزت کی — اور اسی سال میں لشکر حلب ہمراہ
ملک معظم توران شاہ چچا ملک عزیز کے ہمراہ گیا ان لشکریوں نے بغیر اوس کا محاصرہ کیا
اس شہر کو داویہ نے بعد اسکی کہ سلطان صلاح الدین نے اوسکو فتح کرکی ویران کردیا
تہا اسا ما بہا قریب تہا کہ لشکر حلب اس شہر کو لے لیوے لیکن اونہوں نے الست سوعا
صلح کے ساتھہ حاکم انطاکیہ کے مراجعت کی پہر فرنگیوں لی اور بر بعض دربساک کے
لوٹ کی پہر دربساک اون ایام میں حاکم حلب کا تہا لشکر حلب نے یہہ خبر پاتی ہی
فرنگیوں پر مار کوٹ کی چنانچہ فرنگے شکست کہاکر بہاگے اور بہت مارے گئے پکڑے
گئی لشکر حلب بہت سی فرنگیوں اور سرداروں کو پکڑ کے لایا یہہ لڑائی بہی بڑا ایک واقعہ

واقعہ گذرا تھا — اور اسی سال مین ملک صالح ایوب ابن ملک کامل جو کہ بلاد شرقیہ مین یعنی آمد اور قلعہ کیفا اور حران وغیرہ مین اپنی باپ کی طرف سی نایب تھا لشکریوں جلال الدین منکبرنی کو اپنی پاس نوکر رکھا کیونکہ وہ لوگ بعد مقتول ہونے جلال الدین کے طرف کیقباد حاکم بلاد روم کے خدمت مین چلے گئے تھے اوس لشکر مین چند سردار مثل برکب خان اور کشلو خان اور صارد خان اور فرخان اور بردی خان تھی جب کیقباد مرگیا اور اوسکا بیٹا کیخسرو تخت پر بیٹھا اوسنی برکب خان کو جو بڑا سردار تھا پکڑ لیا اسلئے خوارزمیون نے اوسی دن سی اوسکی خدمت چھوڑکر روم سی راہ لوٹتی ہوئے چلے آتے تھے ملک صالح نجم الدین ایوب ابن کامل سنے ان لوگونکو اپنی طرف مایل کرکی اپنی باپسی اس امر کی اجازت چاہی

اب شروع ہوا ۶۳۵ ہجری

اس سال مین درمیان دو بھائیون یعنی ملک کامل اور اشرف کی رنجش بہت بڑھ گئی تھی اور ملک اشرف کو موت نی آگھیرا اس سبب سی سامان جنگ مین ضعف آگیا مرتے ہوئے اپنی بھائی ملک صالح اسمعیل ابن ملک عادل حاکم بصری کو ولی عہد کرگیا

بیان وفات پانے ملک اشرف کا

اسی سال مین ملک اشرف مظفر الدین موسی ابن ملک عادل ابوبکر ابن ایوب فوت ہوا اور اوسکو بیماری یہہ تھی کہ زخم بگڑ گیا تھا اسی سبب سی ماہ محرم سنہ ہذا مین فوت ہوا بعد اوسکے مرنے کی بھائی اوسکا ملک صالح اسمعیل بموجب اوسکی وصیت کی وارث سلطنت

۵۲ دمشق کا ہوا اوسے آٹھہ برس جبہ بہی سلطنت کی تہی عمر اوسکی قریب ساٹھہ برس کی تہی
وہ بہت سخی اور مال نفیسہ کا لٹانے والا تہا کبہی اوسے شکست نہیں کہائی سبب نیک بخت
تہا اوسکے پاس ایسی ایسی چیزیں موجود ہوجاتے تہے کہ عقل میں نہیں آتیں بہت
نیک عقیدہ آدمی تہا دمشق میں چند محل اور چند اچہی سیرگاہ اوسکی بنائی ہوئی تہیں لذات
دنیوی میں بہت ڈوبا ہوا تہا راگ بہی سنتا تہا مگر جب بیمار ہوا اوس وقت استغفار اور
توبہ کرکے وفات پائی جامع مسجد کی جانب ایک تربت میں مدفون ہوا اولاد
اوسکے سوائے ایک لڑکی کے نہ تہی جسکو ملک جواد یونس ابن مودود ابن ملک عادل نے
نکاح کیا تہا سبب رنجش کا درمیان اسکے اور درمیان ملک بہائی اوسکے کی یہہ تہا
کہ ملک اشرف کے پاس بجز دمشق اور متعلقات اوسکی کچہہ نہ تہا اور وہ اوسکی
خرچ یا احتیاج کو روا نکرتا تہا بلکہ جب ملک کامل بہائی اوسکا طرف دمشق کی آیا اور
یہہ اوسکی دعوت وغیرہ میں روپیہ خرچ کرتا اوس خرچ کو بہی آمدنی دمشق کے
کفایت نکرتی تہی اور ایک بات یہہ بہی تہی کہ جب ملک کامل نے آمدنی متعلقات
فسح سکے ملک اشرف کو اوسمیں سی کچہہ نہ دیا اوس پر بہی یہہ بات ملک اشرف کی سنی تہی
کہ ملک کامل کا یہہ ارادہ ہے کہ ملک مصر کی شام بہی ملاکر اپنی تخت و حکومت
کروں اور دمشق بہی اشرف سی چہین لوں اسواسطے وہ بگڑ بیٹہا تہا۔ جب ملک
صالح اسمعیل نے ملک دمشق میں قرار پایا سب ملوک اور کیخسرو حاکم بلاد روم کو کہلا
اس مضمون سکے بہیجی کہ تم سب مجہسی متفق ہوجاؤ تو میں اپنی بہائی ملک پر چڑہائی کرونگا
چنانچہ سب متفق ہوگئی مگر ملک مظفر حاکم حمات نہ ملا بلکہ اوسنے ایک قاصد ملک
کامل کے پاس بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ میں آپکی ہمراہ ہوں ملک اشرف سی لسب
حوفلکی ملگیا تہا چنانچہ ملک کامل نے اوسکا عذر قبول کیا اور اوسکی وعدہ اور مجلس
کا نقص بہی ہوگیا کیونکہ اوسنی سلمیہ حاکم حمص سی چہین کر ملک کامل کو دے دیا

بیان کوچ کرنی سلطان ملک کامل کا دمشق پر اور غالب آنا اوسپر اور وفات پانا

جب ملک کامل کو یہہ خبر پہنچی کہ میرا بہائی ملک اشرف فوت ہوا فوراً دمشق پر معہ ناصر داؤد حاکم کرک کے جا پڑا ناصر کو یقین تہا کہ ملک کامل دمشق مجکو دے دیگا کیونکہ پہلے وہ وعدہ کر چکا تہا اسواسطی ہمراہ اوسکی گیا تہا اور ملک صالح اسمعیل نے سامان محصور ہونی کا کیا ہرچند کہ اوسکے پاس مدد اہل حلب اور حاکم حمص کی پہونچی مگر ملک کامل نی محاصرہ کرکے جلد ملک صالح اسمعیل کو باہر نکال کر عقیبہ سرا اون اور بازار سکے جلا کر خاک سیاہ کر دیا کہتی ہین حاکم حمص کی طرف سی پچاس پیادہ ملک صالح کے مدد کو آی تہے ملک کامل سنے اونکو پکڑکر باغون مین لیجا کر سبکو سولی دی — جن ایام مین کہ ملک کامل دمشق پر جا کر اوترا فوراً ایک فرمان واسطی ملک مظفر حاکم حماۃ کے سکیمہ کی رہای کے لئی گیا چنانچہ ملک مظفر نے اپنی نوابونکو بہیجکر بندوبست کر لیا ماہ جمادی الاولی سنہ ہٰذا مین یعنی عین شدت جاڑے مین ملک کامل دمشق پر جا کر اوترا تہا ملک صالح نے دمشق ملک کامل کو دیکر عوض اوسکے بعلبک اور چند موضع جو قریب بصرے کی تہی لے لئے اور خلیفہ مستنصر کی طرف سی محی الدین یوسف ابن شیخ جمال الدین ابن جوزی قاصد ہوکر واسطی صلح کروانے کی تمام ملوک کے آیا گیا ۱۱ رہوین تاریخ ماہ جمادی الاولی کو ملک کامل نی دمشق لے چونکہ ملک کامل کے مشیر کو حاکم حمص پر بہت خفگی تہی اسلئے لشکر طرف حمص کے بہیجا اور حاکم حلب کو بہی اوس طرف جانی کو لکہا فوراً ملک مظفر نے حماۃ سی کوچ کرکے رستق پر ڈیرا کیا مشیر کو حاکم حمص نے ڈر کر ملک کامل سی التجا کے اور تمام اپنی عورتونکو واسطی اپنی جان بخشی کی ملک کامل کے پاس بہیجا اسنی کچہہ توجہ

کئی چند روز بعد قرار پائی ملک کامل کی دمشق میں ملک کامل کو بہت شدت سی
زکام ہوا حمام میں جاکر بہت گرم پانی سی نہایا اسلئے نزلہ معدہ پر گرتے ہی ورم لایا
اوس سی بخار پیدا ہو گیا ہر چند حکیموں نے اوسکو قی کرنے سی منع کیا کسی کی مانی
تی کی ورزا مرگیا عمر اوسکی قریب ساٹھہ برسکے ہی نویں تاریخ ماہ رجب ۶۳۵ میں وفات
پائی وہ بعد مرنے اپنی بہائی ملک اشرف کی چہہ مہینے زندہ رہا جس روز سی کہ اوس کا
باپ مرا اوس دن سی اپنی مرنے تک بیس برس سلطنت کی اور بیس برس تک قبل
سلطنت مستقلہ کے نیابت کرتا رہا اس حساب سی اور روے نیابت اور سلطنت
مستقلہ کے چالیس برس حکومت کی اوس کا حال معاویہ ابن ابی سفیان سی بہت مشابہ ہے
کیونکہ اوسنی بہی شام کے بیس برس نیابت کی اور بیس ہی برس بادشاہت
ملک کامل بادشاہ جلیل القدر دانائی صورت استوار نیک تدبیر آدمی تہا اوسکے ایام
میں قطاع الطریق سی امن تہا سب کام سلطنت کی اپنی آپ کرتا تہا ابتدائی حال میں
صفی الدین ابن شکر کو جو کہ اوسکے باپ کا وزیر تہا اپنا بہی وزیر مقرر کیا لیکن بعد
مرنے ابن شکر کے پہر کسکو وزیر نہیں کیا جن دنوں میں کہ دریائے نیل طغیانی پر
ہوتا تہا ملک کامل خود نکل کر پلوں کی شکست ریخت کو دیکہا کرتا تہا اوسکے وقت
میں خوب آباد ہوا علماء سی بہت محبت کرتا تہا اور پاس بٹہاتا تہا چند مسائل
غریبہ علم فقہ کے اور نحو کی اوسنی اپنی پاس رکہہ چہوڑے تہی جو عالم اوسکی
پاس آتا ان مسائل میں امتحان اوسکا لیتا اور حدیث نبوی کے سننے کا بہت شوق
تہا چنانچہ اسیواسطی شیخ عمر ابن دحیہ کی بڑی قدر کرتا تہا اسکے درسکی ایک
دار الحدیث درمیان قصرین کے جانب غربی بنا دیا تہا بازار آداب اور علوم کا
اوسکی وقت میں بہت گرم تہا شیخ صدر الدین ابن حمویہ کی اولاد اوسکے وقت میں
بڑی امیر کبیر تہی وہ لوگ چہہ تہی فخر الدین ابن شیخ اور اوسکی بہائی عماد الدین

عماد الدین اور کمال الدین اور معین الدین ہر ایک اولاد شیخ سے دو نون فضیلت یعنی فضیلت
سیف اور قلم کی رکھتا تھا پہلے علم سیکھا پھر لشکر مین بھرتی ہوا تا جب سلطان ملک کامل
دمشق مین فوت ہوا اور سکے ہمراہ ملک ناصر داؤد حاکم کرک کا تھا سب امرا نے
متفق ہو کر ملک عادل ابو بکر ابن ملک کامل کے کہ وہ اون ایام مین درمیان مصر کے
اپنے باپ کی طرف سے نایب تھا حلف کی اور لشکر نے بہی قسم کہائی اور دمشق مین
ملک جواد یونس ابن مودود ابن ملک عادل ابن ایوب کو ملک عادل ابن ملک کی
طرف سے نایب مقرر کر دیا اور سب امرا نے ملک ناصر داود کی پاس آکر یہہ کہا
کہ آپ دمشق سے کوچ کر جاے اور نہین تو پہر جان بچانی مشکل ہو گی چنانچہ ملک ناصر
داؤد جانب کرک کی کوچ گیا اور لشکر تتر بتر ہو گیا اکثر لشکری مصر کو چلے گئے
اور کچہہ جواد یونس کے ساتہہ رہ گئے سپہ سالار اونکا عماد الدین ابن شیخ تہا وہ
ہمراہ جواد کے تدبیر امور سلطنت مین مصروف ہوا جب شیرکوہ حاکم حمص کو ملک کامل
کے مرنے کی خبر پہنچی بہت خوش ہوا جیسا کہ اُسکا دل چاہتا تہا وہ خدا نے دکہلایا
بہت خوش ہو کر خلاف عادت شتر ہر سکی عمر مین گیند سے کہیل کر خوشی ظاہر کی
اور ملک مظفر حاکم حمات کو بہت غم ہوا لاچار رستن سے طرف حمات کی کوچ کر گیا
حمات مین جا کر ماتم داری کی — اس وقت مین نواب ملک مظفر سے حاکم حمص نے
سلمیہ پہر لے لی اور وہ ندی جو سلمیہ سے حمات تک تہی ہی اوسکو قطعہ کروا کر بند
کروا دی اس واسطے حمات کی باغ سب خشک ہو گئی پہر قصد کیا کہ نہر عاصی جو حمات
سے آتی ہے اوسکو بہی بند کری چنانچہ دہانہ اوسکا بہی جو بحیرہ قدس سے باہر حمص کے
آتا ہے اوسکو بہی بند کر دیا چنانچہ اسی سبب سے رہٹ اور چکیین حمات کی خراب
ہو گئین اور پانی رود عاصی کا ناؤن کے ہمراہ جانب بحیرہ کے چلا گیا مگر اوسکو
رستہ جب آگے نہ ملا عود کر کے جو حاکم حمص نے دیوار بنا لے تہی اوسکو گرا کر بہا لیتا

 دستور چلنے لگا اور اسی طرح سے ملک حلب اور لشکر حلب کو ملک کامل سے خوف تھا جب اوسکی مرنے کی خبر سنی سکو آرام ہو گیا

بیان مستولی ہونے چابیوں لشکر کا اوپر معرہ کی اور محاصرہ کرنا انکا حمات کو

جب حلبیوں نے سنا کہ ملک کامل مرگیا سے متفق ہو کر شہر معرہ ملک مظفر حاکم حمات سے لے لینا چاہا اور سکے کے کامل سے خلاف مقصد انکی کی چین لیا اور لشکر حلب نے معرہ پر آیا سو دست کر لیا پھر لشکر حلب کرے کاسپہ سالار تورانشاہ ابن صلاح الدین تھا مع مستولی ہونے اوسکے معرہ پر حمات کا آکر محاصرہ کیا اس شہر میں ملک مظفر محصور ہوا لشکر حلبی نے ملاد حمات خوب لوٹی نام ہونے سال کے محاصرہ سکے پڑے رہی ۔ اسی سال میں سلطان روم غیاث الدین کیخسرو ابن کیقباد ابن کیخسرو کا نکاح غازیہ خاتون بنت ملک عزیز محمد حاکم حلب سے ہوا ان ایام میں بہ بڑی بہت صغر سن تھی بادشاہ ملاد روم کی طرف سے قاضی دوات نے ایجاب قبول کیا پھر ملک ناصر یوسف ابن ملک عزیز حاکم حلب کا نکاح کیخسرو کی بہن سے ہوا اور اس عورت کا نام ملکہ خاتون بنت کیقباد ابن کیخسرو ابن قلیچ ارسلان سے تھا اس ملکہ خاتون کی ماں بیٹی ملک عادل ابن ایوب کی تھی اوسکا ملک معظم عیسی حاکم دمشق نے کیقباد سے نکاح کر دیا تھا غیاث الدین کیخسرو کا نکاح حلب میں ہوا ۔ اسی سال میں خوارزمیوں نے ملک صالح ایوب سے بعد مرنے اوسکی باپ ملک کامل کے تعاون اختیار کر کے بہت ملک لوٹے ۔ اور اسی سال میں لولو حاکم موصل نے ملک صالح ایوب ابن ملک کامل کا سنجار میں محاصرہ کیا ملک صالح نے خوارزمیوں کی پاس ایلچی بھیجکر اونکو راضی کر کے وعدہ کیا کہ میں تمکو حران اور رہا

اور رہا دو نگا چنانچہ بہر دو مطیع ہو گئے اور بدر الدین لولو حاکم موصل سے لڑکر اوسکو شکست فاحش دی بہت کچھہ اوسکا اسباب لوٹ لیا — اور اسی سال مین درمیان ملک ناصر داؤد اور ملک جواد یونس مستولی دمشق کے ایک مقابلہ درمیان جنین اور نابلس کے ہوا جواد یونس نے فتح پائی ناصر داؤد کو شکست فاحش ہوئی اس لڑائی کے سبب جواد نے قوت پائی اور دمشق پر بہی قادر ہوا ملک ناصر کے لشکر کا بہت اسباب لوٹ لیا — اسی سال کے آخر مین میرے والد بزرگوار ملک افضل نور الدین علے ابن ملک منظفر حاکم حمات پیدا ہوئے

اب شروع ہوا سنہ ۶۳۶ ہجری

بعد پیدا ہونے ملک افضل کے لشکر حلب نے جو کہ محاصرہ کئے ہوئی مدت سے پڑا تہا بسبب اسکی کہ ضیفہ خاتون مالکہ حلب بنت ملک عادل نے وہان آکر اُن لشکریون کو حکم کوچ کا دیا تہا کوچ کیا اس محاصرہ مین ملک منظفر کا بہت روپیہ خرچ ہوا اور تنگ حال ہوگیا اور شہر معرہ حلبیون کے پاس اور سلمیہ حاکم حمص کے پاس رہا ملک منظفر کے پاس سوائے حمات اور بارین کے اور کچھہ نہ باقی رہا جب یہہ ماجرا گذرا کہ بارین بسبب اپنی قلعہ کے ایسا نہو کہ وہ بہی ہاتھ سے جاتا رہے چنانچہ اسیواسطے اس قلعہ کو ڈہا کر زمین کی برابر کردیا

بیان مستولی ہونی ملک صالح ایوب کا دمشق پر

اسی سال مین درمیان ماہ جمادالاخر سنہ ہذا کی ملک صالح ایوب ابن سلطان ملک کامل دمشق پر معہ اوسکی مضافات کی مستولی ہوا بسبب اسکے کہ ملک جواد یونس نے

حمود دیگر عوص اور کے سنجار اور رقہ اور عانہ بیت سہر لے لئی سبب اسکا یہہ تہا
کہ ملک عادل ابن ملک کامل حاکم مصر نے جب جانا کہ جواد دمشق پر مستولی ہوگیا اسی وقت
اوسکے پاس عماد الدین ابن شیخ کو اسواسطے بہیجا تہا کہ دمشق اوس سی لیکر جید قطعہ
مصر میں اوسکو دیدیوے اسواسطے جواد نی ملک صالح کو دمشق دیدی اور عماد الدین
ابن شیخ پر ایک قصہ گذرا ہے وہ یہہ ہے کہ جب عماد الدین نے اوس سی دمشق لی
اس شخص نے اوسکی پیٹہ میں چہری پہونککر مار ڈالا بہا جب ملک صالح ایوب طرف
دمشق کی گیا ہمراہ اوسکے ملک مظفر حاکم حماۃ بہی مددگار ہوکی گیا اثنار راہ میں
اوستی ملاقات ہوئی ملک صالح ایوب ملک دمشق میں جاکر ٹہرا اور جواد یونس بلاد
سنجار میں جاکر مستولی ہوا جب ملک صالح دمشق میں قرار پا چکا اوسوقت مصر والوں کے
خط اس مضمون کے آئی کہ تم مصر میں آکر اپنا عمل کرلو اور ملک مظفر حاکم حماۃ نی یہہ
درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو شیرکوہ حاکم حمص سی لڑکر اوسکا ملک چہین لوں چنانچہ
وہ گیا اور جوار میں اور حاکم حماۃ دونوں ملکر حمص والی سی لڑے شیرکوہ نی بڑائی
کی کہ بہت سا مال لشکر خوارزمیوں میں بانٹ کر کہا کہ تم کوچ کر جاؤ چنانچہ وہ بلاد شرقیہ
کو چلے گئے اور حاکم حماۃ طرف حماۃ کی چلا آیا پہر ملک صالح نی دمشق کی طرف مراجعت
کرتے ہوئی مصر کے لینی کا حملہ کیا اور دمشق سی حرستہ اللصوص پر جاکر عید رمضان کے
اوس جاے ہوڑا سا لشکر مصر کا بہی آستی آملا جب ملک صالح دمشق سی نکلا اپنا نائب
ملک مغیث فتح الدین عمر ابن ملک صالح کو مقرر کیا مگر ملک صالح اپنی چچا ملک صالح اسمعیل
حاکم بعلبک کو لکہہ کر اپنی ہمراہ ملاتا تہا اسمعیل مذکور آہستگی عذر بیان کرتا تہا اور ظاہر
یہہ کرتا تہا کہ میں تیری ساتہی ہوں مگر باطن میں وہ یہہ مدبر کرتا تہا کہ صالح ایوب
سے ملک دمشق لے لوں ــــ اور ملک ناصر حاکم کرک نے مصر میں جاکر ملک عادل
ابوبکر ابن ملک کامل سی اسبات پر متفق ہوا کہ میں تیرے ساتہہ ہوکر ملک صالح ایوب کی

یعنی اپنی بہائی سی لڑونگا اور محی الدین ابن جوزی بہی خلیفہ کی طرف سی درمیان دونون بہائیون یعنی عادل حاکم مصر اور صالح ایوب مستولی دمشق کی درمیان صلح کروانے کو آیا بہہ محی الدین وہ ہی جو ملک کامل اور ملک اشرف کے درمیان بہی صلح کروانے آیا تہا اتفاق سی وہ آتنے ہی مرگیا ــ درمیان سنہ ۶۳۴ و سنہ ۶۳۵ کے چار بڑے بادشاہ فوت ہوئے وہ یہہ ہین ملک کامل حاکم مصر اور بہائی اوسکا اشرف حاکم دمشق اور عزیز حاکم حلب اور کیقباد حاکم بلاد روم

اب شروع ہوا سنہ ۶۳۷ ہجری

اسس سال مین درمیان ماہ صفر کے ملک صالح اسمعیل حاکم بعلبک نے بمعیت شیرکوہ حاکم حمص کے جو بہت فوج لیکر آیا تہا دمشق پر ہجوم کیا قلعہ کا محاصرہ کر کے پہلے وہ فتح کیا پہر مغیث فتح الدین عمر ابن صالح ایوب کو گرفتار کیا اون ایام مین صالح ایوب درمیان نابلس کی بقصد استیلا دیار مصر فرد کش تہا لیکن جن ایام مین اوسکو یہہ خبر پہنچی تہی کہ میرا چچا اسمعیل باطن مین کچہہ اور ارادہ رکہتا ہی اوسوقت اوسنی یہہ تجویز کی کہ ایک طبیب ثقہ کو جسکو حکیم سعد الدین دمشقی کہتی ہین واسطی خفیہ نویسی کے بعلبک مین بہیجا تہا اوسکی ایک پنجرہ کبوتر نابلس کا کر دیا تہا تاکہ بعلبک کی خبر وہ کبوتر دیتا رہی ــ جبکہ حکیم مذکور اسس شہر مین پہونچا حاکم بعلبک نے اوسکو بلوا کر بڑی خاطر اور مدارت کی لیکن اوسکو چونکہ بہید معلوم ہوگیا تہا وہ کبوتر نابلس کا چرا لیا بجای اوسکی ایک کبوتر بعلبک کا بہلا دیا اور طبیب مذکور کو اسس امر کی مطلق خبر نہوئی ــ چنانچہ طبیب نے خط لکہا اوسمین یہہ لکہا کہ تیرے چچا اسمعیل نے بہت لشکر جمع کیا ہی اوسکا قصد دمشق لینے کا ہی وہ نامہ

اس کبوتر کے گلے میں نامہ دیکر اوڑا دیا وہ کبوتر اوڑکر بعلبک ہی میں صالح اسمعیل کی
گہر میں جا بیٹھا اوسنے وہ نامہ کہولا اور ایک نامہ اس مضمون کا کہ تیرے چچا اسمعیل
نے بہت لشکر جمع کیا ہے کہ تیری مدد کرے اور آنے والا ہے تیرے پاس یہہ
لکہکر اوس کے کبوتر کے گلے میں باندہکر اوڑا دیا جب وہ ملک صالح ایوب کی پاس
نامہ حکیم کا بہیجا سب مردکو جواد یا ستا تہا جہوٹ جانا اسیواسطے اوسکو حیلیاں
حاصل ہوگئے اور اتفاق یہہ ہوگیا کہ جب ملک مظفر حاکم حمات نے صالح اسمعیل
حاکم بعلبک کی دمشق کی لینے میں سستی دیکہی اور دیکہا کہ محافظ اوسکا کوئی نہیں ہے
اسواسطے اوسنے اپنی نائب سیف الدین علی ابن ابو علی کی ہمراہ کچہہ لشکر حمات کا
روانہ کرکے سب طرح کا سامان مہیا کردیا یعنی ہتیار اور مال بہت سا کچہہ دیا تاکہ
وہ جاکر دمشق کی محافظت اوسکے حاکم کے لئے کری اور ملک مظفر اور ابن ابو علی
نی یہہ ظاہر کیا کہ ہم دونوں میں لڑائی ہوگئی ہی میں جدا ہوکر چلا آیا ہوں یہہ لوگ
ہی میرے ساتہہ اسواسطے جمع ہوگئے ہیں کہ یہہ ہی حاکم حمات کی پاس رہنا نہیں چاہتے
کیونکہ وہ یہہ چاہتا ہے کہ حمات فرنگیوں کے حوالہ کردے یہہ بہانا حاکم حمص شیرکوہ
کے واسطے کیا تہا تاکہ وہ ابن ابو علی کے اوپر چڑہائی کرکے مانع ہو لیکن یہہ حیلہ
شیرکوہ نے نہ جانا کیونکہ جب ابن ابو علی بحرہ حمص کے اوپر پہونچا شیرکوہ نے
اوسپر چڑہائی کی اور کہا کہ جو تو نے فریب پہیلایا ہے میں اوسکی تصدیق کرنے
آتا ہوں اگر آپ حمص میں تشریف لائیں تو اچہی طرحسے آپکی ضیافت اور مہمانداری
کروں چنانچہ ابن ابو علی کو پکڑکر حمص میں لیگیا اور کہا کہ حضرت سلامت آپکے یاروں
ہی ضیافت میں بلوائیے کیونکہ اونکا دیکہنا منع ہی چنانچہ بعضے بعضے اوسکے یار لائے
جب میں آکر وہ بہی داخل ضیافت ہوئے اور بعضے جو بہاگ گئے وہ بچ گئے
غرض سب ہمراہ ابن ابو علی کے داخل حمص ہوئے جب سبکو پکڑکر اون کے ہتیار لیکر جو مال

جو مال پاس تھا چھین لیا اور سبکو عذاب دنیا شروع کیا اور نسی مال مانگتا جاتا تھا یہان
تک جو اونکی پاس تھا سب لے لیا ابن ابو علی وغیرہ اسکی قید مین درمیان حمص کے فوت
ہو سئے اور جو شخص کہ بچ رہا اور اس عذاب مین بھی نہ مرا وہ بعد موت شیرکوہ سے
خلاص ہوا اس ماجرے کی گذرنے سی ملک مظفر حاکم حمات بہت ضعیف ہو گیا ـــ اور
ملک صالح ایوب کو جب یہہ خبر پہونچی کہ میرے چچا اسمعیل نی دمشق پر چڑہائی کے
فوراً نابلس سی طرف غور کی آیا اس جا اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ چچا جان نے قلعہ دمشق
لے لیا اور میرے بیٹے مغیث عمر کو قید کیا اوسوقت تمام لشکر کے پیر اکھڑ گئے اور
تمام امرا کے طلبستون مین فساد آگیا اوہر جتنی ملوک اور امرا کہ ملک صالح ایوب کی ساتھ
تھے اوسکو تنہا چھوڑ کر دہوسی بجاتی ہوئے طرف ملک صالح اسمعیل کے دمشق مین
آئے اور صالح ایوب کے پاس درمیان غور کے سوائے اوسکی غلامون اور مختار
حسام الدین ابن ابو علی کے کوئی نرہا جب صبح ہوئی ملک صالح ایوب کی ہوش
باختہ ہو گئی کیونکہ وہ حیران تھا کہ اب کیا کرون اور کسطرف جاؤن لاچار معہ اون
لوگون کے جو اوسکی ساتھ رہ گئے تھے نابلس کو مراجعت کر گیا ناصر داؤد نے
جب یہہ حال سُنا وہ مصر سی اُن ایام مین طرف کرک کی چلا گیا تھا فوراً معہ اپنے
لشکر کے آتی ہے ملک صالح کو پکڑ کر ملک کرک مین لیجا کر قید کیا اور حکم کیا کہ جسکو تو پسند
کرے اپنی خدمت مین رکہہ جب یہہ حال گذرا صالح ایوب کے بھائی ملک عادل
ابوبکر حاکم مصر نے ملک ناصر سی اوسکو طلب کیا مگر ناصر داؤد نے ہرگز نہ دیا ہر چند کہ
ملک عادل نے ملک ناصر داؤد کو یہہ لکھا کہ مین تیری شہر چھین لونگا اوسنی کچھہ
التفات بھی نکیا ـــ اور اسی سال مین بعد قید کرنے ملک صالح کے ناصر داؤد نے
قدس پر چڑہائی کی فرنگیون نی بعد مرنے ملک کامل کے اس قلعہ کی خوب تعمیر
کی تھی اسنی جا کر محاصرہ کر کے فتح کیا اور قلعہ کو ڈہا کر ویران کر دیا بعد ناصر داؤد کے

۵۴ یہی اوسی ڈہا دیا کیونکہ جب پہلی قدس ویران ہوا تہا تو یہہ برج نہیں ڈہایا گیا تہا اسی اسکو بہی مسمار کر دیا — اور اسی سال میں ملک مجاہد شیرکوہ حاکم حمص ابن ناصر الدین محمد ابن شیرکوہ ابن شادی نے وفات پائی اوسنے چہپن برس مالک حمص کی حکومت کی کیلئے کہ سلطان صلاح الدین نے ۵۸۱ھ ہجری میں بعد مرنے اوسکی باپ محمد ابن شیرکوہ کے اوسکو حاکم حمص کا کیا اور ایام میں عمر اوسکی بارہ برسکی بہی شیرکوہ مذکور رعیت کی حقمیں بڑا ظالم تہا اسکے بعد بیٹا اوسکا ملک منصور ابراہیم ابن شیرکوہ مالک حمص ہوا — اسی سال میں بدر الدین لولو حاکم موصل سنجار پر مستولی ہوا یہہ شہر ملک جواد یونس ابن مودود ابن ملک عادل سے لیا تہا

بیان نکلنی ملک صالح ایوب کا قیدخانہ سی اور گرفتار کرنا انی بہائی ملک عادل حاکم مصر کا اور خود مالک ہو جانا ملک مصر پر

اسی سال میں درمیان آخر ماہ رمضان کی ملک ناصر داؤد حاکم کرک نی اپنی چچا کے بیٹے ملک صالح ایوب کو قید سی چہوڑ دیا چہٹتی ہی قید سی تمام اوسکی غلام آ جمع ہوئے اور بہار رہبر نے اوسکی مکافت کی اور ناصر داود ہمراہ صالح ایوب کے قبۃ الصخرۃ تک گیا دونوں نے آپسمیں بات کی قسم کہائی کہ دیار مصر میں صالح ایوب حکومت کرے اور دمشق اور دیار شرقیہ ناصر داؤد کے زیر حکومت رہیں لیکن جب کہ صالح ایوب بادشاہ ہوا اوسوقت ناصر داؤد سے جو عہدہ کیا تہا وہ توڑ دیا اور قسم کہانے کی یہہ تاویل کی کہ میں تو حالت لاچاری میں قسم کہائی تہی اوسکا پورا کرنا کچہہ ضرور نہیں پہر دونوں طرف غزہ کے گئے جب ملک عادل کو اپنی بہائی صالح کے

کے ظاہر ہونے کی خبر پہونچی اوسپر اور اوسکی والدہ پر بہت گران گذرا چنانچہ لشکر مصر کا
ہمراہ لیکر بلبیس پر واسطے مقابلہ ناصر داؤد اور اپنے بہائی صالح کے اوترا اور اپنے چچا
صالح اسمعیل مستولی دمشق کو یہہ لکہا کہ تم بہی لشکر اپنا ملک شام سے لیکر آؤ تا کہ ہم دونو
ملکر اون دونون کا بہاسس اوڑا دین چنانچہ صالح اسمعیل اپنی فوجین لیکر شہر فوار پر
اوترا اسی اثنا مین کہ ناصر داؤد اور صالح ایوب اس شدت مین تہے اور وہ
دونون دو لشکر لئے ہوئی اونکو احاطہ کئے ہوئے پڑے تہی کہ ایک جماعت غلامان
اشرف کی جسکا سپہ سالار ایبک الاسمر تہا سوار ہوئے اونہون نے ملک عادل
ابوبکر ابن ملک کامل کے ڈیرہ کو گہیر کر اوسکو پکڑ کر ایک چہوٹی خیمہ مین بٹہلا کر
پہرا لگا کر ملک صالح ایوب کو بلا بہیجا یہہ حال سنتی ہی اوسکو ایسی خوشی ہوئے
قریب تہا کہ شادی مرگ ہوجائے — فوراً ملک صالح ایوب اور ملک ناصر داؤد
مصر مین گئے ہر روز ملک صالح کی خدمت مین جوق جوق اور فوج فوج سے امرا ر
کبار آکر حاضر ہو کر ملاقات کرتے تہے جمعہ کی رات آٹہوین تاریخ ذی قعدہ سنہ ۶۳۷ کو
ملک عادل پکڑا گیا تہا اوسنے دو برس سلطنت کی اور ملک صالح ایوب بوقت
صبح اتوار کی دن چہٹی ذی قعدہ کو قلعہ جبل مین داخل ہوا اوسکے آنے سے شہر والونکو
زینت اور لوگون کو خوشی حاصل ہوئی خصوصاً ملک مظفر حاکم حمات کو بسبب
بادشاہ ہونے ملک صالح کے اور لے لینے ملک مصر کی اتنی خوشی ہوئی کہ جسکا بیان
نہین ہو سکتا کیونکہ وہ ہمیشہ سے اوسکی محبت کا دم بہرتا تہا یہان تک کہ جب وہ
قید خانہ کرک مین مقید ہوا جب بہی حاکم حمات اپنے شہرون مین اوسکی نام کا خطبہ
پڑہوایا کرتا تہا جب ملک صالح ایوب ملک مصر مین ہمراہ ناصر داؤد کے آکر ٹہرا
اور قوت حاصل ہوئی اوسوقت ناصر داؤد کو یہہ خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ مجہی کو
قید کرے اسلئے اوسنے جلد سند نیک نامی کی اوس سے لیکر اپنے ملکون کو مراجعت کی

بیان وفات بانی حاکم ماردین کا

اسی سال میں بموجب قول بعض کی ۶۳۶سنہ میں ناصر الدین ارتق ارسلان ابن ایلغاری ابن ایلی ابن تمرتاش ابن ایلغاری ابن ارتق حاکم ماردین سے وفات پائی اسکا لقب منصور تھا وہ بعد اپنے بھائی حسام الدین لولو ق ارسلان سے جیسا کہ اوپر درمیان ۵۹۸سنہ کے بیان ہوا تخت نشین ہوا تھا ۶۳۱سنہ تک اسیطور پر رہا بعد اوس ارتق ارسلان مذکور کے ماردین کا تخت نشین ہوا یہاں تک کہ سنہ مذکور میں وفات پائی بعد وفات پانی ملک منصور ارتق ارسلان کے بیٹا اسکا ملک سعید نجم الدین غازی ابن ارتق ارسلان گدی نشین ہوا تھا تنک کہ ۶۵۳سنہ میں تقریباً وہ بھی فوت ہوا بعد اوسکے اوسی سنہ مذکور میں اوسکا بیٹا ملک مظفر قرا ارسلان بادشاہ ہوا وہ تقریباً ۶۹۱سنہ میں فوت ہوا بعد اوسکے بڑا بیٹا اوسکا شمس الدین داؤد ابن قرا ارسلان ایک برس نو مہینے سلطنت کرکے فوت ہوا اوسکی بعد اوسکا بھائی ملک منصور نجم الدین غازی ابن قرا ارسلان تقریباً ۶۹۳سنہ میں فوت ہوا یہ سن وفات ان حکام مذکورین کے میں ایک تقویم ماردینی سی جسمیں تاریخ بنی ارتق کے مذکور ہے نقل کردیئے ہیں اسکی صحت کی مجکو تحقیق نہیں ہے مگر یہ ہے کہ وفات ملک منصور غازی مذکور کی ۷۱۲سنہ میں انشاء اللہ تعالے ذکر کرونگا

اب شروع ہوا ۶۳۸سنہ ہجری

اس سال میں ملک صالح ایوب کی بعد قرار پانے کے ملک مصر میں ایبک اسمر سردار غلامان اسد یہ کو اور سوای اوسکی اور غلاموں اور امراء کو جنہوں نی اوسکی بھائی کو پکڑا

پکڑکر قید کیا تہا پکڑے اور سبکو قید کیا اور اپنی غلاموں کی پرورش کرنی شروع کی
— اسی سال مین ملک صالح ایوب نے ایک قلعہ بنام جبر اپنی رہنی کی جاے مقرر کیا
اور اسی سال مین ملک حافظ ارسلان شاہ ابن ملک عادل ابوبکر نے قلعہ جبر اور بالس
دونو اپنی بہن ضیفہ خاتون ملکہ حلب کو دے دیے عوض اونکی اعزاز اور چند شہر جو
اوسکی مساوی تہی لی لئے اسکا سبب یہہ تہا کہ ملک حافظ مذکور کو فالج کی بیماری ہوگئی
تہی اوسنی بخیال اسبات کی کہ میری اولاد مین سی کوئی تغلب نکر بیٹہی یہہ بات کی تہی
کیونکہ وہ جب قریب حلب کی ہوگا تو کسی کو اتنی طاقت نہو گی — اور اسی سال مین لشکر
خوارزمیہ نی بعد مفارقت ملک صالح ایوب کے بلاد شرقیہ مین بہت فساد اور لوٹ
مچا دی تہی چنانچہ وہ لوٹتی کہاتی قریب حلب کی پہونچی اوسوقت ملک معظم توران شاہ
ابن صلاح الدین لشکر عظیم حلب کا لیکر اونکی مقابلہ کو آیا اور لڑائی ہوئی حلبیون کو
شکست فاحش ہوئی اور خلق کثیر ماری گئی ازانجملہ ملک صالح ابن ملک افضل ابن
سلطان صلاح الدین مقتول ہوا اور سپہ سالار لشکر کا ملک معظم مذکور پکڑا گیا اور
خوارزمیون نے تمام اسباب حلبیون کی اور مال چہین لئے اور بہت آدمیون کو
پکڑ لیا اونہون نی حاصل کرنے مال کے یہہ ترکیب نکالی کہ ہر ایک شخص کو اوسکے
اقربا وغیرہ کے سامنی قتل کرتے تہی اور یہہ کہتی تہی کہ اگر تم روپیہ دو تو چہوڑ دین
چنانچہ اسیطرحسی بہت روپیہ اونہون نے حاصل کیا بہت لوگون کو بیچ ڈالا
— بعد اس جنگ عظیم کے خوارزمین جیلان پر گئے اور بہت قتل اور خونریزی اور
لوٹ بلاد حلب مین کی چنانچہ گردنواح کے سب شہری حلب مین بہاگ آئی اور
مستعد و سطی حصار کے ہوئی خوارزمیون نے اونکی عورتون سی زنا بہی بہت کیا
جسکو چاہا پکڑ کے دبا بیٹہی سابق مین تاتاریون نے بہی ایسا ہی کچہہ کیا تہا پہر خوارزمیون
نے منبج پر جاکر بزور شمشیر بروز جمعرات ساتوین ماہ ربیع الاول سنہ ہذا کو

گھس کر تل اعمال سابقہ کے یعنی قتل اور لوٹ کی ـــ پھر اپنی شہروں کی طرف
کردہ حراں مع مضافات تہی شہر حلب کو اوحاڑ کر چلے آئے

مان پھر آنی خوارزمیون کا طرف بلاد حلب وغیرہ کی

خوارزمیوں نے حراں سی کوچ کرکے دریای فرات قطع کرکے شہر رقہ کی راہ کو
میں آکے پھر وہاں سی تل اعزاز کو گئے پھر طرف سرمیں کی گئے پھر طرف معرہ کی
آئے مگر حمص شہر کو گئے اوسکو جو لوٹا کیونکہ آدمی اوسکی آگے آگے بھاگی پھرتے
تھی ـــ اور ملک منصور ابراہیم ابن شیرکوہ حاکم حمص سی جبکی ہمراہ لشکر صالح اسمٰعیل
ستولی دمشق کا تہا حلبیوں کی کمک پہونچ گئی تہی اسلئی حلبی ہمراہ حاکم حمص مذکور
کے ہوکر مستعد واسطی لڑائی خوارزمیوں کے ہوئی اور خوارزمی موافق اپنی عادت کے
لوٹتے کہسوٹتے شیرزر پر آکر اوترے اور لشکر حلب تل سلطاں پر اوترا ـــ پھر
خوارزمیوں نے طرف ملک حماۃ کی کوچ کیا لیکن وہاں کچھہ نہ لوٹا کیونکہ وہ جانتے
تہے کہ ملک مظفر ملک صالح ایوب سی ملا ہوا ہی پھر سلمیہ پر گئی پھر رصافہ کی طرف
طالب شہر رقہ کے ہوکر گئے اور لشکر حلب کا بہی تل سلطاں سی کوچ کرکے اوسکی
طرف پہونچا عرب بہی اون کے ساتھہ ہوگئے اوسوقت خوارزمیوں نے اسباب
جو لوگوں سی لوٹ کر لائی تہی ڈال دیا اور دریا مرفرات پر آخر ماہ شعبان سنہ ہذا کی
پہونچی لیکن لشکر حلب نے مع حاکم حمص ابراہیم قاطع صفین کے جالیا صبح سی شام
تک لڑائی رہی خوارزمیوں نے فرات سی عبور کرکے طرف حراں کی کوچ کیا لشکر
حلب نے بہی بیرہ کی طرف جاکر دریا رفرات طی کرکے خوارزمیوں کا پیچھا کیا ـــ
قریب رہا کے نویں تاریخ ماہ رمضان سنہ ہذا کو لڑائی ہوئی خوارزمیوں نے شکست

شکست کہا کر بہاگنا اختیار کیا حاکم حمص اور لشکر حلب نی داد شجاعت دیکر قتل اور
خونریزی بہت کی اور بہتون کو پکڑ لیا یہان تک رات ہو گئی۔ بعد ازان لشکر حلب نی
حرّان پر جاکر وہ شہر فتح کیا یہہ حال دیکہہ کر خوارزمی بلاد عانہ کی طرف بہاگ
گئے بدر الدین لولو حاکم موصل نے نصیبین اور دارا پر جو کہ دو شہر خوارزمیون کی تہا
استیلا پایا اور جو قاضی اوسمین تہا اوسکو رہا کیا از انجملہ ملک معظم توران شاہ
ابن سلطان صلاح الدین شہر دارین اوسوقت سی کہ جب حلبیون کو اول دفعہ شکست
ہوئی اسیجار پر قید تہا اوسکو بدر الدین لولو نی موصل مین لاکر کپڑے پہنا کر تحفہ دیکر
ہمراہ لشکر حلب کی بہیجدیا لشکر حلب نی شہر رقہ اور رہا اور سروج اور راس
عین مع مضافات فتح کئے اور حاکم حمص منصور ابراہیم شہر خابور پر غالب ہو گیا
۔ پہر لشکر حلب نی وہانسی کوچ کیا اونکے پاس روم سے بہی مدد آن پہونچی تہے
اسوقت ملک معظم ابن ملک صالح ایوب کا آمد پر محاصرہ کیا وہ شہر اوسی چہین کر
قلعہ ہیثم اور قلعہ کیفا اوسکے پاس رہنی دئے وہ دو قلعہ اوسکے باپ ملک صالح
کے مصر مین مرنے تک رہی۔ بعد ازان ملک معظم مذکور نے طرف اوسکی کوچ
کیا جیساکہ انشاء اللہ تعالے آگی بیان کرونگا ـــ اور بیٹا معظم کا یعنی ملک موحد
عبداللہ ابن معظم توران شاہ ابن صالح ایوب ابن ملک کامل محمد ابن ملک عادل
ابوبکر ابن ایوب اون ایام تک کہ تاتاری آئے قلعہ کیفا کا مالک رہا مدت تک
حکومت کی

بیان اس حال کا جو ملک جواد یونس پر گذرا

اسی سال مین ملک جواد یونس ابن مودود ابن ملک عادل پر ہلاکت آئی صورت
اسکے ماجرے کی یہہ ہی کہ وہ بعد مالک ہونے دمشق کی جب سنجار اور اعیا پر

۵۳۶ مستولی ہو گیا اور سوقت شہر اعا حلیہ مستنصر کے ہاتھہ کچھہ مال میں بیچ ڈالا او
ٹوٹوے سنجار کا محاصرہ کیا یوسف مذکور وہاں موجود تہا وہ اوسیر مستولی ہوگیا
اب یوسف کے پاس کوئی شہر رہا اسلئے جنگل کو طرف عزہ کی گیا اور ملک
صالح ایوب حاکم مصر سی یہ درخواست کی کہ اگر وہائے تو میں آپکے پاس آجاؤنگا
اوسی کچھہ جواب دیا اسلئے عکا میں جاکر فرنگیوں کے ساتھہ رہا ملک صالح اسمعیل حاکم
دمشق سے فرنگیوں کو روپیہ دیکر ملک جواد یوسف مذکور کو لیکر قید کیا پھر گلا گھوٹ
ڈالا ت اور اسی سال میں ملک صالح ایوب نی شیخ عزالدین عبدالعزیز ابن عبدالسلام کو
قاضی مصر کا کیا ۔ عزالدین مذکور دمشق میں تہا جب ملک صالح اسمعیل حاکم
دمشق کو اسی بہتجی حاکم مصر سی بہت خوف ہوا او سوقت صفد اور شقیف فرنگیوں کو
اس نیت سی دئے تا کہ اونکی حمایت پر رہیں اور مدد دیں ۔ یہہ بات مسلمانوں کو
بہت ناگوار گذری خصوصاً شیخ عزالدین ابن عبدالسلام نے صالح اسمعیل کو بہت
ملامت کی اور اسیطرحسی جمال الدین ابوعمر ابن الحاجب نی بہی برا مانا مگر وہ دونو
وہاں صالح اسمعیل سی ڈرکر نکل گئے عزالدین ابن عبدالسلام طرف مصر کی گیا وہاں اوسکا
وہاں قاضی بنایا گیا اور جمال الدین ابوعمر ابن الحاجب کرک میں جاکر ناصر داؤد
کے پاس رہا وہاں اوسکی واسطی ایک مقدمہ علم نحو میں تصنیف کیا ۔ بعد ازاں
ابن حاجب نے دیار مصریہ کی طرف سفر کیا

اب شروع ہوا سنہ ۶۳۹ ہجری

صالح اسمعیل حاکم دمشق اور منصور ابراہیم ابن شیرکوہ حاکم حمص اور ملکہ حلب یہہ
سب ملک صالح ایوب حاکم مصر کے عداوت پر متفق ہوئے مگر حاکم حماۃ اونسی

۵۳۷ اوس سے نہ ملا کیونکہ اوسکو بخلوص نیت اتباع حاکم مصر کا تہا ۔ اسی سال مین خوارزمیون
نے ملک مظفر غازی ابن ملک عادل حاکم میا فارقین سے لڑائی کے ۔ اور اسی
سال مین میری دادا مظفر حاکم حمات کو بیماری فالج کی بیٹھی بٹھائے یاردن مین
درمیان قلعہ حمات کے ہو گئی چند روز بکلام کئے اور نکچہ حرکت کی یہہ حادثہ آخر
فصل سرما مین ہوا تہا بلکہ بدگویون نے تو اوسکی موت کی خبر اوڑا دی تہی تدبیر
مملکت کے اوسکا غلام اور مختار خانہ سیف الدین طغرل کرتا تہا ۔ بعد ازان
اوس مرض سے تخفیف ہوئی آنکھین کہولین ایک ایک دو لفظ بولنے لگی ہر چند کہ صاحب
حاکم مصر نے ایک ڈاکٹر صالح صادق اور طبیب حاذق نصرانی مسمی نفیس ابن طلیب
کو اوسکے معالجہ کے لئے بہیجا تہا مگر اوسکی دوا نے کچہہ فایدہ نکیا ۔ یہانتک
کہ بعد دو برس کے فوت ہوا جیسا کہ انشاء اللہ تعالے آگے ذکر کرونگا ۔ اسی سال مین
درمیان ماہ ذی الحجہ کے ملک حافظ نور الدین ارسلان شاہ ابن ملک عادل ابن
ایوب شہر اعزاز نے جو عوض قلعہ جعبر کے لیا تہا فوت ہوا اوسکا جنازہ حلب مین
لاکر فردوس مین دفن کیا ۔ اور نواب ملک ناصر یوسف حاکم حلب نی قلعہ اعزاز
معہ اوسکی مضافات   پر عمل کر لیا ۔ اسی سال مین درمیان ماہ شعبان
کے شیخ کمال الدین موسی ابن یونس ابن محمد ابن منعہ ابن مالک فقیہہ شافعی فوت
ہوا یہہ شخص اپنے وقت کا مذہب وغیرہ مین امام تہا حنفی لوگ بہی مذہب ابو حنیفہ
کے فقہ اوس سے پڑہتی تہے وہ علم منطق اور علم طبعی اور علم الہی خوب جانتا تہا
علم ریاضی مین بہی خوب مہارت رکہتا تہا بلکہ امام وقت کہتا جامع مجسطی اور
اقلیدس اور علم موسیقی اور علم حساب بجمیع انواع جانتا تہا کافر لوگ بہی
اوسسے تورات اور انجیل پڑہتی تہی چنانچہ اوسنے ان دونو کتابون کی دو شرح
لکہین ہین لوگ اسبات کے معترف ہین کہ آجتک ایسی واضح شرح نہین ہوئی ہے

۵۴۳ء نحویت اور نحو اور صرف میں بھی امام تھا کتاب سیبویہ کی اور مفصل وغیرہ پڑھایا کرتا تھا
علم تفسیر اور حدیث میں امام تھا شیخ اثیر الدین ابہری جسکا نام مفضل ابن عمر ابن مفضل
ہی اوسسی موصل میں آکر شیخ کمال الدین مذکورسسی علم تحصیل کیا باوجود اسکی کہ اون
دنوں میں اثیر الدین ابہری تمام علوم میں امام تھا اوس حالت میں اوس سی تحصیل
کیا قاضی شمس الدین ابن خلکان کہتا ہی کہ میں اپنی آنکھوں سسی اثیر الدین ابہری کو
شیخ کمال الدین ابن یونس مذکورسسی مجسطی پڑھتی ہوئے دیکھا مدت تک اوسسی اسطور
اوسسی تحصیل کی باوجود اسکے کہ اثیر الدین مذکور اوسوقت میں صاحب تصانیف
تھا اور لوگ اوسسی تحصیل کرتے تھی — اور تقی الدین عثمان ابن عبد الرحمن معروف
ابن الصلاح فقیہہ شافعی بھی شیخ کمال الدین سسی علم منطق پڑھا کرتا تھا لیکن سمجہہ تھا
چنانچہ ابن یونس مذکور نے تنگ آکر اوسسی کہا کہ اے فقیہہ میرے نزدیک
مصلحت یہہ ہے کہ اس فن کا پڑھنا تو چھوڑ دے ابن صلاح نے کہا کسواسطی اوسسی
کہا کہ لوگوں کو تیری نیک بختی کا بہت اعتقاد ہی اور جو شخص علم منطق پڑھتا ہی اوسکو
لوگ یہہ کہا کرتے ہیں کہ اسکا عقیدہ فاسد ہوگیا تو گویا لوگوں کا عقیدہ تجسی اوٹھہ
جائے گا اسواسطی تجکو مناسب نہیں کہ تو یہہ علم پڑہے چنانچہ ابن صلاح نی اسکا کہنا
مانکر پڑھنا منطق کا چھوڑ دیا مگر شیخ کمال الدین یونس مذکور کو دین کی تہمت کرتے
ہیں سبب اسکا یہہ ہے کہ علوم عقلیہ اوسکی علوم دینیہ پر غالب تھی چنانچہ بعضی وقت
دریائے فکر میں ایسا غوطہ لگاتا تھا کہ اوسکو غفلت عارض ہو جاتی تھی پیدایش
اوسکی ۵۵۱ھ میں درمیان موصل کے ہوئی اوسی تاریخ مذکور میں وفات پائی

اب شروع ہوا ۶۴۰ سنہ ہجری

اسی سال مین درمیان خوارزمیون کے جنکی ہمراہ ملک مظفر غازی حاکم میا فارقین ۵۲۹
کا تہا اور درمیان لشکر حلب کی جنکی ہمراہ منصور ابراہیم حاکم حمص کا تہا قریب خابور
کے پاس مجون کی جمعرات کی روز تیسری ماہ صفر سنہ ہذا کو لڑائی ہوئی مظفر غازے
اور خوارزمیونکو بڑی شکست ہوئی چنانچہ وہ بہاگے لشکر حلب نے بہت کچہہ اونکا
اسباب لوٹا اور اونکی جوروں اور بچونکو پکڑ لائے ــ اور ملک منصور نے مظفر غازی
کی خیمہ مین جاکر اوسکی حرم اور خزانہ پر قبضہ پایا اور لشکر حلب مویّد اور منصور ہوکر
شروع جمادالاول طرف حلب کی چلا آیا

بیان وفات پانی ملکہ ضیفہ خاتون ملکہ حلب کا

یہہ عورت والدہ ملک عزیز کی ہے ــ اسی سال مین جمعہ کی رات کو گیارہوین تاریخ
جمادالاول کی اوسنے وفات پائی بیماری اوسکو یہہ ہتی کہ پردہ شکم مین زخم پڑگیا
تہا بسبب اوسکی بخار ہوگیا اسی سبب سی بیمار ہوکر مرگئی ــ قلعہ حلب مین مدفون
ہوئے پیدایش اوسکی ۵۸۱ یا ۵۸۲ مین درمیان قلعہ حلب کی ہوے جبکہ حلب
اوسکے باپ ملک عادل کے پاس تہا قبل اوسکے کہ اوسکی بہائی سلطان صلاح الدین
نے چہین کر اپنی بیٹی ظاہر غازی کو دیا تہا پیدا بہی اوسی قلعہ مین ہوئے اور وفات
بہی وہین پائی جب یہہ لڑکی پیدا ہوئی تہی اوسکی باپ ملک عادل کے پاس
کوئی مہمان آیا تہا مہمان کو عربی مین ضیف کہتی ہین اوسی نام پر اوسکا نام ضیفہ رکہا تہا
قریب اونسٹھ برس کے اوسنے عمر پائی ملک ظاہر غازی حاکم حلب نی قبل اوس سے
اوسکی بہن غازیہ سی نکاح کیا تہا جب غازیہ مرگئی اوسوقت اپنی سالی ضیفہ
خاتون مذکور سی نکاح کرلیا ضیفہ خاتون بعد وفات پانے اپنے بیٹی ملک عزیز کے

۵۴ حاکم حلب ہوئی اوسکی ملکو میں تصرف مثل تصرف بادشاہوں کے کیا چھہ برس بادشاہت کی جب اوسکی وفات پائی اوسوقت اوسکے پوتے ملک ناصر یوسف اس ملک عزیز کی عمر قریب تیرہ برس کی تہی گواہوں نے اوسپر یہہ گواہی دی کہ یہہ لڑکا بالغ اور ہوشیار ہوگیا ہی چنانچہ اسیواسطے سلطنت حلب پر سمہ اوسکی مضافات کے متصرف ہوا مگر کاروبار سلطنت کا جمال الدین اقبال حبشی خوجہ جا تولی کرتا تہا

بیان وفات پانی مستنصر باللہ کا

اسی سال میں مستنصر باللہ ابو جعفر منصور ابن طاہر محمد ابن امام ناصر احمد جمعہ کی صبح کو دسویں تاریخ جمادالاخر کو فوت ہوا اوسکی سترہ برس ایک مہینا کم خلافت سکی نیک بخت عادل رعیت پرور تہا اسی خلیفہ نے نہر دجلہ کے کنارہ جانب مشرق کو بغداد میں مدرسہ مستنصریہ بنایا تہا اور اوس مدرسہ کے لئی بہت موضعات وقف کی تہی تاکہ ثواب حاصل ہووے جبکہ مستنصر مرگیا تمام ارباب دولت کی رای مثل دواردار اور شرابی کے اسبات پر متفق ہوئیں کہ اوسکے بیٹے کو خلیفہ نباکر اوسکا مستعصم باللہ رکہا یہہ سینتیسواں خلیفہ اور آخر خلیفہ بنی عباسیہ میں کا ہے کنیت اوسکی ابو احمد ابن مستنصر باللہ منصور ہے عبداللہ مستعصم ضعیف الرای بیکے عقل آدمی تہا اسیواسطے امرا دولت الگ الگ ہوکر مستقل ہوگئے اور اوسکو یہہ رای دی کہ لشکر رکہنا کچہہ ضرور نہین مال جمع کرے اور مدارات تاتاریہ کی کیا کرے چنانچہ اوسنی یہہ سب اوسکا کہنا مانا اکثر لشکر برطرف کردیا

اب شروع ہوا سنہ ۶۴۱ ہجری

۶۴۱ھ اسی سال مین تاتاریون نی بلاد غیاث الدین کیخسرو بن کیقباد بن کیخسرو بن قلیچ ارسلان سلجوقی حاکم بلاد روم پر چڑہائی کی اوسنی حلبیون سی مدد چاہی چنانچہ حلبیون نی ہمراہ ناصح الدین فارسی کے اوسکی کمک اور مدد بہیجی اور ہر چہار طرف سی بہت لشکر اوسنی جمع کرکے تاتاریون کا مقابلہ کیا افسوس کہ لشکر روم کو شکست فاحش ہوئی تاتاریون نے بہت خونریزی کی اور بہت آدمیون کو قید کیا اور شہرون روم پر غالب آکر حکومت کرنی لگے اسیطرح پر خلاط اور آمد وغیرہ پر بہی قابض ہوگئے اوسوقت غیاث الدین کیخسرو کسی جانب بچاؤ کے بہاگ گیا بعد ازان تاتاریون کے پاس ایلچی بہیجکر خواہان امان ہوکر اونکی اطاعت مین داخل ہوا بعد ازان غیاث الدین مذکور سنہ ۶۵۱ ہجری مین جیساکہ آگے بیان کرونگا فوت ہوا بعد وفات اوسنی دو لڑکے صغیر سن اپنے پیچہی چہوڑے تہی یعنی رکن الدین اور عز الدین بعد ازان عز الدین طرف قسطنطنیہ کے بہاگ گیا اور رکن الدین ملک روم مین زیر حکم تاتاریون کے رہا مگر حاکم پرواناہ معین الدین سلیمان تہا پرواناہ اوسکا لقب تہا یعنی اوسکی دربان کے ہین بعد ازان پرواناہ نی رکن الدین کو قتل کرکی ایک اپنی چہوٹی بیٹے کو اوسکی جائے قائم کردیا — اسی سال مین درمیان صالح ایوب حاکم مصر اور صالح اسمعیل حاکم دمشق کی خطوط اس امر کے جاری ہوئی کہ دونو جانب سی صلح کرنی منظور ہے اور صالح اسمعیل کو ایوب نے لکہا کہ مغیث فتح الدین عمر بن ملک صالح ایوب اور حسام الدین ابن ابو علی ہذبانی کو چہوڑدے یہہ دونو اوسکے پاس قید تہے اوسنے حسام الدین ابن ابو علی کو چہوڑکر مصر کی جانب روانہ کردیا مگر مغیث ابن صالح ایوب کو قید رکہا پہر صالح اسماعیل اور ناصر داؤد حاکم کرک نے ملک فرنگیون سی کمک طلب کرکے شہر قدس اونکی حوالہ کیا — قاضی جمال الدین بن واصل کہتا ہے کہ اون ایام مین مین درمیان قدس کے گیا تہا وہان پادریون کو بیٹہے ہوئے الصخرہ پر دیکہا اوسکی قربان کے شیشہ ابب

ابتداء ہوا ۶۴۲ ہجری

اس سال میں درمیان لشکر مصر کے جنکے ہمراہ خوارزمی تہے۔ اور لشکر دمشق کی جنکے ہمراہ فرنگی تہے اور حاکم حمص کا تہا لڑائی ہوئی۔ خوارزمی بحسب خواہش ملک صالح ایوب کے عزہ تک واسطے مدد دینے کے اوسکو اوسکے چچا صالح پر بہیجی اور بہت افواج مصر بہی اوکی پاس ہمراہ رکن الدین بیبرس غلام ملک صالح ایوب کی آئیاں یہہ شخص سب غلاموں میں اوسکا بڑا غلام تہا وہ بہی ہمراہ اوسکی اون ایام میں کہ وہ کرک میں مقید ہوا قید ہوا تہا۔ اور ملک صالح اسمعیل نے لشکر دمشق ہمراہ ملک منصور ابراہیم بن شیرکوہ حاکم حمص کے تہا روانہ کیا اوسنے عکا میں داخل ہوکر فرنگیوں سے درخواست کمک کی چاہی جیسا کہ اونکا وعدہ اور اتفاق ہوچکا تہا چنانچہ فرنگی ایسے سوار و پیادے لیکر نکلے اور حاکم حمص کے پاس لشکر دمشق اور کرک کا بہی آموجود ہوا اگرچہ ناصر داؤد خود نہ آیا تہا یہیں کا مقابلہ باہر عزہ کے ہوا لشکر دمشق اور حاکم حمص ابراہیم اور فرنگیوں کو شکست فاحش ہوئی مگر اونکا تعاقب لشکر مصر اور خوارزمیوں نے خوب کیا بہت آدمی اونمیں سے قتل کئے اور ملک صالح ایوب عزہ اور سواحل اور قدس پر قابض ہوگیا وہ لوگ جو گرفتار ہوئے تہے مع مقتولین کی سروں کے مصر کو روانہ کئے گئے چند روز تک اس فتح کے خوشیاں ہوتی رہیں بعد ازاں ملک صالح ایوب نے باقی لشکر مصر کو بہی ہمراہ معین الدین ابن شیخ کے روانہ کردیا وہ لشکر جو شام میں موجود تہے مع خوارزمیوں کے سبہی ملکر دمشق پر جاکر اوسکا محاصرہ کیا اوسمیں ملک صالح اسماعیل اور ابراہیم بن شیرکوہ حاکم حمص محصور ہوئے یہہ سال تمام ہوا اور محاصرہ

بیان وفات حاکم حمات کا

اسی سال مین میرے دادا ملک مظفر حاکم حمات تقی الدین محمود بن ملک منصور ناصر الدین محمد بن ملک مظفر تقی الدین عمر ابن شاہنشاہ بن ایوب بروز ہفتہ آٹھوین جماد الاول سنہ ہذا یعنی سنہ ۶۴۲ ہجری مین فوت ہوئے اونسنے ملک حمات کی پندرہ[۱۵] برس ساڑہ مہینے دس روز سلطنت کی تہی نو مہینے چند روز اور دو برس فالج کی بیماری مین مبتلا رہا تہی حادہ بسبب فالج کے جو اوسکو ہو گئی تہی اوسکے سبب انتقال پایا عمر اوسکی تنتالیس[۴۳] برس کی تہی کیونکہ پیدایش اوسکی سنہ ۵۹۹ ہجری مین ہوئی تہی وہ بہت شجاع اور ذکی اور دانا آدمی تہا اہل فضایل اور علمار کو بہت محبت کرتا رہتا تہا چنانچہ شیخ علم الدین قیصر معروف تعاسیف کو جو کہ مہندس اور فاضل اور ریاضی دان تہا اپنی خدمت مین بہت رکہتا تہا اوسی نے ملک مظفر کے واسطے چند برج حمات مین اور تین چکین نہر عاصی پر بنائین تہین اور ایک کرہ لکڑی کا ہیولی کی بانے سی اوسپر تمام کواکب مرصودہ لکہی ہوئے بنایا تہا — قاضی جمال الدین ابن واصل کہتا ہے کہ مینے بہی شیخ علم الدین کی مساعدت کی تہی ملک مظفر اوسکو خوب یاد کیا کرتا تہا مقام دقیقہ اوسکی ہاسی پوچہا کرتا تہا — جب ملک مظفر فوت ہوا بعد اوسکے ملک منصور محمد بن ملک مظفر محمود گدی نشین ہوا عمر اوسکی اوسوقت مین دس[۱۰] برس ایک مہینے تیرہ[۱۳] دن کی تہی — مگر سیف الدین طغرل غلام ملک مظفر کا مع مشارکت شیخ شرف الدین عبد العزیز بن محمد معروف شیخ الشیوخ اور بعیت طواشی مرشد اور وزیر بہار بن تاج کی تدبیر مملکت کرتا رہتا تہا اور حکومت والدہ منصور کی غازیہ خاتون بنت ملک کامل

۴۴۵ کرتی رہتی تھی ۔۔ اسی سال میں حضرت ملک صالح ایوب کو اپنی بیٹی مغیث فتح الدین عمر کے مرجانے کی خبر درمیان حبس ملک صالح اسماعیل حاکم دمشق کے پہنچی بہت غم کیا اور صالح اسماعیل سے اور دشمنی زیادہ بڑھ گئی ۔۔ اسی سال میں ملک مظفر شہاب الدین غازی بن ملک عادل ابوبکر بن ایوب حاکم میافارقین فوت ہوا بجائے اوسکے بیٹا اوسکا ملک کامل ناصر الدین محمد بن غازی بجائے اوسکی قایم مقام ہوا ۔۔ اسی سال میں شہر حمات سے شیخ تاج الدین احمد بن محمد بن ناصر اللہ سے ایک قاصد طرف خلیفہ کی بغداد میں ہمراہ اوسکے سلطان ملک منصور کی طرف سے بہت تحفہ و تحایف کر کے روانہ کیا ۔۔ اسی سال میں قاضی شہاب الدین ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد المنعم بن علی بن محمد شافعی معروف ابن ابی الدم قاضی حمات فوت ہوا وہ ایلچی گری میں بغداد کی طرف گیا تھا معرہ میں بیمار ہوا اسلئے مریض ہوکر حمات کی طرف مراجعت کی وہاں وفات پائی اوسنے ایک بڑی تاریخ مظفری وغیرہ تالیف کی ہے

اب شروع ہوا ۶۴۳ سنہ ہجری

اس سال میں ملک اسماعیل نے اپنی وزیر امین الدولہ کو جو اول میں سامری تھا پھر مسلمان ہوگیا تھا طرف عراق کی واسطے شفاعت اور قبول عذر کی خلیفہ کے پاس بھیجکر یہ کہلا بھیجا کہ کسیطرحسے میرے بھائی سے میری صلح کروا دیجے خلیفہ نے ہرگز حوالت دیا امین الدولہ مذکور ملک صالح اسماعیل کے اوپر ایسا غالب تھا کہ وہ اوسکی راے سے ہرگز انحراف نکر سکتا تھا

بیان استیلا اور غلبہ پانے ملک صالح ایوب کا دمشق پر

۵۴۵ اسی سال مین لشکر ملک صالح ایوب نی جنکا سپہ سالار معین الدین ابن شیخ تہا شہر دمشق
صالح اسمعیل بن ملک عادل سی چہین لی اوسکے ہمراہ دمشق مین حاکم حمص ابراہیم
ابن شیرکوہ بہی محصور تہا ــــ دمشق اِسی صورت سی لی کہ ملک صالح اسماعیل کے
پاس بعلبک اور بصری اور سواد رہی اور حاکم حمص کے پاس حمص مع مضافات
رہی معین الدین ابن شیخ نے منظور کیا اور حسام الدین ابن ابو علی مع اوس لشکر بصری
کے جو اوسکے پاس تہا دمشق تک جا پہنچا اتفاق سی بعد لینے دمشق کے معین الدین
ابن شیخ بیمار ہوا اوسی جا سے فوت ہو گیا ــــ مگر حسام الدین ابن ابو علی نائب ملک
صالح کیطرف سی دمشق کا رہا بعد ازان خوارزمی طاعت ملک صالح ایوب سے
نکل گئے کیونکہ وہ یہہ جانتے تہی کہ جب ملک صالح کو شکست ہو گئی اور دمشق فتح ہو چکا
اوسوقت ہماری تین مہینے ہم جامن کے حسب خواہش جاگیرات مرحمت ہونگی جب یہہ
قرار اونکی پورے نہ ہوئے اوسوقت صالح ایوب سی پہر کر صالح اسماعیل سی جا ملے
اور ملک داؤد ناصر بہی اونسی ملگیا انہون نے متفق ہو کر پہر دمشق مین جا کر محاصرہ کیا
یہانتک کہ اندر شہر کے قحط پڑ گیا اور باشندون کو بہت تکلیف لاحق حال ہوئی
لیکن حسام الدین ابن ابو علی نہ یانی نے دمشق کی محافظت کرنے مین کوئی طرح کا
قصور نہ کیا یہہ سال بہی تمام ہوا اور حال یہی رہا ــ اسی سال مین تاتاریون نے
بغداد پر چڑہائی کی لشکر بغداد اونکے مقابلہ پر آیا تاتاریون کو اوسکے مقابلہ کرنی
کے کچہہ طاقت نہ تہی اسلئے اونکے پیرون تاتار سے لوگ بہاگ گئے ــ اسی سال مین
ربیعہ خاتون بنت ایوب بہن سلطان صلاح الدین دمشق مین درمیان دار عقیقی کے
فوت ہوئی اوسکی اسّی برس سی زیادہ عمر تہی ــــ جبل صالحہ مین ایک مدرسہ
حنبلیہ اوسنی بنایا ہے ــ اسی سال مین علم الدین علی بن محمد بن عبد الصمد سخاوی
فوت ہوا اوسنی قصیدہ شاطبیہ کی جو کہ علم قرات مین ہے شرح کی ہے اور مفصل

زمخشری کی شرح تصنیف کری اوسکا نام مفصل شرح مفصل رکہا ہی اور ایک مجموعہ اوسکا ہے اوسکا نام سفر السعادۃ اور سفر الافادۃ رکہا ہے علم نحو کے مسائل مشکل اوسمیں ذکر کئے ہیں — اسی سال میں جب ملک صالح ایوب نے شہر دمشق لے لی اونہیں ایام میں نواب ملک منصور حاکم حمات نے سلیمہ حاکم حمص سے جیسی کہ حمات کی سلطنت میں ملا لی — اسی سال میں شیخ موفق الدین ابو البقا یعیش بن محمد بن علی موصلی حلبی اصل موصل تہے اور پیدا ایش اور پرورش انکی حلب میں پائی تہی فوت ہوا اوسکو ابن صانع کہتی ہیں وہ ظریف ملک کفتار خوش جواب تہا اوسنے ہی مفصل کی ایک شرح بہت مستوفی تصنیف کی ہی ایسی کوئی شرح آجتک نہیں ہوئی سوا اسکے اور بہی اوسکی تصنیفات بہت سی ہیں ماہ رمضان ۵۵۳ ہجری میں درمیان حلب کی فوت ہوا

اب شروع ہوا ۶۴۴ ہجری

بیان شکست پانی خوارزمیونکا قصب پر اور استیلا پانا صالح ایوب کا بعلبک پر

ابو الفدا نے یہہ ذکر کیا ہے کہ خوارزمی صالح اسماعیل اور ناصر داؤد نے متفق ہوکر دمشق کا محاصرہ کیا اور اوسمیں حسام الدین ابن ابی علی محصور ہوا جب یہہ بات ہوئی حلبیوں نے اور ملک منصور ابراہیم حاکم حمص نے متفق ہوکر ہمراہ ملک صالح ایوب بن ملک کامل کے خوارزمیوں پر چڑہائی کی وہ بہی قصب پر مستعد ہوا میں مقابلہ پر آئے خوارزمیوں کو شکست فاحش ہوئی اور اونکا سپہ سالار حسام الدین برکت خان بہی مارا گیا اوسکا سر اوٹہا کر طرف حلب کی لیگئے — اور ایک جماعت خوارزمیوں کے تبی ہمراہ اپنی سردار کشلو خان خوارزمی کے جاکر تاتاریوں سی اتفاق کری اوسی

اونسی مل گئے اور ایک جماعت ملک شام مین متفرق ہو گئی جب اونکی شکست کی خبر ملک
صالح ایوب کو دیار مصر مین پہنچی بہت خوش ہوا مصر مین خوشخبری کے ڈہاک اوڑ گئی اور
وہ جو علی ابراہیم حاکم حمص سی اوسکو خفگی تہی وہ بہی جاتی رہی باہم صفائی حاصل
ہو گئی — اور صالح اسماعیل نے طرف ملک ناصر یوسف حاکم حلب کی جاکر اوسکی
پناہ پکڑی ہرچند کہ ملک صالح ایوب نی اوسکو طلب کیا لیکن ملک ناصر نی اوسکو
نہ دیا جب یہہ بات گذری حسام الدین بن ابو علی ہذبانی نے معیت لشکر دمشق کے
بعلبک پر جاکر اوسکا محاصرہ کیا اوس شہر مین اولاد صالح اسماعیل کی تہی اونکو ان دیگر
وہ شہر لے لیا اور اولاد صالح اسماعیل کو طرف صالح ایوب کی مصر مین بہیجدیا وہ
مصر مین قید کئے گئے اسیطرحسی امین الدولہ وزیر ملک صالح اسماعیل کو اور اوسکے
گہر کے مختار ناصر الدین یغمور کو بہی پکڑ کر مصر کو روانہ کیا وہ دونون بہی قید ہوئے اہل
فتح کی بہت خوشی درمیان قاہرہ اور مصر کے ہوئے کہ بعلبک بہی فتح ہوئی انہین
ایام مین اتفاقسی حاکم عجلون یعنی سیف الدین قلیج نے وفات پائی ملک صالح ایوب
نے عجلون بہی لے لیا — بعد گذرنے اس ماجرے کے ملک صالح ایوب نی ایک لشکر
ہمراہ امیر فخر الدین یوسف بن شیخ کے آراستہ کیا یہہ فخر الدین وہ ہے جسکو ملک عادل
ابن ملک کامل نے قید کر رکہا تہا جن ایام مین ملک صالح ایوب مصر کا بادشاہ ہوا اوسنے
اوسکو قید سی مخلصی دیکر حکم کیا تہا کہ میرے گہر کی ملازمت اور نوکری مین رہ
چنانچہ وہ مدت تک ملازمت مین رہا اس سال مین اوسکو سپہ سالار لشکر کا کرکے ناصر
داود حاکم کرک سی لڑنے کی واسطی روانہ کیا فخر الدین مذکور نے تمام بلاد ملک ناصر کے
لیکر کرک کے اوپر جاکر اوسکا بہی محاصرہ کرکے بہت مکانات ویران کر دیئے ملک
ناصر مذکور بہت ضعیف اور تنگ ایسا ہو گیا کہ اوسکے پاس سوا کرک کے اور کچھ نہ رہا
— اسی سال مین ملک صالح ایوب نے اپنی غلام بیبرس کو قید کیا یہہ وہ غلام ہی کہ ہمراہ

ملک یہہ مذکور کی کرک میں قید ہوا تہا — سبب اسکی قید کرنی کا یہہ تہا کہ سیرسن مذکور خوارزمیوں
اور ناصر داؤد سے ملکر اوسی گہہ گیا تہا صالح ایوب نے اپنی گہرداروں کو اوسکے پاس
بہیجکر اپنی طرف مایل کرکے بلایا جب وہ آیا اس سال میں اوسکو پکڑکر قید کیا آخر زمانہ
اوسکا یہہ تہا — اسی سال میں ملک منصور ابراہیم حاکم حمص بن شیرکوہ نے ایک
قاصد بہیجکر ملک صالح ایوب سے ایک نامی کا وثیقہ طلب کیا تہا تاکہ اوسکے دروازہ پر
آکر اوسکے نوکر وہیں مسالمت ہو بادجود اسکے کہ اوسکو بیماری سل کی ہوگئی تہی مگر پہر
بہی وہ اسی حالت سے دیار مصر میں آیا پہر دمشق میں گیا وہاں جاکر زیادہ بیمار ہوا
اوسی جاے فوت ہوا حمص میں اوسکا جنازہ دمشق سے لاکر دفن کیا بعد اوسکے بیٹا اوسکا
ملک اشرف مظفر الدین موسی بن ملک منصور ابراہیم مذکور والی ریاست ہوا —
اسی سال میں بعد فتوح دمشق اور بعلبک کے ملک صالح ایوب نے حسام الدین
بن ابو علی کو طرف مصر کی بلا لیا اور بجاے اوسکے نیابت دمشق کا امیر جمال الدین
بن مطروح کو کیا جب حسام الدین بن ابو علی طرف مصر کے بہیجا وہاں اپنا نایب اوسکو
بناکر ملک صالح آپ دمشق آیا اسی اثنا میں ملک منصور محمد حاکم حماۃ — اور ملک اشرف
حاکم حمص اوسکی خدمت میں حاضر ہوے اونکا بہت اکرام و اعزاز کرکے ملک اونکی
سند مرحمت کرکے رخصت کیے تمام سال ملک صالح شام میں رہا — اسی سال
عماد الدین داؤد بن موسک وزیر مالک کرک کے فوت ہوا یہہ شخص بہت نیک بخت
آدمی تہا

اب شروع ہوا سنہ ٦٤٥ ہجری

اس سال میں فخر الدین ابن الشیخ نے دو قلعے یعنے قلعہ عسقلان اور قلعہ طبریہ فرنگیوں کی
ایام میں ملک صالح شام میں تہا اور ان دونوں قلعوں کا ذکر اوپر میں بیان کریکا تحویل کرد

کرده فرنگیون کو سنہ ۶۴۱ ہجری مین دیدیئے تہے اونہون نے اونکی تعمیر کرکے درست کر لئے
تہے اس سال تک فرنگیون کے پاس رہی یہانتک کہ سنہ ہذا مین وہ دونو فتح ہوئے ۔
اسی سال مین اشرف حاکم حمص نے شمیمیس بہی ملک صالح ایوب کو دیدیا یہہ بات
حلبیون پر گران گذری کیونکہ اونکو یہہ خوف تہا کہ باقی اضلاع شام پر بہی ملک صالح قابض
ہوجاویگا ۔ اسی سال مین ملک عادل ابوبکر بن سلطان ملک کامل قید مین فوت ہوا
والدہ اوسکی بنت سودا معروف بنت فقیہہ نصر تہی وہ اوس وقت کہ درمیان بلبیس کے
پکڑا گیا تہا اس سال تک مقید تہا اوسنے قید خانہ مین آٹہہ برس تکلیف اٹہائے عمر اوسکی
قریب تیس ۳۰ برس کے تہی بہی اپنی ایک چہوٹا بیٹا ملک مغیث فتح الدین عمر چہوڑا تہا
یہہ وہ لڑکا ہے جو کرک کا حاکم ہوگیا تہا پہر اوسکو ملک ظاہر بیبرس نے قتل کیا تہا
جیساکہ آگے بیان کرونگا انشاء اللہ تعالے ۔ اسی سال مین طواشی مرشد منصوری
اور مجاہد الدین امیر جندار نے حمات سے طرف حلب کی جاکر عایشہ خاتون بنت ملک
کامل بن ملک عادل کو عشرہ اوسط ماہ رمضان سنہ ۶۴۵ ہجری مین بڑی تجمل اور شان سے
لیکر آئے حمات مین اوسکی ملاقات کی واسطی بڑا انبوہ ہوا تہا ۔ اسی سال مین
علاء الدین قراسنقر ساقی عادلی جو کہ ایک غلام ملک عادل بن ایوب کا تہا فوت
ہوا اوسکے غلام جتنے تہے لوگ ولا ملک صالح کو پہنچی ۔ اونہیں مین سے سیف الدین
قلاوون صالحی بہی تہا جسکی تخت حکم ملک مصر اور شام ہوگیا تہا جیساکہ آگے بیان
ہوگا ۔ اسی سال مین عمر بن محمد معروف شلوبینی اشبلیہ مین فوت ہوا وہ فاضل
اور امام علم نحو مین تہا جزولیہ کی اوسنے شرح کی ہے اور نحو مین سوا اسکے اور بہی
تصنیف کی ہین باوجود اس فضیلت تامہ کے بیوقوف اور غفلت شعار آدمی تہا
کنیت اوسکی ابو علی ہی اور شلوبینی منسوب طرف شلوبین کے ہی جو کہ ایک قلعہ بہت
مضبوط قلعون اندلس سے ہی یہہ قلعہ سواحل غرناطہ بحر روم کے عمل مین ہے اسی مین کا

۵۵- یہہ شلو میں مذکور ہے یہہ ابن سعید مغربی نے اپنی کتاب کہ مسمی المغرب فی اخبار المغرب
میں درمیان بیدرہویں جلد کے بعد ذکر عمر ماطہ کے کیا ہے وہ کہتا ہے کہ یہی یہی ادمی
علم نحو بڑا تھا وہ امام علم نحو میں درمیان مغرب کے تھا ابو علی فارسی کی طبقہ میں
تھا اسکا ئے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جو قاضی شمس الدین ابن خلکان نے اور اوسکے
متبعین نے بیان کیا ہے کہ شلو میں کہ مسمی سعید اور سو ہے کی درمیان زمان اندلس
کے ہیں یہہ غلطی ہے وہ اس تحقیق پر واقف نہیں ہوئے

اب شروع ہوا سنہ ۶۴۶ ہجری

اسی سال میں ملک ناصر حاکم حلب نے ہمراہ شمس الدین لولو ارمنی کے لشکر آراستہ کر کے
روانہ کیا تھا اونہوں نے ملک اشرف موسی کا حمص میں دو مہینے تک محاصرہ کیا آخر کو
اوسنے حمص دیدیا اور عوض اوسکے تل باشر مع تدمر اور رحبہ کے لے لیا جب ملک
صالح نجم الدین ایوب کو یہہ خبر پہنچی اوسپر گراں گذری فوراً ملک شام کو واسطے لے
لیے حمص کے حلب سے گیا لیکن بیمار ہوگیا تھا اوسکی بغلیں ورم ہوگئی تھی پھر پھوٹکر
ناسور ہوگیا ہے اور ملک صالح دمشق تک جا پہنچا وہاں جا کر اوسنے لشکر
آراستہ کر کے طرف حمص کی بمعیت حسام الدین ابن ابو علی فخر الدین ابن شیخ کے
بھیجا اوس لشکر نے حمص پر جا کر محاصرہ کیا اور ایک گوپن مغربی جسکا وزن ایک سو
چالیس شامی تھا مع اور گوپنوں کے شہر پر لگائے تھے لیکن جاڑے نے اور برف
کی بہت شدت تھی مدت تک اوسکا محاصرہ رہا اتفاقاً اسی اثنا دنوں میں ملک صالح کو
دمشق ہی میں یہہ خبر پہنچی کہ فرنگیوں نے دمیاط پر آکر ڈیرہ کیا ہے اور ان دنوں میں بیماری
بھی اوسکی بڑھ گئی تھی اور نجم الدین بادرائی قاصد خلیفہ کا بھی آن پہنچا اوسنے درمیان

درمیان ملک صالح اور حلبیون کی صلح کروانے مین سعی کی اور کہا کہ حمص حلبیون کے پاس
رہنی دیجی ناچار ملک صالح نی منظور کیا اور لشکر کو حکم کوچ کا دیا چنانچہ لشکری حمص سی
چلے آئے اگر ذرا دیر ہوتے تو وہ فتح کر چکی تہی بعد ازان ملک صالح نی دمشق سی ایک
ڈولے مین بیٹھ کر بسبب شدت مرض کے کوچ کیا اور دمشق مین جمال الدین ابن یغمور کو
نائب کیا اور ابن مطروح کو معزول کیا اور حسام الدین ابن ابی علی کے پاس قاصد
بہیجا کہ اوسکو مصر مین آپنی آگے نائب کرکے کام لے — اور اسی سال مین بروز
جمعرات چہبیسوین ۲۶ ماہ شوال کو ابو عمر عثمان ابن عمر ابن ابو بکر ابن یونس معروف ابن
حاجب ملقب جمال الدین نے وفات پائی باپ اوسکا عمر امیر عزالدین ابن موسک
صلاحی کا دربان تہا وہ قوم کا کردی تہا اوسکا بیٹا مذکور درمیان قاہرہ کی چہوٹی
عمر مین قرآن شریف اور فقہ مذہب مالک ابن انس کے اور عربیت اور اور علوم
پڑھکر کامل ہوا پہر وہان سی دمشق مین گیا جامع مسجد مین بیٹھکر پڑہایا بہت لوگون نے
اوس سی علم پڑہا پہر قاہرہ کو مراجعت کی پہر اسکندریہ مین گیا وہین فوت ہوا پیدائش
ابو عمر مذکور کی آخر ۵۷۰ھ مین درمیان اسنا کے جو کہ چہوٹا سا شہر صعید کا ہی ہوئی تہی
چہتر ۷۶ برس کی عمر پائے شیخ ابو عمر مذکور بہت علوم جانتا تہا مگر غالب علم عربیت اور
اصول فقہ تہا اوسنی عربیت مین ایک مقدمہ جسکو کافیہ کہتے ہین تصنیف کیا اور کتاب
الاحکام آمدی کو جو اصول فقہ مین ہے مختصر کیا ان دونون کتابون یعنی کافیہ اور
مختصر اصول کا تمام شہرون مین خصوصاً بلاد عجم مین پڑہنی کا ہمارے زمانے تک بہت
رواج ہے (قول مترجم) ہمارا زمانہ کہ ۱۸۴۷ء عیسوی اور ۱۲۶۳ ہجری ہی مین آجتک
ان دونون کتابون کو تمام بلاد عجم مین لوگ پڑہتی لور فیض اوٹہاتے ہین) سوائے
اوسکے اور بہی چند کتابین اوسکی تصنیفات سی ہین — اور اسی سال مین عزالدین
ایبک معظمی قید خانہ مین درمیان قاہرہ کے فوت ہوا یہہ شخص مالک صرخد کا درمیان

 شلہ کے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہی ہو گیا تہا۔ اور ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ سنہ ۶۱۱ ہجری میں
مالک ہوا تہا کیونکہ اوسکا آقا ملک معظم سنہ مذکور میں حج کر نیکو گیا تہا اور دمشق سرحد
دا کی حاکم ابن قراجا سی جیس کر ابن علام ایاکت مذکور کو دے دی تہی سنہ ۶۴۴ تک اوسکی
قبضہ میں رہی پہر ملک صالح ایوب نے ایک مذکور سی لیکر اوسکو قاہرہ میں قید
کر دیا یہاں تک اس قید ہی میں درمیان سنہ ہا کے فوت ہوا مصر میں دفن کیا گیا پہر
ملک صالح اوس مرت میں لکا کر دمیں کیا اور سی آپ ما ہر دمشق کے سر راہ سردار
سوار کہا تہا

اب شروع ہوا سنہ ۶۴۷ ہجری

بیان قبضہ پانے فرنگیوں کا دمیاط پر اور نازل ہونا ملک صالح کا اشموم طناح پر

اسی سال میں ریڈ آفرنس جو بڑا بادشاہ فرنگیوں کا تہا (ریڈ اونکی زبان میں معنی بادشاہ کی)
یعنی بادشاہ فرانس کا فرانس ایک قوم ہے بہت بڑی قوموں فرنگ سی پچاس ہزار
جوان لڑنے والے لیکر جزیرہ قبرس میں آیا پہر وہاں سی سنہ ہا میں طرف دمیاط کے
پہونچا ملک صالح نے اس شہر میں بہت آلات جنگ اور لڑائی کے اور ذخیرہ کہانے
پینے کا جمع کر کے قوم بنی کنانہ کو کہ وہ بہت مشہور شجاع آدمی ہیں مقید کر رکھے تہے
اور ملک صالح نے فخر الدین ابن شیخ کو بہت سا لشکر دیکر فرنگیوں کا سامنا کر نیکو بابر دمیاط
کے روانہ کیا تہا جب فرنگی آن پہنچے اوسوقت فخر الدین ابن شیخ بر غربی سی بر شرقی
کی طرف چلا گیا اور فرنگی بر غربی کی طرف نوین ماہ صفر سنہ ہا کو جا پہونچی جب
یہہ ماجرا گذرا بنی کنانہ اور باشندگان دمیاط شہر خالی کر کے گہروں کی دروازے
کہلے ہی چہوڑ چہوڑ بہاگ گئے — فرنگیوں نے بدون لڑائی کے شہر دمیاط پر مع
گودام اور آلات حرب اور متاع لوگوں پر قبضہ پایا یہہ ہی ایک بڑی مصیبت مسلمانوں کی

مسلمانون پر گذری تہی اور ملک صالح پر بہی بہت گران گذری بلکہ اون نے بہی کشانہ
کو سولی دی سبکو مارا ایک کو بہی نہ چہوڑا اور خود ملک صالح منگل کے روز پانچوین تاریخ
ماہ صفر سنہ ۶۴۷ کو منصورہ پر جا کر اوترا لیکن بیماری کی اوسکو بہت شدت تہی ایک
ناسور نقلین تہا اور سل کی جڈی بیماری تہی

بیان مستولی ہوئی ملک صالح ایوب کا کرک پر

اسی سال مین ملک ناصر داؤد ابن ملک معظم عیسی ابن ملک عادل ابوبکر ابن ایوب پر
جب بہت مصیبت گذری اور حال اوسکا تنگ ہو گیا اوسوقت اوسنے ملک ناصر
حاکم حلب کے پاس خواہان پناہ ہو کر کرک سے طرف حلب کی کوچ کیا کہتے ہین کہ پہر بہی
اوسکے پاس جواہرات بہت تہی اگر بہت سستی بیچے جاتے تو قریب ایک لاکہہ دینار کی
تہے جب وہ طرف حلب کی پہونچا وہ صندوقچہ جواہرات کا طرف بغداد کے خلیفہ مستعصم
کے پاس بطور ودیعت کی بہیجا یا خط خلیفہ کا بہی اوسکی رسید کا آ پہونچا گر چہ پہر
اوسکو دیکہنی نصیب نہ ہوئی جب ناصر داؤد نے کرک سے کوچ کیا اپنی بیٹا عیسی کو
اوسکا نایب کر کے لقب اوسکا ملک معظم رکہہ کر آیا تہا داؤد کے اور بہی بیٹا بڑے
عیسی سے تہے ایک امجد حسن دوسرا ظاہر شادی ان دونون بہائیون نے بسبب
سرداری نہ پانے عیسی کے بہت رنج کیا اور بعد چلے جانے باوا اپنی کے عیسی کو چپ
پکڑ لیا امجد حسن طرف ملک صالح ایوب کی کہ وہ منصورہ مین بیمار تہا چلا گیا اور کہا
کہ کرک مین ایک شرط سے دیتا ہون کہ مجکو اور میرے بہائی کو دیار مصر مین جاگیرین
دو چنانچہ صالح ایوب نے اونکی جاگیرین دین کہ وہ راضی ہو گئے اور کرک مین اپنی
سے نایب بہیجکر پیر کے روز بارہوین تاریخ ماہ جمادالآخر سنہ ۶۴۷ مین قبضہ کر لیا

۵۵۱ اور بڑی دوستی ملک صالح کو باوجود تکلیف مرض کے کرک لینے کی ہوئی کیونکہ مدت سے
اوسکا ارادہ اوسکی فتح کا تہا

بیان وفات پانی ملک صالح ایوب کا

اسی سال میں ملک صالح نجم الدین ایوب ابن ملک کامل محمد ابن ملک عادل ابوبکر
ابن ایوب نے اتوار کے روز چودہویں تاریخ ماہ شعبان ۶۴۷ ہجری میں وفات
پائی نو برس آٹھ مہینے بیس دن ملک مصر کی حکومت کی عمر اوسکی چالیس برس کی تہی
ہیبت ناک صورت عالی ہمت پارسا پاک زبان اور پاک دل نادر کم گو ہی آدمی تہا
اوسنے ترکی غلام اپنے پاس اسقدر جمع کئے تہے کہ اور کسی کے پاس اوسکی مانند
میں نہیں ہوئی تہی یہانتک کہ اکثر امرا اوسکے لشکر کے اوسکے غلام ہی اور گرد ڈیرہ اوسکے
کے بہت غلاموں کا پہرا لگا رہتا تہا اوس جماعت کا نام اوسنے بحریہ رکہا تہا کسی کو
طاقت بولنے کی نہ تہی مگر جواباً جب وہ کچھ پوچھتا اوسوقت حرف جواب دیتی زیادہ
کچھ کہہ سکتی اور کوئی شخص سامنے اوسکے آغاز کلام کے کر سکتا تہا جھگڑے اور
قصہ بطور عرایض ہمراہ خادموں کے بدست خادموں کے اوسکی پاس بہیجے
جاتے تہے اپنے ہاتہ سے حکم پڑھاتا تہا اور کوئی کام بدون مشورت بادشاہ کے
کوئی امیر نکر سکتا تہا عمارت بنانے کا بہی بہت شوق تہا اوسنے ایک قلعہ جزیرہ میں بنایا تہا
اور ایک شہر صالحیہ بہی طیار کیا ہے اور چند محل شکارگاہوں کے بنائے ہیں
اور ایک بڑا محل درمیان مصر اور قاہرہ کے نام کبش بنایا ہے ملک صالح ایوب
کی والدہ ایک لونڈی کالی صورت تہی اوسکا نام وردالمنی تہا اس کیرک کی بستی
سلطان ملک کامل لگ گیا تہا اسی ملک صالح پیٹ میں پڑا ہے اور ملک صالح کے

کے تین بیٹے تہے ایک اونمین فخر الدین عمر تہا جو ملک صالح اسمعیل کی قید مین فوت ہوا اور
دوسرا اوسسی کچہہ ہی قبل مرچکا تہا سوائے معظم توران شاہ کے جو قلعہ کیفا مین تہا اور
کوی بیٹا اوسکا موجود نہ تہا لیکن ملک صالح نے مرتی وقت ملک کی کسی کو بہی وصیت نکی
جب وہ مرچکا اسوقت ایک کنیزک ملک صالح کی جسکا نام شجر الدر تہا آئی اوسنے فخر الدین
ابن شیخ اور طواشی جمال الدین محسن کو خبر کی کہ بادشاہ توگذر گئے انہون نے اسباب کو
بسبب خوف فرنگیون کی بہوٹنے ندیا اور اوس لونڈی شجر الدر نے تمام
امیرون کو جمع کرکے یہہ کہا کہ بادشاہ تمکو یہہ کہتے ہین کہ پہلے تم میرے واسطے قسم کہاؤ
پہر میرے بعد میری بیٹے ملک معظم توران شاہ کیواسطی جو قلعہ کیفا مین رہتا ہے حلف کرو
اور امیر فخر الدین ابن شیخ کے اسباب کی حلف کرو کہ یہہ لشکر کا سپہ سالار عہدہ اتابکی پر
رہیگا اور یہی مضمون حسام الدین ابن ابو علی کو جو نایب مصر مین تہا لکہہ کر بہیجا چنانچہ تمام
امرا کبار اور لشکر یان ذوی الاقتدار نے لشکر مین اور مصر مین اور قاہرہ مین بیچ کے
عشرہ ماہ شعبان سنہ ہذا مین اسی مضمون کی حلف اوٹہائی بعد ازان فرامین اور نامی لکہی گئے
جن پر علامت دستخط ملک صالح کے تہی وہ خطوط ایک شخص مسمی سنجلی کی ہاتہہ کے
لکہی ہوئی تہی اور سبکو یقین یہہ تہا کہ یہہ بادشاہ کی ہاتہہ کی لکہی ہوئی ہین اور فوراً فخر الدین
ابن شیخ نے ایک قاصد واسطی بلانے ملک معظم کے قلعہ کیفا مین بہیجا جب یہہ ماجرا
گذرا تمام لوگون مین مشہور ہوگیا کہ بادشاہ مرگیا لیکن ارباب دولت کو تہا مقدور
نہ تہا کہ وہ اسباب کو مونہہ سی نکالین اور فرنگیون نے دمیاط سی طرف منصورہ کی
کوچ کیا اوس مقام پر درمیان مسلمانون اور فرنگیون کے ستر دہم رمضان سنہ ہذا مین
ایک بہاری لڑائی ہوئی جسمین بہت سی مسلمان شہید ہوئے اور بحر مساح سی فرنگی اوترکر
مسلمانون کی قریب آگئے بعد ازان فرنگیون نے مسلمانون پر منگل کی صبح کو پانچوین
ماہ ذی قعدہ سنہ ہذا کو منصورہ پر حملہ کیا اور فخر الدین یوسف ابن شیخ صدر الدین ابن

ہوئے درمیان حمام کی بیچ منصورہ کے تہا وہ جلد ایسی گھوڑے پر سوار ہوکر بہاگا سپاہی کی
فرنگی آگئے انہوں نے اوسکو قتل کیا یہہ شخص دنیا میں بہی نیک بخت تہا اور شہید ہوکر مرا
بعد ازاں مسلمانوں نے اور غلامان بحریہ نے متفق ہوکر فرنگیوں پر حملہ کیا فرنگی اولٹی
پیروں بہاگے اور شکست کہاکر چلے گئے — اور ملک معظم توران شاہ قلعہ کیفا سے
کوچ کرکے ماہ رمضان میں درمیان دمشق کے آکر بعد عید الفطر کے اوا کی بیرون جعفرات
روی تاریخ ماہ ذی قعدہ ۶۴۷ھ میں منصورہ پر پہونچا — بعد ازاں مسلمانوں میں اور
فرنگیوں میں جنگ عظیم بحر میں اور بر میں دونوں میں ہوئی مسلمانوں کی کشتیوں نے فرنگیوں
کی کشتیوں پر جاکر بیس کشتیاں پکڑلیں جسمیں بتیس تین اسلئے فرنگی بہت ضعیف ہوگئی
اور مسلمانوں کے پاس ایک ایلچی روانہ کرکی یہہ کہلا بہیجا کہ ہمکو قدس اور کچہہ کنارہ
دریا کے دیدو ہم دمیاط مسلمانوں کی حوالہ کردینگی لیکن مسلمانوں نے ہرگز نہ مانا
— اور اسی سال میں درمیان حاکم موصل بدر الدین لولو اور حاکم حلب کی لڑائی ہوئی
— ملک ناصر حاکم حلب نے طرف اوس لولو کی لشکر آراستہ کرکے روانہ کیا یہہ لڑائی
نصیبین کے باہر ہوئی تہی موصلیونکو شکست فاحش ہوئی حلبیون نے لولو کا تمام اسباب
چہین لیا اور خیمہ بہی اوسکا لوٹ لیا اور نصیبین بہی اونسے لیکر طرف دارا کی کوچ کیا
وہ بہی فتح کرکے ڈہاکر ویران کردیا یہہ شہر بعد محاصرہ تین مہینے کی فتح کیا تہا پہر قرقیسیا
لیکر حلب کو مراجعت کی

اب شروع ہوا ۶۴۸ھ ہجری

بیان شکست کہانی فرنگیون کا اور گرفتار ہونا اونکی بادشاہ کا

جب فتح ہوکر فرنگیوں کا مقابلہ مسلمانوں سی منصورہ پر ہوا رسد اونکی بند ہوگئی اور دمیاط سی

اور دمیاط سی مدد بہی نہ آئی بابت یہہ تہی کہ مسلمانون نی وہ راہ کہ جس راہ کو دمیاط سی رصد آتی تہی وہ بند کر دیا اسلئے اونکو صبر مقام کرنے کا نہ ہوا بدہ کی شب تیسری تاریخ محرم کو طرف دمیاط کی کوچ کیا مسلمانون نے بہی اوسکا پیچہا چہوڑا جب بدہ کی صبح ظاہر ہوئی اوسوقت مسلمانون نے تلوار کشی کی اور اتنی قتل کئے کہ کچہہ تہوڑے ہی سی باقی رہ گئے بعد شمار کے معلوم ہوا کہ تیس ہزار فرنگی مارا گیا ریڈافرنس بہی اور ملوک اہل فرنگ سے ایک شہر مین جو کہ قریب وہان تہا گہس کر طالب امن ہوا طواشی محسن صالحی نے اونکو امن دیا جب باہر نکلے پکڑ کر منصورہ مین بہیجدئی گئے پر ریڈافرنس اوس گہر مین جو منشی فخر الدین ابن لقمان کا تہا قید ہوا اوسکے اوپر پہرا طواشی صبیح معظمی کا متعین ہوا جب یہہ حال گذر چکا اوسوقت ملک معظم نے تمام فوجین لیکر منصورہ سی کوچ کرکے فارسکور پر ڈیرا کیا وہان ایک لکڑی کا برج اپنی یادداشت کے لئے بنایا

بیان مقتول ہونی ملک معظم کا

اسی سال مین بروز دوشنبہ انتیسوین [۲۹] تاریخ ماہ محرم کو ملک معظم توران شاہ ابن ملک صالح ایوب ابن ملک کامل ناصر الدین محمد ابن ملک عادل سیف الدین ابوبکر ابن ایوب مقتول ہوا سبب اسکا یہہ تہا کہ جسوقت وہ بادشاہ ہوا اوسنی اپنے باپ کی امیرون اور غلامون کا کچہہ پاس نکیا بلکہ ہرایک کو تہدید اور وعید ایسی کرتا کہ ہرایک کا دل اوسسی متنفر ہوگیا اوسکو اعتماد اون چند رذالون کا جو کہ قلعہ کیفا سی اوسکے ساتہہ آئے تہے بہت تہا یہہ حال دیکہہ کر بعد اترنے اونکے کی فارسکور پر اوسکو غلامون بحریہ نے مجتمع ہوکر تلوارین لیکر اوسکی سر پر ہجوم کیا پہلا ہاتہہ تلوار کا رکن الدین بیبرس نے جو کہ پیچہی بادشاہ ہوا جیسا کہ ہم ذکر کرینگے مارا وہ برج لکڑی کا

و ملک معظم نے مانگا تھا تلوار کا ہاتھ لگا کر ایک انگشت ان غلاموں نے اوس برج کو آگ لگادی اسوقت ملک معظم برج سے نکل کر طرف سمندر کی بہاگ جاتا تہا کسی کشتی میں بیٹھکر جان بچاؤں غلاموں نے بیچ میں آکر تیر مارے رستہ روکے اسلئے وہ پیچان ہوکر دریا میں گر پڑا اونہوں نے جلدی اوسکو پکڑکر قتل کیا ۔ در ۔ ۔ سنہ یہہ واقعہ گذرا اوسکی خبر سنی کہ وہ دیار مصریہ میں پہونچا تہا وہ بہی چند روز سلطنت کی بعد اس واقعہ کے سب امیروں نے جمع ہوکر اس کنیزک شجرالدر زوجہ ملک صالح کو تخت پر بٹھلایا اور عزالدین ایک جاشنگیر صالحی معروف ترکمانی اتابک لشکر ہوا اور سب نے اسبات کے حلف کرکے شجرالدر کے نام کا خطبہ منبروں پر پڑہا گیا اور سکہ بہی اوسیکی نام معروف ہوا سکہ کا نقش یہہ تہا المستعصمیۃ الصالحیۃ ملکۃ المسلمین والدۃ الملک المنصور خلیل شجرالدر سے ایک لڑکا مسمی خلیل پیدا ہوا تہا چہوٹی عمر میں فوت ہوا اسواسطے وہ والدہ خلیل مشہور ہوئے فرمانوں پر یہہ دستخط کیا کرتی تہی والدۃ خلیل بعد ان واقعات کے ریدافرنس بادشاہ فرانس کی جو قید ہوا تہا یہہ وعدہ ہوا کہ ہم تجکو چہوڑ دیتے ہیں بشرطیکہ شہر دمیاط ہمارے حوالہ کردے چنانچہ ریدافرنس نے اپنی نائبوکو چٹھی اس مضمون کے لکہی کہ شہر دمیاط مسلمانوں کو دیدو چنانچہ جب اس شہر پر قبضہ مسلمانوں کا ہوگیا اور روز جمعہ تیسری تاریخ ماہ صفر سنہ ۶۴۸ہجری یعنی ششصد و چہل و هشت کو علم سلطانی اوس شہر پر چڑہا دیئے اسوقت ریدافرنس کو قید سے چہوڑا حتی فرنگی اوسکے ساتھ بچ رہے تھے بروز ہفتہ اوسکے ہمراہ سمندر کی راہ کشتی پر سوار ہوکر چلا گیا اور عکا پر پہونچا اس فتح عظیم کی تمام اطراف اور اقطار میں خوشخبریں پہیل گئے بعد ان افواج عود کرکے روز جمعرات نویں ماہ مذکور کو داخل قاہرہ ہوئے اور مصریوں نے طرف ان امرا کے جو دمشق میں تہے قاصد بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ تم بہی مل جاؤ انہوں نے ہرگز نمانا ملک سعید ابن ملک عزیز عثمان ابن ملک عادل

ملک عادل حاکم صبیبہ کے نی سنشہر مذکور ملک صالح ایوب کو سپرد کر دیا تہا جب اوسنی یہہ ماجرا دیکہا فوراً قلعہ صبیبہ پر اپنا عمل دخل کر لیا جو کچہہ سعید مذکور سی ہوا آگے ذکر کرونگا انشاء اللہ تعالے

بیان مالک ہونی ملک مغیث کا کرک پر

واضح ہو کہ ملک مغیث فتح الدین عمر ابن ملک عادل ابوبکر ابن ملک کامل محمد ابن ملک عادل ابن ایوب کو ملک معظم توران شاہ نے جب وہ طرف دیار مصریہ کی پہونچا تہا طرف شوبک کی بہیجکر قید کر دیا تہا اور کرک اور شوبک پر بدر الدین صوابی صالحی نیابت کرتا تہا اوسکی حفاظت مین وہ قید تہا جب ملک معظم مارا گیا اور حال سلطنت کا دگرگون ہوا بدر الدین صوابی مذکور نے مغیث مذکور کو قید سی جلد نکال کر قلعہ کرک اور قلعہ شوبک دونو دیکر آپ اسکی خدمت مین قایم ہوا

بیان غالب ہونی ملک ناصر حاکم حلب کا دمشق پر

جب کہ یہہ ماجرا گذرا اور کسی امیر نے امرار دمشق مین سی اس امر کی اجابت نکی اوسوقت امرار قمریہ نے جو اس شہر مین تہے ملک ناصر یوسف حاکم حلب ابن ملک عزیز محمد ابن ملک ظاہر غازی ابن سلطان ملک ناصر صلاح الدین کو لکہا وہ اونکی طرف گیا بروز ہفتہ اٹہوین ماہ ربیع الاخر سنہ ہذا کو درخل دمشق ہو کر اوسکا حاکم ہو گیا — اور جمال الدین ابن یغمور کو خلعت دیا اسیطرحسی تمام امرا قمریہ کو خلعت اور انعام دیکر خوش کیا اور ملک صالح کے غلامون مین سی جو امیر تہے اونکو قید کیا ہر چند کہ عجلون اور بعلبک اور شمیمیس مدت تک خارج حکومت اوسکے رہے لیکن پہر سب اوسیکے زیر حکم ہو گئے

۵۶ – جب یہ خبر مصر میں ہوئی اونہوں نے جو قمر – اونکی پاس تھے اور جسکو لوگوں نے تہمت اسبات کی لگا دی تہی کہ وہ حلبیوں کی طرف مایل ہے گرفتار کیا گیا

بیان سلطنت ایبک ترکمانی کا

بعد ازاں امرا دولت نے متفق ہوکر عز الدین ایبک جاشنگر صالحی کو سلطنت پر قایم کیا کیونکہ جب امر سلطنت ایک عورت کی سپرد ہوا تو سب امور میں فساد آگیا اسلیے انہوں نے ایبک مذکور کو قایم کیا اوسکی تاج سلطانی سر پر رکہا اور عاشیہ اوسکے سامنے رکہا گیا – روز ہفتہ آخر ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۴۸ میں وہ بادشاہ ہوا اور سکا لقب ملک معز رکہا گیا خطبہ اور سکہ جو نام شجر الدر کے مشہور ہوا تہا باطل ہو گیا

بیان ناقص ہونی سلطنت کا واسطے ملک اشرف موسی کے

واضح ہو کہ پہر تمام امرا کی رای اسبات پر متفق ہوئی کہ کوئی شخص اولاد ایوب سی سلطنت پر قایم کرنا چاہیئی اسواسطے سب متفق ہوکر موسی ابن یوسف حاکم یمن معروف بنام اقسیس ابن ملک کامل محمد ابن ملک عادل ابن ایوب کو بادشاہ بنایا اور لقب اوسکا ملک اشرف رکہا گیا اور یہ بات ٹہر گئی کہ ایبک ترکمانی اوسکا اتابک رہے – روز ہفتہ پانچویں جمادالاولی سنہ ۶۴۸ کو گدی سلطنت پر ملک اشرف موسی نے جلوس فرمایا تمام امرا اوسکی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں دنوں میں درمیان غزہ کے ایک انبوہ جماعت لشکر مصر کی تہی جسکا سپہ سالار خاص ترک تہا اونکی طرف لشکر دمشق نے جاکر غزہ سی طرف صالحیہ کے نکالدیا اور سب نے متفق ہوکر میت حاکم کرک کی اطاعت

اطاعت اختیار کی درمیان صالحیہ کے بروز جمعہ چوتھی جمادالاخر سنہ ہذا کو اسکے نام کا خطبہ پڑہا گیا جب یہہ ماجرا گذرا اوسوقت امرار کبار دولت مصری متفق ہوکر درمیان قاہرہ اور مصر کے یہہ ڈہنڈورا پٹوایا کہ ملک خلیفہ مستعصم کا لیکن یہہ قسم کی گئی واسطی ملک اشرف موسی کے سلطنت کی اور واسطی ایبک کے اتابکیت کے اور بروز پنجشنبہ پانچوین تاریخ ماہ رجب کو فارس الدین اقطائی صالحی جرار قریب دو ہزار سوار کے لیکر طرف غزہ کی گیا اقطائے مذکور غلامان بحریہ کا سردار تہا جب غزہ مین پہنچا جو لشکر کہ سامنے ملک ناصر کی طرف سی آیا اوسکو منہزم کیا

بیان ویران ہونی دمیاط کا

اسی سال مین سب امرار ارکان دولت کی رائے اسبات پر متفق ہوئی کہ دمیاط کی فصیل کو گرادینا چاہئی چنانچہ عشرہ آخر ماہ شعبان سنہ ہذا مین ڈہاکر برابر کردی گئی کہ مسلمانونکو اس شہر سے بہت تکلیف پہنچی تہی اور قریب اسکے جنگل مین ایک شہر بسا کر نام اوسکا منشیہ رکہا یہہ فصیل دمیاط کی جو ڈہائی گئی تیار ہوئے متوکل خلیفہ عباسی کی تہی اسی سال مین درمیان شروع شعبان کے ناصر یوسف حاکم حلب دمشق سے ناصر داود کو جو حاکم کرک کا تہا پکڑکر حمص مین بہیجدیا اسجای وہ قید ہوا یہہ بسبب سننی چند باتون کے جسسی ناصر یوسف کو خوف ہوا تہا قید ہوئے تہے

بیان ناصر یوسف حاکم شام کا طرف دیار مصریہ کی اور شکست کہانا اوسکو

اسی سال مین ملک ناصر صلاح الدین یوسف ابن ملک عزیز تمام لشکر اپنی دمشق سی

 لیکر ہمراہ ملوک اہل بیت ایی کے جنکی تفصیل یہہ ہے صالح اسمعیل ابن عادل ابن ایوب
اور اشرف موسی حاکم حمص یہہ ان ایام میں حاکم تل باشر اور رحبا اور تدمور کا بہی تہا
اور معظم توران شاہ ابن سلطان صلاح الدین اور بہائی معظم کا نصرۃ الدین اور امجد حسن
اور ظاہر شادی دونوں بیٹے ناصر داؤد ابن ملک معظم عیسی ابن عادل ابن ایوب کی اور
تقی الدین عباس ابن ملک عادل ابن ایوب اور شمس الدین لولو والی مدبر مملکت حلب کا
سوار کے روز نصف ماہ رمضان سنہ ہ میں ان لوگوں کو ساتھہ لیکر کوچ کیا جب مصریونکو
اس امر کے خبر ہوئے اونہوں نے لڑنے اور مرنے اور اوسکے نکالنے کا اہتمام کر کی
طرف شام کے خروج کیا سلطان اشرف کو قلعہ جبل میں چھوڑا اور ایک نے بہی دونو
بیٹے صالح اسمعیل کو یعنی منصور ابراہیم اور ملک سعید عبد الملک کو جو کہ اوسکے پاس
وقت اسیلا یا نے ملک صالح ایوب کے ممالک پر قید ہوئے تہے اونکو قید خانہ
میں سے نکالکر خلعت مرحمت کئے تاکہ ناصر یوسف حاکم دمشق کرا دن دونوں کی پاس کی
طرف سے وہم پیدا ہو دونوں لشکر یعنی لشکر شامی اور مصری کا مقابلہ قریب عباسہ کے
حدود کے روز دوشنبہ دہم ذی قعدہ سنہ ہ کو اولا شکست لشکر مصر کو ہوئی پھر ایک
جماعت غلامان ترک عزیزیہ نے ملک ناصر دمشق پر حملہ کیا اور معز ایبک ترکمانی
مع ایک جماعت قلیل بحریہ کے ثابت قدم آیا بعد ازاں ایک جماعت عزیزیہ غلامان
والد ملک ناصر کے ایک سی جا ملی جب مصریوں نے شکست کہائی اور افواج شام نے
اونکا تعاقب کیا کوئی شک فتح کرنے میں رہا تہا ملک ناصر بھی سیاق سلطانہ کے
ہمراہ ایک جماعت تھوڑی سی کے کہڑا رہ گیا مع ایسی موضع سے حرکت نکرتا تہا اوس وقت
معز ترکمانی نے اپنی ہمراہیوں کو لیکر ملک ناصر پر حملہ کیا شکست کہا کر جانب شام کی
بہاگا ــ بعد ازاں ایک ترکمانی مذکور نے شمس الدین لولو کی طلب کی اس حتی کہ
اونکو شکست دی شمس الدین لولو پکڑا گیا اور شامی اوسکے گردن مارا گیا اور اسطرح

اسیطرح پر ابوحیاہ الدین قیمری بہی پکڑا گیا وہ بہی گردن مارا گیا اوسی روز ملک صالح
اسمعیل اور اشرف حاکم حمص برادر معظم توران شاہ ابن صلاح الدین ابن ایوب ہمراہ
اپنے بہائی نصرۃ الدین کے پکڑا گیا لشکر ناصر کا بہاگتون کے پیچہے عباسیہ تک پہنچا
اوسی شہر مین ملک ناصر کا ڈیرا کہڑا کیا گیا اونکو یقین تہا کہ مصریون کو شکست ہو چکی
جب اونکو بہاگتی ملک ناصر کی خبر پہنچی سب رائے مین اختلاف پڑ گیا کیونکہ بعضون نے
یہہ مشورت دی کہ قاہرہ مین گہس کر اپنا عمل کر لینا چاہئیے اگر وہ یہہ بات کر لے
تو بیشک ایبک ترکمانی کے ساتہہ کوئی لڑنے والا نہ تہا شکست ہو جاتی کیونکہ اکثر
مصری بہاگ کر صعید مین جا پہونچے تہے اور بعضون نے یہہ مشورت دی کہ ملک شام
کو مراجعت کرنے چاہئی اونہی مین تاج الملوک ابن معظم مجروح تہا یہہ لڑائی
جمعرات کے روز ہوئی تہی اور مصری شکست کہا کر طرف قاہرہ کی بروز جمعہ پہنچے تہے
اہل مصر کو مالک ہو جانی ملک ناصر مین دیار مصر پر کچہہ شک نہ تہا ـــ اسواسطی
جمعہ مذکورہ کے روز قلعہ جبل اور مصر مین اوسکے نام کا خطبہ پڑہا گیا اور قاہرہ مین
اوس روز کسی کا بہی خطبہ نہ پڑہا گیا اور بسبب فتح یابی غلامان بحریہ کے اور
داخل ہونے ایبک ترکمانی کے اور بحریہ کی طرف قاہرہ کے بروز ہفتہ بارہوین
ذی قعدہ کو خوشخبرے اونکی پاس پہنچی ساتہہ اونکے ملک صالح اسمعیل وغیرہ گرفتار
تہے وہ قلعہ جبل مین قید ہوئے ـــ بعد ازان ایبک ترکمانی امین الدین دولہ وزیر
صالح اسمعیل اور اوسکے مختار یغمور کو جو کہ وقت استیلا پانے صالح ایوب کے
بعلبک پر سے قید تہے باب قلعۃ الجبل کے سامنی چودہوین ذی قعدہ کو پہانسی دی
گئے اتوار کی شب ستائیسوین ذی قعدہ کو ایک جماعت نے ملک صالح عماد الدین
اسمعیل ابن ملک عادل ابن ایوب پر ہجوم کیا وہ بیٹہا ہوا گنے چوس رہا تہا اوسکو
باہر قلعۃ الجبل کی طرف قرافہ کے نکل کر قتل کیا اور مین دفن کیا گیا عمر اوسکے قریب

۵۶۴ یحاسس رسس کی تہی والدہ اوسکی نصرانی لونڈیوں ملک عادل سی تہی ـــ اسی سال میں بعد شکست اٹہانے ملک ناصر کے فارس الدین اقطائی تین ہزار سوار ہمراہ لیکر مستولی ہوا بہر دیار مصریہ کو مراجعت کی

بیان مقتول ہونے حاکم یمن کا

اسی سال میں ملک منصور عمر حاکم یمن پر ایک جماعت نے جو اوسکی غلام تہی تاخت کرکر اوسکو قتل کیا اوسکا نام عمر بن علی بن رسول ہے والد اوسکا علی بن رسول داروغہ خانہ ملک مسعود ابن سلطان ملک کامل کا تہا جب مسعود مذکور ارادہ شام کے راہی ہوکر مکہ میں فوت ہوا جیساکہ اوپر بیان ہوا اوسوقت اوسی لیے داروغہ علی بن رسول مذکور کو اپنا نائب یمن پر مقرر کیا تہا وہ یمن میں اولاد ایوب کا نائب مقرر رہا ـــ علی مذکور کے چند بہائی بطور رہن مصر لاکر اسی لحاظ سے رکہہ لیے گئے تہے کہ وہ تعلق یمن پر نہ کرنے پاوے وہ ہمیشہ تا ایام وفات کی قبل ۶۳۰ سنہ تک نائب یمن رہا بعد اوسکے بیٹا اوسکا عمر بن علی مذکور قبل ایسے نائب کے نائب رہا بعد اوسکے چچاؤں نے مصر سی حکم ایلچی اوسکے معزول کرنی کے واسطے بہیجوائے لیکن اوسکا قصد ارادہ تہاکہ چچازاد بہائی یمن کے مقرر کیے جاویں جب وہ ایلچی یمن میں آئے عمر مذکور نے اونکو پکڑکر قید کردیے اوسوقت مستقل حاکم یمن ہوکر سلطنت کرنے لگا اور لقب اپنا ملک منصور کہا اوسکے بہت غلام ترکی ایک یمن میں تہے جنہوں نے اوسکو اس سال یعنی ۶۴۸ سنہ ہجری میں قتل کیا بعد اوسکے ملک یمن کا وارث اوسکا بیٹا یوسف بن عمر ہوا اوسکا لقب ملک مظفر رکہا گیا اور بہت مدت تک مملکت کی جیساکہ آگے بیان کروں گا انشاء اللہ تعالی

اب شروع ہوا سنہ ٦٤٩ ہجری

اس سال مین صاحب محی الدین بن مطروح فوت ہوا وہ ملک صالح ایوب کی پاس
سرداری کرتا تہا جن ایام مین صالح درمیان شرق کے لشکر کو ملاحظہ کرتا تہا
ان ایام مین اوسکو دمشق پر عامل کردیا تہا بعدازان اوسکو معزول کرکے ابن
یغمور کو حاکم بنایا تہا ابن مطروح درمیان نثر اور نظم کے فاضل زبردست تہا
— اسی سال مین ملک ناصر یوسف حاکم شام نے طرف غزہ کی لشکر روانہ کیا تہا
اور مصریون نے بہی سایح پر نکل کر ڈیرا کیا تہا یہی حالت تا خروج سنہ ہذا رہی
— اسی سال مین علم الدین قیصر ابن ابوالقاسم بن عبدالغنی بن فقیہہ حنفی مقری
معروف بنام تعاسیف فوت ہوا وہ علوم ریاضیہ مین امام تہا دیار مصریہ اور شام
مین اوسنے علم تحصیل کیا پہر طرف موصل کی گیا وہان شیخ کمال الدین موسی بن یونس
سے علم موسیقی پڑہا بعدازان شام کو مراجعت کی دمشق مین درمیان ماہ رجب سنہ ہذا
کے وفات پائی پیدایش اوسکی سنہ ٥٧٤ ہجری مین درمیان اصفون کے جو مشرقی
صعید مصر کے واقعہ ہے ہوئے

اب شروع ہوا سنہ ٦٥١ ہجری

اسی سال مین درمیان ملک صالح اور ملک ناصر یوسف حاکم شام کے اور درمیان
غلام بحریہ مصر مین اسطور پر صلح ہوئی کہ مصریون کے عمل مین نہر اردن — اور
ملک ناصر کے پاس ماورا اسکے رہی — نجم الدین بادرائے قاصد خلیفہ نے جو جانب
خلیفہ سے آیا تہا اسطور پر صلح کرادی ہر ایک نے اپنے اپنے مقام کو کوچ کیا

۵۶۶ — اسی سال میں ایک ترکمانی نے حسام الدین ابن ابو علی ہدیانی سی ایک سدا ایسی نمک حلالی کی چاہی اوسے دیدی وہ شام میں پاس ملک ناصر یوسف کی دمشق میں گیا اوسے ایسی ملازموں کو رکھ لیا

بیان احوال ناصر حاکم کرک کا

اسی سال میں ملک ناصر یوسف نے ملک ناصر داؤد بن معظم کو جو کہ حاکم کرک کا تھا قید سی خلاصی دی اوسکو قلعہ حمص میں مسدر کر رکھا تھا سبب شفاعت خلیفہ مستعصم کے اوسکو قید سی رہائی دیکر یہہ لکھدیا کہ مرے ملا دمیں یہہ شخص نہ رہے مادی رسلئی وہ جانب بغداد کی چلا گیا مگر اوسکو مال بہجی نہ دیا سبب اوسی ایسی ودیعت یعنی وہ ڈبہ جواہرات کا جو خلیفہ کے پاس بطور امانت رکہوایا تہا طلب کیا تو وہ بہی اوسکو نہ ملا اور ملک ناصر یوسف نے تمام ملک اطراف کو یہہ لکہا کہ اوسکو اپنی ملکو نمیں رہنی کو جا ئے اور رسد ہرگز نہ دیا اسلئے وہ جانب عانہ اور حدیثہ حالت تنگی میں رہا کیا اوسکے ہمراہ ایک جماعت عزیز بہی ہوگئی تہی اور انکا یہہ حال تہا کہ کوچ اور مقام کرتے ہوئے چلتے تہے سبب نہایت شدت گرمی کے اونکو بہی اور جنگل میں کہیں گہاس نہ دکہلائی دی اوسوقت انہوں نے قصد موجہ ہوئی زراعت کا کیا اگرچہ وہانہی راتکو مچہروں سی تکلیف اوٹہاتے تہے اور دوپہر کے دہوپ سر پر لیتے رہے اور ساتہہ اوسکے اولاد بہی اوسکی تہی لیکن اوسکی بیٹے طاہر شادی کے پاس ایک چیتا تہا وہ دن میں دس یا گیارہ ہرن مارتا تہا اوس ہرنوں ہی کی گوشت پر مدت تک گذارا ہوا اور کچہہ کہانی کی صورت دکہائی دے اتفاق سی اشرف حاکم تل باشر اور تدمر اور رحبہ نے اون ایام میں ناصر داؤد کے پاس دو کشتیاں ستو آٹا اور جو کے

جوکی بہیج دی تہین حاکم دمشق نے جب یہہ خبر سنی اوسکو بہت تہدید اور ملامت کی بعد ازان ۵ہ۷ ہ
ناصر داؤد نے شرابی کے مکان کا قصد کرکے پناہ لی شرابی نے کچھہ احتیاج اوسکو
اتنا جمع کر دیا جوکافی نہ تہا پہر اوسکو حکم دیا کہ تو انبار مین جا کر اوتر درمیان اوس
شہر کے اور بغداد کے تین دنکا فاصلہ تہا ہرچند کہ ناصر داؤد اس حال تنگ مین
خلیفہ مستعصم کے سامنے تضرع اور زاری کرتا تہا لیکن اوسکی شنوائی نہ ہوتی تہی
در اپنی ودیعت اوس سے مانگتا تہا وہ جواب بہی نہ دیتا تہا جس روز سے وہ عزیہ سے
نکل کر صحرا نوردی کرتا تہا اوس دن سے قریب تین مہینے کے صحرانوردی مین گذرے
کیونکہ بعد اوسکے خلیفہ نے ایک قاصد پاس ملک یوسف کے بہیجکر اوسکی شفاعت
کروا کے حکم کیا کہ دمشق کو مراجعت کر جا وہان اوسکے واسطے ایک لاکہہ درہم
بحیرہ فامیہ وغیرہ کے محصول سے مقرر ہوئی گرچہ اوسکو تیس ۳۰ ہزار درہم سے کم ہی
حاصل ہوتی تہی — اور اسی سال مین مکہ شریف سے یہہ خبر آئے کہ عدن مین سے اور
بعض وہان کے پہاڑون مین سے ایک ایسی آگ نکلی ہے کہ رات کو چلتی ہے اور تمام دن
بہت دہوان اوٹہتا رہتا ہے

اب شروع ہوا سنہ ۶۵۲ ہجری

بیان دولت حفصیون کا جو کہ ملوک تونس کہلاتی ہین

واضح ہو کہ دادا انکا ابو حفص عمر حاکم تومرت کا تہا جسکی طرف وہ منسوب ہین
ابن تومرت کی پاس عبد المومن بڑے رتبہ پر تہا جب عبد المومن بادشاہ ہوگیا ابو حفص
کو بڑے رتبہ پر رہا یہان تک کہ وہ مرگیا بعد اوسکے بیٹا اوسکا عبد الواحد ابن ابو حفص عمر
پاسئے اوسکی ہوا پہر اوسکا بیٹا ابو ذکریا یحیی بن عبد الواحد ابن ابو حفص عمر مذکور

سپاہی اوسکی ہوا — اسکے زمانہ میں دولت بنی عبد المومن کو ضعف لاحق ہوا ابو زکریا یحیی
تونس بادشاہ ہوا اوسکا لقب امیر المومنین رکہا گیا اوسکی بڑی شان وشوکت ہوگئی
اور ابو زکریا یحیی ملک افریقیہ کے درمیان تونس کے رہا بعد اوسکے بیٹا اوسکا محمد ابن
ابی زکریا یحیی مذکور مالک ہوا اوسکا نام خلیفہ رکہا گیا اور لقب مستنصر اسی حال پر وہ رہا
یہانتک کہ سنہ ۶۵۲ ہجری میں یعنی سال ہذا میں فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا بہائی یحیی ابن
یحیی نے سترہ دن بادشاہت کی اوسکے بعد اوسکا بہائی ابو اسحق ابراہیم ابن یحیی
ابن عبد الواحد ابن ابو حفص عمر والی ہوا بعد اوسکے ملک طرف ایک شخص کے جو ایل
جاسی تہا نقل کر گیا اوسکو محمد ابن عمارہ کہتے تہے چار برس اوسنے بادشاہت کی
بعد اوسکے حفصیوں کا دورہ چمکا اوس میں سے بعد ابن عمارہ کے ابو حفص عمر ابن یحیی ابن
عبد الواحد ابن ابو حفص عمر بادشاہ ہوا پہر بعد اوسکے بیٹا اوسکا عبد الرحمن ابن عمر
مذکور برابر تہا پچیس ۲۵ روز بادشاہت کی بعد اوسکے معزول کیا گیا اوسکے بعد ایک
اور شخص حفصی ہی میں سے بادشاہ ہوا اوسکو ابو عبد اللہ کہتے تہے لقب اوسکا
ابو عصیدہ ابو بکر ابن عبد الرحمن معزول تہا اوسکو ابو البقا خالد نے جو کہ ایک حفصیوں
میں سے تہا قتل کر کے سلطنت آپ لے لی بعد ابو البقا کے ابو یحیی لحیانی جسکا نام
زکریا ابن احمد ابن محمد ابن یحیی ابن عبد الواحد ابن ابو حفص عمر صاحب ابن تومرت تہا
تخت نشین ہوا یہی شخص ہمارے زمانہ میں یعنے سنہ ۱۹ میں بالفعل تونس کا بہی حاکم تہا
یہہ بہی بیان کیا ایک شخص مغربی نے جسکو دعوی معرفت تاریخ مذکورین کا تہا
نقل کی ہے مگر وہ اون کے دقائقوں کی تاریخ بخوبی جانتا نہیں تو وہ بہی میں لکہہ
دنیا در مسح بر گردن راوی — کہتا ہوں میں کہ لحیانی مذکور قبل بادشاہ ہونے کے
مصر میں آیا تہا میں نے بہی اوسکو سنہ ۹ میں وہاں دیکہا تہا خوبصورت موٹا آدمی تہا
مصر میں آیا اور اکثر حج بہی کیا پہر بلاد مغرب کو مراجعت کر گیا پہر مالک تونس کا ہوا

کا ہوا لیکن عربون کے ہاتھہ سی تنگ ہو رہا تہا کیونکہ وہ اوسپر غالب تہے

بیان مقتول اقطائے کا

اسی سال مین ملک معز ایبک ترکمانی مستولی مصرنی اپنی خرتندداشش اقطائی جمدار کو قتل کروا ڈالا تہا اسطور پر کہ تین غلام دہلیز مین اوسکی گہر کے مسمی قطز اور بہادر اور سنجو غتمی کو کہڑی کر دئے تہے جب فارس الدین اقطائی اونکے سامنی کو گذرا تلوارون سی مار کر اوسکی ٹکڑے کر دئی جب غلامان بحریہ نے یہہ حال معلوم کیا دیار مصر سی بہاگ کر ملک شام کو چلے گئی باعث اسکے مارنی کا یہہ تہا کہ فارس الدین ایبک کے سلطان مستقل ہونی کا مانع تہا — ملک اشرف کا نام موسی ابن یوسف ابن یوسف ابن ملک کامل محمد ابن ابوبکر عادل ابن ایوب ہے جب اقطائی مقتول ہوا معز ترکمانی مستقل ہوکر سلطنت کرنے لگا اور اشرف موسی کی سلطنت بالکل باطل کردی اوسکو طرف اپنے چچاؤن قطبیات کے بہیجدیا موسی مذکور پچہلا بادشاہ خاندان ایوب سی ہی جبکی نام خطبہ سلطنت مصر مین آخر پڑہا گیا ان کے انقضای دولت دیار مصریہ سی اس سال مین ہوئے اور غلامان بحریہ نے ملک ناصر یوسف حاکم شام کے پاس جاکر اوسکو طمع ملک مصر کی دلوائی چنانچہ اوسنی دمشق سی کوچ کرکے لشکر لیکر عمق پر جو غور سی ہی ڈیرا کیا اور غزا پر لشکر بہیجکر اڑائی کی معز حاکم مصر بہی طرف عباسہ کے نکل کر آیا یہہ سال تمام ہوگیا اور حال اوسکا اسیطرح پر رہا — اسی سال مین ملکہ خاتون بنت کیقباد ملک روم طرف اپنی خاوند ملک ناصر یوسف حاکم شام کے آئے — اور اسی سال مین ملک منصور حاکم حمات نے بعد معزول کرنے قاضی محی الدین عمر ابن محمد کی قاضی شمس الدین ابراہیم ابن ہبتہ اللہ ابن بارزی کو عہدہ قضا پر مقرر کیا

اب شروع ہوا سنہ ۶۵۳ ہجری

اسی سال میں عزیزوں نے جو معز ایبک کے پاس رہتے تھے اوسکی پکڑنے کا قصد
کیا مگر اوسکو خبر ہو گئی وہ اوسکی پکڑنے کو مستعد ہوا اسلئے وہ ابن حیہ سی عباسیہ کی طرف
بھاگ کر اپنی بھائی سندوں سی جا ملے — اسی سال میں نجم الدین بادرائی نے درمیان
مصریوں اور شامیوں کے صلح اس طور پر کرادی کہ ملک ناصر یوسف تمام ملک شام
کا عریش تک حاکم رہے اور حد پر قاضی کی کوہی کی حد ٹھہرایا یہ کوہ قاضی کا درمیان
دراوہ اور عریش کے واقع ہے اور معز ایبک کے پاس دیار مصریہ رہی اس طور پر
فیصلہ ہو گیا ہر ایک بی بی اپنی شہر کو مراجعت کی — اسی سال میں یا اسی اسگلے
برس میں معز ایبک نی مسماۃ شجر الدر والدہ خلیل کی سی اپنا نکاح کیا اور اوس عورت
کے نام کا خطبہ تمام دیار مصریہ میں پڑھ دیا تھا — اسی سال میں ملک ناصر داؤد نے
ملک ناصر یوسف سی ایک فرمان نیک نامی کا واسطی حالی عراق کی طلب کیا کیونکہ
اوسکا اپنی ودیعت خلیفہ سی لینے منظور تھی یعنی وہی جواہرات جکا اوپر ذکر ہوا اور
کہا کہ میرا ارادہ حج کریگا ہے چنانچہ ناصر یوسف نے اجازت دی اوسوقت ناصر داؤد
طرف کربلا کی گیا بعد ازاں طرف حج کی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر دیکھی
وہاں کی ردوسی تمام لوگوں کے سامنے لپٹ گیا اور کہا کہ لوگو گواہ رہو میں پاستی رسول اللہ صلعم
کے اس اوسکے چچا کے بیٹے مستعصم کی التماس کرنے آیا ہوں تاکہ رسول اللہ اوسکی
میری ودیعت دلوا دیں یہ حال دیکھکر لوگوں کے آنسو جاری ہو گئی اور بہت روئے
[illegible] ساری صورت اسکی ناصری کی مسرح لکھکر امیر حاج محسن کی پاس بھیج گئی وہ کعبہ کا دروا
اٹھا میسوین تاریخ ماہ ذوالحجہ سنہ ہذا کی تھی — بعد ازاں ناصر داؤد ہمراہ حاج عراقی کے

اب شروع ہوا سنہ ۶۵۴ ہجری

اس سال مین کیخسرو بادشاہ بلاد روم کا فوت ہوا اوسکی جائے دو بیٹے اوسکی صغیر عزالدین کیکاؤس اور رکن الدین قلیچ ارسلان مقیم ہوئے — اور اسی سال مین کمال الدین معروف ابن عدیم ملک ناصر یوسف حاکم شام کی طرف سے پاس خلیفہ مستعصم کے ایلچی ہوکر بہت تحفہ لیکر اپنے مخدوم کے واسطے طالب خلعت ہوکر آیا تہا — اور جانب سے ملک ایبک حاکم مصر کے سے شمس الدین سنقر گنجہ بہی کہ وہ غلامون مظفر غازی حاکم میافارقین مین سے تہا طرف بغداد کی تحائف جلیلہ لیکر اسواسطے آیا کہ ابہی ناصر یوسف حاکم دمشق کو خلعت نہو اسحال مین خلیفہ حیران و پریشان تہا کہ کسکی خاطر کرون آخر کو خلیفہ نے ایک چہری لشیم کی منگواکر اپنی وزیر سے کہا کہ یہہ چہری قاصد حاکم شام کو میری طرف سے دیکر یہہ کہو کہ میرے نشانی اپنی پاس تو رہنی دی کہ مین تجکو ضرور خلعت دونگا مگر اب نہین اور کسی وقت پر دونگا کیونکہ اب مجکو مقدور خلعت دینی کا نہین چنانچہ کمال الدین ابن عدیم وہ چہری لیکر ناصر یوسف کے پاس بدون خلعت مراجعت کرگیا — اسی سال مین ناصر داؤد اور خلیفہ مین جو ماجری گذرا اوسکی صورت یہہ ہے کہ جب ناصر داؤد نے بغداد مین ہمراہ حجاج کے اور بعد شفاعت نبی صلعم کے ودیعت کے آکر قیام کیا اوسوقت خلیفہ مستعصم نے ایک حساب دان بلاکر یہہ کہا کہ ناصر داؤد کا حساب کردو کیا اوسکی دعوت مین جب سے بغداد مین ٹہرا ہی خرچ ہوا مثل گوشت روٹی اور لکڑی اور گہاس اور بہوسی وغیرہ سبکا حساب لگاکر قیمت اونکی بہت بہت مہنگی لگاکر اور کچہہ تہوڑا سا مال اوسکو دیکر

زبردستی سے کہا کہ ایک رسید اپنی ہاتہہ کی اسمضمون سے لکہہ دے کہ اب خلیفہ سے مجہی کچہہ لینا نہیں
لاچار زبردستی سے ڈر کر اپنے ہاتہہ سے خط لکہہ کر اوسکو دیا اور بغداد سے مراجعت کر کے
براہ عرب کے قیام کیا بعد ازان ناصر یوسف ابن عزیز الدین غازی ابن یوسف حاکم
شام نے اوسکی خاطر جمع کر کے اور قسم کہا کر اپنے پاس بلا کر صالحیہ میں ٹہرایا۔
اسی سال میں بروز یکشنبہ عشری شوال کو سیف الدین طغرل غلام ملک مظفر محمود حاکم
حمات کا فوت ہوا مظفر نے اپنی بہن سے اسکا نکاح کر دیا تہا وہ تدبیر مملکت حمات
کی بعد وفات ملک مظفر کے کرتا رہا یہاں تک کہ اس تاریخ میں فوت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ٦٥٥ ہجری

بیان مقتول ہونی معز ایبک ترکمانی کا

اسی سال میں بروز سہ شنبہ تیئسویں[٢٣] ماہ ربیع الاول کو معز ایبک ترکمانی حاکم مصر کا
مقتول ہوا اسکو اسکی جورو شجر الدر نے جو کہ عورت اسکی آقا ملک صالح ایوب کی تہی
قتل کیا تہا یہہ وہی عورت ہے جسکا خطبہ سلطنت دیار مصر میں پڑہا جاتا تہا سبب
اوسکے قتل کرنیکا یہہ تہا کہ اس عورت کو یہہ خبر پہنچی تہی کہ معز ایبک نے بدر الدین لولو
حاکم موصل کی بیٹی سے اپنی نسبت کی ہی اور چاہتا ہی کہ اوس سے نکاح کرے اسیواسطے
اوسکو حمام میں جا کر قتل کیا شجر الدر وہ غلام طواشی محسن کی نے اوسکی
پرزے اوڑا دئے تہی اسرات کو مسماۃ شجر الدر نے انگلی معز ایبک کی کاٹ کر
معہ مہر امیر عز الدین حلبی کبیر کے پاس بہیجدی تہی ہر چند اوسکو کہہ رہے کہ تو مالک
سلطنت ہو مگر ہماڈ ڈیرا جب یہہ خبر ظاہر ہوئی معز کے غلاموں نے شجر الدر کی مارنیکا
ارادہ کیا لیکن غلامان صالحیہ نے اوسکو بچا لیا بعد ازان سے متفق ہو کر نور الدین

نور الدین علی ابن ملک معز کو وارث سلطنت کرکے لقب اوسکا ملک منصور رکہا عمر
اوسکی پندرہ برس کی تہی اور شجر الدر نے دار السلطنت سی لال برج مین جاکر اون دنون
کو جنہون نی اوسسی متفق ہوکر معز ایبک کو قتل کیا تہا سولی دی مگر سنجر جوجری بہاگ
گیا پہر وہ بہی پکڑا آیا اوسکو بہی سولی دی اور صاحب بہاء الدین علی ابن حنا
بسبب اسکے کہ وہ وزیر شجر الدر کا تہا پکڑا گیا اوسکا خط ساٹہہ ہزار دینار کا پکڑا گیا
اور بروز جمعہ دسوین ربیع الاخر سنہ ہذا کو تمام غلامان معز ایبک نی قتل سیف الدین
قطز اور سنجر غتمی اور بہادر نے متفق ہوکر علم الدین سنجر حلبی کو پکڑ لیا یہہ شخص ملک
منصور نور الدین ابن ملک معز ایبک کا اتابک ہوگیا تہا عہدہ اتابکیت اقطائی
سنغرب صالحی کو سرفراز کیا سولہوین تاریخ ربیع الاخر سنہ ہذا کو شجر الدر
مقتول ہوئی لاش اوسکا باہر برج سے ڈالدیا تہا پہر اوس سردابہ مین جو اوسنی
آپ بنایا تہا مدفون ہوئی وہ حبش کی ترکی لونڈی تہی بعضی کہتے ہین ارمنی تہی ملک
صالح کے ساتہہ کرک مین بہی قید مین رہی ایک لڑکا مسمی خلیل جو چہوٹی عمر مین مرگیا
تہا اوسسی پیدا ہوا تہا بعد چند ایام کے شرف الدین فائزی کا گلا گہونٹا گیا

بیان مفارقت غلامان بحریہ کا ملک ناصر یوسف حاکم شام ابن ملک عزیز سی

اسی سال مین ملک ناصر یوسف نی یہہ خبر پائی کہ غلامان بحریہ میرے قتل کا ارادہ
رکہتی ہین اسلئی اوسسی خفا ہوکر اونکو حکم دیا کہ دمشق سی نکلجاو وہ غزہ کی طرف جاکر
ملک مغیث فتح الدین عمر ابن ملک عادل ابوبکر ابن ملک کامل سی مل گئے اسی سبب سے
بسبب آنی بحریہ کی غزہ پر بہت رنج ہوا چنانچہ عباسہ پر نکل کرگئے اور ایک جماعت
بحریہ سی طرف قاہرہ کی چلی آئی اور تمینہ عز الدین اتر مہم بہی تہا اوسکا بہت اکرام

۶۰۵ اور امراء سوا ملک اوسکی املاک ہی اترم کے چھوٹ گئیں جسوقت کہ بحریہ نی ملک ناصر
حاکم شام کو چھوڑکر کوچ کیا تہا اوسوقت اوسی اوسکے پیچھی لشکر بیجا وہ بحریہ سی
آکر لڑے لیکن بحریہ نے اوسکو شکست دی — بعد اوس لشکر ناصر نے شکست کہا کر
بحریہ کو شکست دی اوسوقت وہ طرف بلقا کی اور طرف غزہ کی ملتجی ہوکر ملک مغیث
حاکم کرک کی پاس آئے اوسی اونکو بہت مال دیا اون غلاموں نے ملک مصر کے
اوسکو طمع دلوائے اوسی سب سامان جنگ جو انکو چاہئے تہا مہیا کردیا چنانچہ بحریہ لے
مصر کی طرف کوچ کیا اور لشکر مصری بہی اوسکے مقابلہ پر آیا جانبین کا مقابلہ ہفتہ کی
صبح نصف ماہ ذی قعدہ سنہ ۶۵۶ھ میں ہوا لشکر مغیث اور غلامان بحریہ کو شکست ہوئی
اوس برس میں صدق اور حسکا نام پہر ملک ظاہر کرکے میں رکہا گیا تہا موجود تہا — اسی
سال میں خلیفہ مستعصم کی طرف سی خلعت اور طوق اور تلوار ملک ناصر یوسف اس
ملک عزیز کو بطور خلعت مرحمت ہوا — اسی سال میں ناصر داؤد نے نجم الدین مادرائی
سی اسباب کی ماہ لی کہ وہ اوسکے ہمراہ طرف بغداد کے جائیں لیس اوسسے ساتھ اوسکو
لیکر ارادہ جانے کا کیا یہہ خبر ناصر یوسف حاکم دمشق کو ہوئی وہ مانع آیا اسواسطے اسباب
جانیکا ہونے پایا اور ناصر داؤد نے قرقیہ میں قیام کرکے منتظر آنے بغداد کا رہا مگر
اجازت اوسکو ہوئی اگرچہ مدت تک پڑا رہا لاچار طرف جنگل بنی اسرائیل
کے جاکر اون شہروں کے عربوں کی ساتھ رہنا شروع کیا — اور اسی سال میں
اصل اسکی ایک آگ بیابان حرا کی پاس مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوئے
یہہ آگ دور سی رات کو دکھلائی دیتی تہی تا مدکہ یہی وہ آگ تہی جو رسول اللہ نے
علامات قیامت سی بیان کی تہی جس حدیث کا یہہ مضمون ہے کہ ایک آگ دریائے
حجاز کے ظاہر ہوگی جسکی روشنی سی گردنیں اونٹوں بصرہ کی چمکی گئیں — بعد اوس یہہ
اتفاق ہوا کہ حرم نبی کی خادموں میں تفریق پڑ گئی اسوقت وہ آگ مسجد شریف میں

مین بہڑک گئی چنانچہ چہت اور منبر نبیؐ کا جل گیا اسسی لوگونکو بہت تکلیف ہوئی

اب شروع ہوا سنہ ۶۵۶ ہجری

بیان استیلا پانی تاتاریون کا بغداد پر اور جاتا رہنا دولت عباسیہ کا

واضح ہو کہ اول اس سال مین ہولاکو بادشاہ تاتار نے بغداد پر چڑہائی کرکی بیسوین تاریخ ماہ محرم کو لی اور خلیفہ مستعصم باللہ کو قتل کرڈالا سبب اسکا یہہ تہا کہ وزیر خلیفہ کا مؤید الدین علقمی رافضی تہا اور اہل کرخ بہی تمام رافضی ہہی اسلئے ایک فساد درمیان شیعون اور سنیون کے بغداد مین موافق انکی عادت کے ہوا تہا ابوبکر ابن خلیفہ اور رکن الدین دوادار نے لشکر کو حکم کیا کہ کرخ کو لوٹ لو توانہون نے کرخ پر جاکر تمام شہر لوٹ کر شیعون کے جوردون کو پکڑکر انکی خاوندون کی سامنی زنا کیا اور یہہ بات وزیر ابن علقمی کو جوکہ شیعہ تہا بہت بُری معلوم دی اسواسطی اوسنی تاتاریونکو لکہہ کر طمع ملک بغداد کی دلوائی لشکر بغداد مین ایک لاکہہ سوار تہا انکو مستعصم نے تاتاریون کے مقابلہ کی واسطی بطمع جاگیرات بہیجا کچہہ کم بیس ہزار سوار گئے اور ابن علقمی نے اپنی بہائی کو تاتار کے پاس بہیجکر اونکو بہت جلد بلوالیا خلیفہ کا لشکر بہی اونکے لڑنے کی واسطی نکلا سپہ سالار اونکا رکن الدین دوادار تہا دو منزل پر بغداد سی لڑائی ہوئے بعد لڑائی شدید کے لشکر خلیفہ کو شکست ہوئی بعض انمین سی بغداد مین گہس آئے اور کچہہ لشکری جانب شام کو چلے گئے اور ہولاکو بغداد پر جانب شرقی آپڑا اور باجو جوکہ بڑا سپہ سالار تہا جانب غربی اوپر ایک گانون کی جو سامنی دار السلطنت کے تہا جا پڑا مؤید الدین وزیر ابن علقمی نے ہولاکو کی پاس جاکر اپنی واسطی عہد وپیمان مضبوط کرکے خلیفہ مستعصم کے پاس آکر یہہ کہا کہ ہولاکو خلیفہ آپ

سی کو رکہیگا جب کہ سلطان روم کو بحال رکہا ہی مگر وہ یہہ چاہتا ہی کہ اپنی بیٹی سی
اسکی بیٹی ابو بکر کی شادی کرے مناسب یہہ ہی کہ باہر نکلکے اسسی ملاقات کیجیے چنانچہ
مستعصم اپنی سب مصاحبوں کو لیکر باہر شہر کے ایک خیمہ میں جاکر اترا اور وزیر نے تمام
فقہا اور اماثل کو جمع کیا چنانچہ تمام سادات بغداد اور مدرس اور مولوی شمس محی الدین ابن
جوزی سوا اپنی اولاد کی ہی تہا اسطرحسی تمام اہل سنت کی مولوی اور فقیہہ ہولاکو کے پاس
جمع ہوئی جب سب جمع ہو چکے تاتاریون نے اونکی سر اوڑا دئے اور ایک یل اوسکے
سرداروں کا جن کرما جوابی ہمراہیوں کو لیکر تلوار کہینچکر بغداد میں ناگہاں گہس کر دار السلطنت میں جاکر جو ہمراہ
پایا اوسکو قتل کیا کوئی شخص تہ دارین سی بجز چہوٹی بچوں کی کہ وہ ہی گرفتار ہوکر قید ہوئے
ہیں۔ سچا چالیس روز تک قتل عام اور لوٹ بغداد میں رہی — بعد ازاں منادی امان کے
ہوئی اور خلیفہ کو ہی اونہوں نے قتل کر ڈالا مگر کیفیت قتل پر اطلاع ہوئی بعضی یہہ کہتی
ہیں کہ گلا گہونٹ ڈالا تہا اور بعض یہہ بیان کرتے ہیں کہ ایک گون میں رکہکر قدموں میں
روند ڈالا اور بعض یہہ کہتی ہیں کہ نہر دجلہ میں ڈوب کر مرگیا واللہ اعلم بالصواب یہہ مستعصم
عبد اللہ ابو احمد ابن مستنصر ابو جعفر منصور ابن محمد ظاہر ابن امام ناصر احمد ہے باقی نسب اوسکا
دَر ردفات امام ناصر کے بیان ہوا وہ ضعیف الرائے ہوکے ہاتھ امرار دولت اوسکے
سست تدبیری اوسکے کی اور بیس غالب ہتی — بعد مرنے اپنی باپ مستنصر کے سنہ ۶۴
میں دالی خلافت ہوا اور بیس سولہ برسکے خلافت کی وہ پچھلا خلیفہ خلفاء عباسیہ کا ہے
دولت عباسیہ کی ابتدا درمیان سنہ ۱۳۲ کے جسمیں سفاح خلیفہ اول کی بیعت ہوئی شروع
ہوئی ہی — اور اسی سال میں مروان حمار آخر خلفاء بنی امیہ کا مقتول ہوا تہا اس
حسابسی خلفاء بنی عباسیہ نے تقریباً سنہ ۵۲۴ برس بادشاہت کی اونکی اولاد
میں سینتیس ۳۷ خلیفہ ہوئے — قاضی جمال الدین ابن واصل کہتا ہے کہ مجکو خبر دی ایسی شخص
نے جو مرد ثقہ اور معتبر تہا اوسنی کتاب عتیق میں یہہ لکہا دیکہا تہا کہ علی ابن عبد اللہ

عبد اللہ ابن عباس ابن عبد المطلب کی خبر کسی شخص نے ایک خلیفہ کو خلفاء بنی امیہ مین سی
تہا یہہ پہنچائی کہ وہ یہہ کہتا ہے کہ خلافت میری اولاد مین تمام ہو جائیگی — اوس
خلیفہ اموی نے علی ابن عبد اللہ ابن عباس کو ایک اونٹ پر بٹہلا کے تمام شہر مین پہرایا
جابجا اوسپر مار پڑتی جاتی تہی اور منادی کرنے والا یہہ کہتا جاتا تہا کہ جو شخص افترا
اور بات بندی کرتا ہے اوسکو یہہ سزا ملتی ہے اور علی ابن عبد اللہ یہہ کہتی جاتی تہے
کہ سچ ہے قسم خدا کی میری ہی اولاد مین خلافت تمام ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا
وہ قول علی ابن عبد اللہ بن عباس ابن عبد المطلب کا اس سال مین خلیفہ مستعصم پر
صادق آیا کہ اوسپر خلافت تمام ہوئی کیونکہ اوسکے بعد ہولاکو بادشاہ ہوا خلافت
جاتی رہی

بیان لڑنی مغیث حاکم کرک کا لشکر مصر سی

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ غلامان بحریہ ملک مغیث ابن عادل ابن کامل سی مل گئے تہے
اسواسطی اس سال مین اوسنی کرک سی اوترکر غزہ مین خیمہ کیا اور بہت سی فوجین
جمع کرکے طرف مصر کی روانہ ہوا لشکر مصر بہی معہ غلامان معزایبک کے جنکا سردار
سیف الدین قطز جو کہ حاکم مصر ہو گیا تہا اوسکی طرف بڑہا دور تک نکلو آئے جانبین کا
مقابلہ ہوا مغیث شکست کہاکر جانب کرک کی تباہ حال ہو کر بہاگا تمام اسباب اوسکا
معہ خیمون کے لٹ گیا

بیان وفات پانی ناصر داود کا

اسی سال مین یعنی ۶۵۶ھ مین ہفتہ کی رات ستائیسوین جمادالاول کو ملک ناصر داود
ابن معظم عیسی ابن ملک عادل ابو بکر ابن ایوب باہر دمشق کے ایک گانون مین جسکو

بیان وفات ناصر داؤد کا

٦٥٦ بویضا کہتے ہیں وہاں فوت ہوا یہ ولادت اوسکی سنہ ٦٠٣ مین ہوئی تھی ترپن برس کی عمر پائی
اوسکے اخبار سنہ ٥٥ میں بیان ہو چکے ہیں اگرچہ یہ بات قابل بیان ہے کہ جب وہ
جنگل بنی اسرائیل میں ہمراہ عربوں اون بلاد کے رہنے لگا اور مغیث حاکم کرک کو اوسکی
وہاں جانیکی خبر پہنچی اوسنے ڈر کر پھر اوسکو پکڑ کر شہر شوبک کی طرف بھیجدیا اور حکم کیا
کہ ایک گڑھا اپنی قید کے واسطے کھودا کرے تاکہ تو اوسمیں قید کیا جاوے چنانچہ ناصر کو
بحال خرابی وہ گڑھا اپنی قید کے لئے کھودا کرتا تھا اور کھانے کو بھی کم ملا کرتا تھا وہ اسی
حالت میں تھا کہ ایک قاصد خلیفہ مستعصم کا بعد اوسی اون ایام میں کہ جب تاتاریوں نے
قصد بغداد کا کیا اوسکی تلاش کو آیا تھا خلیفہ نے اوسکو اسواسطے بلایا تھا کہ کچھ تھوڑا سا لشکر اوسکو
دیکر تاتاریوں کے مقابلہ کو بھیجدے جب وہ قاصد دمشق میں آیا اوسکو مغیث حاکم کرک
کے پاس بھیجدیا ہنوز وہ قید خانہ تیار نہ کر رہا تھا کہ اوسکو پکڑ کر دمشق میں لے گیا
اسی اثنا میں قاصد کو یہہ خبر پہنچی کہ تاتاریوں نے بغداد لے لیا اور خلیفہ کو قتل کر ڈالا
وہ اسکو وہاں چھوڑ کر چل دیا اوسوقت ناصر داؤد ایک گاوں بویضا میں جو جانب شرق
دمشق کے واقع ہے جا کر مقیم ہوا اون ایام میں درمیان ملک شام کی اسکی قسمت
سے وبا جاری ہوئی اوسی وبا میں ناصر داؤد مذکور بھی تاریخ مذکور میں فوت ہوکر
دنیا سے عدم کو سدھارا اسکے مرنیکی ملک ناصر یوسف حاکم دمشق نے بویضا میں
جا کر بظاہر رنج اور غم اور افسوس کرکے وہاں سے اوسکا جنازہ لاکر درمیان صالحیہ کے
اوس مقبرہ میں جو اوسکے والد معظم کا تھا دفن کیا ناصر داؤد فاضل اور ناظم اور ناثر
تھا اوسنے علوم عقلیہ شیخ شمس الدین عبد الحمید خسروشاہی تلمیذ فخر الدین رازی سے پڑھی تھی

بیان وفات نانی صاحبہ غازیہ خاتون والدہ ملک منصور حاکم حماۃ کا

بیان قصد کرنی تاتاریونکا میافارقین پر

اسی سال مین درمیان ماہ ذیقعدہ کے صاحبہ غازیہ خاتون بنت سلطان ملک کامل قلعہ حمات ۵۷۹
مین فوت ہوئی وہ طرف حمات کی سنہ ۶۲۹ مین آئے تھے ملک مظفر محمود سی مین بیہی اوسنی
جنی ایک چہوٹا ہے مرگیا تہا جسکا نام عمر تہا دوسرا بیٹا ملک منصور محمد حاکم حمات کا تہا
تیسرا میری والد ملک افضل علی تہی اور تین ہی بیٹیان اوسنی جنی تہین انہین کی بڑی ملکہ خاتون
قبل وفات اپنی والدہ کے گذر گئی تہی اور چہوٹی لڑکی یعنی دنیا خاتون بعد وفات اپنی بہائی
ملک منصور کے فوت ہوئی باقیون کا مرنا اونکے موقع پر بیان کرونگا انشاء اللہ تعالے
صاحبہ غازیہ خاتون مذکورہ سب عورتون سی اچہی سیرت رکہتی تہی زاہدہ عابدہ تہے
اپنی بیٹی ملک منصور کے لئی اوسنی اسکے بڑے ہونی تک حفاظت ملک کی کی اور قبل اپنی
وفات کی ملک اوسکے سپرد کیا

بیان قصد کرنی تاتاریونکا میافارقین پر بعد استیلا پانی اونکی کی بغداد پر

واضح ہو کہ حاکم میافارقین کا ملک کامل محمد ابن ملک مظفر شہاب الدین غازی ابن ملک
عادل ابن ایوب تہا وہ بعد وفات اپنی باپ کے سنہ ۶۴۲ مین مالک ہوا تاتاریون نے
اوسکا محاصرہ کرکے بہت تنگ کیا یہانتک کہ کہانی کو شہر مین نرہا — بعد جو ہوا آگے
بیان کرونگا — اور اسی سال مین ملک شام مین خصوصاً درمیان دمشق کے اس شدت سی
وبا آئی کہ کوئی غسل دنیا والا مردہ کا نہ پایا گیا اور اسی سال مین ملک ناصر یوسف حاکم
دمشق نے اپنی بیٹی عزیز محمد کو ہمراہ زین الدین محمد معروف حافظی کے جو کہ رہنے والا
ایک گانو عقربا کا جو بلاد دمشق سی ہے تہا مع تحفون اور پیشکش کے طرف ہلاکو
بادشاہ تاتار کے بہیجا اس حکمت عملی سی اوس سی رسائی پیدا کرلے — اور اسی
سال مین صاحب بہاء الدین زہیر ابن محمد ابن علی ابن یحیی مجلبی منشی ملک صالح ایوب کا

بیان وفات بدرالدین کا

۵۸ فوت ہوا اس برس زہیر کی پیدائیش وادی نخلہ میں درمیان مکہ کے ۵۸۱ھ میں ہوئی تھی آخر عمر میں وہ تنگ ہوگیا تمام کتابیں اور اسباب اوسکا بک گیا قاہرہ میں رہی لگا یہاں تک کہ اس وبائے عام میں روز یکشنبہ چوتھی ماہ ذی قعدہ سنہ ہذا یعنی ۶۵۶ھ میں فوت ہوا وہ مصر میں مدفون ہوا وہ بامروت اور سخی اور فاضل اور اچھا شاعر تھا شعر اوسکی مشہور ہیں اور اسی سال میں شیخ رکن الدین عبدالعظیم محدث فوت ہوا یہہ بڑا محدث مشہور تھا — اسی سال میں شیخ شمس الدین یوسف نواسہ جمال الدین ابن جوزی کا جو بڑا واعظ اور فاضل مشہور تھا فوت ہوا اوسی ایک تاریخ جامع تصنیف کرکے اوسکا نام مرات الزمان رکھا ہی — اسی سال میں سیف الدین علی ابن سابق الدین قزل معروف ابن مشد فوت ہوا یہہ شخص امیر دولت ملک ناصر حاکم مصر شام کا تھا — اور اسی سال میں درمیان غلامان بحریہ کے بعد شکست کہانی اونکی کے مصریوں سے اور درمیان لشکر ملک ناصر یوسف حاکم دمشق کے جنکا سپہ سالار امیر مجیرالدین ابن ابی ذکری ناہرہ کے لڑائی ہوئی لشکر ناصر یوسف کو شکست ہوئی اور مجیرالدین مذکور پکڑا گیا اس سبب سی غلامان بحریہ بعد اس شکست دینے کی قوی ہوگئے اور فساد برپا کیا

ابتدا شروع ہوا سنہ ۶۵۷ ہجری

اس سال میں عزالدین کیکاؤس اور رکن الدین قلیج ارسلان نے جو کڑمی کی خدمت میں کیقباد کی تھی ہولاکو کی خدمت میں مدت تک قایم رہے پہر دونوں نے اپنی بلاد کی طرف مراجعت

بیان وفات بانی بدرالدین لولو حاکم موصل کا

اسی سال میں بدرالدین لولو حاکم موصل جسکا لقب ملک رحیم تھا فوت ہوا عمر اوسکی

بیان چڑہائی ملک ناصر یوسف کا کرک پر

عمر اوسکی اسّی برس سی زیادہ تہی بعد اوسکی بڑا بیٹا اوسکا ملک صالح مالک موصل کا ہوا اور مالک سنجر کا دوسرا بیٹا اوسکا علاء الدین ابن لولو ہوا بدر الدین سنے پہلے ہی حکمت عملی کرکے ہلاکو سی سازش کرکے اطاعت اوسکی منظور کرلی تہی اوسکے پاس بہت مال بعد لینے بغداد کے بہیجا اور آپ بہی بلاد آذربیجان مین ملاقی ہوا ان ایام مین ہمراہ لولو کے شریف علوی ابن صلایا تہا کہتی ہین کہ لولو نے ہلاکو سی اوسکی چغل خوری کرکے قتل کروا دیا تہا جب لولو نے موصل کو مراجعت کی چند روز ٹہر کر مراجعت پائی مدت تک اوسنی موصل کی حکومت کی کیونکہ وہ اپنی آقا ارسلان شاہ ابن مسعود ابن مودود ابن زنگی ابن آقسنقر کے حکم سی وہان قایم ہوا تہا اور اوسکے بیٹے ملک قاہر ابن ارسلان شاہ کے آگی تدبیر سلطنت کرتا تہا جب ملک قاہر ابن ارسلان شاہ سنہ ۶۱۵ مین فوت ہوا اور لولو تنہا ہوکر حکمرانی کرنے لگا اور دو بیٹی قاہر کی جو صغیرہ تہی اونکو ایک بعد دوسری کی بادشاہ بنایا بعد ازان تقریباً سنہ ۴۳ مین خود ملک موصل کا مستقل حاکم ہوگیا اوس دن سی کوئی آفت اوسپر نازل نہوئی ملک کا انتظام بدستور چلا گیا یہان تک کہ وفات پاسئے

بیان چڑہائی ملک ناصر یوسف حاکم شام کا کرک پر

اسی سال مین جب غلامان بحریہ نی لشکر ناصر یوسف کو شکست دی ناصر مذکور نی دمشق سی بذات خود معہ اپنی افواج قاہرہ کی ساتہہ ملک منصور حاکم حماۃ طرف کرک کی کوچ کیا اور برکہ زیزا پر ملک مغیث حاکم کرک کا بسبب اسکے کہ اوسنی غلامان بحریہ کی حمایت کی تہی محاصرہ کیا اور ملک ناصر کے پاس ایلچی ملک مغیث حاکم کرک کی اور مسماۃ قطبیہ بنت ملک مفضل قطب الدین ابن ملک عادل کے ایلچی بہی آئے اونہون

ذکر سلطنت قطز کا

۵۸۲ نے آکر ملک ناصر کی بہت منتیں کرکی یہہ کہا کہ آپ ملک مغیث سے جو خفا ہو چکی اوسکی لئے مگر یہہ
کہا کہ ایک شرط سے راضی ہوتا ہوں اگر ملک مغیث غلامان بحریہ کو جو اوسکے پاس ہیں
پکڑکر میرے حوالہ کر دی مغیث نے مان لیا لیکن رکن الدین بیبرس بندقدار کو اس حال
کی اطلاع ہو گئی تہی اوسنے اپنی ہمراہ ایک جماعت بحریہ لیکر ملک ناصر یوسف سے جا ملا
اوسنے اون پر بہت احسان کیا مگر جو باقی رہگئے تہے اونکو مغیث نے پکڑ لیا اور انکے
سنقر اشقر اور سنقر اور براق تہے اونکو پکڑکر ملک ناصر کے پاس بہیجدیا اوسنے اونکو
حلب میں قید کیا اسطور پر صلح درمیان ملک ناصر اور ملک مغیث حاکم کرک کی ہوگئی
کچہہ اوپر دو مہینے ناصر نے مع اپنی افواج کے برابر قیام کرکے طرف دمشق کی مراجعت
کی اور ملک منصور حاکم حمات کو سند ملک جلالی کی دیکر رخصت کیا

سال سلطنت قطز کا

آخر سال ہزار پانسو ۶۵۷ ہجری میں بیچ اول ماہ ذی الحجہ کے سیف الدین قطز نے اپنی آقا کی
بیٹی ملک منصور نور الدین علی ابن معز ایبک کو پکڑکر سلطنت سے معزول کیا اون ایام
میں علم الدین غتمی اور سیف الدین بہادر جو بڑے غلامان معزیہ تہے وہ اوسکائی پر
حاضر نہ تہے قطز نے یہہ فرصت غنیمت جانکر یہہ بات کی لیکن جب کہ غتمی اور بہادر
مذکورین آئے اونکو بہی قطز نے پکڑ لیا اور آپ ملک مصر میں سلطنت کرنے لگا لقب
اپنا ملک مظفر رکہا اور انہیں ایام میں کمال الدین معروف ابن عدیم ایلچی ملک ناصر یوسف
حاکم شام کا نام ملک منصور علی ابن ایبک کے واسطے طلب کمک کے تاتاریوں پر
مصر میں آیا تہا اوسکے سامنے ہی یہہ معاملہ گذرا کہ ملک منصور معزول ہوا اور قطز تخت
پر بیٹہا اور ملک ناصر یوسف کو یہہ کہلا بہیجا کہ میں جبتک تیری مدد دونگا چاہیے

بیان پیدایش ملک مظفر محمود ابن ملک منصور حاکم حمات کا

اسی سال مین یعنی ۶۵۷ھ مین دسوین ساعت اتوار کی رات پندرہوین ماہ محرم بارہوین کانون ثانی مین محمود ابن ملک منصور محمد ابن ملک مظفر محمود ابن ملک منصور محمد ابن ملک مظفر تقی الدین عمر ابن شہنشاہ ابن ایوب پیدا ہوا اوسکا لقب بہی مثل اوسکی دادا کے لقب کے اسکا مظفر رکہا گیا اور والدہ ملک مظفر محمود مذکور کی عائشہ خاتون بنت ملک عزیز محمد حاکم حلب ابن ملک ظاہر غازی ابن سلطان صلاح الدین یوسف ابن ایوب ہی تہی

بیان قصد کرنی ہلاکو کا ملک شام پر

اسی سال مین ہلاکو طرف اون بلاد کی جو فرات کی جانب شرق کو واقع ہین جاکر حران پر نازل ہوکر مستولی ہوا اور تمام بلاد جزیرہ فتح کرکے اپنی بیٹی سمود ابن ہلاکو کو طرف شام کی روانہ کیا چنانچہ وہ باہر حلب کی عشرہ اخیر ماہ ذی الحجہ سنہ ہذا یعنی ۶۵۷ھ مین پہنچا ان ایام مین حاکم حلب کا ملک معظم توران شاہ ابن سلطان صلاح الدین کی بہانجی ملک ناصر یوسف کا نائب تہا چنانچہ لشکر حلب بہی اوسکے مقابلہ کے لیے معہ ملک معظم نکلا ہرچند کہ اوسکی رائے نکلنی کی نہ تہی لیکن کہنی سننی سی باب اللہ سے نکل کر کڑہرا کیا اور انقوسا پر لڑائی ہوئی تاتاریون نے اونکو اپنے آگے سی بہگادیا چنانچہ مسلمان شہر کے جانب بہاگے اور تاتاری بہی اونکو قتل کرتے ہوئے آگہسے چنانچہ دروازے شہر کی لشکریون بہاگے ہوؤن سی بہر گئے بعد ازان تاتاریون نے

ذکر اوس حال کا جو ملک ناصر سی تاتاریوں پر گذرا

۵۸۴ اعوار پر جا کر اس دیکر لیلیا

اب شروع ہوا سنہ ۶۵۸ ہجری

ذکر اوس حال کا جو ملک ناصر سی بر وقت قصد کرنی تاتاریوں کی حلب پر گذرا

جب کہ ملک ناصر یوسف حاکم شام کو یہہ خبر پہنچی کہ تاتاریوں نے حلب کا قصد کیا ہے وہ دمشق سی طرف بر زیہ کی آخر برس گذشتہ میں جا کر اوترا تاتاریوں سی ڈر کر جو لوگ بہاگی تہی وہ بہی جا ملی اور ملک منصور حاکم حماۃ بہی برزیہ میں جا پہنچا اوسکا ئے ملک ناصر کے ہمراہ بیبرس بند قدار اسوقت سی کرک سی بہاگ کر ملک ناصر کے پاس چلا آیا تہا موجود تہا اس صورت سی ملک ناصر کی پاس وقت خروج بہت خلق اللہ بہاگی ہوئی اور لشکر جمع ہوگیا تہا جب یہہ سال شروع ہوا اور ملک ناصر شہر برزہ ہی میں تہا اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ ایک جماعت میرے غلاموں سی میری قتل کا ارادہ رکہتی ہی فوراً ملک ناصر اپنی خیمہ میں سی طرف قلعہ دمشق کی بہاگ گیا اور جب اون غلاموں کو بہی یہہ خبر ہوگئی کہ ہمارے ارادہ کی اطلاع ناصر کو ہوگئی وہ طرف غزہ کی جو جانب غزہ کے واقع ہی بہاگ گئے وہاں جا کر یہہ مشہور کیا کہ ہمارا ارادہ ناصر کے قتل کرنیکا نہیں تہا بلکہ ہم یہہ چاہتے تہی کہ اوسکے بہائی ملک ظاہر غازی بن ملک عزیز محمد بن ملک ظاہر غازی بن سلطان صلاح الدین کو بسبب اوسکی شجاعت اور دلیری کی تخت پر بٹہلاویں اور ناصر کو گرفتار کرلیں ظاہر مذکور حقیقی بہائی ناصر کا تہا یہہ دونوں ایک لونڈی ترکیہ سی پیدا ہوئے تہی چنانچہ ملک ظاہر غازی طرف غزہ کی پہنچا اوسکا ئے جو لشکر میں تہی اونہوں نے اوسکو بادشاہ بنا لیا جب یہہ ماجرے گذرا اوسوقت بیبرس بند قدار نے ملک مظفر قطز حاکم مصر کو لکہہ کر سب حال کی اطلاع کی اور اوسی خوش ہو کر اوسکو امان دی اور وعدہ

وعدہ کیا کہ مین تیرے ساتہہ اچہا سلوک کرونگا میری پاس آجا اسلی بیبرس بندقدار نے شامیون کو چہوڑکر مصر مین جاکر ملک مظفر قطز سی ملاقات کی اوسنی دار الوزارت بن اوسکو اوتارکر قلیوب معہ مضافات دیا

بیان استیلا پانی تاتاریون کا تمام حلب اور شام پر اور جانا ملک ناصر کا دمشق سی اور پہنچ جانا اوسکو افواج کا طرف مصر کی اور علیحدہ رہ جانا ملک ناصر کا

واضح ہو کہ اسی سال یعنی ۶۵۸ھ ہجری مین بروز یکشنبہ نوین ماہ صفر کو تاتاریون نے حلب پر استیلا پایا سبب اوسکا یہہ تہا کہ ہلاکو نے معہ اپنی افواج کے دریائے فرات کے پار جاکر ایک ایلچی ملک معظم تورانشاہ ابن صلاح الدین نایب سلطنت حلب کے پاس بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ تم لوگ مغلون کا مقابلہ نہین کرسکتی اور ہمنے ملک ناصر اور اوسکے لشکر کا قصد کیا ہے اب تم ایک کوتوال اور محافظ ہمارے لوگونمین سی اپنی پاس مقرر کرو اور ایک کوتوال قلعہ مین بٹہلاؤ ہم لشکر کی جانب متوجہ ہوتے ہین اگر مسلمانون کی شکست ہوئی تو تمام بلاد ہمارے ہوگئی اور اگر ہمنی شکست کہائی تو تمکو اختیار تام ہوگا چاہو گی اون دونون کوتوالون کو نکالدینا اگر چاہوگی قتل کرڈالنا ملک معظم نے یہہ بات نہ مانی اور کہلا بہیجا کہ تمہارے واسطی ہمارے پاس سوائی تلوار کی اور کچہہ نہین اس مقدمہ کا ایلچی جو ہلاکو کے جانب سی گیا تہا وہ ایک مصاحب حاکم ارزن روم کا تہا اوسکو اس جواب سی بہت تعجب آیا اور اوسنی بہت افسوس کیا کیونکہ اوسنی یہہ جان لیا تہا کہ اس جواب کے سبب حلب کے باشندے بیشک مارے جائینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ دوسرے صفر کو تاتاریون نے حلب کو گہیر کر دوسرے روز صبح کو بہت مسلمان قتل کئے اون مقتولین

ذکر احوال حماۃ کا

۵۸۶ میں سنی اسد الدین ابن ملک ظاہر بن صلاح الدین ہی تہا غرضیکہ تاتاریوں نے شہر کا محاصرہ کرکے اونکو تنگ کیا اور بزدیک حمام حمدان کی جو ذیل قلعہ شریف کے تہا بروز یکشنبہ نویں ماہ صفر کو ہجوم لاکر مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کیا بہت لوگ بہاگ کر قلعہ میں جا گہسی انکے صبح سی جمعہ تک یعنی چودہویں ماہ صفر تک قتل اور لوٹ جاری رہی بعد ازاں ہلاکو نی تلوار اوٹہائی اور امان دینی کا حکم دیا کوئی شخص اہل حلب کا زندہ نہ بچا مگر ان لوگوں کے جو شہاب الدین ابن عمرون کی گہر میں اور نجم الدین بہائی مردکین کی اور بازار یا اور یا علم الدین قیصر موصلی کے یا اوس خانقاہ میں جسمیں زین الدین صوفی تہا یا گرجا یہودیوں کے میں جا گہسا تہا وہ بچا باقی سب مقتول ہوئی یہہ سب مکانیں تہیں کہ اونکو ہلاکو کی پاس فرمان ہلاکو کی بہی آئی تہی اون گہروں میں قریب پچاس ہزار آدمی کے موجود تہا بعد ازان تاتاریوں نی قلعہ کا محاصرہ کیا اوسمیں ملک معظم پالشکری جو بہاگ کر جا چہپی تہی موجود تہی بعد ازاں جو گذرا آگے بیان کرونگا انشاءاللہ تعالی

بیان ہوا اسکی احوال حمات کا اور احوال ملک ناصر کا بعد لینی حلب کی

واضح ہو کہ حب حاکم حمات طرف دمشق کی چلا گیا اوسوقت طوراشتی مرشد حمات میں بہی رہا تہا جب اہل حمات کو فتح حلب کی خبر پہنچی طوراشتی مرشد نے حمات سی طرف ملک منصور حاکم حمات دمشق کی جانب کوچ کیا اور امراء دولت حمات کی جسکے پاس کنجیں حمات کی موجود تہیں حلب میں جا کر ہلاکو کی حوالہ کیں اور اونسی امان اہل حمات کی واسطی چاہا ہلاکو نے ایک شخص عجمی کو جسکو یہہ بیان کرتے ہیں کہ خالد ابن ولید کی اولاد سی تہا کر توالی حمات کا مقرر کرکے بہیجدیا نام اوسکا خسروشاہ تہا خسروشاہ نے حمات میں آکر رہیا قبضہ کرکے رعیت کو امان دی اور قلعہ حمات میں مجاہد الدین قیماز امیر جندار تہا اوسنی قلعہ اوسکے سپرد کیا اور اطاعت تاتاریوں کی کرلے جب ملک ناصر کو

ذکر احوال حمات کا

ناصر کو دمشق مین یہہ خبر پہنچی کہ حلب تاتاریون نے لی لی اوسنی بمجبت باقی افواج کے طرف دیار مصریہ کی کوچ کیا ہمراہ اوسکے ملک منصور حاکم حمات بہی تہا نابلس پر چند روز قیام کرکے اوسجاسے امیر فخر الدین ابن ابی ذکر سے اور امیر علی بن شجاع الدین کو تہوڑا سا لشکر دیکر ٹہرا کر آپ کوچ کیا بعد ازان غزہ پر گیا وہان اوسکے غلام جنہونی اوسکے قتل کرنیکا ارادہ کیا تہا اوسی آملے اسطرح پر اوسکے بہائی ملک ظاہر غازی بہی اوسی صلح کرکے ملگیا ــ بعد جانے ملک ناصر کے نابلس سی تاتاریون نی وہان آکر لشکر کو مار کر مجیر الدین اور امیر علی بن شجاع کو قتل کیا یہہ دونو بڑے امیر جلیل القدر اور فاضل تہے اونہین دونون کو غلامان بحریہ نے پکڑ کر کرک مین قید کر دیا تہا مگر مغیث جیسا کہ اوسمین اور ناصر مین صلح ہو گئی تہی اون دونون کو چہوڑ دیا تہا ــ جب ملک ناصر کو درمیان غزہ کے یہہ خبر پہنچی کہ تاتاریون نے نابلس مین آکر یہہ حادثہ برپا کیا اوسوقت غزہ سی جانب عریش کے چلا گیا ــ اور قاضی برہان الدین ابن خضر کو ایلچی بناکر طرف ملک مظفر قطز حاکم مصر کے واسطی طلب کمک اور مساعدت کے روانہ کیا بعد ازان ملک ناصر اور ملک منصور حاکم حمات مع لشکر کے قطیہ پر پہنچا اوسجا ایک فتنہ درمیان ترکمان اور اکراد شہر زوریہ کے برپا ہوا جسمین بہاگے ہوے آدمی لٹ گئے تہے اوسجاسے پر ملک ناصر نے مصر مین جانی سی یہہ خوف کیا کہ شاید گرفتار نہ ہو جاوے یہہ سوچ کر وہ اوسجاسے پر ہمراہ تہوڑے لشکر کے مقیم ہوا اور ملک منصور حاکم حمات مصر مین گیا ہمراہ ناصر کے اوسکا بہائی ملک ظاہر غازی اور ملک صالح ابن شیرکوہ حاکم حمص اور شہاب الدین قیمری بہی تہا بعد جانے ملک منصور کے جانب مصر کی یہہ سب قطیہ سی کوچ کرکے جنگل بنی اسرائیل مین چلے گئے اور تہیہ لشکر مصر مین پہنچا ملک منصور حاکم حمات کی بہت خاطر اور مدارات ملک مظفر نے کی وہ داخل قاہرہ ہوا اور اوسجا سے تاتاریون نے تمام بلاد دمشق اور ملک شام

ذکر استیلا پانے تاتاریوں کا قلعہ حلب اور متحد ولایت پر

۵۸۸ یہ عرصہ تک تسلط پایا بعض بلاد میں اوسکے حاکم مقرر ہوگئے

بیان استیلا پانی تاتاریوں کا قلعہ حلب اور متحد ولایت شام پر

واضح ہو کہ تاتاری قلعہ حلب کا محاصرہ کئے ہوئی تہی اسی مدت حصار میں چند باشندگان
قلعہ یعنے صفی الدین بن طرزہ رئیس حلب اور نجم الدین احمد بن عبدالعزیز بن احمد بن قاضی نجم الدین
بن ابو عصرون پر یہہ تہمت رکہہ کر کہ یہہ دونو تاتاریوں سی مل گئے ہیں اونکو قتل کرڈالا
دو مہینے تاتاریوں نے اوس قلعہ کا محاصرہ کیا بعد ازاں بروز دوشنبہ گیارہویں ربیع الاول
سنہ مذکور کو امان دیکر فتح کیا اور باشندگان قلعہ میں ایک جماعت غلامان بحریہ کی
تہی جنکو ملک ناصر نے حبس کیا تہا از انجملہ سنقر اور برامق اور سنقر اشقر تہا اونکو ہلاکو نے
باقی ترکوں سے ایک شخص تاتاری کے سپرد کیا اوس شخص کا نام سلطان جق تہا وہ
ایک امیر کبیر قپچاق کا تہا تاتاریوں کے پاس سی بروقت غالب آجانے اونکے
قپچاق پر طرف حلب کی چلا آیا تہا ہر چند کہ ملک ناصر نے اوسپر احسان کیا تہا مگر اوسکو
یہہ شہر خوش نہ آئے تہے اسواسطے وہ پہر تاتاریوں میں جا کر رہا تہا — اور عوام الناس
اور غربا بالاتر شہر کے دہوپ میں ڈیرے کر رکہی تہے ہلاکو نے اونکو حکم دیا کہ اپنی
اپنی گہر میں جا کر رہیں کوئی اونکو نہ چہیڑے اور حلب پر اپنا نائب عماد الدین قزوینی
کو مقرر کیا — ہلاکو ابہی حلب ہی میں تہا کہ ملک اشرف موسی بن ابراہیم بن شیرکوہ
حاکم حمص اوسکے پاس ہیجا حق ایام میں کہ ملک ناصر طرف مصر کی چلا گیا تہا ملک اشرف مسلمانوں
سی علیحدہ ہو گیا تہا اوسپر ہلاکو نے اکرام و احسان کرکے پہر حمص اوسکو دی یہہ شہر
حاکم حلب ملک ناصر نے سنہ ۶۴۶ ہجری میں اوس سی لے لیا تہا عوض اوسکی تل باشر جیسا کہ اوپر بیان
ہوا اوسکو دیدیا تہا اسسال میں پہر وہ شہر اوسکو ملگیا — اور محی الدین ابن زکی بہی ہلاکو کی

ذکر استیلا پانی تاتاریونکا قلعہ حلب پر

ہلاکو کے پاس دمشق سی چلا آیا اوسکو ہلاکو نے قضات ملک شام کی دی — جبکہ ابن
ذکی طرف دمشق کی مراجعت کی اوسوقت خلعت مذہب یعنی سونے کا کام کیا ہوا ہلاکو نے
اوسکو دیا اوسنی تمام فقہاء وغیرہ اکابر دمشق کو جمع کرکے یہہ کہا کہ سب ہلاکو کے
تقلید کرو بعد ازان ہلاکو نے حارم کیطرف جاکر اوس شہر کے فتح کا ارادہ کیا لیکن
وہان کے رہنی والون نے نہ دیا مگر فخر الدین حاکم قلعہ حلب نی اطاعت قبول کی تہی
اوسکو ہلاکو نے بلوا کر حاضر کیا اوسوقت باشندون نے وہ شہر دیا ہلاکو اسبات
سی بہت آزردہ ہوا اور خفا ہوکر حکم قتل کا دیا چنانچہ تمام باشندگان حارم مقتول
ہوئے اور زن و بچہ اونکی گرفتار آئے بعد ازان ہلاکو نے مراجعت کرکی جانب شرق
کو جاکر عماد الدین قزوینی کو طرف بغداد کی حکم کوچ کا دیا چنانچہ وہ بغداد مین گیا اور
اپنی جائے حلب مین ایک شخص عجمی کو مقرر کر گیا اور حکم دیا کہ فصیل قلعہ حلب اور شہر کے
ڈہا دی جاوے چنانچہ وہ منہدم ہوگئی — اور ہلاکو نے اشرف موسی حاکم حمص کو فرمان
خوشنودی دیا وہ اوسکو وہان چہوڑ کر حمات کی طرف آیا وہان آکر دار المیا رزمین
اوترا اور قلعہ حمات کو منہدم کرکے خراب ویران کردیا اور دکانین جلادین اور کتب
خانہ حمات کی بہت ارزان قیمت کو بیچ ڈالی مگر شہر حمات کی فصیل ویران نہ کی کیونکہ
حمات مین ایک شخص مسمی ابراہیم ابن افرنجیہ ضامن اوسکی جانب کا تہا اوسنی خسرو
شاہ کو بہت مال دیا اور کہا کہ فرنگی ہمارے قریب مین قلعہ اکراد مین جس صورت
کہ شہر حمات کی چار دیواری ڈہادیجائے گی تو شہر مین رہنا مشکل ہوگا اوسنی مال
اوسی لیکر فصیل شہر کو نہ چہیڑا — اور ہلاکو نے اشرف موسی حاکم حمص کو بہی قلعہ
حمص کے خراب کرنیکا حکم دیدیا تہا اوسنی کچہہ تہوڑی فصیل برائی نام خراب کی زیادہ
ویران نہ کی کیونکہ وہ اوسکا شہر تہا — اور جب اونہونی دمشق امان دیکر لی وہان
قتل اور لوٹ کی متعرض نہ ہوئی لیکن قلعہ دمشق نے عصیان کیا اسلئے تاتاریون نے اوسکا

بیان استیلا یابی تاتاریوں کا میافارقین پر

۵۹ محاصرہ کیا ان والوں کے سست سی بہت سد اور تنگی باشندگان شہر پر بہی گذرے کیونکہ اونہوں نے گو سی قلعہ پر کہڑے کیں مگر پہر ان دیکرمہ بہی لے لیا اور جو کچہ اوسمیں پایا لوٹ لیا اور پہر قلعہ دمشق کے فصیل خراب کرنی کا ارادہ کیا بعد ان معلکہ پر جاکر اوسکے قلعہ پر ڈیرا کیا

بیان استیلا یابا تاتاریوں کا میافارقین پر اور وہاں حاکم ملک کامل کا مقتول ہونا

اسی سال میں یعنی ۶۵۸ھ میں تاتاریوں نے میافارقین پر استیلا پایا تہا اونکی اور ہلاکو کا ذکر اوپر میافارقین کے اور محاصرہ کرنی اوسکا بیان ۶۵۶ھ میں گذر چکا یہہ محاصرہ دو برس تک اوسکا رہا یہانتک کہ تمام غلہ ہو چکا اور وہاں کے باشندے وبا عام میں گرفتار ہوکر مرگئے کچہ مقتول ہوئے حاکم وہا ںکا ملک کامل محمد ابن ملک مظفر شہاب الدین غازی ابن ملک عادل ابوبکر ابن ایوب صابر اور ثابت قدم تہا مگر جسوقت کہ اوسکی ہمراہی مقتول ہوئے اوسوقت وہ ضعیف ہوگیا تہا اسواسطی تاتاریوں نے اوسپر مستولی ہوکر وہاں کے حاکم ملک کامل مذکور کو قتل کرکے اوسکا سر ایک نیزہ پر رکہکر تمام شہر میں پہرایا اور حمات اور حلب پر بہی لے گئی اور ساتویں جمادالاول سنہ ہذا کو دمشق میں لیجاکر اوسکے آگے راگ گاتے ڈہول بجاتے ہوئے تمام دمشق میں لئے پہرا کئے پہر وہ سر درمیان ایک جالی کی جو باب الفرادیس کے فصیل میں تہی لٹکا دیا جب تک مسلمانوں کے قبضہ میں دمشق نہ آئی وہ سر وہیں لٹکا رہا ہر وقت قصہ مسلمانوں کی شہر جسمیں وہ مقتول ہوا

بیان ملنی ملک ناصر کا تاتاریوں سی اور مستولی ہونا اون کا عجلون وغیرہ قلاع شام پر

بیان ملنی تاتاریونکا ملک ناصر سی

واقع ہوکر ملک ناصر جب اپنی لشکر سی مقام قطیہ پر سی طرف جنگل بنی اسرائیل کے چلا
گیا وہان جاکر بہت متحیر ہوا کسطرف جاؤن آخرکار طرف حجاز کی قصد کیا اوسکی پاس
ایک طبردار کردی مسمی حسین تہا اوسنی اپنا جانا طرف تاتاریون کی پاس ہلاکو کی مناسب
جانکر سمجہایا وہ اوسکے کہنی سی فریب مین آکر برکت زیزا پر اوترا اور حسین کردی نی طرف
کتبغا نایب ہلاکو کی جاکر مقام ملک ناصر کا تبلا دیا کتبغا مذکور نے آدمی بہیجکر اوسکو پکڑوا کر
طرف عجلون کی حاضر کروایا یہہ شہر ہنوز فتح نہوا تہا وہانکی رعیت برگشتہ ہورہی تہی
ملک ناصر نے اون لوگونکو حکم کیا کہ یہہ شہر تاتاریون کو دیدو چنانچہ انہون نی تاتاریون
کے حوالہ کیا اونہون نے ڈہاکر برابر کردیا اوپر اسکی محاصرہ کرنا تاتاریون کا بعلبک پر
مین بیان کرچکا ہون وہ شہر کچہہ تہوڑے عرصہ پہلی دینے عجلون کی انکو دیا گیا تہا
اوسکے قلعہ کو بہی ڈہاکر ویران کردیا اون ایام مین درمیان شہر صبیبہ کی ملک سعید ابن
ملک عزیز ابن ملک عادل حکومت کرتا تہا اوسنی بہی شہر مذکور تاتاریونکی حوالہ کرکے
اونکے ساتہہ ہوکر فسق اور فجور اور خونریزی مسلمانونکی برسر اعلان کرنے پر کمر باندہے اور
ملک ناصر یوسف کو کتبغا پاس ہلاکو کے بہیجدیا پہر وہ طرف دمشق کی گیا پہر طرف حمات
کی گیا وہان اشرف حاکم حمص کا تہا وہ مع خسروشاہ نایب حمات کے اوسکی ملاقات کو
نکلا پہر طرف حلب کی چلا گیا پہر طرف اردو کی گیا ہلاکو نے اوسکی خاطر کی اوسنی وعدہ
کیا کہ مین پہر تجہی تیری مملکت دیدونگا پہر جو کچہہ گذرا آگے بیان کرونگا انشاء اللہ تعالے
— اسی سال مین پندرہوین ماہ شعبان کو تاتاریون نے مقید قلعہ دمشق اور وہان کے
والی کو قید مین سی نکالکر دونون کو گردن مارا اور اہل دمشق مین یہہ بات مشہور ہوسکے
تہی کہ بہت سی فوجین مصر سی واسطی لڑنے تاتاریون کی آئین ہین لیکن واقع مین وہ
فرنگیونسی لڑین سبب یہہ تہا کہ فرنگیون نے مسلمانون پر بہت ظلم کررکہے تہی چنانچہ
جامع مسجد مین ناقوس بجاتے تہی اور شراب کی خم لارکہے تہے اسلئے مستانیون

بیان شکست کہانی تاتاریوں کا

۵۹۲ رمضان سنہ ہذا کو مسلمانوں نے سب گرجیوں کو لوٹ لیا اور گرجا مریم کا جو کہ ایک بڑا
گرجا جانب دمشق کی جسکو خالد ابن الولید نی تلوار سی فتح کیا تہا واقع تہا اوسکو ڈہا کر ویران
کر دیا اور نام خالد سی مسلمانوں کی قبضہ میں وہ گرجا تہا جامع مسجد سی ملا ہوا واقع تہا یہ وہ
ہی گرجا ہے جس جانب سی ابو عبیدہ نے دمشق کو امان دیکر فتح کیا تہا وہ گرجا نصاریے
کے پاس تہا جب ولید ابن عبد الملک خلیفہ ہوا اوسی اوسی گرجا کو ڈہا کر مسجد میں ملا لیا
اوسکی نصاری سے کچہ عوض نہ لیا لیکن جب عمر ابن عبد العزیز خلیفہ ہوا او سوقت اوسکی
عوض کنیسہ مریم اوسکی دیا انگریزوں نی اوسکی بڑی تعمیر کی تہی وہ بڑا گرجا مشہور تہا
یہاں تک مسلمانوں نے اس تاریخ میں اوسکو ویران کیا

بیان شکست کہانی تاتاریوں کا اور مقتول ہونا کتبغا کا

اسی سال میں سنہ ۶۵۸ میں تاتاریوں نے روز جمعہ چھبیسویں ماہ رمضان کو عین جالوت پر شکست
کہائی حال اوسکا یہہ ہے کہ افواج اسلامیہ مصری جمع ہوکر ہمراہ ملک مظفر قطز غلام معز
ایبک کی طرف شام کی واسطی لڑائی تاتاریوں کی خروج کیا ہمراہ اوسکی ملک منصور
محمد اور بہائی اوسکا ملک افضل علی بہی تہا یہہ لشکر دیار مصر سی اوایل ماہ رمضان
سنہ ہذا میں چلا تہا جب کتبغا نے یہہ حال سنا شام میں تاتاریوں کو جمع کرکے مقابلہ
کے لئے مستعد ہوا ملک سعید حاکم صبیبہ بہی ہمراہ کتبغا کے تہا دونو جانب کا مقابلہ دریا
عور کے روز جمعہ ہوا تاتاریوں کو شکست فاحش ہوئی مسلمانوں کے تلواروں نے
اونکو قتل کیا اونکا سپہ سالار کتبغا مارا گیا اور اوسکا بیٹا مقید ہوا جو پہاڑوں میں
چڑہ گیا دن نکالا ... ایک ایک تاتاری کو مسلمانوں نی ڈہونڈ ڈہونڈہ کے مارا
ملک اشرف موسی حاکم حمص جو ہمراہ تاتاریوں کے تہا اوسکو چہوڑ کر مظفر سی طالب امان

بیان پکڑی جانی سنجر حلبی کا

امان ہوا اوسنی امن دی جب اوسکے پاس پہنچا اکرام اور اعزاز اوسکا کرکے پہر حمص معہ مضاف پر اوسکو مقرر کیا اور ملک سعید حاکم صبیبہ کا گرفتار ہوکر سامنی ملک مظفر کے حاضر کیا گیا چنانچہ اوسکو مروا ڈالا جب لڑائی ہو چکی ملک منصور حاکم حمات پر مظفر قطز نے احسان کرکے حمات اور بارین پر اوسکو متعین کیا اور شہر معرا پہر دیا یہہ شہر جبسی کہ حلبی اوسپر غالب ہوئی تہی یعنی ۶۳۵ سنہ سی اونہی کے قبضہ مین تہا مگر شہر سلیمہ اوسی لیکر امیر عرب کو عطا کیا اور ملک مظفر معہ افواج اور ہمراہی ملک منصور حاکم حمات کی کوچ کرکے دمشق کو آیا مسلمانون نے اس فتح عظیم کا بہت شکر کیا کیونکہ دل مسلمانون کے تاتاریون سی بسبب اسکیکہ انہون نے اکثر شہر مسلمانون کے لے لئی تہی اور جس ولایت پر چڑہائی کرتے تہے اوسکو فتح کیا کرتے تہی اور کوئی لشکر ایسا نہ تہا کہ جسکو شکست نہ دیتی تہی اس فتح سی مایوس ہو گئے تہے ملک مظفر قطز کی شام پر جانے سی اور اس فتح کی ہونی سی رعیت خوش ہوئے اور جس روز وہ دمشق مین داخل ہوا اوسی روز اون لوگون کو جو کہ تاتاریون سی مل گئے تہی اون کو مروا ڈالا ازانجملہ حسین کردی طبردار ملک ناصر یوسف بہی تہا یہہ وہ شخص ہے جسنی ملک ناصر کو تاتاریون کی پنجہ مین پہنسوا دیا تہا پہر ملک مظفر قطز نے حاکم حمات ملک منصور کو ایک فرمان نیک نامی کا دیا اور ملک منصور کے آگے ایک اپنا غلام مبارز الدین آقوش منصوری کو اپنا نائب بنا کر طرف حمات کی روانہ کیا پہر وہ معہ ملک افضل حمات مین پہنچی جب ملک منصور حمات مین پہنچا اوسوقت اون لوگون کو جو تاتاریون سی مل گئے تہے پکڑکر قید کیا اور خسروشاہ نے حمات سی طرف شرق کی جب کہ اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ تاتاریون کی شکست ہوئی سفر کیا بعد ازان ملک مظفر قطز نے ایک لشکر واسطی محافظت حلب کے روانہ کیا اور شمس الدین برلی عزیزی کو سواحل اور غزہ کا امیر مقرر کیا اوسکے ہمراہ ایک جماعت غلامان عزیزیہ کی بہی متعین کے

بیان حالی ملک مظفر کا طرف دیار مصریہ کی

۵۹۴ رلی مذکور غلاماں ملک عزیز محمد حاکم حلب سے ہی وہ ہمراہ غلاماں عزیزیہ کی ہمراہ
اوسکے بیٹے ملک ناصر یوسف کی واسطے لڑنے مصریوں کی گیا رسلے مذکور لی معہ اپنی
جماعت مذکورہ کے اپنی آقا کے بیٹے ملک ناصر سے منکر ہوکر ایک ترکمانی حاکم
مصر سے مل گیا بعد ازاں پھر انہوں نے معہ ایک ترکمانی مذکور کے مارنیکا قصد کیا
یہہ راز شکست ارام افتادہ ہوگیا اسلئے بعض پکڑے گئے اور بعض بہاگ گئے
رلی مذکور ان لوگوں سے تہا جو بچ کر طرف شام کی بہاگ آیا جب ملک ناصر کے
پاس پہنچا اوسنے قلعہ عجلون میں اوسکو پکڑ کر قید کیا جب ملک ناصر اپنی فوج لیکر
طرف غور کی سامنی تاتاریوں کے آیا اوسوقت رلی مذکور کو قید خانہ عجلون سے
نکالکر اوسکی خاطر کی جب ملک ناصر قطیہ سے بہاگا اوسوقت شمس الدین آقوش
رلی مذکور معہ لشکروں کی بہاگ کر مصر میں جا داخل ہوا ملک مظفر قطز نے اوسوقت
اوسکو سواحل اور غزہ کا حاکم مقرر کیا جن ایام میں وہ دمشق میں ٹہرا ہوا تہا جیساکہ اوپر
بیان ہوا مقام رملے کا ہر وقت والی ہوئی اون صوکات سے کہنی نابلس اور کہی
حریں تہا بعد ازاں ملک مظفر قطز نے نیابت سلطنت دمشق کی امیر علم الدین سنجر حلبی کو
دی یہہ وہی شخص ہے ابن معز ایبک کا اتابک تہا اور نیابت سلطنت حلب کے
ملک سعید ابن بدر الدین لولو حاکم موصل کو دی یہہ شخص ملک ناصر یوسف حاکم شام
کے پاس پہنچا تہا اور معہ لشکر کے مصر میں آکر ہمراہ مظفر قطز کے ہوگیا اوسکو
نیابت سلطنت حلب کی دی سبب اوسکا یہہ تہا کہ بہائی اوسکا ملک صالح ابن لولو
ہمراہ اپنی باپ کی حاکم موصل ہوگیا تہا اسواسطے اوسکو والی حلب کا کیا تاکہ حال
تاتاریوں کا لکہتا رہے جب سعید مذکور نائب حلب ہوا مصلحتی رتبی شروع کی مال
رعیت کا حرمت اور مکر سے لیتا تہا

بیان جانی ملک مظفر قطز کا طرف دیار مصریہ کی اور مقتول ہونا اونکا

بیان سلطنت بیبرس بندقدار کا

جب ملک مظفر قطز معزی مذکور نی ملک شام کا بندوبست موافق بیان سابق کے کردیا اوسوقت
دمشق سی طرف بلاد مصریہ کوچ کیا اور بیبرس بندقدار صالحی ہمراہ انص غلام نجم الدین رومی
صالحی اور ہارونی اور علم الدین صغن سی مظفر قطز کے قتل کرنی پر اون لوگون سی متفق
ہوگیا تہا وہ سب متوقع فرصت کی تہی جبکہ قطز طرف قیصر جانب ریگستان کی پہنچا درمیان
اسکے اور لشکر صالحیہ کی ایک منزل کا فرق تہا لیکن ڈیرہ خیمہ اور لشکر صالحیہ تمامی پہنچ گیا
اسی اثناء مین قطز چلا جاتا تہا کہ ایک خرگوش سامنی سی دکہلائی دیا وہ اوسکی طرف
گیا اور یہہ لوگ مذکورہ بالا بہی اوسکے ساتہہ ہی چلے گئے جب وہ دور پہنچی انص نے
مظفر سی ایک شخص کی سفارش کی اوسکی منظور کی اوسوقت اوسنی قطز کے بوسہ لینی کا
ارادہ کیا بیبرس بندقدار صالحی نے اوسوقت اوسپر حملہ کرکے ایک تلوار کی ضرب
دی فوراً سبنی جمع ہوکر گہوڑی سی نیچی ڈالکر تیرون سی بہیند دیا وہ سترہ ۱۷ وین تاریخ ماہ
ذی قعدہ سنہ ہذا کی تہی اوسنی گیارہ مہینی تیرہ ۱۳ دن سلطنت کی بیبرس نی معہ اون
لوگون کے اوس ڈیرہ مین درمیان صالحیہ کے جاکر قیام کیا

بیان سلطنت بیبرس بندقدار کا

جبکہ رکن الدین بیبرس ہمراہ اون لوگونکی جنہون نی ملک مظفر قطز کو قتل کیا تہا طرف
ڈیرہ کی پہنچا اوس ڈیرہ مین نایب سلطنت فارس الدین اقطائی مستعرب تہا یہہ وہ شخص
ہے جو کہ علی ابن معز ایبک کا بعد جلبی کے اتابک ہوا تہا بروقت مسلط ہونی قطز کے عہدہ
نیابت سلطنت کا اوسکو مفوض ہوا جب بیبرس بندقدار ہمراہ جماعت قاتلین قطز کے
طرف ڈیرہ کی پہنچا اوسوقت اقطائی مستعرب مذکور نے اون لوگون سی پوچہا تم
مین سی کس شخص نے قتل کیا بیبرس نے کہا کہ یہہ جوانمردی ہمنی کی تہی اقطائی نے کہا

بیان سلطنت حلبی کا درمیان دمشق کے

۵۹۶ ای سبحان اللہ آپ بادشاہ ہوئے چنانچہ اوسنے جلوس فرماکر تمام لشکر کو واسطے حلف کی بلایا سے قسم کہائی مدہ دن کہ حسین قطز مقتول ہوا ستر دیں ذی قعدہ سنہ ۱۲ میں سنہ ۶۵۹ ہجری کی تہے اوسی روز سرپس بادشاہ ہوا لقب اوسکا ملک ظاہر رکن الدین بیبرس صالحی رکہا گیا ۔ بعد ازاں جب اوسنے سُنا کہ لقب ملک قاہر بامبارک ہے اوسوقت بدل کر ملک ظاہر رکہا ظاہر مذکور نے قطز سے سیاست چاہی تہی لیکن اوسنے اسیواسطے جو ملک حرامی کی مدی تہی جب لوگوں نے ملک مذکور کے درمیان صالحیہ کے حلف کی اوسوقت مع جماعت مصاحبین اپنے کے کوچ کیا لشکر قلعہ الجبل پر جاکر اوسکو فتح کیا اس شہر کے فتح ہونیسی اوسکا قدم سلطنت میں جم گیا جیسی رعیت قاہرہ اور مصر کے واسطی آنے قطز کے کیجاتی تہی ویسی ہی آنے بیبرس مذکور کی کی گئی مقتول ہوا قطز کا اور سلطنت سرپس کی سترویں تاریخ ذی قعدہ سنہ ہذا میں ہوئے

بیان یہہ کہ تعمیر ہوئی عمارت قلعہ دمشق کا

اس سال میں درمیان عشرہ آخر ماہ ذی قعدہ کے امیر علم الدین سنجر حلبی نائب سلطنت دمشق نے تعمیر قلعہ دمشق کی شروع کی اوسکے بنانے کے واسطے بہت متاع اور کاروبار دولت اور آدمیوں کو جمع کیا تہا عورتوں اور مردوں نے بسبب ملکر اوسکی تعمیر میں مدد کی اسکی تئیں سبی لوگوں کو بہت خوشی ہی

بیان سلطنت حلبی کا درمیان دمشق کے

علم الدین سنجر حلبی کو ملک مظفر قطز نے درمیان دمشق کے اپنا نائب کردیا تہا جیسا کہ

جیسا کہ اوپر بیان ہوا جب یہہ ماجرا گذرا یعنی قطز مقتول ہوا اور ملک ظاہر کو سلطنت ملی
اوسوقت حلبی نے لوگون کو جمع کرکے اپنی واسطی سلطنت کی قسم لی یہہ معاملہ عشرہ
اول ماہ ذی الحجہ سنہ ہجری نبی ۶۵۸ مین گذرا اسنی منظور کیا اور قسم اوسکی کہا می کسینی
بہی انکار کیا اوسنی اپنا لقب ملک مجاہد رکہا اور اپنی نام کا خطبہ پڑہوایا اور سکہ
جاری کیا لیکن ملک منصور حاکم حمات نی اوسکے کہنی پر عمل نہ کیا بلکہ یہہ کہا کہ مین
اوس شخص کا تابع ہون جو دیار مصریہ کا مالک ہو

بیان پکڑنی لشکر کا ملک سعید ابن حاکم موصل کو اور مراجعت کرنی تاتاریونکی طرف شام کی

ملک سعید قطز نے درمیان حلب کی ہمراہ ایک جماعت عزیزیہ اور ناصریہ کی مقرر کردیا
تہا وہ شخص بدخصلت تہا تمام لشکر اوسکا دشمن ہورہا تہا جب ملک سعید مذکور کو
یہہ خبر پہنچی کہ تاتاری لوگ طرف بیرہ کی چلے آئی ہین اوسوقت اوسنی تہوڑا سا
لشکر اونکی مقابلہ کو سپہ سالار اونکا سابق الدین امیر مجلس ناصر کو مقرر کرکے
بہیجا ہرچند کہ کبرا دولت عزیزیہ ناصریہ نے اونکو کہا کہ یہہ مصلحت نہین ہی کیونکہ
یہہ آدمی بہت تہوڑے ہین بسبب انکی اونکو تمام بلاد کی طمع ہوگئی مگر اوسنی اسباب پر
التفات نہ کی اونکی جانی ہی پر مصر رہا لاچار سابق الدین امیر مجلس اپنے ہمراہیون
کے ساتہہ بیرہ پر پہنچا وہان تاتاریون نے اونکو آکر شکست دی بعد مقتول ہونے
اکثر لشکریون کے باقی ماندہ بہاگ کر بیرہ مین آگہسی اس سبب سی امرا دولت نے
ملک سعید سی بہت خفا ہوکر اوسکو پکڑا اسباب اوسکا لوٹ لیا مابین الہ برادن
ریام مین وہ اوترا ہوا تہا جب اوسکے خزانہ پر قابض ہوئے بہت مال نہ پایا اوسوقت
اونہون نے نیچی دیوار کے درختون سے کہود کر جو مال پایا اوسپر قبضہ کیا کہتے ہین

شکست کھانا تاتاریوںکا حمص پر

کہ کل پچاس ہزار دینار مصری نکلی تبہی سو وہ امرا میں تقسیم ہوگئے اور ملک سعید کو
طرف شغر اور بکاس کی قید کرکے بہجدیا گیا — جب لشکر شامی تاتاریوں کی بستی
مدد ہوا جیسا کہ ہم ذکر کریں گے اوسوقت اوسکو قید سی خلاصی دی — جب
یہہ ماجرا گذرا عزیزیہ اور ناصریہ سے جمع ہوکر امیر حسام الدین جوکاندار عزیزی کو
اپنا سردار بناکر متفق ہوئے مگر یہہ تاتاری طرف حلب کی چلے گئی — اور حسام الدین
جوکاندار اور لشکر جو شامی اوسکی تہا طرف حمات کی چلا گیا اور تاتاری آخر سنہ
ہذا اس یعنی سنہ ۶۵۸ ہجری میں طرف حلب کی گئے اور اوسکے مالک ہوکر وہاں کی باشندوں کو
طرف قرمیا کی نکال دیا اس مقام کا نام مقرالانبیا تہا عوام الناس نے قرمیا
نام رکہہ لیا جب مقام قرمیا میں مسلمان جمع ہوئے اوسوقت تاتاریوں نے اونپر
تلوارکشی کرکے اکثروں کو قتل کیا کچھہ تہوڑے سے بچی اور حسام الدین جوکاندار
مع اپنی ہمراہیوں کے طرف حمات کی چلا آیا — ملک منصور حاکم حمات نے اوسکی
دعوت کی مگر وہ اوسکی خایف اور لرزاں تہا پہر اونہوں نے حمات سی طرف حمص کے
کوچ کیا — جب تاتاری قریب حمات کے پہنچی اوسوقت ملک منصور وہاں کا
حاکم مع اپنی بہائی ملک افضل علی اور امیر مبارز الدین نکلا تاکہ لشکر حمص پر اوسکی ہمراہ
ہوا یہانتک کہ یہہ سال تمام ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۶۵۹ ہجری

بیان شکست کھانا تاتاریون کا حمص پر

روز جمعہ پانچویں محرم سنہ ہذا کو تاتاریوں نے حمص پر شکست کہائی حال اوسکا یہہ ہے
کہ تاتاری جبکہ آخر سال گذشتہ میں طرف شام کی آئے اوسوقت عزیزیہ اور ناصریہ

شکست کہانا تاتاریونکا حمص پر

اور ناصریہ اونکی آگی سی اور اسیطرح پر ملک منصور حاکم کرک کوچ کرکی طرف حمص کی گئی ۶۹۹ھ
وہان ملک اشرف حاکم حمص بہی اونکی ہمراہ ہوگیا ان سب نی ملکر تاتاریون کی مقابلہ کا ارادہ
کیا اور تاتاری بہی اونکی طرف گئی باہر حمص سے جمعہ کی روز مقابلہ ہوا تاتاری مسلمانون
سی بہت تہی اللہ تعالے نے مسلمانون کو فتح دی اور تاتاری شکست کہاکر بہاگے
اور مسلمان مارتی قید کرتی اونکی تعاقب مین ہونی بعد اس واقعہ کے ملک منصور
طرف حمات کی گیا اور جو تاتاری بچ گیا تہا وہ باقی جماعت اپنی سی جاملا وہ قریب
سلمیہ کے اوترے ہوئے تہی اونہون نے جمع ہوکر حمات پر مقام کیا اوسجگہ ملک
منصور اور اوسکا بہائی ملک افضل اور لشکر تہا ایک روز حمات پر تاتاری ٹہر کر کوچ
کرگئے اوس وقت ملک منصور نے بعد کوچ کرجانی تاتاریون کے طرف دمشق کے
جانی کا ارادہ کیا مگر لوگون نے اوسکو منع کردیا یہانتک کہ پاس ہی سی مراجعت کا وعدہ
پکا کرلیا اوسنی مع اپنی بہائی ملک افضل کے تہوڑا سا لشکر لیکر مسافرت کی — اور
طواشی مرشد مع اوس لشکر کے جو باقی رہا تہا حمات مین مقیم رہا — اور ملک منصور
مع اپنے ہمراہیون کی دمشق مین پہنچا اور اسیطرح پر ملک اشرف حاکم حمص کی طرف
دمشق کی کوچ کیا — ہرچند کہ حسام الدین جوکاندار عزیزی بہی ہمراہ اپنی مصاحبون
کے گیا تہا لیکن دمشق مین نہ پہنچا وہ مرج مین مقیم ہوکر مصر کی جانب چلا گیا مگر حاکم حمات
اور حاکم حمص اپنی اپنی مکانونمین درمیان دمشق کی مقیم ہوئی اون ایام مین حاکم سجاسے
سنجر حلبی ملقب سلطان ملک مجاہد تہا اوسکا حال بہت مضطرب ہورہا تہا اسیواسطی
حاکم حمات اور حاکم حمص نی دمشق مین قیام کیا تہا لیکن وہ شہر اوسکی طاعت مین بسبب
اوسکی ضعف کی نہ درخل ہوا اور تاتاریون نے حمات سی طرف فامیہ کے کوچ کیا فامیہ پر
سیف الدین دنبلی اشرفی مع ایک جماعت کی جا پہنچا تہا اوسنی فامیہ کے قلعہ مین جاکر
قیام کیا وہ تاتاریون پر غارت کرتا تہا پہر فامیہ سی اونہون نی کوچ کرکی جانب شرق کی مراجعت کی

بیان پکڑی جانے سنجر حلبی کا

بیان پکڑی جانی سنجر حلبی ملقب ملک مجاہد کا

اسی سال میں ملک ظاہر بیبرس حاکم مصر نے ایک لشکر ہمراہ علاءالدین سندقدار کے حوالہ ملک ظاہر کا تھا آراستہ کرکے واسطی لڑنے علم الدین سنجر حلبی مستولی دمشق کی روانہ کیا وہ لشکر تیرھویں صفر سنہ ۶۵۹ کو دمشق پر پہنچا اوسوقت حلبی بھی اوسی لڑنے کی واسطی نکلا ــــ حاکم حمص اور حاکم حمات پہ دونوں دمشق میں مقیم تھے وہ دونوں ہمراہ حلبی کے اوسی لڑنے کی واسطی نکلی تھی کیونکہ حلبی کی سلطنت میں سب اضطراب امیر کی ضعف آگیا تھا تیرھویں صفر سنہ ۶۵۹ ایسی سنہ ۶۵۹ ہجری میں باہر دمشق کی وہ لڑے حلبی سے ہوا پیے یاروں سے شکست کہا کر قلعہ دمشق میں بہاگ کر جانے لگی جب رات ہوئی قلعہ دمشق سی طرف بعلبک کی چلے گئی اوسکا تعاقب لشکر نے کری اوسکو پکڑ لیا اور دیار مصر میں لاکر قید کیا مگر پھر چھوڑ دیا مگر ملک بیبرس کی سلطنت بھی دمشق میں داخل ہوگئی اوسیکے نام کا خطبہ وہاں اور حمات اور حلب اور حمص وغیرہ میں جاری ہوگیا اور ایدکین سندقدار صالحی درمیان دمشق کی تدبیر امور سلطنت میں مصروف ہوا جب یہ حال ہوچکا اوسوقت ملک اشرف حاکم حمص اور ملک منصور حاکم حمات نے اپنی اپنی شہروں کو مراجعت کی

بیان نکلنی بربری کا طاعت ملک ظاہر بیبرس سی اور مستولی ہونا اوسکا حلب پر

اسی سال میں سو میثم ہوئی علاءالدین ایدکین سندقدار کے درمیان دمشق سے ایک دن ملک ظاہر بیبرس کی طرف سی اس مضمون کا آیا کہ بہاءالدین بغدی اشرفی کو اور شمس الدین اقوش برلی وغیرہ کو جو عزیزیہ اور ناصریہ سی ہیں پکڑ لو ایدکین اس تعمیل فرمان کا منتظر تھا کہ بغدی ایدکین سے پاس آیا فوراً اوسکو پکڑ لیا یہ حال دیکھکر غلامان عزیزیہ نے

بیان حال برلی کا

۶۰۱ عزیزیہ نی اتوشش برلی کے پاس مجتمع ہوکر راتون رات وہان سی کوچ کرکے مرج پر
قیام کیا اسمی اتوشش برلی کو مظفر نے غزہ اور سواحل وغیرہ پر جیسا کہ اوپر بیان ہوا
والی کردیا تہا مگر جب ملک ظاہر نے اپنی آقا بندقدار کو واسطی لڑائی حلبی کے روانہ کیا
اوسوقت برلی کی پاس یہہ کہہ بہیجا تہا کہ وہ بہی اوسی ملجاوے اسواسطی برلی ہمراہ
بندقدار کے ملک دمشق مین مقیم ہوا جب بندی پکڑا گیا اوسوقت برلی نکل گیا
ہرچند کہ علاء الدین ایدکین بندقدار نے برلی کا بہت دل خوش کرنیکی واسطی حلف
اوٹہائی اور اوسکو بہت ہی بلایا مگر وہ اوس طرف متوجہ نہوا بلکہ برلی مذکور نے
طرف حمص کی جاکر وہان کے حاکم اشرف موسی سی ملکر اوسکو بہی عصیان پر برانگیختہ
کیا اوسنی نمانا پہر طرف حمات کے گیا وہان بہی آکر ہر ایک شخص کو جو خاندان
ایوبی سی تہا یہہ کہتا تہا کہ تو اوٹہہ اور میرے ساتہہ ہم تم تمام ملکون کے مالک ہوجاینگے
گے مگر ملک منصور نے اوسکو بہت جہڑکا اسیواسطی برلی خفا ہوکر حمات سی چلا آیا
اور کہتیان جلاتا ہوا شیرز کی طرف گیا پہر طرف حلب کی علاء الدین ایدکین بندقدار
جب دمشق مین ٹہرا اوسوقت اوسنی لشکر ہمراہ فخرالدین حمصی کی طرف بیرہ کی آراستہ
کرکے روانہ کیا کیونکہ تاتاری وہان آپڑے تہے جب برلی طرف حلب کی گیا اوسی اے
فخرالدین حمصی مذکور تہا اوسنی برلی کو کہا کہ ہم ملک ظاہر کے تابعدار ہین تو بادشاہ
کے پاس جاکر اوسی سوال کر کہ مجکو معہ میرے ہمراہیون کے جو اسطرف مقیم ہین
چہوڑ دے اور ہم اوسکی طاعت اور فرمان برداری مین سابق دستور رہینگی اسواسطی
حمصی طرف مصر کی اس ایلچی گری کے ادا کرنے کی واسطی گیا اسکے جانی کے بعد برلی
نے تمام محاصل زمین اور سب متعلقات حلب پر قدرت پاکر قبضہ کیا اور عربون
اور ترکمانون کو جمع کرکے مستعد واسطی لڑنے لشکر مصر کی ہوا جب فخرالدین
حمصی طرف مصر کی روانہ ہوا ریگستان مین اوسکو جمال الدین محمدی صالحی لشکر مصر کا

قتل ہونا ملک ناصر کا

۶۶۲ لئے ہوے واسطی لڑائی برلی کی اور مارا دہ مگڑی اوسکی کی آتا ہوا املا مصری کی رسالت
برلی کی ادا کی اور کہا کہ وہ میں ہیں ہے در حل طاعت میں ملک ظاہر کی فخر الدین حمصی
کے پاس ایک ایلچی بھیجکر اوسکو حکم دیا کہ تو بھی محمدی سمی ملکر واسطی لڑنے برلی کے
جا چنانچہ اوسی دورہ مراجعت کی بعد ازاں ملک ظاہر نے علم الدین سنجر حلبی کو بھی
روانہ ہوکر ایک اور لشکر تیار کرکے پیچھے محمدی کی روانہ کیا اور اوسکے پیچھے عز الدین
دمیاطی کی ہمراہ اور لشکر بھیجا بہت طرف برلی کے گئے حلب پر جاکر وہاں سے
اوسکو نکالدیا سال تمام ہوا اور حال یہی رہا

بیان مقتول ہونے ملک ناصر کا

اسی سال میں یہہ خبر آئی کہ ملک ناصر یوسف ابن عزیز محمد ابن ظاہر ابن سلطان صلاح الدین
ابن ایوب مقتول ہوا ساتویں جمادی الاول سنہ ہوا یعنی سنہ ۶۵۹ میں درمیان جامع دمشق
کے اوسکی تاتاری ہوئی ہے — اوسکے قتل ہونیکا صورت حال یہہ ہے کہ جب وہ
ہلاکو کے پاس گیا جیساکہ اوپر بیان ہوا ہلاکو نے اوسسی وعدہ کیا کہ میں تیرا ملک
تجھکو پھیر دونگا اسواسطے وہ مدت تک اوسکے پاس مقیم رہا جب ہلاکو کو یہہ خبر پہنچی
کہ میرے لشکر نے عین جالوت پر شکست کہائی اور کتبغا مارا گیا اور پھر میرے ہی
لشکر نے حمص پر دوسری دفعہ بھی شکست کہائی اسواسطے اوسسی خفا ہوکر ملک ناصر
مذکور اور اوسکے بہائی ملک ظاہر غازی کو حاضر کیا اور کہا کہ تو تو یہہ کہتا تہا کہ لشکر
مصر مطیع ہے تو پھر یہہ کسکی مغلوں کو قتل کروایا ملک ناصر نے کہا کہ اگر میں شام میں
ہوتا تو ایک بھی آدمی میری لشکر کا نہ مارا جاتا اور جو شخص کہ ملک توریز میں ہو وہ کیونکر
باسندگان شام پر حکم کرے ہلاکو ملعون نے ایک آدمی کو بلواکر اوسکے کوڑے لگوائی پھر

قتل ہونا ملک ناصر کا

شروع کی ناصر نے کہا کشت زن یہہ کیا کرتا ہی اوسوقت اوسکی بہای ظاہر نے منع کیا ۶۰۳
لیکن ملا کو بیچ قتل کرکے حکم کیا کہ جتنی اور باقی ہین سبکو قتل کرو چنانچہ ظاہر بہائی ملک ناصر
کا اور ملک صالح ابن حاکم حمص سعہ اپنی ہمراہیونکی مقتول ہوا لیکن ملک عزیز ابن
ملک ناصر کو چھوڑ دیا کیونکہ یہہ بچہ صغیر سن تہا وہ مدت تک اونکے پاس رہا پہر
مرگیا ملک ناصر مذکور بعد مرنے اپنی باپ عزیز کے متولی سلطنت حلب ہوا تہا
عمر اوسکی اون ایام مین سات برسکی تہی مگر اوسکے دادی صنیفہ خاتون بنت ملک
عادل تدبیر مملکت کرتے تہی بعد اوسکی وفات کی ۶۴۰ھ مین مستقل ہوکر حکمرانی کرنے
لگا عمر اوسکی تیرہ برسکی تہی اپنی باپ دادا سی زیادہ ملک وسیع کرلیا تہا کیونکہ
وہ حران اور رہا اور رقہ اور راس عین وغیرہ بلاد کا حاکم ہوگیا تہا پہر اوسنی حمص فتح
کی بعد ازان دمشق اور بعلبک اور اغوار اور سواحل غزہ تک فتح کئے بڑی شان
وشوکت حاصل کی لشکر مصر کو شکست دی مصر مین اور قلعہ الجبل مین اوسکا خطبہ
پڑہا گیا تمام دیار مصریہ پر قریب تہا کہ غالب ہو جاوے اگر اوسکو شکست نہوتی
اور مدبر دولت اوسکا شمس الدین لولو ارمنی مقتول نہوتا اور غلام اوسکی باپ کی
غلامان عزیزیہ سی جرنہ ملجالی اسکے باورچی خانہ مین ہر روز چار سو بکرے ذبح ہوتی
تہے اور تجمل اور شان اوسکی نہایت رتبہ پر تہی اور بردبار بہی تہا یہہ اوسکی حلم کی
خوبی تہی کہ سلطنت کہو بیٹھا کیونکہ قطاع الطریقون کو نہ مارتا تہا اوسکے ایام مملکت
مین رہزنی اس رتبہ پر پہنچی تہی کوی مسافر دمشق سی حمات وغیرہ کی طرف نہ جاسکتا تہا
مگر ساتہہ قافلہ کے یا لشکر کے قوم عرب اور قوم ترکمان نے اسکے ایام دولت مین بہت
سی رہزنی لوٹ کہسوٹ کی باوجود اسکے اگر کوی رہزن اوسکے سامنی پکڑا آتا تو
یہہ کہتا کہ زندہ آدمی بہتر ہے مردہ سی اوسکو چھوڑ دو اسی سبب سی چور اور رہزن
اور مفسد بڑہ گئے ملک ناصر مذکور بہت بادب اور شاعر تہا ایک مدرسہ بہی اوسنی

حلیفہ اسود کا بیان

۴ ۲ قریب جامع دمشق کے مدرسہ ناصریہ نام رکہا تہا اور کئی جاگیریں اس مدرسہ کی لئے وقف کردیں تہیں ایک گاؤں بہی قریب صالحیہ کے بسایا تہا اوسی گاؤں میں کرنولا جو ایک امیر تاتاری تہا مدفون ہوا ملک ناصر کی امید یہہ تہی کہ مادعجم بہی لوں بید الس اوسکی وفات ۶۵۷ میں ہوئی اس حساب سی عمر اوسکی تقریبا تیس برس کی تہی

بیان بیعت کیا جانے ایک شخص کا اور ثابت کرنا اوسکا اپنے نسب کا

اسی سال میں درمیان رجب کی ایک جماعت عربسی طرف مصر کی آئی تہی اور میں ایک شخص سیاہ رنگ مسمی احمد بہی تہا اون لوگوں نے یہہ مشہور کیا کہ یہہ شخص احمد بیٹا امام ظاہر باللہ ابن امام ناصر کا ہی بہہ لئہ اوسی نکل آیا ہے کیونکہ تاتاریوں نے بغداد چہین لیا اوسواسطی ملک ظاہر بیبرس نے ایک مجلس منعقد کی جسمیں بڑی بڑی رئیس شخصوں کو جمع کیا اور میں شیخ عزالدین عبدالعزیز ابن عبدالسلام اور قاضی تاج الدین عبدالوہاب ابن خلف معروف ابن بنت الاعز بہی حاضر تہے ان سب بزرگوں نے گواہی دی کہ یہہ شخص بیٹا الظاہر محمد ابن امام ناصر کا ہی اور مستعصم کا چچا قاضی نے گواہ طلب کئے اوسہی عربوں میں سی گواہ ہوگئے اون کی گواہی مسموع ہوئی قاضی تاج الدین نے احمد مذکور کا نسب ثابت کردیا اور لقب اوسکا المستنصر باللہ ابوالقاسم احمد ابن ظاہر باللہ محمد رکہا گیا ملک ظاہر اور تمام لوگوں نے اوسکی خلافت کی بیعت کی اور ملک ظاہر نے جو کچھہ اوسکو چاہی تہا سب مہیا کردیا خیمہ اور خدا ربیت اور سامان خلافت کا اوسکی پاس تیار کردیا اور لشکر اوسکو دیا اور سکے آراستہ کرنے میں بہت درصدار ہوگیا دس لاکہہ دینار جسکے ادا کرنے کے وہ طاقت نرکہتا تہا اور سکے اسمامیں جمع کردے لکہی عوام الناس نے خلیفہ مذکور کا لقب زرامی رکہا اسی سال میں بیبا

خلیفہ اسود کا بیان

درمیان ماہ رمضان کے ملک ظاہر ہمراہ اسی سیاہ خلیفہ کی طرف دمشق کی گیا جب
دمشق مین پہنچی ملک صالح قلعہ مین اوترا اور خلیفہ درمیان جبل صالحیہ کے ہمراہ اپنے
امرار اور لشکریون کے فرد کش ہوا۔ بعد ازان خلیفہ نے لشکر واسطی لینے بغداد
کے آراستہ کیا جب آدمی اوسکے پاس جمع ہوگئی اوسوقت سیاہ خلیفہ نی اپنا لشکر لیکر
دمشق سی کوچ کیا ملک ظاہر نی بہی سوار ہوکر اوسکو رخصت کرکے یہہ وصیت کی کرسی
کام مین جلدی نہ کیجیؤ گا بعد ازان ملک ظاہر طرف دمشق کی مراجعت کر آیا۔ بعد ازان
وہانسی کوچ کرکے سترہوین ماہ ذی الحجہ سنہ ہذا کو داخل مصر ہوا اوسیجاے خلیفہ کے
خط اوسکے پاس پہنچی اونمین لکہا ہوا تہا کہ شہر عانہ اور حدیثہ فتح کرچکا ہون اور
اہل عراق مجکو خط لکہہ کر بلاتی ہین مگر افسوس کہ سیاہ خلیفہ بغداد تک پہونچنی
بہی نہ پایا تہا کہ تاتاریون نے اسکے پاس پہنچکر قتل کیا اور اکثر اوسکے مصاحبون کو
قتل کرکے جو کچہہ اوسکے ساتہہ تہا سب لوٹ لیا اور اسی سال مین جبکہ ملک ظاہر
طرف شام کی گیا اور قاضی شمس الدین ابن خلکان کو مصر سی طرف شام کی لے گیا
وہان جاکر قضاء دمشق سی عزالدین ابن صدرالدین ابن سنار الدولہ کو معزول کیا اور
قطز نے محی ابن ذکی کو جسکو ہلاکو نے قاضی بنا دیا تہا اوسکو معزول کرکی بجاے
اوسکی ابن سنار الدولہ کو والی کیا تہا اوسکو ملک ظاہر نے اس سال مین معزول کرکی
شمس الدین ابن خلکان کو قاضی بنایا۔ اسی سال مین اولاد حاکم موصل کی یعنے
ملک صالح اسمعیل اور اوسکا بہائی ملک مجاہد اسحق حاکم جزیرہ ابن عمر اور ملک مظفر
اوسکا بہائی حاکم سنجار اولاد لولو کی پاس آئے ملک ظاہر نے اُن پر احسان کرکے
چند قطعہ بہاری دیار مصر مین اونکو دئے ایام ملک ظاہر مین اونہون نے بہی چین
اوڑا لیے۔ اسی سال مین درمیان ماہ ربیع الاخر کے جانب عکا سی یہہ خبر
آئی کہ سات جزیرہ جو سمندر مین واقع تہے سو وہان کے باشندون کے زمین

حلیفہ اسود کا میاں

۶۶ میں دمشق گئے اہل عکا ... اور علی ماتم میں سیاہ کپڑے پہن کر استعمار کرتے ہیں اور روتے ہیں — اسی سال میں ملک ظاہر بیبرس بدر الدین امرالی نے لشکر بھیجکر شوبک ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور میں ملک میت حاکم کرک سے چھین لیا

اب شروع ہوا ۶۶۰ سنہ ہجری

اس سال میں درمیان نصف رجب کے ایک جماعت علاماں مستعصم کے بغداد میں آئے یہ لوگ بعد استیلا پانے تاتاریوں کے بغداد پر اور مقتول ہونے حلیفہ عراق میں رہ گئے ہیں سردار اونکا شمس الدین سلار تھا ملک ظاہر بیبرس نے اونکی علی سی خوش ہو کر اونکو خند قطعہ دیار مصر میں دئے — اسی سال میں درمیان رجب کی ملک ظاہر بیبرس کی خدمت میں درمیان مصر کے عماد الدین ابن مظفر الدین حاکم صہیون بھی بھائی سیف الدین حاکم صہیون کا ایلچی ہو کر تحفہ لیکر آیا تھا ملک ظاہر نے تحفہ منظور کیا اور اسپر احسان کیا — اسی سال میں ملک ظاہر نے لشکر طرف حلب کی آراستہ کر کے روانہ کیا اونکا سردار شمس الدین سنقر رومی تھا اسکے آنے سے بلاد حلب میں امن چین ہو گئے پھر ظاہر بیبرس نے طرف سنقر رومی اور حاکم حماۃ ملک منصور — اور حاکم حمص ملک اشرف کی طرف یہ لکھ بھیجا کہ انطاکیہ پر جا کر وہاں کے تمام شہروں کو لوٹ لو چنانچہ انہوں نے جا کر سب شہر لوٹ کر مع رحمت کی لشکر مصر ہمراہ سنقر رومی کے طرف مصر کی اکتیسویں رمضان سنہ مذکور آ کر پہنچا اونکی ساتھ کچھ اوپر تین سو آدمی پکڑے ہوئے تھی ملک ظاہر نے اونپر احسان اور الطاف کیا — اسی سال میں حسکہ اوستر رلی تنگ ہو گیا اور اسی حلب چھین لی گئی اور سوائے بیرہ کی اسکے قبضہ میں کچھ نہ رہا اوس وقت ملک ظاہر کے اطاعت میں داخل ہو کر

ہو کر اوسکی طرف گیا ملک ظاہر نے اسکی بعدہ احسان کا کر بہیجا یہان تک کہ دوسری تاریخ
سنہ ہذا کو داخل مصر ہوا ملک ظاہر نے اوسکی ملاقات کرکے بہت احسان اوسپر کیا
اور بہت سا کچہہ دیا برلی نے ملک ظاہر سے کہا کہ شہر بیرہ مجہسی لی لیجئی اوسنے نمانا جب
بہت کہا اوسوقت منظور کیا یہان تک برلی ملک ظاہر کے پاس رہا کہ اوسنے خفا ہوکر
ماہ رجب سنہ ۶۶۱ مین اوسکو پکڑ لیا آخر زمانہ اوسکا یہہ تہا — اسی سال مین ملک ظاہر
نے اپنی نایب دمشق کو یعنی علاء الدین بیبرس وزیری کو گرفتار کیا اور سبب
اسکے پکڑنے کا یہہ تہا کہ ملک ظاہر نے چند امر کردہ اوسکے سنتی تہی اسواسطی
اوسنے ایک لشکر ہمراہ عز الدین دمیاطی وغیرہ کے روانہ کیا جب وہ لوگ دمشق پر
پہنچی طیبرس اونکی ملاقات کو نکلا اونہون نے جلد پکڑ کر قید کرکے طرف مصر کی بہیجدیا
ملک ظاہر نے اوسکو قید کیا ایک برس اور ایک مہینے وہ قید رہا ایک ہی
برس اور ایک ہی مہینے دمشق کا وہ والی رہا تہا بعد ازان ملک ظاہر نے دمشق پر
امیر جمال الدین اقوش نجیبی صالحی کو نایب کیا — اسی سال مین بروز جمعرات
آخر ماہ ذی حجہ سنہ ہذا یعنی سنہ ۶۶۱ مین ملک ظاہر نے مجلس عام کی اور اس خلیفہ اسود کی جو دیار مصر مین درمیان سنہ ۶۵۹ کی نسل
بنی عباس سی مسمی احمد بعد ثابت ہونی نسب اسکے کی اور بعد بیعت خلافت کی بلوا کر حاضر کیا القاب احمد مذکور کا
حاکم بامر اللہ امیر المومنین تہا اسکی نسب مین اختلاف ہے مصر والون کے نزدیک
یہہ ہی احمد ابن حسن ابن ابو بکر ابن امیر ابو علی قبی ابن امیر حسن ابن راشد ابن مسترشد
ابن مستظہر اور مستظہر کا نسب اور خلفاء بنی عباسیہ کے نسب مین بیان ہوا اگر نزدیک
شرفاء عباسیہ سلمانیہ کے یہہ ہے کہ احمد ابن ابو بکر علی ابن ابو بکر ابن احمد ابن
امام مسترشد فضل ابن مستظہر ہے جب ملک ظاہر نے نسب اوسکا ثابت کر لیا
اوسوقت اوسکو ایک برج مین اوتار کر پہرا لگوا دیا بہت خاطر مین اوسکی کی
مگر نام اوسکا خطبہ مین نہ پڑہا — اسی سال مین ملک منصور حاکم حماۃ نے

حلقہ اسود کا بیان

۶۸ یعنی الشیوخ شرف الدین انصاری کو طرف ملک طاہر کی روانہ کیا جب یہاں
بہیجا اوسنی سلطان ملک طاہر کو حاکم حمات کی بدگوئی کرتے ہوئی پایا اور ملک
تیاہر نے شیخ شرف الدین کو بہی ملامت کی لیکن اوسنی بہی وہ باتیں سنائیں
کہ اوسکی طبیعت کو درست کر دیا ملک منصور سی جو طبیعت اسکی برگشتہ ہوگئی ہی
اوسکو پہر ٹہیک کرکے طرف حمات کی مراجعت کی — اسی سال مین شیخ
عزالدین عبدالعزیز ابن عبدالسلام دمشقی امام مذہب شافعی کا فوت ہوا اسکی
چند تصنیفات بڑی بڑی مذہب مین ہیں وفات اوسکی مصر میں ہوئی — اسی
سال میں درمیان ماہ ذی الحجہ کے صاحب کمال الدین عمر ابن عبدالعزیز معروف
ابن عدیم جسکی طرف ریاست اصحاب ابوحنیفہ کی پہنچی تہی فوت ہوا یہہ بڑا فاضل
جلیل القدر تہا اوسنی تاریخ حلب وغیرہ تالیف کی ہی اور بہی تصنیفات اوسکی ہیں
جب آدمی تاتاریوں سی ڈرکر بہاگے تہے وہ بہاگ کر مصر میں چلا آیا تہا بعد دیر
ہونے حلب کی پہر چلا گیا جب اوسنی جاکر ویران ہونا حلب کا اور مقتول ہونا اکثر
باشندوں کا دیکہا ایک بڑا قصیدہ اسباب میں کہا ہی جو صل کتاب تو بعد میں جدید ستار سکی کہیں جسکا آخر

وَلٰكِنَّمَا لِلّٰهِ فِي ذَا مَشِيَّةٌ　　يَفْعَلُ فِينَا مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ

تمام ہوئی جلد پانچوین تاریخ ابوالفدا کی

شروع ہوئی جلد چھٹی تاریخ ابو الفدا کی

اب شروع ہوا سنہ ۶۶۱ ہجری

بیان جانی ملک الظاہر کا طرف شام کی

درمیان اس سال کی گیارہوین ربیع الآخر کو ملک المظفر بیبرس نی دیار مصر سی ملک شام کو کوچ کیا۔ جب غزہ پر پہنچا اوسکی والدہ ملک مغیث عمر حاکم کرک نی ملاقات کی اور ملک الظاہر سی اپنی بیٹے ملک مغیث کیواسطی بہت عہد و پیمان اوس سی لئے اور احسان و نیکوئی اوسپر کرکے کرک کی طرف چلی گئے بعد ازان ملک الظاہر غزہ سی طرف طور کی بارہوین تاریخ جمادی الاولی سنہ ہذا کو پہنچا اور موسی حاکم حمص کا درمیان ماہ مذکور کی اوسکی پاس طور اشرف پر گیا ملک ظاہر نے اوسپر بہت اکرام و اعزاز کیا

بیان مقتول ہونی مغیث کا اور مستولی ہونا ملک ظاہر بیبرس کا اوپر کرجستان کے

واضح ہو کہ اسی سال مین ملک مغیث فتح الدین عمر بن ملک عادل ابو بکر بن ملک کامل محمد بن الملک العادل ابو بکر بن ایوب حاکم کرجستان کا مقتول ہوا سبب اوسکا یہہ تہا کہ ملک ظاہر اوس سی بسبب کسی امر عظیم کے جو اون دونون کے درمیان واقع ہو گیا تہا کینہ رکہتا تہا۔ کہتی ہین کہ مغیث مذکور نے ملک ظاہر بیبرس کی جورو پر زبردستی کی تہی جب مغیث نی بحریہ کو پکڑ اور اونکو ناصر یوسف حاکم دمشق کے پاس بہیجا اوسوقت ملک ظاہر بیبرس مذکور بہاگ گیا تہا مگر جورو اوسکی کرجستان مین رہ گئی تہی واللہ اعلم

قتل مغیث کا اور مستولی ہونا ملک طاہر سبرس کا

[۱۸] تحقیقۃ الحال ـــ اور اوسکے قتل کی یہہ صورت ہوئی کہ ملک طاہر مدت سے یہہ کوشش کر رہا تہا کہ مغیث مذکور کسی طرح سے اوسکے پاس آجاوے چنانچہ اسی واسطے اوسکی والدہ کے سامنے عرہ پرقسم ہی کہائی تہی جیسا کہ اوپر بیان ہوا ـــ مغیث کے پاس ایک شخص امجد نامی مصاحب اوسکا تہا اوسکو ملک طاہر کے پاس ایلچی گری میں بہیجا کرتا تہا ـــ طاہر مذکور بہی لطاہر اوسکے اکرام و اعزاز اور عزت کرنیمیں کمی نہ کرتا تہا اسواسطے امجد نے کمر اپنی مخدوم ملک مغیث مذکور سے بہت اصرار اوسکی ملاقات کرنیکے لئے کیا اور جب تک کہ اوسی ملک طاہر کے پاس اوسکو حاضر نہ کیا اسی بات کی کوشش میں رہا ـــ محسن شرف الدین ابن مہرسلے جو کہ خزانچی مغیث کا تہا یہہ بیان کیا کہ جب مغیث نے ارادہ کیا کہ ملک الطاہر کے ملاقات کیجئے گہر میں دیکہا تو اوتنا مال اور پونجی کچہہ نہ پائی ـــ آخر بس لاچار ہو کر اوسکی والدہ کے نام جو چند شہروں کا محصول آتا تہا چوبیس [۲۴] ہزار درہم کو بہی وہ آمدنی بیچ کر بارہ [۱۲] ہزار درہم کے خلعت و تحف کی خرید کی اور باقی بارہ ہزار درہم صندوقچہ میں رکہے اس سامان سے مغیث کر کسی آنا اور میں اور سبہی امجد اور چند اوسکے مصاحب خدمت میں ہمراہ اوسکے ہی اب یہہ نوبت ہوئی کہ ہر روز ایک نہ ایک قاصد مکاتبات ملک طاہر کے جسمیں جو لیں وغیرہ ہی مندرج ہوتی تہیں لیکر آتا خلعت مغیث سے پاتا یہانتک کہ جو خلعت بہی خرید کئے تہی وہ سب قاصدوں ہی کو بٹ گئے ـــ اکثر خطوط میں اوسکے یہہ شعر لکہا ہوا ہوتا تہا ـــ کہ سلاطین آپکی تشریف لانی کی ہیبت میں یہہ شعر پڑہ رہے ہیں

خليليّ هل ابصرتما او سمعتما ... باكرم من مولىٰ يمشي الى عبد

ترجمہ

اے میری دو دوستو کیا تمنے دیکہا یا سنا ہے مکرم اور معزز زیادہ ایک آقا سے جو آتا ہے طرف غلام کی

حال مغیث کا اور مستولی ہونا ملک ظاہر بیبرس کا

۶۱۱ خرابجی کہتا ہی کہ باوجود اس تحریر کی بہی مغیث کی دلمین ملک ظاہر کی طرف سی بہت خوف
تہا کیونکہ اوسنی حرکت ہی ایسی کی تہی اور وہ جانتا تہا کہ یہہ مدارات ظاہری ہی — بلکہ
میتی اوس سی یہہ کہا کہ مین ایک نصیحت کی بات آپکی حقمین کہتا ہون اگر آپ امجد سی بیان
نکیجئی اوسنی کہا نہین میتی قسم لی جب وہ قسم کہا چکا میتی کہا کہ صلاح یہہ ہے کہ آپ ٹٹو پر
سوار ہو کر راتون رات اگر اپنی جان کی سلامتی چاہتی ہو تو چلے جاؤ صبح کرستان مین جا نکلو
اوسنی ہرگز نہ مانا بلکہ بیوقوفی سی امجد سی بہی کہدیا امجد نے کہا کہ یہہ رای خرابجی کی بیجر
ہی آپ ہرگز نہ مانئی گا — آخر کو کوچ کر کے بیسان پر پہنچا وہان ملک ظاہر اپنی لشکر سے
ہوئی ملاقات کو آیا تہا ہفتہ کے روز ستائیسوین جمادالاول سنہ ہذا کو ملاقات اوسسے
ہوئی — مغیث ملک ظاہر کو دیکہتی ہی پیدل ہوگیا سواری سی اوتر کہڑا ہوا ملک ظاہر نے
اوسکو منع کیا اور حکم دیا کہ آپ سوار ہو لیجئی چنانچہ سوار کر کے اپنی طرف لیگیا مگر ملک ظاہر
کے چہرہ پر تغیر اور تبدل پایا جاتا تہا جب دہلیز کی نزدیک پہنچی مغیث کو اپنی سی جدا
کر کے ایک خیمہ مین علیحدہ اوتار کر قید کر لیا اور مقید کر کے مصر کی طرف روانہ کیا یہہ آخر
زمانہ اوسکا تہا — بعضی یہہ بیان کرتے ہین کہ اوسکو ملک الظاہر بیبرس کی جورو کے
پاس قلعہ پہاڑ مین بہیجدیا اوس عورت نے اپنی باندیون کو حکم کیا اونہون نے
قتل کر ڈالا بعد ازان ملک ظاہر نے سب مصاحبون مغیث کو گرفتار کیا جنمین ابن مزہر کو بہی
تہا مگر پہر اونکو چہوڑ دیا — ابن مزہر کے کلام پورے ہو چکی — اب ہم بیان
کرتے ہین واضح ہو کہ جب ملک ظاہر بیبرس نے مغیث مذکور کو پکڑ لیا تمام فقہا اور
قضاۃ کو بلوایا — اونکو وہ مکاتبات تاتاریون کے دکہلائی جو اونہون نے اون
لوگون ملک مصر اور شام کے طمع دلوائی تہی — اور ایک ملک مغیث کا بیٹا تہا اوسکو
ملک عزیز کہتے تہے اوسکو ملک ظاہر نے چند گانو اور پرگنہ دیار مصر کے دیے اور بہت
بڑا احسان کیا — بعد ازان ملک ظاہر نے بدرالدین بلبیری شمسی — اور عزالدین

بیان لوٹ جانی قلعہ عکا وغیرہ کا

۶۱۲ وارد ہوا کو کرک حصار میں بہادر ملک جمعرات کے روز بیسویں تاریخ جمادی الاخر سنہ ۶۶۱
ہجری میں ملک ظاہر کے قبضہ میں آگیا — پھر ملک ظاہر کوچ کرکے آپ بذات خود
کوہستان میں گیا وہاں کا بندوبست کیا — پھر سترہویں رجب سنہ ہذا کو مصر کے شہر بلبیس
کی طرف کوچ کیا

بیان لُٹ جانی قلعہ عکا وغیرہ کا

اسی سال میں ملک ظاہر نے کہ وہ طبریہ پر پڑا ہوا تھا ایک لشکر آراستہ کرکے روانہ کیا
اوس لشکر نے گرجا ناصرہ کو ڈہا ڈالا (یہہ بہت بڑی عبادت گاہ نصاری کے تھی
کیونکہ یہیں عیسی دین نصاری کا نکلا ہے) اوس گرجا کو ڈہا کر عکا کو لوٹا اور تمام شہر اوسکے
گرد ونواح کے لوٹ کر ویران کرکے مراجعت کی — مگر ملک ظاہر نے پھر بذات خود
سوار ہوکر ہمراہ اپنے جوان لوٹیرے لیکر دوسری دفعہ پھر اون شہروں کو لوٹا — اور ایک
برج جو شہر کے باہر تھا اوسکو ڈہا ڈالا یہہ برج بعد ڈہانے گرجا ناصرہ کے اور بعد
لوٹ اوسکی لشکر کی ڈہایا تھا — اسی سال میں ملک ظاہر بیبرس جب مصر میں گیا اور وہاں
اوسنے بیام بابا ماہ رجب میں رشیدی کو گرفتار کیا — دوسرے روز دمیاطی کو پکڑا —
اور برلی کو بھی پکڑا — اس برلی کا حال ہم اوپر لکھ چکے ہیں

بیان وفات پانی اشرف حاکم حمص کا

واضح ہو کہ اسی سال میں اشرف حاکم حمص موسی بن الملک منصور ابراہیم بن ملک مجاہد
شیرکوہ — بن ناصر الدین محمد — بن شیرکوہ بن شادی نے جب مراجعت خدمت
ملک ظاہر بیبرس سے طرف حمص کی کی راہ میں بیمار ہوا اسی بیماری میں وفات پاے

کیکاوس کا گرفتار ہونا

پائی ملک ظاہر نی ماہ ذی قعدہ سنہ ۶۶۱ ہجری مین حمص پر قبضہ پایا — یہہ اشرف موسی آخر بادشاہ حمص کا شیرکوہ کے خاندان سی تہا اور ہم اشرف موسی مذکور کا حال بعد لے لینی ملک ناصر یوسف حاکم حلب کی اوسی حمص کو بسبب سونپ دینی اوسکے کی شمیس کو طرف ملک صالح ایوب حاکم مصر کی بیان کرچکے ہین اور یہہ بہی بیان ہوا کہ اوسنی تل باشر اوسکے عوض اوسکو دیا تہا بعد ازان ہولاکو سنے حمص پر عود کیا اور اوسکے قبضہ مین تا اوسکے وفات یعنی اس سال تک رہی یہانتک کہ ماہ ذی قعدہ سنہ ہذا مین ملک ظاہر بیبرس کے قبضہ مین حمص آگئی جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے — وہ بادشاہ جنکے قبضہ مین حمص رہا پانچ بادشاہ گذرے ہین — اول اونکا شیرکوہ بن شادی تہا اوسکو نورالدین شہید نے متولی کیا تہا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا محمد بن شیرکوہ قابض رہا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا شیرکوہ بن محمد مالک ہوا اوسکا لقب مجاہد رکہا گیا تہا — اوسکے بعد بیٹا اوسکا ابراہیم بن شیرکوہ مالک ہوا اسکا لقب ملک منصور ہوا — بعد ازان بیٹا اوسکا موسی بن ابراہیم مالک ہوا اوسکا لقب اشرف ہوا وہ اس سال مین مرگیا اور اوسکے مرتے ہی اونکے خاندان سی ریاست جاتی رہی

اب شروع ہوا سنہ ۶۶۲ ہجری

اس سال مین اشکری حاکم قسطنطنیہ نے عزالدین کیکاوس بن کیخسرو بن کیقباد حاکم بلاد روم کو گرفتار کیا سبب اوسکا یہہ تہا کہ عزالدین کیکاوس اپنی بہائی سی لڑا تہا اوسکی بہائی سنے اوسپر کمک طلب کی اسلیے کیکاوس مذکور طرف قسطنطنیہ کی بہاگ کر اشکری کے پاس چلا گیا مجرد اوسکے پہنچنی کے اشکری حاکم قسطنطنیہ نے معہ اون امراء کے جو اوسکے ساتہہ تہے بہت تواضع و تکریم سے پیش آیا اس طرح پر مدت تک وہان رہا سکے

بیان فتح ہونی قساریہ کا

۶۱۴ — عزالدین کے ہمراہ جو لوگ تھے انہوں نے اسکری کو پکڑکر قتل کریکا ارادہ کیا اور چاہا کہ قسطنطیہ پر تسلط کریں پھر جب اسکری کو یہ خبر پہنچی اوسے فوراً سب معہدوں کو گرفتار کرکے کیکاوس کو تو کسی قلعہ میں قید کیا اور امراء معتقدین کے آنکھوں میں سلائی پھروا دی اور کی آنکھیں اندھی ہو گئیں سنہ اوپر ہم کیکاوس مذکور کا اور اوسکے بھائی قلیچ ارسلان کا وریانہ سنہ ۵۸۸ ہجری کے بیان کرچکے ہیں — اور اسی سال کی آٹھویں تاریخ ماہ رمضان کو شیخ شرف الدین عبدالعزیز بن محمد بن عبدالمحسن انصاری معروف بشیخ الشیوخ مشہور حماۃ میں فوت ہوا یہہ ایسی اوسکے ماہ کا والادل سنہ ۵۸۶ ہجری میں ہوئے تھے وہ شخص فاضل دیندار اور بادشاہوں کے نزدیک کا شیخی والا تھا اوسکی شعر اور نظم بہت اچھی ہے اور عقلمند بھی بہت اچھا تھا سیاست مدنی اوسکو خوب آتی تھی — ایک حسن تدبیر اوسکی یہہ ہے کہ ملک افضل علی بن ملک مظفر محمود کے جب والدہ خاریہ خاتون بیٹی ملک کامل کی فوت ہوگئیں تو افضل مذکور اور اوسکے بھائی ملک منصور بن محمد حاکم حماۃ میں کچھہ رنجش آگئی اوسنے ارادہ کیا کہ حماۃ کو چھوڑکر ملک منصور کے تسلط سے کہیں نکل جائے چنانچہ ملک منصور نے بھی اسبات کی اجازت اسکو دی دی شیخ شرف الدین مذکور نے ملک افضل کے پاس جاکر ایسی ایسی باتیں سوجھائیں اور اور پھر اسی ملک منصور کو سمجھاکر صفائی کرا دی اور دونوں کو بعد اسکے بڑی معلوم ہوئے اور یہانتک مدبیری کہ اوسکی خاطر میں جو غبار آیا تھا دونوں کے دلسے دفعتہ جاتا رہا عوض اوس رنج کے ملک افضل کے محبت اور زیادہ اور بے الوصف ملک منصور کی خاطر میں منقش ہوگیا یہہ برکت شرف الدین مذکور کی تھی شیخ شرف الدین کے اشعار بہت اچھی ہیں بعض کا ذکر ہو چکا ہے

اب شروع ہوا سنہ ۶۶۳ ہجری

بیان فتح ہونی قیساریہ کا

بیان فوت ہونی ہولاکو کا

واضح ہو کہ اسی سال مین ملک ظاہر بیبرس نے لشکر کثیر ہمراہ لیکر فرنگیون سے جہاد کرنیکا ارادہ کرکے ساحل کی طرف کوچ کرکے قیساریہ شام پر نوین جمادالاولی کو نزول کرکے محاصرہ کیا بعد چھ روز کے اوسکو فتح کیا یہہ شہر ماہ مذکور کے نصف مین فتح ہوا بعد فتح کی حکم دیا کہ اوسکو ڈھا ڈالو چنانچہ تعمیل کی گئی — پھر ارسوف پر جاکر ڈیرا کیا اوسکو بھی جمادالاخر کے نہم مین فتح کیا

بیان فوت ہونے ہولاکو کا

اسی سال مین نوین تاریخ ربیع الاخر ہولاکو بادشاہ تاتاریون کا فوت ہوا یہہ ہولاکو بیٹا طلو کا پوتا چنگیزخان کا تہا وفات اوسکی قریب مراغہ کے ہوئے قریب دس برس کے حکومت کی پندرہ بیبی اپنی پیچھے چھوڑے جب وہ مرگیا اوسکا بیٹا مسمی ابغا بن ہولاکو تخت پر بیٹھا جسطرح پر اوسکی والد کی تابع ومنقاد تمام شہر تہے اوسی طرح اوسکے زیر حکم ہوگئے یہہ ولایت خراسان کہلاتی ہے دارالسلطنت اوسکی صفہان ہے — اور ایک اقلیم عراق عرب ہے اوسکی دارالسلطنت بغداد ہے — اور اقلیم آذربیجان کی دارالسلطنت تبریز ہے — اور اقلیم خوزستان کی دارالسلطنت تستر ہی جسکو عوام الناس ششتر کہتی ہین — اور اقلیم فارس کی دارالسلطنت شیراز ہے — اور اقلیم دیاربکر کی دارالسلطنت موصل ہے اور اقلیم روم کی دارالسلطنت قونیہ ہے سوا ان بلاد کی جو مشہور نہین ہین مثل انہین اقالیم عظیمہ کی ہین — اور اسی سال مین یا اسکے بعد کی مین ملک ظاہر بیبرس نے زامل بن علی امیر عرب کو بسبب لکہنی عیسی بن مہنا کی گرفتار کیا — اور اسی سال مین درمیان رمضان کی نائب رحبہ کا قرقیسیا پر مستولی ہوگیا یہہ قلعہ مسماۃ زباء مذکور کا ہی جسکا حال ہمراہ خدیمہ الابرش کے اول کتاب مین ہم لکہہ چکے ہین مگر اسمین اختلاف — اور اسی سال مین ملک ظاہر بیبرس نے سنقر رومی کو گرفتار کیا — اور اسی سال مین قاضی القضاۃ مصر کا یوسف بن حسن

بیان فتح ہونی صفد کا

۶۱۶ س علی سمکاری سے وفات پائی

اب شروع ہوا سنہ ۶۶۴ ہجری

بیان فتح ہونی صفد وغیرہ کا

اسی سال میں سلطان ملک ظاہر نے افواج قاہرہ اپنی ہمراہ لیکر دیار مصر سی طرف شام کی کوچ کیا وہاں جاکر ایک فوج طرابلس کی کنارہ پر بہیجی اوس لشکر نی حید قلعہ اور حلبا — اور عرقا فتح کئے آٹہویں تاریخ ماہ شعبان کو ملک ظاہر نے صفد پر ڈیرا کر کے محاصرہ کر کے شہر لیا کو سنگ کیا وہ محاصرہ کئی ہوئی تہا کہ ملک منصور حاکم حمات کا بہی اوسکے پاس آیا دونوں لشکروں نے ملکر نویں تاریخ ماہ شعبان کو اس دیگر قلعہ فتح کیا مگر پہر سبکو مار ڈالا اس لڑائی میں بہت مسلمان مقتول اور مجروح ہوئے ہی

بیان داخل ہونی لشکر مسلمانوں کا ارمن کی شہر و نمین

واضح ہو کہ اسی سال میں بعد وہب پانے ملک ظاہر کے فتح پائی صفد کے طرف دمشق کی گیا جب دمشق میں جاکر ٹہیرا ایک لشکر بہاری طیار کر کے ملک منصور صاحب حمات کے ساتھہ معین کر کے اوسکو حکم دیا کہ بلاد ارمن میں جاؤ وہ لشکر ہمراہ ملک منصور مذکور کے بلاد سیس پر درمیان ماہ ذیقعدہ سنہ مذ میں پہنچا اون ایام میں حاکم سیس کا ہیتوم بن قسطنطر بن باسیل تہا اوسنے دربند و کوہپایوں اور نویوں سی حرب سد کر رکہا تہا اور اپنے آدمیوں کو دربندوں پر واسطے مقابلہ لشکر اسلام کی متعین کر رکہا تہا تا کہ مسلمانوں کو آگی بڑہنے دیں — مگر مسلمانوں نے اونکی کچہ ہی گت کی مسلمانوں نے اونمیں سی کتنوں کو قتل کیا اور باقی

مقتول ہونی اہل قارا کا

باقی ماندون کو گرفتار کیا — بلکہ حاکم سیس کا بہی ایک لڑکا مقتول ہوا دوسرا گرفتار ٦١٧
ہوا اس لڑکے کا نام لیفون بن ہیثوم تہا بعد ازان لشکر اہل اسلام کا بلاد سیس مین پہیل
گیا اور قلعہ عامدین کو فتح کیا وہان کے باشندون کو مار ڈالا پہر وہان سی لشکر اہل
اسلام بہت مال لوٹ کا لیکر پہرا جب یہہ خبر فتح عظیم کی ملک ظاہر بیبرس کو
پہنچی دمشق سی کوچ کرکے حمات مین آیا — پہر وہان سی فامیہ کو گیا لشکر سی ملاقات
کی اودہر سی لشکر منصور ومظفر ہوکر مراجعت کئے ہوئی آتا تہا حکم دیا کہ مقیدین کو جسین
لیفون بن صاحب سیس مذکور تہا وہ جب قید ہوا تہا ملک منصور نے اپنی بہائی ملک
افضل کے اوسکو سپرد کرر کہا تہا اب اونکو چہوڑ اکر محافظین اون پر مقرر کے سلطان
کے سامنی وہ حاضر کیا اور آپ دیار مصریہ کو گرجستان کی راہسے معاودت کر گیا
— جیسا زبرا عرض پر پہنچا اوسکے پل پر کو چلا جاتا تہا کہ گہوڑا جہجک گیا فوراً
زمین پر گر پڑا ران اوسکی ٹوٹ گئی وہان سی ڈولی مین ڈالکر قلعہ بہاری پر لیگئے

بیان مقتول ہونی اہل فارا کا اور لٹ جانا اونکا

اسی سال مین ملک ظاہر دمشق سی واسطی ملنی اپنی لشکر منصور کے جو بلاد سیس سی جہاد
کرکے اولٹا آتا تہا جاتا تہا — جب فارا پر گیا جو درمیان دمشق اور حمص کے ہے
حکم دیا کہ یہان کے باشندون کو لوٹ لو فوراً لوٹنے لگی لشکریون نے اون لوگونمین
سی جو وہان غنی تہی بہت مارے گئی اور بچی ہوئی لٹ گئے اوسکی لوٹنے کو اسواسطی
حکم دیا تہا کہ وہ لوگ نصاری تہے مسلمانون کو چرا کر اپنی بہائی بندون فرنگیون کے
ہاتہہ پوشیدہ بیچ ڈالتے تہے — اور اونکی بچون کو حالت غلامی مین گرفتار کیا یہہ
لڑکے اون نصارا ای کی جو مسلمانون کے ہاتہہ آئے ہتی درمیان ترکستان کے مصر کے

فوت ہونا بادشاہ تاتار کا

۶۱۸ شہروں میں اونکی پیروی کی سعی پر درستی پائی کے اونکا ایک لشکر طیار کیا گیا

اب شروع ہوا سنہ ۶۶۵ ہجری

اسی سال میں ملک منصور محمد حاکم حماۃ طرف خدمت ملک ظاہر بیبرس کی دیار مصر میں گیا بعد اوس ملک منصور نے ملک ظاہر سے رخصت طلب کی اور عرض کی کہ شہر اسکندریہ کے سیر کرنی کو طبیعت چاہتی ہے بادشاہ نے حکم دیا ملک اہل اسکندریہ کو لکہہ بہیجا کہ بڑی عزت اور حرمت سے اوس سے پیش آنا چنانچہ ملک منصور شہر اسکندریہ میں گیا بعد سیر اور شکار کے پہر دیار مصر کو بعزت وحرمت معاودت کی ملک ظاہر نے اوسکو خلعت دیا بعد اسی موافق عادت قدیم کی احسان اور اکرام کر کے رخصت کیا وہ اپنی شہر کو مراجعت کر کے چلا آیا — اسی سال میں ملک بیبرس طرف ملک شام کی گیا اور شہر صفد کا بندوبست کر کی دمشق میں گیا پانچ روز وہاں ٹہرا تہا کہ مخبروں نے یہہ خبر سنائی کہ تاتاری لوگ ملک شام پر آئے ہیں پہر یہہ خبر آئی کہ اونکے چلے گئے کسی کو آگے بڑہنی کی جرأت نہوئی ملک ظاہر ہی دیار مصر کو یہہ خبر سنکر چلا آیا

بیان فوت ہونی بادشاہ تاتار کا ملا دشماله مین

اسی سال میں برکت بن صاین خان بن دوشی خان بن چنگیز خان بڑا بادشاہ تاتار کا فوت ہوا دار السلطنت اوسکی شہر صرا تہی وہ دین اسلام کے طرف میلان رکہتا تہا — بعد اوسکے مرنی کے اوسکے چچا کا بیٹا منکو تمر بن طغان بن باطو بن دوشی خان بن چنگیز خان قایم مقام اوسکے ہوا

بیان جانی ملک ظاہر کا طرف شام کی

اب شروع ہوا سنہ ۶۶۶ ہجری

بیان جانی ملک ظاہر کا طرف شام کی اور فتح کرنا انطاکیہ وغیرہ کا۔

اسی سال مین درمیان شروع جمادالاخر کے ملک ظاہر بیبرس معہ اپنی افواج قاہرہ کے طرف شام کی گیا۔ اور شہر یافا کو درمیان کے عشرہ ماہ مذکور کے فرنگیون سے چھین لیا۔ پھر طرف انطاکیہ کی گیا ماہ رمضان مین اوسپر ڈیرا کیا اور مسلمانون کے لشکر کو انطاکیہ پر لے چڑھا بزور شمشیر ہفتہ کے روز چوتھی ماہ رمضان سنہ مذاکو فتح کیا اور وہان کے رہنوالون کو قتل کیا اولاد کو اونکی گرفتار کیا بعدہ بہت مال اونکی لوٹ مار کی۔ انطاکیہ کا عامل برنس بمیند بن بمیند فرنگی تھا اوسکے پاس طرابلس بھی تھی وہ اون ایام مین جب انطاکیہ فتح ہوا طرابلس مین رہتا تھا۔ اور اسی سال کی تیرہوین تاریخ ماہ رمضان کو ملک ظاہر اوپر بغراس کے مستولی ہو گیا سبب اوسکا یہہ تہا کہ جب انطاکیہ فتح ہوا اہل بغراس قلعہ کو خالی چھوڑکر بسبب خوف کے وہان سے بھاگ گئے تھے ملک ظاہر نے ایک شخص اپنی طرف سے تاریخ مذکور کو وہان بھیجا اوسنے اپنا بند وبست کرلیا سپاہ اور بلیٹن وہان مسلمانون کی موجود ہوئین اوپر ہم اس قلعہ کا فتح کرنا صلاح الدین مذکور کے ہاتھہ بیان کر چکے ہین اوسنے اسکو ویران بھی کردیا تہا بعد ازان فرنگیون نے اوسکی تعمیر کی تھی پھر لشکر حلب نے اوسکا محاصرہ کیا جب قریب وقت اوسکے لینے کا آیا تھا کوچ کر گئے تھے یہہ بیان ہو چکا۔ اسی سال مین درمیان ماہ شوال کے درمیان ملک ظاہر اور ہیثوم حاکم سیس کے صلح ہو گئی تھی اسطور پر کہ حاکم سیس نے سنقر

اس شخص کو جب سی تاتاری پکڑ لائے تھے جسوقت ہولاکو نی حلب فتح کی جیسا کہ اوپر بیان ہوا

بیان جانی ملک ظاہر کا طرف شام کی

۶۶ استفر کو تاتاریوں سے لیکر موہبات اور دربساک اور مرزبان اور رعبان اور شیخ الحدید کو اپنے بیٹے لیعوں کی جہوڑ دالے کے لئی دئے چنانچہ شمس الاستقر مذکور ملک ظاہر کے خدمت ہیں مع دربساک وغیرہ کے مواضع مذکورہ سے سوا بہاسا کے حاضر ہوا ملک ظاہر نے حاکم سیس کے بیٹے لیعوں بن ہیتوم کو چھوڑ دیا وہ اپنے باپ کے پاس چلا گیا بعد ازاں ملک ظاہر نے طرف دیار مصریہ کی مراجعت کی ماہ ذالحجہ سنہ ۶۶ ہ ایں وہاں پہنچا اسی سال ہیں معین الدین سلیمان پرداناہ نے قوم تتر سے جو بلاد روم میں رہتے تھی متفق ہوکر رکن الدین قلیج ارسلان بن کیخسرو بن کیقباد بن کیخسرو بن قلیج ارسلان بن مسعود بن قلیج ارسلان بن سلیمان بن قطلومش بن ارسلان بن سلجوق سلطان روم کو مروا ڈالا قوم تتر نے اوسکے گلے میں تانت باندہ کر پہانسی دی تہی جب وہ مرگیا اوسکی جانئے اوسکے بیٹے غیاث الدین بن رکن الدین قلیج ارسلان مذکور کو پرواناہ نے قایم مقام کیا اس لڑکے کی عمر چار برس کے تہے

اب شروع ہوا سنہ ۶۶۷ ہجری

اسی سال ہیں ملک ظاہر نی طرف شام کے خروج کرکی مقام حرنۃ اللصوص ہیں ڈیرا کیا اور پوشیدہ مصر کو چلا گیا نائب مصر کو خبر ہوئی نہ باشندگان مصر نے جانا ناگاہ اوسکے درمیان حالت بیخبری میں جا کہڑا ہوا پہر ملک شام کے طرف مراجعت کی اور اسی سال ہیں ملک ظاہر نے عزالدین عثمان حاکم صیہون سے ملاقس چہین لی اور اسی سال ہیں ملک ظاہر سیرس طرف حجاز تشریف لی گیا اوسنے مقام تو ار سے پچیسویں ماہ شوال کو کوچ کرکے کرحستان میں چند روز اقامت کی چہٹی ماہ ذیقعدہ کو وہاں سے کوچ کرکے طرف شوبک کی گیا اور گیارہویں تاریخ ماہ مذکور کو شہر نوبہ

بیان جانے ملک ظاہر کا طرف شام کی

نہویہ مین چھبیسوین کو پہنچا اور پانچوین ذالحجہ کو مکہ مین پہنچا اور تیسوین ذی الحجہ کو گرجستان مین ۶۲۱ داخل ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۶۶۸ ہجری

اس سال مین ملک ظاہر بیبرس گرجستان سے پہلی محرم کو بروقت مراجعت کے حج سے دمشق مین دفعتہً جا پہنچا اور اوسی روز روانہ ہو کر کوچ کرکے پانچوین محرم کو حمات مین آیا اور اسی وقت طرف حلب کی گیا یہہ حال لشکر کو معلوم نہ تہا مگر وہ سوار جو اوسکے ہمراہ تہے — پہر تیرہوین محرم کو دمشق مین گیا — پہر بیت المقدس مین گیا — پہر قاہرہ مین تیسیری تاریخ ماہ صفر سنہ ہذا کو داخل ہوا — اور اسی سال مین ملک ظاہر نے مراجعت کرکے طرف شام کی آکر عکا کو غارت کیا پہر دمشق کو گیا پہر حمات کو — اور اسی سال مین ملک ظاہر نے لشکر طیار کرکے بلاد اسماعیلیہ پر بہیجا ماہ رجب کے عشرہ اوسط مین شہر مصاف فتح کیا پہر ملک ظاہر نے حمات سے طرف دمشق کی مراجعت کی اٹہارہوین رجب کو داخل ہوا پہر اپنی دار السلطنت مصر مین آیا — اسی سال مین درمیان منکوتمر بن طغان بادشاہ تاتار کے جو بلاد شمالیہ کا بادشاہ تہا اور درمیان اسکری حاکم قسطنطنیہ کے کچہہ رنجیدگی آگئی تہی — اس پر یہہ ثمرہ مرتب ہوا کہ منکوتمر نے تاتاریون کا ایک لشکر آراستہ کرکی قسطنطنیہ پر بہیجا اوس لشکر نے ون بلاد مین پہنچکر بہت فتنہ و فساد برپا کیا یہہ لشکر اوس قلعہ تک کہ جسمین عزالدین بکاؤس بن کیخسرو بادشاہ روم کا مقید تہا جیسا کہ ہم اوپر درمیان سنہ ۶۶۴ ہجری کے بیان کرچکی ہین پہنچا اور تاتاریون نی منگوتمر پر ایک حملہ سخت کیا تہا منگوتمر کور نی عزالدین کے ساتہہ نیک خلق اور اچہا سلوک کرکے اوسکا نکاح بہی کرادیا وہ تا وفات یعنی سنہ ۶۷۷ ہجری تک اوسکے پاس رہا بیٹا اوسکا مسعود بن

بیان فتح ہونی قلعہ اکراد اور قلعہ عکار اور قلعہ قرن کا

۶۶۲ سر الدین مذکور بلاد روم میں گیا وہاں کا وہ بادشاہ ہوا جیسا کہ ہم ذکر کریں گی انشاء اللہ تعالے

۔ اور اسی سال میں یعنی سنہ ۶۶۸ ہجری میں ابو دبوس پہلا بادشاہ بنی عبد المومن
کا مقتول ہوا اور اسکے مرنے سے اوسکے خاندان کی بادشاہت تمام ہوئے اسکا ذکر
درمیان سنہ ۶۲۴ ہجری کی بیان ہو چکا اور اسکے بعد بنی مرین مالک ہوئے جیسا کہ ہم درمیان
سنہ ۶۷۲ ہجری کے بیان کریں گے انشاء اللہ تعالے

اب شروع ہوا سنہ ۶۶۹ ہجری

بیان فتح ہونی قلعہ اکراد اور قلعہ عکار اور قلعہ قرین کا

اسی سال میں ملک ظاہر بیبرس دیار مصریہ سی طرف ملک شام کی گیا اور قلعہ اکراد پر
نویں تاریخ ماہ شعبان کو اترا پھر اوسکا محاصرہ کیا اور سخت لڑائی ہوئے آخر شہر
امن دیکر شہر فتح کیا چوبیسویں رمضان سنہ ہذا کو ۔ پھر قلعہ عکار کو کوچ کرکے سترویں
رمضان سنہ ہذا کو وہاں ڈیرا کیا پھر وہاں لڑائی ہوئے وہ شہر بھی امن دیکر فتح کیا
عید الفطر ملک ظاہر نے وہیں کی ۔ اور اسی سال مین درمیان ماہ شوال کے
ملک ظاہر کی قلعہ علیقہ اور اوسکے شہر اسمٰعیلیوں سی سب لے لئے اور اسی سال میں
ملک ظاہر طرف دمشق کی گیا عشرہ آخر ماہ شوال میں قلعہ قرین پر ڈیرا کیا دوسری
تاریخ ماہ ذیقعدہ اوسپر ہجوم کرکے امان دیکر فتح کیا اور حکم دیا کہ ڈھا دو اوسکو ملیامیٹ
کرکے مصر کو مراجعت کی ۔ اسی سال میں ملک ظاہر کی دس کشتیوں سی زیادہ واسطے
لڑائی قبرس کی طیار کر کی راہ دریا کی بھیجیں تہیں جب لنگرگاہ لیمسوس کے قریب وہ
جہاز بھی فرنگیون نے اون لشکریوں مسلمانوں کو گرفتار کرلیا بادشاہ نے اور
جہاز اوسی دوگنے تھوڑے ہی عرصہ میں طیار کرلئے ۔ اسی سال میں ہیوم نے قسطنطنیہ

بیان فتح ہونی قلعہ اکراد اور قلعہ عکار اور قلعہ قرن کا

قسطنطین حاکم سیس نے وفات پائی اوسکے بعد بیٹا اوسکا لیفون جسکو مسلمانون نی قید ۶۲۳ کیا تہا جسکا حال اوپر گذر اپجا ہے اسکے تخت نشین ہوا — اسی سال مین ملک ظاہر نے عزالدین کو درمیان غان کے جو معروف بنام ستم الموت ہے معہ محمدی وغیرہ کے گرفتار کیا — اسی سال مین قاضی شمس الدین ابن البازری قاضی القضاۃ حماۃ کا اوسی جا ہے فوت ہوا — اسی سال مین طواشی شجاع الدین مرشد الخادم المنصوری فوت ہوا یہہ شخص نیک افعال اور محسن اور مدبر ریاست حماۃ تہا اوسپر ملک ظاہر کا بہت اعتماد تہا اوسی مشورہ سے امور مین لیا کرتا تہا

اب شروع ہوا ۶۷۰ ہجری

اسی سال مین ملک ظاہر طرف شام کی گیا وہان جاکر جمال الدین اقوش نجیبی کو عہدہ نیابت سلطنت دمشق سے معزول کیا — عوض اوسکے علاء الدین ایدکین فخری استندار کو اول ماہ ربیع الاول مین سرفراز کیا پہر ملک ظاہر طرف حمص کی گیا وہان سی قلعہ اکراد — پہر دمشق کو مراجعت کی — اسی سال مین درمیان عینتاب اور روج — قمیطون کے جو قریب فامیہ کے ہے تاتاریون نے لوٹ ان شہرون مین کرکے سب کچہہ لوٹ کر چلے گئے ملک ظاہر اون ایام مین درمیان دمشق کی تہا اسلئے ملک ظاہر نے بعد پانی خبر کی مصر سی لشکر منگوایا وہ لشکر ہمراہ بدرالدین عبیری کی یہان آیا ملک ظاہر نے اونکو طرف حلب کی روانہ کیا پہر طرف دیار مصریہ کی مراجعت کی تیسوین جمادالاولی کو وہان پہنچا — اسی سال مین درمیان شوال کی ملک ظاہر بیبرس نی مصر کے شہرون سی طرف شام کی مراجعت کی تیسری صفر کو دمشق مین پہنچا — اسی سال مین سیف الدین احمد بن مظفرالدین

بیان قابض ہونے یعقوب مرینی کا شہر سبتہ پر

۱۲۲ہ عثمان بن منکبرس حاکم صہیون کا تقصار اپنی موت ہوا ملک طاہر نے سابق الدین کو نقارخانہ کی داروغائی دی — اسی سال میں تاتاریوں نے بیرہ پر اودمرکر توس لگاکر وہاں کے باشندوں کو تنگ کیا ملک طاہر نے ارادہ کیا کہ دریاے فرات سے عبور کرکے بیرہ کے جنگل میں مقابلہ کرے جب تاتاریوں نے دیکھا کہ ملک طاہر آتا ہی پانی آگیا پانی میں گھس کر ملک طاہر سے لڑے ملک طاہر نے تمام لشکر فرات میں جاکر تاتاریوں کو شکست دی اور وہ بیرہ سے بھاگ گئے تمام آلات حصار کے وہیں چھوڑ گئے سب مسلمانوں کے ہاتھ آئے بعد ازاں ملک عادل نے دیار مصریہ کو کچھ حماد الاحمر سے تمادیں مراجعت کی اور اسی سال میں دمیاطی نے قید سے مخلصی پائی — اسی سال میں بعضی قلعی اسماعیلیہ جو بچی ہوئے تھے یعنی کہف اور منیقہ — اور قدموس فتح ہوئے — اور اسی سال میں ملک طاہر نے شیخ خضر کو جو اوسکے دربار میں بڑا مرتبہ اور اچھی دست قدرت رکھتا تھا قید کیا اس شخص کا حکم درمیان شام اور مصر کے بہت جاری ہوگیا تھا اوسکو قلعہ حلب میں مغرت قید کیا یہاں تک کہ اوسنے وفات پائی

اب شروع ہوا ۶۷۲ہ ہجری

بیان قابض ہونے یعقوب مرینی کا شہر سبتہ پر اور ابتدا سلطنت اونکی حال کا

اسی سال میں یعقوب بن عبد الحق بن محمد بن حمامہ مرینی نے شہر سبتہ پر اپنا قبضہ کرلیا واضح ہو کہ اولاد مرینی کی بادشاہ بلاد مغرب کی بعد اولاد عبد المومن کے ہوئے ہیں پہلا بادشاہ اولاد عبد المومن میں سے الموحدین تھا ہم اوسکا ذکر معہ خلافات کے سنہ ۶۲ھ ہجری میں بیان کرچکے ہیں اور یہہ بھی لکھہ چکے ہیں وہ درمیان ۶۶۸ہ ہجری کی موت ہوا اوسکے مرنے سے سلطنت اولاد عبد المومن کی جاند ان سے جاتی رہی

عبد المومن کی خاندانکا حال

۶۲۵ جاتی رہی اونکے بعد بنو مرین کے خاندان مین ریاست آئی اس قبیلہ بنی مرین کو دریاں
قبایل عرب کے جو مغرب مین رہتے ہین حمامہ کہتے ہین یہہ لوگ قبلہ کی جانب زمین.
سبزہ زار مین جو اقلیم تازہ مین ہے رہا کرتے تہے ابتدا حال اونکا یہہ ہے کہ انہونی
نبی عبد المومن کے جو معروف بلقب موحدین ہاہی اونکی اطاعت چہوڑکر لوٹنا شروع
کردیا تہا یہانتک کہ شہر فاس اونہون نے موحدین سی تخمیناً سنہ ۶۲۰ ہجری مین چہین لیا
— چنانچہ ایام موحدین مین شہر فاس وغیرہ اونکے قبضہ مین رہا — اول شخص جو اولاد
مرین مین سی مشہور ہوا اوسکو ابوبکر بن عبد الحق بن محیو بن حمامہ مرینی کہتے ہین جب
اوسنی فاس پر اپنا قبضہ کما حقہ کرلیا مراکش کو کوچ کیا وہان جاکر بنی عبد المومن کو
تنگ کرتا رہا یہانتک کہ سنہ ۶۵۳ ہجری مین ابوبکر مذکور نے وفات پائی اوسکے بعد
بہائی اوسکا یعقوب بن عبد الحق بن محیو رئیس ہوا اوسنے بہت طاقت پائی اور لوگ
کا مراکش مین محاصرہ کرکے وہ شہر بہی اوسنے لی لیا اوسوقت سی بنی عبد المومن
کے خاندان سی سلطنت جاتی رہی — اور یعقوب مرینی مذکور کا سلطنت مین قدم
جسم گیا یعقوب مذکور ہمیشہ ترقی کرتا رہا یہانتک کہ سبتہ بہی اوسنے اس سال مین
لی لی پہر وفات پائی اوسکے مرنے کی تاریخ معلوم نہین ہوئے — اوسکے بعد بیٹا
اوسکا یوسف بن یعقوب بن عبد الحق بن محیو بادشاہ ہوا یوسف مذکور کے کینت
ابو یعقوب تہی وہ ریاست تا مقتول ہونے یعنی جس سال مین کہ وہ سنہ ۶ ہجری تہے
مقتول ہوا ریاست کرتا رہا جب کہ قریب ہے کہ ہم ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالی
— اسی سال مین ملک ظاہر اپنی لشکر لیکر دمشق مین پہنچا — اسی سال مین عمر بن
مخلول ایک امیر امراء عرب کا مقام عجلون مین پہر قید ہوا اوسکا حال یہہ ہے
کہ ملک ظاہر نی اوسکو مقام عجلون مین بیڑی مین پیرمین ڈالکر قید کیا تہا وہ قید
خانہ مین سی بہاگ کر ملک تتر مین چلا گیا مگر پہر اوسنے ایلچی بہیجکر یہہ درخواست

عبد المومن کی خاندان کا حال

۶۲۶ کی کہ مصری جان بخش دیکی ملک ظاہر نے حکم دیا کہ جان کی امان جب یاد سے شطرح
سی کہ وہ قید بہا عملوں میں آکر بہرا یسے پیروں بیڑیاں اوسی صورت سی ڈال لے
جیانچہ اوسنے اپنی ہاتہہ بیڑیاں پہن لیں اور محلوں میں پہر آیا۔ پید ہوا ملک ظاہر نے
اوسکا جان بخش دیا — اسی سال میں یہہ خبر مشہور ہو گئی تہی کہ تاتاری ملک شام پر چڑہ
لانا چاہتے ہیں لوگوں کی دلوںمیں تہلکہ پڑ گیا تہا — اسی سال میں ماہ جمادالاولی میں
ولادت مولف تاریخ ہذا کی یعنی ابوالفدا اسمعیل بن علی بن محمود بن محمد بن عمر بن شاہنشاہ
بن ایوب کے دار ابن زنجیلی کے درمیان کے درمیان دمشق محروسہ کے ہوئی
کیونکہ دمشق میں بسبب اخبار تاتاریوں کے تاخت لانے کے جماعت کی ماتہدی تہی
آئی ہوئی تہے — اسی سالمیں شیخ جمال الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن مالک
طائی جائی نحوی نے وفات پائی اوسکے علم نحو اور لغت میں بہت تصانیف مشہور وہ
ہیں — اسی سال میں درمیان ماہ ذیقعدہ کی امیر ما زرالدین اقوش مسعورے
غلام ملک منصور کا حاکم حمات کا جو کہ اوسکی طرف سی نایب سلطنت بہی تہا تو
ہوا وہ امیر جلیل القدر عاقل شجاع جماتی تہا — اور اسی سالمیں سترکے روز اٹہارویں
۶۷۲ھ ماہ ذی الحجہ شیخ علامہ نصیر الدین طوسی نے وفات پائی نام اوسکا محمد بن
محمد بن الحسن تہا یہہ شخص امام مشہور ہے اول حاکم الاموت کے خدمت میں رہا
پہر ہولاکو کی خدمت کرتا رہا اوسکے پاس بہت جیسی تہا اوسی ہولاکو کیوا سطی
ایک رصد مراغہ میں اور ایک زیچ بنائی تہی اوسکی تصنیفات بہت ہیں مگر سب
نفیس ہیں ازانجملہ تحریر اقلیدس علم ہندسہ میں اور مجسطی — اور تذکرہ علم
ہیئۃ میں اوسکی مانند علم ہیئۃ میں کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی — اور شرح
اشارات بہی اوسی تصنیف کے ہے ضمن اکثر اعتراضات فخرالدین رازی کے
جواب دئی ہیں اوسکی پیدائش گیارہویں تاریخ جمادالاولی ۵۹۷ سنہ ہجری کو ہوئی

ہوئے بغداد مین وفات پائی مشہد موسی جواد مین دفن ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۶۷۳ ہجری

اسی سال مین ملک ظاہر بیبرس نے بلاد سیس کی طرف کوچ کیا اکثر فوجین وہان لیکر گیا اون شہرون کو لوٹا اور غارت کرکے دمشق کو مراجعت کی یہان تک کہ یہہ سال پورا ہو چکا

اب شروع ہوا سنہ ۶۷۴ ہجری

اسی سال مین تاتاری لوگ بیرہ پر لڑے اونکا سپہ سالار سمی انطای تہا اون ایام مین ملک الظاہر درمیان دمشق کے تہا فوراً بیرہ کی طرف کوچ کیا تاتاری لوگ اوسکی آنے کی خبر سنکر بہاگ گئے ملک ظاہر ابہی قطیفہ مین تہا ہرچند اوسکو اون لوگون کے جانی کی خبر ہوگی تہی مگر پہر بہی حلب تک گیا پہر مصر کیطرف مراجعت کی ۔ اور اوسی سال مین بعد پہنچنے ملک الظاہر نے مصر مین جاکر ہمراہ آقسنقر فارقانی کی اور عز الدین ایبک افرم کی طرف نوبہ کی لشکر بہیجا اون لشکریون نے وہان جاکر لوٹکر اور قتل کرکے مال غنیمت لیکر مراجعت کی ۔ اسی سال مین ملک سعید برکت بن الظاہر بیبرس کا نکاح امیر سیف الدین قلاوون صالحی کے بیٹے مسماۃ غازیہ خاتون سی ہوا ۔ اسی سال کی آخر مین ملک ظاہر نے طرف شام کی مراجعت کی

اب شروع ہوا سنہ ۶۷۵ ہجری

اسی سال مین درمیان ماہ محرم کے ملک ظاہر بیبرس طرف دمشق کی گیا مصر سے میان

داخل ہونا ملک الظاہر کا بلاد روم میں

۶۲۸ آخر سنہ ۶۷۵ ہجری میں خروج کیا تھا جب اوسکو خبر پہنچی کہ روم کے ملک کے امرا قاصد ہوکر آئے ہیں وہ لوگ یہ تھے — بیجار رومی — اور بہادر بیٹا اوسکا — اور احمد بن بہادر وغیرہ ملک ظاہر نے حلب کی طرف جلدی سے جاکر اونسے ملاقات کرکے اونکا اعزاز و اکرام کیا پھر مصر کی شہروں کی طرف مراجعت کے

بیان داخل ہونے ملک الظاہر کا بلاد روم میں۔

اسی سال میں ملک ظاہر بیبرس نے معہ اپنی لشکروں کثیرہ کی طرف شام کی مراجعت کے بروز جمعرات بیسویں تاریخ ماہ رمضان سنہ ہذا کو مصر سے خروج کیا تھا پہلے حلب میں پہنچا پھر طرف نہر ازرق کی گیا پھر طرف ابلستین کی گیا ماہ ذیقعدہ میں وہاں پہنچا اوسکے سامنے ایک لشکر تاتاریوں کا جسکا سپہ سالار تتاون تھا وہ لوگ مغل تھے سامنے سے ملاقی ہوئے بروز جمعہ دسویں تاریخ ماہ ذیقعدہ سنہ ہذا کو زمین ابلستین میں مقابلہ مسلمانوں سے کے تلواروں سے تاتاریوں کی پر برے خوب طرح سے اور اونکے سپہ سالار بھی لڑنکا تتاون مذکور مارا گیا اور اکثر امرا کبار مارے گئے اور بہت لوگ گرفتار ہوئی اون مقیدین میں جو اس سال میں پکڑے آئے تھے سیف الدین قبچاق — اور سیف الدین ارسلان وغیرہ بھی تھے ان دونوں کا حال آگے لکھوں گا انشاء اللہ تعالیٰ پھر ملک ظاہر بعد فراغت پانی اس لڑائی سے طرف قیساریہ کی گئے اوسپر مستولی ہوئے اون ایام میں روم کا حاکم معین الدین سلیمان پروانہ تھا وہ پوشیدہ خط و کتابت ملک ظاہر سے رکھتا تھا ملک ظاہر کو یہ یقین تھا کہ میں جسوقت قیساریہ کے پاس پہنچوں گا پروانہ میرے پاس یہاں آجاویگا کیونکہ باطن میں متفق ہو ہی گیا ہے — اور خدا کو منظور پروانہ کو مارنا

داخل ہونا ملک ظاہر کا بلاد روم مین

مارنا تھا سادہ حاضر نہ ہوا قریب ہی کہ ہم اوسکا ذکر کرین گے — ملک ظاہر قیساریہ پر ۲۹
ساٹھ دن پروانہ کا منتظر رہا اوسکے نام کا خطبہ بھی منبرون پر پڑہوایا بعد ازان
بائیسوین ماہ ذیقعدہ کو کوچ کیا لشکر کو بہت تکلیف رسد اور قوت اور دانے
گہانس کی پہنچی تھی چنانچہ اکثر گہوڑے بسبب نہ میسر آنی آب و دانہ کے مرگئے
بہر ادر وقت عمق حارم مین پہنچکر ایک مہینہ وہان ٹہرے — جب ابغا بن ہولاکو کو
یہہ خبر پہنچی مغلون کا لشکر لیکر البستین مین آیا وہان دیکہا کہ میرے لشکری تمام پچہڑی
ہوئے پڑی ہین رومی ایک بہی نہین میرا یہہ حال دیکہہ کر خفا ہوا حکم دیا کہ روم کو
لوٹ ہو اور جو مسلمان گذرتا ہوا روم مین پاؤ اوسکا بہی سر اوڑاؤ چنانچہ وہ شہر
لوٹا اور ایک گروہ اوسمین سی مارا ہی گیا — بعد ازان ابغا طرف اردو کے
گیا ہمراہ اوسکے معین الدین پروانہ بہی تہا جب اردو مین جاکر ٹہرا حکم دیا کہ پروانہ
کو قتل کرو وہ مارا گیا اوسکے ہمراہ قریب تیس آدمیون کے اوسکے خواص اور
غلام مارے گئی نام پروانہ کا سلیمان ہے — پروانا لقب ہی معنی اوسکی زبان
عجمی مین دربان کے ہین یہہ شخص مقام رطاغ مین مارا گیا اوسکو تدبیر سلطنت اور
مکر و فریب خوب آتا تہا استوار بہی تہا — اسی سال مین شہاب الدین محمد بن یوسف
بن زایدہ تلعفری شاعر فوت ہوا اور اسی سال مین شیخ خضر ملک الظاہر کے قید مین
ہلاک ہوا اور اسی سال مین ملک ظاہر نے عمق حارم سی کوچ کرکی دمشق کو مراجعت کی

اب شروع ہوا سنہ ۶۷۶ ہجری

اسی سال مین پانچوین ماہ محرم کو سلطان ملک الظاہر ابو الفتح بیبرس صالحی نجمی
دمشق مین وقت دوپہر کے فوت ہوا بعد آنے اوسکے کے بلاد روم سی طرف

داخل ہونا ملک ظاہر کا ملادِ روم مین

۲۶ ۷ دمشق کے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔ مگر اوسکے وفات کی نسبت مین اختلاف ہے
بعضی یہہ کہتی ہیں کہ چاند گہن ایسا ہوا تہا کہ تمام چاند گہنا گیا تہا لوگوں نے مشہور کیا
کہ کوئی شخص جلیل القدر اس سال میں مرے گا ملک الظاہر نے چاہا کہ اوس تاویل کو
کسی اور کی طرف پہیر دے اسلئے اوسنے ایک شخص کو جو ملوک ایوبیہ کی اولاد
میں سے تہا اور اوسکو ملک قاہر ہی کہتے تہے وہ ملک ناصر داؤد بن المعظم عیسیٰ کی اولاد
میں تہا بلا کر بہلایا اور ساقی سے کہا کہ ایک کٹیا زہر کی گہول کر اوسکو پلادے ساقی
نے وہ ملک قاہر کو پیالہ زہر کا پلایا مگر ملک ظاہر ہی بعد اوسکے ہونے سے دو چار
گہونٹ اوسکے چڑہا گیا ملک قاہر تو فوراً مر گیا اور ملک ظاہر کو سب محرقہ ہو گئے
وہ بہی اوسی تاریخ میں فوت ہوا ۔ یہہ حال اوسکے نائب اور غلام نے
یعنی بدر الدین بیلیک نے جو معروف نام خزندار ہے ملک ظاہر کے مرنے کو
چہپایا کہ دمشق میں اوسکی تربت بنا کر جامع کے دیں کیا یہہ تربت مشہور
و معروف ہے ۔ مگر بدر الدین بیلیک نے یہہ کام کیا کہ لشکروں کو اپنے ہمراہ
لیکر اور ایک ڈولا ساتہ لیا اور یہہ ظاہر کیا کہ ملک ظاہر اس ڈولے میں مریض
ہے اوس ڈولی کو لیکر طرف دیار مصر کے گیا کیونکہ ملک ظاہر نے اپنی بیٹے
برکت میں بیرس کے واسطے لشکر سی قسم لے تہی اور اوسکا لقب ملک سعید رکہکر
ایمادی عہد اوسکو کر دیا تہا وہ لڑکا ان ایام میں پہاڑ سے قلعہ میں تہا ۔ ملک
خزندار نام حرانی اور لشکر لیکر ملک سعید کے پاس قلعہ جبل میں حاضر ہوا وہان جا کر
بیان کیا کہ ملک ظاہر نے وفات پائی اور اوسکے بیٹے ملک سعید نے ماتم داری سکے
پہر سلطنت کرنے لگا ۔ ملک ظاہر نے قریب سترہ برس دو مہینے دس روز کے
سلطنت کی کیونکہ سترہوین تاریخ ماہ ذیقعدہ ۶۵۸ھ سنہ ہجری مین وہ بادشاہ ہوا
ستائیسویں محرم ۶۷۶ھ سنہ ہجری میں وفات پائی وہ شخص بادشاہ جلیل الشان

داخل ہونا ملک ظاہر کا بلاد روم مین

۶۳۱ جلیل الشان شجاع و عاقل مہیب تہا تمام بلاد مصر اور شام کے حکومت کرتا رہا اور
لشکر بہیج کر نوبہ کو فتح کیا اور فتوحات جلیلہ مثل صفد اور قلعہ اکراد — اور انطاکیہ
وغیرہ کے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا فتح کین — اصل اس بادشاہ کی یہہ ہے کہ وہ
ایک غلام قبچاق تہا مصنف کہتا ہے کہ میری سننی مین یہہ آیا ہے کہ وہ برجلی تہا
رنگ اوسکا گندم گون کبری آنکہین مگر آواز اوسکی بلند تہی — وہ ہمراہ ایک اور
غلام کے حماۃ مین ہمراہ ایک سوداگر کے بکنی آیا تہا — ملک منصور نے
اونکو خرید نے کے ارادہ بلوایا تہا اوسکو پسند نہ آئے پہیر دئے اون ایام مین
ایدکین بندقدار صالحی غلام ملک صالح ایوب حاکم مصر کا مغضوب و معتوب ملک
صالح کا ہوکر حماۃ مین چلا آیا تہا ملک صالح نی اوسکے پیچہی آدمی بہیجکر قلعہ حماۃ
مین اوسکو قید کردادیا تہا اوسنے ملک ظاہر مذکور کو سوداگر بردہ فروشی سے
منگواکر خرید کیا اور اوسکے پاس مدت تک حالت غلامی مین رہا بعد ازان جب ملک
صالح نے بندقدار مذکور کو چہوڑ دیا جب بہی مدت تک اوسکے پاس ملک ظاہر رہا کیا
پہر ملک ظاہر کو بندقدار مذکور سی ملک صالح نی اپنے پاس بلا لیا اسواسطے
ملک صالح بطور ولاء کے ملک صالح کی طرف منسوب ہوکر صالحی کہلانی لگا اسیواسطی
اوسکا نام خطبہ مین اور درہم و دنانیر مین بہی منقش ہوا کرتا تہا (بیبرس صالحی) اور
ملک سعید برکت بن ملک ظاہر کو سلطنت مصر اور ملک شام کے درمیان اوایل
ربیع الاول ۶۷۶ ہجری مین پہنچی اور بدر الدین بیلبک خزانہ دار نایب سلطنت
سابق دستور جسطرح پر اوسکے باپ کی سامنی تہا رہا اور بندوبست بخوبی ہوا مگر
بیلبک خزانہ دار تہوڑے دنون جیکر مرگیا عمر نے اوسکی وفات کی کوئی کہتا ہی کہ
بقضا رالہی فوت ہوا — اور کوئی کہتا ہی کہ زہر پلوادیا تہا واللہ اعلم بہر تقدیر
بعد اوسکی شمس الدین فرقانی نایب ہوا مگر ملک سعید کی نیت مین فرق اور کاروبار

جانا ملک سعید برکت کا طرف شام کی

۶۳۲ میں خط واقع جو ہو گیا تہا اسلئے سب امیر اوسکی مخالف ہو گئے ہی خیال یہہ ایک حرکت سوا اوسکی
یہہ ہوئی کہ اوسکی کم حوصلہ آدمیون کو امرا کبار پر شرف دیا جاتا تہا یہہ سنقر الاشقر
اور بیسری کو اوسنی پہلے پکڑ کر قید کیا پہر چہوڑ ہی دئے مگر امیروں کی نیت میں اسی سبب سے
فساد رہا ہو گیا تہا یہی حال تا خروج سال رہا

اب شروع ۶۷۷ ہجری

بیان جانے ملک سعید برکت کا طرف شام کی اور لوٹنا سیس کا اور پہر جانا اوسکا

واضح ہو کہ اتنا اس سال میں ملک سعید برکت ہمراہ اپنی افواج کثیرہ لیکر طرف
شام کے گیا جب دمشق پر پہنچا وہاں جاکر ایک لشکر ہمراہ امیر سیف الدین قلاوون
صالحی کی کیا اور ایک فوج ہمراہ حاکم حماۃ کی کرکے روانہ کی یہہ دونوں امیر بلاد
سیس میں گئے اونہوں نے وہاں جاکر لوٹ مچائی اور جمیع مال لوگوں کے لوٹے
بعد وافر غنیمت اور تاراج کی دمشق کی طرف پہر کر آئے مگر اونہوں نے راہ میں یہہ
تدبیر کی کہ ملک سعید کو کرسی سے مخالف ہو جاویں اوسکو سلطنت سے اوٹہا دیں کیونکہ یہہ
شخص بہت بد تدبیر اور نالایق ہے یہہ تجویز کرکے وہ دمشق کے پاس کو گذر گئے
اندر نہ گئے جب ملک سعید نے یہہ حال دیکہہ کر اونکی چاپلوسی کی اپنی والدہ کو بہی لیکر اونکی
پاس گیا کوئی ملتفت ہوا اوسکے ملانے سے نہ آئی ملک سعید سے سوار ہو کر اوسی
اول مصر میں پہنچ کر پہاڑ سے قلعہ پر جا اوترا لشکر ہی اوسکے پیچہے پیچہے گیا مگر یہہ سال
بہی تمام ہو گیا اور حال یہی ابتر رہا ــ اور اسی سال میں عز الدین کیکاؤس بن
کیخسرو بن کیقباد بن کیخسرو بن قلیج ارسلان بن مسعود بن قلیج ارسلان بن سلیمان بن
قطلمش بن ارسلان السلجوقی پاس ملکو تمر بادشاہ تتر کے شہر صرای میں فوت ہوا

خلع ہونا ملک سعید کا

فوت ہوا — یہہ کیکاوس مذکور وہ ہے جو کہ قسطنطینہ مین جیسا کہ اوپر بیان ہوا درمیان سنہ ۶۶۲ ہجری سے قید تہا اور اوسکے چٹنی اور بہی اوسکے کا بادشاہ تتر کے پاس درمیان سنہ ۶۷۸ ہجری کے بیان ہو چکا ہے — عزالدین کی بعد ایک اوسکا بیٹا مسمی مسعود اوسکے نطفی سی موجود تہا منکوتمر نے یہہ چاہا کہ اوسکے باپ کی جورو سی یعنی اوسکی مان سی اوسکا نکاح کر دا دے مسعود کو یہہ بات بڑی معلوم ہوئے اسلئے وہ بہاگ کر بلاد روم مین چلا گیا — ابغا حاکم روم نے اوسکی بہت مدارات کی اور اوسپر احسان فرما کر — شہر سیواس — اور ارزن روم — اور ارزنکن اوسکو مرحمت کئے یہہ شہر مسعود مذکور کے پاس رہے بعد ازان تمام سلطنت روم کے مسعود کی نام پر ہو گئی پہر بہت مفلس ہو گیا اور حال اوسکا بہت تنگ ہو گیا یہہ پہلا شخص ہی جو قوم سلجوقیہ مین سی درمیان روم کی سلطان نام رکہا گیا یعنی بادشاہ کہلایا

اب شروع ہوا سنہ ۶۷۸ ہجری

بیان خلع ہونی ملک سعید کا

واضح ہو کہ اسی سال مین لشکری جو اطاعت ملک سعید سی نکل گئے تہی دیار مصر مین درمیان ماہ ربیع الاول کی پہنچی اور جاتے ہی قلعہ پہاڑی جسمین ملک سعید تہا محاصرہ کیا وہ امراء جو ملک سعید کی پاس قلعہ مین تہی مثل لاجین زینی وغیرہ کی سب لشکریون سی ملگئے اور ایک ایک شخص علحدہ علحدہ قلعہ سی بہاگ کر لشکر مین جا ملا جب ملک سعید نی یہہ حال دیکہا کہ سب مجسی پہر گئے اوسنی خود منظور کیا کہ مجکو بادشاہت سی برطرف کر دو مگر جستان مجکو دو اونہون نے منظور کیا ماہ ربیع الاول سنہ ہذا یعنی سنہ ۶۷۸ ہجری مین اوسکو بادشاہت سی برطرف کیا اور اوسوقت ہمراہ بیدعان رکہی

قایم ہوئی سلامش کا تخت سلطنت پر

۶۳۴ اور ایک جماعت کی اوسکو کرکساں کی طرف روانہ کیا جاتی ہی سے اموال اور اسباب
کیرہ پر اپنا قبضہ کرلیا

بیان قایم ہونی سلامش ابن ملک الظاہر بیبرس کا تخت سلطنت پر

اس سال میں بعد وقوع ماجرای گذشتہ کے یعنی موقوف ملک سعید برکت کی تخت
سلطنت سی اور دمشق گرجستاں اوسکو — تمام امرار کبار کی جنکی مشورت سی یہہ صلح
ہوا تھا مثل بدرالدین بیسری شمسی — اور اتمش سعدی اور تکاتمش محری امیر سلاح
وغیرہ کی یہہ تجویز کی کہ بدرالدین سلامش ابن ملک الظاہر بیبرس کو بادشاہ بناؤ
چنانچہ اوسکو تخت پر بٹھلایا اور لقب اوسکا ملک عادل رکھا گیا عمر اوسکی اوس وقت
سات برس چند مہینے کے تھی اور اوسیکے نام کا خطبہ پڑھا گیا اور سکہ بھی اوسیکے نام کا
جاری ہوگیا ماہ ربیع الاول سنہ ۶۷۸ میں وہ تخت پر بیٹھا — اور امیر سیف الدین
قلاوون صالحی اتابک لشکر مقرر ہوا جب سلطنت میں وہ قرار پا چکا اتابک مذکور نے
امیر شمس الدین سنقر الاشقر کو طرف دمشق نائب سلطنت شام کا مقرر کر کے روانہ
کیا — جن ایام میں شمسی سعید برکت مذکور سی لشکری ہو گیا تھا جبھی اوسکی نائب
عزالدین ایدمر کو جو دمشق کی نیابت کرتا تھا پکڑ لیا تھا بعد امیر مذکور کے بدر ریاست
دمشق اقوش شمسی نائب سلطنت حلب میں ہوا وہ وہاں سی کوچ کر کے اوسی نے گما
اور مستولی ہوگیا اسی طرح یہ حال تھوڑے دنوں تک رہا

بیان سلطنت ملک منصور قلاوون صالحی کا

پہر جانا سنقر الاشقر کا طاعت سی

۳۵

اسی سال مین یعنی درمیان ۶۷۸ہ ہجری کی اتوار کے دن بائیسوین ماہ رجب کو سلطان ملک منصور قلاوون صالحی تخت سلطنت پر بعد خلع ہونی اوسکی لڑکی سلامش کی یعنی جب وہ معزول ہو گیا جلوس کیا — جب سلطان ملک منصور بادشاہ ہوا اوسنے عدل اور انصاف اور داد رسائی اور نیک بندوبست کرنا شروع کیا اور سلطنت کے تدبیر اچھی طرح سے کے

بیان پہر جانے سنقر الاشقر کا طاعت سی اور مستقل ہو جانا اوسکا سلطنت شام مین

اسی سال مین چوبیسوین تاریخ ماہ ذیقعدہ کو سنقر الاشقر نے دمشق کی سلطنت پر جلوس کیا اور سب امرا نے اور لشکریون نے جو اوسکے پاس دمشق مین تہے اوسکے لئی قسم کہائی اور ملک کامل شمس الدین سنقر اوسکا لقب مقرر ہوا —

اسی سال مین ملک سعید برکت ابن ملک ظاہر بیبرس درمیان کرجستان کے بعد پہنچنی اوسکے کے اوس جاسئے تہوڑی ہی عرصہ مین مرگیا اوسکے مرنے کا باعث یہہ ہوا کہ درمیان میدان کرک کے گیند بلا کہیل رہا تہا گہوڑا اوسکو کسی ٹیلی پر جہٹک کر پہیرتا سبب اوسکے صدمہ کے بخار چڑہ آیا چند روز بیمار پڑ کر فوت ہوا بعد مرنے کی جنازہ اوسکا طرف دمشق کی لیگئے اپنی باپ کی قبر مین دفن کیا گیا بعد وفات ملک سعید کی باتفاق جمیع اہل کرک نجم الدین خضر یعنی بہائی اوسکا بجائے اوسکے کرجستان مین مقیم ہوا اوسکا لقب ملک مسعود رکہا گیا

اب شروع ہوا ۶۷۹ہ ہجری

بیان شکست ہونی سنقر الاشقر کا

بیان شکست ہونی سنقر الاشقر کا

واضح ہو کہ اسی سال میں درمیان اٹھیسویں صفر کے سنقر الاشقر سے ملک کامل کی جو حاکم
شام کا تھا شکست کھائی حال اس شکست کا ہمراہ ملک منصور قلادون کی ملک
مصر سے ہمراہ علم الدین سنجر حلبی کے سلطنت کریکا دمشق میں بعد مقتول ہونے
مظفر کے پہنچیاں کر چکے ہیں لشکر مصری طیار کر کے روانہ کیا تھا اس لشکر کا سپہ سالار
عز الدین ایدمری ہے اور عز الدین ارم ہے یہہ لوگ بھی تھے جب وہ لشکر ملک
شام میں آیا سنقر الاشقر بھی شام کے لشکر لیکر دمشق کے باہر مقابلہ کی
واسطی آیا اٹھارہویں تاریخ ماہ صفر کو جانبین کا مقابلہ ہوا شام کے لشکر کو
جو سنقر الاشقر کے ہمراہ تھا شکست ہوئی مصر والوں نے سب اسباب اونکا
لوٹ لیا سلطان ملک منصور نے اوسکے غلام حسام الدین لاچین سلحدار کو قلعہ دمشق
کا نائب کیا بعد بھاگنے سنقر الاشقر کے حسام الدین لاچین مذکور اوسکی قید سے
چھوٹا ہے اسی طرح سے سنقر الاشقر کی ایک شخص مسمی سیرس کو جسکو جالق بھی کہتے
تھے قید میں کر رکھا تھا وہ بھی قید سے خلاص ہوا پیہ بعد وست کر کے حلبی کی سلطان
ملک منصور کو حال فتح کا لکھہ اور یہہ خوشخبری دیکر لکھا کہ میں لاچین منصور مذکور کو نائب
سلطنت شام کا مقرر کیا ہے اور سنقر الاشقر طرف رحبہ کے بھاگ گیا ابا
ان ہولاکو بادشاہ تاتار کو طمع ملک کی دی ہے عیسی مہنا کا جو بادشاہ
عرب کا تھا وہ بھی ہمراہ سنقر الاشقر کے ہو کر لڑا تھا اور سی ہے سنقر مذکور کی
ہمراہ ہو کر ابا مذکور کو یہہ حال لکھا تھا ہے بعد اس کے سنقر الاشقر رحبہ سی طرف
صہیون کی ماہ جمادی الاولی سنہ ہذا میں گیا اور سیر مستولی ہو گیا اور برزیہ ہے اور
بلاطنس ہے اور تیزر ہے اور بکاس ہے اور عکار ہے اور شیزر ہے اور جابیہ

شکست ہونی سنقر الاشقر کا

۶۳۷ اور فامیہ بہہ اپنی تحت مین کرلی بہہ سب بلاد مذکورہ سنقر الاشقر کی تحت حکومت ہوگئی
— اسی سال مین اقوش الشمسی نایب سلطنت حلب کا راہی ملک بقا ہوا اوسکی بعد مرتی
کی ملک منصور قلاودن نی شہر حلب پر علم الدین سنجر باشقردی کو نایب کیا —
اسی سال مین بہہ دہوم مچی ہتی کہ تاتاری لوگ مسلمانون کی شہر ومین لشکر لیکر آیا چاہتے
ہین — اور اسی سال سلطان ملک منصور قلاودن نے اپنی بیٹی ملک صالح علاء الدین
کو ولی عہد سلطنت کا مقرر کیا — اور اسی سال مین ملک منصور قلاود صالحی دیار مصر
سی طرف غزہ کی گیا تہا تاتاریون نی حلب مین پہنچکر خوب لیٹس مچاکر مراجعت کی
بعد اونکی جانی کی بادشاہ طرف مصر کی ماہ جمادالاخر مین درمیان اسی سنہ کی پہنچا —
اسی سال مین سیف الدین بلیان طباخی ایک غلام سلطان ملک منصور کے نی جو قلعہ اکراد
کا نائب تہا اسباب کی رخصت چاہی کہ اگر حکم ہو تو شہر مرقب کو جو فرنگیون کی پاس
ہی خوب لوٹون چنانچہ اوسکو حکم ہوگیا بلیان مذکور نی قلعجات اوس نواح کے
لشکرون کو جمع کرکے مرقب پر جا پڑا مرقب مین سی فرنگیون نے بہی مقابلہ کیا
جانبین مین لڑائی ہوئی آخرکار مسلمان بہت مقتول ہوئی اور ایک جماعت کثیر پکڑی گئے
— اسی سال مین درمیان شروع ماہ ذالحجہ کی سلطان ملک منصور قلاودن ملک مصر سی
نکلا اور مراجعت کرتا ہوا ملک شام مین آیا ابہی وہ سفر ہی مین تہا کہ سال تمام ہوچکا

اب شروع ہوا سنہ ۶۸۰ ہجری

اس سال مین بادشاہ ملک منصور اوجا مین تہا مدت تک وہان رہا پہر طرف بیسان کے
گیا وہان جاکر ایک جماعت شرفار کی گرفتار کرکے دمشق مین جاکر اون مقید یون مین
سی مثل کوندک — اور ایدغمش حلبی — اور بیبرس رشیدی وغیرہ کی قتل کئے

وقوع جنگ عظیم کا ہمراہ تاتاریون کی

۶۳۸ اور ایک لشکر سیسر کی طرف روانہ کیا یہہ شہر سنقر الاسقر کی پاس تہا اون دنوں میں کچھ رد و بدل ہونی لگی یہاں تک کہ بادشاہ اور سنقر الاستقر کی درمیاں خط و کتابت رہے — آخر کار بادشاہ ہولاکو بسبب مصلحت وقت کی کہ اون ایام میں تاتاریوں کی آنی کی بہی خبر گرم تہی صلح کرتے ہے صلح اسطور ہوی کہ شیزر بادشاہ کو دیدے اور شہر — اور لکاکس سنقر الاستقر کو پہر مل گئی کیونکہ یہہ دونوں موضع اوسی پاس ہو گئے تہے بادشاہ کی ہوا اون نی شیزر پر اپنا دست کر لیا شہر اور لکاکس پر سنقر الاسقر سے لعارہ فتح کا بحایا اسطور پر صلح ہوکر باہم قسم ہوگئی — اسی سال میں صلح درمیاں بادشاہ ملک منصور قلاوون اور ملک حصر ابن ملک ظاہر بیبرس حاکم کرکستان کی صلح ہوگئی

بیان وقوع جنگ عظیم کا ہمراہ تاتاریون کی حمص پر

واضح ہو کہ اسی سال یعنی سنہ ۶۸۰ ہجری میں درمیان ماہ رجب کی ایک بڑا مقابلہ درمیاں مسلمانوں اور تاتاریوں کی شہر حمص کے باہر ہوا تہا مگر اللہ تعالی نے مسلمانون کو بعد خوب ہلاک کے بہی کی فتح دی اس جنگ عظیم کا باعث یہہ تہا کہ اباس ہولاکو کی لوگوں کو جمع کرکی افواج کثیرہ ہمراہ لیکر ملک شام پر چڑہائی کی پہر ابغا مذکور اوسی علحدہ ہوکر لوٹتا ہوا رحبہ کی طرف چلا گیا اور تمام اپنی لشکر ملک شام کیطرف بہجدیا اوس لشکر پر سپہ سالار منکوتمر بیٹی اپنی بہائی کو مقرر کیا وہ حمص پر گیا — اور سلطان ملک منصور قلاوون صالحی بہی اپنی لشکر مسلمانوں کی لیکر دمشق سے حمص پر گیا — اور ایک ایلچی کے ہاتہ سنقر کی پاس لکہہ بہیجا کہ تم بہی میری کمک امداد لشکر اپنی بہیج کر دو بسبب اسکے کہ اون دونوں میں اس امر کی حلف ہوکر صلح اسی بات پر ہوگئی تہی — اسلئے سنقر الاستقر صہیون سے گیا — جب بادشاہ مذکور باہر حمص کی جاکر اوترا — اور ملک منصور حاکم حماۃ کا بہی آپہنچا

وقوع جنگ عظیم کا ہمراہ تاتاریون کی

اپنا لشکر لیکر وہ جا پڑا اور اوس سی سنقر الاشقر بہی ہمراہ اتمش سعدی اور الحاج ازدمر
— اور علم الدین زردکاری — اور ایک جماعت شرفاء کے وہان جا پہنچا اسوقت
سلطان نی اپنی لشکر کا میمنہ اور میسرہ مرتب کیا — داہنی طرف سردار ملک منصور
محمد حاکم حمات کا اپنا لشکر لیکر آراستہ ہوا اوسکی پیچھی بدر الدین بیسری — پہر
علاء الدین طیبرس وزیری — پہر ایبک الافرم پہر ایک فوج لشکر مصر کی —
اوسکے بعد لشکر شام کا سپہ سالار اونکا حسام الدین لاجین نائب سلطنت شام
اسی طور پر داہنی طرف کا میمنہ مقابلہ کو طیار ہوا اور میسرہ کا سردار سنقر الاشقر مع
اپنی امراء کے اوسکی بعد بدر الدین بیلبک ایدمری — پہر بدر الدین بکتاش امیر
سلحہ خانہ کا — میمنہ کی پیچھی جنگل کی جانب عرب کی لوگ — اور میسرہ کی بعد
جانب جنگل کی ترکمان تہی قلب لشکر پر حسام الدین طرنطای نائب سلطنت کا
اور جو امیر کہ اوسکے پیچھی منصوب کی گئی تہی یہہ لڑائی جمعرات کے روز چودہوین
رجب کو ہوئی جانبین کا مقابلہ چوتہی ساعت کی بعد اسی سالمین یعنی سنہ ۶۸۰ ہجری مین
ہوا — خداتعالے نی اپنی عنایت سی فتح مسلمانون کو جانب میمنہ اور قلب سی دی
جو تاتاری اونکے سامنی تہی اونکو شکست ہوئی اور بہاگے مسلمانون نی اونکو قتل
کرتی اور مارتی اونکا تعاقب کیا منکوتمر مذکور قلب لشکر مسلمانون کی مقابلہ پر
ہٹا بہاگا — اور میسرہ لوگ مسلمانون کی اپنی مقام چہوڑکر دمشق تک بہاگ
گئی تاتاری بہی اونکا پیچہا کرتے ہوئے حمص کی نیچی جا پہنچی وہان جاکر بازاریون
اور بہیر کی لوگون کو بہت قتل کیا جب اونکو خبر پہنچی کہ مسلمانون کی فتح ہوئے
اور ہمارا لشکر بہی بہاگ نکلا یہہ سنکر وہ بہی بہاگے اور اولٹے پیرون جان بچاتی
ہوئے جنگل کو چڑہ گئے اور مسلمانون نے اونکا تعاقب کرکے بہاگتون کو قتل
کیا اور مقید بہی کئی تاتاریون کی طرف سی اسی ہزار سوار تہی جنمین سی پچاس ہزار

وقوع جنگ عظیم کا ہمراہ تاتاریوں کی

۶۸۰ مغل — اور باقی جمع ہوئے مختلف قوموں سے کے مثل کرج اور ارمن اور عجم وغیرہ کی
— جب انتہائی جورجہ کا محاصرہ کئی ہوئی تہا یہہ خبر پائی کہ میری لشکر کو شکست ہوئی
اوسکا محاصرہ بہی چہوڑکر بہاگ گیا اور یہہ خبر فتح عظیم کی تمام بلاد اسلامیہ مین پہنچی
اس حین ہوگیا — سلطان ملک منصور قلاوون سے لشکر تمام کو انعام دیا اور اپنی
شہر حمات کی طرف مراجعت کی اور مستقر الاستقرا اپنی فوج لیکر حمص کو چلا آیا
لشکر حلب کا بہی چلا گیا اور سلطان بہی طرف دمشق کی مقیدین اور سرداروں کو
مراجعت کرگیا — اور اسی سال میں سلطان ملک منصور قلاوون نے طرف دیار
مصریہ کی موید ومنصور ہوکر مراجعت کی — اور اسی سال میں جب سلطان مذکور
اپنی دار السلطنت میں آگیا اوسوقت حاکم یمن مظفر شمس الدین یوسف بن عمر بن علی
بن رسول نے تحفہ بہیج کر امان مانگی بادشاہ نے اوسکا ہدیہ قبول کرکی امان دیسے
وہ تحفہ یہہ تہا — اگر — عنبر — چینی — نیزہ وغیرہ تہے اور فرمان امان
میں یہہ لکہدیا ہے کہ اس شخص کو اللہ اور اوسکا رسول محمد صلی اللہ امان دیسے
اور یہی بہی اپنی سلطان ملک مظفر شمس الدین یوسف بن عمر حاکم یمن کو معہ اوسکے
مال بچون اور اولاد کے امان دی جو کوئی دشمنی کریگا ہم اوسکی دشمن ہیں اور جو
اوسی سلوک کریگا ہم اوسی سلوک کرینگی اسطرحکی عبارت اوس فرمان امان کے
تہی — یہہ فرمان امان عشرہ اول ماہ رمضان سنہ ہذا مین دیا اور بادشاہ نے
بہی اوسکو تحفہ وتحایف لایق تاتاریون کے مثل گہوڑون وغیرہ کے دی اوسکے
قاصدون نے مکرم اور مسرور ہوکر مراجعت کی — اسی سال منکوتمر بن ہلاکو
بن طلو بن چنگیز خان درمیان جزیرہ ابن عمر کی بسبب رنج اور غم شکست ہونی کے
وفات پائی اوسکا مرنا بہی جملہ فتح عظیم سے تہا — اسی سال مین علاء الدین
عطا ملک بن محمد جوینی جو منشی بغداد کا تہا فوت ہوا اوسکو سلطان البانی

وفات پانی ابغا کا

ابغا نی نظر بند کیا تہا اور یہہ تہمت اوسپر لگا کر کہ مسلمانون سی بہت خلط ملط رکہتا ہے ۶۸۱
گرفتار کیا اور سب مال اوسکا لوٹ لیا یہہ شخص بڑا فاضل اور امیر آدمی تہا اوسکی اشعار
بہت اچہی ہین بعد اوسکے مرنے کی بہانجا اوسکا ہارون بن محمد جوینی والی بغداد ہوا
اوسنی عراق عجم مین وفات پائی ہتی

اب شروع ہوا سنہ ۶۸۱ ہجری

اس سال مین سلطان نی اپنی غلام شمس الدین قراسنقر کو حلب کی سلطنت کا نائب
اپنا مقرر کرکی روانہ کیا وہ وہان جاکر راج کرنے لگا

بیان وفات پانے ابغا کا

اسی سال مین درمیان ماہ محرم کے ابغا بن ہولاکو بن چنگیزخان بادشاہ تاتار نی وفات
پائی کہتی ہین کہ اوسکو زہر دیا تہا وہ درمیان شہر ہمدان کے فوت ہوا ستر۱۷ برس
کچہہ اوپر اوسنی سلطنت کی اپنی پیچہی دو بیٹی ایک ارغون دوسرا کنخو اوسنی چہوڑے
جب وہ مرگیا اوسکے بعد بہائی اوسکا احمد بن ہلاکو تخت پر بیٹہا اس احمد کا نام
نیک دار تہا اسنی تخت پر بیٹہتی ہی دین اسلام کو رونق دی اور نام اپنا سلطان احمد
مقرر کیا — اسی سال مین ایلچی احمد بن ہولاکو بادشاہ تاتار ند کور کے پاس سلطان
ملک منصور قلاوون کے آی ہتی بڑا قاصد اونمین سی شیخ المتفنن قطب الدین محمود
شیرازی تہا وہ ان ایام مین قاضی سیواس کا تہا بادشاہ اوسی احتراز کرتا تہا
کوی شخص اوس سی ملنی نہ پاتا تہا غرض یہہ ہے کہ وہ رسولی سطی آیا تہا کہ سلطان

وفات پانی ابغا کا

۶۴۲ کو اطلاع اس امر کی موجاوے کہ سلطان احمد نے مسلمانی اختیار کی اور وہ درمیان
مسلمانوں اور تاتاریوں کے اب طالب صلح ہے مگر کچھ انتظام اس امر کا ہوا اور اسکا ایلچی
جواب صاف لیکر واپس چلا گیا — اسی سال میں منکوتمر بن طغان بن باطو بن دوشی خان
بن چنگیز خان بادشاہ ترکستان نے ملا دستمالیہ میں وفات پائی بعد اسکی بھائی اوسکا
تدان منکو بن طغان بن باطو بن دوشی خان بن چنگیز خان تخت پر بیٹھا وہ درمیان دارالسلطنت
سرائے کی جو کہ بادشاہان تاتار کے دار الحکومت تھی تخت پر بیٹھا بعض کہتے ہیں کہ یہہ
سنہ میں بیٹھا تھا اسی سال میں ملک صالح علاء الدین علی بن سلطان ملک منصور
قلاوون نے سیف الدین بکیہ کی بیٹی سی نکاح کیا — پھر اوسکے بھائی ملک اشرف
نے اوسکی زوجہ کی دوسری بہن سی اپنا نکاح کیا — لڑکیہ مذکور شہر اسکندریہ میں
قید تھا جب سلطان نے اسباب کا ارادہ کیا اوسکو قید سی مخلصی دیکر اوسکے
ساتھہ سلوک کیا اور اپنی دونوں بیٹوں کا اوسکے دونوں بیٹوں سی ایک کا بھی اوسکے
کی نکاح پڑہوا دیا — اسی سال میں قاضی فاضل محقق شمس الدین احمد بن محمد
بن ابی بکر بن خلکان برمکی نی وفات پائی یہہ شخص فاضل اور عالم کامل تھا مصر
اور شام کی قضا اوسکو مفوض تھی اوسنے بہت اچھی کتابیں تصنیف کیں ہیں جیساکہ
وفیات اعیان علم تاریخ وغیرہ میں بیہ الیس اوسکے جمعرات کی روز بعد نماز
عصر کی گیارہویں تاریخ ربیع الآخر سنہ ۶۸۱ ہجری میں درمیان شہر اربل کی مدرسہ
سلطان مظفر الدین حاکم اربل سکے میں ہوئی تھی یہہ حال بیہ الیس اوسکی کا اوسکی
تاریخ میں سی ربیب کی بیان میں سی بیس نقل کیا ہے حرف بحرف راویں ہے

اب شروع ہوا سنہ ۶۸۲ ہجری

درمیان اوایل اس سال کی ملک منصور محمد حاکم حمات کا ہمراہ ملک افضل علی کے

وفات پانی ابغا کا

۶۸۳ کے سلطان ملک منصور قلاؤن کی خدمت مین مصر کی شہرون مین حاضر ہوا تہا بادشاہ نی
اوس حاکم حمات مذکور کی اعزاز واکرام اور احسان مین بہت زیادتی کی گھوڑی مین اوسکو
اوتارا اور سوار کیا سناجق سلطانیہ اور جبابر اور گدی پر بٹہلایا اور پوچہا کہ آپ
کس طرح تشریف لائے — ملک منصور نے عرض کی کہ میری حاجت یہہ ہے کہ ملک
منصور جو میرا لقب ہے اوسکو حضور بدل کر اور خطاب عنایت کرین کیونکہ جس صورت
مین یہہ لقب حضور کا ہوا اب مجکو زیبا نہین ہی بادشاہ نی جواب دیا کہ یہہ لقب مینی تمکو
بسبب محبت اور جنسیم عنایت کی دیا ہے اگر کوئی اور لقب سوا اسکے آپکی لایق
مین پاتا بیشک آپکو وہ لقب دیتا جو خطاب بسبب محبت کی صادر ہو گیا اب اوسکو الٹکر
بدل نہین سکتا بعد ازان لشکر مصری لیکر بادشاہ اوس خلیج کے کہدوائی کو گیا جو جیرہ
کے پاس ہی حاکم حمات بہی اوسکی خدمت مین حاضر ہوا وہان بادشاہ نی خلعت اوسکو
دیا معزز اور مکرم ہوکر بادشاہ سلطانی سی انعامات پاکر رخصت ہوا — اسی سال مین
سلطان ملک صالح علاء الدین علی بن السلطان نے عباسیہ کی طرف جاکر برنج کو تبادلہ
سی شکار کیا اور ملک منصور محمد حاکم حمات کے پاس بہیجا اوسنے قبول کرکی بسبب اس
امر کی سرور و فرح خاطر ظاہر کرکے عوض اوسکے تحفہ گران بہا روانہ کیا — اور اوسی
سال مین ارغون بن ابغا نے خراسان مین اپنی چچا تکدار مسمی احمد سلطان پر خروج کرکے
گیا اور لڑا ارغون کو شکست ہوئی اور احمد نی اوسکو پکڑ لیا ہرچند کہ بیگمون نے اوسکی
چہوڑدینی کی لئی اور پہر خراسان پر بحال کرنے کی درخواست کی مگر پذیرا نہوئی مگر مغل چونکہ
بسبب مسلمان ہوجانے احمد مذکور کی اور بباعث اس امر کے کہ وہ مغلون کو بسبب کفر
کے الزام لگاتا تہا بہت ناراض ہو رہی تہی سبہی متفق ہوکر جس مقام مین کہ ارغون
مقید تہا جاکر اوسکو قید سی باہر نکالا اور الناق نایب احمد کو جو اس مقام پر نیابت
کرتا تہا قتل کیا پہر ارودو پر مغلون نے چڑہائی کی سلطان احمد کو جب یہہ خبر پہنچی کہ مجرا

وفات مانی انجاکا

۶۴۴ میں وہ سوار ہوکر بہاگ گیا مگر مغلوں نے اوسکی جستجو کرکی ڈہونڈکر اوسکو قتل کیا عجب
اوسکو مار چکی اوسوقت ارغون بن اباقا بن ہولاکو بن طلوس جنگیز خان کو بادشاہ بنایا
یہہ واقعہ ماہ جمادالاولی سنہ مذکور میں واقع ہوا — اسی سال میں ارغون مذکور کی
اوس لڑکی سلطان روم کو قتل کیا جسکے باپ کو رواباہ لی قتل کرکے اوس لڑکی کو بچایا
اور اوسکی بادشاہ بنایا تہا جیساکہ اوپر بیان ہوچکا ہے درمیان سنہ ۶۶۹ ہجری کی اس لڑکے کا
کا نام غیاث الدین کیخسرو بن رکن الدین قلیچ ارسلان بن کیخسرو بن قلیچ ارسلان تہا اوسکو
قتل کرکی سلطنت روم مسعود بن عزالدین کیکاوس کی سپرد کی یہہ مسعود وہ شخص ہے جو اسکو
بادشاہ ماارسی ڈرکر بہرآئی سی بہاگ گیا تہا اور باپ اوسکا عزالدین کیکاوس وہ
ہے جو ہمراہ لشکری حاکم قسطنطنیہ کے لڑا تہا جیساکہ اوپر درمیان سنہ ۶۶۳ ہجری کی بیان
ہوچکا مسعود مذکور کی نام پر سلطنت روم کی سنہ ۷۰۸ ہجری تک رہی یہہ مسعود بن کیکاوس
بن کیخسرو بن کیقباد بن کیخسرو بن قلیچ ارسلان بن مسعود بن قلیچ ارسلان بن قطلومش قوم
سلجوقیہ سی جو بلاد روم میں رہے تہی کہتی ہیں کہ مسعود مذکور بہت قرضدار اور تنگ ہوکر
بالکل فقیر ہوگیا تہا جب قرضداروں کو دینی کو کچھہ نہوا اور مطالبہ قرض خواہوں نے اوسپر
بہت کیا عاجز ہوکر زہر کہاکر مرگیا — اسی سال میں سلطان ارغون نے سعدالدولہ یہودی کو
جوکہ ایک دلال شہر موصل کے بازار کا تہا تمام بلاد تتر کا حاکم کردیا اور اوسکی بہت
تعظیم اور تکریم ہونے لگی — اور اسی سال میں سلطان ارغون نے اپنی دو بیٹوں قازان
— اور خربندا کو خراسان میں مقرر کرکے اونکا وزیر اتابک ایک امیر کبیر کو جو اوسکے
یاروں میں سی مسمی نوروز تہا مقرر کیا — اسی سال میں لشکری حاکم قسطنطنیہ کا جسکا نام
میخائیل تہا فوت ہوا اور پیچھے اوسکے بیٹا اوسکا اندرونیکوس بجائے اوسکی مقرر ہوا لقب
اوسکا دوقس رکہا گیا — اسی سال میں حکام قلعہ کخالی فراسقر نائب سلطنت حلب کو
نکالکر قلعہ کخنا بادشاہ مصر کے سپرد کیا جو اشقر نے لشکر روانہ کرکے اپنا بندوبست کرلیا

ذکر وفات پانی ملک منصور کا

کرلیا بادشاہ نے اوس قلعہ مین اپنی نایب مقرر کرکی خوب مضبوط اوسکو کرلیا یہہ قلعہ ۱۴۵۵
بہت نافع مسلمانون کی حقمین ہوا — اسی سالمین درمیان ماہ رجب کی بادشاہ طرف
دمشق کی گیا مصر سی ماہ جمادالاول کو چلا تہا — اسی سال مین ایک بڑے رود درمیان
دمشق کی عشرہ اول شعبان مین آئے تہی اون ایام مین سلطان ملک منصور قلادون
دمشق ہی مین تہا بسبب اوس رود کی تمام عمارات ڈہی گیئن اور درخت جڑ سی
اوکہڑ گئی اور خلق کثیر ڈوب کر ہلاک ہوئی اور وہ لشکر جو اوسکی جوانب مین پڑا تہا
اوسمین سی گہوڑی اور اونٹ اور خیمی بیشمار بہہ گئے بعد اوس رود کی آنی کی بادشاہ
مصر کی شہرون کی طرف مراجعت کرکی چلا آیا اٹہارہ مین تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکو
قلعۃ الجبل کی پاس پہنچا

اب شروع ہوا سنہ ۶۸۳ ہجری

اسی سال مین سلطان ملک منصور قلاؤن پہر دمشق مین گیا اور ملک منصور حاکم حمات
کا بہی اوسکی خدمت مین حاضر ہوا بعد قیام چند روزہ کی اپنی اپنی مقراور دارالسلطنت
کر دونون نے مراجعت کی

بیان وفات پانی ملک منصور حاکم حمات کا

واضح ہو کہ اسی سال مین درمیان ماہ شوال کی سلطان ملک منصور ناصرالدین
ابوالمعالی احمد بن ملک المظفر محمود بن ملک منصور محمد بن ملک المظفر عمر بن شاہنشاہ
بن ایوب حاکم حمات نے انتقال کیا اوسکو اوائل ماہ شعبان مین بعد عود و مراجعت

ذکر وفات ثانی ملک منصور کا

٦٢٦ ہجری کی دمشق سے بیماری شروع ہوئی بیماری یہہ تھی بخار صفراوی تھا مگر رگوں میں
بیٹھ گیا تھا کچھہ افاقہ بھی ہوگیا تھا لیکن بعد افاقہ کے طبیبوں نے یہہ صلاح دی کہ آپ
حمام کیجیے جب اوسنے حمام کیا پھر اوس بیماری نے عود کیا ہرچند دمشق کی طبیب واسطے
معالجہ کی بھی اوسکی خدمت میں حاضر ہوئے کچھہ فائدہ نہوا ملکہ ذات الجنب بھی ہوگیا
موافق اوسکی مزاج کی حکیم لوگ علاج کرتی تھی لیکن ہرگز فایدہ نہوا اوسی اثنی مرض
میں سب غلاموں کو آزاد کردیا تھا اور توبہ ہر ایک فعل سے توبۂ نصوحا کی اور ایک
خط سلطان ملک منصور قلاؤن کی نام اس مضمون کا لکھا کہ میرے بعد ملک مظفر محمود میرا
بیٹا تخت نشین ہو مرض اوسکا ہر روز ترقی پر تھا یہا تک کہ گیارہویں شوال سنہ ٦٨٣
ہجری کی صبح کو انتقال پایا پیدایش اوسکی پانچویں گھڑی میں جمعرات کے روز دوسری
ربیع الاول سنہ ٦٣٢ ہجری کو ہوئی تھی اس حساب سے عمر اوسکے اکیاون برس چھہ مہینے
چودہ روز کی ہوئے حمات کی سلطنت ہفتہ کی روز آٹھویں جمادالاول سنہ ٦٤٢ کو
جس روز کہ اوسکا والد ملک مظفر محمود فوت ہوا اوسکو پہنچی تھی اس حساب سے
اوسنے اکتالیس برس پانچ مہینے چار روز حکومت کی بڑی امید اوسکی یہہ تھی کہ میں اوس
نامہ کا جواب جو بادشاہ کو میں لکھا ہے سن لوں کہ بادشاہ کیا اوسکا جواب میرے بیٹے
ملک مظفر محمود کی تخت نشینی کی بابت میں لکھتا ہی لیکن وہ امید نہ برآئی کیونکہ قبل آنے
جواب کی وہ مرگیا وہ نامہ اپنی غلام سنقر اسرجوری کی ہاتہہ اوسنے بھیجا مرنے سے چھہ روز
کے بعد وہ جواب لیکر آیا بادشاہ نے اوس نامہ کا جواب یہہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
غلام قلاوون عزت دی اللہ مددگار دین مقام ملندمیری مولی بادشاہ ملک منصور
ناصری کو اور جیتا رہیو اسلام میں نہ گم کریں اوسکو تلواریں اور قلم بچاوی اللہ اوسکو
مرض سے اور پہرجا تو اوسکی بیمار پرسیوں واسطے اور جیتا رہیو رنج بیماری کا جب خط
اسی بولنے کا نیں پڑہا اوسمیں تجاوز کرنا بیماری کا حد سے پایا قریب تہا کہ دل پہٹ

ذکر وفات پانی ملک منصور کا

بہت جادسی اور رجحان لسبب آتش غم کی ہلاک ہو امید الہسی یہہ ہی کہ اپنی لطف اور کرم ۶۴۷
سی صحت دی ین دونو ہاتھ پیار کر دعاصحت کی مانگتا ہون الہسی امید ہی کہ شفا جلد
حاصل ہو اور خداتعالی میرے مولی کی اجل ین بہت دن بڑہادی عمر طویل عطا کری اور
وہ جو لکھا تہا کہ میرا بیٹا میری پیچھی بموجب رعایت حقوق اور عہود جانبین کے مقرر ہو
وہ عہد میرے نزدیک ملحوظ ہین محبت کی پاسداری کو مین بہول نہین گیا ہون آپ سب
طرح سی خاطر جمع رکہین عہد قدیم ہمیشہ کو جاری رہی گا ـــ یہہ خلاصہ اوس خط
کے مضمون کا ہے ترجمہ لفظی مینی نہین کیا م جب خط آیا اوسکی پڑہنی کی واسطی ملک
افضل اور ملک مظفر ـــ اور علم الدین سنجر معروف بابوخرص یہہ سب جمع ہوئی اوسکو
پڑہ کر بہت خوش ہوئے ـــ ملک منصور محمد مذکور بادشاہ حمات کا تیز ذہن ذکی
خوبصورت بادشاہ تہا بادشاہان ترکستان اوسکی بہت خاطر کرتے رہتی تہی ـــ
اور حلیم و بردبار اس رتبہ کا تہا کہ بری الفاظ بہی سنکر چپ ہو رہتا تہا کبہی اوسکی کبہی
دالی کو فضیحت نہ کرتا تہا چنانچہ ایک حکایت مجکو اوسکی یاد آئی ہی وہ یہہ ہی کہ ملک
ظاہر بیبرس جن ایام مین درمیان حمات کی آیا ایک مکان مین جسکو ہمارے زمانہ مین
دار المبارز کہتی ہین فرد کش ہوا اوسکے پاس باشندگان حمات فریادی ملک منصور
کے گئی ملک ظاہر نی اپنی گہر کی دار وغہ سیف الدین بلبان کو حکم دیا کہ یہہ سب قصی
جور رعایا بیان کرتی ہی دربار مین نہ پہروان کو ایک رومال مین لپیٹ کر ملک منصور بادشاہ
حمات کی پاس بہیجدو ـــ دار وغہ نے موافق اوسکی فرمانی کی تعمیل کی اور آپ وہ
سب شکوہ رعایا کی ملک منصور کی خدمت مین لیکر حاضر ہوا اور بیان کیا کہ قسم ہے
خدا کی بادشاہ نی ایک بہی اونمین کی شکایت نہین سنی سب عرضیان جمع کر کے
یکی پاس روانہ کر دی ہین ملک منصور نی بادشاہ ملک ظاہر کے حقمین بہت دعائین
ین اور دار وغہ مذکور کو خلعت دیا اور یہہ کہا کہ اگر ان عرضیون کو مین خود دیکہون گا

ذکر بادشاہ ہونی ملک مظفر کا حماۃ پر

۶۲۸ تو شاید بعضی وہ کلمات بہی میری نظر میں آویں کی جو غیر مناسب ہوں اور پہر شاید اون
عوض کرنیوالوں پر محکور رنج ہو کر غصہ آوی اسی بہتر یہہ ہی کہ بدون دیکہی اون کو جلادو
فوراً آگ منگوا کر اونکو جلا دیا تاکہ کسی کی شکایت نہ دیکہوں مراجعہ کرنی والوں پر طبیب
کو غیر ہو اس جیسی باتیں اوسکی بہت ہیں

بیان بادشاہ ہونی ملک مظفر کا حماۃ پر

جب ملک منصور سلطان اعظم قلاوون کو یہہ خبر پہنچی کہ ملک منصور صاحب حماۃ نی وفات
پائی اوسکے بیٹی ملک مظفر محمود ابن ملک منصور محمد کو دار السلطنت حماۃ کی تخت پر بٹہلایا
اور اوسکو اور اوسکی چچا ملک افضل اور اوسکی اولاد کی واسطی خلعت بہیجی اور فرمان
اوسکی نام پر آئی اور ملک مظفر کو اسباب میں خط پروانہ کا وہ خلعت بہی بہیجی بہی اور مصنف
کتاب ہذا اس بادشاہ کی اولاد میں سے ہے اور وہ خط جو بادشاہ کی طرف سے آیا تہا
اوسکی عبارت کا خلاصہ یہہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم مملوک قلاوون عز نصرہ والقرب وری
اوسکو اللہ تعالی مقام عالی کی مولا میرا سلطان ملک مظفر کو عزت دی اللہ تقوی سے
اور دور کرے اوسی لباس خوف کا پہنا دی اور اوسکو حلی نیکی سے جو حکمت دار ہوں لوگوں کے
آنکہوں میں سے بہیجتی ہیں ہم مجلس سامی میں جمال الدین اقوش موصلی حاجب کو اوسکی ہمراہ
عنوس خاص جو مدلی والی علم کے ہیں اور دستی ویسی والی چہرہ خوبصورت کیا ہیں روانہ
کئی ہیں اور آپکی بہی کی پوشاک بہی اوسکی ہمراہ بہیجی ہی اور آپکی بہائیوں کی واسطی
بہی روانہ کی ہی جیسا کہ چاند ستاروں میں روشن ہوتا ہے یہہ خط سولہویں شوال ۶۸۳ھ
کو لکہا ہے اسمیں ہم اور کاروں کے واسطی بہانسی یہہ ارادہ کیا گیا تہا کہ علم الدین سنجر ابو
الحرص حموی کو بادشاہ کی خدمت میں روانہ کرنا چاہئی چنانچہ وہ گیا راہ میں سنجر مذکور کی

بیان پہنی لباس شاہانہ اور بیٹھنی گدی سلطنت پر ملک مظفر کا

٦٤٩ مذکور سی جمال الدین خلعت لئی ہوئی اوسی ملاقی ہوا سنجر مذکور اولٹا چلا آیا مناسب نجانکر
بادشاہ کی خدمت بہیجا مناسب جانا چنانچہ جب وہ دربار مین گیا اوسنی بیان کیا کہ مین
شام مین آیا ہون ملک مظفر کی طرف سی بادشاہ نی جواب دیا کہ جو اوسکی دلمین تہا
اوسی زیادہ ہمنی اوسکی ساتہہ سلوک کیا ہی یہہ جواب لیکر علم الدین سنجر ابوخرص حمات
کو چلا آیا اور یہہ آکر جواب دیا

اب شروع ہوا ٦٨٤ سنہ ہجری

بیان پہنی لباس شاہانہ اور بیٹھنی گدی سلطنت پر ملک مظفر کا

اسی سال مین درمیان ماہ صفر کی سلطان ملک مظفر محمود حاکم حمات کا دمشق کیطرف
سوار ہوا بات یہہ ہی کہ سلطان ملک منصور قلاودن اس سال سکے آخر ماہ محرم مین
بہت لشکر لیکر دمشق محروسہ مین آیا تہا اسلئی ملک مظفر حاکم حمات کا ہمراہ اپنی چچا
ملک افضل کے دمشق مین گیا بادشاہ نے ادن دونون کا بہت اکرام کیا تیسری روز
اوسکی پہنچنی کی بعد بادشاہ نی لسبب تقلید شہر حمات — اور معرہ — اور بارین سکے
تشریف اوسکو مرحمت کی از تشریف سرخ اطلس کو کہتی ہین جسکی اوپر سونی کے نقش
نگار کئی ہوئی ہون اور سنجاب اور دایرہ قندس اور قبا اطلس زردکی اور تمام
امرار بادشاہی اور سپہ سالاران لشکر آکر حاضر ہوئے ہمراہ اوسکے اوس موضع سی
کہ جس مقام مین وہ فروکش تہا یعنی دار حافظیہ سی جو باب الفرادیس کی اندر دمشق
مین ایک گہر تہا قلعہ تک پہنچانی کو حاضر ہوئے تمام امرار اوسکی خدمت مین ہمراہ اوسکی
بادشاہ تک گئی اور ملک مظفر بادشاہ کی پاس جب گیا بادشاہ نے بہت اکرام
اوسکا کرکی اپنی پاس بٹہلایا اور بہت خاطرداری کی اور فرمایا کہ تو میری بیٹی کی برابر ہے

ذکر فتح ہونی مرقب کا

۶۵ ملک ملک صالح سے زیادہ میری نزدیک معزز اور عزیز ہی اسی شہر دن میں حاکم ان مبارک لڑائی کی واسطے سامان کرکو کہ ہم جاندار مبارک سے ہو کوئی ایسا مقام نہیں ہے کہ جہاں تمہاری حاضر ہوں کی برکت سے فتح نہ ہوی ہو گویا فتح تمہارے ساتھ ہی بعد اوس ملک مظفر ہمراہ اپنی چچا ملک افضل کے حماۃ میں آیا دونوں نی لڑائی کا سامان طیار کیا اسی طرح سے لشکر حموی کا بھی طیار ہو گیا دوسری دفعہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ

بیان فتح ہونی مرقب کا

اسی سال میں سلطان ملک منصور سیف الدین قلاوون نے دمشق میں کمیت اوپر مصر اور شامیہ کی فتح کیا قلعہ مرقب کا محاصرہ اول ربیع الاول سنہ ۶۸۴ میں کیا یہ قلعہ نہایت بلند اور مضبوط تہا کسی بادشاہ نے بادشاہان ماضیہ سے یہی جو آگے گذر گئی ہیں اسکی فتح کا ارادہ نہ کیا تہا جب لشکر کی ہر جانب سے اوسکا محاصرہ کیا اوسکو سنگ ہراول نے اوس میں نقب لگانی شروع کی اور چند روز میں چھوٹی بڑی اوس پر کہڑی کر گئیں —
مولف کتاب ہذا کہتا ہے کہ میں بھی اس قلعہ کی محاصرہ میں موجود تہا اور ان ایام میں میری عمر بارہ برس کی تھی یہہ پہلی پہل لڑائی میں نے دیکھی ہے میں بھی اپنی باپ کی ہمراہ وہاں موجود تہا جب قلعہ والوں نے دیکھا کہ نقب چاردیواری کی نیچے لگائی گئی سب نی امان مانگی بادشاہ نی سبب اس خیال کی کہ اگر اوسکو مسمار کرکے زور شمشیر فتح کیا تو پہر ایسی عمارت پر بہت کچھہ صرف ہوگا اور ایسی عمارت طیار نہ ہوگی وہاں کے باشندوں کو امن دے اور حکم دیا کہ سب باشندے یہاں کی جو اپنا اسباب و مال اوٹھا سکیں لیکر نکل جائیں قلعہ کو خالی کر دیں مگر ہتیار اور حرب کے اوزار کوئی ہرگز نہ لیوے یاد رہے بعد اوس سناجق سلطانی قلعہ مرقب پر چڑہ گئے آٹھہ بجی جمعہ کے روز

ذکر پیدا ہونی سلطان الاعظم ملک ناصر الدنیا والدین محمد

روز زا بنسویں ربیع الاول سنہ ہذا کو یعنی ۶۸۴ھ میں فتح ہوا — یہہ روز بڑا بہاری دن ہوا اور
رات اوردن یکساں اوس روز ہوگئیں تہیں گویا رات نے دن کو محو کر ڈالا تہا بموجب
حکم بادشاہ کی اہل مرقب اپنا اسباب لیکر الگ ہوگئی جب بادشاہ نے اپنا قبضہ کرلیا
وہاں بند وبست کرکے دطاہ کی طرف جو کنارہ پر دریا کے واقع ہے کوچ کیا وہاں جاکر
مقام مروج پر جو قریب اوس موضع کے ہی جسکو برج القریق کہتے ہیں مقام کیا بعد ازاں
بادشاہ نی کوچ کرکے قلعہ اکراد پر ڈیرا کیا — پہر وہاں سی بہی کوچ کرکی بحیرہ حمص پر
ڈیرا کیا پہر بحیرہ قدس پر —

بیان پیدا ہونی سلطان الاعظم ملک ناصر الدنیا والدین محمد بن السلطان الملک المنصور سیف الدنیا والدین قلاؤن وصالحی کا

واضح ہو کہ اسی سال میں مولانا سلطان اعظم مذکور زوجہ بادشاہ کی پیٹ سی جو بنت
سکنای ابن قراجین بن جغان تہے پیدا ہوا سکنای مذکور یعنی والد اس بیگم کا ہم
اپنی بہائی قرمشی کی بلاد مصر میں ایام حکومت ظاہریہ میں درمیان ۶۷۵ھ ہجری کے
ہمراہ بیجار رومی کے آیا تہا جب وہ مرگیا اوسکے بیٹی سی بادشاہ مذکور نی بولایت
اوس بیگم کے چچا یعنی قرمشی کی نکاح اپنا کرلیا تہا اوسکے پیٹ سی یہہ لڑکا جب
پیدا ہوا اوسکے خوشخبریاں بادشاہ کی پاس پہنچی وہ بحیرہ حمص پر محاصرہ کئی ہوئی
پڑا ہوا تہا اوسکو دوگنا سرور اور دو چند خوشی حاصل ہوئی — اسی سال میں بادشاہ
نے مصر کو مراجعت فرمائی اور ملک مظفر کو بروقت کوچ فرمانے کی حمص سی
زیادہ حمات کو مراجعت کر آیا

اب شروع ہوا سنہ ۶۸۵ ہجری

بیان فتح ہونی صیہون کا

۶۵۲ اسی سال مین بادشاہ کی بڑا بہادر لشکر ہمراہ نایب حسام الدین طرنطای منصوری کے روانہ کرکے حکم دیا کہ کرکسی گرد وہ وہاں گیا اور محاصرہ کیا مگر مدد ون لقب لڑائی کے و بستہرہا تہہ آگیا اور سپاہ بادشاہ کی طرف سی مسمی مذکور ایک نایب مقرر کرکے انکی ہمراہ بیسدر دیا گرجستان کو لیتا ہوا او لٹا آیا اور مین ایک جمال الدین حضرت اور بدر الدین سلامش بیہ دو دوسٹے ملک ظاہر بیبرس کی ہی تہی بادشاہ نی اون پر بڑا اور اکرام کرکے احسان کیا اور اس دی مدت تک بادشاہ کی پاس وہ دونوں رہی سترا ان بادشاہ کو کوئی امر ناگوار اونکا منکر رنج ہوا اور دونوں کو قید کیا آہ دونوں تا زدہ بادشاہ کی قید میں مقید رہے بعد اوسکے مرنے کی قسطنطنیہ کو چلے گئی تب اسی سال میں بادشاہ عکہ کی طرف خروج کیا پہر گرجستان کو گیا ماہ شعبان میں وہاں پہنچ کر بند و بست اوسپاہ کا کر کی عاشہ ارسوف کی طرف مراجعت کی وہاں مدت تک ٹہر کر مصر کو مراجعت کی اسی سال میں رکن الدین الحاجی حاجب نی وفات پائی

اب شروع ہوا ۶۸۶ ہجری

بیان فتح ہونی صیہون کا

واضح ہو کہ سلطان مذکور نی ایک لشکر بہادر ہمراہ نایب سلطنت اپنی کی یعنی حسام الدین طرنطای کی ساتھ لشکر مصر اور شام کا اسی سال میں کرکی قلعہ صیہون پر روانہ کیا وہاں توپین لگا کر ماستدگان قلعہ کا دم بند کیا اوس قلعہ کی امیر شمس الدین سنقر الاشقر نے وہ قلعہ امان لیکر دیدیا حسام الدین نے بہی اوسکی واسطی حلف کر لی تہی اس لئے وہ قلعہ کی بہی اوتر آیا اور ماہ ربیع الاول میں ہد اوکو قلعہ مذکور حسام الدین مذکور سکے حوالہ کیا حسام نے بند و بست قرار واقعی کیا اور سنقر الاشقر کی بہی بہت مدارات سکے

بیان سلطنت ملک المنصور سیف الدنیا والدین کا

مدارات کی — بعد ازان حسام الدین طرنطای لاذقیہ پر گیا وہان فرنگیون نی ایک ۶۵۳
ایک برج اسطرح پر بنایا تہا کہ ہرچہار طرف سی اوسکو دریا محیط تہا حسام الدین سنے
ایک راہ اوسکی جو پتہرون کی بنی ہوئی تہی ڈہونڈ کر نکالی سوار ہوکر پانی مین گیا اوس برج
کا محاصرہ کیا امن دیکر وہ برج بہی لے لیا مگر افسوس کر اوسکو ڈہوا دیا بعد ازان مصر کو
آیا اور ہمراہ اوسکی سنقر الاشقر تہا جب قلعہ جبل کے قریب پہنچا سلطان ملک منصور
قلاوون سوار ہوا راہ مین اپنی غلام حسام الدین طرنطای اور سنقر الاشقر سی ملاقات
کرکی بہت خوش ہوا اور سنقر کو امان دی یہہ سنقر مذکور بادشاہ کی خدمت مین معزز
اور مکرم تا وفات بادشاہ کی رہا پہانتک کہ بعد مرنے بادشاہ کی اوسکا بیٹا ملک اشرف
تخت پر بیٹہا پہر جو حال سنقر کا گذرا وہ بہی انشاء اللہ تعالے بیان کرونگا —
اسی سال مین تدان سکوتمر بن طغان بن باطو بن دوشی خان بن چنگیز خان بادشاہ
تاتار نے تخت چہوڑ کر بلاد شمالیہ مین آکر زہد اور تقوی اور فقیری اختیار کی اور یہہ
کہا کہ میری بہتیجی تلابغا بن منکوتمر بن طغان مذکور کو تخت پر بٹہلا دو چنانچہ اوسکے بعد
تلابغا بن مذکور تخت پر بیٹہا — اسی سال مین سلطان ملک منصور نے ہمراہ علم الدین
سنجر مسروری کے جو کہ معروف خیاط ہے اور وہ قاہرہ پر متولی تہا طرف نوبہ کے
روانہ کیا اوسنی وہان جاکر جہاد کیا اور مال غنیمت بہت لیکر مراجعت کی اسی سال مین
بدر الدین بیلبک ایدمری نے وفات پائی

اب شروع ہوا سنہ ۶۸۷ ہجری

اس سال مین ملک صالح علاء الدین علی بن سلطان ملک منصور سیف الدین قلاوون سنے
وفات پائی اسی لڑکے کو اپنا ولیعہد حین حیات اپنی مین بادشاہ نے کردیا تہا

بیان فتح ہونی طرابلس کا

۴۵۴ بادشاہ کو اوسکے مرنے سی بہت رنج ہوا تہا اوسکو بیماری ذوسنطاریا سکے تہی ملک صالح نے ایک بیٹا مسمی موسی بن علی اپنے پیچہے چہوڑا

اب شروع ہوا سنہ ۶۸۸ ہجری

سال فتح ہونی طرابلس کا

اسی سال میں اول ماہ ربیع الاخر میں طرابلس شام فتح ہوئی صورت اسکی یہہ ہے کہ بادشاہ منصور سلطان مصر کے ماہ محرم سنہ ۶۸۸ میں نکلکر شام میں گیا وہاں سی لشکر شام کا بہی ہمراہ لیکر شہر طرابلس پر ڈیرا کیا جمعہ کے روز شروع ربیع الاول سنہ ۶۸۸ کو اوس شہر پر پہنچا تہا اکثر جانب اس شہر کے سمندر ہی ایک جانب شرقی جو بہت تنگ ہے وہ جنگل سی پیوستہ ہی اودہر کو لڑائی کی کوئی صورت نہیں ہو سکی بادشاہ نی وہاں اوترتے ہی بڑی چہوٹی توپیں لگا دیں اور محاصرہ اوسکا کر لیا اور بہت لڑائی ہوئے آخر منگل کے روز چوتہی تاریخ ربیع الاخر کو فتح بزور شمشیر کیا اور اس شہر میں بطور یلغار لشکر گہس گیا باشندہ وہاں کی بہاگ بہاگ کر شہر مینا میں چلی گئی تہوڑی باشندی جو کشتیوں میں سوار ہو گئی تہے وہ بچ گئی اور اکثر ماری گئی اور اونکی مال بچی سب مسلمانوں کی ہاتہہ آئی اس شہر میں سی مال غنیمت بہت ہاتہہ لگا تہا اس شہر کا محاصرہ ہی میں نی اپنی آنکہوں سی دیکہا ہی میں اپنی والد ماجد ملک افضل کے ہمراہ اوس لڑائی میں حاضر تہا جب مسلمان طرابلس کی باشندوں کو قتل کر چکی اور اونکو لوٹ چکی اوسوقت بادشاہ نی حکم دیا کہ اوسکو توڑکر مسمار کر دو چنانچہ اوسکو ڈہاکر زمین کے برابر کر دیا اوس سمندر میں قریب طرابلس کی ایک جزیرہ تہا اوسمیں ایک کنیسہ تہا بنام کنیسہ سنطاس اوسکے درمیان اور طرابلس کی درمیان المنا تہا جب مسلمانوں نے طرابلس فتح کی اوسوقت حاکم کنیسہ کا

بیان وفات پانے سلطان ملک المنصور کا

کیئے کا جسمین ایک خلق کثیر فرنگستان کے اور عورتین فرنگیون کے تہین بہاگ کر جزیرہ مین چلا ۲۵۵
گیا اہل اسلام کے لشکر ہے پہر اک گہوڑون پر سوار ہوکر دریا مین گہوڑون کو ڈالکر
جزیرہ مین پہنچے جسکو وہان پایا اوسکو بہی قتل کیا مگر مردون کو مارا اور عورتون کو اور
بچون کو پکڑ لیا مصنف کتاب ہذا کہتا ہے کہ جب مسلمان اوس جزیرہ کو لوٹ چکے
اوسوقت ایک کشتی مین سوار ہوکر مین اوسکی سیر کو گیا وہان جاکر یہہ حال دیکہا
کہ تمام جزیرہ مردون کی لاشون سے بہرا ہوا پڑا ہے کسی جا بسبب بدبو اور عفونت کے
کہڑا نہین ہوا جاتا ــ بعد فتح طرابلس اور سماکری اوس شہر کے بادشاہ نے مصر کی طرف
مراجعت کی اور حاکم حمات کو سند لیاقت دی وہ بہی اپنے شہر کی طرف چلے آئے
فرنگیون نے طرابلس درمیان سنہ ۵۰۳ ہجری کی گیارہوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو لے لیا تہے
اوایل سنہ ہذا تک یعنی سنہ ۶۸۸ ہجری تک اونکے قبضہ مین تہے اس حساب سے طرابلس
فرنگیون کی قبضہ مین ایکسو پچاسی ۱۸۵ برس اور چند مہینے رہی ــ اسی سال مین قیلای خان
بن طلا بن چنگیز خان بادشاہ تاتار کا ورچین فوت ہوا یہہ بڑا خان اور حاکم دار السلطنت
چنگیز خان کا تہا مدت تک اوسنے بادشاہت کی بعد اوسکے مرنے کی بیٹا اوسکا تیمور
تخت پر بیٹہا

اب شروع ہوا سنہ ۶۸۹ ہجری

بیان وفات سلطان ملک المنصور سیف الدنیا والدین قلاوون صالحی کا

اسی سال مین چہٹی تاریخ ماہ ذیقعدہ کو ملک منصور مذکور نے وفات پائی بیان اوسکے
وفات کا یہہ ہے کہ وہ مصر کی شہرون سے بہت لشکر لیکر بارادہ جنگ و فتح قلعہ
عکا کی گیا تہا جب مسجد التبن کے پاس گیا وہان عشرہ اخیر ماہ شوال مین اوسکو بیمارے
ہوئی یہہ بیماری اوس مکان مذکور کے دہلیز مین گہستے ہی شروع ہوئی اور روز بروز زیادہ

بیان فتح ہونی عکا کا

۶۵۶ سی سوتی گئی یہاں تک کہ ہفتہ کی روز چھٹی تاریخ ماہ ذیقعدہ کو دہلیز میں وفات پائی اوسکی مدد
سلطنت بائیسویں ماہ رجب سنہ ۶۷۸ ہجری کو جلوس کیا تہا قریب گیارہ برس کی تہی چند
روز کے سلطنت کی اپنی یہی دو بیٹے چھوڑی ایک ملک اشرف صلاح الدین خلیل دوسرا
سلطان اعظم ملک الناصر ناصر الدنیا والدین محمد سلطان ملک منصور نہایت نامدار بادشاہ
مہیب شکل حلیم کم گو بزرگ کبیر العفو شجاع آدمی تہا اوسکی بہت بڑی فتحیں کیں ہیں
مثل مرقب اور طرابلس کے جو آج تک کسی بادشاہ نے مثل صلاح الدین وغیرہ کے اوسکی
تعرض کا ارادہ بسبب مضبوط ہونے کے نہیں کیا اور شہر حمص پر تاتاریوں کے لشکر کو
شکست اوسنے دی وہ لوگ باوجودیکہ بہت ہی تھے یہہ مختصر اوسکے اوصاف کی متحمل نہیں ہو سکتی

بیان سلطنت کرنی اوسکی بیٹی ملک اشرف کا

بعد وفات سلطان کے بیٹا اوسکا ملک اشرف صلاح الدین خلیل بیٹا سلطان ملک منصور
قلاون مذکور کا ساتویں تاریخ ذیقعدہ سنہ مذکور کو اوس صبح کو جس صبح کو اوسکا والد فوت
ہوا تخت پر بیٹھا جب سلطان ملک اشرف سلطنت میں بیٹھ چکا حسام الدین طرنطای سے
نائب سلطنت کو روز جمعہ بارہویں ماہ ذیقعدہ کو گرفتار کیا اخیر وقت میں اوسکی یہہ قیدی
اور نیابت سلطنت کی بدر الدین بیدرا کو مفوض کی اور وزارت شمس الدین محمد بن سلعوس
کو مرحمت کی

اب شروع ہوا سنہ ۶۹۰ ہجری

بیان فتح ہونی عکا کا

اسی سال میں درمیان ماہ جمادی الاخر کی قلعہ عکا فتح ہوا اوسکے فتح ہونی کا سبب یہہ تہا

بیان فتح ہونی قلعہ عکا کا

۶۵۷ سبب یہہ تہا کہ سلطان ملک اشرف افواج مصر لیکر طرف قلعہ عکا کی گیا اور لشکر شام کو
بہی لکہہ بہیجا کہ تم بہی اپنی منجنیق لیکر حاضر ہو چنانچہ ملک مظفر حاکم حمات کا اور چچا اوسکا
ملک افضل اور تمام لشکر حمات کا ہمراہ اوسکی قلعہ اکراد تک پہنچا وہان جاکر ہمنی
منصوری فلاخنین لین وہ منجنیقین ایک سو بیلون پر لدی ہوئی تہین جب وہ لشکر حموی مین
آئین اسکو تقسیم کی گئین میرے ہاتہہ بہی ایک بیل فلاخنون کا ہاتہہ آیا تہا کیونکہ اون ایام
مین مین امیر دہائی کا تہا آخر فصل سرما مین ہمنی کوچ کیا تہا اور اتفاق سی مینہہ برستا
تہا اور اولے بہی پڑتی تہی یہہ حال قلعہ اکراد سی دمشق تک رہا چنانچہ اسی سبب سی ہمکو بہت
تکلیف ہوئی کیونکہ بسبب بارانی برف اور اولون کے بیل بہی مرگیا اور قلعہ اکراد سی قلعہ
عکا تک ایک مہینہ مین پہنچی واقع مین یہہ راہ گہوڑی کی آٹہہ روز کی تہی مگر بسبب بیل کے
رفتار کی بہت دیر مین پہنچی اسی طرح پر سلطان ملک اشرف نے ہر چہار طرف سی
فلاخنین بڑی و چہوٹی سب جمع کروائین ایسی فلاخنین کبہی جمع نہین ہوئین — یہہ لشکر اہل
اسلام کا اوایل ماہ جماد الاول سنہ ہذا مین اس قلعہ پر پہنچا تہا اور بڑے بہاری لڑائی
ہوئے فرنگیون نی بہی اکثر دروازہ اوس موضع کی ندینہ کے سب کہلی رکہے کہلی بندون لڑتی
تہی اور لشکر حمویون کا میمنہ کی سر پر موافق اپنی عادت کی موجود تہا اسلئے ہم طرف دریا کی
سمندر کی کنارہ پر تہی قلعہ عکا کی جب ہم سامنی ہوتی تہی تو وہ سمندر ہماری دہنی طرف
تہا ہماری طرف جہاز چہپر دن کے مڑہی ہوئی مقابلہ پر دریا کی راہ سی آئے اور تیر اور تیر
برسانی لگے ہماری جانب سامنی کے سی شہر کی طرف سی لڑائی ہورہی تہی اور دہنی طرف
سی دریا مین لوگ لڑتی تہی — پہر مخالفین بسلطۃ لائی اوسمین فلاخنین بہرے
ہوئی تہین وہ ہماری اوپر پتہر چلاتے تہی اور ہماری خیمون پر دریا کی طرف سی تیر برستی تہی

منجنیق بکسر میم معنی فلاخن بزرگ کی ہی جو ایک لکڑی کہڑی کرکے اوسپر لگا کر دشمنون کی طرف
پہینکا کرتی تہی وہ معرب ہی من چہ نیک کا

بیان فتح ہونے قلعہ عکا کا

۶۵۸ اسلیے ہم بہت تنگ ہو رہی تہی اتفاق سے ایک روز آندہی ایسی سخت آئی کہ جہاز اولٹ
گیا اور وہ غلام جو وہاں کہڑے کیے گئے تہے وہ بہی ٹوٹکر دریا برد ہوئے یہہ اور نہ کہڑی
کئی گئے اسی اثنا حصار میں فرنگیوں نے رات کو نکل کر حملہ کیا چاہا کہ یہہ کیہ بہاگ سکے
اور فرنگی خیموں تک آ پہنچے لشکر نے چار طرف سے فرنگیوں کو جا گہیرا اوسوقت شہر کی
طرف بہاگے لشکر تمام نے چند فرنگیوں کو قتل کیا جب صبح ہوئی ملک مظفر حاکم حماۃ نے
اون فرنگیوں مقتولین کی سر کاٹ کر جن سواروں نے اونکو مارا تہا اونکی گہوڑوں کے
گلو میں سر اولٹکے لٹکا کر سلطان ملک اشرف کی خدمت میں حاضر کیے اور لشکر نے بہاگ
عکا کے باشندوں کو قتل کیا کہ آخر بتاریخ روز جمعہ سترہویں جمادی الاخر کو زور شمشیر فتح
کیا جب مسلمان وہاں جا گہسے فرنگیوں نے اپنے جہاز طیار کرکے دریا کی راہ لی اوس شہر میں
چند برج بہت بلند برابر قلعوں کے تہے بہت فرنگی اندر میں گہس کر جا چہپے تہے مسلمان
مارتے لوٹتے اون برجوں کے گرد گئے بادشاہ کی جانب سے حکم دیا کہ جتنے لوگ برجوں
میں موجود ہیں سب باہر نکل کر چلے آویں کوئی اندر نہ رہے جب سب باہر نکل آئے حکم دیا
کہ انکو قتل کرو اونکو عکا کی گرد لیجا کر سب کی گردن کاٹ ڈالیں بعد اوسکے عکا کو ڈہاکر
پست و نابود کر دیا کوئی آباد نہیں اوسکا ۔ چہوڑ ا سدان کر دیا یہہ عجائب اتفاق سے
ہے کہ فرنگیوں نے شہر عکا صلاح الدین سے بروز جمعہ سترہویں جمادی الاخر ۵۸۷ ہجری کو
چہین کر حلب کر لیا تہا جب فرنگیوں کے وہ شہر قبضہ میں آیا تہا اونہوں نے وہاں کے
مسلمانوں کو قتل کیا تہا اللہ تعالے کی علم میں پہلے سے تہا کہ یہہ شہر اس سال میں فتح
ہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ بروز جمعہ سترہویں جمادی الاخر کو سلطان ملک اشرف
صلاح الدین کی اولاد نے فتح کیا اور اسی طرح سے فرنگیوں سے وہ چہین آیا بعد اوسکے اونکو
قتل کیا گویا اوسکی فتوح مثل اوس روز کے فتح کی ہوئی جس روز فرنگی قابض
ہوئے تہے اسیر اسطے اوسکا لقب سلطانیں رکہا گیا

بیان فتح ہونی چند شہرون اور قلعونکا

بیان فتح ہونی چند شہرون اور قلعون کا

پوشیدہ نرہے کہ بعد فتح ہونی شہر عکا کی اللہ تعالی نی فرنگیون کی دلمین جو کنارہ شام مین
رہتے تہی ایسا رعب قایم کیا کہ اونہون نے شہر صیدا اور شہر بیروت بہی خالی کردیا
ان دونون شہرون کو ایک شخص مسمی شجاعی نے آخر ماہ رجب مین اپنا قبضہ کرلیا —
اسی طرح سی باشندہ شہر صور کے بہی بہاگ گئی بادشاہ نی ایک آدمی بہیج کر اپنا
قبضہ کرلیا — پہر عثلیث نی ماہ شعبان مین اوسکو لی لیا — پہر انطرطوس نی پانچوین
شعبان کو اپنا قبضہ کیا یہہ سب واردات اور تسلط اسی سال یعنے سنہ ٦٩٠ ہجری مین گذرا
اس بادشاہ کو سعادت اور نیک بختی اور اقبال نے وہ ہاتہہ دیا تہا کہ اور کسی بادشاہ کو
ایسی فتوحات عظیمہ بدون لڑائی اور رنج و تعب کی نہین ہوئی مگر افسوس کہ اس بادشاہ نے
سب شہر فتح کرکے ویران کرڈالے ان فتوحات عظیمہ کے سبب وہ شہر اہل اسلام کے
جو کنارہ دریا کی واقع ہہے تہے سب معمور ہوگئی اور تمام سواحل شام کے فرنگیون سی پاک
ہوگئی کیونکہ وہ لوگ ایسی مسلط ہو رہی تہی کہ قریب تہا کہ وہ مصر لی لیتی اور ملک دمشق و شام
وغیرہ پر اپنا قبضہ کرلیتی جب ان فتوحات سی بادشاہ نے فراغت پائی دمشق مین جاکر
مدت تک قیام کیا پہر دیار مصریہ کی طرف مراجعت کی اسی سال مین درمیان مصر کے
داخل ہوا — اسی سال مین جب بادشاہ شہر عکا کا محاصرہ کئی ہوئی پڑا تہا علم الدین
سنجر حموی نے جسکو ابو خرص کہتے ہین اوسنی حسام الدین نایب سلطنت دمشق سے
چغل خوری کچہہ بادشاہ سی کی حسام الدین لاجین کو جب خبر ہوگئی اوسنی بہاگنی کا
ارادہ کیا بادشاہ کو اسکی خبر ہوگئی فوراً اوسکو اور ابو خرص کو بہی بادشاہ نی گرفتار
کیا اور دونون کو بیڑیان پہنا کر مقید کیا — اسی سال مین علم الدین سنجر شجاعی عہدہ
نیابت سلطنت شام پر بجاے علم الدین لاجین کی مقرر ہوا — اسی سال مین درمیان

بیان فتح ہونی قلعہ روم کا

۶۶ ۱۵ ربیع الاول کو ارغون بادشاہ تاتار ابن اباقا ابن ہولاکو ابن طلوس چنگیز خان کی وفات
ہائی مدت سلطنت اوسکی قریب برس کی تھی اوسکی مرنی کی بعد بھائی اوسکا کیختو ابن
اباقا تخت نشین ہوا ارغون نی دو بیٹی چھوڑے ایک قازان ــ دوسرا خربندا وہ
دونوں خراسان میں تھی ــ کیختو نی تخت پر بیٹھکر بہت فسق اور فجور اور لواطت شروع
کی مغلوں کی بیٹوں کی ساتھ اغلام کیا کرتا تھا اسلئی تمام مغلوں کی نیت بگڑ گئی اور
اوس سی دشمنی رکھنی لگی ــ اسی سال میں تلابغا بن منکوتمر بن طغان بن باطو بن دوشی
خان بن چنگیز خان مقتول ہوا اوسکو نغیہ نے قتل کیا تھا اسکی سلطنت کا حال دریان
سنہ ۶۸۶ ہجری کی ہم بیان کرچکی ہیں ــ اوسکے بعد طقطغا بن منکوتمر بن طغان بھائی
تلابغا مذکور کا تخت پر بیٹھا ــ نغیہ نی بھی طقطغا کی اوسکی ساتھ مرتب کی تھیں وہ
لڑکیاں یہہ نام رکھتی تھیں جرلک ــ جرای ــ بغا ــ مدان ــ اور دریان
اوائل اسی سال یعنی سنہ ۶۹ ہجری کی قلعہ حلب کی عمارت پوری ہوگئی تھی اسکی عمارت
قراسنقر نے ایام سلطان ملک منصور کے میں شروع کی تھی ملک اشرف کی وقت میں
طیار ہوئی اسلئی اوسکا نام اوسپر لکھا گیا اس قلعہ کو ہولاکو نے ویران کیا تھا جب
کہ وہ دریان سنہ ۳۳ کی بانفر پیش مستولی ہوا اوسوقت اوجاڑ دیا تھا

اب شروع ہوا سنہ ۶۹۱ ہجری

بیان فتح ہونی قلعہ روم کا

اسی سال میں سلطان ملک اشرف نے ملک مصر سی طرف شام کی جاکر لشکر مصر اور
شام کا جمع کیا ــ اور ملک مظفر محمود اور اوسکی چچا ملک افضل نی اوسکی خدمت
میں جاکر درمیان دمشق کی ملاقات کرکے حمات میں آئی اور بادشاہ کی ضیافت کی

بیان فتح ہونی روم کا

ضیافت کی طیاری کر کی تدبیر اقامت اور پیشکش اور استقبال کی کی اس عرصہ مین بادشاہ ۶۶۱
بہی حمات کی شمال کی جانب آکر نزدیک ساقیہ سلیمہ کی اوترا ملک مظفر نے ایک بڑا
خیمہ میدان مین لایق بادشاہون کی کہڑا کیا اور گہوڑی کی آگے جامہ بیش قیمت بچہائے
یہانتک کہ بادشاہ ملک مظفر کی گہر مین آیا وہان بہی ملک مظفر نی بادشاہ کے
گہوڑی کی سامنی بیش قیمت کپڑون کا دور تک بچہونا کیا اور بادشاہ آکر بیٹہا پہر حمام
مین داخل ہوا پہر نکل کر جانب عاصی کی بیٹہا پہر طیارہ کی طرف گیا جو کہ طیارہ حمر کی
مشہور ہی وہان بیٹہا پہر حمات سی کوچ کیا حاکم حمات اور اوسکا چچا بادشاہ
کی خدمت مین مشہد تک گئے پہر وہان سی طرف حمام اور زرفار کی جو جنگل مین ہے
جاکر شکار کہیلا — بہت سی حمار وحشی — اور ہرن شکار کئے اور لشکر سیدہی راہ
حلب مین جا پہنچا پہر بادشاہ بہی حلب مین جاکر قلعہ روم کی مہم پر چڑہ گیا عشرہ اول
ماہ جمادی الاخر سنہ ہذا مین پہنچا یہہ قلعہ جانب فرات کی نہایت مضبوط واقع تہا
اوسکی اوپر بادشاہ نی فلاخن کہڑی کین یہہ حصار بہی مینی بچشم خود دیکہا ہی اس
لڑائی مین حمویون کا لشکر ایک پہاڑ کے اوپر جو شرق کو تہا پڑا تہا وہ پہاڑ قلعہ سی
ایسا اونچا تہا کہ سب حال قلعہ والون کا ہمکو دکہلائی دیتا تہا چنانچہ قلعہ کی باشندون
کو چلتی پہرتی لڑتی ہوئی ہم سب دیکہتی تہی جب اونکو بہت تنگ کیا اور مدت تک
محاصرہ ہو چکا ہفتہ کے روز گیارہوین تاریخ ماہ رجب سنہ ہذا کو فتح ہوا وہان کے
رہنیوالی قتل ہوئی اور بال بچی اونکی گرفتار آئی سگرکینا غیکوس بادشاہ ارمنیون
کے جو اوس قلعہ مین رہتا تہا مع اون لوگون کے جو اوسکے ہمراہ بہاگ کر ہو سکے ا
قلہ مین جاکر پناہ لی حمویون کے منجنیق چونکہ پہاڑ کی سر پر قلعہ کی اوپر لگے ہوئی
تہی اسلئے بادشاہ نی حاکم حمات کی نام اس مضمون کا فرمان بہیجا کہ فلاخنین مسمار کرنی
شروع کر جب ہمنی فلاخن کا چلہ ورسلی پہنکنی پہتر کے چہٹا بہی انشاء الله گان

بیان فتح ہونی روم کا

۶۶۲ قلعہ کی جو بادشاہ کی ساتھ قلعہ میں جا چھپی تھی پناہ چاہی بادشاہ نی حکم دیا کہ اگر تم
سب مقید ہونا چاہو تو امن دیجائیگی والا مقتول ہیں انہوں نے منظور کیا چنانچہ کیتاغیکوس
معہ اپنی ہمراہیوں کے قلعہ قلعہ سے پکڑا گیا اسکو ایک جیل میں قید کیا پھر بادشاہ نے
علم الدین سنجر شجاعی کو حکم دیا کہ قلعہ کی مرمت کرو جہاں سے ٹوٹا پھوٹا ویران ہوا ہو
مرمت کر کے مضبوط کرو شجاعی نے اسکی تعمیر بہت اچھی طرح پر نہایت مضبوطی کے
ساتھ کی اور بادشاہ حلب کو مراجعت کر گیا پھر وہاں سے طرف حمات کی آیا ملک مظفر
اسکی خدمت میں صبح و شام قایم رہا بعد ازاں بادشاہ نے دمشق میں جا کر ماہ رمضان
کے روزہ رکھی اور بجا لائے عید کی بعد فراغت عید کی مصر کو مراجعت کی — اسی سال میں
حسام الدین لاجین جو کہ ایک نایب بادشاہ کا شام میں تھا بروقت پہنچی بادشاہ
کے مراجعت روم سے کرکے دمشق میں بھاگ گیا اس حسام الدین مذکور کو بادشاہ نے
محاصرہ عکا میں قید کیا تھا اسی سال کے اوایل میں یعنی سنہ ۶۹۱ ہجری میں رہائی دی تھی
چنانچہ وہ قلعہ روم تک بادشاہ کی ساتھ رہا پھر وہاں سے بروقت مراجعت کی بھی
دمشق تک آیا جب وہاں پہنچا بادشاہ سے بیزار ہو کر عرب کی طرف بھاگ گیا مگر لوگوں
نے بھی اسکو جانے نہ دیا پکڑ کر بادشاہ کی خدمت میں حاضر کیا بادشاہ نے قلعہ الجبل میں
جو دیار مصر میں واقع ہے پھر قید کیا — اسی سال میں بادشاہ نے عز الدین ایبک
حموی کو دمشق کا نائب مقرر کیا اور علم الدین سنجر شجاعی کو معزول کیا — اسی
سال میں بروقت مراجعت کرنے بادشاہ کی قلعہ روم سے طرف حلب کی قراسنقر
منصوری کو نیابت سلطنت حلب سے معزول کر کی اپنی ہمراہ اسکو لے لیا اور بجائے
اسکی سیف الدین بلبان کو جو کہ معروف بنام طباخی ہے حلب کا نائب کیا یہ
شخص نائب فتوحات تھا قلعہ اکراد میں رہا کرتا تھا وہاں سے اسکو معزول کر کی بجائے
قراسنقر کی نائب سلطنت حلب کا کر دیا اور فتوحات کا والی طغرل ایغانی کو بجائی

بجای طباخی کی کیا مگر بعد ایک مدت کی اوسکو بہی معزول کرکی بجای اوسکی عزالدین ایبک خزندار منصوری کو بحال فرمایا — اسی سال مین جب بادشاہ مصر مین پہنچا شمس الدین قراسنقر الاشقر — اور جرمک کو پکڑا اور طقصو کو دمشق سسی پکڑکر لایا تہا یہہ آخری حال ان لوگون کا تہا

اب شروع ہوا سنہ ٦٩٢ ہجری

بیان بلوانی حاکم حمات اور چچا اوسکی کا قاصد بہیجکر طرف مصر کی پہر جانا اونکا ہمراہ بادشاہ ملک اشرف کی طرف شام کی اور اولاد علیی کو گرفتار کرنا

اسی سال مین درمیان ماہ جمادالاول کی بادشاہ ملک اشرف نی قاصد بہیجکر ملک مظفر محمود صاحب حمات اور اوسکے چچا ملک افضل علے کو دیار مصر کی طرف بلوایا وہ دونو حمات سسی راہی ہوئی مگر دلمین اونکے یہہ خوف تہا کہ کبہی قاصد کی زبانی ہمکو نہین بلوایا خدا جانی کیا بادشاہ کا ارادہ ہی آٹہوین روز قلعہ الجبل مین وہ پہنچی جب بادشاہ کے پاس گئی تحفہ وتحایف درنعامات پائی اور حکم شاہی ہوا کہ قلعہ الجبل مین حمام کرو بعد فراغت غسل کے ملبوس خاص جو کہ اونکی شایان تہا مرحمت ہوا چند روز ٹہیرکر بادشاہ نے طرف کرک کی سواری بحرون کے سفر کیا اور لشکر براہ راست دمشق کو روانہ کردیا حاکم حمات اور اوسکے چچا کو بہی اپنی ساتہہ سوار کیا اونکو جو اسباب سواری اور باربرداری اور غلام خدمت گزاری کے واسطے چاہیئے تہی سب دئی کیونکہ وہ حالت تجرد مین خالی ہاتہہ قاصد کی ساتہہ

بیان جانی لشکروں کا طرف حلب کی

۶۶۴ چلی گئی تھی اوسکی واسطی کہانی بیسی اور سب اسباب کا بند دست کر دیا اسکی لئی وہ
دونوں ہمراہ اوسکی طرف کرک کی گئی اونہوں سے جو پیشکش بادشاہ کی واسطی
منگوائی تھی مقام برکت زیرا پر جا پہنچا دو مدد بادشاہ کی گذران کر مورد انعام و الطاف
شاہانہ کی ہوئی اور بادشاہ دمشق میں داخل ہوا پہر واسطی شکار کہیلنی کی جنگل کی راہ
سوار ہو کر قلس پر پہنچا ہے ایک موضع شہر حمص کی پاس واقع ہی جاسب شرق کو
وہاں بروں جلال بسر پایا کہ اسی اثنا میں ہتاں عیسی امیر عرب اور دو بہائی اوسکی
محمد اور افضل سب اور بیٹا اوسکا موسی بن مہنا حاضر ہوئی بادشاہ سے اون سبکو گرفتار
کرکے مصر کو روانہ کئی وہاں قلعہ جبل میں مقید ہوئے بعد ازاں بادشاہ قصب کی پاس
جب پہنچا اوسکی حاکم حماۃ کو سند لاقت اور جوشی کی مرحمت کرکے اوسکو
رخصت کیا چنانچہ بادشاہ حماۃ اپنی ملک کو مرحمت کر آیا اور چچا اوسکا ملک افضل
سب تفکر اور تشویش کے اوسکی رہا کیونکہ بادشاہ جب کیسیل آ در اوسکی مضافات
میں تہا اوسوقت بادشاہ لی ملک افضل مذکور یعنی میری والد کو سند دی تہی اسلئے
اونہوں لی میری ہمراہ پیشکش دوسری تحفہ بادشاہ کی خدمت میں روانہ کی اور وہ
جو نکہ بہت شدت سی بیمار تہی خود حاضر نہ ہوسکی میں وہ بعد بادشاہ کے لیکر گیا اون
ایام میں بادشاہ قصب ہی پر اوترا ہوا تہا بادشاہ نے منظور کیا اور کوچ کر کی مصر کو
مرحمت کی ماہ رجب سنہ مذکور میں وہاں جا کر پہنچا

بیان جانی لشکروں کا طرف حلب کی

واضح ہو کہ اسی سال میں بعد پہنچنی بادشاہ کی طرف مصر کی کچھہ لشکر مصر کا حمص پر پڑا
ہوا تہا بادشاہ کی طرف سی صاحب حماۃ اور چچا اوسکی ملک افضل اور لشکر کے

بیان جانی ملک افضل کا طرف دمشق کی

اور لشکر کی نام یہہ حکم آیا کہ حلب پر جا کر ڈیرا کرو کیونکہ اوسجا ئی دشمن کا خوف ٦٦٥
بہت تہا چنانچہ لشکر روان گیا اور ملک مظفر محمود اور چچا اوسکا ملک افضل ہمراہ
لشکر ہونی کی ہوکر جمعہ کے روز پچیسوین شعبان سنہ ہذا کو حمات سی جا کر حلب مین
منگل کی روز انتیسوین شعبان سنہ ہذا کو مطابق چوتہی تاریخ ماہ آب کی پہنچا اوترا کیا

بیان جانے ملک افضل کا طرف دمشق کی اور وفات پانا اوسی جا پر

اسی سال مین درمیان ماہ ذیقعدہ کی میری والد ملک افضل نور الدین علی بیٹا ملک
مظفر محمود بن ملک منصور محمد بن ملک مظفر تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب
حلب سی طرف دمشق کی گئی اوسجا ئی اوایل ماہ ذوالحجہ سنہ ٦٩٢ ہجری مین وفات پائی
پیدایش اونکی آخر سنہ ٦٣٥ ہجری مین ہوئی ـــ واضح ہو کہ سبب جانی ملک افضل
کا طرف دمشق کی یہہ ہے کہ وہ اور ملک مظفر ہمراہ بادشاہ کے جب چہرون پر
سوار ہوکر مصر سی طرف کرک کی اوایل سنہ ہذا مین جیسا بیان سابق کی گئی اوس وقت
بادشاہ علیحدہ ہوکر واسطی شکار کے نکلا اور دستور بادشاہ کا یہہ تہا کہ جمعیت مردمان
لشکر وغیرہ کے جاو کے ساتھہ نہ نکلا کرتا تہا چند مصاحب اپنی خواص مین سی لیکر
چلا جاتا تہا اور ملک افضل میری والد بہی بادشاہ کی خواصونمین تہی اتنی محبت بلکہ
اوسکی بہتیجا یعنی حاکم حمات سی بہی بادشاہ کو نہی غرضیکہ اون ایام مین میری والد نے
بادشاہ کو چیتون اور ہرنون وغیرہ کی شکار کے واسطی ترغیب دلوائی تہی بادشاہ نی
یہہ کہا تہا کہ اسے علاء الدین کبہی تو دیار مصر مین ہماری ساتہہ شکار کہیلنی مین شریک
نہین ہوا کرتا باوجود اسکی کہ مجکو سبب اس کی جو تجہسی ہوگیا ہی کمال اشتیاق رہا
کرتا ہے ملک افضل نی زمین کو بوسہ دیکر عرض کی کہ در بیان رسم شکار کے بندہ

فصل ہونا ملک اشرف کا

۶۶۲ حاضر ہوگئے — جب ملک مظفر حاکم حماۃ کا اور اسکا چچا ملک افضل طرف حلب کی
گئے اور وہاں جاکر ٹہری اور تتار کی اوایل ذیقعدہ میں یعنی جب ماہ تشرین تمام
ہوا اور تنکار کا وقت آیا بادشاہ کا وہاں ملک افضل کی طلب کا آنا اوسمیں لکہا تہا
کہ اولاد ستریہ پر جو دیار مصر میں ہیں کسی آکر بلوا اسلئے ملک افضل کی حلب سے ماہ
ذیقعدہ میں سے تہا کوچ کیا کسی شخص کو اپنی اولاد میں سے بہی ساتہہ نہ لیا ہم تین آدمی حلب
میں تہے ایک میں دوسرا ہماری چچا کا بیٹا ملک مظفر حاکم حماۃ تیسری میرے والد
ملک افضل والد میری تو تہا دمشق کو گئے ہم دو حلب میں رہ گئے اتفاقاً سے اثناء
راہ میں بیمار ہو گئے دمشق تک پہنچتے پہنچتے بیماری کی بہت زور پکڑا یہاں تک دمشق میں
داخل ہوکر فصد لی اس فصد کی پیچہے بہت ضعف ہو گیا اور مرض بڑہا یہاں تک ربیع الاول
کو وفات پائی بعد وفات پانی کی اونکا جنازہ حماۃ میں آیا وہاں مدفون ہوئے
جب ہمکو خبر پہنچی بہت رنج ہوا ہم حلب میں تہے اوسجگہ ماتم اونکا کیا ملک مظفر
نے ہمکو گلی سے لگایا اور بہت میری تسلی وتشفی کی اور مجہ پر بہت احسان کیا — اسی
سال میں بادشاہ نے بدر الدین بیسری کو جو قید خانہ میں تیرہ ۱۳ برس سے تہا رہائی
دی — اور حسام الدین لاجین منصوری نایب شام کا جو مقید تہا وہ بہی چہوٹ
گیا — اسی سال میں طرف حماۃ کی ہمنی مراجعت کی میرے چچا زاد بہائی
ملک مظفر کی طبلخانہ کی سرداری ہمکو رحمت کی اور چالیس سوار میری ساتہ متعین ہوئے

اب شروع سنہ ۶۹۳ ہجری

بیان مقتول ہونی سلطان ملک اشرف کا

اسی سال میں درمیان اوایل ماہ محرم کی ملک اشرف صلاح الدین خلیل بن

قتل ہونا بیدرا کا

۶۹۳ھ بن سلطان ملک منصور قلاوون مقتول ہوا سبب اوسکی مقتول ہونیکا یہہ ہی کہ بادشاہ مذکور نی قلعہ جبل سی بارادہ شکار کہیلنی کے تروجہ پر حسب ڈیرا کرکی چند خواص اپنی ہمراہ لیکر حسب عادت شکار کہیلنی کو گیا اوسکے باپ کی غلامون نی اوسی وقت پاکر چڑہائی کی وہ یہہ لوگ تہی — بیدرا نایب سلطنت — اور لاجین جسکو بادشاہ نے نیابت سلطنت دمشق سی معزول کرکی کئی دفعہ قید کیا تہا — اور قراسنقر جسکو نیابت حلب سی موقوف کیا تہا اونکی ہمراہ بہادور سردار نوبہ کا اور ایک جماعت امرا کی بہی ہمراہ ہتی جب وہ لوگ قریب بادشاہ کی جا پہنچی بادشاہ نی اونکی پاس ایک شخص کو جو بنام کرد امیر خور تہا واسطی دریافت حال کی بہیجی جب وہ اونکے پاس آیا پکڑکر قید کر لیا پہر اوسکو بادشاہ کی پاس مراجعت کرنی کی طاقت نرہی اور بادشاہ کے نزدیک جا پہنچی اول بیدرا نی بادشاہ پر وار کیا پہر لاجین نے تلوار ماری یہانتک کہ زمین پر گر پڑا بادشاہ کا جنازہ ایدمر فخری والی تروجہ نے اوٹہاکر قاہرہ مین لیجاکر دفن کیا مگر اوسکی قاتلین سی بہی خدا نے بدلا لیا جیساکہ آگے ذکر کرتا ہون انشاء اللہ تعالی

بیان مقتول ہونے بیدرا کا

بعد مقتول ہونی بادشاہ کے وہ جماعت قاتلین جو بادشاہ کے مار ڈالنی مین شریک تہے اس بات پر متفق ہوئی کہ بیدرا کو تخت نشین کرو چنانچہ اوسکا لقب ملک قاہر رکہا گیا وہ قلعہ جبل مین واسطی اپنی عمل اور تخت قبض کرنیکے گیا اوسی اثنا میں ملک اشرف کی غلامون نے جمع ہوکر ہمراہ زین الدین کتبغا منصوری کے یہہ تجویز کی کہ بادشاہ کی قاتل کو ماری چنانچہ وہ بیدرا کی تلاش مین نکلی پندرہوین ماہ

بادشاہ ہونا سلطان اعظم کا

۶۶۸ محرم سنہ مذ میں اور مقام طرابلس کے حاسیین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہوئی سیدرا کو شکست ہوئی اوسکی سب یار بھاگ کر اطراف و اقطار میں پراگندہ ہوگئے مگر علاماں ملک تہرنے سیدرا کا تعاقب کر کی پکڑا اور مارا اور سراوسکا رکت نیزہ پر رکہکر تمام شہر میں پہرایا اور لاصین اور اسنقر کے خبر آئی وہ دونو جدا جانی کسطای چیپ گئے

بیان بادشاہ ہونے سلطان اعظم ملک ناصر کا

بعد مقتول ہوئے سیدرا کی اور بیبی کتغاریں الدین اور علاماں بادشاہ کے درمیان قاعدہ علم کے جہاں علم الدین سنجر شجاعی نایب تہا اس بات پر سبکا اتفاق ہوا کہ مولانا سلطان اعظم ملک اصر مولانا سلطان ملک منصور کو تخت پر بٹہلاو چنانچہ باقی عشرہ اوسط ماہ محرم سنہ مذ میں ملک ناصر تخت پر بیٹہی اور زین الدین کتغا منصوری نایب سلطنت ہوئی اور علم الدین سنجر شجاعی وزیر مقرر ہوئی اور رکن الدین بیبرس برجی جاشنگیر دار وغہ جامہ ہوئی اور اول امرا کے بالاتر کے گئی جو سیدرا کے ساتھ متفق ہو کر بادشاہ کے قتل میں شریک تھے چنانچہ اول بہادر سردار نوبہ کا پکڑا گیا اور اقوش موصلی گرفتار آیا اِن دونو کو گردن مارا گیا اور لاشیں اوکی جلا دیا گئیں پہر طرطائے ساقی اور ربان اور نعمہ اور اروس سلحدار اور محمد خواجہ اور طغاجدار اور اسنقر حسامی یہ لوگ پکڑے گئی ان کا یہ حال ہوا کہ اول تو قید خانہ میں مقید ہوئی چند روز کے بعد ہاتہ اور پیر اونکے کاٹ کر ہاتہ گردنوں میں باندہ کر تمام شہر میں کوچہ بکوچہ پہرائی گئی بہر سولی دیکر مار ڈالی پہر مختار ساقی پکڑا گیا اوسکے ران گدے میں کونکال کر مار ڈالا

بیان پکڑی جانی وزیر ابن سلعوس کا اور مقتول ہونا اوسکا

بیان مقتول ہونی شجاعی کا

اسی سال مین زین الدین کتبغا اور شجاعی نی تجویز کر کی شمس الدین محمد بن سلعوس وزیر ۶۹۳
سلطان ملک اشرف کو پکڑا اور سب مال اوسکا چھین کر قتل کیا یہہ شخص یعنی ابن سلعوس
مذکور بادشاہ کی خدمت مین بڑی رتبہ پر پہنچا تہا اور بہت دولت اوسکے پاس
تہی اور سب امور اوسی کی ساتہہ متعلق تہے ۔ کہتی ہین کہ ابن سلعوس مذکور دمشق
مین قرابت اور اہلخانہ کی رشتہ داری تہی جب اتنی رتبہ کو یہہ پہنچا اور اپنی سب
اقربا کو دمشق سی اپنی پاس اوسنی بلا لیا تہا تو موافق اوسکی طلب کی سب کبنی کے
لوگ چلی گئی الا ایک شخص دمشق ہی مین مقیم رہا اور نہ گیا اوسنی یہہ دو شعر اوسکو لکہہ بہیجی تہے

تنبہ یا وزیر الارض فاعلم + بانک قد وطیت علی الافاعی
وکن باللہ معتصما فانی + اخاف علیک من نہش الشجاعی

چنانچہ ایسا ہی ہوا

بیان مقتول ہونی شجاعی کا

اسی سال مین درمیان ماہ صفر کے امیر زین الدین کتبغا نائب سلطنت اور علم الدین
سنجر شجاعی وزیر کی درمیان کچہہ عداوت ہو گئی تہی اور دونون کے ہمراہ ایک
ایک جماعت امرا کی ہو گئی جب زین الدین کتبغا نی یہہ حال دیکہا معہ اون لوگون
کی جو اوسکی ہمراہ تہی قلعہ سی اوترا اور شجاعی کی ہمراہ بہی بہت آدمی تہی کتبغا نے
اوسکا محاصرہ کر کی غلبہ پایا شجاعی مذکور کو مار ڈالا سر کاٹ کر تمام شہر مین پہرایا
۔ اسی سال مین حسام الدین لاجین اور قراسنقر شمس الدین جو بادشاہ کے
قاتلین مین تہی اور وہ چہپ گئی تہی جیسا کہ اوپر بیان ہوا ظاہر ہوئی امیر زین الدین
کتبغا نے بادشاہ سی اونکی لئے امان دلوا کر اونکی واسطی پرگنات جلیلہ مقرر کئے
اور اونکی بہت خاطر کی

بیان غلبہ پانے زین الدین کتبغا کا

اب شروع ہوا سنہ ۶۹۴ ہجری

بیان غلبہ پانی زین الدین کتبغا کا سلطنت پر

واضح ہو کہ اسی سال میں بروز چہارشنبہ نویں محرم کو امیر زین الدین کتبغا منصوری تخت سلطنت پر بیٹھا اور اپنا لقب ملک عادل رکھا اور تمام لوگوں نے اوسکی واسطے حلف کی چنانچہ مصر اور شام میں اوسکی نام کا خطبہ بھی جاری ہو گیا اور سکہ میں نام بھی اوسکا منقش ہو گیا اور سلطان مذکور کو قلعہ الجبل کے ایک کوٹھری میں اوسی شہر کے لوگوں کی نظر سے چھپا رکھا تھا جب مملکت اوسکی قبضہ اقتدار میں آگئی حسام الدین لاجین کو عہدہ نیابت سلطنت کا مفوض کیا یہہ وہی شخص ہے جو بادشاہ کی قاتلین میں پوشیدہ چھپا ہوا رہتا تھا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا

بیان مقتول ہونی کیخاتو بادشاہ تاتار کا اور بادشاہ ہونا بیدو کا پھر اوسکا مقتول ہونا بعد ازان قازان کی حکومت

اسی سال میں درمیان ماہ ربیع الآخر کی کیخاتو ابن اباقا ابن ہلاکو بن طلو بن چنگیز خان مقتول ہوا وہ بعد وفات ارغون کی درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ ہجری میں تخت پر بیٹھا چار برس سلطنت کی اوسکی مارے جانی کا سبب یہہ تھا کہ وہ فسق فجور خصوصاً اغلام مغلوں کی لڑکوں سے بہت کیا کرتا تھا یہہ حال سب اوسکی چچا زادہ بیدو بن طرغیہ بن ہلاکو سے لوگوں نے بیان کیا اوس نے سب اتفاق کرکے کیخاتو مذکور کو مار ڈالنی کی ارادہ ایسے چڑھائی کی کیخاتو یہہ حال دیکھ کر بھاگ گیا لشکریوں نے

بیان مقتول ہونی بیدو کا

لشکریون نی اوسکا تعاقب کرکی مقام سلاسلار کے پاس اوسکو پکڑا یہہ شہر مضافات ٦٧١
موغان سی ہی وہان اوسکو اسی مہینی مین قتل کیا ۔ بعد مقتول ہونی کیختو کے اوسکے
چچا کا بیٹا بیدو بن طرغہ بن ہولاکو مذکور تخت پر درمیان ماہ جمادی الاولی سنہ ٦٩٤ مین
بیٹھا اون ایام مین قازان درمیان خراسان کے تہا جب اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ بیدو تخت
نشین ہوا اوسنے مغلون کو جمع کرکے اور اون اطراف کی باشندون مین جو اوسکی ہمراہ
ہوئی لیکر بیدو سی لڑنے آیا ۔ اور بیدو نی ہی اوسکی آنی سی اطلاع پاکر اپنی
ہمراہ لشکر لیکر قازان کا مقابلہ کیا جب جانبین کا مقابلہ ہوگیا اوسوقت قازان نے
یہہ معلوم کیا کہ بیدو سی مقابلہ ہو نہ سکیگا کیونکہ وہ بیشک مجہسی قوی ہی اسلیے یہہ بات
سوچ کر صلح ہوگئی قازان خراسان کو چلا گیا اور بیدو نے نیروز کو اپنی پاس رکہہ لیا
بسبب اِس خیال کی کہ اگر وہ قازان کی ہمراہ ہوگا تو لوگون کو بہکاکر قازان کی ہمراہ پہر
جمع کرکے دوسری دفعہ مقابلہ نہ کری یہہ نہ جانا کہ گہر کا بہیدی لنکا ڈہائی کیونکہ نیروز نے
یہہ کلکٹری کہ تمام رعایا کو قازان کے مطیع باطن مین کردیا اور سبکی طبیعت بیدو سی پہر اگر
بنا فساد کی محکم کے

بیان مقتول ہونی بیدو کا اور بادشاہ ہونا قازان کا

جب نیروز مذکور اپنا کام کرچکا یعنی تمام مغلون کو جب اپنی طرف کرلیا اوسوقت قازان
کو خراسان سی یہہ لکہہ کر بلوایا کہ اب اپنا قابو ہے کیونکہ سب تابع و منقاد ہین تم
جلد آو قازان نے خراسان سی حرکت کی بیدو نی یہہ حال سنکر نیروز سی صلاح لی
کہ اب تم کیا کہتی ہو دشمن آتا ہی اوسنی کہا غریب پرور حکم دیجئی قازان کی پاس
جاکر اوسی ملکر تمام انبوہ اور بہیڑ بہاڑ جو اوسکے ہمراہ ہی دور کردون گا اور قازان کے
مشکین باندہ کر در دولت پر حاضر کرون گا بیدو نے نیروز سی قسم لی اوسنی قسم کہا کر کہا

بیان اخبار سلاطین یمن کا

٦٧٢ کہ اوسکو مدد کر حاضر کردن لگا اوسکی کبھی ملوں گا چنانچہ پیرورہ کو رحب معلوں کو
ہمراہ لیکر وہاں بہیجا حالی ہی ایک جہنڈا لیکر اوسی میں مدد کر گشتی میں لگا کر سلطان
سعد کی پاس روانہ کی اور یہہ کہلا بہیجا کہ میری قسم اوتر گئی کیونکہ میں قاران کو مدد کر
آپ کی خدمت میں بہیجدی (قاران جہنڈا کو زبان ترکی میں کہتی ہیں) سعد یہہ حال
دیکہہ کر بہت برہم ہوا اور لشکر جمع کر کے مقابلہ کو نکلا جانبین کا مقابلہ ہوا ان پر جو سعد
کے ساتہہ کی سب آدمی جو سرور کی بہگائی ہوئی تہی قاران کے لشکر میں چلے گئی سعد بیچارہ
بہاگا لشکریوں نے اوسکا تعاقب کر کی ماہ ذوالحجہ سنہ ہ میں قتل کر کے ٹکڑی ٹکڑی اوڑا ی
اوسکی آٹہہ مہینے سلطنت کی بعد اوسکے مقتول ہونے کی قاران ابن ارغون بن ابغا بن ہلاکو
بن طلو بن چنگیز خان تخت سلطنت پر ماہ ذوالحجہ سنہ ٦٩٤ ہجری میں بیٹہا اوسی تخت پر
بیٹہتے ہی سرور کو نائب مملکت کیا اور اپنی بہائی خربندا کو خراسان کا حاکم کر کی روانہ کیا

بیان اخبار سلاطین یمن کا اور وہانکی حاکم کی مذہب کا حال

واضح ہو کہ اسی سال میں حاکم یمن ملک مظفر شمس الدین یوسف بن ملک منصور عمر بن علی بن
رسول نے قلعہ تعز میں وفات پائی اوپر ہم بیان کر چکے ہیں کہ اوسی سینتالیس برس سلطنت
کی اور چند بیٹے بعد اپنی اولاد سی چہوڑے اوسکی وفات کی بعد بڑا بیٹا اوسکا ملک اشرف
عمر بن یوسف تخت نشین ہوا عمر مذکور کا بہائی ملک مؤید داود درمیان شحر کے بروقت
وفات اپنی والد کی تہا کیونکہ اوسکے باپ نے داؤد مذکور کو شحر دیکر وہاں دور کر دیا تہا
جب اوسکا باپ مرگیا اور اوسکا بہائی ملک اشرف تخت پر بیٹہا ملک مؤید داود مذکور
وہاں سی حرکت کر کی عدن میں آکر اوسپر قبضہ کر لیا اوسکے بہائی ملک اشرف نے لشکر بہیجا
لشکریوں نے داؤد مذکور کا مقابلہ کر کے اوسپر فتح پائی اور پکڑ کر ملک اشرف کی خدمت میں

بیان اخبار سلاطین یمن کا

خدمت مین حاضر کیا اوسنی اوسکو مقید کیا عمر مذکور جب تخت پر بیٹھا تہا اوسوقت اوسکی عمر ۶۷۳
ستر برس کی تہی بیس برس بیتس مہینی سلطنت کر کی وفات پائی جبتک ملک موید قید ہی مین رہا اوسوقت
سب کبرار دولت نی مشورت کر کی ملک موید کو قید سی نکال کر تخت پر بٹھلایا آجکی زمانہ
تک کہ سنہ ۱۸ ہجری مین وہ یمن کا بادشاہ ہی — اسی سال مین ملک عادل زین الدین
کتبغا نی سمی خشند اشتہ عزالدین ایبک خزندار کو قلعہ جات اور سواحل شام سی معزول
کرکے گرفتار کیا پہر چہوڑ دیا اور اوسکی قایم مقام عزالدین ایبک موصلی ہوا —
اسی سال مین رود نیل کا پانی بہت سوکہہ کر اوتر گیا اور قحط ہوا پہر وبا عظیم ایسی آئی
کہ ہزارون کو مار کر اوجاڑ کر گئی — اور اسی سال کی اوایل مین بروقت تخت نشینی کے
زین الدین کتبغا نی سمی مہنا بن عیسی اور اوسکی بہائیونکو قید سی رہائی دیکر پہر اون کو
اونکے رتبہ پر بحال کیا

اب شروع ہوا سنہ ۶۹۵ ہجری

اسی سال مین تاتاری لوگ قریب دس ہزار آدمی کی قازان سی ڈر کر مسلمانون کی شہرون
مین چلی آئی تہی سردار اونمین سمی طرغیہ تہا یہہ شخص ایک بڑا امیر مغلون مین تہا اوسکا
نکاح منگوتمر بن ہولاکو کی بیٹی سی ہوا تہا جسکی لشکر کو حمص پر شکست ہوئی تہی وہ منگوتمر کا
داماد تہا اس جماعت کی لوگون کا نام عولراتیہ رکہا گیا تہا انکی آنی کا سبب یہہ تہا
کہ اونکا سپہ سالار طرغیہ مذکور وہ ہے جو کنختو بن ابغا کی قاتلین کا شریک یعنی معاون بیدو
کا تہا جب قازان بادشاہ ہوا اوسنی طرغیہ کو اپنی چچا کنختو کے خون کی عوض چاہا کہ پکڑ کر
قتل کرے طرغیہ اتنی جمعیت اپنی ہمراہ لیکر وہان سی بہاگ گیا جب اہل اسلام کے
شہرون مین یہہ لوگ آئی ملک عادل کتبغا نی ایک امیر اونکی ملاقات کے واسطے
بہیجا اور بہت اکرام و اعزاز اونکا کرکے کنارہ دریا پر قریب قاقون کے اونکو اوتارا

بیان کوچ کرنی ملک عادل کتبغا کا دمشق سی

۶۷۵ اور رسد غلہ وغیرہ مایحتاج اونکی واسطی مہیا کروا دیا بلکہ چند امرا رکبار کو اونمیں سی دیار مصر میں بلوا کر پرگنہ حمات اور جاگیریں بڑی بڑی دیں اور خلعت دئی اور غیر قوم پر اونکو سردار بنایا — اور اسی سال میں درمیان ماہ شوال کے ملک عادل کتبغا دیار مصر سی طرف شام کی گیا جب دمشق میں پہنچا ملک مظفر حاکم حمات کا اوسکی خدمت میں حاضر ہوا بعد ازاں ملک عادل دمشق سی طرف حمص کی گیا اور جنگل میں شکار کھیلنے کے ارادہ گیا حمص میں جا کر طرف جوسے کی گیا یہہ ایک گاوں علاقہ کی گہاٹی پر مضافات حمص سی واقع ہے وہ اوجڑا پڑا ہوا تھا اوسکو خرید کر اوسی بسایا تھا اوسیکو جا کر ملاحظہ کیا بعد ازاں دمشق میں آکر حاکم حمات کو سند دی وہ اپنی شہر کو مراجعت کر آیا اور سلطان عادل نے دمشق میں رہ کر عز الدین ایبک حموی کو عہدہ نیابت سلطنت شام سی موقوف کیا اور اوسکی جائے سیف الدین غرلو غلام ملک عادل کتبغا کا مقرر ہوا اور برس مذکور تمام ہو چکا ملک عادل دمشق ہی میں رہا

اب شروع ہوا سنہ ۶۹۶ ہجری

بیان کوچ کرنی ملک عادل کتبغا کا دمشق سی اور معزول ہونا اوسکا سلطنت سی اور غلبہ پانا لاجین کا سلطنت پر

جب یہہ سال شروع ہوا ملک عادل کتبغا منصوری اوایل ماہ محرم سنہ ھذا میں معہ افواج قاہرہ کے مصر کو مراجعت کرکی آیا جبکہ نہر عوجا کی پاس پہنچا وہاں خیمہ استادہ کر کے اوترا اور غلام اوسکی الگ الگ اپنی اپنی خیموں میں چلے گئے حسام الدین لاجین منصوری نائب سلطنت ملک عادل کتبغا کی نے بشلق اور نقارہ لیکر خروج کیا اوسکی

بیان کوچ کرنی ملک عادل کتبغا کا دمشق سی

اوسکی ساتہہ بدرالدین بیسری اور قراسنقر منصوری اور سیف الدین قپچاق منصوری اور ۶۷۵
حاج بہادور ظاہری وغیرہ سب امرا مذکورہ ساتہہ ہولئی سبنی ملک عادل پر چڑہائی کرکی
بوقت ظہر اوسکی خیمہ پر آپڑی وہ یہہ حال دیکہتی ہی چند نفر اپنی ہمراہ لیکر بہاگا اوسکے
نایب لاجین مذکور نی حملہ کیا اوس حملہ مین بکتوت ازرق — اور بنجاص جو بڑے
مرتبہ کی غلام اوسکے تہی مارے گئی ملک عادل کتبغا مذکور اولٹی پیرون بہاگتا ہوا دمشق
مین آیا کیونکہ اوسجاہی اوسکا ایک غلام مسمی غرلو حاکم تہا غرلو نی سوار ہوکر اوسکی
ملاقات کی اور قلعہ دمشق مین دونون نی وہان ٹہر کر لشکر اور سامان لڑائی کی واسطی لاجین
کی لڑنی کی مہیا کرنا چاہا لشکر دمشق نی اوسکی موافقت نہ پائی اور صرف اپنی خواری
اور برائی تصور کرکی کسی نی ساتہہ نہ دیا اسلئی ملک عادل نی اپنی تئین عہدہ سلطنت سی آپ
معزول کیا اور قلعہ مین دمشق کی بیٹہہ رہا اور حسام الدین لاجین کی پاس بہیجکر اپنی لئی امن
کا خواہان ہوا اور یہہ کہلا بہیجا کہ میری جان بخشو اور مجکو صرف رہنی کی واسطی ایک مقام
دو اوسنی سرخد اوسکو دی چنانچہ ملک عادل کتبغا مذکور وہان جاکر رہا یہانتک ہوا وہ
حال ہم آگی بیان کرنی مین انشاء اللہ تعالی اور حسام الدین لاجین کی بروقت بہاگ
جانی ملک عادل کی بن آئی وہ یہہ ہی کہ سب امرانی یہہ تجویز کی کہ آپ تخت پر بیٹہہ کر
سلطنت کیجی لیکن ایک شرط یہہ ہی کہ ہماری بدون مشورہ اور رای کی آپ کچہہ نکیجی گا
اور اپنی غلاموں کو ہم پر کبہی مسلط نکیجی مثل ملک عادل کی نکرنا لاجین نی یہہ شرطین مانکر
حلف کی اور اون سبنی بہی حلف لی سبنی اوسکی بیعت کی اور لقب سلطان ملک منصور
حسام الدین لاجین منصوری رکہا گیا یہہ حال درمیان ماہ محرم سنہ ۶۹۶ ہجری مین گذرا
بعد ازان لاجین لشکر اپنی ہمراہ لیکر دیار مصر بہہ مین گیا وہان جاکر قلعہ الجبل مین قیام
کیا جب مصر مین قرار پاچکا اوسوقت کتبغا کو صرخد دیا اور سیف الدین منصوری کو
نایب شام مقرر کرکی دمشق کی طرف روانہ کیا — اسی سال مین حسام الدین لاجین

بیان روانہ کرنی لشکر کا طرف حلب کی

۶۷۶ ملقب ملک منصور نے مولانا سلطان ملک ناصر کو قلعہ جبل سے طرف کرک کی روانہ کیا ہمراہ اوسکے سلار ہی گیا تہا کرک میں اوسکو پہنچا کر سلار مذکور حسام الدین لاجین پاس مراجعت کر آیا — اسی سال میں حسام الدین لاجین نی سرس بھتائی جاشنگیر کو معہ چند امرار کے حکو کتبغا نے اپنی ایام سلطنت میں پکڑکر قید کر دئے تہی رہائی دی — اسی سال میں منصور لاجین مذکور نی اپنی چند غلاموں کو طبلخاناہ کی سرداری دی وہ لوگ یہہ تہی منکوتمر — ایدغدی — تتقیر — بہادر تمری وغیرہ

اب شروع ہوا سنہ ۶۹۷ ہجری

بیان روانہ کرنی لشکر کا طرف حلب کی اور جانا اوسکا طرف بلاد سیس پہر مراجعت کرنی طرف حلب کی دوسری بار درجو لشکریون نی فتح کیا

اسی سال میں حسام الدین لاجین ملک منصور نی دیار مصر سی ایک بہاری لشکر ہمراہ بدرالدین بکتاش فخری کے جو معروف سام امیر سلاح تہا اور ہمراہ علم الدین سنجر دواداری اور شمس الدین سرتیہ اور حسام الدین لاجین رومی کے آراستہ کیا یہی حسام الدین لاجین مذکور لشکر شام کا سپہ سالار تہا اول کی ظاہری ترا ستہر صفدلی کوچ کیا پہر بعد مدت کی سیف الدین قبجق نایب سلطنت شام لی کوچ کرکی بہور اسا لشکر لیکر حمص پر قیام کیا اور تمام فوجیں حلب پر جا پہونچیں — ملک مظفر محمود حاکم حمات بہی اپنی فوج لیکر پہر سکے دل تیرہویں جمادالاخر یعنی ساتویں میان کو حلب پر پہنچا اوسکا ای سی ملکر بلاد سیس کیطرف کوچ کیا حاکم حمات اور دواداری معہ اپنی فوج کی اور بعد مری سی گذر گئے باقی لشکر سے جانب نہر اسکی اسکندرونہ کی دروازی میں کو عبور کیا یہہ سب لشکر نہر جیحون پر جاکر جمع ہوا

بیان روانہ کرنی لشکر کا طرف حلب کی

ہوا عشرہ اوسط ماہ رجب مین بلاد سیس کو لوٹا جب ان شہرونکو خوب طرح لوٹ چکی اوسوقت دربند بغراس سی مرج انطاکیہ کیطرف اکیسوین ماہ رجب سنہ ہذا کو یعنی آج ہی ایار کو کوچ کیا اور حاکم حمات نی طرف حمات کی کوچ کیا یہانتک کراہی ودمقطون ہی تک پہنچا تہا کہ ایک نامہ لاجین کا اس مضمون کا آیا کہ سب لشکر حلب پر جمع ہو کر پہر دوسری دفعہ بلاد سیس مین چلو یہہ وہ لڑائی ہی جسمین مین موجود تہا اور اول سی آخر تک یہہ لڑائی مینی دیکہی چنانچہ ہمنی پہر طرف حلب کی مراجعت کی اتوار کے روز اٹہائیسوین رجب کو ہم وہان پہنچی پہر ہمنی تیسرے تاریخ ماہ رمضان مین طرف بلاد سیس کی کوچ کیا باب اسکندرونہ مین کو ان شہرون مین ہم گہسی اور حموص پر روز جمعہ نوین تاریخ ماہ رمضان سنہ ہذا کو مطابق بیسوین خریران کو ڈیرا کیا — بدر الدین بکتاش معروف امیرسلاح اور ملک مظفر مع اون لوگون کے جو سردار لشکر دمشق کا اونکی ساتہہ ہو گیا تہا مثل رکن الدین بیبرس عجمی معروف جالق کے مع اپنی لشکرون کے حموص پر ٹہرے ہمنی حموص کا محاصرہ کر کی وہان کے لوگون کو بہت تنگ کیا باقی لشکر حموص سی پرے پڑا ہوا تہا یہہ محاصرہ یہانتک رہا کہ پانی حموص مین نرہا اور لوگ پیاسی مرنی لگی اس شہر مین ارمنی فرنگی اپنی بچاو کی لئی بہت رہتی تہی اور چوپایی بہی بہت تہی اکثر آدمی اور جانور ماری پیاس کی مرگئی جب یہہ حالت پہنچی کہ وہانکی عورتین اور بچی بسبب پیاس کے مرگئی اوسوقت باشندے حموص کے چہبیسوین ماہ رمضان کو ہمی ہماری ڈیرا کرنے سی اٹہارہ دن بعد مع اپنی عورتون کی جنمین ایک ہزار دو سو عورت اور بچی تہے شہر کی باہر نکلی لشکریون نے اونکی جورو اور بچہ کو لوٹ کر آپسمین بانٹ لئی میری بہی حصہ مین دو لونڈیان اور ایک غلام آئے تہی ہم شہر حموص پر بیچ کے عشرہ ماہ تموز مین اوترے ہوئے تہی ایک بہاری مینہہ برسا اسلئے ملک مظفر حاکم حمات کا کچہہ بیمار ہو گیا اتفاق سی اوسکے ہمراہ رہان کرنی کی سبب

بیان فتح کرنی حموص وغیرہ بلاد ارمن کا

۶۶۸ میں۔ تہا مگر یہی اوسکا علاج کیا اللہ تعالی نے شفا دی اچہا ہوگیا اوسنی موافق اپنی عادت
کے ملکو انعام دیا اوسکا خیمہ باہر حموص کے جو کہڑا ہوا تہا باہر سیس کی طرح حامد مصری کا تہا
اور اندر اوسکے جب حام رنگیں تہی وہ امیر جو حموص میں پرے پڑی ہوئی تہی جب اوسکو
کوئی مشورہ کرنا ہوتا پہاڑ پر چڑہ کر ملک مظفر کے خیمہ میں آکر اوسکے سامنے مشورہ کیا
کرتی یہی حال مدت تک رہا یہاں تک کہ شہر حموص وغیرہ فتح ہوئی

بیان فتح کرنی حموص وغیرہ قلاع بلاد ارمن کا

واضح ہو کہ جب کہ حال فتح اس شہر کا موقوف تہا اوپر بیان کرنی سلطنت دیدین
ان لقیوں کی تو اب ہمکو ضرور ہوا کہ کیفیت مالک ہونی اوسکے کی بلاد ارمن پر اور سوبپ
دینا اوسکا ان شہروں کو طرف مسلمانوں کے بیان کریں اسلئے ہم کہتی ہیں کہ دریائے
سنہ ۶۶۴ کی حال نیبہ ہونی لیفوں ابن ہیتوم کا جس وقت داخل ہونی لشکر ہمراہ ملک منصور
حاکم حماۃ کے ایام ملک ظاہر میں سیس میں وہ دار صالحی میں اوپر بیان کر چکے ہیں اور
کیفیت رہائی پانے لیفون کی اور وہ روپیہ جو اوسکی باپ نی اوسکی عوض دیا تہا
یہاں تک کہ وہ اپنی باپ حاکم سیس کے پاس مراجعت کر کی پہر گیا اوپر بیان ہو چکا
— واضح ہو کہ لیفون مذکور بعد مرنے اپنی باپ ہیتوم کی بادشاہ ہوا اور مدت تک
اوسنے سلطنت کی پہر لیفون بہی مرگیا اوسکے کئی بچی تہی بڑے بیٹی کا نام ہیتوم تہا
دوسریکا مردس تیسریکا سناط چوتہی کا دندلن پانچویں کا اوشین تہا جب لیفون
مرگیا اوسکے بعد بڑا بیٹا ہیتوم ابن لیفون ابن ہیتوم بادشاہ ہوا اور تہوڑے مدت تک
سلطنت کی اوسکی بہائی سناط نی لوگوں کو جمع کر کے اپنی بہائی ہیتوم پر چڑہائی کر کے
اوسکو پکڑ لیا اور ایک آنکہ اوسکی پہوڑ ڈالی دوسری سلامت رہنی دی مگر قید میں رکہا ہے

بیان فتح کرنی حموص وغیرہ قلاع بلاد ارمن کا

پہر سنباط نی اپنی بہائی تروشس کو پکڑکر قتل کیا تروشس مذکور نی اپنی پیچہی ایک لڑکا صغیر سن چہوڑا تہا اور سنباط مذکور مستقل ہوکر سلطنت کرنی لگا اسکی ایام مین یہہ لشکر بلاد سیس مین آئی اور حموص پر چڑہائی کی ارمنی فرنگی بہت ہلاک ہوگئی اور قتل بہی گئی باقی ماندون کو مسلمانون نے پکڑ لیا اسواسطی ان فرنگیون نی یہہ کہا کہ سنباط ہی کی قصور ہی اسنی مسلمانون سی کچہہ گہاوٹ نکی اسواسطی اوسکو پکڑ کر سلطنت سی معزول کیا اور بہائی دندین سی ملکر یہہ تجویز کی کہ آپ بادشاہ ہوجی اور اپنی بہائی سنباط کو پکڑ لیجی سنباط کو چونکہ اس بہید کی خبر ہوگئی تہی اسواسطی وہ طرف قسطنطنیہ کی بہاگ گیا اور دندین بادشاہ ہوگیا اوسکو لبدین بہی کہتی ہین جب دندین مذکور بادشاہ ہوا اوسوقت اوسنی اون مسلمانون کی لشکر مین جو کہ حموص پر اوتری ہوئے تہی ایلچی اپنا بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ مین تمہارا مطیع اور فرمانبردار ہون جو بادشاہ لکہی سو مجکو منظور ہی اور مین بادشاہ کا نائب ان شہرون مین ہون لشکریون نے یہہ کہا کہ نہر جیحون درمیان مسلمانون اور ارمنون کی حد ہی نہ ہم اسسی آگے بڑہین اور نہ تم اسسی آگے بڑہو اور جو نہر جیحون کی جنوب کی جانب قلعہ اور شہر واقع ہین سب مسلمانون کو دیدو دندین نے جلد منظور کرکے سب شہر مذکورہ حوالہ مسلمانون کے کی ازانجملہ شہر حموص اور تل حمدون اور کوبرا اور نقیرا اور مجر شغلان اور شہر قندکار اور مرعوش یہہ تمام قلعہ بہی بلند تہی اسیطرح اور شہر بہی مسلمانون کی ہاتہہ آئے شہر حموص بروز جمعہ انیسوین شوال سنہ ہذا یعنی ۶۹۷ ہجری مین مطابق دوسری مہنی آب کو مسلمانون کی حوالہ کیا گیا اور تل حمدون بعد اسکے لیا پہر باقی قلاع اور بلاد مذکورہ مسلمانون کی ہاتہہ آئے حسام الدین لاجین نے حکم دیا کہ ان شہرون کی تعمیر کیجاوے اور یہی بات بہت بری تہی کیونکہ تکو قریب ہی کہ معلوم ہوجاویگا کہ یہہ شہر ارمنیون نے وقت داخل ہونی قازان کی ان شہرون مین سے لئی جب یہہ مسلمانون کی پاس آگئے

بیان فتح کرنی حموص وغیرہ قلاع ملا دارین کا

۶۸۰ اور سوقت حسام الدین لاجین لی ایک امیر کو اسی طرف بسی و اسکا نائب مقرر کیا تہا اوسکو معزول کرکی سیف الدین اسندمر کو نائب کیا اور کچہہ لشکر بہی اوسکی ہمراہ کر دیا اسندمر مذکور تل حمدون میں رہا کرتا تہا بعد فتح ہونی تل حمدون کی ملک مظفر محمود حاکم حمات نی ماہ سی شروع ذی قعدہ سنہ ہذا میں کوچ کیا ہم بہی ہمراہ لشکر کی دربند سی نکل کر بیرکی اور دریں ذی قعدہ مطابق دسویں آب سنہ ہذا کو حلب میں داخل ہوئی جب ہم حلب میں آکر ٹہرے ایک نامہ حسام الدین لاجین ملک منصور کا طرف سیف الدین طغاجی کی اس مضمون کا آیا کہ جو امیر ہمراہ لشکر کے ہیں اونکو مکڑلو مگر ان کو بہی خبر ہو گئی حق شہر حمص میں لاجین مذکور سی بہت حالیف و لرزاں رہتا تہا فارس الدین کی نائب سلطنت صعد اور اسطر حسی بکمر سلحدار اور بولا ر اور عزار رہاگ کر حمص میں جاکر قبیح سی متفق ہو کر بغاوت پر مستعد ہوئے اوایل سنہ ہذا میں قبل روانہ ہونے لشکر کی طرف سیس سے حسام الدین لاجین ملک منصور کی اپنی نائب شمس الدین قراسنقر کو پکڑ کر قید کیا اور ایک اپنی غلام منکوتمر حسامی کو نائب سلطنت بنایا منکوتمر مذکور نی بسبب حماقت اور بیوقوفی ظاہر کی کہ لشکریوں کا دل اوسی اور اسکی آقا سی اوچاٹ ہو گیا اور اسطرحسی لاجین نے بدر الدین بیسری اور عز الدین ایبک حموی اور حاج بہادر امیر حاجب وغیرہ امرا کو گرفتار کیا تہا ــ اور اسی سال میں غازان بادشاہ تاتار نے اپنی اتابک بیدو کو پکڑ کر مار ڈالا کیونکہ اوسکو یہہ مشہور کرتے تہی کہ وہ سلاطین سی خط کتابت رکہتا ہی علاوہ اوسکی مظفر شاہ کو بحال کیا ــ اسی سال میں سلامش سپہ سالار روم کا ملوک مغل سی جو بلاد روم میں تہا یہہ خبر سنکر کہ غازان میری قتل کا ارادہ رکہتا ہی بہاگ کر ملک منصور حسام الدین لاجین کے پاس جاکر کمک اور مدد ہوکر آیا اور سی اوسکا اکرام و اعزاز کرکی اوسکی ہمراہ وہ لشکر جسکا سپہ سالار سیف الدین بکتمر حلبی تہا آراستہ کرکے روانہ کردیا جب وہ لشکر ہمراہ سلامش کے ملک سیس سی تجاوز کر گیا وہاں تاتاریوں کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہوئی حلبی مذکور

بیان فتح کرنی حموص وغیرہ قلاع بلاد ارمن کا

حلبی مذکور مع ایک جماعت لشکر اسلامی کے مارا گیا باقی بچی ہوئی بھاگ آئی اور سلامش بھاگ کر ایک قلعہ مین درمیان بلاد روم کی جا چھپا مگر قازان نے وہان آدمی بھیج کر اوس قلعہ سے اوسکو نکلوا کر بری طرح سے قتل کیا — اسی سال مین عزالدین ایک موصلی نائب فتوحات وغیرہ فوت ہوا بجای اوسکی سیف الدین کرد امیر آخور بحال ہوا — اسی سال مین درمیان آخر ماہ ذیقعدہ کی فتح اور بکی — اور بکتمر سلحدار اور جو اونکی ہمراہ ہو گیا تہا حمص سے بھاگ کر قازان بادشاہ تاتار سے جا ملی ہرچند کہ ایدغدی شقیر غلام حسام الدین لاجین کا حلب سے اونکی راہ روکنی کے واسطے گیا تہا مگر وہ اوسکو نہ ملی پہر جو کچہ اونسے ہوا آگے بیان کرونگا انشاء اللہ تعالے — اسی سال مین درمیان آخر ماہ ذیقعدہ کی ایک فرمان حسام الدین لاجین کا بنام ملک مظفر محمود حاکم حمات کی اس مضمون کا آیا کہ تم حمات مین چلی جاؤ مگر تمام افواج حلب ہی پر پڑی رہے یہانتک کہ یہہ سال ہی تمام ہوا — اسی سال مین درمیان اٹہائیسوین شوال کی جمال الدین محمد بن سالم بن واصل قاضی القضاۃ شافعی مذہب شہر حمات کا فوت ہوا پیدائش اوسکی سنہ ۶۰۴ ہجری مین ہوئی تہی وہ فاضل اور امام علوم کثیرہ مین مثل منطق اور ہندسہ اور اصول دین اور فقہ اور ہیئۃ اور تاریخ وغیرہ کا تہا اوسکی تصنیفات سے کئی کتابین بہت تحفہ ہین از انجملہ ایک مفرج الکروب فی اخبار بنی ایوب تاریخ مین — ایک انبرورریہ منطق مین ہے یہہ کتاب بنام انبرور بادشاہ اہل فرنگ حاکم صقلیہ کے واسطی اوسنی اون ایام مین کہ قاصد ہو کر اوسکی پاس ایام ظاہر بیبرس صالحی مین گیا تہا تصنیف کی تہے مین بہی اوسکی پاس حمات مین بہت آیا جایا کرتا تہا جو مشکل اقلیدس کی مین حل کیا کرتا اوسکی سامنی بیان کیا کرتا تہا اور ایک شرح منظومہ ابن حاجب کی جو علم عروض مین ہے اوسنی بہت اچہی تصنیف کی ہے وہ کتاب بہی مینی اوسی پڑہ کر اون لوگون کے اسمار کی تصحیح کی جو کتاب الاغانی سے اوسنی اوسمین مندرج کئے تہے — اسی فاضل

بیان فتح کرنی حمص وغیرہ قلاع بلاد ارمن کا

۶۸۲ نے کتاب الاغانی کا اختصار بھی کیا ہی وہ مختصر بہت اچھی ہی — جمال الدین مذکور ملک
ظاہر بیبرس حاکم مصر اور شام کی طرف سی ایلچی ہوکر سنہ ۶۵۹ ہجری میں امبراطور ملک
فرنگ کے پاس گیا تہا — معنی امبراطور کی زبان فرنگ میں یہہ ہیں کہ بادشاہ
امیروں کا مملکت اوسکی جزیرہ صقلیہ تہی اور ترطویل میں بلاد اسولیہ اور لسرویہ
اوسکی علاوہ میں بھی یہہ جمال الدین مذکور کے زبانی معلوم ہوا — والد امبراطور کا جسکو
میں بھی دیکھا تہا اسمی فردریک تہا وہ ملک کامل کا بھی دوست تہا جب وہ سنہ ۶۴۸ ہجری میں
فوت ہوا اوسکی بعد ملکی جزیرہ صقلیہ وغیرہ ترطویل کا حاکم اوسکا بیٹا اسمی امبراطور
ہوا جب فوت ہوا اوسوقت امبراطور کہا گیا — امبراطور مذکور وہ ہی جسنی میرا
اکرام اور اعزاز اون ایام میں جب میں ایک شہر میں شہروں ترطویل سے متصل اندلس
کی مقیم ہوا چند دفعہ اوسکے پاس میں گیا آیا تہی اوسکو تیز دار اور محب علوم عقلیہ کا
پایا دس مقالہ کتاب تحریر اقلیدس کی اوسکو حفظ تہے اوسنے آپ مجہسی کہا تہا کہ ایک
شہر قریب ہی اوسکو لوجارہ کہتی ہیں وہاں کے باشندی سب مسلمان ہیں میں اونکا
حاکم مسلمان ہی میں ظاہر کیا کرتا ہوں اور لشکر میں اذانیں کہواتا ہوں نمازیں پڑہاتا ہوں
— جس شہر میں جو کتی تہا وہاں سی رومیہ پانچ منزل کے فاصلہ پر تہے — جسکی
لگا کہ جب میں امبراطور کے پاس سی چلا آیا اوسوقت الپاپا خلیفہ فرنگ اور ریدا فرنس
نے امبراطور پر بارادہ قتال چڑہائی کی تہی — الپاپا اسواسطی اوسی خفا ہوا تہا
کہ وہ امبراطور مسلمانوں کے مذہب کی طرف بہت مایل تہا اور اسیطرح اسکی قرا اور
اوسکا والد فردریک بھی مایل مذہب اہل اسلام تہے اور نسی بھی وہ بہت خفا تہا —
اور یہہ بھی اوسنی مجکو کہا کہ مرتبہ امبراطور کا لسب اوسکے بیٹے فردریک کی تہا جب
والد فردریک مذکور کا فوت ہوا اوسوقت فردریک لشکر حوالی میں چہوڑ تہا چند ملوک
فرنگ نے یہہ خواہش کی کہ عہدہ امبراطوری کا مجکو ملی مگر اوسی خوش ہوکر اس امر کا

بیان فتح کرنی حموص وغیرہ قلاع بلاد ارمن کا

اوسکا اختیار البابا کو دیا کہ جسکو البابا یہہ عہدہ دی وہی انبراطور ہووی مگر فردریک ۲۸۳

فریبی اور حیلہ ساز جو ان تہا وہ باشندگان المان سی تہا اوسنی سبہی ملک یہہ کہا کہ مین اس عہدہ کی خواہش نہین رکہتا مجکو ہرگز کچہہ غرض نہین اور مجکو سزاوار بہی نہین ہر ایک شخص کو یہہ کہدیا کہ جب البابا کی پاس ہم تم کہڑے ہووین تو تم یہہ کہنا کہ فردریک کو اس امر کا اختیار دیجے جس کو وہ انبراطور بناوی گا ہم سب اوس سی راضی ہین اور ہر ایک سی اوسنی وعدہ کر لیا کہ مین تجکو انبراطور بنا دونگا جب ہر ایک کو اوسنی یہہ سکہلا دیا اور وعدہ ہر ایک سی کر لیا سبکو یقین کامل ہو گیا کہ یہہ شخص بی غرض ہے اور ہر ایک یہہ جانتا تہا کہ مجکو ہی یہہ عہدہ دیگا — جب سب ملوک مذکورہ بالا البابا کی پاس شہر رومیہ مین آکر جمع ہوئے اونکی ہمراہ فردریک بہی تہا البابا نی اون ملوک مذکورین سی کہا کہ تم سبکے جو رای اس امر مین ہو وہ ظاہر کرو اور یہہ تاج جو تمہاری سامنی رکہا ہی اوسکے سر پر رکہہ کر اوسکو انبراطور بنا لو ہر ایک شخص نے متفق اللفظ ہو کر یہی کہا کہ فردریک کو ہمنی حکم بنایا جسکی سر پر یہہ تاج رکہہ دیگا وہ انبراطور ہوگا — فردریک نی کہڑے ہو کر یہہ کہا کہ مین انبراطور کا بیٹا ہون اس تاج اور مرتبہ کی سزاوار مین ہون اور سب لوگ جو یہہ حاضر ہین میرے بادشاہ ہونی پر راضی ہی آپکی سامنی ہو چکے ہین یہہ کہتی ہی اپنی سر پر تاج رکہہ لیا یہہ حال دیکہہ کر سبنی دلمین اپنی کہا کہ اس شخص نے ہمسی فریب کر کی دغا دی اور وہ جلدی سی تاج پہن کر وہان سی باہر نکل آیا باہر ایک جماعت اوسکی مصاحبون کی جو المان کے رہنی والی تہی گہوڑون پر سوار مستعد کہڑی تہی آتی ہی گہوڑی پر سوار ہو گیا سب مصاحبون نی اوسکو ہمراہ لیکر اوسکی شہر دین مین لا اوتارا اسطرح پر اوسنی بادشاہت لی تہی — قاضی جمال الدین بیان کرتا ہے کہ انبراطور مظفر ید ابن فردریک تدکور تہا تک سلطنت کرتا رہا کہ البابا اور ریدا فرنس نے اپنی فوجین لیکر اوسپر چڑہائی کر کے لڑائی کی اور شکست دیکر اوسکو پکڑ کر قتل کر ڈالا

بیان مقتول ہونی ملک منصور حسام الدین لاجین کا

۶۹۴ اوسکے بعد بہائی بیبرس مالک بلاد ہوا یہہ سنہ ۶۶۳ ہجری میں مرکر گذرا

اب شروع ہوا سنہ ۶۹۸ ہجری

بیان مقتول ہونی ملک منصور حسام الدین لاجین حاکم مصر و شام کا

اسی سال میں ایک جماعت اون غلاموں کی نی جو لڑکی لاجین مذکور نی اپنی واسطی منتخب
کئی تہی جمعرات کو گیارھویں تاریخ ربیع الاخر کو تاخت لاکر لاجین کی گردن اوڑائی وہ
سطرنج کہیل رہا تہا اول ضرب شمشیر کی سیف الدین کرجی کی ہاتہہ سے اوسپر پڑی تہی بعد اوسکے
باقیوں نی ہاتہہ صاف کئی پہر اوسکی غلام منگو تمر کو جو کہ نائب سلطنت تہا مارنی کا ارادہ کر کے
آئے اوسی سیف الدین طغجی اشرفی سی پناہ چاہی طغجی مذکور سردار اون غلاموں کا تہا
جنہوں نے لاجین کو قتل کیا اوسی امان دیکر ایک کوٹھے میں اوسکو قید کیا بعد اوسکے
کرجی نے مع جماعت غلاموں کی اوسی کوٹھے پر جاکر اوسکو باہر نکال کر کوٹھی کی میں ... کر
ذبح کیا جب صبح ہوئی طغجی مذکور نی مقام نیابت پر بیٹھکر امر و نہی کی اوس نے ایک جماعت
امرا کبار کی مثل حسام دار وغیرہ اور سلار اور بیبرس جاشنگیر وغیرہ سے کے حاضر ہوئے
سبکی رای اس بات پر متفق ہوئی کہ طغجی سی لڑکر اور مولانا سلطان ملک ناصر جو کرک میں
رہتا ہے اوسکو بادشاہ بناویں بعد اس واقعہ کے جو لشکر کہ حلب کی طرف گیا تہا وہی
مع سلاح وغیرہ کے سب آپہنچا امیر دلالی نے طغجی کو یہہ مشورت دی کہ آپ سوار ہو کر
امیر سلاح سی ملاقات کیجئی اوسی نی مانا لیکن یہہ اوبیوں نے کہا اوس وقت اوسی
منظور کیا اور قلعہ الجبل سی سوار ہو کر نکلا کرجی کو جسی کہ لاجین کو قتل کیا تہا اپنا نائب
وہاں مقرر کر کے آپ امیر سلاح سی ملنے گیا لیکن امیر سلاح کو لوگوں نے مقتول ہونی بادشاہ
کے خبر دی ہی اور یہہ کہدیا تہا کہ ساری کرتوت طغجی مذکور کی ہیں اسواسطی تلواریں لیکر

بیان آراستہ کرنی بہیجنا لشکر حموی کا طرف حلب کی

لیکر طغجی کی گردہوئی وہ بہاگا مگر انہون نے بہی اوسکو پکڑکر قتل کیا پہر قلعہ الجبل مین کرجی پر چڑہائی کی وہ بہی وہان سی بہاگا لیکن اوسکا بہی پیچہا انہون نی ایسا کیا کہ اوسکو بہی قتل کیا یہہ حادثہ ربیع الاخر سنہ ہذا مین واقع ہوا حسام الدین لاجین ملک منصور نے کورسنے دو برس تین مہینے بادشاہت کی

بیان مراجعت کرنی سلطان ملک ناصر کا طرف سلطنت اپنی کی

اسی سال مین مولانا سلطان ملک ناصر الدنیا والدین محمد ابن مولانا سلطان ملک منصور سیف الدنیا والدین قلاودن پہر بادشاہ ہوا حقیقت حال یہہ ہی کہ جبکہ لاجین اور طغجی دونو مقتول ہوچکے اوسوقت سب امیرون نی متفق ہوکر یہہ تجویز کی کہ مولانا سلطان کو بادشاہ بنانا چاہئی اسلئے سیف الدین اور علم الدین جاولی نی کرک مین جاکر اوسکو دیار مصریہ مین لائے چنانچہ اسنی قلعہ پہاڑ مین آکر تخت بادشاہت پر بروز ہفتہ چودہوین جمادالاول سنہ ہذا یعنی سنہ ۶۹۸ مین جلوس کیا یہہ دوسری دفعہ سلطنت اسکو نصیب ہوئی جب سلطان ملک ناصر قلعہ مین آکر ٹہرا اوسنے سب امیرون سی متفق ہوکر یہہ تجویز کی کہ سیف الدین سلار نائب سلطنت اور بیبرس جاشنگیر مختار خانہ اور بکتمر جوکاندار امیر خندار ہو جب یہہ بات ٹہر گئی اوسوقت جمال الدین اقوش افرم کو نائب سلطنت شام کا کیا اور شمس الدین قراسنقر کو قید سی رہائی دی یہہ شخص ایک برس دو مہینے قید رہا پہر وہ لوگ اوسکو صبیہ مین سے گئی — ملک مظفر محمود حاکم حماۃ کو اسکے شہرون کی حکومت سابق دستور اسیکو مفوض ہوئے ماہ جمادالاول سنہ ہذا مین یہہ فرمان آیا تہا

بیان آراستہ کرنی بہیجنا لشکر حموی کا طرف حلب کی

اسی سال مین درمیان ماہ رمضان کے مطابق خبر ہیران تاررونی کی ملک مظفر نے لشکر حماۃ کا

بیان وفات پانی ملک مظفر حاکم حماۃ کا

۶۸۷ آراستہ کرکی طرف حلب کی اسکی بھجا تھا کہ تاتاریوں نے شام کیطرفسی حرکت کی تہی چنانچہ ہم حماۃ سی نکلکر معرہ آکر ٹہری اوسی اثنا میں ایک نامہ سیف الدین طباخی کا اوس مصروں کا آیا کہ اب حریف تاتاریوں کی آنی کی کچھہ دہمکی ہوگئی ہی اسکی جسر پر ہم پہنچی تہے اسی دن لوٹکر حلب میں ہاسیویں رمضان سنہ ھذا کو داخل ہوئی سے بعد ملک مظفر کی قاصد بہیجکر معرفت نائب سلطنت کی فقط ہمکو ہی طلب کیا اور ایک فرمان جو تشودی کا دیکر رخصت کیا میں طرف حماۃ کی اپنی چچا یعنی ملک مظفر کی خدمت میں چلا آیا اور سری دو لو بہائی مع اور امرا اور لشکریوں کی حلب میں رہی

بیان وفات پانے ملک مظفر حاکم حماۃ کا اور نکلجانا حماۃ کا خاندان ایوب کے ہاتھہ سی

اسی سال میں یعنی سنہ ۶۹۸ میں روز جمعرات اکیسویں ماہ ذی قعدہ کو حاکم حماۃ سلطان ملک مظفر تقی الدین محمود ابن سلطان ملک منصور ناصر الدین محمد ابن ملک مظفر تقی الدین عمر ابن شاہنشاہ ابن ایوب نے وفات پائی پیدایش اوسکی اتوار کی رات پندرہویں محرم سنہ ۶۵۷ میں ہوئی تہی اکتالیس برس دس مہینے سات دن کی عمر پائے جسی کہ اوسکا باپ فوت ہوا تہا یعنی گیارہویں ماہ شوال سنہ ۶۸۳ سی حکومت حماۃ کی کرتا تہا اوس حساب سی پندرہ برس ایک مہینا ایکدن اوسنی سلطنت کی بیماری اوسکو حمای محرقہ کی تہی سبب اوس بیماری کا یہہ تہا کہ اوسکو سدروق لگانی کا بہت شوق تہا ایک روز شکارگاہ میں ایک جانور دیکھا اوسکی مارنی کے لئی علا رود پہاڑ پر چڑہ گیا اوسی پہاڑ کے نیچی ایک غار تہا مشکل آدمیں بہت شدت سی حرارت تہی اوس شکار کو مارکر اوسی پہاڑ میں بڑا ہوا چہوڑکر ایک درخت کی ٹہنیاں توڑکر ایک چہت سی مارکر اوسکی نیچی بیٹہا اوس روز میں یعنی اور ایک غلام اوسکی ساتہہ تہا

بیان بہیجنی قراسنقر جوکاندار کا طرف حمات کی

تہا اس جہت کی نیچی صبح کو گہس بیٹہا اور بوقت ظہر باہر نکلتا اور کسی سی نبو لتا تا کہ بسبب اس مردار کے ٦٨٧
کہانی کی لئی اتری اور وہ اوسکو تہکار کری اس مردار کی بدبو بسبب سڑجانی کی پہیل گئی تہی۔
ہرچند کہ مجہکو بہی آتی تہی مگر اتنی قدرت نہ تہی کہ اوس مردار کو اوٹہا کر پہینکین جب ہم حمات مین
آئی تو مجہکو بیماری شروع ہوئی ایسا بیمار ہوا کہ موت کی قریب پہنچا اونہی ایام مین ملک
مظفر بہی بیمار ہوگیا تہا اوسی حالت بیماری مین میری خبر پرسی کی لئی آیا کچہہ اوپر دس
دن گذری تہی کہ اس تاریخ مذکور مین ملک مظفر بسبب اسی بیماری کی فوت ہوا مین بسبب
بیماری کی اوسکی جنازہ پر بہی نہ جا سکا اسیطرحسی وہ غلام جو ہماری ساتہہ تہا وہ بہی
بیمار پڑا تہا اور لشکر حمات کا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا درمیان حلب کی تہا مگر اتفاق سی
امیر صارم الدین ازبک منصوری بسبب مشوش ہونی زوجہ اپنی کی حمات مین چلا آیا تہا
وہ ملک مظفر سی قبل اوسکے وفات کی مل کیا تہا اور بروقت اوسکی وفات کی بہی حاضر
تہا اور دو بہائی بڑے یعنی اسد الدین عمر اور بدر الدین حسن بعد وفات ملک مظفر کے
حمات مین آئی تہی جب یہہ سب لوگ جمع ہوئی سب اس امر مین متردد تہی کہ کسکو حاکم حمات بنانا چاہیی۔

بیان بہیجنی قراسنقر جوکاندار کا طرف حمات کے جو کہ وہان کا نایب ہا تہا

بعد وفات پانی ملک مظفر کی حکام مصری قراسنقر کو قید سی نکال کر طرف صبیہ کی بہیجا
لیکن وہ صبیہ مین مقام کرنا چاہتا تہا اسی اثنا مین درمیان مصر کی یہہ خبر پہنچی کہ حاکم
حمات فوت ہوا اسلئے قراسنقر کو نیابت سلطنت حمات کی مرحمت ہوئی چنانچہ اوسی
صبیہ سی کوچ کرکے حمات مین آکر اوایل ماہ ذی حجہ سال ہذا یعنی ٦٩٨ھ مین کار نیابت
وہانکا کرنا شروع کیا وہ ملک مظفر حاکم حمات کی گہر مین آکر اوترا تہا ہمنی اوسکا سب
خرچ اپنی ذمہ پر اوٹہا لیا اور سنی حاکم حمات کا ترکہ اور ہم سی بہت کچہہ لیا اسی اثنا مین

بیان اس جنگ عظیم کا جو درمیان مسلمانوں اور تاتاریوں کے ہوئی

۶۹۸ وا میں ملک مصر سے امرار حماة کے نام اس مضمون سے آئی کہ حتی برگہ اور جاگیرات تم لوگوں کے قبضہ میں سابق دستور رہیں گی اصلی ہم نے اپنی ملکوں پر قابض رہی — اسی سال میں سیف الدین سلطان طاحی نے طرف ماردین کی لشکر بھیجا تھا اون لشکریوں نے وہاں کی جہاونی معہ جامع مسجد کی لوٹ لی اور بہت بدفعلیاں کیں چنانچہ یہی امر واسطے تاتاروں کی چڑھائی کرنی ان شہروں پر تحت کابل تھا — اور اسی سال میں صدرالدین جو قید خانہ میں حسکولا جیں نے قید کیا تھا فوت ہوا — اور اسی سال میں مولانا سلطان ملک ناصر سے دیار مصر سے افواج مصر لیکر بلاد عرہ کی طرف کوچ کر کی تمام سال قیام کیا۔ اور حر استقرار مری دونو بہاسوں نے متفق ہو کر بیری ہمراہ تحفہ اور گھوڑی ملک مظفر کے کر کے بادشاہ کی پاس بھیجا چنانچہ میں اور صارم الدین اور ملک منصور یہ حموی بعد ہو گئے سبی جاکر بادشاہ کی ندرہ تحفہ کیا اون ایام میں قریب عسقلان کے اوترا ہوا تھا ندر قبول کر کے مجکو خلعت اور ایک قباسوں کی مرحمت کی اور پرگنا — مری اور صدرالدین حسن کے تراد سے — اور اسی سال میں شمس الدین کریہ جو کہ ایک سرداراون سرداروں میں سے تھا جنہوں نے بلاد سیس میں جاکر کے شہر فتح کئی تھی وفات پائی

اب شروع ہوا سنہ ۶۹۹ ہجری

بیان اس جنگ عظیم کا جو درمیان مسلمان اور تاتاریوں کے ہوئی اور مسلمانوں کو شکست ہوئی اور تاتاری شام پر غالب آگئے

اسی سال میں تاتاران اپنی لشکروں کی ایسی فوجیں مغلوں کرج اور مرتد وغیرہ کی لیکر دریاء فرات سے اوتر کر حلب پر آیا پھر طرف حماة کی آیا پھر وہاں سے میدان جنگ میں جاکر

بیان اون حوادثات کا

پڑا اور مسلمانون کا لشکر بہی ہمراہ مولانا سلطان کے باہر حمص کی جا کر اوترا پہر جانب اُس ٦٨٩
مجمع کی مسلمانون نی کوچ کیا ـ مسمی سلار اور جاشنگیر جو کہ متغلب سلطنت تہی انہون نے
امرا کو طمع لوٹ کی دلوا کر جلد کوچ کروا دیا لشکر پورا انہون نی دیا اور سوائی اونکی اور
بدتدبیری اور امور فاسدہ ایسی ہوئی تہی کہ ہرگز فتح نہ ہو سکتی تہی غرضیکہ جانبین کا مقابلہ
مدہ کی روز عصر کی وقت ستائیسوین کانون اول مین قریب مجمع مروج کی شرق کی جانب
حمص کی آدہی منزل پر ہوا دہنی طرف کا لشکر مسلمانون کا بہاگ گیا پہر بائین طرف کا بہی
بہاگا مگر بیچ کا لشکر ثابت قدم رہا تاتاریون نی اونکو آگہیرا جانبین سے خوب تلوار چلی اور
بادشاہ جانب حمص کی چلا گیا ایسی لڑی کہ لڑتے لڑتی رات ہو گئی بسبب رات کے
لشکر مسلمانون کا جلدی کرتا تہا اسلئی تمام لشکری مصر کی طرف بہاگی اور تاتاریون نی انکا
پیچہا کر کی دمشق لی لی اور بہاگتی ہوی پیچہی ہی مسلمانون کی غزہ اور قدس اور بلاد کرک
تک چلی آئی بہت سا اسباب مسلمانون کا لوٹ کر لے گئے

بیان اون حوادثات کا جو بعد شکست کی ہوئی

واضح ہو کہ قپچق اور بکتمر سلحدار اور بکی جو قاران سی وقت بہاگنی کے حمص سی جا ملی تہے
جیسا کہ سنہ ٦٩٧ ہجری مین بیان ہوا ـ بعد اس شکست کی ہمراہ قاران کے تہی جب قازان نے
دمشق لی اوسوقت سیف الدین قپچق نے اہل دمشق وغیرہ کی واسطی قاران سی امن چاہی
لیکن جب قازان نی شہر دمشق لے لیا اوسوقت قلعہ دمشق نے اوسکی اطاعت نہ مانی
تہی اسلئی اوسکی محاصرہ کا حکم کیا سبب اس قلعہ کا امیر سیف الدین ارجوان منصوری
تہا اوسنی خوب بندوبست قلعہ کا کیا اور محاصرہ کئی رہا قازان نی اون گہرون مین
جو کہ قریب قلعہ کی واقع تہی اور مدرسون مین آگ لگا دی چنانچہ دار السعادت جو مکان

بیان اون حوادثات کا

٤٩ سینتی برات سلطنت کا تہانہ وہ بہی چل گیا اسیطرحسی بڑی بڑی مکان جلکر خاک سیاہ ہوگئے
اور لشکر مصر جب شہر میں پہنچا وہاں آکر لشکریوں نی اپنا سامان اور گہوڑے اور ہتیار
بہت روپیہ خرچ کرکی نئے بنوالئی اور قازان مرج دمشق میں جسکو مرج ربیعہ کہتی ہیں
مقیم ہوا پہر اپنی بلاد شرقیہ کو مراجعت کرگیا مگر دمشق میں فوج کو سعد چند مہاوں کے چہوڑ گیا
جب مصر میں یہہ خبر پہنچی کہ قازان نی شام سی کوچ کیا اور لشکر مصری عشرہ اول ماہ
رجب سنہ مذا میں معہ بادشاہ کی ملک شام کیطرف کوچ کیا جب بادشاہ صالحیہ پر
پہنچا اور سرقت ارکان دولت نی یہہ تجویز کی کہ بادشاہ مصر میں مقیم رہے اور سلار اور
بیبرس جاشنگیر ہمراہ فوجوں کی ملک شام کیطرف جاویں چنانچہ وہ لوگ لشکر لیکر شام کو
روانہ ہوئے بات یہہ تہی کہ فوج اور مکی اور بکتمر سلحدار نی مسلمانوں سی پوشیدہ گہٹ جوڑ
کرلی تہی اور ظاہر میں یہی تہی جب لشکر مصر سی نکلا فوج نے مع اپنی ہمراہیوں کی تاتاریوں کو
چہوڑکر جانب مصر کی چلا گیا جب یہہ خبر اون تاتاریوں متعینہ دمشق کو پہنچی جو دمشق میں تہی
میں رہی تہی وہ بہی ڈرکر بلاد شرقیہ کی طرف بہاگ گئی ملک شام خالی کردیا اور فوج اور مکی
اور بکتمر سلحدار بادشاہ کے ڈہوہر ڈی پہنچی بادشاہ سلے اوپر احسان کیا اور سلار
اور بیبرس جاشنگیر نے دمشق میں جاکر شام کا بندوبست کرکے نائب سلطنت دمشق
امیر جمال الدین اقوش افرم کو سابق دستور مقرر کیا اور قراسنقر کو نائب سلطنت حلب کی
بعد معزول کرنی سیف الدین بلبان طباخی کے مرحمت کی اور چند قلعہ دیار مصر میں دیئے
اور قطلوبک کو نائب سلطنت ساحل اور قلاع کا عوض سیف الدین کرد کے کیا کیونکہ وہ
لڑائی کی اندر حاضر ہوا تہا اور نائب سلطنت حمات کی امیر زین الدین کتبغا منصور ہے
کیونکہ اول میں سلطان تہا پہر معزول کرکی صرخد اوسکو دی تہی وہ صرخد میں حکومت کا متولی
ہوا تہا قازان سے ملک شام پر کرتا رہا جب تاتاری لوگ شام میں آگئی اوسوقت وہ طرف
مصر کی چلا آیا تہا سبعد ازاں ہمراہ سلار اور جاشنگیر کی طرف شام کی گیا اوسوقت اوسکو

بیان اون حوادثات کا

اوسکو نیابت سلطنت حمات کی بعد قراسنقر کی مرحمت کی چنانچہ کتبغا مذکور طرف حمات ۶۹۱

کی جو بیسوین شعبان ۶۹۹ سنہ ہجری مین آکر ملک مظفر حاکم حمات کی گہر مین ٹہرا اور قراسنقر
طرف حلب کی گیا پہر سلار اور جاشنگیر مع لشکر کے مصر کو مراجعت کر آئی — اور اسی
سال مین درمیان طقطغا ابن بکوتمر اور درمیان تغبہ کی لڑائی ہوئی تہی جسمین تغبہ مارا گیا
بجائی اوسکی بیٹا اوسکا مقیم ہوا — اسی سال مین درمیان مدت استیلا پانی تاتاریون
کے شام پر درمیان ملک حمات کی ایک شخص پیادہ دن مین سی جو محافظت قلعہ کے
واسطی مقرر تہے وہ حمات پر مستولی ہو گیا اوسکو عثمان شبیاری کہتی تہی اوسنی تمام شہر
اور قلعہ مین اپنا حکم جاری کر دیا اور لوگون کے جورودون سی بد فعلی کرتی اور اونکی مال
اور خونریزی مباح کر دی چنانچہ ایک جماعت باشندگان حمات کو قتل کیا اور نین
فارس ارکینزبہی مقتول ہوا اور بعض لوگ باشندہ باب مغربی کی مارے گئی مگر عثمان
مذکور ہر ایک حکم مین اپنی دوست اسمعیل سی مشورت کر لیا کرتا تہا ایک روز اوسکوبہی
مار کر برابر کر دیا — بعد ازان خود مستقل ہو کر حمات مین حکم رانی کرنی لگا کہتی ہین کہ اوسکا
لقب ملک رحیم تہا جب کہ لشکر اسلام نے مصر سی آکر شام پر استیلا پایا اور صارم الدین
ازبک حمدی کو طرف حمات کی واسطی بندوبست اوس شہر کی بہیجا اوسوقت تک وہ
حکومت کرتا رہا جب صارم الدین مذکور حمات مین آیا اوسوقت عثمان مذکور نے
درمیان قلعہ کی بغاوت اختیار کی لیکن اوسکے مصاحبون نی اوسکا ساتہ نہ دیا چنانچہ
عثمان مذکور پکڑا گیا اور قید ہوا وہ قید اثنیت قراسنقر سی تہا جب قراسنقر طرف حمات
کی حلب کو جاتا ہوا آیا اور تل صفرون پر آکر اوترا اوسوقت اوسنی عثمان مذکور کو قید کی
چہوڑوا کر بلوایا باشندگان حمات نی بہی اوسکے سامنی آکر عثمان مذکور کا بہت شکوہ
کیا اور کہا کہ خدا تعالی اس حرامزادہ نے ہم لوگون کی مال لوٹے اور جورودون سی بد فعلی
سی اور خونریزیان کین ہین قراسنقر نے عثمان مذکور سی سب مال اہل حمات کا برا اوسی

۶۹۲ لیا تہا واپس کروا دیا اور اپنی شاہزادی اوسکو بیاہ کر بہت احسان کیا ہرچند کہ قاضی بی عثمان مذکور کی
حق میں فتوی قتل کا دیا ہوا لیکن قرا اسنقر نے اوسکو قتل ہونے دیا حتے تک کہ قرا اسنقر
تاتاریوں کے پاس بہاگ کر گیا جیسا کہ آگے ذکر کرونگا انشاءالله تعالی اوسوقت تک
عثمان جیل سے رہا کر نہ ورا سنقر کے بہاگنے عثمان مذکور ایسا کہیں جاکر چہپا کہ پہر اوسکا
پیہانا لگا اہل اوسکی بلاد تو نک کی تہی حتے ملک ناصر بادشاہ نے مجکو ملک حمات دیا اوسوقت
بہی عثمان مذکور کی تلاش کر کی نائب سلطنت شام سی طلب کیا وہ نائب مصر سیفی تنکز تہا
اوسی عثمان مذکور کو بلاد عجلون سی پکڑ کر میرے پاس بہیج دیا میں لشکر کی ماراریں میر کی
ردرجہ ڈہوس تعان سنہ ۷۱۶ میں اوسکو کہڑا کروا کی سر اوڑوا دیا — اور اسی سال میں
حت قاران سپراہ افواج جلیلہ کی شام میں بہیجا اوسوقت ارمنیوں نے اون شہروں
کی فتح کرنی کی طمع کی جنہوں کو مسلمانوں نی فتح کیا تہا اور مسلمان اون ایام میں اون
بلاد کے حفاظت نکر سکتی تہی کیونکہ وہاں لشکری بہی پیادہ اور سوار میں سی نہیں تہا اسلئی
ارمنی تمام اون شہروں پر قابض ہو گئے وہ یہ ہیں حموص تل حمدون کر کر
اور سرفند کار اور نقیر وغیرہ ہتی مسلمانوں کی پاس ان قلعوں میں سی سوای قلعہ
حجر شغلان کے کوئی باقی نرہا تہا ملکہ اور قلعہ اور شہر جو نہر جیحون کی جنوب کی جانب
واقع ہیں تہے وہ بہی ارمنیوں کی قبضہ میں آ گئے — اور اسی سال میں پاپا سال آیندہ میں
حکہ دندیں نے بلاد ارمن لی اوسوقت اوسی اپنی بہائی ہیتوم کو قید سی مخلصی دی
مدت تک ہیتوم اور دندیں اسی حال پر رہے بعد اوس ہیتوم نے دندیں کی ساتھ
غدر کیا اور جدائی بحث اوسکو دے اور ارادہ اوسکے پکڑنے کا کیا اسلئے دندیں طرف
قسطنطیہ کی بہاگ گیا اور ہیتوم سلطنت سیس میں مستقر ہوا ہیتوم کے بہائی تروس نے
جسکو اوسکے بہائی سماط نے قتل کیا تہا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اوسکے ایک صبی
بچہ تہا اس لڑکی کو ہیتوم مذکور نے بادشاہ بنایا اور اپنی تئیں اوسکا اتابک مقرر کیا مدت

بیان جانی تاتاریون کا طرف شام کی

مدت تک اسی حال پر رہا یہانتک اُن دونونکو یعنی سپہ سالار مغلون کی نی جو بلاد ۶۹۳ ردم مین تہے قتل کیا جیساکہ آگی ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالے

اب شروع ہوا سنہ ۶۹۹ ہجری

بیان جانی تاتاریون کا طرف شام کی اور کوچ کرنا بادشاہ کا معہ لشکر اہل اسلام کی طرف عوجا کی اور مراجعت کرنی اوسکی

اسی سال مین پہر تاتاریون نی قصد ملک شام کا کیا چنانچہ ماہ ربیع الاخر سنہ ہذا مین دریاء فرات سی عبور کرکے ملک شام مین پہنچی مسلمان مارے ڈر کی شہر حلب خالی کرکے بہاگ گئی قرا سنقر لشکر حلب لیکر حمات کی طرف چلا آیا اور زین الدین کتبغا معہ اپنی افواج کی قریب حمات کی بائیسوین ربیع الاخر سنہ ہذا مطابق چہٹی کانون اول کے آپڑا۔ اور اسی طرحسی لشکر دمشق کا بہی حمات پر آگیا اور تاتاریون نی بلاد سرمین اور معرا اور تیزین اور عمق وغیرہ مین قیام کرکی لوٹنا کہسوٹنا قتل کرنا شروع کیا اور بادشاہ معہ لشکر اسلامیہ کے عوجا تک پہنچا اتفاقات سی انہین ایام مین بارش بہت شدت سی ہوئی یہانتک کہ کیچڑ ایسی ہوئی کہ رستہ چلنا بند ہوگیا اسلئی رسد اور غلہ لشکر اسلام مین پہنچ نہ سکا اسلئے بادشاہ نی معہ لشکر کے دیار مصریہ کو کوچ کیا دسوین جمادی الاول سنہ ہذا کو مصر مین پہنچا اور تاتاریون نے تین مہنی حلب مین رہ کر ہزارہا آدمی قتل کرڈالا بعد ازان اللہ تعالے نی اپنی عنایت اور مہربانی سی مسلمانون کا تدارک کرکی اپنی قدرت کاملہ سی تاتاریون کو اولٹی پہیر بہاگا یا چنانچہ آخر ماہ جمادی الاخر سنہ ہذا مین دریاء فرات سی عبور کرکے اپنی ملکون کو چلے گئی اور لشکر حلب نے

ذکر جانی تاتاریوں کا طرف شام کی

۶۶۴ ہمراہ قراسنقر کی طرف حلب کی مراجعت کی وہ لوگ جو اپنے گہر چہوڑ کر بہاگ گئے تھے
وہ بہی اپنے گہروں میں آرہے اور اسی سال میں خبر یہ خبر آئے کہ تاتاری پہر
ملک شام کیطرف آنے میں اوسوقت اکثر مالداروں ملک مصر اور شام نے تیسرا حصہ
اپنے مالوں میں سے اونکے مقابلہ کرنیکے واسطے نکالا اور اسی سال میں بعد خروج کرنے
امراء مصریہ کے سیف الدین بلبان حاجی نائب حلب فوت ہوا رمیں رملہ میں دفن
کیا گیا اور اسکے مرنے کا وارث بادشاہ بسبب بیچی والی ہوا اور اسی سال میں کرائے
مصوری سابقہ سلطنت حصہ سے معزول کیا گیا کاہی اوسکی بجائے مقرر ہوا اور اسی
سال میں وطلونک سابقہ سلطنت طرابلس اور سواحل سے معزول کرکے دمشق کے
امراء کبار میں سلک ہوا کاہی اور اسکے سیف الدین اسندمر کرجی اور اسی سال میں
کاردوں کی لباس علیحدہ علیحدہ مقرر ہوئے چنانچہ یہودیوں نے زرد عمامہ پہنی اور
نصاری نے نیلی عمامی اور مکرہ نے سرخ عمامی پہنی اور اسی سال میں ایک نامہ قازان
بادشاہ سرکا آیا تہا اوسکا مضمون مشتمل بہدیہ اور وعید پر تہا جواب بہی اوسکا ویسا ہی
ہو سکا دیا گیا اور اسی سال میں ملک ظاہری کو نیابت سلطنت حمص کی ملی یہ وہ شخص ہے
جو تاتاریوں سے جاملا تہا مگر پہر مراجعت کرکے چلا آیا تہا جیسا کہ اوپر ذکر ہوچکا اور اسیطرح
بیخو کو سوملک کی جیدبرگنہ عنایت ہوئی اور اسی سال میں حکا اس تیہ بی اپنے بہائی نکاکو
مارڈالا اور اسی سال میں درمیان حکا اور رمائیث طعور کی ایک لڑائی ہوئی جسمیں طعور
نے شکست کہائی پہر حکا نے شکست پائی اوسوقت طعور نے طقطا سے مدد طلب کی لیکن
لیکن وہ حکا کا مقابلہ نکر سکتا تہا اسلئے وہ طرف اولاق کی بہاگ گیا یہ ایک قوم ہے
درمیان انہیں شہروں کی رہتی تہی اوسمیں اور اون لوگوں میں رشتہ سسرال کا تہا
بادشاہ اولاق نے اوسکے ساتھ غدر کیا اور حکا کو پکڑکر پہلے قلعہ طرنو میں قید کیا
پہر اوسکو قتل کرکے سر اوسکا کاٹ کی قرقم کی پاس بہیجدیا بعد اوس تمام مملکت تیہ کی

بیان لٹنی شہر سیس کا

تینہ کی طقطغا کے زیر حکم ہو گئی

۶۹۵

اب شروع ہوا سنہ ۶۲۲ ہجری

بیان وفات بانی اوس شیخ کا جو خلیفہ ہوا تہا اور جسکی نسب مین اختلاف پڑا تہا

واضح ہو کہ اس کا حال سنہ ۶۶۱ مین بیان کر چکا ہون جب وہ مر گیا اوسکے بعد بیٹا اوسکا سلیمان ابن احمد جسکی کنیت ابو الربیع تہی خلیفہ ہوا اوسکا لقب مستکفی رکہا گیا

بیان لٹنی شہر دن سیس کا

اسی سال مین بدر الدین تمیاشش امیر سلاح اور ایک فوج مددی اپنی ہمراہ لشکر لیکر طرف حمات کی آئی اور زین الدین کتبغا نائب سلطنت حمات کی نام اس مضمون کا حکم صادر ہوا کہ ان فوجونکو ہمراہ لیکر بلاد سیس کی طرف جاوی چنانچہ کتبغا مذکور ہفتہ کی روز چہبیوین ماہ شوال سنہ ہذا موافق تیسوین جزیران کو حمات سی نکلا ہم ہی ساتہہ اوسکے گئی جمعرات کی روز پہلی تاریخ ذی قعدہ کو داخل حلب ہوئی اور حلب سی تیسری تاریخ ذی قعدہ کو کوچ کیا ساتوین تاریخ ذی قعدہ کو دربند بغراس مین داخل ہوئی جاتی ہی لشکر تمام بلاد سیس مین پہیل گیا کہیتیان جلادین اور جو پایا سو لوٹ لیا پہر ہم سیس پر جا کر اوترے اوسکی قلعہ مین سی بہت سا کچہہ لوٹا ارمنی لوگ جو وہان بہاگ کر آئی تہی اونکو بہی ہم پکڑ کر اپنی ساتہہ لے آئی بعد ازان دربند سی نکلکر مرج انطاکیہ کی طرف چلے پیر کی روز اونیسوین ۱۹ ماہ ذی قعدہ سنہ ہذا مین درمیان حلب کی پہنچی پہر وہانسی کوچ کر کی منگل کی روز ستائیسوین ۲۷ ماہ مذکور کو موافق چوبیسوین تموز کی حمات مین داخل ہوئی جسجگہ زین الدین

ذکر فتح ہونی جزیرہ ارواذ کا

۶۹۶ کتبا حساب میں آیا بیماری اوسکو شروع ہو گئی تھی — اسی سال میں قتی ابن اردواں دستی خاں ابن چنگیز خاں حاکم غزنا اور بامیاں وغیرہ کا فوت ہوا اوسکی اپنی پیچھے پیہ لڑکے چہوڑی — بیاں — اور کبلک — اور طقمر — اور تعاتمر — اور سفطای — اور صاصی — ان لڑکوں سے اوسکے پیچھے آپسمیں اختلاف کرکی ایک دوسری کسی لڑائی کی مگر بیاں ابن قتی نے فتح پائی وہ بادشاہ غزنہ کا ہو گیا اور اسی سال میں حاکم مکہ مبارک ابو نمی محمد ابن ابی سعید ابن علی ابن قتادہ ابن ادریس ابن مطاعن ابن عبد الکریم ابن عیسی ابن حسین ابن سلیمان ابن علی ابن حسن ابن علی رضی اللہ عنہ فوت ہوا — بعد اوسکی وفات پانی کی اوسکی اولاد میں جھگڑا پڑا اون کے یہہ نام ہیں — رمیثہ — حمیضہ — ابو الغیث — اور عطیفہ — انمیں سی ہر ایک شخص مدعی ریاست کا تہا لیکن میثہ اور حمیضہ نے اس سال میں مکہ پر غلبہ پایا بعد اوس ببرس جاشنگیر نے جو کہ حج کرنے گیا تہا رمیثہ اور حمیضہ کو اس سال میں پکڑ لیا اور ابو الغیث کو والی مکہ کر دیا بعد دو برس کے رمیثہ اور حمیضہ چھٹ گئی پہر دونوں مالک مکہ کی ہو گئی اور ابو الغیث بہاگ گیا بعد اوس رمیثہ اور حمیضہ دونوں آپسمیں لڑے حمیضہ نے فتح پا کر مکہ پر قبضہ پایا پہر اوسکا ذکر جو کچھ آگی بیان کروں گا انشاء اللہ تعالے

اب شروع ہوا سنہ ۷۰۲ ہجری

بیان فتح ہونی جزیرہ ارواذ کا

اسی سال میں درمیاں ماہ محرم کی جزیرہ ارواد فتح ہوا یہہ ایک جزیرہ ہی بحر روم کا سامنی انطرطوس کی قریب ساحل دریا کی واقع ہے اس میں بہت سی فرنگی جمع ہوئے تہی انہوں نے اس جزیرہ کی ایک فصیل بنا کر اوسکو بہت محکم اور مضبوط کر لیا تہا اون لوگوں کا

داخل ہونا تاتاریون کا طرف شام کی

اون لوگون کا یہہ شیوہ تہا کہ اس جزیرہ مین سی نکل کر مسلمان مسافر کو جو آتی جاتی اونکو ملتی ہتی لوٹ لیا کرتی تہی اون ایام مین نایب ساحل سیف الدین اسندمر کرجی تہا اوسنی یہہ درخواست کی کہ ایک جہاز جنگی اس جزیرہ مین بہیجا جاہئی چنانچہ اسیواسطی درمیان مصر کے کشتیان تیار ہوکر بحر روم مین کو ماہ محرم سنہ ہذا مین اوسکے پاس پہنچین سمندر ہی مین مسلمان اور فرنگیون کی لڑائی ہوئی اللہ تعالے نی مسلمانون کو فتح دی چنانچہ وہ جزیرہ مسلمانون نی فتح کیا اور بہت لوگون کو قتل کیا اور تمام وہان کی باشندون کو پکڑ کر قید کیا اور فصیل کو ڈہا کر برابر کر دی قیدیون کو اور مال لوٹ ہمراہ لیکر دیار مصریہ کو مراجعت کی

بیان داخل ہونی تاتاریون کا طرف شام کی اور شکست کہانا اونکا

اسی سال مین یہہ تاتاریون نے قصد شام کا کر کے فرات پر آئی مدت تک وہان پڑے رہے بعد ازان تہوڑی سی آدمی کہ قریب دس ہزار سوار کی ہونگی انمین سی علیحدہ ہوکر جانب اس نواح کی آکر گانون کو لوٹنی لگی لشکر اہل اسلام بہی درمیان حمات کی پاس زین الدین کتبغا نایب حمات کی جمع تہا مگر وہ جبسی کہ بلاد سیس سی مراجعت کر کی آیا تہا بیمار پڑا تہا جیساکہ اوپر ذکر ہوا اعضا بہی اوسکی ڈہیلی ہوگئی تہی جبکہ لشکر سب اوسکے پاس جمع ہوا اوسوقت یہہ تجویز ٹہری کہ تہوڑا سا لشکر اون تاتاریون کی مقابلہ پر جو گانون کو لوٹتی پہرتے ہین بہیجکر اونکی خدمت گذاری کر دینی چاہئی چنانچہ اسیواسطی اسندمر کرجی نایب سلطنت ساحل کو لشکر حلب ہمراہ کر کے اور تہوڑا سا لشکر حمات کا میرے ساتہہ کر کے اونکی مقابلہ پر بہیجا ساتوین ماہ شعبان سنہ ہذا کو حمات سی ہمنی کوچ کیا موضع کوم پر جو قریب عرض کی واقع تہے تاتاریون سی مقابلہ ہوا ہفتہ کی روز دسوین ماہ شعبان سنہ

بیان جنگ ثانی کا

۶۹۸ تا ایں لڑائی ہوئی جانبین کی آدمی مارے گئے مگر ابھی یہہ توقع کسیکو نہ تھی کہ فتح کسکو ہوگی بعد اسکے
اللہ تعالی نے مسلمانوں کو فتح دی اور تاتاریوں کو شکست دی بہت تاتاری جو سوار تھے
اونکی گھوڑے چھین لی گئی وہ پیادہ ہو گئی بعد فتح پانی کی مسلمانوں نے چہار طرف سے اونکو
گھیر لیا ہر چند کہ مسلمانوں نے اونکو امن دی دی تھی یہہ کہہ دیا تھا کہ تم چلی جاؤ مگر اونوں نے
تاتار ملکہ گھوڑوں کے رس ہاتھہ میں لیکر اونکی ڈہال مارکر تیر اندازی کرنی لگی یہہ لڑائی دوپہر
سے عصر تک ہوئی مسلمانوں نے حملہ کرکی ایک ایک کی ٹولی اڑا دی یہہ فتح گویا سرنامہ
فتح ثانی کا تھا جو آگے ذکر کیا جائیگا - بعد ازاں مؤید و منصور ہو کر بھی طرف حماة
کے پھیری دور تیرہویں شعبان مطابق دوسری بیساں کی کوچ کیا

بیان جنگ ثانی کا اور بڑی فتح مسلمانوں کی

اسی سال میں تاتاری اپنی ساتھہ سب فوجیں لیکر ہمراہ قطلو شاہ نایب غازان کے
بعد شکست پانی اونکی کی روم پر طرف حماة کی آئے وہ لشکر جو حماة میں موجود تھا
اوسی اونکا مقابلہ کیا زین الدین کتبغا ایک ڈولی میں بیٹھہ کر لشکر لیکر نکلے گا اور
بھی حماة پر ٹہرا گیا تاکہ تاتاری یہاں نہ آسکیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بروز جمعہ بیسویں
ماہ شعبان ۶۹۸ کو تاتاری حماة پر چڑہ آئے جب بھی اونکی فوجیں بہت ہی کہیں
اور دیکھا کہ حماة کی باہر آپڑے اوسوقت فوراً میں ہی بھاگ کر زین الدین کتبغا
کے پاس گیا اور ساری حال کی اوسکو خبر دی اور لشکر اہل اسلام کا دمشق کی طرف
چلا گیا بعد اوس لشکر اہل اسلام مصر سے ہمراہ بیبرس جاشنگیر کے مرج راہط میں باہر
دمشق کے جمع ہوا جب تاتاری اونکی قریب آئے اوسکو لشکر مرج صفر کی طرف
گیا اور باقی لشکر مصر پیچھے سلطان اعظم ملک ناصر کا رہا اور تاتاریوں نے دمشق پر عبور

بیان جنگ ثانی کا

عبور کرکی لشکر کی پاس نزدیک شقحب کی طرف مرج الصفر کی پہنچی اور اتفاق سی یہہ ہوا ۶۹۹
کہ جس گھڑی تاتاری پاس لشکر کی پہنچی اوسی وقت بادشاہ بہی باقی لشکر مسلمانون کا
لیکر آ پہنچا بعد نماز عصر کی ہفتہ کی روز دوسری تاریخ ماہ رمضان سنہ ہزا یعنی سنہ ۷۰۲
ہجری مین جانبین کا مقابلہ ہوا یہہ بیسوین تاریخ ماہ نیسان کی تہی بڑی بہاری لڑائی
ہوئی تاتاریون نی مسلمانون کی لشکر کی دہنی طرف آکر بہت مسلمانون کو شہید کیا ازانجملہ
حسام الدین مختار خازنہ بہی مقتول ہوا سردار دہنی لشکر کا سیف الدین قجق تہا وہ بہی مارا گیا
اب دہنا لشکر تاتاریون کی قبضہ مین آگیا مگر خدا تعالی نی بیچ کی لشکر اور بائین لشکر پر
مسلمانون کی فتح دی تاتاری بہاگی مسلمانون نے بہاگتون کو مارا تہوڑی سی تاتار سے
بولیہ کی ساتہہ بہاگ گئی وہ پیچہا پہر کر نہین دیکہتی تہی اور کچہہ جو ان کی ساتہہ وہین رہ گئے
اسی اثنا مین رات ہوگئی تاتاریون نی ایک پہاڑ جو قریب تہا اوسپر چڑہ کر آگ جلائے
مسلمانون نے اوس آگ کو دیکہہ کر اونکو جا گہیرا صبح کو تاتاریون نی دیکہا کہ بہت مسلمان
چارون طرف سی گہیری ہوئی پڑے ہین اوس پہاڑ کی نیچی ایک زمین دلدل کی تہی جسمین
آدمی غرق ہو جاتا تہا تاتاری جلدی سی اوس پہاڑ پرسی لڑتے ہوئی اوتری مسلمانون نے
اونکا پیچہا کیا ہزارہا ڈہیر قتل کرکی تاتاریون کی لگا دئی اور بہت سی تاتاری بہاگ بہاگ
کیچڑ مین دہس کر مرگئی کچہہ جو باقی رہی تہی انمین سی کچہہ ماری گئی اور کچہہ گرفتار آئے اور
ایک بہاری لشکر مسلمانون کا ہمراہ سلار کے اون تاتاریون کے پیچہی کہوج لگانی گیا
جو بہاگ گئی تہی اتفاق سی تاتاری دریاء فرات پر جا پہونچی تہے وہ دریا اون دنون مین
بڑے زور و شور پر تہا اسطرف سی مسلمان اونکی پیچہی پہنچی مسلمانونکو دیکہتی ہی بارادہ
عبور دریا مین گہسی وہ تو غرق ہوئی اور کچہہ بغداد کی طرف بہاگے اور اکثر اونکی فرات
کے کنارے کنارے چلی عربون نی بہت سی تو انمین سی پکڑ لئے اور بہت سی مارے گئے
اس لڑائی مین اللہ تعالی نی مسلمانون کو عوض اوس لڑائی کا دیا جو شہر حمص پر سنہ ۶۹۹

بیان وفات بانی زین الدین کا

ہجری میں ہوئی تھی جب یہ فتح عظیم ہو چکی اور لشکر دمشق پر جمع ہوئے اوسوقت بادشاہ نے
سکو وہاں ایک ماہ کی دی ایسی ایسے شہر وںکو لشکر حلبی اور حموی اور ساحلی کی مراجعت
کی بسم ہی ہو ہے و منصور ہوکر سرور بہت سو ہویں ماہ رمضان سنہ مطابق چوتھی اماں کو
داخل حمات ہوئے

بیان وفات بانی زین الدین کا اور والی ہونا قبجق کا حمات پر

اسی سال میں یعنی سنہ ہجری میں جمرات کی روز دسویں ماہ ذی الحجہ کو زین الدین کتبغا منصوری
نائب سلطنت حمات فوت ہوا یہہ شخص سلطان ملک منصور سیف الدین قلاوون صالحی
کے غلاموں میں سے ایک غلام تھا قسمت سے ترقی کرتی یہہ نوبت پائی کہ سلطنت نصیب ہوئی
اور ملک عادل لقب رکھا گیا ملک مصر اور شام کے درمیان سنہ ۶۹۴ کی اوسی سلطنت کی
مدار اں اوسکی نائب لاجین کی اوسکو معزول کرکی صرخد دی جیسا ذکر ہم سنہ ۶۹۶ ہجری میں
کر چکے ہیں وہ سنہ مذکورہ تک صرخد میں حکومت کرتا رہا یہاں تک کہ مسلمانوں کی تاتاریوں
سی سنہ ۶۹۹ میں شکست کھائی اوسوقت کتبغا مذکور صرخد سی مصر میں آیا یہانسی ہمراہ سلار
اور جاشنگیر کی طرف شام کی گیا اور دونوں نے اوسکو درمیان سنہ ۶۹۹ ہجری کے
جیسا کہ اوپر ذکر ہوا حمات کا نائب مقرر کیا مدار اں اوسی بلاد سیس لوٹی پھر طرف حمات
کی مراجعت کی راہ میں بیمار ہوا مدت تک بیمار پڑا رہا تمام عضو میں استرخا ہو گیا اب
شدت سی بیمار ہوا کہ ہات پیر ہلا سکتا تھا پھر حمات سی قریب مصر سی تاتاریوں کے
سامنی سی جنگ بڑی مرج صفر پر ہوئی تھی بھاگ کر چلا گیا پھر حمات میں آکر تھوڑی مدت
تک مقیم رہا تاریخ مذکور سنہ ہا میں فوت ہوا بعد اوسکی وفات کی میں بادشاہ کی خدمت
میں عرض کی کہ مجھکو اگر ارشاد ہو تو میں حمات میں مقیم ہوکر مانند ایسی جاہ دار اں کی لوگوں کے
حفاظت اس شہر کی کرتا رہوں میری قاصد سے کہا کہ مطلب فوت ہوا کیونکہ حمات کی سیف الدین

بیان وفات پانی قازان بادشاہ تتر کا

سیف الدین قپچق جو شوبک مین رہتا ہی وہ مقرر ہوا — اسی سال مین اوسکی تابعداری کے [۷۰۱]
باب مین فرمان لوگون کی نام پرآئی اور میری پاس بہی بادشاہی فرمان مشتمل وعدہ ہای
جمیلہ صادقہ پر اسی مضمون کی آئے کہ تمہاری عرضی درخواست حکومت حمات کی بعد مقرر
ہونی قپچق کے پہنچی لیکن تم خاطر جمع رکہو حمات تمکو ہی دیجاوی گی اور قپچق سال آیندہ مین طرف
حمات کی آیا جیساکہ انشاء اللہ تعالی ذکر کرونگا — اور اسی سال مین فارس الدین بکتے
ظاہری نایب سلطنت حمص فوت ہوا اور اسی سال مین قاضی تقی الدین محمد ابن دقیق العید
قاضی القضات مذہب شافعی دیار مصریہ مین فوت ہوا یہہ شخص فاضل اور امام تہا بجای
اوسکی قاضی بدرالدین محمد حموی معروف ابن جماعہ مقرر ہوا — اور اسی سال مین ایک زلزلہ
عظیم ایسا آیا کہ بسبب اوسکی چاردیواری قلعہ حمات وغیرہ کی اور چند مکانون شہر کے
منہدم ہوگئی اور بلاد مصر مین بہت مکان گر پڑی خلق کثیر اون مکانون کی نیچی دبکر مرگئی اور شہر
اسکندریہ کی دیوار کی چھیالیس برج گر پڑی

اب شروع ہوا سنہ ۳ ہجری

بیان وفات پانی قازان بادشاہ تتر کا

اسی سال مین قازان ابن ارغون ابن ابغا ابن ہولاکو ابن طلو ابن چنگیزخان نواحی ری مین
فوت ہوا یہہ شخص آخر سنہ ۶۹۴ ہجری مین بادشاہ ہوا تہا اوسنی آٹہہ برس دس مہینی
حکومت کی اوسکو غم عظیم بسبب شکست کہانی لشکر اوسکے کی لامرج صفر پر لاحق ہوگیا
تہا چنانچہ اسیواسطی اوسکو تپ ہوگئی غم مین ہی گہٹ گہٹ کر مرگیا بعد وفات قازان کے
اوسکا بہائی خربندہ ابن ارغون تیئسوین ماہ ذالحجہ سنہ ہذا کو تخت سلطنت پر بیٹہا لقب
اوسکا جیبو سلطان رکہا گیا

بیان آنی قبجق کا طرف حمات کی

بیان آنی قبجق کا طرف حمات کی

۲۷

واضح ہو کر اوپر سنہ ۷۲۰ میں بیان وفات بانی ریں الدین کتغا نائب سلطنت حمات کا
گذر چکا اور یہہ بھی بیان ہو چکا ہی کہ سیف الدین قبجق نائب دمشق کہ بجای اوسکی مقرر ہوا
تھا اوسکو نیابت سلطنت حمات کی ملی اوس وقت اوس نے دمشق سے لی گئی اور اسی نے سامان
تیار کرکے تیسری ماہ صفر سنہ ۷۲۱ کو دمشق سے اسی سال میں کوچ کیا جب قریب حمات
کی آیا اوس وقت میں اوسکی ملاقات کو نکلا غرض میری اور اوسکی ملاقات ہوئی بہت سی تحفہ
اور تحایف دیگر ضیافت اوسکی کی اور ساتھ اوسکو لیکر روز جمعہ تیسویں ماہ صفر سنہ ۷۲۱
کو مطابق چھٹی تشرین اول کو حمات میں داخل ہوا ملک مظفر حاکم حمات کی گہر میں وہ جا کر
اوترا اور اسی سال میں بعد نماز عصر روز یکشنبہ پانچویں جمادی الاول سیدہ مونس کا نون اول کو
میری چچی مسماۃ مونسہ خاتون بنت ملک مظفر محمود ابن ملک منصور محمد ابن ملک مظفر تقی الدین
عمر ابن شہنشاہ ابن ایوب فوت ہوئی والدہ اوسکی غازیہ خاتون بنت ملک سلطان کامل
بھی پیدایش اوسکی سنہ ۶۳۳ میں ہوئی تہی بہت نیک بخت اور بڑی دینی والی ہی شہر حماۃ میں
اوسی ایک مدرسہ بنایا تہا جسکو مدرسہ خاتونیہ کہتی ہیں اور اس مدرسہ کی واسطے بہت
مال وقف کر دیا تہا یہہ عورت آخر اولاد ملک مظفر حاکم حمات سی تہی اسی سال میں
درمیان گہوڑوں کے وبا آئی بیشمار گہوڑے مرگئی یہاں تک کہ اکثر اصطبل امیروں کے
اور لشکروں کے خالی ہوگئی — اور اسی سال میں عز الدین ایبک حموی نائب حمص فوت ہوا
— اور اسی سال میں مکہ شریف کی طرف واسطے ادای حج کے میں گیا تہا وہاں میں سالار کو
بہی پایا وہ بہی حج جانب مصر کی ہمراہ بہت سی امرا کی حج کرنی آیا تہا میں اور فضل کی دو
ستر ہویں ماہ میں واسطے ادای حج کے ٹہر کر پہر اپنے شہروں کو مراجعت کی یہہ سال تمام
ہو چکا تہا کہ میں روضہ رسول اللہ صلعم سی نکلا اور درمیان اواخر سنہ ۷۲۱ کے سیف الدین

بیان آنی قبجق کا طرف حمات کی

سیف الدین قبجق لشکر حمات لیکر اور قراسنقر لشکر حلب لیکر بلاد سیس مین داخل ہوئی وہان ۷۰۳
جاکر تل حمدون کا محاصرہ کرکے امن دیکر فتح کیا یہہ شہر ارمینوں سی پہر لیکر ڈہا ڈالا اس لڑائی مین
مین حاضر نہ تہا کیونکہ مین حجاز شریف مین تہا جیسا کہ اوپر ذکر کیا

اب شروع ہوا سنہ ۷۰۴ ہجری

اس سال مین جانب مغرب سی ایک قاصد جانب ابو یعقوب یوسف ابن یعقوب مرینی بادشاہ
مغرب کی طرف سی دیار مصر مین بہت سی نذر لیکر آیا تہا تفصیل اوس نذر کی یہہ ہے
کہ گہوڑی اور خچر قریب پانسو راس کے ہتی وہ گہوڑی عربی ہتی جو مع زین اور لگامون کے
حاضر ہوئی تہے اور ایک اونٹنی سونی کی منڈہی ہوئی ہتی اور اسی سال مین حاکم دنلقہ طرف
مصر کے آیا یہہ اسود کی پاس تہا نام اوسکا ابای تہا ہمراہ اوسکے بہت تحفہ آیا تہا
تفصیل اوس تحفہ کی یہہ ہی کہ غلام اور لونڈیین اور گائین اور شتر اور یوتہین اور اسباب ہتی
ہتی اوسنی بادشاہ سی کمک طلب کی چنانچہ بادشاہ ارنک نی فوج آراستہ کرکی اوسکے
طقصبا نائب سلطنت قوص کو سپہ سالار بناکر ہمراہ اوسکے کردیا — اور اسی سال مین
پہر حمیضہ اور رمیثہ ابونمی کے بیٹو نکا ہی دورا ملک مکہ مین چمکا — اور اسی سال مین
جمان ابن شحلہ حاکم مدینۃ الرسول فوت ہوا بعد اوسکے بیٹا اوسکا منصور ابن جماز مالک
مدینہ ہوا — اور اسی سال مین ہفتہ کے روز دسوین صفر کو مکہ شریف سی عود کرتا ہوا
اور زیارت قبر خلیل علیہ السلام کی کرکی حمات مین پہونچا

اب شروع ہوا سنہ ۷۰۵ ہجری

بیان لوٹنی لشکر حلب کا بلاد سیس کو

بیان لوٹنی لشکر حلب کا بلاد سیس کو

اسی سال کی اوایل ماہ محرم یعنی آخر تور میں قراسنقر نائب سلطنت حلب کی ہمراہ قشتمر غلام اپنی کے لشکر حلب واسطی لوٹنی بلاد سیس کی روانہ کیا اول ماہ مذکور میں یہ لشکر اون شہر دیس پہنچا تہا واضح ہو کہ قشتمر مذکور کی عقل وکم تدبیر و شراب خوار تہا اوسکو یہ خیال رہا کہ دشمن کی حالات کی خبریں منگوانی اخبار کی طرف کم توجہ رکہی اور لشکر کی محافظت میں رہا یہ سیو عجی بیرلی سری کی ہتی کیونکہ حاکم سیس کی بہت فوجیں تاتاریوں سے اور ارمیوں اور فرنگیوں کی جمع کرکی اوسکی مقابلہ کی واسطی روانہ کیں مقام عزہ پر قشتمر سی مقابلہ ہوا اور سوف حلبوں کو اونکی مقابلہ کی بالکل قدرت نہ رہی لاچار گرتی پڑتی بہاگی ہوئی اپنی راہ لی مگر تاتاریوں کی اور ارمنوں نے بہاگتوں کو قتل کیا اور اکثروں کو پکڑکر گرفتار کر لیا و بچ رہا وہ اونہیں پہاڑ دیس چہپ رہا اون لشکریوں میں سی تہوڑ لیسی آدمی بچکر حلب میں آئے مگر اونکی پاس گہوڑی نہتی پاپیادہ بہاگ آئی اس سال میں حاکم سیس کا بیتوم جن لیعون تہا جسکو اوسکی بہائی سماط کی پکڑکر ایک آنکہ کالی کرڈالی جسے حساکہ اوپر دربیان سنہ ۶۹۷ ہجری کی گذرا — اسی سال میں بدرالدین کمتاش ایمر سلاح کی خرست کر اور عمر کی کہ وہ طاقت حرکت کرنی کی نہ رکہتا تہا منقطع ہوگئی ہتی — اور اسی سال میں حاج بہادر طاہری کی جسکو حسام الدین لاجین ملک منصور کی قید کیا تہا قید خانہ سی رہائی پائی — اور اسی سال میں قطلوشاہ نائب خربندا مارا گیا اوسکو اہل گیلان نے قتل کیا تہا کیونکہ وہ لوگ بیچ ہوگئی ہی قطلوشاہ اونکی لڑنی کے واسطے گیا اونہوں نے اوسکو مع اوسکی ہمراہیوں کے قتل کرڈالا — اور اسی سال میں جمال الدین اقوش افرم لشکر دمشق وغیرہ لیکر کسترواں پر چڑہ گیا تہا کیونکہ ان پہاڑوں میں رافضی بہری ہوئی ہی لشکر شیعوں نے اون پہاڑوں پر جاکر گہوڑے نیچی پہاڑ کے چہوڑکر

بیان اون لوگونکا جو اولاد مرین سی ہوئی

چھوڑکر یا پیادہ ہوکر اون پہاڑون پر چڑھکر اون رافضیون کو جو وہان رہتی تھی قتل کیا اور ۷۰۵ ماندرون کو قید کیا یہہ چند پہاڑ بہت بلند درمیان دمشق اور طرابلس کی واقع ہین لوگ جو ان پہاڑ ودمین آسئے تہی اونکا یہہ شیوہ تہا کہ سنیون کو پکڑکر کافرون کی ہاتہہ بیچ کر ڈالا کرتے تہی اور رہزنی کیا کرتے تہی — اسی سال مین تقی الدین احمد بن تیمیہ کو مصر مین بلاکر ایک مجلس اوسکے واسطی منعقد ہوئی تہی بعد ازان اوسکو پکڑکر بسبب خلاف عقیدہ کے اوسکو قید کیا کیونکہ وہ تجسیم کا قائل جیساکہ ابن حنبل کی طرف یہہ عقیدہ منسوب ہے

اب شروع ہوا سنہ ۷۰۶ ہجری

بیان اون لوگون کا جو اس سال مین بلاد مغرب کی حاکم اولاد مرین سی ہوئے

واضح ہوکہ سنہ ۷۰۶ ہی مرین کا حال اور یہہ بیان کہ اونمین سی یعقوب مالک اول ہوا پہر اوسکا بیٹا یوسف گذر چکا ہے جب یہہ سال آیا اوسمین ابو یعقوب یوسف بن یعقوب بن عبد الحق بن محیو بن حمامہ مرینی بادشاہ مغرب عین اوس حالت مین کہ تلمسان کا محاصرہ کر رہا تہا مقتول ہوا اوسنی اہل تلمسان کو بسبب محاصرہ کے بہت تنگ کر رکھا تہا بہت برسون تک اوسشہر کا محاصرہ کئی رہا تہا تک کہ اہل تلمسان کے پاس شہر مین غلہ نرہا اور اتنا اسباب خورش کا اونکی پاس نہ تہا کہ ایک مہینے بہر وہ کہاکر گذر کرسکتے اون لوگون کو اپنے ہلاک ہونے مین کوئی شک نرہا تہا اللہ تعالی نے مرینی مذکور کو قتل کرکے سب فکر اونکا دور کردیا سبب اوسکی مقتول ہونے کا یہہ تہا کہ اوسنی اپنی وزیر اور مختار خانہ مسمی عنبر دونو پر اپنی حرم سی زنا کرنی کی تہمت لگاکر وزیر کو قید کیا اور زمام دار مسمی عنبر کو حکم قتل کا دیا تہا جب عنبر مذکور کو واسطی قتل کے لیچلی راہ مین چند خادمون سی ملکر اوسنی یہہ کہاکہ میرے مارڈالنی کا حکم بادشاہ نے دیا ہے اور یقین ہے کہ تم بہی میری پیچھی

بیان اون لوگونکا جو اولاد مرین سی ہوئی

۷۰۶ اسیطرح بیماری جاویگی یہہ حال سنکر ایک خادم چہری ہاتہہ مین لیکر ابو یعقوب مذکور کا پاس گیا وہ اپنی ڈاڑہی مین مہندی لگاکر سو رہا تہا اوس خادم نے حلق پر اوسکے پیٹ پر چہری کئی ضربین دی اور خود وہان سی بہاگ کر دروازہ بند کرکے چلا آیا ایک عورت ابو یعقوب کے خدمت مین حاضر تہی جب وہ ناوار بلند چیخنے لگے اوسوقت اوسکی مصاحبون نے اندر جاکر دیکہا کچہہ جان باقی تہی اپنی بیٹی ابو سالم بن ابی یعقوب کے واسطی وصیت کرکی مر گیا بعد اوسکے مرنے کی ابو سالم ملک کا مالک ہوا مگر اوسکے چچا کی بیٹی ابو ثابت عامر بن عبد الله بن یعقوب بن عبد الحق نے اوسپر چڑہائی کی بعضی یہہ کہتی ہین کہ ابو ثابت عامر بن عبد الله بن یوسف بن یعقوب بیٹا ابو سالم کا تہا اوسکی چچا کا بیٹا نہ تہا غرضیکہ اوسکے ہمراہ یحیی بن یعقوب بہی ابو سالم کا چچا بہی تہا جب وہ دونو قریب ابو سالم کے آپہنچی اوسنی خوف کرکے وہ بہاگ گیا لیکن اونہوں نے اوسکے پیچہے لوگوں کو واسطی قتل کے روانہ کیا اون لوگون نے اوسکا کہوج لگاکر سر اوسکا کاٹکر ابو ثابت عامر مذکور کے پاس بہیجدیا بعد مقتول ہونے ابو سالم کے ابو ثابت عامر سلطنت کرنے لگا وہ درمیان نصف سنہ ۷۰۶ ہجری کے تخت پر بیٹہا تہا اوسنی سلطنت کی گدی پر بیٹہکر حکم دیا کہ سب خدمتگارونکو قتل کر دیا جاے سبکو قتل کرکے اونکی لاشوں کے چہپا چہوا کر آگ لگا دی اور کسی خوجہ کو اپنی سلطنت مین زندہ نہ چہوڑا پہر ابو ثابت مذکور اپنی چچا یحیی کو دوسری روز جلوس کے قتل کیا بعد ازان فاس مین جاکر ایک محافظ اپنی چچا کی اولاد مین سی جسکو یوسف بن ابی عباد کہتی ہین مراکش مین روانہ کیا لیکن یوسف مذکور جب مراکش مین مقیم ہو چکا اوسوقت ابو ثابت عامر مذکور کے اطاعت سے باغی ہوگیا پہر اوسسی جو کچہہ گذرا آگی بیان کرینگے انشاء الله تعالی

اسی سال مین امیر صدر الدین [illegible] بحری معروف امیر سلاح فوت ہوا [illegible] اوسکے اخبار منقطع ہوئی ہین اور وفات پانی مین چار مہینی کا فاصلہ تہا

اب شروع ہوا سنہ ۷۰۷ ہجری

بیان مقتول ہونی حاکم سبس کا

بیان وفات پانی عامر بادشاہ مغرب کا اور جو اوسکی پیچھے بادشاہ ہوا

آخر سال ہذا مین ابو ثابت عامر بن عبداللہ بن یوسف ابو یعقوب بن یعقوب بن عبدالحق بن محیو بن حامہ بادشاہ مغرب کا فوت ہوا اوسنی ایک برس تین مہینی چند روز سلطنت کی تہی یعنی ایک برس اور چہہ مہینی بیان کرتے ہین وہ درمیان طنجہ کے فوت ہوا تہا حال یہہ ہے کہ جب اوسکے چچا کی بیٹی یوسف بن ابی عباد نے مراکش مین جاکر اوسی بغاوت اختیار کی اوسوقت ابو ثابت مذکور اوسپر چڑہ کر گیا اوسی یوسف لڑا لیکن فتح ابو ثابت نے پائی یوسف شکست کہاکر بہاگا لیکن پہر پکڑا گیا اور اوسکی دہ ساتہون مین بہت آدمی قتل کئی گئی بعد ازان مراکش ابو ثابت کی پاس پہر سوگئی پہر ابو ثابت مذکور طنجہ مین واسطی لڑنے عربون کے آیا وہان آکر فوت ہوا بعد وفات پانی ابو ثابت کی اوسکے چچا کا بیٹا علی بن یوسف گدی نشین ہوا لیکن بعد دو روز کے اوسکی وزیر اور ایک جماعت لشکر نی اوسکو معزول کرکی سلمان بن عبداللہ بن یوسف بن یعقوب بن عبدالحق بن محیو بادشاہ بنا کر اوسکی بیعت خلافت کی سب آدمی اوسکی مطیع ہوگئی اوسنی بہی بہت مال خرچ کیا اور بنی مرین کو زیادہ جاگیرین عطا کین ظلم دور کرکے رعیت پروری کرنے لگا اور علی بن یوسف معزول کو پکڑکر درمیان طنجہ کی قید کیا سلمان کی سلطنت مقرر ہوگئی اور سب کاروبار اوسکے ٹہیک ہوگئی

بیان مقتول ہونی حاکم سبس کا اور اوسکی بہتیجی کا مارا جانا

اسی سال مین برنی سپہ سالار رنعلون نے جو روم مین رہتی ہتی حاکم سبس ہتوم بن لیفون بن ہتوم کو جسکا اوپر ذکر ہوا اسطرح پر قتل کیا کہ پہلی اوسکے بہتیجی تروس کو

بیان جانی بادشاہ کا طرف کرک کی

۷۰۸ جو مصر میں تہا اوسیکی چہاتی پر رکہہ کر ذبح کیا پہر اوسکو قتل کر دیا اور ملک سیس اور اوسکی بلاد میں اوسکی بن لیفون بہائی ہیتوم مذکور کے کو حاکم بنایا بعد اوسکے مقتول ہونے کی ہیتوم کی بہائی باق ابن لیفون لی ہمراہ ربلی کی جو سدا کی پاس جاکر اس ربلی کا شکوہ کیا اور بالتس کی حرسد ا ای ربلی کو بہی تلوار کی دیار میں نکالکر قتل کیا — اسی سال میں سلار حمص پر جاکر اوسکو فتح کرنی کا قصد کیا اور اپنی ہمراہ فوجیں وہاں لیجانی کے واسطی کشتیں اور کشتیاں بہی ہتیار وں سی بہر کر طیار کر رکہی تہیں لیکن پہر ارادہ اوسکا فسخ ہوگیا — اور اسی سال میں سیف الدین کرای منصوری اپنی قطعات اور جاگیرات مصر سی معزول ہوا اور معزول رہا کہ پہر مولانا سلطان نے اوسپیر عنایت فرماکر نیابت دمشق کی اوسکو دی چنانکہ آگے بیان ہوگا — اسی سال میں رکن الدین بیبرس عجمی صالحی معروف جالق جو ایک غلام بحریہ میں سی پہیلا رہا ہوا تہا اسی ہوکر فوت ہوا

اب شروع ہوا سنہ ۷۰۸ ہجری

بیان جانی بادشاہ کا طرف کرک کی اور غلبہ پانا بیبرس جاشنگیر کا مملکت پر

اسی سال میں روز شنبہ پچیسویں ۲۵ ماہ رمضان کو سلطان ملک ناصر الدین والدنیا محمد بن قلاوون صالحی دیار مصر سی طرف کعبہ شریف کی گیا امرا ر قت بہی اوسکی خدمت میں دور تک جا پہنچی از انجملہ امیر عز الدین ایدمر خطیری — اور امیر حسام الدین قرا لاجین — اور امیر سیف الدین ال ملک عیرہ بہی صالحیہ پر پہنچ کر نماز عید فطر کے ادا کی پہر طرف کرک کی گیا دسویں تاریخ شوال کو وہاں پہنچا اوسکا نائب جمال الدین اقوش اشرفی تہا اوسی آراستہ آراستہ کرکے بادشاہ کی عبور کی واسطی سامان طیار کیا چنانچہ بادشاہ اسی عبور کرکی شہر میں گیا پہر طرف قلعہ کی جب بادشاہ پل پر کو طرف قلعہ کی

بیان جانی بادشاہ کا طرف کرک کی

طرف قلعہ کی گیا اور امرا اوسکی آگے آگی اور غلام گرد گہوڑی بادشاہ کی چلے جاتی ۷۰۹
تہی اونکی پیچہی سی پل گر پڑا لیکن بادشاہ کے گہوڑے کی قدم قلعہ کے دروازہ میں
پہنچ گئی تہے جب گہوڑی نے پل کے گرنی کی آواز سنی جلد آگے کو جہکا ہوکر دوڑا
قریب تہا کہ اون امیرون کو جو آگے گہوڑے کی چلی جاتی تہی روند ڈالتا غرضیکہ وہ تو
اندر گہس گیا مگر پینتیس ۳۵ غلام بادشاہ کے خندق مین گر پڑے سوا اونکی اور بہی باشندہ
کرک کی گر گئی تہے لیکن غلامون مین سی سوا ایک شخص کے جو خوصون میں سی نہ تہا
ہلاک ہوا اور سب زندہ بچی بادشاہ نے فوراً گہوڑی پر سی اوتر کر جال والون کو
حکم دیا فوراً گری ہوئی لوگون کو اوپر اوٹہا لیا اونکا علاج ہوا چنانچہ سب اچہی ہو گئے
— جب بادشاہ قلعہ کرک مین پہنچ گیا اوسوقت جمال الدین اقوش نایب سلطنت
کو معہ اون امرا کے جو اوسکے خدمت مین حاضر ہوئی تہی حکم دیا کہ تم دیار مصر کی جانب
جاؤ اور اونسی یہہ کہدیا کہ کرک مین مینی اسواسطی قیام کیا ہے کہ مین جانب حجاز کے
جاؤنگا چنانچہ یہی باعث غالب ہو جانی سلار اور بیبرس جاشنگیر کا مملکت پر تہا ان
دونو شخصون نے امور نہی اپنا جاری کرکے اس طرح کا استقلال اور استبداد پایا کہ
سوا نام بادشاہ کی اور کچہہ حکومت اوسکی نہ رہی تہی سوا اسکی اونہون نی بادشاہ
کا محاصرہ بہی قلعہ مین کیا اور ایسی ایسی حرکات اونسی ہوئین تہین کہ بادشاہ نی خفا
ہوکر دیار مصر یہہ چہوڑ کر کرک مین قیام کیا جب وہ امرا جنکو بادشاہ نے روانہ کیا تہا
مصر مین پہنچی اونہون نے وہان کے باشندون سی بیان کیا کہ بادشاہ دیار مصر یہہ سی
دست کش ہوکر کرک مین قیام پذیر ہو گیا ہے اوسوقت وہان کی باشندون نے آپس مین
مشورہ کرکی یہہ تجویز کی بیبرس جاشنگیر سلطنت کرے اور سلار نایب سلطنت ویسا ہی
جیسا کہ اول تہا رہی اور سب نی قسمین کہا کر یہہ بات پختہ کرلی — چنانچہ بیبرس جاشنگیر
اپنی گہر سی لباس بادشاہی پہن کر دیوان عام قلعہ جبل مین جاکر تخت سلطنت

بیان لشکر کشی کرنیکا طرف حلب کی اور جو اوسپر گذرا

ا ر ر ر ر بیتہ تیئسویں شوال ۸۰۸ ہجری میں بیٹھا اور لقب اپنا ملک مظفر رکن الدین بیبرس منصوری رکھا اور وہ امیر جو شام میں نائب سلطنت ہی سبھی اوسکی رہنے کی حلف بری ہی حالِ نا فرمح سنہ ہزار نا اسی سال میں فرنگیوں اسمار سے جزیرہ ردوس اسکری حاکم قسطنطیہ سی چھین لیا چنانچہ اسی سبب سی سوداگروں کی راہ دریا رسکے آنی کی بند ہو گئی کیونکہ استماری لوگ مسلمانوں کو اوہر آنے سی مانع ہوتے ہی سو اور اسی سال میں حاکم تونس ابو حفص عمر نے ایک جہاز مع لشکر جزیرہ جربہ کی طرف ۱۰۱۰ کیا یہہ جزیرہ بحر رومی میں واقع ہے شہر قابس سی ایک میل پر ہے اس جزیرہ کی راہ خشکی بی ہی اور دور اسکا چہتر دنکا ہے اول میں یہہ جزیرہ مسلمانوں کے پاس تہا پہر فرنگی لوگ اسپر غالب آ گئے ور سال ۵۸۸ ہجری سے یہہ جزیرہ فرنگیوں کی قبضہ میں ہو گیا جب یہہ سال آیا حاکم تونس نے اوسپر لشکر کشی کی لشکریوں نی وہاں جاکر خوب لڑائی لڑے اوسوقت ناسد گاں اس جزیرہ والے اور فرنگیوں سی جو جزیرہ صقلیہ میں رہتے تہی مدد مانگی جب ایک جہاز صقلیہ کا اونکے پاس پہنچا اوسوقت حاکم تونس کے جہاز نے مراجعت کی کیونکہ منصور تہیں اونکو لڑنے کی طاقت نہتی سو اسی سال میں امیر حصرام ملک ظاہر بیبرس نائب قلعہ میں فوت ہوا اوسکو سلطان ملک اشرف خلیل ابن سلطان ملک منصور قلاوون نے طرف قسطنطیہ کی بہیجا تہا چنانچہ وہ مع اہل و عیال اور اپنے بہائی کے تک وہاں رہا سمیں سلامس اوسکا بہائی اوسی جگہہ فوت ہوا بعد ازاں حصرم کو ملک ناصر قاہرہ کے مراجعت کی جب وہ نائب قلعہ کے پاس پہنچا اوسکا نائے فوت ہوا

ابتدا شروع ہوا سنہ ۷۰۹ ہجری

بیان لشکر کشی کرنی کا طرف حلب کی اور جو اوسپر گذرا

بیان کوچ کرنی مولانا سلطان کا کرک سی

اسی سال مین امیر جمال الدین اقوش موصلی جسکو قتال السباع کہتی تہی اور وہ دراصل مین ایک 711
غلام بدر الدین لولو حاکم موصل کا تہا ہمراہ لاجین جاشنگیر معروف زربانج کی قریب دو ہزار
سوار کے لشکر مصر سی ہمراہ اپنی لیکر آیا امیر سیف الدین قبجق نایب سلطنت حمات بہی
میری ساتہہ بہی لشکر آراستہ کرکے اونکی ساتہہ روانہ کر دیا چنانچہ ہم بروز جمعرات تیئیسوین
ربیع الآخر سنہ ہذا موافق پچیسوین ایلول کے حلب مین داخل ہوئی اون ایام مین نایب
سلطنت حلب قراسنقر منصوری تہا لشکر دمشق بہی ہمراہ حاج بہادر ظاہری کے آپہنچا
قراسنقر نے باطن مین لوگونکو مولانا سلطان کی اطاعت پر برانگیختہ کرنا شروع کیا اور بیبرس
جاشنگیر ملقب ملک مظفر کے اطاعت سی بغاوت کروانی شروع کی

بیان کوچ کرنی مولانا سلطان کا کرک سی اور مراجعت کرنی اوسکی طرف اون شہرونکی

اسی سال مین ایک جماعت غلامون کی جمیہ پر جوکہ ایک شہر شہر دان مصر سی بہاگ بیبرس
جاشنگیر کی اطاعت چہوڑکر وہان پہنچی اور بادشاہ کے پاس کرک مین جاکر سب حال بیان
کیا اسوقت بادشاہ نے پہر اپنی نام کا خطبہ کرک مین پڑہوایا اور لشکر دمشق کی بہی عرایض
بادشاہ کی بلانی کی پہنچی اسیطرحسی مکاتبات حلب بہی اس مضمون سے پہنچی کہ ہم لوگ
آپکی اطاعت پر سابق دستور قایم ہین اوسوقت بادشاہ اپنی ہمراہیون کی جمادی الآخر
سنہ ہذا مین کوچ کرکے خان گاؤن پر جوکہ قریب راس الماء کے ایک گاؤن واقع تہا
ڈیرا کیا وہان جمال الدین اقوش نے بادشاہ سی فریب کرکے مسمی قرالقیاسو جوکہ ایک
غلام قراسنقر کا تہا چہوٹا ایلچی بناکر بہیجا حقیقت حال یہہ ہے کہ قرالقیا پاس افرم کے
خط لیکر گیا تہا افرم نے اوسکو بادشاہ کی پاس بہیجدیا چنانچہ اوسنی وہان جاکر جوکچہہ
فریب کا پیام افرم نی بادشاہ کو کہلا بہیجا تہا وہ بادشاہ کو سنایا اور بادشاہ کو یقین

بیان کوچ کرنی بادشاہ کا طرف دمشق کی

۱۲ ہوگیا اسلئے بادشاہ اوسکا جانب کرکی مراجعت کرگیا اور لشکر اوسیطرح سی بادشاہ سے
اطاعت اور طلب میں تہا بیا ملک سنقر جاشنگیر سی عداوت اور خلاف علی الاعلان
ہوگیا جب یہہ معاملہ گذرا اوسوقت اون دونوں سے جو حلب میں تیرہویں ہونیں تہی دوال وہاں
ستی کوچ کیا اس بہی اسی سبرا ہیوں کو لیکر منگل کے روز انیسویں رجب تیئسویں کارلیا
اول کو حمات میں داخل ہوا

بیان کوچ کرنی بادشاہ کا طرف دمشق کی اور ٹہرنا وہاں

جبکہ بادشاہ ملک ناصر کو یقین کامل ہوگیا کہ لشکر شام میرا مطیع اور منقاد ہی اوسوقت
پہر جانب دمشق کی کوچ کیا لشکر دمشق سے بہی شہر سی باہر نکلکر بادشاہ کا استقبال
کیا اور اوسی ادم نائب سلطنت دمشق بہاگ گیا بادشاہ منگل کے روز تیرہویں شعبان
سنہ ہد مطابق سیویں کانون ثانی کی دمشق میں پہنچا ہرچند کہ قلعہ دمشق واسطی اوترنے
بادشاہ کے مہیا کیا گیا تہا لیکن اوسمیں نہ اوترا ملکہ محل ابلق میں فرو کش ہوا اور قرم سالے
بادشاہ کے پاس قاصد بہیجکر امن مانگی جبکہ وہ دمشق میں مطیع ہوکر آیا اور تحقیق حماۃ سی کی
مدد لشکر حموی سے بہیجا اسیطرح اسندمر لشکر ساحل لیکر بادشاہ کے خدمت میں آیا یہہ دونوں
روز دوشنبہ چوبیسویں شعبان سنہ ہد کو پہنچی تہے میں بہی اسی طرفسی مدد لیکر روز چہارشنبہ
چھبیسویں شعبان نذر کرکر بادشاہ کی خدمت میں بہیجا تہا بادشاہ سے قبول فرماکر بوعید
صادقہ اور اقرار اسس امر کا کیا کہ ملک حمات تمکو دیا جائیگا بعد ازاں قرا سنقر لشکر حلب لیکر
روز جمعہ اٹہائیسویں ماہ شعبان کو دمشق میں پہنچا قبل اسکے سیف الدین بکتمر صروف
امیر جاندار صفد سی بادشاہ کی خدمت میں آپہنچا جب بادشاہ سے دیکہا کہ تمام لشکر
شام جمع ہوگیا اوسوقت واسطی جانی دیار مصر کے حکم فرمایا

بیان کوچ کرنی سلطان کا طرف دیار مصر کی

٧١٤

بیان کوچ کرنی سلطان کا طرف دیار مصر کی اور فرار پکڑنا دار السلطنت سے

اسی سال مین جبکہ بادشاہ کے پاس لشکر شام اور دمشق کا جمع ہو گیا او سوقت بادشاہ نی طرف کرک کی جو خزانہ کے وہان موجود تہا آدمی بہیجکر منگوا لیا سب لشکر کو بانٹ کر دمشق سے منگل کے روز نوین رمضان سنہ ۷۰۹ کو موافق دسوین تشباط کو کوچ فرمایا جب بیبرس جاشنگیر اور اوسکی نایب کو یہہ خبر پہنچی اوسنی ایک بہاری لشکر ہمراہ برلغی وغیرہ سرداروں کے مہیا کر کے روانہ کیا یہہ لشکر صالحیہ کی طرف آیا وہ فصل جاڑے کی تہی کیچڑ اور مینہہ کا بہت خوف تہا لیکن اللہ تعالی کی فضل سے مینہہ برسا یہان تک کہ ہم بادشاہ کی خدمت مین غزہ پر روز جمعہ انیسوین ۱۹ ماہ رمضان سنہ ۷۰۹ کو جا پہنچے جب بادشاہ طرف غزہ کی آیا وہان لشکر مصر جوق جوق اور فوج فوج ہو کر بادشاہ کی خدمت مین مطیع اور منقاد ہو کر آنے جاتے تہی برلغی وغیرہ سب سردار معہ لشکر بسیار بادشاہ کے خدمت مین آکر موجود ہوئی یہہ حالت تہی کہ ہر روز بادشاہ سے ایک امیر معہ لشکر کے آکر ملتا تہا اور زمین اطاعت کی چوم کر ہمراہ رکاب کے ہو لیتا تہا جبکہ بیبرس جاشنگیر کو یہہ خبر پہنچی اپنی تئین آپ سلطنت سے معزول کر کی تخت سے اوترا کے رکن الدین بیبرس دواداری کو بادشاہ کی خدمت مین بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ میری جان بخشی فرماے اور اپنی صدقہ مین کرک یا حمات یا صہیون ان ملکون مین سے کوئی ملک دیدیجی اور تین سو غلام میرے ملک کی جو ہین اونکو حکم دیجی کہ میری اردلی مین رہین بادشاہ نے فرمایا کہ اچہا ایک سو غلام معہ صہیون کی تجکو دئے اور بادشاہ سیدہا مصر مین چلا آیا جاشنگیر قلعہ الجبل سے طرف صعید کی بہاگ گیا اور سلار بادشاہ کی اطاعت قبول کر کے بروز دوشنبہ آٹہائیسوین ۲۸ رمضان کو برکت الحجاج پر ملاقات کی واسطی حاضر ہوا زمین خدمت کے چوم کر اوسی روز بادشاہ کے واسطی اوس جگہہ خیمہ کہڑا کر دیا یا منگل کے روز سلخ

بیان پہنچی اسندمر کا طرف دمشق کی

۱۴ رمضان کو وہاں قیام کرکے عید کی روز بادشاہ نے نماز عید الفطر برکت پڑہی اور
اوسی روز مع لشکر شامی اور مصری کے بادشاہ نے کوچ کرکے قلعہ الجبل میں آکر تخت
سلطنت پر بعد عصر پہلی تاریخ ماہ شوال عید کے روز سنہ [illegible] ہجری میں جلوس فرمایا
یہہ تیسری دفعہ کی بادشاہت تہی اور روز جمعہ تیسری شوال کو سالار قلعہ الجبل سے
طرف شوبک کی بسبب اسکی ہمراہی بادشاہ کے یہہ ملک اوسکو دیدیا تہا گیا اور نیابت
حلب کی سیف الدین قبچق کو دیکر اوسی ساعت لیالی قبچق مصر سے بروز جمعرات نوین شوال کو
کوچ کر گیا اور لشکر حمات کو حکم دیا کہ اوسکے ساتھ جاوے اور میری جوکسی خاطر بادشاہ
نے فرماکر حکم دیا کہ وہ جو وعدہ مجہسے ملک حمات دینے کا کیا تہا اب اوسکا وفا کرنا
ضرور ہے اتنی دنوں سے یہہ امر اسواسطے ملتوی ہیں ہمیں آیا کہ مہمات اور مواجبات بہت
درپیش تہے چنانچہ ہم ہمراہ قبچق کے شہر سے طرف حمات کے تاریخ مذکورہ میں پہنچی
اور روز معراج پندرہویں ذی قعدہ سنہ [illegible] کو حمات میں پہنچی بعد اسکے بادشاہ نے
امیر جمال الدین اقوش افرم کو صرخد کی دی وہاں چلا گیا اور نیابت سلطنت شام
کے شمس الدین قرا سنقر کو مرحمت ہوئی اور حمات حاجی بہادر ظاہری کو دیکر پہر اوس سے بہی
لے لی اوسکو عہدہ نیابت سلطنت قلاع اور فتوحات کا بعد معزول کرنے اسندمر کے
اس عہدہ سے دیا مجہمیں اور اسندمر میں عداوت مستحکم بسبب اسکے کی گروہ اپنی ہمراہ کے
کی طرف مایل تہا ہوگئی تہی ہر چند اوسنے یہہ ارادہ کیا کہ حمات میری لے لی لیکن بادشاہ
نے اوسکی دشمنی جب اوسنے دیکہا کہ بادشاہ حمات مجکو دیا چاہتا ہے اوسنے نیابت
اسندمر نے اپنی واسطے درخواست حمات کی کی چونکہ بادشاہ کو سوی چارہ نہ تہا
حرص اوسکی کی نہ تہا لاچار اوسکو دیدے مگر بسبب چند امور کے دو
حاضر نہ ہوسکا اور امیر سیف الدین بکتمر جوکا مدار کہ ہوا جب سلطنت مصر کی
مرحمت ہوئے

بیان پکڑی جانی بیبرس جاشنگیر کا

...ن پکڑی جانی بیبرس جاشنگیر کا

واضح ہو کہ بیبرس مذکور بروقت پہنچنی بادشاہ کے صالحیہ پر قلعہ الجبل سی بہت مال اور گھوڑے اوس مقام سی لیکر جانب صعید کے بھاگ گیا تھا جبکہ بادشاہ قلعہ الجبل مین جاکر ٹھہرا اوسوقت بادشاہ نے آدمی بھیجکر وہ خزانہ جو بغیر حق کے لیگیا تھا اوس سے پھر والئی بعد ازان بیبرس مذکور نے جانب صیہون کی حسب وعدہ بادشاہ کی کوچ کیا اور صالحیہ کی طرف گیا وہانسی کوچ کرکے ایک موضع پر جو کہ اطراف بلاد وغیرہ مین واقع تھا جسکو عنصر کہتی تھی قریب داروم کے پہنچا اور قراسنقر جانب دمشق کے نائب ہو کر گیا تھا اوسکے نام پر پروانہ بیبرس جاشنگیر کے پکڑنے کا صادر ہوا اسلئے قراسنقر نے فوراً سوار ہوکر اوس موضع پر جاکر بیبرس جاشنگیر کو پکڑکر جانب مصر کی روانہ ہوا جب حطارہ کی پاس پہنچا اوس مقام پر جانب بادشاہ سی اسندمر کرجی آکر اوسکو ملا بیبرس جاشنگیر کو اوس سی لیکر قراسنقر کو حکم دیا کہ تم مراجعت کرجاؤ چنانچہ وہ ملک شام کو پہنچا اور اسندمر مذکور بیبرس جاشنگیر کو لیکر ملک مصر مین آیا جب قلعہ الجبل مین پہنچا بروز جمعرات چودہوین ذی قعدہ سنہ ۷۰۹ کو بادشاہ نی اوسکو قید کیا یہہ آخر زمانہ اوسکا تھا بیبرس مذکور نے گیارہ مہینی سلطنت کی — اور اسی سال مین مسمی بیان ابن قنجی اپنی بھائی کی سلطنت پر غالب ہوگیا اور مدد طلب کرکے اوسکو وہانسی نکالدیا بعد ازان کبلک فوت ہوا اوسنی اپنی پیچھی ایک بیٹا مسمی قشتمر ابن کبلک چھوڑا تھا اوسنی مدد طلب کرکی اپنی چچا بیان کو نکالکر آپ اپنی باپ کی ملک پر قابض ہوگیا بعض یہہ کہتی ہین کہ جس شخص نے مسمی بیان کو نکالا تھا وہ اوسکا بھائی منغطائی ابن قنجی تھا — اسی سال مین یہہ خبر آئین کہ فرنگیون نے ملک غرناطہ کا جو اندلس مین واقع ہے قصد کیا وہان کا حاکم نصر ابن محمد ابن احمر تھا اوسنی سلیمان مرینی حاکم مراکش سی مدد لیکر فرنگیون سی لڑائی کا

بیان بھیجی اسکندر کا طرف دمشق کی

۱۲۱۶ کی اور اسی سال میں جو بندا بادشاہ تاتار نے حاکم ماردین ملک منصور غازی ابن قرا ارسلان کی بیٹی ہی ابا لکاں کیا تہا اور اسی سال بیچ مدہ کے روز پانچویں ذی الحجہ کو مہتا ان عیسیٰ طرف حمات کی آیا اور اوسی وہاں آکر کچھ میں اور مرے بہائی میں بسبب حمات کے صلح کروائی چاہی لیکن کچھ ہوا اور اسی سال بیچ آٹھویں دی الحجہ کو صدر الدین میلک سر مدی حمات میں حاضر ہوا اور اسی بیان کیا کہ میں اسکندر کا نایب ہوکر آیا ہوں بھی وہ بھی آتا ہے لیکن اسکندر کے حمات میں آنیکا انتظار رہا اور اسی سال میں روز دوشنبہ چودھویں ماہ دی الحجہ سنہ ہذا کو یہہ بیان کرنے کہ میں طرف دمشق کی جاکر اسکندر کی ملاقات کرونگا چلا گیا اور میں پوشیدہ عرضیاں بادشاہ کو اس مضمون کی بھیجیں کہ اگر حکم ہو دیں دمشق میں جا رہوں حمات کو چھوڑ دوں کیونکہ اسکندر سی مجکو کمال عداوت تھی اسلئی حمات میں اوسکے زیر حکم رہنی سی مجکو خوف لاحق ہوا چنانچہ میں حمات کو چھوڑ کر دمشق کو چلا گیا روز جمعہ اٹھائیسویں ماہ دی الحجہ سنہ ہذا کو داخل ہوا اور وہاں آستانہ میر اسلام روز چہارشنبہ چوتھی محرم سنہ ۱۲۱۷ میں بادشاہ کی پاس سی اس مضمون کا حکم نکل آیا کہ تم دمشق میں رہو اور بادشاہ نے خلعت کردحسن اور کلو تاریش کا میرے واسطی بھیجا اور اس مضمون کا فرمان بھیجا کہ دمشق کے پیداوار میں سی علوفہ تم لیا کرو اور اور لشکر تمہارا حمات میں رہے

اب شروع ہوا سنہ ۱۲۱۷ ہجری

بیان بھیجی اسکندر کا طرف دمشق کی حمات کو جاتی ہوئے

اسی سال میں روز منگل دسویں محرم کو جام سلطانی سی نایب حمات ہوکر اسکندر حمات میں آ نامیں اون ایام میں درمیان دمشق کے تھا کر اور ذکر ہوا مقیم تہا میں بہی مقام کسوہ پر

بیان پکڑی جانی سلار کا

کسوۃ پر نکلکر اوسسی ملاقی ہوا ہرچند کہ وہ مجکو فریب اس امر مین دی رہا کہ تم میری ساتہہ ۷۱۷
حمات مین چلو مین تمہاری ساتہہ بہت سلوک کرونگا لیکن مینی ہرگز اوسکا کہنا نہ مانا جب
اوسنی دیکہا کہ یہہ میرا کہنا نہین مانتا اوسوقت قراسنقر نایب دمشق کے پاس جاکر اوسی
کہا کہ اسکو طوعًا وکرہًا اور جبرًا جسطرح ہوسکی میری ہمراہ کردو اوسنی کہا کہ بادشاہ نے
اوسکو دمشق مین رہنے کا حکم دیا ہے برخلاف اسکے کبہی کچہہ نہین کرسکتا لاچار ہوکر چند روز وہ بہی دمشق
مین ٹہرکر حمات کو چلا گیا بروز منگل چوبیسوین محرم سنہ ہذا کو پہنچا

بیان پکڑی جانی سلار کا

واضح ہو کہ سلار درمیان شوبک کے بہاگنی کی ارادہ پر تہا اولًا پروانہ اوسکے نام حمات پر
جانیکا ہوا پہر اوسکو بادشاہ نے بلالیا اور اسندمر کو لکہا کہ حمات سی کوچ کرکی دمشق
کو چلے جاؤ اور حمات سلار کے واسطی خالی کردو اس امر مین مراسلات سلار کی جانب
آتے جاتے رہی آخر کو سلار بادشاہ کی خدمت مین درمیان مصر کے سلخ ربیع الاخر
سنہ ہذا مین پہنچا بادشاہ نے اوسکو فورًا قید کیا یہہ آخر زمانہ اوسکا تہا اور جو کچہہ
اوسکے بیت المال میں موجود تہا سب لے لیا

بیان مقرر ہونی میری کا حمات مین مع متعلقات کی

واضح ہو کہ اسی سال مین حاج بہادر نایب سواحل شامیہ منگل کے روز بیسوین ربیع الاخر
کو فوت ہوا اور مہنا بن عیسی طرف دمشق کی گیا پہر وہا سی طرف مصر کے بروز ہفتہ پہلی
تاریخ جمادالاول کو گیا اور بادشاہ کو اپنی ایفاء وعدہ سے کہ کہا تہا کہ تجکو حمات دونگا
جو کچہہ

نام سلاطین حمات کا

۱۸ ۔ پچ پڑسی سوی تہی لیکن بسبب مدارات اور خاطر داری اسدمر وعدہ کی وعدہ ایسا وفا
نکر سکتا تہا جب حاج بہادر مرگیا اور مہنا بن عیسی بادشاہ کی خدمت میں گیا اوسوقت
مولانا سلطان نے نیابت سلطنت سو رحل کی اور عہدہ فتوحات کا اسدمر کو دیا اور حمات
اور معرہ اور بارین بیہ سبب محکوم رحمت و باری لیکن اسدمر نے بسبب بہکو تمر طاش کے وہاں کا
جانا منظور نکیا اتفاق سی اونہیں ایام میں سیف الدین قبجق نایب سلطنت حلب روز ہفتہ
سلخ ماہ جمادالاول کو رحمت ہوا جب اوسکی مرنے کی خبر بادشاہ کو پہنچی اسدمر کو نیابت
سلطنت حلب کی مرحمت کی اور جمال الدین اقوش ادرم کو نیابت سلطنت حمات سے
دی اور ملک حمات اس بندہ فقیر اسماعیل بن علی مولف کتاب ہذا کو مرحمت ہوا اٹھارویں
جمادالاول سنہ [illegible] ہجری میں موافق فرمان شاہی دمشق سی نکلکر جانب حمات ہمراہ امیر سیف الدین
کے بن رواند ہوا اسدمر ابہی حمات ہی میں مقیم تہا لیکن اس ملک کی فراق میں بہت رنجیدہ
اور کشیدہ خاطر ہو کر جدا ہو رہا تہا تمام لشکر حموی بیری کا استقبال کی واسطی آیا قاطع حمص پر لشکر
سی ملاقات ہوئی غرضیکہ روز دوشنبہ دو پہر کا وقت اسدمر حمات سی نکلا ہوا اور سیکے
نکلنی کے بعد حمات میں اوسی روز داخل ہوا ایسی جا ملک مظفر کے مکان میں بعد نماز ظہر
تیسویں جمادالاخر سنہ [illegible] ہجری میں جاکر قیام کیا ہے خاندان تقوی ایوبی کے قبضہ میں سی
وقت وفات بانی سلطان ملک مظفر حاکم حمات کی روز پنجشنبہ ... ذی قعدہ سنہ ۶۹۸
کو ملک حمات نکل گیا تہا یہ اس تاریخ یعنی اٹھارویں جمادالاول سنہ [illegible] ہجری سے بن
اوسی خاندان کے قبضہ میں آیا اس حساب سی گیارہ برس پانچ مہینہ ستائیس دن
اس خاندان کے ہاتھہ سی یہہ ریاست نکلی رہے

نام سلاطین حمات کا

اب حال مستوجب حساب کا لکھوں گا واضح ہو کہ حال حمات کا ہمراہ اخبار حضرت داؤد

نام سلاطین حمات کا

"۷۱۹" داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے کتب یہود مین جو چوبیس کتابین مشہور ہین گذر چکا ہی بعد اسکی یہہ حمات ایک چھوٹا شہر مضافات مین سے شمار کیا جاتا تہا بعد ازان سطنطینوس، بادشاہ روم نے فصیل حمات کی اول سال اپنی جلوس کے مین بنوائی دو برس مین اوسکی فصیل بن کر طیار ہوئی رومیون کے قبضہ مین یہہ شہر اوسوقت تک رہا کہ ابو عبیدہ بن جراح نے امان دیکر اوسکو بعد فتح حمص کے فتح کیا اوسوقت سے حمات مضافات حمص سے رہی بعد ازان خلفاء راشدین کے عامل حمص پر ایک پیچھے دوسری کے حکومت کرتے رہے یہانتک کہ بنی امیہ بادشاہ ہوئی اور دمشق کو دار السلطنت مقرر کیا اوسوقت سے بنی امیہ کے عاملین کے قبضہ مین حمات رہی — جب بنی عباس کا دورہ آیا اوسوقت اونکی عامل حمص اور حمات پر قابض رہے بعد ازان قرامطہ حمات پر مستولی ہوئی اونہون نے وہان کی باشندون کو بہت قتل کیا بعد ازان صالح بن مرداس کلابی حاکم حلب کے قبضہ مین ہو گئی — بعد ازان امیر سعد الدولہ خلیفہ بن جیہان کردی حمات پر حکومت کرنے لگا — پہر شجاع الدولہ جعفر بن کلند والی حمص درمیان ۴۷۵ھ ہجری کی قابض ہوا — بعد ازان سلطان ملک شاہ شہر حمات آقسنقر کو حلب کی مضافات مین کرکے دیدی اوسکی پاس جب تک رہی کہ تتش نے اوسکو قتل کیا بعد ازان حمات محمود بن علی بن قراجا کی قبضہ مین آگئی یہہ شخص ظالم تہا — پہر طغتکین حاکم دمشق کے زیر حکم ہوئی — پہر برسقی کی حکومت مین شامل ہوئے بعد ازان اوسکا بیٹا عز الدین مسعود بن آقسنقر برسقی حکمرانی کرتا رہا — پہر بہاء الدین سونج بن بوری بن طغتکین کے زیر حکم رہی — پہر عماد الدین زنگی بن آقسنقر کے زیر حکم ہو گئی — پہر اوسکی شمس الملوک اسماعیل بن بوری بن طغتکین نے لے لی — پہر عماد الدین زنگی مستولی ہوا — پہر نور الدین محمود بن زنگی کے پاس ہو گئی — پہر اوسکے بیٹے ملک صالح اسماعیل بن محمود کے قبضہ مین ہو گئی — پہر صلاح الدین یوسف بن ایوب کے زیر حکم رہے

نام سلاطین حمات کا

— پھر اوسسی اپنی ماموں شہاب الدین محمود حارمی کو دیدے — پھر ملک مظفر تقی الدین
عمر بن شاہنشاہ بن ایوب کے زیر حکم رہے — پھر اوسکی بیٹی ملک منصور محمد بن عمر
کی سلطنت میں داخل ہوئے پھر اوسکی بیٹی ملک ناصر قلیج ارسلان بن محمد کی زیر حکم ہوگئی
— پھر اوسکے بھائی ملک مظفر محمود بن محمد کے پاس ہوگئی — پھر اوسکا بیٹا ملک منصور
محمد بن محمود حکومت کرتا رہا پھر اوسکا بیٹا ملک مظفر محمود قابض ہوا پھر اونکی خاندان سی نکل
گئے — قراسنقر والی ہوا — پھر زین الدین کتبغا پھر سیف الدین قبجق پھر سیف الدین اسندمر
کے زیر حکم رہے بعد ازاں مولف کتاب ہذا یعنی اسماعیل بن علی بن محمود بن محمد بن عمر
بن شاہنشاہ بن ایوب کی قبضہ میں آئے اب ہم باقی حوادثات دس سال کی یعنی سنہ
پھر شے کی بیان کرتے ہیں جن میں حمات کی قریب گیا اور دمشق پر جاکر اوترا اوسکی
امیر سیف الدین مجلس نے خلعت سلطانی اور لباس حکومت مجکو پہنایا تفصیل اوسکی
یہ ہے کہ ایک جامہ اطلس سرخ کا تھا جسکے اوپر سونے کے تاروں کا کام ہو رہا تھا اور بھی
اوسکے زرد اطلس لگا ہوا تھا ٹوپی پر جواہرات دو ٹیہ سونے کا مفر کا ما ہوا —
ایک قصہ مستر مصری سونے کا کیا ہوا اور گھوڑے رتی پر مجکو سوار کیا یہ لباس پہن کر حمات
میں داخل ہوا بہت آدمیوں کے روبرو تقلید پڑھی گئی یہی سیف الدین مذکور کو چالیس ہزار
درہم دئے اور خلعت اور گھوڑوں کی اوسکو رخصت کیا مردر بکیتمہ انیسویں جمادالاخر
سنہ ہذا کو وہ حمات سی رخصت ہوا تھا — یہ عجیب و غریب اتفاق گذرا ہے
کہ میری پیدائش در ماہ جمادالاول دمشق میں ہوئی تھی ماہ جمادالاول ہی میں شہر حمات
کا میں حاکم ہوا پھر بندہ بکتش موافق عادت اپنی خاندان کی بادشاہ کی خدمت میں
بھیجکر ایک وہاں اپنی حاضر ہونی کی مد سعی بادشاہ سی طلب کیا چنانچہ وہاں آیا اور میں
ستر ہویں شوال سنہ ہذا میں حمات سی نکل کر مصر میں داخل ہوا ستر ہویں ذی قعدہ سنہ ہذا
میں روز منگل دربار شاہی میں حاضر ہوا بندہ بادشاہ کو دی قبول ہوئی اور مجکو مہ میرے

بیان پکڑی جانی اسندمر نائب سلطنت کا

میری ہمراہیون سب کے خلعت ہوا اور گہوڑا اور خرچ راہ مرحمت کرکی بادشاہ نے حکم دیا
کہ اپنی شہر کی جانب مراجعت کر جاؤ چنانچہ منگل کے روز ساتوین ذی الحجہ سنہ ہذا کو موافق
ستائیسوین نیسان کی داخل حمات ہوا

بیان ملوک عرب کا

اسی سال یعنی سنہ ۷۱۰ ہجری مین ابو الربیع سلیمان بن عبد اللہ بن ابی یعقوب یوسف درمیان
سال ہذا کی فوت ہوا بعد اوسکے اوسکی باپ کا چچا ابو سعید عثمان بن ابی یوسف یعقوب
بن عبد الحق درمیان ماہ رجب سنہ ہذا کے بادشاہ ہوا

بیان پکڑی جانے اسندمر نائب سلطنت حلب کا

واضح ہو کہ بادشاہ نی ایک لشکر ہمراہ کرای منصوری اور شمس الدین سنقر کالی کے آراستہ کرکے
اسندمر پر بہیجا تہا وہ لشکر حمص مین جاکر ٹہرا رہا جب مین بادشاہ سی رخصت ہوکر طرف حمات
کی مراجعت کرکی آیا اوسوقت اوس لشکر نے اسندمر کی مارنے کی واسطی چڑہائی کی تہی کیونکہ
وہ باغی ہو گیا تہا سب میرے پاس بہی کرای مذکور نے ایک قاصد بہیجکر اس امر کی اطلاع کرکے
یہہ کہلا بہیجا تہا کہ لشکر حمص ہی لیکر اس مہم مین تم بہی شریک ہو چنانچہ مین بہی بروز جمعرات
نوین ذی الحجہ سنہ ہذا کو بعد عید کے تین روز کے اپنی پیچہی سی حمات مین کوچ کرکے عباد سے پر
جاکر اوترا اور تمام دن جمعہ کو تہوڑی رات تک چلکر پہر رات گئی گیارہوین ذی الحجہ کو حلب
مین پہنچا وہان جاکر بہنی دار النیابت کا محاصرہ کیا جہان اسندمر نیچی قلعہ حلب کی تہا بروز
ہفتہ صبح کے وقت اوسکو پکڑکر قلعہ حلب مین قید کیا بروز یکشنبہ بارہوین ذی الحجہ سنہ ہذا کو

بیان وفات بانی طقطغا کا

۲۲ ء جانب مصر کے اوسکو باندہ کر روانہ کردیا جب مصر میں پہنچا وہاں قید رہا پہر طرف کرک کی اوسکو لیجاکر حبس کیا آخر رہا ہوا اوسکا بہہ تہا ــ اور جو کچہہ اوسکا مال اور اسباب گہوڑے اور ہتیار وغیرہ پائے سب ضبط کرکے یہہ تمام مال بیت المال میں بہجوا دیا ــ کرکی اور کمالی ہمراہیوں لشکریوں کے اور بندہ اسماعیل بن علی باحوج اور حسام سال ہا اسکے حلب میں مقیم رہے ــ اسی سال میں نجم الدین احمد بن رفعہ دیار مصر میں فوت ہوا وہ بڑا فقیہ شافعی مذہب تہا بیس جلدوں میں کتاب تنبیہ کی اوسکی شرح کی ہی اور اور شرح وغیرہ ایسی ہی اوسنے تصنیف کی ہے ــ اسی سال میں روز یکشنبہ ستروئیں رمضان کو درمیان تبریز کی قاضی قطب الدین محمود بن مسعود فوت ہوا پیدائش اوسکی درمیان شہر شیراز کی ماہ صفر سنہ ۶۳۴ ہجری میں ہوئی تہی عمر اوسکی چہتر برس ساتہہ مہینے کی پائی وہ چند علوم میں مثل علم ریاضی اور منطق اور اصول حکمت اور طب اور اصول کے امام تہا اوسکی چند کتابیں تصنیف ہیں اور التحفۃ نہایۃ الادراک ہیئۃ میں اور تحفۃ السامی ہی ہیئۃ میں اور شرح مختصر ابن حاجب کی فقہ میں ہی فصائل اوسکے بہت مشہور ہیں

ابتدا شروع ہوا سنہ ۷۱۱ ہجری

بیان وفات بانی طقطغا کا اور بادشاہ ہونا ازبک کا

اسی سال میں یا سنہ ۷۱۲ ہجری میں طقطغا بن منگو تمر بن طغان بن باطو بن دوشی خان بن چنگیز خان بادشاہ تاتار بلاد شمالیہ میں جو کی دار السلطنت صرای ہے فوت ہوا اوسکی بادشاہ ہونیکا حال سنہ ۶۹۰ ہجرے میں بیان ہوچکا ہے بعد اوسکی وفات کی ازبک بن طغرل شاہ بن منگو تمر بن طغان بن باطو خان بن دوشی خان بن چنگیز خان بادشاہ ہوا

بیان قتل کرنی قراسنقر کا

بیان نقل کرنی قراسنقر کا نیابت سلطنت دمشق سے طرف حلب کی اور روانہ ہونا کرپہ منصوری کا دمشق پر اور نیا دلشکریون حلب کو فرمان یکسانی کا

اسی سال مین جب اسندمر پکڑا گیا قراسنقر نایب سلطنت دمشق نے بادشاہ سے یہہ درخواست
کی کہ مجکو نیابت سلطنت حلب کی مرحمت ہو کیونکہ وہ چونکہ مدت تک حلب مین رہا تہا
وہان کے باشندون سے اوسکو کمال محبت ہو گئی ہتی بادشاہ نے منظور فرماکر فرمان
ولایت حلب کا سیف الدین ارغون دوادار ناصری کے ہاتہہ بہیجا وہ ہمراہ اوسکے
دمشق سے حلب کو گیا مگر قراسنقر کو یہہ معلوم ہو گیا تہا کہ جب مین حلب مین جاونگا وہان کے
لشکری مجکو پکڑ لین گے اسلئے اوسنے چلنے مین تامل کیا اور ارغون دوادار ناصری مذکور
نے اوسکی دلجمعی کی اور قسم کہا کر یہہ کہا کہ یہہ تم کو وہم وخیال ہے بارے اوسکی دلجمعی کر کی
حلب تک لیگیا حلب کا لشکر بہی اوسکی استقبال کو باہر آیا چنانچہ ہم نے بہی ملاقات
اوسکی کی وہ بروز دوشنبہ اٹہارویں محرم سنہ ہذا کو داخل حلب ہوا اور کار نیابت سلطنت
کرنے لگا ارغون ناصری کو بہت بہاری انعام دیکر بروز چہارشنبہ بیسوین محرم کو طرف
دیار مصریہ کی رخصت کیا بعد ازان مدت تک ہم مقیم رہی پہر ایک فرمان لشکر حلب کے
نام کوچ کا آیا چنانچہ بروز جمعہ اکیسوین ماہ صفر کو اپنی وطنون کے طرف مراجعت کی مین پیر
کے روز چہبیسوین صفر کو مطابق بارہوین تموز کی داخل حمات ہوا اور لشکر مصر اور دمشق
اپنی اپنی ملکون کو مراجعت کر گیا جب قراسنقر کے دمشق سے طرف حلب کی بدلی ہو گئی
اوسوقت بادشاہ نے نیابت سلطنت شام کی سیف الدین کرپہ منصوری کو دے
بعد ایک مدت کی کرپہ منصوری پکڑا گیا اور ملک شام کی سلطنت کی نیابت اقوش کو
جو کہ کرک کا نایب تہا مرحمت ہوئی

سال جانی قراسنقر کا طرف حجاز کی اور رستہ ہی مین سے لوٹ آنا اور پھر بھاگ جانا

۲۴

اسی سال مین قراسنقر نے ایک زمان بادشاہ سے درخواست اجازت ادائی حج کعبۃ اللہ کے
جانا بادشاہ نے دیدیا اور سنی اپنا سامان تیار کرکی حلب سے اوایل شوال سنہ ہذا مین
کوچ کیا مگر کعبے کی رستے گیا بلکہ بستروں کی جانب کو چلا یہانتک کہ برکہ زیزاء پر پہنچا وہان
جاکر اوسکو یہہ خیال ہوا کہ ایسا ہو کہ مصر کی سوار مجھکو مکہ میں پکڑ لین یہہ سوچ کر اوس مقام
سے خشکی کی رستے مراجعت کی یہانتک کہ پھر حلب پر پہنچا وہان مہنا ابن عیسی امیر عرب
سے ملکر دونون نے متفق ہوکر ارادہ عصیان اور بغاوت کا کیا قراسنقر نے یہہ ارادہ کیا
کہ مین حلب پر مستولی ہو جاونگا لیکن وہان کے امیرون اور لشکر نے مجتمع ہوکر اوسکو گھسنے نہ دیا
ہرچند کہ بادشاہ پہلے اوسکی قصور سے اغماض کرچکا کہ قراسنقر اور مہنا کے تسلی خاطر کی
درخواستی وعدہ کر بھیجا تھا مگر وہ دونو اپنی گمراہی سے پھری اوسی پر مصر رہے اوسوقت
بادشاہ نے لشکر ہمراہ سیف الدین ارغون دوادار ناصری اور امیر حسام الدین قرالاجین کے
ہمراہ اور آمدہ کرکے درخواستی قراسنقر مذکور کی روانہ کیا اور یہہ بھی اونسے کہدیا کہ اگر وہ
دینی مدد اور بغاوت سے توبہ کرین تو جس مکان کو وہ پسند کرے وہان اوسکو رہنے
دو اور اگر اپنی ضد سے نہ پھرے تو جہان اوسکو پاؤ گرفتار کر لو اور اوسکو وہین سے پکڑ کر لاؤ
پھر لشکر جات مین بروز ہفتہ چھٹی ذی الحجہ سنہ ہذا مطابق پیدرہوین جنیوری کو بھیجا
مین بھی ہمراہ اوسکے لشکر جات لیکر ساتھ ہو لیا مقام جام پر قریب دریا کے جمعرات
کے روز گیارہوین ماہ ذی الحجہ سنہ ہذا کو ہم اوترے اور قراسنقر طرف فرات کی بھاگ
گیا غلام بھی اوسکی علیحدہ ہوگئے مگر وہ وہان جاکر مقیم ہوا ملا ہوئے مین سے اوسکی بعضی
نابار لیول سے خاطی اور معقول سے اطاعت بادشاہ کی قبول کی بعد ازان قراسنقر
طرف مہنا کی گیا اسلئے لشکر کی مقام جام سے طرف حلب کی مراجعت کی ہم حلب مین اوترے

اتوار کی دن چودہوین ذی الحجہ سنہ ۷۱۱ کو داخل ہوئے پہر جو کچہہ گذرا آگے بیان کرین گے
انشاءاللہ تعالیٰ — اسی سال مین درمیان ماہ جمادالاول کے علی سیف الدین بکتمور جوکانداء
نایب سلطنت پکڑا گیا اور امیر رکن الدین بیبرس دوادار بجائے اوسکی مقرر ہوا —
اسی سال مین قاصدان سیس نذرانہ لیکر موافق اپنی عادت کے حاضر ہوئی شام کے
نوابون کی درستی بہی تحفہ لائے تہی میری ماتہہ بہی ایک خچر اور قماش آیا تہا —
یہہ سال بہی تمام ہوگیا اور حاکم اوس حال پر تہی جو مین بیان کرتا ہون مولانا سلطان
اعظم ملک ناصر ناصرالدنیا والدین محمد ابن سلطان ملک منصور قلاوون صالحی سلطان
الاسلام بادشاہ مصر اور شام ہے اون دونون کے مضافات اور حجاز کا تہا نایب
سلطنت رکن الدین بیبرس دوادار صاحب تاریخ مسمی زبدۃ الفکرۃ فی تاریخ الہجرۃ کا تہا
اور نایب شام کا جمال الدین اقوش تہا جوکہ اول مین نایب کرک کا تہا اور قراسنقر
نفی ہوکر مہنا ابن عیسی مسمی امیر عرب دریاء فرات کی کناروں پر گہومتا پہرتا تہا اور حاکم
حلب کا سوائے محافظین اور ناظرین کی کوئی نہ تہا اور قطلوبک درمیان صفد کی تہا
کیونکہ نایب صفد یعنی بکتمور جوکانداء طرف مصر کی چلا گیا تہا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا
اسلئے بادشاہ نے نیابت صفد کی سیف الدین قطلوبک کو دی تہی اور اسمعیل ابن علی
یعنی مولف کتاب ہذا ملک حماۃ مین تہا اور تمام اطراف مین یعنی مثل بیرہ اور حمیہ اور
غزہ اور حمص اور قلعہ روم وغیرہ مین بادشاہ کے غلام یا اوسکے باپ کی غلام یا اوسکے
باپ کے غلامون کے غلام پہلی سوہی بہتیہی موافق رای بادشاہ کی وہ لوگ اپنی کار
خدمت پر سرگرم تہی اور اطراف بعیدہ کا حال یہہ ہی کہ حاکم ماردین ملک منصور
نجم الدین غازی ابن ملک مظفر قرا ارسلان ابن ملک سعید نجم الدین غازی ابن ملک
منصور ناصرالدین ارتق ابن قطب الدین ایلغازی ابن البی ابن حسام الدین تمرتاش
ابن نجم الدین ایلغازی ابن ارتق تہا اور یہم اخبار ملوک ماردین کا سنہ ۷۱۲ تک برابر

بیان بھاگ جانے افرم کا

۷۲۶ بیان کرتا ہی بیبرس اوکی اخبار درمیان سنہ ٦٣٧ کی سال کہی گئی ہیں — اور حاکم یمن کا ملک
مؤید شرف الدین داود ابن یوسف ابن عمر ابن علی ابن رسول تھا اور بادشاہ
تاتار کا دونو عراقوں اور کرماں اور خراساں اور دیار بکر اور روم اور آذربیجان وغیرہ
خربندہ ابن ارغون ابن ابغا ابن ہولاکو ابن تولی ابن چنگیز خان تھا اور بھی بادشاہ
ترکستان کا ماوراءالنہر تھا اور حاکم حصوں میں کا یعنی قایم مقام چنگیز خان کے
سرقس ابن معلائی ابن قیلای ابن ملو ابن چنگیز خان تھا اور بادشاہ تاتار کا ملک شمالیہ
میں جسکی دارالسلطنت صرائی ہے ازبک ابن طغرل شاہ ابن منکوتمر ابن طغان تھا
اور بادشاہ تاتار کا درمیان غزنہ اور بامیان کے سیطای ابن قیجی ابن اردو
ابن دوشی خاں ابن چنگیز خان تھا اور بادشاہ مغرب کا ابو سعید عثمان ابن یعقوب
ابن عبدالحق مرینی تھا اور بادشاہ غرناطہ اندلس کا ابو جیوش نصر ابن محمد ابن احمر تھا
اور حاکم تونس کا ابو البقا خالد ابن زکریا ابن یحیی ابن ابو حفص تھا اور اشکری بادشاہ
قسطنطنیہ کا اندرونیقوس تھا اور بادشاہ سیس کا ارستیون ابن لیفون ابن ہیتوم تھا

اب شروع ہوا سنہ ۷۱۲ ہجری

بیان بھاگ جانے افرم کا اور جمع ہونا ہمراہ قراسنقر کی پھر جانا اون دونو کا طرف بادشاہ خربندہ کی

اسی سال میں اوس افرم نایب سلطنت فتوحات نے یہ ارادہ کیا کہ باغی ہو کر
لوگوں کو جمع کیجیے چنانچہ اس ارادہ کے پورا کرنے کی واسطے ایک مرد کو دمشق
سی بھاگ کر خفی آدمی کہ اوسکی مل گئے تھی اوسکو لیکر افرم سی اوپر ساحل کی آملا
ہر چند کہ وہاں سے لشکر کو بھی اپنی موافقت پر برانگیختہ کیا لیکن کسی نے مانا اوس وقت

بیان بہاگ جانی افرم کا

اوسوقت افرم لاچار ہوکر ساحل سی بہاگ کر دمشق اور حمص کی بیچ مین کو نکل کر جنگل مین جاکر ماہ محرم سنہ ہذا مین قراسنقر سی مل گیا امیر سیف الدین ارکتمر کے پاس حمص مین جو لشکر تہا اوسنی افرم کے پیچہی اوسکی پکڑنی کو بہیجا مگر وہ اوسکو نملا جب ہم کو خبر پہنچی کہ افرم بہاگ کر قراسنقر سی ملگیا ہے اور وہ قریب سلمیہ کے پڑی ہین اوسوقت تمام امیرون کی یہہ تجویز ٹہری کہ حلب سی کوچ کرکی جانب حمص اور سلمیہ کی چلو چنانچہ سیف الدین ارغون ناصری اور امیر حسام الدین قرالاجین اور مولف اس مختصر کا لشکر حمات حلب سی لیکر حمات مین بارہوین محرم سنہ ہذا کو آپہنچا باقی لشکر بہی پیچہی سی حمات مین منگل کے روز پندرہوین محرم کو آپہنچا سلمیہ کی باہر ہم اوترے اور قراسنقر اور افرم نی راتکو لشکر پر تاخت لانی کا ارادہ کیا کیونکہ وہ یہہ جانتے تہی کہ یہہ لوگ سبہی ہماری موافقت اس امر مین کرینگی اونکی ہمراہیون نے بالکل ارادہ نکیا اسلئے اپنے ساتہہ کی لوگونکو لیکر جانب رحبہ کی چلی گئی اوسوقت تمام امیرون کے یہہ تجویز ہوئے کہ انکی تعاقب پر لشکر بہیجنا چاہئے چنانچہ ایک اس بندہ فقیر اسمعیل ابن علی کو معہ لشکر حمات اور امیر سیف الدین قلی کو معہ اور سرداردن مصری اور دمشقیون کی روانہ کیا چنانچہ ہم سلمیہ سی جمعرات کے دن سترہوین محرم سنہ ہذا کو طرف قسطل کی گئے پہر وہانسی طرف قدیم کی پہر وہانسی طرف عرض کے وہانسی طرف قباقب کی وہانسی طرف رحبہ کی گئی اسیجاسے اتوار کے روز اٹہائیسوین محرم کو پہنچی تہے جب ہم وہان پہنچ چکی اوسوقت قراسنقر معہ اپنی ہمراہیون کے جانب ترمان کے جو کہ قریب عانہ اور حدیثہ کے ہے بہاگ گئی ہمکو بدون حکم اونکا پیچہا کرنا اور وہان جانا منظور نہ تہا اسلئی ہمنی رحبہ مین قیام کیا بعد ازان ہمنی وہانسی پہلے تاریخ صفر مطابق آٹہوین حزیران سنہ ہذا کو مراجعت کی اور مقر سیفی ارغون دوادار کے پاس جو کہ سلمیہ سی طرف حمص کی گیا تہا جمعرات کی روز آٹہوین صفر کو حمص مین پہنچا مقر سیفی نے لسبب آیات کی

بیان پہنچی نائب کا طرف حلب کی

۲۶ کو حارث قریب تھی اور میری اوسکی ٹہرلی سی کچھ فائدہ نہی رہا یہ تحویر کی کہ م حارث کو چلی جاؤ اسلئی میں موافق اوسکی صلاح کی حارث میں چلا آیا پیر سکے روز بارہویں صفر کو داخل حارث ہوا بعد اس قرا سنقر اور ادم سی بہت خط وکتابت اوسکی خوشی خاطر کی بابت ہی رہی لیکن سوائے سرکشی کی اوسکو کچھ فائدہ نہوا یہاں تک کہ وہ تاتاریو کی پاس جاکر بادشاہ خربندہ سی ماہ ربیع الاول سنہ ہذا میں جا ملے ایدمر زردکاش مع اپنی ہمراہیوں کی بہی اونکی ساتھ جا ملا تھا

بیان پہنچی فرمان کا طرف لشکر کی

جب اس امر کی خبر بادشاہ کو ہوئی فوراً ایک فرمان لشکریوں سکے نام آیا مسمولکا آیا کہ اپنی اپنی گہروں کو چلی جاؤ چنانچہ پیر کی روز چہبیسویں [26] صفر سنہ ہذا کو اپنی اپنی گہروں کو سب رخصت ہوگئے

بیان وفات پانی حاکم ماردین کا

اسی سال میں اتوار سکے روز آٹہویں [8] ربیع الآخر کو حاکم ماردین فوت ہوا اوسکا نام ملک منصور نجم الدین غازی بہادر شاہ ملک مظفر قرا ارسلان ابن سعید نجم الدین غازی ابن منصور ابن ارتق ارسلان ابن قطب الدین ایلغازی ابن البی ابن تمرتاش ابن ایلغازی ابن ارتق صاحب ماردین تہا بعد اوسکی شاہ اوسکا بیٹا ملک عادل عماد الدین علی ابن غازی سے قریب سترہ دن کی حکمران رہا پہر اوسکے بہائی شمس الدین صالح نے قبضہ پاکر اپنا لقب ملک صالح ابن غازی رکہا

بیان پہنچی نائب کا طرف حلب کی

بیان میری جانیکا طرف مصر کی

اسی سال مین سلطان سیف الدین سودی جمدار اشرفی نیابت سلطنت حلب پر بجای قراسنقر ۷۲۹
کے مقرر ہوا سودی مذکور حلب مین آٹھوین یا نوین ربیع الاول سنہ ہذا کو آکر مقیم ہوا

بیان میری جانی کا طرف مصر کی

اسی سال مین طرف خیام بادشاہی کی پیر کی روز اٹھارہوین ربیع الاول سنہ ہذا
مطابق چوبیسوین تموز کو حمات سی نکلا قلعہ الجبل مین جاکر بادشاہ کی خدمت مین پیر کے
روز دسوین ربیع الاخر مطابق چودہوین ماہ آب کو پہنچا بعد ازان بیری لڑکی آن پہنچی
اور یہی نذرانہ جمعہ کی روز پندرہوین ربیع الاخر کو بادشاہ سے پیش کیا قبل میری پہنچی
کے بیبرس دوادار نایب سلطنت اور چند امیر مثل کمالی وغیرہ سے پکڑے گئی تہے جب مین
بادشاہ کے سامنی جاکر کہڑا ہوا خلعت مرحمت ہوا اور ایک مکان خاص مین حکم او ترنے
کا فرمایا مین جاکر اوس مقام مین ٹہرا بعد چند ایام کے رود نیل طغیانی پر ہوئی اکیسوین[21]
ربیع الاخر سنہ ہذا کو چند شہر مصریون کے ڈوب گئی اونہین ایام مین تنقر سیفی ارغون
دوادار کو نیابت سلطنت کی تلوار اور خلعت مرحمت ہوا بعد ازان مجکو اور میرے مصاحبونکو
بادشاہ نے خلعت دیکر ایک گہوڑا معہ زین اور لجام کے مع تیس ہزار درہم اور پچاس
پارچہ قماش کی مجکو مرحمت کیا اور ملک حمات اور معرہ اور بارین مجکو مرحمت کی اگر
خوف طوالت نہوتا تو تمام نقل اس فرمان کے جو مجکو مرحمت ہوا تہا لکھہ دیتا وہ فرمان
پچیسوین ربیع الاخر سنہ[12] مین لکہا گیا تہا بعد ازان مجکو حکم ہوا کہ تو اپنی شہر کو مراجعت
کر جا اسلئے منگل کے روز دوسری جمادالاول سنہ ہذا کو قاہرہ سی نکل کر دمشق مین
پہنچا وہان امیر سیف الدین تنکز ناصری نایب سلطنت دمشق ہو کر بجاے جمال الدین
اقوش سے آ پہنچا تہا اوسنی بہت تواضع اور تکریم میری کی. جب مین حمات مین آیا

بیان بہیجنا لشکر کا طرف حلب کی

۷۳ وہ وہاں سے لوگوں کو جمع کر کے پیر کے روز انتیسویں جمادی الاول پڑا ہو گیا اور بہیں ایام میں
چند امیر و عرب ہو گئی تہی جماعت سے طرف حلب کی چلے گئی تہی کیونکہ جس میں بادشاہ کی
پاس بہیجا تہا بادشاہ نے مجہسے تمام حال بیرا دریافت کیا ہا میں کچھہ بیان کیا وہ اسب
ہی ایسی تیری ہی دہیں اور قوت جرات سے یہہ معلوم کر گیا تہا کہ اسکو بعض امراء عرماکا وکہ
جماعت میں رہتی ہیں بہت رنج ہے اسلئے بادشاہ لی قتل میری بہیجی کی جماعت میں قاصد کے
ہاتہہ ایک پروانہ ادن امراء کے نام اِس مضمون کا لکہہ بہیجا کہ تم لوگ حلب میں جا سوگریں
تمہاری حسب معمول جماعت سے جاری رہیں گی اسلئے وہ قتل میرے بہیجی کے جو ڈومہ حیدر
امیر کی تہی حلب میں چلی گئی جس میں جماعت میں آیا کوئی وہاں باقی رہا تہا مگر حکو میں اپنے
پاس ٹہرا لیا وہ ٹہرا یہہ بڑے عنایت بادشاہ کی ادن لوگوں کی حال پر ہوئی تہی

بیان بہیجنا لشکر کا طرف حلب کی اور بہیجنا دشمن کا اور لڑائی ہونا رحبہ پر

اسی سال جب جمعہ کی روز ستر ہویں رجب کو لشکر جماعت میں اپنی ہمراہ لیکر دوسری ہفتہ چوبیسویں
رجب کو داخل حلب ہوا اور وہاں اقامت کی اور اسی امیر سیف الدین سودی نائب تہا
بعد ازان کچھہ لشکر دمشق ہمراہ سیف الدین بہادر اص کے آپہنچا اور بہت تیز خبر تاتاریوں کے
آنے کی ایسی پہنچی کہ اہل حلب سب بہاگ گئی بعد ازاں تاتاری طرف بلاد سیس کی آپہنچی اور
اسی طرح دات تک گئی یہہ حال دیکہہ کر امیر سیف الدین سودی مع تمام فوجوں حلب کے
جمعرات کی روز آٹہویں رمضان سنہ ہجری کو کوچ کر گیا پہر روز ہفتہ ستر ہویں رمضان کو
حلب میں چلا آیا خرشندہ مغلو کی فوجیں لیکر آخر شعبان سنہ ہجری میں رحبہ پر آیا اور سیف الدین
سودی لشکر حلب وغیرہ لیکر حلب کی باہر جا پڑا اون ایام میں جاڑا بہت شدت سے
پڑ رہا تہا اور بہاگی ہوئی آدمیوں لی ستہرا پہرا تہا اور میں جماعت میں تہا خرشندہ نے بہت

بیان جانے بادشاہ کا ساتھ لشکر اسلامیہ کی طرف شام کی

بہت دنوں رحبہ کا محاصرہ کرکی گونین اوسپر لگائین اور سرنگین بہی اوس شہر کی کہدوائین ۷۳۱
ہمراہ اوسکی قرا سنقر اور افزم بہی موجود تہی اونہوں نی خربندہ کو یہہ طمع دلوائی تہی
کہ آپ گبہرائی نہین یقین ہی کہ نایب رحبہ بدر الدین ابن ارکشی کردی قریب ہی کہ قلعہ
رحبہ آپ کو دیدین یہہ افزم وہی شخص ہے جسنی نیابت سلطنت رحبہ مین اس شخص مذکور
کی واسطی سعی کی تہی اور اوسکو عہدہ امارت نوبت خانہ کا دلوایا تہا اسلئے افزم نے
بسبب اپنی احسان کے اوسکو کہیلا بہیجا کہ قلعہ رحبہ اوسکو دیدے لیکن اوسنی بسبب
احسانات کی کہ اوسکی گردن پر قسم بادشاہ کی چڑہی ہوئی تہی ہرگز قلعہ ندیا محاصرہ پر
صبر کیا اور خوب لڑا جبکہ خربندہ کو بہت دن رحبہ پر پڑے ہوئی ہوئی اور رسد نہ ہونے
تمام لشکری بہوکی مرنی لگی بہت سی آدمی اوس لشکر مین سی بہاگ بہاگ کے بادشاہ
کی لشکر مین آملے اور خربندہ نی بہی وہ طمع جو قرا سنقر اور افزم نے اوسکو دلوائی تہی
نہ پائی اسواسطی رحبہ سی جانب عقب کی چہبیسوین ماہ رمضان سنہ ہذا کو بعد محاصرہ ایک
مہینے کے سب آلات محاصرہ کی چہوڑکر اور گونپی بہی اوسی حال پر لگی ہوئی چہوڑکر
کوچ کیا باشندگان رحبہ نی قلعہ سی اوترکر سب آلات حرب پر قبضہ کرکی رحبہ مذکور مین
لیگئی جب یہہ حال گذر چکا سودی نے معہ لشکر حلب حمات سی کوچ کرکی جانب حلب
مراجعت کی لیکن بہادر آص معہ اپنی ہمراہیوں کی نبی لشکر دمشق کی مدت تک حمات مین
رہا جب اوسکے نام فرمان کوچ کا آیا اوسوقت اوسنی بہی طرف دمشق کی کوچ کیا

بیان جانے بادشاہ کا ساتھ لشکر اسلامیہ کی طرف شام کی پہر جانا اوسکا طرف حجاز کے

اسی سال مین بادشاہ نے ہمراہ لشکر اسلامیہ کی بسبب آنی تاتاریوں کے رحبہ پر
دیار مصر سی کوچ کیا تہا منگل کے روز تیسوین ۲۳ ماہ شوال سنہ ہذا کو دمشق مین پہنچا

سان جانی بادشاہ کا سانحہ لشکر اسلامیہ کی طرف شام کی

۶۴۲ء جب دشمن رجہ سی کوچ کر گیا اوسوقت بادشاہ لی ور سطی ارادی حج کے کہ اللہ کا قصد کیا چاہیے اسیوا سطی لشکر شام کا انتظام کر کی بعض لشکر کو حکم مقام کر نیکا تحول اور سواحل عکا اور قانون بر دیا اور بعضوں کو حمص پر تعین کیا اور نائب سلطنت حکم سمیع اول اور نائب سلطنت شام امیر سیف الدین تنکز کو جو دمشق میں رہتے تھی باقی لشکر ادکو سپرد کر کے کار سلطنت تفویض کیا اور آپ بارادہ کعبۃ اللہ کے جمرات کی رور دوسرے ماہ ذی قعدہ مطابق اول اوار کو کوچ کیا عرفات پر جا کر مناسک حج ادا کئے اور بہت جلد وہاں سی مراجعت فرما کر طرف کرک کی سلخ سنہ ۷۱۲ مین پہنچا پہر جو کچھہ ہوا آگے بیان کرونگا انشاء اللہ تعالے —— اور اسی سال میں میرا بیٹا محمد ابن اسمعیل ابن علی ابن محمود ابن محمد ابن عمر ابن شہنشاہ ابن ایوب پیدا ہوا اس لڑکے کی ولادت دوسرے ساعت جمرات کی روز پہلے تاریخ رجب سنہ ۷۱۲ مطابق دوسری ذی ماہ تشرین ثانی کے ہوئی تہی اور اسی سال میں دو دفعہ چاند گہن ہوا ایک دفعہ ماہ صفر میں اور ایک دفعہ ماہ شعبان میں اور اسی سال میں باوجود فصل جاڑی کے مینہہ تہوڑا تہوڑا برستا تہا مگر فصل ربیع میں ایسا مینہہ برسا کہ نہریں اتنی بہریں جو کبھی ایسی طغیانی پر نہوئی تہیں —— اور اسی سال میں امیر مہنا ابن عیسی امیر عرب کو بہت حیرانی لاحق حال ہوئی تہی کیونکہ اوسکو یہہ خیال تہا کہ قراسنقر وغیرہ جو امرا کہ باغی تہی میری مساعدت کرینگی اور خربندا نے اوسکی جاگیریں جو عراق میں تہیں اوسی لیلین تہیں وہ شہر حلہ وغیرہ تہا اور جاگیرین اوسکی جو بادشاہ کی طرف سے شام میں تہیں یعنی شہر سرمین وغیرہ وہ سابق دستور اوسکی پاس تہیں باوجود اس عادت کی اپنی بادشاہ نے جاگیریں نہیں لیں اور چند بار اس امر پر حلف بہی کی بگردہ اپنی شرارت سے بازنہ آیا مہنا نے اپنے بیٹے سلیمان ابن مہنا کو بادشاہ خربندا کی خدمت میں بہیجا تہا اور دوسرا بیٹا اوسکا موسی ابن مہنا بادشاہ کی خدمت میں تہا یہہ حال مہنا کا مدت تک رہا کہ دونو جاگیریں اوسکی یعنی شام

بیان نکلجانی معرہ کا ملک حمات سی

شام اور عراق کی اوسکی پاس نہین اور دونو جانب کی قاصد اور دونو طرف سی خلعت اور ۷۴۳ ھ انعام اوسکی پاس آتے تہی اور وہ جنگل مین دریا فرات کی کنارہ کنارہ پہرتا تہا کسی کی طرف خاطر جمع سی نہو سکتا تہا یہہ ایسی بات دیکہی مین آئی کہ آج تک نہ سنی تہی کیونکہ دونو جانب سی اگر کسی ایک کو بہی اطلاع اسبات کی ہوجاتی کہ اوسنی دوسری طرف ایک سطر لکہہ کر بہیجی ہے وہی فوراً اوسکا سر اوڑا دیتا مگر ان ایام مین مہنا کو مدد خرق عادت کی پہنچی

اب شروع ہوا ۱۲ ھ ہجری

اسی سال مین منگل کے روز گیارہوین تاریخ ماہ محرم کو بادشاہ حجاز شریف سی مراجعت فرماکر داخل دمشق ہوا مین بہی حمات سی دمشق مین جاکر جمعرات کے روز تیرہوین ماہ محرم سنہ ہذا کو بادشاہ کی خدمت مین مبارکبادی دینی کی واسطی حاضر ہوا جو نذرانہ اور پیشکش لیکر گیا تہا وہ بادشاہ کے نذر کیا بادشاہ نی قبول فرماکر مجکو خلعت موافق اپنی عادت کی معہ تبرکات کعبہ شریف کی عنایت کیا

بیان نکل جانی معرہ کا ملک حمات سی

اسی سال مین درمیان ماہ محرم کے شہر معرہ مضافات حمات سی نکل گیا اور حلب کے مضافات مین شمار کیا گیا میرے قبضہ مین صرف حمات اور بارین ہی رہ گئی سبب اسکا یہہ تہا کہ وہ امیر جو پہلے حمات مین رہتی تہے اور ہی موافق اس ذکر کے جو ۱۲ ھ مین مینی بیان کیا حمات سی نکل کر حلب مین جا رہے تہی اونکی جاگیرین حمات مین مقرر تہین کیونکہ اونکا مال اسقدر نہ تہا کہ جسی اونکی گذر اوقات ہو اور ان جاگیرون سی بسبب

بیان جانی میرےکا طرف حجاز کی

۷۴۴ھ چار مہینے کی حلب میں گذارا ہوا تھا اسلئے انہوں نے مجھپر نالشیں اپنی جاگیروں اور
مال نقد کی جو حماۃ میں تھا کیں اور یہہ تہمت میرے سر پر رکھی کہ یہہ ہماری جاگیروں میں تبدیل
و تغیر کرتا ہے اسباب میں فرمان شاہی اس مضموں کے صادر ہونی شروع ہوئی کہ بلاد
مملکت حمویہ بلاد مملکت حلبیہ وغیرہ ممالک سلطانیہ سے معاف کردیے جائیں اسصورت میں
ان لوگوں کو حماۃ میں مراجعت کرنے کی طمع لاحق ہوئی چنانچہ انہوں نے بہت سی حکمتیں
اسباب میں اٹھائے کہ ملک حماۃ میری ہاتھ سے نکل جاوے میں کوئی چارہ سواے
اسکے نہ دیکھا کہ شہر معرہ معہ اسکے مضافات کی ان امراے مذکورہ کے واسطے متعین
کرکے حلب سے معاف کردوں اور خود شہر حماۃ اور باریں میں تنہا حکومت کروں
چنانچہ یہی درخواست میں بادشاہ کو دی بادشاہ نے فرمایا کہ اے عماد الدین میری مرضی
یہہ نہیں ہے کہ تیرے قبضہ میں وہ ملک جو تیرے چچا اور چچا کے بیٹے اور دادا کا تھا رہے
اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ معرہ تجھسے جدا کرکے ان لوگوں کو دیدوں میں نے پھر یہی سوال کیا اور
کہا یہ ضرور مجھکو ایسا ہی منظور ہے لیکن آپ میری سوال کو قبول فرمائیں چنانچہ اس
مضمونکا فرمان میرے پاس آیا جسکی ترجمہ کی کچھہ حاجت نہیں

بیان جانی میرےکا طرف حجاز شریف کی

اسی سال میں میں اپنے ہاں بادشاہ سے مکہ شریف کی جانیکو طلب کیا بادشاہ نے اجازت
مرحمت فرمائی میں ہمراہ اپنے بیٹے کی اسباب سفر کا مہیا کیا بادشاہ نے ایکہزار دینار
سونے کی سوا اپنی شاہی ورسطی خرچ راہ کے میری پاس بھیجدئے جمعہ کے روز
چودھویں ماہ شوال سنہ ہذا کو گھوڑی پر سوار ہوکر کرک میں پہنچا وہاں سے گدہی پر سوار
ہوا گھوڑی اور خچر جماعت کو بھیجدئے لیکن چہرا اس اسپ کوتل اپنی ساتھہ لئے اور چند غلام

بیان جانی میریکا طرف حجاز کی

غلام تیر کمان لیکر میرے ہمرکاب ہوئی پہلی مین مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بروز جمعہ ۷۲۵
بیسوین ماہ ذیقعدہ کو پہنچا تنہائی مین خوب زیارت نصیب ہوئی بعد ازان سب اسباب
میرا پیچھی سی آگیا اونکو لیکر بروز ہفتہ پانچوین ماہ ذی الحجہ کو مکہ مبارک مین پہنچا وہان
اقامت کی پہر ہم عرفات پرگئی بدہ کی روز وہان جاکر ٹہرے پہر ہمنی منی کی طرف
مراجعت کرکی مناسک حج ادا کئی پہر مینی عمرہ باندہا کیونکہ یہہ حج مینی حج مفرد موافق
مذہب امام شافعی کے کیا تہا اور حج اول مین قارن تہا پہر شہرون کی طرف مراجعت
کی وہانسی منگل کے روز پندرہوین ماہ ذی الحجہ کو سفر کیا جب مین وہانسی چلا یہہ
سال تمام ہوچکا تہا تبوک پر ماہ محرم کا چاند مینی دیکہا حمات مین گیارہوین ماہ محرم
۷۲۶ھ مین پہنچا مکہ سی حمات مین پچیس روز مین آیا تہا پہلا حج مینی ۷۰۳ھ مین کیا تہا
— اسی سال مین بادشاہ نے مصر سی طرف مکہ کی لشکر مع چند امرا دمشق کی روانہ
فرمایا اونکی ہمراہ ابو الغیث ابن ابی نمی کو اسواسطی بہیجا تہا کہ اسکے بہائی حمیضہ
کو مکہ مین سی نکال کر اوسکو وہانکا حاکم بناوے کیونکہ اوسنی بد خصلتی اختیار کرلی تہی اس
لشکر کا سپہ سالار سیف الدین طقصبا حسامی تہا جب مین بہی اوسکے ساتہہ مکہ مین جاکر
پہنچا وہان ایک فرمان بادشاہ کا اس مضمون کا میرے پاس آیا کہ تو بہی حمیضہ کے
پکڑنی مین اور لوگون کی بہیجنی مین اور رائے دینی مین انکا شریک رہا جب ہم مکہ کے
پاس پہنچی حمیضہ مکہ چہوڑ کر جنگل کو بہاگ گیا ابو الغیث کو حکومت مکہ پر بٹہلا دیا پہر
جو حال گذرا آگے بیان کرونگا مگر لشکر ابو الغیث کے ہمراہ مکہ مین اسواسطی مقیم رہا
کہ شاید حمیضہ پہر نہ چلا آوے بعد دو مہینی کے ابو الغیث نی لشکر کو فرمان اجازت
دیا اسلئے وہ مصر کو چلے آئے — اور اسی سال مین ایک جماعت بنی لام کی جو کہ
عربی حجاز کی ہین تبوک کے پاس ٹہر کر حاجیونکو لوٹنے لگی اور بازاریون پر ایک
دفعہ حملہ کرکے قریب بیس آدمیون کی مار گئے مگر پہر بازاریون نی ان پر غلبہ پاکر شکست

بیان فتح ہونی ملطیہ کا

۲۲ دی اور قریب اسی نجر کے جہس ئے

اب شروع ہوا سنہ ۱۴ ہجری

اسی سال میں درمیان حمات کی تجار سی مراجعت کر کی گیارہویں محرم کو میں در حلب ہوا اور
اسی سال میں بیچ آخر ماہ جمادالاخر کے ایک مرض سخت مجکو ہوا مجکو یقین ہو گیا تہا کہ موت
آن پہنچی اسواسطی میں اپنی اقربا کو وصیت کر کی سامان موت کا تیار کیا مگر اللہ تعالی نے
صحت بخشی ــ اسی سال میں میں لشکر طرف حلب کی بہیجا تمام لشکر حمات کا بہیجدیا اور خود
سبب تولیت کی حمات ہی میں رہا ــ اور اسی سال میں امیر سیف الدین سودی نایب
سلطنت حلب فوت ہوا اوسکی جائے امیر علاء الدین طنبغا کو بادشاہ نے نکال کیا
اوایل ماہ شعبان سنہ مذکور میں وہ نایب ہو کر حلب میں بہیجا اور اسی سال میں درمیان ماہ
ذی الحجہ کے حمیضہ نے لشکر جمع کر کی اپنی بہائی ابوالغیث ابن ابی نمی پر چڑہائی کی اور
ابوالغیث اسباب کا منتظر تہا کہ حاجی لوگ آویں تو میری مدد کریں حمیضہ نی قبل پہنچی
حاجیوں کی اوسکو جا گہیرا اور لڑے حمیضہ نی فتح پائی اپنی بہائی ابوالغیث کو پکڑ کر
ذبح کر ڈالا پہر جب حمیضہ نے جانا کہ حاجی قریب آئی مکہ سے بہاگ گیا جب حاجی حج کر کے
اپنی شہروں کو گئے پہر مکہ پر آ کر غالب آگیا

اب شروع ہوا سنہ ۱۵ ہجری

بیان فتح ہونے ملطیہ کا

اسی سال میں اتوار کے روز بائیسویں ماہ محرم کو شہر ملطیہ فتح ہوا سبب اوسکا یہ تہا

یہہ تہا کہ مسلمان لوگ فرنگیون سسی بہبت مل جل گئے ہتی یہانتک کہ ایک فرنگی کا نکاح
ایک مسلمان عورت سسی کردیا تہا اور وہ لوگ واسطی ٹہڑ بلی تاتاریون کی اسباب بہیا
کرتے ہتی مسلمانون کی خبرین اونسی کہدیا کرتی تہی وہ لشکرے اور پیادہ کہ قلعون پر
مثل قلعہ روم اور بہسنا اور کہتا اور کرکر وغیرہ پر مقرر تہے دشمنون کی شہرون کو مثل
بلاد روم وغیرہ کی لوٹتی ہتی گزرا اونکی اکثر اوقات قریب ملطیہ کی ہوتی ہی اتفاق
سسی باشندگان ملطیہ نے چند لوٹیرونکو اونمین سسی پکڑکر قتل کرڈالا وہ لوگ مسلمان
ہتی جو مقتول ہوئے جب یہہ بات بادشاہ نے سنی ایک بہاری لشکر دیار مصر سسی آراستہ
کرکی ہمراہ امیر سیف الدین تکتمر ابوبکرے اور سیف الدین قلی اور سیف الدین اودل تمر
کی روانہ کیا یہہ لشکر جب دمشق پر آیا اوسوقت ایک فرمان بادشاہی اسمضمونکا
صادر ہوا کہ سیف الدین تنکز ناصری نائب سلطنت دمشق تمام لشکر کا سپہ سالار ہوکر
کوچ کری اور میرے پاس اسمضمون کا فرمان آیا کہ تو بہی ہمراہ اونکی لشکر حمات کی روانہ
کردی تن تنہا حمات مین رہ لیکن پہر مصلحت بادشاہ نی یہہ تصور کرکے کہ میرا بہی جانا
لشکر حمات کی ساتہہ ضروری ہی اوسواسطی مین لشکر لیکر جمعہ کے روز تیرہوین محرم کو حلب
مین داخل ہوا پہر حلب سسی ہم بہاری لشکر لیکر عین تاب مین پہنچی پہر نہر مرزبان پہر رعبان پر
گئی پہر ازرق پر جاکر ایک پل کو جو پتہر کا ترشا ہوا رومیون کا بنایا ہوا تہا اوسپر کو
اوترسے اتنا بڑا پل مینی کبہی نہ دیکہا تہا وہانسی ہمنی کوچ کرکے قلعہ منصور کو داہنے ہاتہہ
چہوڑا جانب شمال کی کوچ کری درمن پہاڑ کے نیچی اوترے وہان ایک خان کی حکومت
تہی اوس خانکا نام قمر الدین تہا اوسکے پاس قیام کرکے اوس دربند سسی عبور کیا اونکی
زبان مین دربند کو نبد طبق دراکہتی ہین چونکہ یہہ گہاٹی بہت تنگ اور رستہ خراب تہا
اسلئی دو روز اور دو رات مین تمام لشکر اوسمین کو نکلا پہر ہم زبطرہ پر پہنچی ایک
چہوٹا سا شہر خراب پڑا تہا پہر ہم ملطیہ پر اتوار کی صبح بائیسوین [۲۲] محرم ستائیسوین [۲۷]

۷۳۸ یسیاں کو اوتری حاتی ہی لشکر کے دائیں اور بائیں پری جم گئے اوسیوقت وہاں کا
حاکم جمال الدین حصر جو کہ ایک امرا امرا رردم سی تہا اور بابا ب ہی اوسکی شہر ملطیہ سے
حکومت کر چکی ہے باہر نکل کر آیا حصر مذکور تمام امرا میں معروف تہا اون شہروں کے
نصاری کی زبان میں اس لفظ کے معنی امیر کبیر کی ہیں آتی ہی اوسی دروازہ شہر ملطیہ کا جو اوسکے
سامنے کہولدیا ہمراہ اوسکی قاضی اور امیر کبیر بہی سب لے آیا ہمیں اس طلب کی امیر سیف الدین
بیکر سپہ سالار لشکر لے اوسکو اس دی وہ دروازہ شہر کا جو اوسی کہولا تہا وہ بری
لشکر کے سامنے تہا اسواسطے بہی امیر صارم الدین ارتک جمری کو معہ چند لشکریوں کے
بہجکر حکم دیا کہ دروازہ کا بند و بست کرو کیونکہ مجکو یہہ خوف تہا کہ لشکر شہر کو لوٹنے
لگیگی کیونکہ اسبات کا حکم مجکو نہیں ہے اسی اثنا میں امیر سیف الدین تنکر جو دوسری جا
کہڑا تہا آکر موجود ہوا بعد ازاں لشکر اور طامعین نے شہر ملطیہ میں اوسی دروازہ میں
ہجوم کیا دوسری جانب سے لشکر کی ہی ارادہ گہسنی کا کیا ہر چند کہ سیف الدین تنکر
اونکو منع کرتا تہا لیکن بسبب کثرت لشکر اور کثرت طامعین کی بندوبست ہو سکا اونہوں نے
تمام مال مسلمانوں اور نصاری کا لوٹ لیا سوائی جان پوشید لی کے اوپر کچھہ نچھوڑا
اور اسی طرح تمام وہاں کی باشندوں مسلمانوں اور نصاری کو غلام بنائے ـ بعد ازان
جب اونکو سرزنش بہت سی کی گئی اور حکم ہوا کہ جو مسلمان مرد یا عورت پکڑی آئی
ہے اوسکو چہوڑ دو اور فرنگیوں اور فرنگنوں کو لونڈی غلام بنا لو چنانچہ اوسوقت مسلمان
مرد اور عورتیں چہٹ گئیں لیکن مال اونکا نہ ملا اور نصاری سب قید غلامی میں قید آئے
اون شہروں میں جو بادشاہ تاتار کی طرف سی ایک کوتوال سمی ابن کرنبا تہا وہ بہی
پکڑا گیا اور شیخ مندو حاکم قلعہ ارکی کا بہی پکڑا آیا وہ شخص جسنی بہت سا مسلمانوں کو ضرر
پہنچایا وہ بہی شخص تہا جب پکڑا آیا امیر سیف الدین علی کی حوالہ ہوا اوسنی کسی اپنی غلام
کے حوالہ کر دیا لیکن مندو مذکور معہ چند غلاموں کی بہاگ گیا جب شہر فتح ہو چکا اوسوقت

اوسوقت مسلمانون نی اوسکو آگ لگادی اکثر جل گیا ہمسی جو کچہہ ہوسکا ہم نی بہی فصیل شہر کی
ڈہا دی ایک دن اور ایکرات وہان ٹہرے پہر ہم اپنی شہرون کیطرف مراجعت کی یہانتک
ہم مرج دابق پر جمعرات کی روز تیسری ماہ صفر کو پہنچی مدت تک وہان پڑے رہی اسکا
سبب یہہ تہا کہ بلاد روم مین سمی جوبان نایب خربندا کا بہت فوج لیکر اوتر آیا تہا ہم اوسکے
مقابلہ کے لئی وہان مستعد پڑے ہوئی تہی لیکن وہ ہماری طرف نہ آیا اور نہ ملطیہ کی جانب گیا
مگر بعد مدت کوچ کرنی ہماری کی آیا اون ایام مین کہ جب ہم مرج دابق پر پڑے ہوی تہی اوشین
ابن لیفون حاکم بلاد سیس کے خطوط اس مضمون سے آتی جاتی تہی کہ بلاد خوبیہ جیحون کے
چہوڑ دوا اور اتارہ دید وایک لاکہہ درہم اوسنے اور بڑہادی بعد ازان فرمان کوچ جمعرات
کی روز دوسری ربیع الاول کو پہنچا ہم حماۃ مین جمعرات کی روز نوین ربیع الاول کو
آپہنچی بعد میرے پہنچی کی امیر سیف الدین تنکز باقی لشکر بہی لیکر آن پہنچا مینی اوسکی دعوت
اپنی گہر مین کی ضیافت کہا کر اتوار کے روز بارہوین ربیع الاول کو طرف دمشق کی کوچ
کر گیا — اسی سال مین جن ایام مین ہم مرج دابق پر پڑی ہوئی تہی درمیان مصر کے ایدغدی
شقیر حسامی جو بڑا شریر آدمی تہا پکڑا گیا اور علی بکتمر دربان اور علی بہادر مغربی بہی پکڑی گئے
اسی سال مین گہورے واسطی پیشکش بادشاہ کی ہمراہ اپنی غلام استبغا کے مینی بہیجی تہی
قبول ہوئے اور بادشاہ نی برتی گہوری معہ زین اور لگام کی مجکو معہ خلعت اطلس سرخ کی جسپر
سونیکا کام تہا اور ٹوپی زرین اور پیٹکا حریر کا اور سونی کا اور قبا اطلس زرد کی اور کلغی
سونی کی جواہرات جڑی حسین جو پخش اور لولو کی تہی معہ تیس ہزار درہم اور پچاس
گڑی قماش سکندرانی کے اور تلوار اور دلکش اطلس زرد کا دیئی بہیجی اس خلعت سلطانی
کو بروز جمعرات دوسری رجب کو پہنکر اوسی گہوڑی پر سوار ہوا اور ایک فرمان بادشاہی
اس مضمون کا آیا کہ اپنی شہرون مین اپنی اولاد کے حمایت کرتا سبکو برابر رعیت کی سمجہتا
حقدارونکی حق دلواتا اسی سال مین تمرتاش نایب سلطنت فتوحات اور بہادر اس

بہوے لگڑی گئی اسی سال میں ملک صالح جسکا نام بہی صالح ہی ابن ملک منصور عادل بن ملک مظفر ارسلان
حاکم ماردین بیچ خدمت خربندا بادشاہ تاتار کے موافق عادت اپنی والد کی تحفہ لیکر گیا تہا
اوسنی بہت احسان کیا جاوالا جو سے وہ اپنی طرف ماردین کی مراجعت کر آیا — اسی سال
میں منسی رمیثہ ابن ابی نمی سے اپنی بہائی حمیضہ پر طلب ملک کی واسطے بادشاہ کی خدمت میں
حاضر ہوا بادشاہ نے لشکر مصر کا مع سامان سفر وغیرہ کی تیار کرکی اوسکے ساتہہ کر دیا اوسکو لیکر
رمیثہ مکہ میں گیا اوس لشکر کا سپہ سالار تمر خان ابن قرمان امیر طلغی نام اور ایک امیر اور جسکو
طیدمر کہتی ہیں تہا اور لشکر میں دو سو سوار چیدہ تہی حمیضہ نے بارہ ہزار لڑنی والی تیار کئی ہیں
جانب رمیثہ قلب لشکر پر تہا اور ابن قرمان میمنہ پر اور طیدمر میسرہ پر تہا عید الفطر کے بعد باہر
مکہ کی طرف یمن کی چند منزل پر تیر دلی لڑائی ہوئی حمیضہ کا لشکر بہاگ گیا ایک قلعہ طرف یمن کے
حمیضہ کی پاس تہا وہاں بہاگ کر محصور ہوا لشکر نی جا کر گہیر لیا آخر حمیضہ مع تین یا چار آدمیوں
کے اوس قلعہ میں سے نکل کر چپ کر بہاگ گیا لشکر نی تمام اوسکی مال اور اسباب پر قبضہ پایا بہت
مال ہاتہہ آیا کہتی ہیں کہ ایک ایک سوار کے ہاتہہ قریب دس ہزار درہم کے آئی اور علاوہ
وغیرہ ہتیار ہاتہہ آئی بادشاہ نے سب لشکریوں کو بانٹ دیا اور رمیثہ حاکم مکہ کا ہو گیا اسی
سال میں جمال الدین آقوش نائب کرک کو جو قید تہا بادشاہ نے مخلصی دی پہر نیابت دمشق
کی اوسکو مرحمت ہوئی اور بہت احسان اوسپر کیا اسی سال میں قراسنقر طرف بندلو کی بادشاہ
سے خربندا پہنچا اور ایک فرمان اون تاتاریوں کی نام جو بغداد اور دیار بکر وغیرہ میں رہتی تہی
اس مضمون کا آیا کہ ہمراہ قراسنقر کے جب وہ بلاد شام لوٹنی کا ارادہ کری تم بہی جانا اور ان
ایام میں خربندا جانب موقان کی اوترا ہوا تہا جب سنہ ۱۲ شروع ہوئی قراسنقر پہلی تاریخ
محرم کو بغداد سے جانب خربندا کے گیا اسی سال میں درمیان ماہ ذی قعدہ کے بادشاہ کے
ایک بیٹا پیدا ہوا تہا جسکی خوشی کی نوبتیں مصر اور شام میں بجائی گئیں بعد تہوڑی مدت
کے وہ لڑکا مر گیا میں ہی مدرسہ بیدا ہوئی اسی لڑکی کے طیدمر کی ہاتہہ بہیجی تہی اسی سال میں

بیان اخبار ابوسعید بادشاہ کا

سال مین ایک گہوڑا برقی سرخسہ معہ زین اور لجام عزالدین ایبک کی ہمراہ ماہ جمادالاول ۷۱۴ھ

مین بادشاہ نی مرحمت مجکو کیا مینی ایک خلعت ایک گہوڑا معہ زین اور لجام اور پانچہزار

درہم عزالدین کو دی — اسی سال مین بیچ آخر ماہ ذی قعدہ کی سلیمان ابن مہنا ابن

عیسی سنے ہمراہ ایک جماعت تاتاریون اور عرب کی ہوکر ترکمانون اور عرب کو جو قریب

تدمر کی اوترے ہوئے تہی لوٹ لیا بہت مال غنیمت لوٹکر لایا وہانسی لوٹتا ہوا بیضا

اور تدمر تک چلا گیا پہر جانب شرق کی مراجعت کی — اسی سال مین نجاد ابن احمد

ابن حجی ابن یزید ابن سبیل امیر آل مرانی آخر سنہ ہذا مین وفات پائی بجائے اوسکے

ثابت ابن عساف ابن احمد ابن حجی مذکور امیر ہوا لیکن ثابت مذکور سی نوبہ ابن سلیمان

ابن احمد بابت امارت کی جہگڑتا رہا — اسی سال مین درمیان دمشق کی ابن ارکشی

نائب رحبہ بروقت محاصرہ کرنی خربندا کے فوت ہوا وہ اسی سال مین معزول ہوا تہا

دمشق کی امارت اوسکو دی گئی تہی بجای اوسکی مکتوب فرمانی والی رحبہ کا ہوا پہر وہ بہی

معزول ہوا بجای اوسکی طغرتک انصاری مقرر ہوا

بیان اخبار ابوسعید بادشاہ مغرب کا

اسی سال مین ایک لشکر عمر بیٹی ابوسعید عثمان ملک مغرب کی ساتہہ جمع ہوگیا تہا اوسکا

باپ اس لشکر سی خایف تہا چنانچہ عمر مذکور نے اپنی باپ ابوسعید عثمان سی لڑکر

فتح پائی اور ابوسعید طرف تازہ کی بہاگ گیا لیکن اوسکی بیٹی عمر نے وہان جاکر بہی

اوسکا محاصرہ کیا بعد ازان دونون مین اس بات پر صلح ہوگئی کہ ابوسعید سنے اپنی بیٹے

عمر کو رو برو گواہون کے سلطنت دیدی اور آپ تازہ مین رہنی لگا اوسوقت عمر

لشکر لیکر جانب فاس کی آیا بعد چند ایام کے مرض شدید عمر کو لاحق ہوا فوراً لشکر نے

بیان اخبار ابوسعید بادشاہ کا

۷۴۷ اوسکی باپ کو لکھہ کر بلایا ابوسعید تقریباً نو برس کے عہد میں میں آیا پھر اسبات کا
اتفاق ہوا کہ عمر نے کچھ روپیہ لیکر یہہ کہا کہ شہر سے نکلا ہے مکو ہے سے حاکم وہ شہر اور
مال مطلوبہ اوسکو دیکر آپ باس میں تحت نشین ہوا اون ایام میں عمر مذکور کی عمر تیس برس کی
تہی ---- اسی سال میں سید رکن الدین فوت ہوا یہہ شخص بڑا امام علوم معقولات اور
منقولات میں تہا اوسنے طوسی کی شرح چھوٹی اسی لکہی ہے اور ابن حاجب کی مختصر الاصول
کی بہی شرح تصنیف کی ہے اور فضایل اوسکے مشہور ہیں

اب شروع ہوا سنہ ۱۶ ہجری

اسی سال میں درمیان عشرہ اخیر محرم مطابق عشرہ اوسط نیسان کے نہر دریا میں بہہ اسقدر
رسی کہ تمام بلاد حلب حماۃ اور حمص میں پانی لے لوٹ رو جاری ہوگئی اور اہل ضیعہ جو بلاد
حمص سی تہی ڈوب گئی اور اسی سال میں بائیسویں ربیع الاول مطابق چودہویں جولائی
کے دیار مصر سی حماۃ میں امیر بہاؤ الدین ارسلان دوادار بہیجا تہا اوسنی وہاں آکر
اولاد عیسی کے معاش کی واسطی وصیت کی بعد ازاں مہنا اور محمد جو دونو بیٹے عیسی کی تہے
اور احمد اور فیاض دو بیٹے مہنا مذکور کے تہی ان لوگوں کی واسطی ازدوقہ مقرر ہوا پہر میرے
پاس سی امیر بہاؤ الدین رخصت ہوکر اتوار کے روز سلخ ربیع الاول سنہ ہذا مذکور کو مہنا
کے پاس گیا وہاں جاکر اوسکو سمجہایا کہ تو تاتاریوں سی علیحدہ رہو جا لیکن اوسنی نمانا
اسلئے بہاؤ الدین نی طرف دمشق کی مراجعت کی پہر وہ سلمیہ کے نزدیک ابن مہنا کے
پاس گیا وہاں سی پہر دمشق کو آیا پہر بہائیں وہ اور فضل ابن عیسی بادشاہ کی خدمت میں
گئے اور فضل بہائی اپنے بہائی مہنا کی اسیر ہوکر اپنی کمی میں جو کہ تل احمد میں تہے اوایل
جمادالاولی سنہ ہذا میں پہنچا

بیان میری جانیکا طرف مصر کی اور پہر آنا معرہ کا میری حکومت مین

اسی سال مین موافق اپنی عادت کی گہوڑی اور قماش اور متاع ہمراہ لیکر بادشاہ سی مینے
فرمان اجازت واسطی آنے اپنی کی طرف خیام بادشاہی کے چاہا تہا چنانچہ فرمان
صادر ہوا اور مین حمات سی آخر دن جمعہ پچیسوین [25] ربیع الاخر مطابق سولوین [16] تموز کو چلا
گہوڑے مجہسی پہلی چل لئی تہے مین لونسی دمشق پر جاکر ملا ہانسی پیر کے روز اٹہائیسوین [28] ربیع الاخر
کو چلا قاہرہ مین شام کے وقت اتوار کی روز اٹہارہوین جماد الاول کو پہنچا مقام کبش مین
اور اتوار پیر کی صبح نوین جماد الاول کو بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اس اثنا مین جو
عطیات بادشاہ اور صدقات سلطانی حمات سی مصر تک راہون مین ہوئے تہے
انکی کچہہ شمار نہین اور جب تک مین کبش مین رہا بادشاہ کی سرکار سی راتب ملا اور
اور مجکو اور میرے دوستون کو خلعت ہوئی اور دو گہوڑے معہ زین اور لجام جنمین سی ایک
گہوڑی کے زین پر سونیکا کام کیا ہوا تہا بعد پہنچنی میری کی خلاف عادت رود نیل
طغیانی پر ہوگئی تہی تین دفعہ مجکو خلعت ہوا تہا تفصیل ایک دفعہ کی یہہ ہے ایک اطلس کا کپڑا
نیچی کا زرد اور اوپر کا سرخ جسپر سنہری کام تہا اور ٹوپی سنہری اور ایک قبا بنی ہوئے
سونی اور طرّاز زرکش کی ایک سو مثقال سونی کی قیمت سی زیادہ کے تہی اور ایک
پوستین قاقم کی اور تیسرا خلعت وقت رخصت کی مجکو ملا تہا اور بادشاہ نے شہر
معرہ بہی مجکو عطا کیا شہاب الدین محمود کاتب انشا رحلبی نے ایک قصیدہ میرے
مدح مین کہا ہے جسمین سب خلعت دینی کا حال اور بہی عطا ہونی معرہ کا بیان کیا ہی جمعہ
کے روز چودہوین ماہ جماد الاخر کو خوش و خرم ہوکر بادشاہ سی رخصت ہوا اور پہلے
اپنی آنیسی غلام اپنا مسمی طید مر دوادار کو واسطی بشارت کی قاصد بناکر بہیجدیا تہا
بعد ازان سریاقوس امیر سیف الدین بجری میر شکار سنقر کا مجکو ملا اور شیرینی اور شکر

بیان میری جانیکا طرف مصر کی

۷۴۴ھ اور روم میری حماۃ سے اور اخراجات سے زیادہ راہ میں ملاد ملنسی میں واسطے زیارت
حضرت خلیل علیہ السلام کی قبر پر گیا پھر بیت المقدس میں آیا قدس سے منگل کے روز
پچیسویں ماہ جمادی الآخر کو دمشق میں داخل ہوا جمعرات کی روز بائیسویں رجب کو حماۃ میں
آیا چونکہ مجکو ایسی رعیت کو کسی طرح کی تکلیف دینی منظور نہیں اسلئے رات شہر میں دفعتاً
گھس آیا کیونکہ اونکو اگر پہلے سے میری آنے کی خبر ہو جاتی تو شہر حماۃ کو درست کرتے
اور اوسکی زیب و زینت میں بہت ہرج اوٹھاتی اسلئے بے خبر کی مناسب نکالی — اسی
سال میں امیر سیف الدین کتائی نائب سلطنت طرابلس اور قلاع مدہ کے روز اکیسویں
ربیع الآخر کو بیمار ہوا بادشاہ نے بجائے اوسکی امیر شہاب الدین قرطائی کو جو نائب حمص
کا تھا قائم مقام اوسکے کیا — اور اسی سال میں مد سال ماہ جمادی الآخر کی مہنا ابن عیسیٰ
جو دریائے عانہ کی بڑا ہوا تھا خربندہ کے پاس گیا قریب قنطرلال کی اونٹنی ملکرایسی لیکر
پھر آیا اسی سال میں دوسری تاریخ عید الفطر کو حماۃ اور اوسکے شہروں میں جو اوسکی قریب وجوار
واقع ہیں کئی دن تک بہت برف پڑی آدہ آدہ گز زمین پر چڑھ گئے تھی سب برف کی
کئی دن تک راہ بند رہی میں ایسی برف کبھی نہیں دیکھی تھی اور اوسکے اوریا لا تمام بلاد
دیار مصری میں تھا اور لارقیہ اور سواحل میں بہت برف پڑی — اسی سال میں ہمراہ
لاجین منصور کے بندہ میں بادشاہ کی پاس بھیجی تھی چنانچہ قبول ہوئی اور مجکو عوض اوسکا
کامل ملا اور تمام بلاد معرہ کا محصول مجسے متعلق کردیا ستائیسویں [27] ماہ شوال سنہ ھذا کو
لاجین یہ خبر لایا — اسی سال میں حمیضہ ابن ابی نمی نے خربندا کے پاس جاکر سلطنت
مکہ کے واسطے کمک چاہی چنانچہ خربندا نے ہمراہ حمیضہ کے درعدی کو جو کہ نائب
بصرہ کا تھا مع ایک جماعت تاتار اور حجاج کے کردیا — اور اسی سال میں شہر معرہ
میری حکومت سے نکل گیا سبب اوسکا یہ تھا کہ محمد ابن عیسیٰ نے یہ شہر مانگ لیا تھا
اوسنے یہ کہا تھا کہ بادشاہ کی اطاعت اس شرط پر مانتا ہوں جو شہر معرہ مجکو مل جائے

بیان اوس ماجرہ کا جو حمیضہ اور در قندی پر گذرا

ل جای اسلئی بادشاہ کی نایبون نے وہ شہر اوسکو دیکر بادشاہ سی اس امر کی اطلاع ۷۵ھ
اسطرح پر کی کہ یہہ شہر ہمنی اسکو دیدیا ہے تم عوض اسکی خوشی خاطر اوسکے یعنی میری کردو
اور اسی سال مین بادشاہ کو یہہ خبر پہنچی تہی کہ حمیضہ کی ہمراہ خربندا نے لشکر آراستہ
کرکے مکہ مین بہیجا ہے اسلئے بادشاہ نے اپنی نایب سلطنت متعز اشرف سیفی ارغون داودار کو
روانہ کیا اوسنی معہ لشکر مکہ مین جا کر حج ادا کرکے صحیح وسالم پہر آیا اور حمیضہ اور در قندسے پر
جو گذرا آگے بیان کرونگا ـــ اور اسی سال مین جبکہ لشکر مصر طرف مدینہ رسول ؐ کے بہیجا
سپہ سالار اونکا متعز سیفی ارغون تہا اوسکے پاس منصور ابن حماد حسینی حاکم مدینہ رسول
واسطی اونکی وداع کے آیا اوسکو نایب سلطنت نے معہ اوسکی بیٹی کی خلعت دیکر مدینہ کو
رخصت کیا جب محل مصری حاضر ہوا اور ہمراہ اوسکی لشکر بہی تہا اونکی طرف منصور مذکور نے
خروج کیا تہا اسلئے اونہون نے اوسکو پکڑلکر اور باندہ کر بادشاہ کے پاس مصر مین حاضر کیا
بادشاہ نے نظر عنایت فرماکر قید سی اوسکو رہائی دیکر حکم دیا کہ اپنی شہر کو مراجعت کرجا
ـــ اسی سال مین یعنی سنہ ۷۱۶ھ مین ستائیسوین رمضان کو خربندا ابن ارغون ابن ہلاکو ابن طلوا ابن
چنگیزخان فوت ہوا وہ آخر ماہ ذی الحجہ سنہ ۷۰۳ھ مین تخت پر بیٹہا تہا شہر سلطانیہ مین فوت ہوا
اوسکے مقام کا نام قنغرلان ہے جب وہ مرگیا اوسوقت اوسکے بیٹی ابوسعید ابن خربندا کو
جسکی عمر دس برسکی تہی تخت پر بٹہلایا اوسکے آگی جوبان ابن ملک ابن تنادن حکومت کرتا تہا

بیان اوس ماجرہ کا جو حمیضہ اور در قندی پر گذرا

واضح ہو کہ خربندا نی ہمراہ حمیضہ کی لشکر مہیا کرکے اوسکا سپہ سالار درقندی نائب سلطنت
بصرہ کو بناکر اور خزانہ اوسکو دیکر یہہ کہدیا تہا کہ تم مکہ مین جا کر اب کے دفعہ جو مسلمان حج کرنی
آوین اونکو قتل کرکے حمیضہ کو عوض ہمیشہ کی حاکم مکہ کا بناکر چلے آؤ جب یہہ لشکر بصرہ

حال اوس ماجرہ کا جو جبغہ اور دو قنا ہی پر گذرا

کی پاس آپہنچا اوسوقت اونکو یہہ خبر پہنچی کہ چنگیز خان مر گیا تمام لشکر متفرق ہوگیا درفندی
کے ساتھہ سوای تین سو تاتاریوں اور چار سو عرب کی جو قبیلہ عقیل سی تھے کوئی نرہا اور
بصرہ پر ان سو لوگوں کی مسرولی ہوگیا محمد ابن عیسی بن ابی بیمراہ قبیلہ خفاجہ کی عرب کو اور ایسی
بہت سی مددگاروں کو جمع کر کے درفندی پر چڑہائی کر کے قریب بصرہ کی آپہنچا عشرہ آخر ماہ ذالحجہ
سنہ میں لڑائی ہوئی درفندی کچھہ اوپر بیس آدمیوں کی ہمراہ بہاگا اور جبغہ
اسی حال میں بہاگ کر بہاگا اوسکی جورو بچہ اور تمام مال اور خیمہ اسباب سب جو اوسکا تھا سب
تہا سب گرفتار آیا ــ اسی سال میں رکان الدین گاں کیخادیہ نے تاتاریوں کی اطاعت
چہوڑ کر بادشاہ کی اطاعت منظور کی تاتاریوں نی اونکا تعاقب کیا کیخادیوں نے لشکر مصر
سی مدد لیکر تاتاریوں کو شکست فاحش دی اور پچاس ہزار کو گرفتار کر اور بہت سی آدمی
اونمیں سی قتل کر کی صحیح و سالم اپنی جورو اور بچوں کو لیکر مسلمانوں کی شہر میں آ بسی

اب شروع ہوا سنہ ۶۱۷ ہجری

جب یہہ سال شروع ہوا ارغون کا لڑکا ابو سعید ابن خربندا خراسان سی ہمراہ سونج وغیرہ امرا کے
آکر باہر شہر سلطانیہ کی دامن کوہ پر اوترا کے جیسی اوس پر کئی گذر چکے ہیں مشہور یہہ لڑکا
تخت سلطنت پر بیٹہا تہا کیونکہ یہہ سچ ہے کہ سلطنت اوسکی نام کی تہی لیکن حکومت
جوبان کرتا رہا تہا اور باطن میں درمیان اوسکی اور درمیان سونج کے کچہہ بیمزگی ہو گئی
تہی کیونکہ سونج اور جوبان دونوں میں سی ہر ایک شخص یہہ چاہتا تہا اس لڑکے کو تخت پر
بٹہلا کر آپ اوسکا نائب ہوں اسواسطی اتنک وہ تخت پر بیٹہنی نپایا تہا بعد ازاں ایبوں نے
متفق ہوکر ایستقطا لوکو آسے گروہ سی لکا لکر خراسان کے مہم پر بہیجا سبب اسکا یہہ تہا
کہ خراسان کی جانب وہ تاتاری جو خوارزم اور ماوراءالنہر پر رہتی تہی خروج کر کے چڑہ آئی تہے

بیان اوس ماجرہ کا جو حمیصہ اور درفندی پر گذرا

چڑھ آئی تھی کہتی ہین کہ اونکا بادشاہ باشور تہا ۔ اور اسی سال مین تنگل کے روز تیسویں ۷۴۷ھ ماہ صفر کو اس رو نے جسنی بعلبک کو ویران کیا تھا اوسکے شرق کی جانب سے درمیان وقت ظہر اور عصر کے عبور کیا تہا پانچ پانچ گز گہرون مین پانی چڑھ گیا اور جامع مسجد مین بھی گہس کر بہت سی نمازیون کو غرق کیا اور منبر کو اکہاڑ ڈالا اور بعض ستون جامع مسجد کے ڈہا دیے بلکہ ستون کی سری تک پہنچ گیا اسی طرح حمامون مین بھی گہس کر بہت سی آدمیونکو غرق کیا اس رو کی سبب سے بہت مال لوگون کا جاتا رہا تہا اور بہت سی گہر ویران ہو گئے تہے اور کئی بازار تباہ ہو گئی اور بہت مرد اور عورت اور بچے ڈوب کر مر گئے اور کتابین حدیث کی اور بہت سی قرآن ڈوب گئی ۔ اور اسی سال مین درمیان ماہ ربیع الاخر کے شہر آمد پر لوٹ ہوئی تہی سبب اسکا یہہ تہا کہ نائب سلطنت حلب نے بہت سا لشکر حلب کا سو ترکمانون اور عربون اور لوٹیرون کی جمع کر کے اون پر ایک شخص ترکمانی امیر حلب کا جسکو بن جاجا کہتی تہی سپہ سالار بنا کر طرف شہر آمد کی روانہ کیا یہہ لوگ دس ہزار سوار سی زیادہ تہی اون لوگون نے آمد پر آ کر دفعۃً شہر مین گہس کر سب مسلمانون اور نصاری کو جو اس شہر مین رہتی تہی لوٹ لیا بعد لوٹنی کے حکم دیا کہ مسلمانون کو چھوڑ دو نصاری کو قید غلامی مین رکہو چنانچہ مسلمان چھٹ گئی مگر مال اونکا بہی نہ بچا اور لٹیرون نے اس شہر کو ایسا لوٹا کہ جامع کی بہی فرش اور قندیل سب لوٹ لی اور مسلمانون سی بدفعلی کی اور صحیح و سالم مال حرام لیکر رخصت کی شہر آمد مین اتنا نہین چھوڑا تہا کہ دوسری روز وہان کے لوگ کچہہ کہا کر جیتی ۔ اور اسی سال مین بائیسوین ۲۲ ربیع الاخر کو ایک گہوڑا برتی سونے کی زین اور لگام ہمراہ امیر موسی کے بادشاہ نے مکہ کو عنایت کر بہیجا تہا مینی بہی اوسکو خلعت اور درہم دیے اور بادشاہ کو بہت دعائین دین ۔ اسی سال مین سلطان ملک ناصر جو تہی جماد الاول کو دیار مصر سی نکل کر طرف حبان کی گیا سولوین ۱۶ جماد الاولی کو وہان پہنچا جہان متصر سیفی تنکز نائب سلطنت شام کا ہمراہ ایک جماعت امرا کے حاضر بادشاہ

بیان اوس ماجرے کا جو خلیفہ اور درفندی پر گذرا

۴۸ء کی مدت میں سرامیں بھی بادشاہ سے فرمان حاضر ہونے کا طلب کیا تہا لیکن بادشاہ سے
یہہ لکھہ بہیجا کر تو جہات میں رہ مگر گہوڑا اسد کا بہیجدی چنانچہ میں جہات ہی میں رہا اور گہوڑا
بہیجا پیر کے روز چہٹی جماد الاول کو یعنی جس روز بادشاہ جہاں پر آکر اوترا تہا اوسکی
روز ہمراہ اپنی غلام طیدمر دوا دارکے بہیج دیا تہا چنانچہ وہ قبول فرما کر ملبوس خاص اپنی
میرے وسطی خلعت کامل ہوا اور اپنی عادت کی موجب ہزار درہم اور پچاس قماش
کے میری غلام کی ہاتہہ بادشاہ کی عطا کر بہیجی تہے ــ اور اسی سال میں عید کو بیچ کرنے
بادشاہ کے کرکسی امیر سیف الدین بہادر اص کو قید سی رہائی ہوئی بہادر اص دمشق
میں آیا اور بادشاہ سفر تمام کرکے مدہ کی روز بیدر ہویں جماد الآخر سنہ ہذا کو مصر میں
داخل ہوا ــ اور اسی سال میں درمیان ماہ ذی الحجہ کے طرابلس کے پہاڑوں میں
ایک شخص فرقہ نصیریہ کا ظاہر ہوا اوسنی یہہ دعوی کیا کہ میں محمد ابن حسن عسکری بارہوان
امام جو گرجہا میں جا چہپا تہا جسکا ذکر اوپر ہوا وہی ہوں اوس خارجی ملعون کے تابع وتیس
ہزار آدمیوں کے فرقہ نصیریہ میں سی ہوگئی تہی شہر جبلہ میں جمعہ کی روز اکیسویں ماہ
ذی الحجہ سنہ ہذا کو یہہ شخص گہس آیا اور سو قت باشندگان جبلہ نماز جمعہ میں مشغول تہی
اونکی سکی مال لوٹ لئی جب یہہ خبر پہوٹ نکلی اوسوقت طرابلس سی ایک لشکر آراستہ
ہوکر اوسکی لڑنے کو آیا جب وہ لشکر پاس آیا اوسکے ہمراہی سب بہاگ گئی اور وہ
دوڑ کر پہاڑوں میں جا چہپا لیکن لوگوں نے بہی اوسکو تلاش کرکی پہاڑوں ہی میں
سے نکال کر قتل کیا پہر اوسکا اور حال نہیں سنا

اب شروع ہوا سنہ ۱۸ء ہجری

درمیان اوائل سنہ ہذا کی مقبل ابن عیسی طرف ابن جریدا کی گیا اور جو ہاں طرف بغداد کی

بیان اوس ماجرہ کا جو جمیضہ اور درفندی پر گذرا

بغداد کی اور دو نوا کہٹی ہوئی دونون کو گہوڑے عربی بطور تحفہ ملے جوبان نی اسیر متوجہ ۷۹ ھ
ہوکر بصرہ دیا اور جاگیرین اوسکی جو شام مین تہین وہ بہی چہٹ گئین اور فضل اون دونون
کے پاس مدت تک رہا پہر فراستقر سی وہین ملا پہر اپنی گہر چلا آیا بعد آنی فضل
کے جوبان اور ابن خرنبدا بغداد سی طرف قنغرلان کی جو کہ ایک شہر نیا ہی جسکو سلطانیہ
کہتی ہین چلے آئی — اور اسی سال مین حماۃ سی طرف مصر کی گیا پہلے اپنی جانی سے
گہوڑی بہیج چکا تہا پہر مین سوار ہوا غرہ پر تمام اسباب اور گہوڑے ملی قلعہ الجبل مین
جاکر جمعرات کی روز بارہوین جماد الاخر کو حاضر ہوا بادشاہ نے میری حال پر بہت
عنایت فرمائے اور بہت رتب بطور مہانداری مجکو دئے حماۃ سی بہی بادشاہ
کی طرفسی مصر تک میری خرچ سی زیادہ رتب ملتی چلے گئی تہی جب وہان پہونچا
بادشاہ نی گہوڑا اور خلعت اور انعام دیا بعد اسکے میری رای مین یہہ آیا کہ شہر اسکندریہ
مین بسیر کرون چنانچہ بادشاہ سی یہی عرض کی اوسنی منظور کیا یہی کشتی مین سوار ہوکر
جنگل مین اوترکر گہوڑے کی سواری کی رود نیل سی طرف فوہ کی گیا اور وہانسی طرف
خلیج ناصری کی گیا اسکندریہ مین بدہ کی صبح چہبیسوین جماد الاخر کو پہنچا مین بادشاہ
کے تصدق سی ایک سو پارچہ قماش نئی ہوئے اسکندریہ کی بادشاہ کی طرفسی مجکو ملی
یہی تا نماز جمعہ تک وہان اقامت کی پہر جانب کیش کی مراجعت کرکی بادشاہ کی
خدمت مین حاضر ہوا بادشاہ نے مجکو اور میری ہمراہیونکو خلعت مرحمت فرماکر حکم دیا
کہ تم اپنی شہر کو چلے جاؤ بارہوین رجب کو ہفتہ کی کے دن وہانسی نکلا جمعہ کی دن
پہلی شعبان کو حماۃ مین آیا — اسی سال مین یعنی ۷۱۹ھ مین جبکہ حاجی لوگ مصر سی
بارادہ حج چلے اوسوقت سلطان نے امیر صدر الدین ابن ترکمانی نی بہی اجازت حج کی
چاہی چنانچہ بادشاہ نے اوسکو بہی لشکر دیکر روانہ کیا وہ بہی مکہ مین پہنچ کر مقام موقف
پر ٹہہرا جب ایام تشریق کے آئی رمیثہ حاکم مکہ نی حسب الامر بادشاہ سے اپنی تقصیر اور

بیان اوس حیرہ کا جو حمیضہ اور در قتدی پر لڈرا

۷۵ تاجدار کی باطنی اپنی بہائی حمیضہ کی خلاف اسواسطے اوسکو ماندہ کرکے طرف مصر کی بھیجدیا اور
آپ بدرالدین ترکمانی حاکم مکہ کا ہوگیا جب ۷۱۹ سنہ شروع ہوئے اوسوقت بادشاہ نے
عطیفہ کو جوکہ بہائی حمیضہ کا مصر میں رہتا تہا مکہ میں بہیجا تاکہ بدرالدین ابن ترکمانی مذکور
اوسکو حاکم بنادی اور آخر سال ہذا یعنی ۷۱۸ سنہ میں قبیلہ عقیل اور قطیفت نے مہنا ابن عیسی
کی حلف کرکے اوسکے بہائی فضل کو بصرہ سی نکالدیا مہنا نے عرب کو جمع کرکی قبیلہ عقیل پر
چڑہائی کی جامیں کا مقابلہ بہی ہوا لیکن بدون لڑائی کی متفرق ہوگئی مگر قبیلہ عقیل کی دس ہزار
اونٹوں سی زیادہ مہنا کی اونٹ گمکر اپنی مکانوں کو مراجعت کیے یہہ ایک جنگل بہتا کر
بلاد اسلام کی جوکہ بسبب قلت بارش کی قحط ناک ہو رہی تہی اسلئے اس لشکر کی بہت سارے چوپائے
مرگئے اور عرب ہلاک ہوئی اور اسی سال میں قریب نصف سنہ ہذا کی لحیانی ابو زکریا
یحیی لحصصی ملک تونس سی خروج کیا ہا لحیانی مذکور اطرافیہ کا مالک ہوگیا تہا جیساکہ دریا
۷۵۷ سنہ ہجری کی بیان کرچکی ہیں جب یہہ سال ہوا اسمیں بہائی خالد کے لی دو خالد جوکہ
بعد لحیانی مرگیا تہا لشکر جمع کرکے لحیانی پر چڑہائی کی لحیانی اوسی بہاگ کر طرابلس میں چلاگیا
بہائی خالد کا تونس کا حاکم ہو بیٹہا اس خالد مذکور کی بہائی کا نام میں نہیں جانتا اوسیح ہو
کہ لحیانی کا ایک مشابہت شجاع تہا جوکہ لحیانی اوسی ڈرتا رہتا تہا اسواسطے اوس لڑکے
کو اوسی قید کر رکہا تہا جبکہ بہائی خالد کا تونس پر مستولی ہوگیا اور لحیانی کو سلطنت سی بہگادیا
اوسوقت لحیانی نے اپنی بیٹے کو قید سی نکالکر بہت لشکر اوسکو دیکر مقابلہ خالد کے بہائی
کا کروایا لیکن فتح خالد کی بہائی کو ہوئے اور ابن لحیانی مارا گیا اسلئے لحیانی طرابلس کے
عرب میں مثل محصور کی جا بسا بعد ازاں جب لحیانی کو اپنی بلاد کی مایوسی ہوئی بعد اپنے
اہل وعیال اور جو اوسکے ساتہہ ہولیا اوسکو لیکر ۷۱۹ سنہ میں طرف دیار مصریہ کے چلا آیا
یہاں آکر حج کریکا ارادہ کرکے ہمراہ حاجیوں کی کوچ کیا راہ میں بیمار ہوا اسلئے اسکندریہ
میں ٹہریا مابعد جاکر مقیم ہوا

بیان جانی میر کا طرف مصر کی اور پہر طرف حجاز کی

اب شروع ہوا ۱۹سنہ ہجری

اسی سال مین درمیان آخر ماہ ربیع الاخر کے رمیثہ ابن ابی نمی جو کہ سابق مین حاکم مکہ تہا
بہاگ گیا ہرچند کہ بادشاہ نی اوسکو قید سی رہائی دیکر بہت الطاف وعنایات اوسکی
حال پر فرمائی تہی لیکن وہ اپنی دل ہی دل مین کچہہ سوچکر طرف حجاز کی بہاگ گیا بادشاہ نے
اوسکے پیچہی آدمیون کو بہیجا عقبہ ایلہ کے قریب پکڑکر بادشاہ کی خدمت مین اوسکو حاضر
کیا بادشاہ نے قلعہ الجبل مین قید کیا

بیان اس جنگ عظیم کا جو اندلس مین ہوئی تہی

اسی سال مین فرنگیون نی بہت لشکر جمع کرکی اپنی تمام بادشاہون کو جمع کیا بڑا بادشاہ
اونکا قشتیلیہ تہا اوسکا نام جوان تہا ان سب فرنگیون نے جمع ہوکر ابن احمر بادشاہ غرناطہ پر
چڑہائی کی اوسنی اپنی مین تاب مقابلہ کی نہ لاکر ہر روز ایک سو دینار اور ہر ہفتہ مین ایکہزار
دینار فرنگیون کو دینی مقرر کئی فرنگیون نی ہرگز نمانا کہا ہمکو تجبی لڑنا منظور ہی اوسوقت
مسلمانون نے لاچار ہوکر مرنی پر کمر باندہ کر غرناطہ سی باہر نکل کر فرنگیون سی لڑائی شروع کی
اللہ تعالی نی مسلمانون کو مدد دی فرنگی بہاگے مسلمانون نی اونکا تعاقب کیا مارتی پکڑتے
پیچہی ہی پیچہی چلے آئے جوان مذکور مارا گیا اور اوسکے جورو پکڑی گئی اس لڑائی مین بیشمار
مال مسلمانون کے ہاتہہ آیا کہتی ہین کہ ایکسو چالیس اونٹ سونی اور چاندی کی بہری ہوئی
تہی اور فرنگی اتنی پکڑے گئی تہی جنکی شمار نہین

بیان جانی میر کا طرف مصر کی اور پہر طرف حجاز شریف کی

بیان نکلنی بادشاہ کا اور جانا طرف حجاز کی

۷۵۲ اسی سال میں بادشاہ نی دیار مصر سی حج کیا جبکہ نزدیک ایام حج کے آئی اوسوقت بادشاہ نی جمال الدین عبداللہ قاصد کو بیری بلالی کو بہیجا اسلئی میں گہوڑسے پر سوار ہوکر اور چار غلام ساتہہ لیکر جانب سی جمعہ کی روز سولہویں تاریخ ماہ شوال کو نکلا ہفتہ کی روز چوبیسویں ماہ شوال کو قلعۃ الجبل میں بہیجا قاضی کریم الدین کی گہر میں اوترا

بیان نکلنی بادشاہ کا اور جانا اوسکا طرف حجاز کے

اسی سال میں ہفتہ کی روز بارہویں ذی قعدہ کو بادشاہ نی اول ڈیروں میں جو باہر شہر کے کہڑے ہوی تہی قیام کیا ڈیرا بادشاہ کا قریب جانوروں کی گہوسلوں کی کہڑا کیا گیا تہا چنانچہ بادشاہ نی راہ میں کئی کلنگ شکار کئی میں بہی بادشاہ کی ساتہہ ساتہہ تہا بادشاہ بہت خوش ہوا بعد شکار کے اوس جگہہ میں اور تمام دن ملاد حوف میں شکار کرتا رہا اتوار کی صبح ساتویں ذی قعدہ کو اوس منزل سی کوچ کرکے درب الحاج مصری پر اور پہر سویس اور ایلہ سے اوترا میں بہی بادشاہ کی ہمراہ تہا یہانتک کہ ہفتہ کی صبح ساتویں ذی الحجہ کو مکہ میں داخل ہوا پہلی منی میں گئی پہر مسجد ابراہیم میں وہاں نماز ظہر کی پڑہی پہر عصر کی نماز پڑہکر عرفات میں حالت سواری میں متعلق صخرات کی پیر سے کے روز ٹہرے پہر مناسک حج تمام کئی بادشاہ کی ہمراہ قاضی بدرالدین ابن جماعہ قاضی قضاۃ دیار مصر کا شافعی مذہب تہا وہ ہر وقت بادشاہ سے کے ساتہہ رہا اون نی تمام مناسک حج اور جمیع ارکان اور واجبات اور سنتیں بادشاہ سی ادا کروائی بعد ادائے حج بادشاہ نی اپنی شہروں مصر کی طرف مراجعت کی اور یہہ ۱۹ سنہ بہی تمام ہوگئی کہ بادشاہ درمیان ینبع اور ایلہ سے کے درمیان ایک منزل پر پڑا ہوا تہا جسکو قصب کہتی ہیں یہہ منزل طرف ایلہ سے کے بہت قریب ہی میں اپنی آنکہوں سی بادشاہ سے کے صدقات اور انعامات اس حج میں اتنی دیکہی کہ گنتی میں نہ آسکی

بیان عطیات کا جو بادشاہ کی صدقات سی ہوئی

اب شروع ہوا سنہ ۹۲۰ ہجری

بیان آنی بادشاہ کا طرف دار السلطنت اپنی کی

واضح ہو کہ غرہ محرم سنہ ہذا مین بادشاہ درمیان قصبہ کی تہا جو کہ ایک منزل جانب
ایلہ کی چار دکنی رستہ پر ہی تین روز تک بادشاہ گہوڑون اور اس خزانہ کا جو کرک
مین تہا پہنچنے کا منتظر رہا جب تمام اسباب آ پہنچا وہان سی کوچ کرکے ہفتہ کے صبح
بارہوین محرم سنہ ہذا مین بادشاہ درمیان قلعۃ الجبل کے داخل ہوا

بیان اس عطیات کا جو بادشاہ کی صدقات سی میری شامل حال ہوی تہی

واضح ہو کہ مین حماۃ سی تن تنہا بادشاہ کی خدمت مین بدون سواری کی گیا تہا
میری پاس کوئی چوپایہ سفر کا نہ تہا بادشاہ نے میری حال پر عنایت فرما کر قاضی کریم الدین
کے مکان مین اوتارا اور ہمیشہ بجز عنایات کہانی اور کپڑی کی سواری کے کرتا رہا ایک خادم
میرے پاس بادشاہ نے مقرر کر رکہا تہا جو مجکو خواہش ہوتی ہے تہے مین اوسی سنگوالیتا تہا
رات کی سونی کو بچھونا کہانا کہانی کو اور غلام جو میرے واسطی خاص تہے اوسی
طلب کر لیتا باوجود اسکے ہر روز نئی نئی طرح طرح کے خلعت مجکو ملتی تہی تا کہ مین
جسکو چاہون خلعت دون اور بادشاہ راہ درمیان سیر اور مزاحمت کی ہر نوکنا پیدا کر
چرغونسی کرواتا تہا اور مین اوسکے طفیل سی سیر کرتا پہرتا تہا جو ہرن سنگار کرتا
میری پاس بہیجدیتا اسی اثنا مین ایک فرمان بادشاہ نے میری نام جاری کیا
اور کہا کہ جب مین مصر مین پہنچون گا تجکو بادشاہ بناؤن گا اور تو اپنی شہر کو جاتا ہی

بیان عطیات کا جو بادشاہ کی صدقات سے ہوئی

بعدہ میں بادشاہ ہی میں بادشاہ سی کہا کہ مجکو اس بات سی معاف رکہیں سبب اسکا یہہ تہا
کہ میں اپنی کسر نفسی کی کہ بادشاہ کی نام پر میرا نام شریک ہو یہہ اچہا نہیں چنانچہ اسی امر کی
دار السلطنت تک اسمیں گفتگو ہوتی رہی جب یہاں پہنچی کریں قاضی کریم الدین کے گہر میں
اوترا اسی وقت فوراً ایک وہاں بادشاہ کا معتبر حطاب سلطانی کی میری نام
آیا میں وہاں سے امیروں کی غلاموں کو حاضر کیا وہ لوگ یہہ تہے سیف الدین الملک
امیر حاجب اور سیف الدین تحلیس اور امیر علاء الدین ایدغمش میر آخور اور امیر رکن الدین
میر بس احمدی اور امیر سیف الدین طسال امیر حاجب اور امرا و حاکمیں سی تقدیر بیس
امیر کی حاضر ہوئے اوسکے ہمراہ خلعت اطلس کامل مزرکش معہ لباس خاص سلطانی سے
اور ایک غالیچہ بنا ہوا سوتی مصری کا اوسکے اوپر قبہ اور جانور سے ہوئی تہی اور تین
تاج اور پٹکی اور تقلید جو مختص سلطنت اور جواہرات سلاطین کو ہوتی اور سلاح اور ہمراہ دو ہزار دل
سکے جو کہ اوسکے موندہی پر معلق تہیں وہ بہی حاضر ہوا اور شادلینیا یہہ سب لوگ مدرسہ
منصوریہ تک جو کہ درمیان دو قصروں کی واقع ہے حاضر ہوئی تہی اور ایک بہت تحفہ
گہوڑا میرے واسطی بادشاہ نے بہیجا جمعرات کی صبح سترہویں محرم کو میں وہ لباس
پہنکر اوس گہوڑے پر سوار ہوا اور تمام امرا میری آگی آگی چلے جبکہ قلعہ کی نزدیک
پہنچا سب امیر پیدل ہو لئے اور میں سوار ہی رہا یہاں تک کہ قلعہ کے دروازہ تک پہنچا
وہاں اوترکر زمین چومی اور تقلید شریف کا بوسہ لیا پہر دوسری دفعہ زمین چومی
پہر ہمراہ نایب مع سیفی ارغون دوادار کے اندر قلعہ کے گیا بادشاہ کے سامنے جاکر
کہڑا ہوا اور زمین چومی فوراً بادشاہ نے وہ الطاف میری ساتہہ اوس وقت کیے
کہ جو باپ بہی بیٹے کے ساتہہ نہیں کرتا اور اسیوقت حکم دیا کہ تو اپنی شہر کی طرف جا کیونکہ
تجکو باہر نکلی ہوئے مدت ہوئی میں پہر زمین چوم کر بادشاہ کو رخصت کیا بعد نماز عصر
حضرات مذکور کو سوار ہوا اور لباس سلطنت میرے ساتہہ تہا وہاں سے کوچ کرکی جماعت

بیان موقوف ہونی جاگیرون کا

حمات مین آیا تمام امرا اور قضاۃ میری ملاقات کی لئی باہر شہر کے آئی مین بہی لباس ۷۵۵
پہنکر شہر کی اندر ہفتہ کی روز دوپہر کی وقت چہبیسوین[۲۶] ماہ محرم سنہ ہذا کو داخل حمات
ہوا اور وہ تقلید سلطنت کا فرمان سبکے سامنی پڑہا گیا اگر خوف طوالت کا نہوتا تو مین
تمام مضمون فرمان کا لکہتا

بیان غارت ہونی بلاد سیس کا

اسی سال مین بادشاہ کی فرمان اس مضمون کی آئی کہ تمام لشکر بلاد سیس پر جاکر اوسکو
لوٹ لو اسلئی دمشق سی دو ہزار سوار گئی اور امیر شہاب الدین قرطائی لشکر ساحل
لیکر پہنچا اور مینی حمات سی امرا طبلخانات کو جو وہان موجود تہی لشکر دیکر عشرہ اول
ماہ ربیع الاول سنہ ہذا مین بہیجا یہہ لوگ حلب مین پہنچی پہر تمام لشکر حلب ہمراہ ارغون الدوادار
طبلخانا نایب سلطنت حلب کی ساتہہ ہوکر تمام لشکر ملکر عمق حارم پر جاکر اوتری مدت تک
وہان مقیم ہوکر سبنی کوچ کیا نصف ماہ ربیع الاول سنہ ہذا مین درمیان بلاد سیس کے
داخل ہوئی وہانسی کوچ کرکے نہر جیحون پر پہنچی اون دنون مین یہہ دریا بے ندکور طغیانی
پر تہا تمام لشکر گہس گیا اسلئے بہت سی آدمی ڈوب گئی اکثر ترکان لوگ لشکر ساحل کے
ڈوبی تہی بعد عبور جیحون کی قلعہ سیس پر جاکر اوترے اوسکا محاصرہ کیا اور فصیل تک جا پہنچی
بہت مال لوٹا اور شہرون کو ویران کرڈالا کہتیان اوجاڑ دین مواشی کہیر لائی اِن
شہرون کو لوٹ کر اور ویران کرکے مراجعت کی نہر جیحون کو پہر عبور کیا چونکہ اون
دنون مین یہہ نہر اوتر گئی تہی اسلئی کسی کو بہی ضرر نہوا ہفتہ کے روز انتیسوین[۲۹] ماہ
ربیع الاخر کو نہر اس پر پہنچی پہر طرف حلب کی کوچ کیا تہوڑی مدت وہان ٹہرے تہی
کہ فرمان کوچ صادر ہوا اپنی شہر کو مراجعت کر آئے

بیان موقوف ہونی جاگیرون اہل عیسی کا اور نکا لاجانا اونکا شام سی

بیان مقتول ہونی حمیضہ کا

۷۵۶ اسی سال میں فرمان بادشاہی اس مضمون کی آئی کہ ان لوگوں کی جاگیریں ضبط کرکے تمام سپاہیوں کو انکا دو کیونکہ اونہوں نے ایسی تقلیل کام کئے تھی چنانچہ بیچ اونکی جاگیریں ضبط کین اسلئے وہ ملاد سلیمہ پسی پیر کے روز دوسری جمادالاول سنہ ہ اکو نکل کر جانب عانہ اور حدیثہ کی جو کنارے فرات پر واقع ہیں چلے گئے اسی سال میں بعد کوچ کرنی ان لوگوں کی امیر سیف الدین قلیجیس لی ہمراہ ایک بہاری لشکر شام اور عرب کی پیچہاں لوگوں کے انکا تعاقب کیا یہاں تک کہ حدیں بہچا پہر وہاں سے کوچ کرکے عانہ میں گیا اوسوقت آل عیسی بہاگ کر فرات کی دوسری جانب چلے گئی تہی عیسی مذکور اس مہنا ابن مانع ابن حدیثہ ابن عقبہ ابن فضل ابن ربیعہ ہی بحائے مہنا کی بادشاہ نے محمد ابن ابی بکر ابن علی ابن حدیثہ ابن عقبہ کو قایم مقام کیا پہر وہاں سی جمعرات کی روز پندرہویں رجب کو سلیمہ پر آیا یہانتک کہ وہاں کوچ کا پیر کے روز بیں ماہ مذکور کو اوسکے پاس بہیجا فوراً کوچ کرکے بحرین داخل ہوا

بیان ہلاک ہونی حاکم سیس کا

اسی سال میں حاکم سیس اوتیس ابن لیفوں بعد غارت ہونی اوسکے شہر کی فوت ہوا یہہ شخص مریض تہا جبکہ اوسکا لشکر بلاد سیس میں آیا اور دیکہا کہ تمام شہر جلا ہوا ویران پڑا ہے اور رعیت مقتول ہوئی اور مواشی بہی سب لٹ گئی اسکا رنج اوسکو بہت ہوا اسلئے ماہ جمادالاول سنہ ہ میں فوت ہوا اوسنی اپنی پیچہی ایک لڑکا صغیر سن نابالغ چھوڑا تہا اوسکو لوگوں نے اوسکی قایم مقام کیا اور امرا کبار اوس کی تدبیر انتظام ملک کا کرنی لگے

بیان مقتول ہونی حمیضہ کا

حمیضہ کہ جسکا حال اوپر بیان ہوا گذر چکا اور لشکر مصری مکہ کی حفاظت کی واسطی

بیان مقتول ہونی حمیضہ کا

واسطی جا پہنچا اوسوقت حمیضہ نی اپنی تئین عاجز پاکر تنگ ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ سپہ سالار لشکرسی جوکہ مکہ مین مقیم تھی یعنی امیر رکن الدین بیبرس میرآخور سی ملکر اوسکی اطاعت قبول کرنی چاہئی جن ایام مین کہ بادشاہ حج کرنے آیا تہا تین غلام بادشاہ کی بہاگ گئے تہی ایک کا نام ایدغدی تہا وہ لوگ بہی جنگل حجاز مین حمیضہ کی پاس ملتجی ہوکر امن خواہ ہوئے تہے اوسنی اونکی بہت خاطرکی تہی جب حمیضہ نے ارادہ اطاعت بادشاہ کا کیا اوسوقت اونہون نی متفق ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ اوسکو قتل کرنا چاہئے حمیضہ قریب وادی نخلہ کے اوترا ہوا تہا جبکہ وقت قیلولہ کا آیا نیچی ایکدرخت کی جاکر سورہا ایدغدی مذکور نی حمیضہ کا سرکاٹکر سپہ سالار مکہ کے پاس بہیجدیا اوسنے وہ سر بادشاہ کے پاس بہیجدیا حمیضہ نی جو اپنی بہائی ابو الغیث کو قتل کیا تہا اوسکا عوض خدانی اوسکو بہی دکہلادیا وہ جمعرات کی روز ستر ہوین ماہ جمادالاول سنہ ۷۲۰ھ سو قریب وادی نخلہ کے قتل ہوا — اسی سال مین بادشاہ نے میری بیٹے محمد کو خلعت مرحمت فرماکر ساٹہہ سوارونکا امیر بنایا محمد مذکور اتوار کے روز پانچوین رجب کو وہ خلعت پہنکر حمام مین سوار ہوکر پہرا اون دنون مین اس لڑکے کی عمر نو برس کی تہی — اسی سال مین مقر سیفی ارغون دوادار نے حج کیا بادشاہ نے رمیثہ کے تقصیر معاف کرکی اوسکو بہی ہمراہ مقر سیفی کے مکہ مین بہیجکر یہہ کہدیا تہا کہ نصف محصول مکہ کا رمیثہ کو ملا کری اور نصف عطیفہ لیاکرے چنانچہ ایساہی ہوا — اسی سال مین پیر کے روز نوین ذی الحجہ کو محمد اسمعیل سلامی جانب ابوسعید بادشاہ تاتار اور قدمان اور علی شاہ کی طرف سی قاصد ہوکر بہت سی تحفہ سو لونڈی غلامون کی جوکہ قیمتی قریب پچاس تمان کی تہی بادشاہ کی نذر کی ورسلی لیکر آیا اور تمان اس تہیلی کو کہتی ہین جسمین دس ہزار درہم ہوتے ہین اور اسی سال مین درمیان ماہ شوال کے ایک قبہ اور برج اور حمام باہر حمات کی بنایا گیا تہا یہہ عمارت ماہ محرم سنہ ۷۲۱ھ مین پوری ہوئی — اور اسی سال مین

بیان مقتول ہونی حمیضہ کا

۷۵۸ آخر سنہ ۷۱۹ میں درمیان ترکیوں حویہ کی لڑائی ہوئی تہی یہہ لڑائی درمیان دو قبیلوں یعنی اسما اور دوریا کے ہوئی تہی جانبین سی پچاس ہزار آدمی مارا گیا تہا ان دو میں سی ایک قبیلہ صوبہ میں رہتا تہا اور دوسرا باہر شہر کے

اب شروع ہوا سنہ ۷۲۲ ہجری

اسی سال میں پہلی تاریخ ماہ جمادالاول کو درمیان حمات کی فاطمہ خاتون بنت ملک منصور حاکم حمات کی جو بہت نیک بخت تہی فوت ہوئی — اسی سال میں مہنا ابن عیسی نے فرات سی عبور کرکی ابوسعید بادشاہ تاتار کی پاس جاکر مدد اور پیشکش اوسکی جو سات سو اونٹ اور ... گہوڑی اور چیدہ چیتی جو اپنی ہمراہ لیکر گیا تہا کہ اگر مسلمانوں سی لڑائی کی درستی کمک چاہی — اور اسی سال میں قاصد تمرتاش ابن چوبان کا جو مستولی بلاد روم پر تہا تحفہ لیکر بادشاہ کی خدمت میں آیا تہا — اور اسی سال میں بادشاہ کا فرمان میری نام اس مضمون کا آیا کہ تو میرے پاس آ ہم تم شکار کہیلیں گی چنانچہ میں قلیوب پر بادشاہ سی جاکر ملا اوسنی بہت احسان اور اکرام مجہہ پر کیا — اسی سال میں بادشاہ نی اہرام سی کوچ کرکے جنگل میں شکار کہیل کر حمات کی پاس جو اسکندریہ کے غرب کی جانب دو دو روز کی فاصلہ پر واقع ہے پہنچکر جانب قاہرہ کے مراجعت کی — اسی سال میں تمرتاش مذکور نے جو حینی لشکر کی بلاد سیس میں جاکر وہاں کی لوگوں کو قتل کیا اور لوٹا حاکم سیس قلعہ ایاس میں جو کہ دریا میں واقع ہے جا چہپا تہا تمرتاش نے ایک مہینا وہاں قیام کرکے ہر طرح پر لوٹ کر شہر کو ویران کرکے بلاد روم کو مراجعت کی اور اسی سال میں میں اپنی گہر کو بادشاہ کی خدمت سے مراجعت کرکی آیا اور اسی سال میں نایب شام تنکز طرف حجاز شریف کی گیا

بیان فتح ہونی ایاس کا

بیان وفات پانی حاکم یمن کا

اسی سال مین منگل کی رات کو ماہ ذی الحجہ مین بسبب مرض ذات الجنب کی ملک موید بدر الدین داود ابن مظفر یوسف ابن عمر ابن علی ابن رسول فوت ہوا تمام ارباب دولت نے متفق ہوکر اوسکی بیٹی کو بجای اوسکی متعیم کیا لقب اوسکا ملک مجاہد سیف الاسلام ابن داود مذکور رکہا گیا وہ لڑکا ان ایام مین قریب بلوغت تہا اسکی چچا ملک منصور ایوب زید الدین بہائی داود کے نی ۷۲۲ھ مین خروج کرکی اوسکو پکڑکر قید کیا اور آپ کچہہ کم تین مہینی سلطنت کرنی پایا تہا کہ ایک جماعت لشکر نے اوسپر ہجوم کرکے سیف اسلام کو قید سی نکالکر پہر یمن کا بادشاہ بنایا اور اسکے چچا منصور ایوب کو قید کیا لیکن حال سلطنت مین کا غیر منتظم ہی رہا

اب شروع ہوا ۷۲۲ھ ہجری

اس سال مین امیر فضل ابن عیسی ہمراہ محلون بادشاہ کے جو کہ سال گذشتہ مین حج کرنی گئین تہین اپنا گناہ بخشوانے کی لئے حاضر ہوا بادشاہ نی راضی ہوکر سرداری عرب کی اوسکو دی بجائے محمد ابن ابی بکر امیر آل عیسی کے مقرر ہوا

بیان فتح ہونے ایاس کا

اسی سال مین بعض لشکر مصری اور شامی اور ساحلی جنکی ساتہہ بہت سا لشکر حمات کا تہا طرف حلب کی گیا مثلاً لشکر بہی اونکی ساتہہ ہوا اور لشکر سپہ سالار نائب حلب طنبغا مقرر ہوکر ایاس پر جاکر پڑا یہہ شہر بلاد سیس مین سی ہی اسپر شہر کا محاصرہ کرکے

بیان مقتول ہونی ابابس کا

۷۶۲ نرور ستمبر فتح کیا ایک قلعہ جو سمندر میں واقع تہا وہاں کی باشندوں کی بغاوت کی اسلئے اون لشکریوں سے ایک بڑی گوین اوسیر کہڑی کی اور مسلمانوں سے ذو طرف سی دریا کی راہ قلعہ پر جاکر محاصرہ کیا ارمنی لوگ جو اوسمیں تہی قلعہ کو خالی کرکے بہاگ گئے اور آگ لگا گئی اتوار کی روز اکیسوین ربیع الآخر کو مسلمانوں نے یہہ قلعہ بہی فتح کیا لیکن خسا اوسی ہوسکا وتا اوسکو ڈہا کر بہر اپنی شہر کو مراجعت کی ــ اسی سال میں اتار ماصری کی ایک قاصد طرف الوسعید بادشاہ تاتار کی بہیجا تہا وہ قاہرہ میں آیا اور کہا کہ سب متفق تمہاری بات پر ہیں ــ اور اسی سال میں مولف کتاب ہذا کا بادشاہ کی خدمت میں گیا تہا وہ بیان کرتا ہی کہ میں بادشاہ کی خدمت مین طرف اہرام سکے گیا اوسجائے قاصد حاکم برسوہ کا بہی آیا تہا یہہ ایک بادشاہ ترکیوں کا جانب اندلس کی رہتا تہا بادشاہ نے اوسکا تحفہ قبول کرکی دو خید انعام اوسکو دیا

اب شروع ہوا ۸۲۳ ہجری

اسی سال میں ملک موید نے خدمت بادشاہ سی طرف حمات کی مراجعت کی اسی سال میں تمام ملک شام میں دمشق سی حلب تک قحط اور گرانی تہی اور میہہ بالکل نہیں برسا اسلئی کہیتیاں بہی بہت کم ہوئیں لور جانب طرابلس کی سواحل پر اور کوہ لکام میں جہاں مینہہ برستا تہا اسلئی وہاں کی کہیتیاں اچہی ہوئیں ــ اسی سال میں قاضی القضاۃ شافعی دمشق کا معروف ابن صصری نجم الدین احدوث ہوا نکاح اوسکے جمال الدین معروف زرعی مقرر ہوا اور اسی سال میں بادشاہ نے کریم الدین ابن عبد الکریم کو عہدہ سی معزول کرکی جو کچہہ مال اوسکے پاس بہا وہ لیکر جانب شوبک کی اوسی بہیجدیا اور نکاح اوسکی امین الملک عبد اللہ مقرر ہو گیا ــ اسی سال میں ملکہ بنت انفاحہ کا نام

بیان حوادثات یمن کا

جسکا نام فطلوحت تہا اور جسکی خدمت مین بہت سی تاتاری لوگ تہی حج کرنی گئی بادشاہ نے ۷۶۱
اوسکی واسطی جابجا رسد وافر کے واسطی حکم دیا

اب شروع ہوا سنہ ۷۶۲ ہجری

بیان حوادثات بلاد روم کا

واضح ہو کہ بلاد روم پر تمرداش ابن جوبان مستولی تہا اوسنی بہت سی غلام اپنی پاس
جمع کرکی وہ محصول جو کہ طرف اردو اور خواتین کے بہیجا تہا موقوف کردیا جب اوسکی پاس
قاصد طلب مال کی واسطی آتا اوسکی جہوٹا وعدہ کرلیتا تہا جب بہت دن گذر گئے اور اوسنی
ایک حبہ ندیا اوسوقت اوسکی باپ جوبان نی اوسپر چڑہائی کی تمرداش بہی اپنی باپ
سی لڑنی کو موجود ہوا اور بہت سا مال اپنی لشکر اور غلاموں کو دیا جب جوبان قریب آ پہنچا
تمام لشکر تمرداش کا جوبان سی جاملا جب تمرداش نے یہہ حال دیکہا آپ بہی خواہان
امن ہوکر جوبان کی خدمت مین حاضر ہوا جوبان نی اوسکو پکڑ کر باندہ کر اردو اکے پاس
بہیجدیا اور اوسکی جائی ایک اور شخص تاتاری کو بلاد روم مین مقرر کیا

بیان حوادثات یمن کا

اسی سال مین ملک مجاہد علی ابن داؤد کی پاس سوائے قلعہ ظفر کی اور کچہہ نہ باقی رہا تہا
باقی ملک یمن کا اوسکی ہاتہہ سی نکل گیا اسکے چچا کی بیٹی حاکم دملوہ کی قبضہ مین تمام یمن
ہوگیا اوسکا لقب ملک ظاہر رکہا گیا اسی سال مین فرمان شاہی حاکم حمات کی پاس
واسطی طلب اوسکے کی آیا تہا چنانچہ سو اپنی بیٹی محمد اور اہل خانہ کی درمیان ماہ ذی الحجہ

بیان بھیجنے لشکر بادشاہ کا طرف یمن کی

۷۶۴ کی حاضر ہوا اور اہاری خلعت بادشاہ نے اوسکو دیا — اسی سال میں علی شاہ وزیر بادشاہ
تاتار کا فوت ہوا یہہ وہ شخص ہے جسنے تاتاریوں اور مسلمانوں میں محبت پیدا کردی تھی

اب شروع ہوا سنہ ۷۲۵ ہجری

اسی سال میں ملک ناصر نے قاہرہ میں آکر حاکم حمات کو فرمان عنایت کر کے دو ہزار مثقال سونا
اور تیس ہزار درہم اور ایک سو پارچہ قماش ہقدری کا دیکر رخصت کیا — اسی سال میں
وہ محل اور باغستان جو سریاقوس میں بنائے گئی تھی تیار ہوچکی ہیں یہہ ایک گاؤں جانب
شمال قاہرہ کی ایک منزل پر واقع ہی اور ایک خانقاہ بادشاہ نے قریب عمارت کے بنوا کر
صوفیوں کو وہاں رکھکر انکا روزینہ مقرر کر دیا تھا حاکم حمات نے بھی جو لائق خانقاہ
کے تحفہ تھے مثل کتابوں اور فرش وغیرہ کی بھیجدئی ہیں

بیان لشکر بھیجنے بادشاہ کا طرف یمن کی

اسی سال میں جبکہ بادشاہ کو یہہ خبر پہنچی کہ حال یمن کا خراب ہی اور رعیت وہاں کی مضطر ہو رہی
ہی اوسوقت ایک لشکر آراستہ کر کے امیر رکن الدین بیبرس کو اوسکا سپہ سالار بنا کر اور
امیر سیف الدین طینال حاجب کو بھی سردار کر کے روانہ کیا ماہ ربیع الاول سنہ ہذا میں یہہ لشکر
مصر سے یمن میں بھیجا ملک مجاہد الدین ملک موید حاکم یمن بھی مقابلہ پر نکلا لیکن وہ جوان جاہل
بے وقوف آدمی تھا لشکر کے جتنے اوسی قصور کیا سب قصور کرنی حق لشکریوں کی نعس
ریں سی قلعہ طعز میں جا بیٹھی پر لشکر کے ساتھہ وہاں مساعدت رسد وغیرہ کا نہوا اسلئے
راہ میں بھوک اور پیاس سے لشکر کو بہت تکلیف ہوئی ماہ شوال سنہ ہذا میں یہہ لشکر درمیان مصر کے

بیان بھیجنے لشکر بادشاہ کا طرف یمن کی

مصر کی پہنچا بادشاہ نی خفا ہو کر سپہ سالار بیبرس مذکور کو قید کیا اور اسی سال مین علاء الدین ۶۲۳
طنبا طرف حمات کی آیا تیسری ذی قعدہ کو حلب کی جانب گیا

اب شروع ہوا سنہ ۶۲۶ ہجری

اول تاریخ ماہ محرم کی روز یکشنبہ تہا — اسی سال مین پندرہوین ربیع الاخر کو لشکر
حمات لیکر طرف کاریز کی جو سلمیہ سی طرف حمات کی ملتی ہی مین پہنچا اس کاریز کی مٹی
امرا اور لشکر پر تقسیم کر کی حکم دیا کہ اسکو صاف کرو کیونکہ اسمین مٹی بہت بہر گئی تہی ایک
ہفتہ مین صاف ہو گئی پہر حمات مین آیا اسی سال مین امیر سیف الدین اتامش طرف
ابو سعید اور جوبان کی بہت تحفہ لیکر گیا وہ حمات کی جانب ہو کر گیا تہا — اور اسی سال مین
درمیان اوایل ماہ جمادالاخر کے بادشاہ نی امیر شہاب الدین قرطای کو نیابت سلطنت
سواحل سی معزول کر کے عوض اوسکی امیر سیف الدین طینال حاجب کو مقرر کیا چہبیسوین
تاریخ ماہ مذکور کو وہ وہان پہنچا اسی سال مین پیر کی روز سولہوین جمادالاخر کو میر اغلام
طید مر فوت ہوا یہہ شخص میری بڑے امیر وبین سی تہا اوسکو بیماری سل کی مدت سی
تہی مجکو اسکے مرنے سی بہت رنج ہوا — اور اسی سال مین اٹہارہوین شعبان کو سیف الدین
نے جانب اردو کی سی مراجعت کر کی حمات کی راہ کو بادشاہ کی خدمت مین گیا اسی
سال مین درمیان ماہ شعبان کی نجم الدین حاکم قلعہ کیفا کا طرف حجاز کی جانی کا ارادہ
کر کی آیا تہا کہ کا جانا موقوف کر کی بادشاہ کی خدمت مین گیا بادشاہ نی اوسکو انعام
دیکر رخصت کیا حمات کی راہ پہر قلعہ کیفا کو چلا گیا جب وہان پہنچا اوسکے بہائی نی اوسکو
قتل کر کے آپ قلعہ لیلیا یہہ دونو بہائی طوران شاہ ابن ملک صالح ایوب ابن ملک
کامل ابن عادل ابن ایوب کی اولاد سی تہی — اسی سال مین بادشاہ نے حکم دیا

بیان وفات پانی میری بہائی بدرالدین حسن کا

۷۴۷ کرمہا کو سعد عربوں ہنگا کر رحبہ میں جاکر وہاں سکے کہیتوں کی محافظت کر چاکہ میں ای بہائی بدرالدین اور بہتیجی محمود اور استعا ایں علام کو وہاں روانہ کیا ستر ویں ماہ رمضان میں وہاں بیجکر مقیم ہوئی اور اکتیسویں ذی قعدہ سنہ مذکور کو حمات میں آسئے

بیان وفات پانی میرے بہائی بدرالدین حسن رحمۃ اللہ کا

اسی سال میں حکہ میرا بہائی حسن رحبسی آیا اور سکو تپ لگی بہت شدت یسی ہوسے منگل کے روز ستر ویں ماہ ذی الحجہ میں فوت ہوا عمر اوسکی بروز وفات ستاون برسکی تہی وہ حمص میں برس ہڑا تہا اوسی دو بیٹے اور دو بیٹیان چہوڑی تہیں یعنی اوسکی بیٹی کو بہائی اوسکے سسردار کیا اوسکی عمر تین برسکی تہی اوسکی تدبیر اور کاروبار کی واسطی چید لوگ مقرر کئی بعد ازاں محمود میرا بہتیجا اسعد الدین عمر بیمار ہوا یہہ لڑکا اوسی ان بیمار ہوا تہا چنانچہ اوسی بیماری میں یہہ لڑکا بہی اتوار کی روز تیرہویں ذی الحجہ سنہ مذکور میں فوت ہوا اوسکی چچا بدرالدین حسن مذکور کی مرسلے اور اس لڑکی کی وفات میں تیرہ ۱۳ دن کا فاصلہ تہا محمود کی عمر وقت وفات چہتیس ۳۶ برسکی تہی

اب شروع ہوا سنہ ۷۲۷ ہجری

اسی سال میں بادشاہ نی اپنی نایب مصر سیفی ارغون کو نیابت سلطنت مصر سی معزول کر کی حلب کا نایب بنا کر بعد معزول کرنے طبغا کی حلب کو بہیدیا اسی سال میں بہید بہیک سی اور اسی سال میں بادشاہ نے میری واسطی دو گہوڑی ایک کا زین سونیکا تہا میرے واسطی اور حسکا زین چاندی کا تہا میری بیٹی محمد کی واسطی میرے پاس رحبہ کو بہیجی تہے اور اسی سال میں شنبہ کی روز تیرہویں شعبان کو امیر علاء الدین قطلو بغا معروف مغربی

بیان اخبار ابو سعید اور جوبان کا

مغلی ہمراہ دو قاصدون جوبان کی جنکا نام یہہ ہے اسکندر اور حمزہ سو اون دونون کے ۷۲۵ھ
بیرہ پر پہنچی بعد ازان قطلو بغا مغلی مذکور طرف حمات کی گیا پہر بادشاہ کی پاس
مصر مین جاکر فوت ہوا — اسی سال مین بعد پہنچی مقر سیفی ارغون کی طرف حلب
کی بڑا بیٹا اوسکا ناصر الدین محمد بن ارغون فوت ہوا وہ امیر کبیر سلطنت کا تہا اوسنی
بدہ کے روز سترہوین شعبان مذکور کو وفات پائی

بیان اخبار ابو سعید اور جوبان کا

واضح ہو کہ ابو سعید بادشاہ تاتار کا وقت وفات اپنی باپ خربندا کے لڑکا ہی تہا
جیسا کہ اوپر بیان ہوا جب بڑا ہوکر ہوشیار ہوا اور اوس وقت اوسنی معلوم کیا کہ جوبان
حکومت مستقلہ کر رہا ہے میرا کوئی حکم نہین مانتا اسلئے جوبان کی بدی کا خواہان ہوا
— اور جوبان نے اردو کا حاکم اپنی بیٹی خواجہ دمشق کو کر دیا تہا اسلئے خواجہ دمشق
ہی مین ابو سعید پر حکومت کرنے لگا اتفاقاً اسی ان ایام مین جوبان لشکر لیکر طرف
خراسان کی گیا اور اوسکا بیٹا خواجہ دمشق یہان مقیم ہوکر اردو کی حکومت کرتا رہا
اردو اون ایام مین باہر شہر سلطانیہ کی تہا اور خواجہ دمشق رنڈی باز آدمی تہا
رات کو سلطان خربندا کی جورون کے پاس جاکر زنا کیا کرتا تہا جب ماہ رمضان
سنہ ہذا کا تمام ہوچکا اور ماہ شوال آیا اسی ماہ مین ایکروز خواجہ دمشق رات کو
قلعہ مین گیا ایک بیگم کے پاس جاکر سو یار وسجا ہی ایک عورت ابو سعید کی متعین تہے
اوسنی ایک عورت کو بہیجکر ابو سعید کو خبر کر دی (وہ عورت جو وہان متعین تہے
اوسکو مین مجل کہتے ہین) اوس قلعہ کی دو دروازہ تہی ابو سعید نے دونو دروازون پہ
لشکری لوگ کہڑے کر دئے خواجہ دمشق کو جب یہہ حال معلوم ہوگیا فوراً بہاگ کر

بیان اخبار ابوسعید اور چوبان کا

٧٦ ایک دروازہ سے نکلا لشکریوں سے اوسکو مار کر اور ارادہ کیا کہ ابوسعید کی خدمت
میں حاضر کریں ابوسعید نے کہلا بھیجا کہ اوسکا سر کاٹ کر بھیجدو چنانچہ خواجہ دمشق مذکور کا
سر کاٹ کر ابوسعید کی پاس لائے ـــ اسلئی ابوسعید نے بہت لوگ جتنی اوس سے ہو سکی
جمع کئی کیونکہ چوبان کا اوسکو بہت خوف تہا جب چوبان کو یہہ خبر پہنچی وہ لشکر لیکر خراسان
سے ابوسعید پر چلا اور ابوسعید بہی اپنا لشکر لیکر اوسپر چڑہائی کی خاسین کا مقابلہ
مکان (قیس) حصاری پر ہوا یہہ مقام اوپر چند منزل ری کی واقع ہے جب دونو طرف کا لشکر
مقابل ہوا چوبان کو لشکری چہوڑ کر ابوسعید سے مل گئی یہہ معاملہ ماہ ذالحجہ سنہ ۲۷ میں ہوا
کوئی بہی جب چوبان کی ساتہہ نرہا اوسوقت چوبان نے بہاگنی کا ارادہ کیا چنانچہ وہ بہاگکر
راجی ہرات میں جا چہپا ایک برس تک اوسکی خبر نہ آئی دوسری سال میں معلوم ہوا یہہ
اوسکا پتا ـ لگا بعضی کہتی ہیں کہ ہرات میں مارا گیا تہا وہاں کے حاکم نے اوسکو قتل کروا ڈالا
تہا ـــ اور ابوسعید نے تمام اوسکی اولاد کو ڈہونڈ ڈہونڈ کے قتل کیا بعد اوسکی مارے
جانے کے ابوسعید مستقل ہوکر حکومت کرنے لگا ایک بیٹی چوبان کی تہی اوسکا نام بغداد تہا
اوسکو ابوسعید چاہتا تہا لیکن اوسکا نکاح حسن بن اقبغا سے جو کہ بڑا امیر مغل تہا ہوگیا تہا
اوسکو ابوسعید نے طلاق دلواکر اپنی سے نکاح کروایا اوس لڑکی کا بڑا رتبہ اور بڑا مرتبہ
ابوسعید نے کیا ـــ اسی سال میں مجکو بادشاہ نے طلب کیا تہا کیونکہ اوسکا ارادہ شکار کا
تہا چنانچہ پیر کے روز چوتہی ماہ ذیقعدہ کو حضرت سے نکلا سرا سی سے محمد کی پلیس پر جاکر
اوترا وہاں میرا بیٹا جسکا نام محمد تہا بہت بیمار ہوگیا تہا اور بادشاہ نے ایک گہوڑا میرے
اور میری بیٹی محمد کی واسطے روانہ کردیا تہا سر مصاہدہ دو گہوڑے مجہسے ملے میں اول
ایام میں بہت شدت اور خوف میں تہا کیونکہ لڑکی کی بیماری بڑہتی چلی جاتی تہی آخر شش
ہفتہ کی روز پہلی تاریخ ذالحجہ کو بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا خلعت اور گہوڑے اور کہانا
مجکو ملا مگر میرا دل ٹہکانی نہ تہا کیونکہ لڑکا بہت بیمار تہا ـــ سر بادوس مکانمیں جو بادشاہ نے

بیان نکلنی بادشاہ کا جانب اہرام کی

نے ایک مکان بنوایا تہا اور تب بادشاہ نی ایک طبیب جمال الدین ابراہیم بن ابی ربیع مغلی کے
کو جو رئیس الاطبا تہا واسطی علاج کی بہیجا وہ معالجہ مین مصروف ہوا بعدازان بادشاہ
سریاقوس سی جاکر داخل قلعہ ہوا اور مینی بہی مکان بدل لیا یہہ سال بہی تمام ہوا اگرچہ ک
دانس بیماری کی لگی ہی رہے

اب شروع ہوا سنہ ۷۲۸ ہجری

اس سال مین بہی مین قاہرہ ہی مین تہا جس روز یہہ سال شروع ہوا وہ پیر کا روز پہلی
تاریخ محرم کی تہی اوس روز بادشاہ نی ایک قبا طلائی مجکو مرحمت کی

بیان نکلنی بادشاہ کا جانب اہرام کی او حاضر ہونا قاصدان ابوسعید کا

بعدازان بادشاہ نے طرف جیزہ کی جاکر اہرام پر ڈیرا کیا اوسجا ہی قاصد ابوسعید کے
بہی آکر حاضر ہوئی اونہون نی آکر یہہ بشارت دی کہ جوبان کو شکست ہوی اور وہ بہاگ
گیا اور ابوسعید نی اوسپر فتح پائی اور آپ حاکم مستقل ہوگیا وہ اب تک اوسی طرح سی
محبت اور مودت تمہاری کا دم بہرتا ہی وہ تین آدمی تہی جو قاصد ہوکر آئے تہی ایک
بڑا شخص اونمین جو بڑا امیر تہا اوسکو ارش نغا کہتی تہی ــ دوسری کا نام ایاجی
ــ تیسری کا نام بج تہا بادشاہ نی اون لوگون کو جو قاصد ہوکر آئی تہی ایک علیحدہ
ڈیرے مین اوتار کر بہت انعام اور احسان اوسپر کیا بعدازان انہون نی سفر کیا بادشاہ نی
اونپر سعہ اونکی ہمراہیون کی انعام واکرام فرمایا ہمراہ اونکی قریب اکیسو آدمی کے تہی
بعد سنگاری کی مجکو بہی رخصت کیا ــ اسی سال مین قبل میرے آنیکی حمایت مین میری والدہ
رحمہا اللہ جمعرات کی روز اکیسوین ربیع الاول کو فوت ہوئی اور ان ایام مین قریب

بیان اخبار تمرداش کا

۷۶۸ حمص کے تہا محکو اوسکا دیکہنا ہی نصیب ہوا — اور اسی سال ہیں بعد یہی ایی کی حمات میں بادشاہ سسی بیبی فرمان زیارت بیت المقدس کا جانا چاہیے اجازت ہوسے اسلئی منگل کے روز سلخ جمادالاولی میں مواق بارہویں بیاں کی حمات سسی نکل کر بلاد مارس کی طرف گیا وہاں سسی بعلبک میں آئا وہاں سسی طرف کرک نوح کی جاکر ساحل پر اوتر گیا سروت پر جاکر ڈیرا کیا وہاسسی طرف صیدا کی اور صور کی گیا ہر طرف عکا کی پہر بیت المقدس میں پہنچا حضرت خلیل ع کے قبر پر جاکر اوسکی زیارت کی بعد اراں حمات کو مراجعت کرآیا ہفتہ کے روز چھبیسویں جمادالاخر کو اپنی مکان پر آیا تہا — اسی سال ہیں بعد یہی میری سے بیت المقدس میں حسب عادت بادشاہ نے بہت عنایت اور الطاف مجہپر کئے — اسی سال بادشاہ کی مدد کو گہوڑسے اور تحفی میں بہیجی تہی اسی سال میں سیف الدین اردح قاصد ہوکر جانب حمات طرف ابوسعید کے بادشاہ کی طرف سسی گیا بعد ادائے کار رسالت اوسی طرف کو سولویں ماہ شعبان سسہ ہذا کو آیا

بیان اخبار تمرداش ابن جوبان کا

واضح ہو کہ تمرداش مذکور اپنی باپ کی جانب میں حاکم بلاد روم کا ہوگیا تہا اور تمام بلاد مثل قونیہ اور قیساریہ وغیرہ پر متصرف ہوگیا تہا جب اوسکا باپ جوبان سلطنت کہاکر بہاگ گیا جیساکہ اوپر بیان ہوا تمرداش کو بہی رہنا مشکل ہوا اسلئی اپنی مملکت چہوڑکر ہمراہ دو سو سوار ملک کی طرف شام کی چلا گیا پہر وہاسسی جانب مصر کی گیا ہرچند کہ وہ امیر کبیر تہا لیکن بیوقوف اور بے عقل تہا کیونکہ ازروی خاندان اور دولت کی کہ معلی تہا اور منصب کی بیشک وہ بڑے رتبہ کا آدمی تہا مگر وہ ایسے تئیں اوس رتبہ پر رکہہ سکتا تہا جب مصر میں عشرہ اول ربیع الاول میں آیا بادشاہ نے اوسکو

بیان اخبار حاکم سیس کا

اوسکو انعام دیا اور بہت اکرام کیا اور کہا کہ تو اسجای سرداری کرتا رہ چند قطع جاگیر کی ۵۶۹
اوسکو دے مگر اوسنی منظور نہ کیا اتفاق سی اونہین ایام مین درمیان بادشاہ اور ابو سعید
کے صلح ہوگئی ابو سعید نی حسب اقرار اور بموجب قواعد صلح کے جو اونمین ٹہر گئے تہے
بادشاہ تمرداش کو مانگا بادشاہ نی بہی بسبب اسکے کہ وہ بلاد روم مین بہت ظلم
کرکے آیا تہا اور قواعد مقتضی اسبات کی تہی تمرداش کو پکڑ لیا آخر ماہ شعبان مین
وہ پکڑا گیا تہا بعد ازان مسمی اباجی قاصد ابو سعید کا آپہنچا اوسنے تمرداش مذکور کے
لیجانے مین تاکید کی اسلئی چوتہی تاریخ ماہ شوال سنہ ہذا کو بادشاہ نی تمرداش مذکور
کو ہمراہ اباجی کی پاس ابو سعید کی روانہ کیا — اسی سال مین درمیان انیسوین تاریخ [19]
ماہ ذالحجہ اتوار کے دن میرا غلام استبغا فوت ہوا وہ بہی ایک شخص اکابر امرا رحمات
سی رہ گیا تہا

اب شروع ہوا سنہ ۷۲۹ ہجری

اسی سال کا غرہ محرم جمعہ کا روز تہا اور چوتہی تشرین ثانی کی تہی قابل تاریخ کی کوئی خبر
اس سال کی اوایل مین میری تک نہین پہنچی

بیان اخبار حاکم سیس کا جو صغر سن تہا

واضح ہو کہ حاکم سیس کا لیفون بن اوشین تہا مگر کاروبار مملکت کا حاکم کرک کرتا رہتا تہا
کیونکہ وہ بسبب بچہ ہونی حاکم سیس کی خود تمام سلطنت پر مستولی ہوگیا تہا جب یہہ سال
آیا اس سال مین اوس لڑکی نے حاکم کرک متغلب مذکور کو قتل کیا بعد اوسکی اوسکی
بہائی کو قتل کیا اور سر کاٹ کر بادشاہ کے پاس بہیجدیا بادشاہ نے ایک گہوڑا معہ زین
ولجام اور خلعت [illegible]

بیان اخبار حاکم سیس کا جو صغر سن تھا

۷۷ھ اوس لڑکے کے پاس روانہ کیا حاکم سیس نے وہ خلعت پہن کر تلوار لگا کر رسم کورنش
ادا کیا اور گھوڑے پر سوار ہونے کی اجازت سے اور بھی زیادہ اوسکے دل کو تقویت ہو گئی
عمدار اس شہاب الدین نے مراجعت کی — اسی سال میں دو گھوڑے برقی ہمراہ
علاء الدین ایدغدی امیر آخور کی میری واسطے اور میرے بیٹے کی لئے بادشاہ نے
بھیجے تھے — اسی سال میں بادشاہ نے مقر سیفی ارغون نائب حلب کو طلب کیا جب
مصر میں وہ پہنچا اوسکو خلعت اور انعام مرحمت ہوا بیس روز اوسنے وہاں قیام کیا تھا
پھر حکم دیا کہ تم اوسی حلب کو مراجعت کر جاؤ بروقت مراجعت وہ حمات کی جانب
کو آتا تھا میں بھی اوس سے ملاقات کرنے کی واسطے جمعرات کی روز مقام رستن تک گیا
جمعہ کو وہ حمات میں داخل ہوا نماز جمعہ کے پڑھ کر حلب کو روانہ ہوا — اسی سال کے
درمیان رات پیر کی تیسویں رجب کو میرے بیٹے محمد کے ایک بیٹا پیدا ہوا میں نے اوس
اپنے پوتے کا نام عمر بن محمد رکھا — اسی سال میں حاجب حمہ کی ایک قاصد ابو سعید کا
مسمی بمرتا کا بادشاہ کے پاس جا کر حاضر ہوا وہ اسی واسطے حاضر ہوا تھا کہ ابو سعید کا ارادہ
بادشاہ سے ملاقات کریگا تھا اور یہ بھی ارادہ تھا کہ کسی اپنی بیٹی کی ساتھ بادشاہ میرا
نکاح بھی کر دیوے اسی واسطے قاصد کی ہاتھ بہت بہت روپیہ اور سونا خرچ اور تحفہ اور
تھان کپڑا لی کی واسطے بھیجا تھا بادشاہ نے اوسکو نیک گفتار اور خوش خلقی سے جواب دیا اور کہا
کہ لڑکیاں بہت چھوٹی عمر کی ہیں جب بڑی ہوں گی ہو جاوے گا یہ جواب لیکر تعا حمات سے
راہ روز جمعہ دسویں شعبان سنہ ھذا کو آیا — اسی سال میں درمیان دمشق کی قاضی القضاۃ
علاء الدین قزوینی جو کہ علوم عقلیہ اور نقلیہ میں فاضل تھا اور علم تصوف خوب جانتا تھا فوت ہوا
اوسکی تصنیف سے بہت کتابیں مفید ہیں مقولہ مترجم الحمد للہ کہ اسحاق ابو الفدا کی
تاریخ تمام ہوئی اب میں ایک کتاب تاریخ مسمی خلاصۃ الاخبار سے لکھتا ہوں فقط

تمت تمام شد